۷۸۶

شعر

كتابٌ لو تأمَّلهُ ضريرٌ	لعادَ كريمتاهُ بلا ارتيابِ
ولو مرَّتْ حواملُهُ بقبرٍ	لصارَ الميتُ حيًّا في التّرابِ

بمواهبِ حضرت ارحم الرّاحمین ؛ در طهارتِ نسبِ جنابِ سیّد المرسلین صلّے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطّاہرین ؛ کتاب معدنِ صواب و مغفرت آگین

دُرجُ الدُّرَرِ البهیّہ فی ایمانِ الآباءِ والامّہاتِ المصطفویّہ

از تالیفِ منیف ترابِ اقدام المصنّفین ؛ خادم الفقراء والمساکین ؛ محمد خیر الدّین اناله اللہ رحیق المحبین ؛ در مطبع توفیقی مطبوع گردیده بہر عاشقین

این نامه چه نامه ایست که چون باغِ ارم	از نازکی و لطافتِ آن هر دم
هم سینه شود گلشن و هم جان تازه	هم دیده شود روشن و هم دل خرّم

غریقِ لجۂ انعام و فیضِ یزدانم
کدام شکر وی آرم بجا نمیدانم

بعد تحمیداتِ ذاتِ قدیم الصفات کہ جسنے اپنے نورِ قدیم سے پیدا کیا خاتم انبیائے کبار؛ اور اوس محبوبِ ازلی کے نور کامل السرور سے اوسیکے لیئے ہویدا کیا اہل نور و نار؛ پھر اوس فیضِ لم یزلی کو اصلابِ طاہرین اور ارحامِ طاہرات سی دار دنیا مین کیا آشکار؛ شعر

مَا زَالَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مُتَنَقِّلًا
فِی الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اُولِی الْعُلٰی
حَتّٰی لِعَبْدِاللّٰہِ جَاءَ مُطَھَّرًا
وَمُکَرَّمًا وَّ مُعَظَّمًا وَّ مُبَجَّلًا

اور آلئ متلالی صلواتِ سنیات اور جواہرِ زواہر تسلیماتِ زاکیات افزون از عددِ انفاس کائنات و بیرون از شمارِ اشعارِ مکونات فرقِ ذاتِ رحمتِ عرشیات و فرشیات پر دائم ہون نثار؛ کہ جنکی شانِ رفیع البنیان مین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی فرمانِ پروردگار؛ شعر

خدا خواہد رضائے مصطفا را
خدا جوید رضائے مجتبا را
رضائے حق اگر خواہی خیوری
خدائے خویش راضی کن خدا را

پھر اُس حبیبِ حضرتِ رحمان طبیبِ معصیتِ گنہگاران کو معراج وہاج کرایا اور علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان پر نشانین بلایا اور اپنے دیدار قدامت انوار سے ایسا محو پر صحو فرمایا بصد عز و وقار؛ کہ ازان حالِ بیچگون یہ مضمونِ فیض مشحون ترنم گوئی بیچون ہے عند اولی الابصار؛ شعر

نہ عصیان ماند و نے طاعت
شدم محو اندران ساعت
چنان گشتم دران حالت
کہ وے من گشت و من ہم وی

اور خلعتِ شفاعتِ کبری قامتِ اوس طلعتِ عظمی پر راست و چست آیا کہ جسنے لسان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی سی ایسا فرمایا کہ اذا لا ارضی و واحد من امتی فی النار

اَلَمْ یُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِیْ سُوْرَۃِ الضُّحٰی
وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ

عشاق ہر کجا رقم کلک آن نگار ... یابند بروی از مژہ گوہر فشان کنند

ہر یک گرفتہ حرفی ازانجا بیادگار ... تعویذ جان و حرز دل ناتوان کنند

اے لبیب صفی وی اریب وفی نوّر اللہ فکرک بانوارہ؛ وشرح صدرک باسرارہ جو شخص کہ محبّ صادق جناب خاتم انبیائے کبار ہے؛ درود نامحدود حضرت ودود بر سیّد مختار ہے؛ تو وہ اس کتاب مخزن صواب و مغفرت پروانہ پر مثل پروانہ جان نثار ہے؛ کیونکہ اس کتاب نایاب مین وصف محبوب ازبسکہ مطلوب بطرز خوش اسلوب صریحًا نگار ہے؛ فھو عندہ اجمل من اللؤلؤ المکنون؛ وافضل من جنّۃ وُعد بھا المتّقون اور جو شخص کہ منکر جناب رسالت مآب شفیع روز شمار ہے؛ تو وہ اس کتاب ہادیئے صواب سے چون کافر از کلمۂ توحید بیزار ہے؛ اور ردّ منکر یہ فرمان واجب الاذعان حضرت پروردگار ہے یُرِیدُونَ لِیُطْفِؤُا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُونَ شعر

ہر کہ بر شمع خدا آرد تفو ... شمع کی میرد بسوزد پوز او

ای بریدہ آن لب و حلق و دہان ... کہ کند تف سوی مہ یا آسمان

تف بروئش بازگردد بیشکی ... تف سوی گردون نیابد مسلکی

تا قیامت تف برو بارد ز رب ... ہمچو تبّت بر روان بولہب

ای عزیز واقف میز انکار منکر اطفائے چراغ صدق وصواب مین؛ غیر موثّر ہے مثل خواہش خفاش نابودیئے آفتاب مین؛ شعر

شوربختان بآرزو خواہند ... مقبلانرا زوال نعمت وجاہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ... چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

راست خواہی ہزار چشم چنان ... کور بہتر نہ آفتاب سیاہ

فہرس البصائر العشرۃ الجلیّہ ؛ لناظر الجزء الاوّل من العقائد الخیوریّہ

اور یہ جزو مُسمّٰی ہی بدرج الدرر البہیّہ ؛ فی ایمان الاباء والاُمّہات المصطفویّہ

اور اونکی آلِ منتجبین اور اصحاب منتجبین پر جو مثلِ سفینۂ نوح اور نجوم ہدایت و فتوح نہار؛ مرآتِ خاطر خطیب اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ فگند ہو؛ اور گوشِ ہوش تجار اور ہر ایک اہل مطبع ہر دیار اِس خبر صدق اثر سے خرم و مسرور ہو؛ کہ اِس مؤلفِ مسکین صانہ اللہ من شر الحاسدین نے اول عباراتِ عربیہ اور تعبیراتِ فارسیہ اِس کتاب دُرج الدُرر البہیہ اول جلد عقائد خیوریہ کو زبرِ معتبرہ حضراتِ محققین اور کتبِ معتمدہ مہرہ مدققین سے انتخاب کیا؛ پھر اونکی صورتِ معانی کو لباسِ نظم اردو مبانی سے زینت آب کیا؛ اور مطبع توفیقی واقع شہر کلکتہ مین کتاب مذکور بصرفِ زرِ کثیر چھپوایا؛ بہ حسب قانونِ سرکارِ نامدار داخلِ دفترِ رجسٹری مندرج کرایا؛ پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا یعنے دُرج الدُرر البہیہ؛ فی ایمانِ الآباء والامہات المصطفویہ کا نہ فرماوے؛ اور بسبب عدم اجازتِ طبع بصائر عشرہ جلیہ لناظری الجزء الاول مِنَ العقائد الخیوریہ اپنی دلمین مقرر ٹھہراوے؛ اور زنہار زنہار بقصدِ حصول منفعت بارِ نقصان و مضرت نہ اوٹھاوے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی؛ کیونکہ جمیع حقوقِ کتاب مرقوم الصدر اِس مؤلفِ مسکین ابن المسکین کے لئے محفوظ ہین؛ بہر طور اِس مشتہر داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضیر کے لیئے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین؛ اور جس صاحبکو خریدِ کتابِ مذکور مطلوب و منظور ہو؛ تو شہر کلکتہ امر تلہ گلی مکان نمبر ۹ مین حافظ ولی اللہ صاحب سے بہ قیمت پختہ شش روپیہ فی جلد دستیاب بلا فتور ہو؛ اور اگر کوئی صاحب دوسرے شہر و اطراف سے طلب فرماوے تو فوراً بوصولِ قیمت مذکور مع خرچ سبیل ڈاک مکان مسطور سے کتاب مزبور روانہ کیجاوے؛ واللہ الہادی و علیہ اعتمادی۔

المشتہر

مؤلفِ مسکین محمد خیر الدین انافہ اللہ حق الیقین آمین؛

۲۰ شہر محرم الحرام ۱۳۱۲ھ من ہجرتہ علیہ الصلوۃ والسلام

فہرستِ بصائرِ مسطورہ: دربیانِ بعضِ فوائدِ مبرورہ

چند اشعار لطافت شعار در فضیلت صلوٰۃ بر سید مختار صلے اللہ و سلم علیہ و آلہ ذوے الافتخار ۱۶۶

دعائے حصول سداد برائے منکران محبت حبیب رب العباد علیہ الصلوٰۃ الی یوم التناد ۱۶۷

معذرت مؤلف مسکین أنافہ اللہ رحیق المحبین بحضرت علمائے منصفین ۱۷۰

بعد تحمید ایزد غفار و درود نامعدود سید مختار و منقبت حضرات آل اطہار خاطر عاطر ناظر اس کتاب درج الدرر البہیۃ فی ایمان الاباء والامہات المصطفویۃ وہذا ہو الجزء الاول من العقائد الخیوریۃ لاہل السنۃ والجماعۃ المرضیۃ پر آشکار ہو یہ مضمون صدق مشحون صفحہ قلب محبین منصفین پر نگار ہو کہ بعض مقام اس کتاب مین بعد طبع نزد معان نظر نہایت موجز و پر اختصار مفہوم ہوا کہ افہام عوام مین ادراک اوسکا بے غایت دشوار معلوم ہوا تو اس مقام کو ضیق اختصار سے رہائی دیا موافق ہر ایک مقام کے قدری تفصیل مزید کیا لہذا شمار اعداد صفحات مین فرق نمودار ہوا حتّٰے کہ بعض جائے اعداد اوراق مین تکرار ہوا اور لفظ مزید مع اعداد زائدہ تحریر کرنا سزاوار ہوا پس فہرست مین جس جائے لفظ مزید مع عدد مسطور ہے تو کتاب مین بھی وہی عدد مع لفظ مزید دیکھنا ضرور ہے

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

فہرست دُرجِ الدّررِ البہیّہ ؛ فی ایمانِ الآباء والامّہات المصطفویّہ اور یہی ہے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریّہ

حدیث قدسی لولا محمدؐ لما خلقتُ آدم ولا الجنة ولا النار ؛ ولولاک لما خلقتُ الدنیا یا حبیبی المختار ؛ علیہ صلوٰة الغفار ؛

۵۲

پنج انبیا کو برادرِ اُمت ٹھہرایا جناب پروردگار اور جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم کو جانِ اُمت فرمایا بصد عز و وقار ؛

۵۷

مناقب حضراتِ خلفائے راشدین و مدیحۂ مرضیۂ آل طٰہٰ و یٰسین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین ؛

۶۱

منقبت اولیائے اُمتِ مرحومۂ خیر الانام کہ انبیا سے زیادہ ہے اونکے لیئے انعام طفیل رسول کریم علیہ الصلوٰة والسلام

۶۷

تعظیم حکام ظاہر و باطن رعایا پر علی الدوام لازم والزم ہے مثل تعظیم ایزدِ علام ؛ چہ جائیکہ اون سے سرکشی کریں صبح وشام ؛

۸۸

طلب مغفرت بسبقتِ رحمتِ کردگار ؛ و بوسیلۂ جمیلۂ شفاعت سیّد مختار ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار ؛

۹۴

استدعا برائے اجرائے فیوض اساتذہ و مشائخ مولفِ مسکین ؛ و خواہش اعدا از شاگردان و مریدین از جناب رب العالمین ؛

۹۵

تعوذ بجناب ارحم الراحمین از شر حسد حاسدین کہ لاریب یہ ورثہ ابلیس ہے بالیقین یہی اوّل گناہ در آسمان و زمین ؛

۹۷

فہرستِ درج الدرر البہیۃ ؛ دربیان بعض فوائد ضروریۃ

ردِّ اعتراضِ منکرانِ رسول کریم ؛ کہ شانِ نزول ولاتسئل عن اصحاب الجحیم جو درحقِ اُمّ النبی مذکور ہے توکیونکر نہ مانے ہم واسکو کیا وہ زور ہے ۳۲۵

بیانِ احاطۂ علم جنابِ رسول کریم ؛ اور شاہد ہونا اونکا بنصِ کلامِ قدیم علیہ اطیب الصلوات وازکی التسلیم ؛ ؛ ؛ ؛ ۳۲۸

شمہ تفسیرِ کلامِ قدیم ؛ ولاتسئل عن اصحاب الجحیم ؛ کہ اوس سے مردود ومطرود ہین جملہ وساوس لعین رجیم ؛ - ۳۳۷

جواب اس ادّعا کا کہ آیت وما کان للنبی والذین نازل ہوئی ہے درحق اُمّ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین ؛ ۳۴۲

بیانِ اختلافِ حضراتِ علمائے کرام ؛ در اقرارِ حضرتِ ابو طالب عمِ شفیع الانام ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ؛ ۳۴۶

بیانِ تصدیقِ حضرتِ ابو طالب عمّ سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین ۳۴۷ مزید

نارِ عشقِ دلِ عاشقانِ صادقین ُسات سو مرتبہ حرارت مین زیادہ ہے بالیقین نارِ جہنم سے جو افروختۂ جہان آفرین ؛ ۳۴۷

شمہ حقیقتِ ایمان ؛ کہ وہ دراصل تصدیقِ جَنان اور اقرار لسانی اس کا ترجمان پس ترکِ اقرار باوجود اقتدار مثل ترک نماز ہے آشکار ؛ ۳۵۱

شمہ از معنائے ماقال اللہ الصمد: لااقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد: و بیان فضل انسان بر کعبہ بیت الرحمان:
۲۵۱

بیان انشائے چند ابیات حضرت آمنہ اُمّ رسول کریم: علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم وقت انتقال ازین دار فانی باقلب سلیم:
۲۵۶

بیان گریہ و مرثیۂ جنیان: بر وفات اُمّ حبیب الرحمان: علیہ وعلیہا اطیب الصلوات وازکی التحیۃ من رب البریات:
۲۵۸

جواب پُر اسرار از سرہائے بسیار: در عدم اذن پروردگار: حبیب خود را در دعائے استغفار: برائے حضرت آمنہ ایمان شعار رضی ہوا اُنسے کردگار
۲۷۵

جواب حدیث ان رجلا قال یارسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی و اباک فی النار وفی الحدیث ان امی مع امکما
۲۸۹

تشبث بآیات قرآن: بطور تمثیل در پند حضرت لقمان انعم پسر خود را کہ بود از نو مسلمانان کہ حق والدین بیان نفرمودند دران:
۲۹۱

بیانِ وفورِ شفقتِ جناب شفیع الانام: بر گنہگارانِ اُمتِ خویش بصد اہتمام علیہ اطیب الصلوات وازکی السلام:
۲۹۸

جوابِ اعتراض مُریدانِ رجیم: کہ نازل ہوئی یہ آیت بحق امّ رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کہ ولاتسئل عن اصحاب الجحیم:
۳۱۶

عمر شریف والد و والدۂ حضرت شفیع الانام اٹھارہ اور بیس برس کی تھی لاکلام ؛ لاریب وہ اشرف اقسام موحدین خدائے علام
۴۴۲

ردِ اعتراضِ منکرانِ لئام کہ درمیان حضرت عیسیٰ و سید الانام دین خلیل و عیسیٰ تہا مدام تو کیونکر وہ زمان فترت ہوا نزد فہام ؛
۴۴۳

بیان عمرو بن لحیؔ و ہو اول من غیّر دین الخلیل علیہ السلام واظہر فی مکۃ المکرمۃ عبادۃ الاصنام فکان البیت بیت الصنم الف عام ؛
۴۴۶

بیانِ امتحان روز قیامت درمیان اہل فترات اور دخولِ بعض مشرکین در جنّات ؛ اور مشرکین کو اخذ کرے نار درکات
۴۴۸

کلام ملّا علی القاری درحق والدین شفیع المذنبین خود اونکی تحریر و تحبیر سے مردود و مطرود ہے عند المنصفین
۴۵۱

عبارتِ فقہ اکبر جو مدسوسہ ہے درحق والدین ؛ تو الحاق اوسکا خود ظاہر و باہر ہے شرح فقہ اکبر سے ای نور عین ؛
۴۵۴

کلام ماہر فن لاریب مقبول ہی ؛ اور قولِ غیر ماہر فن معزول ہے ؛ اگرچہ یہہ از علمائے فحول ہے ؛ لہذا قضا مین قولِ ابو یوسف بر قول امام مقدم و معمول ہے
۴۵۹

خاتمہ در بعض احوالِ پُر کمال حضرتِ والد خیر البریۃ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیۃ از کرامات باہرہ و خارقِ عاداتِ زاہرہ ؛
۴

قد جاءکم بصائر من ربکم

فمن ابصر فلنفسه ومن عمی فعلیها وما انا علیکم بحفیظ

البصائر العشرة الجلیه

لناظری الجزء الاول

من العقائد الحقویه

اللهم احفظها من عین الحاسد الشریر کما حفظت الروح فی الجسد انک علی کل شیء قدیر

مطبع فیضی حقیقی شد طبع رسید
رند توبه تحقیق و توق رشیق گرد

نفع دنیا باعثِ مضرت ہے عند اولی الابصار ؛ چنانچہ نعلین موسوی موجب مضرت ہوئی آشکار فاعتبروا یا ذوالافکار
۴۷۴

فائدہ جلیلہ ضمناً اس بیان مین ہے آشکار کہ موسیٰ علیہ السلام طالب آتش تھے بصد اختیار ؛ تو جلوہ الٰہی ہی ظاہر ہوا بصورت نار
۴۷۷

شنیدنِ موسیٰ علیہ السلام آواز از حضرت ملکِ علّام و شناختنِ حضرت کلیم ؛ کہ یہی ہے لاریب کلام ربّ قدیم ؛؛
۴۸۰

حق تعالیٰ نے ظاہر کیا پیش حضرت موسیٰ فضیلتِ جناب سید المرسلین اور فرمایا کہ خذ ما اٰتیتک وکن من الشّٰاکرین ؛
۴۸۲

بیانِ تزویجِ حضرتِ عبد اللہ والد سید الانام ؛ علیہ وعلےٰ آبائہ واولادہ الطیب الصلوات وازکی السلام
۴۸۴

شبِ استقرارِ حمل جناب خیر الانام افضل شب قدر سے ہے نزد ائمۂ اعلام ؛ واختلاف در تاریخ و شہر و عام ؛
۴۸۷

جس وقت مین تولد ہوئے جناب سیّد الانام تو لاریب وہی وقتِ قبولیتِ دعائے مومنین ہے علی الدوام ؛
۴۹۰

شعر

نور اوسکا جب ہوا مسجودِ جملہ کائنات ؛
تب تو صلب ساجدین مین وہ تقلب داہی

قصیدۂ رشیدہ و عقیدۂ سدیدہ کہ درج الدرر البہیۃ اول جلد عقائد جیوریہ اوسکے ایک بیت کی شرح ہے لاکلام اور وہ یہ ہے بامضمون تام
۴۹۵

فَرَضَ عَلَیْنَا حُبُّہٗ وَ ثَنَاءَہٗ فِیْ مَذْہَبِیْ یَا نِعْمَ ھٰذَا الْمَذْہَبُ

وَ لِاَجْلِہٖ حَسَدُوْا عَلَیَّ وَکُلُّھُمْ شَرَّبُنِیْرَانِ الْحَسُوْدِ یُعَذَّبُ

فَیُقَالُ لِیْ یَا خَیْرَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ نِلْتَ الْخُبُوْلَ وَخَیْرُ دِیْنِکَ اَطْیَبُ

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِکَ اَحْمَدِ

وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاٰلِ عِنْدَکَ اَقْرَبُ

اَللّٰھُمَّ ضَمِیْرِ مُنِیْرِ حَاطِرِ خَطِیْرِ نَاظِرِیْنِ جِلْدِ اَوَّلِ لِعَقَائِدِ الْخُیُوْرِیَّۃِ لِاَہْلِ السُّنَّۃِ السَّنِیَّۃِ وساوسِ نفسانی وہواجس حسودانی سے محفوظ ہر زمان ہو: اور یہ امرِ وثیق از بسکہ انیق بتوفیقِ رفیق ملحوظِ جان ہو: کہ اوّل کُحل الجواہران چند بصائرِ پُر سرائر سے چشمِ جنان ودیدۂ انسان کو منوّر فرماویں: بعدہٗ براہینِ قاطعہ ومضامین ساطعہ تحریرِ سدائدِ نوریّہ تجبیرِ عقائد خیوریّہ سے حظِّ وفیر ولذّتِ کثیر حصول میں لاویں:

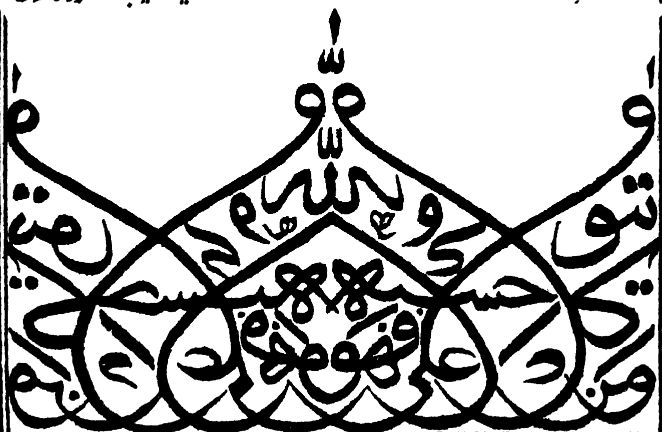
وَاللّٰہُ الْھَادِیْ وَعَلَیْہِ اِعْتِمَادِیْ وَلِلّٰہِ الْمُتَعَالِ دَرُّمَا فِیْ ھٰذَا الْمَقَالِ شعر

اِذَا لَمْ یُعِنْکَ اللّٰہُ فِیْمَا تَرُوْمُہٗ فَلَیْسَ لِمَخْلُوْقٍ اِلَیْہِ سَبِیْلُ

فَاِنْ ھُوَ لَمْ یُرْشِدْکَ فِیْ کُلِّ مَسْلَکٍ ضَلَلْتَ وَلَوْ اَنَّ السَّمَاءَ دَلِیْلُ

البصیرۃ الاولیٰ اے عزیز وافیر تمیز ماخذ جلد اوّل عقائد خیوریّہ بلا انکار یہ کُتبِ مُعتبرۂ دینیّہ ہیں آشکار کہ کلام اللّٰہ الجلیل ومن تفاسیرہ لباب التاویل ومعالم التنزیل ودرۃ التاویل واسرار التنزیل والکواشی ومدارک التنزیل وحقائق التاویل وانوار التنزیل والتحریر والتحبیر والجامع الکبیر والسّراج المنیر وتفسیر ابن الحجر ومفاتیح الغیب وفتوح الغیب فی الکشف عن قناع الریب وروح البیان وغایۃ التبیان وتفسیر السّمان وعرائس لبیان وروح المعانی وتفسیر السّبع المثانی وتفسیر

حمد ذاتِ خدا نعتِ حبیب مصطفیٰ — عَلَیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی الثنا



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شمسٌ تقادم قبل آدم طلعها — ابداً علی اُفقِ البقا لا تغربُ

اللّٰه اعطاها النّعیم باسرها — اعلیٰ واحلاها الٰهاً هی تنسبُ

یا حبّذا فضلاً الینا رحمةً — اللّٰه ارسله به نتقرّبُ

خیر الوریٰ نور الالٰه نبیّنا — نلنا به الخبر الّذی لا تُسلبُ

نوابه الرّسل الکرام وانّه — ملکٌ علیه ما لاحدٍ یغلبُ

اذن الشّفاعة فی یدیه مفوّضٌ — ها لا نصیب لمن به هو یکذبُ

طلب الالٰه رضائه ورضاءً من — من حبّه شرب الکؤس ویشربُ

مطلوبنا اسنی المطالب حبّه — ذخر الفلاح فنعم هٰذا المطلبُ

نال الوریٰ بمحمّدٍ کلّ المنیٰ — والقرب من کلّ الامانی اعذبُ

حاز السّیادة کلّها بکماله — والیه اقسام المحاسن تجذبُ

محبوبنا غیث الخلائق کلّها — ابداً عیونها بالمآرب یسکبُ

والباطنہ ومسند الحافظ ابی بکر البزار ومعجم الذہبی وفردوس الاخبار ومدخل الحافظ ابی عبداللہ
وحدائق الابرار وکتاب البعث والنشور وخزینۃ الاسرار وسنن البیہقی ولواقح الانوار و
شمائل امام الحرمین ونکات الاسرار والشرح الکبیر للعلامۃ الرافعی والتکملۃ للمحقق الیافعی
وروض السہیلی واشرف الوسائل وعیون ابن سید الناس وزہر الخمائل وسبل النجاۃ والقاعۃ
السندسیہ ومسالک الحنفاء والفتوحات المکیۃ والتعظیم والمنۃ والبریقۃ المحمودیۃ والمنن
الکبریٰ والاشراقات الالٰہیۃ والیواقیت والجواہر وشرح الحاوی وتنویر البصائر والنجم
المورود وقلائد الجواہر وبدیع المثال ومرآۃ الیقظان والتمہید والخیرات الحسان
والقواطع والبرہان والتعلیق والنحول والمستصفی والمحصول والتذکرۃ الکریم وتحفۃ
المرید والہدی النبوی والدر الفرید والامتاع والدر النضید وشرح الروض الازہر
والکبریت الاحمر وفتح المبین فی انواع کرامات الصالحین ومورد الصادی للحافظ
شمس الدین والنکت البدیعات وریاض المذکرین ودرر الغوص واحیاء
علوم الدین والانس الجلیل والابریز لسیدی وسندی عبدالعزیز قدس اللہ سرہ
وافاض علینا برہ وشرح سفر السعادت ومدارج النبوۃ وشرح التعرف لاصحاب الفتوۃ
وحجۃ اللہ البالغۃ وشرح المقاصد والصواعق المحرقۃ لاہل المفاسد وعقد الفرائد
شرح العقائد وفتاوائے سیدی ابن حجر وکتاب الاصنام للحافظ عمر وشرح المنسک
المتوسط والفتاوی العتابیۃ والبحر الرائق ودرج الدرر السنیۃ والدر المختار ورد المحتار
وشرح الوہبانیۃ والطحطاوی والتتارخانیہ اور سوا انکے دیگر زبر اصحاب الاتقان
جزاہم اللہ باللطف والاحسان اور جس جائے پر کتب مرقومہ سے عبارت مسطور ہے
وہاں پر حوالہ بھی کتب ماخذ کا مذکور ہے ؛ ومن اللہ توفیق السداد ومنہ الہدایۃ والرشاد

الاصفہانی وغایۃ الامانی وکشف الاسرار وجامع الانوار وبحر الدرر ودُرج الغرر والفواتح الالٰہیۃ والمفاتیح الغیبیۃ والمواہب العلیۃ والتفسیر المسترضی وبحر الحقائق و تفسیر ابی السعود واہل الدقائق وتفسیر مولانا عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز ومن الاحادیث صحیح البخاری والارشاد الساری وفتح الباری والفیض الجاری والصحیح لمسلم بن الحجاج ومن شروحہ المنہاج والاکمال لوہاج وصحیح الترمذی وعارضۃ الاحوذی وسنن ابن ماجہ ومصباح الزجاجہ وسنن الحافظ ابی داؤد ومرقات الصعود والنسائی والموطا و کشف المغطا ومسند الامام احمد رحمہ اللہ الملک الاحد والمشکات واشعۃ اللعات والمرقات والمفاتیح شرح المصابیح ومبارق الازہار شرح مشارق الانوار وسنن البیہقی ومعجم الطبرانی والمواہب والشرح الزرقانی والشفاء للقاضی عیاض ونسیم الریاض والسنوسی والتلمسانی والشرح الرابع للعلی القاری علیہم رضوان اللہ الباری والصفوی والحفوی وحلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء والتدریب و شرح التقریب والسابق واللاحق للخطیب والخصائص الکبرٰی والوسیلۃ العظمٰی والمستدرک وملخصہ المدرک والاصابہ فی تمییز الصحابہ ومنہل الصفا وشرف المصطفٰی علیہ الصلوۃ والثنا وجامع عبدالرزاق رحمہ اللہ المتین وطبقات ابن السبکی تاج الدین والاستیعاب والنہر لابن حیان و طبقات ابن سعد علیہم الرضوان والاٰثار للامام الطحاوی والطبقات للعلامۃ المناوی وانسان العیون فی سیرۃ الامین المیمون وکشف الغمہ عن جمیع الامۃ وانموذج اللبیب فی خصائص الحبیب ودلائل النبوۃ لابی نعیم الاصفہانی قدس اللہ سرہ النورانی وتذکرۃ العلامۃ القرطبی نور اللہ سرہ الزکی ومنجز السئول فی معجزات الرسول وتاریخ ابن عساکر وابکار الافکار وغیرہا من کتب الاخیار کالفوائد البارزۃ والکامنۃ فی النعم الظاہرۃ

کا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمایا ہے ؛ چنانچہ فلان فلان تفسیر مین وہ بیان خوش تبیان بالتصریح آیا ہے ؛ اور وہ تفاسیر متداولہ معتبرہ اکثر علماء کے نزدیک موجود ہین ؛ مگر قلوب معاندین وحاسدین سے انوار ایمان و اسرار عرفان اسقدر مفقود ہین ؛ کہ چند سال سے تا این زمان باستیلائے حسد جنان تفاسیر مذکورہ کو ملاحظہ نہین فرماتے ہین ؛ اور بطور اشتہار واجب الاظہار مین جابجا چھپواتے ہین ؛ کہ وہ بیان سراسر بہتان وایجاد زور ہے ؛ اون تفاسیر مین ہرگز وہ نہین مذکور ہے ؛ اور حالانکہ جب وہ معاندین کل وکور ؛ کرتے تھے کوچہ و بازار مین شور وزور ؛ تب اس فقیر الی رحمۃ ربہ القدیر نے بر سر منبر تفاسیر مذکورہ سے عبارت مسطورہ حرفاً حرفاً مع ترجمہ حاضران مجلس وعظ کو سنایا ؛ اور بعض سرگروہ معاندین نے بھی سقف مسجد پر بطور نشست کمین گاہ مقابل منبر بیٹھکر سماعت فرمایا ؛ اما سماعت مذکورہ سے حساد اہل فساد نے کچھ حظ ہدایت نہ اوٹھایا ؛ بلکہ کانون سینہ مین آتش حسد وکینہ کچھ اور ہی سلگایا ؛ کیف لا وقد قال اللہ عز برھانہ تبارک وتعالیٰ شانہ فی کتابہ المیمون ؛ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون شعر

با آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد	گلیم بخت کسے راکہ بافتند سیاہ

فیا ایتہا النفس اللوامہ ؛ ان ہذہ البلیۃ العامہ ؛ صبت علی اہل الوداد ؛ علی وفق رسومہم فی الاستعداد ؛ الا تری من کمل بالصدق والسداد ؛ ابتلی من بین العباد ؛ بشماتۃ الاعداء وملامۃ الاصدقاء ؛ وطعن الجہلاء ؛ وحسد العلماء ؛ فاصبری علی ما اصاب ؛ وانظری الی ما ہو المآب

ان یحسدونی فانی غیر لائمہم	قبلی من الناس اہل الفضل قد حسدوا

والبصیرۃ الثانیۃ اے عزیز پر تمیز مقصود اس کتاب سے افہام عوام اہل اسلام ہی نہ تفہیم حضرت خواص کرام ہے آما واسطے اطمینان جنان مومنان محبان عبارت عربیۃ وفارسیۃ کتب معتبرہ دینیۃ سے ہر جائے پر مسطور ہے اور طوال موجب ملال و اختصار از بسکہ مختار اور یہی منظور ہی لہذا جو مضمون کسی جائے دو کتاب یا زیادہ مین باتحاد آشکار ہے اور تعبیر مین مختلف الحال از روئے تفصیل واجمال ہر دو جائے مین نگار ہے یا بعض جائے بعض عبارت مین کچھ اختلاف ہے کہ ایک تعبیر مغلق اور دوسری سریع الفہم وصاف ہی تو اس حالت مین صراحت ووضاحت کو اختیار کیا اور اتحاد مضمون فیض مشحون پر اعتبار کیا اور جسقدر کتب مین وہ مضمون متحد پایا اونمین سے دو چار کا حوالہ معرض اظہار مین آیا پس اگر وقت رجوع بسوئے ماخذ اصل و نقل مین کسی جائے تعبیر مین کچھہ اختلاف پاوین تو اوس مقام کے جملہ کتب حوالہ کو ملاحظہ فرماوین اور بلا دید جملہ ماخذ ہذیانات وخرافات جاہلانہ زبان خوش بیان پر نہ لاوین اور گریبان پیراہن ایمان کو دست افترا و بہتان سے دریدہ و چاک نکرین دنیا روزے چند آخر کار بخداوند کچھہ بھی غضب الٰہی سے ڈرین وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَلَا نَوَالُہٗ فِی کِتَابِہٖ قَوْلًا رَصِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا عرصۂ چند سال و بانقضا ہی کہ معاندین کا یہ جور و جفا ہے کہ اس داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضیر کی زبان معجز عنوان پر اثنائے وعظ مین ایکبار یہ بیان جاری ہوا گوش ہوش محبین و مبغضین مین ساری ہوا کہ بعض مفسرین نے آیۃ الکرسی مین فاعل نعلم

کا اونکو قرار نہین ؛ اور ملتِ کفر و اسلام مین مباینت آشکار ہے ؛ کفار کو دینِ
اسلام مین قیل و قال کرنا کب سزاوار ہے ؛ پس اس مقام مین اسوقت جنان و
لسان سے یہی پڑھنا مختار ہے ؛ کہ لکم دینکم و لی دین جو فرمانِ واجب الاذعانِ
پروردگار ہی ؛ اے خدا کے حبیب وے گنہگارونکے طبیب تو ہی نور مقدسِ کردگار
ہے ؛ تو ہی باعثِ عرشیات و فرشیات و ہر نور و نار ہی ؛ آپکے فیوضات سے
آپکی ذات منزہ صفات کے لیئے جملہ کائنات کا ظہور و اظہار ہے ؛ درجِ دررِ
صلواتِ سنیہ و حقہ غررِ تسلیماتِ بہیہ از کنوزِ قدیمہ الٰہیہ دائم آپکے فرق پر نثار ہی ؛
اور آپکے اہلِ بیت عظام اور ہمہ صحابۂ فخام پر جو آپ کی آلِ اطہار ہے ؛ **شعر**

ترا نوالِ دمادم زخوانِ یطعمنی — ترا پیالہ مدام از شرابِ یسقینی
مرا تو قبلۂ دینی ازان سبب گفتم — برو مان کہ لکم دینکم و لی دینی

والبصیرۃ الرابعہ اے عزیز باسر عزیز لبِ لباب ہذا الکتاب یہ ہی کہ ہمہ آباؤ
اجداد جناب سید المرسلین ؛ اور جملہ امہاتِ حضرتِ حبیب رب العالمین ؛ صلی اللہ
وسلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ اہل ایمان و اہلِ جنان ہین بالیقین ؛ سیدنا آدم صفی اللہ
سے تا حضرتِ عبد اللہ کوئی فرد اونمین نہین از مشرکین ؛ بعض حضرات اُن مین
رتبۂ نبوت سے فائزین ؛ اور باقی ہمہ سادات حضراتِ اولیائے متقین ؛ صلوات
اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین ؛ اور یہ عتقادِ مذکور نورٌ علیٰ نور صریحاً بے فتور
اسیطور کتاب اللہ سے آشکار ہی ؛ اور ایسا ہی اخبارِ نبویہ احادیث و آثار مصطفویہ
مین نگار ہے ؛ اور یہی پر اجماعِ ائمۂ حضراتِ اہل سنۃ اولی الابصار ہے ؛ اور
یہ عتقادِ پرسداد جو اس کتاب مین مذکور ہے ؛ تو وہ مالِ ائمۃ الامۃ اہل السنۃ

ومَا كانَ اكثَرُهُم غيظاً بِمَا يجِدُ	فدَامَ بِي وَبِهِم مَا بِي وَمَا بِهِم

البصیرۃ الثالثۃ اے عزیز اہلِ سرحریز یہ کتاب صدق مآب ہادیٔ عاشقانِ صادقین سیدالمرسلین ہے ٭ رہنمائے محبانِ واثقین رحمۃ للعالمین ہے ٭ جو شخص طالبِ وصالِ حبیبِ ذوالجلال ہے ٭ فدائے جمالِ محبوبِ ایزد متعال ہے ٭ وہی اس کتاب سے حظ بردار ہے ٭ وہی پسندیدہ و برگزیدہ پروردگار ہے ٭ سزاوارِ دیدارِ سیدِ مختار ہے ٭ اور جو شخص منکرِ جنابِ مستطاب سیدالابرار ہے ٭ مبغضِ حسنین قرۃ العینینِ سیدالثقلین صلی اللہ علیہ بلا الخافقین وعلی آلہ انوار الدارین آشکار ہے ٭ اوسکو لاریب اس کتاب نایاب سے دائم فرار ہے ٭ بلکہ وہ اسکی مذمت پر آمادہ لیل و نہار ہے ٭ کیونکہ اوسکے سینۂ پرکینہ مین عداوتِ حبیبِ کردگار ہے ٭ وہ رجیم اہلِ جحیم موذیٔ خالقِ نور ونار ہے ٭ تحقیرِ بشیر و نذیر حبیبِ ربِ قدیر اُسے درکار ہے ٭ اعزاز و اکرام سیدالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اوسکو انکار ہے ٭ شرافت و نجابتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اوسکو ناگوار ہے ٭ حسب و نسب پاک صاحبِ لولاک اُسکے نزدیک نجاستِ ناک از بسکہ ذلیل و خوار ہے ٭ اوسکے حق مین لاریب صادق ہی یہ فرمانِ خدائے علیم ٭ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ **حاصل الکلام فی ہذا المقام** جبکہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید ہدًی للمتقین ہے ٭ تو کب یہ کتاب ہادیٔ گروہِ مضلین ہے ٭ پس یہ کتاب ہدایت مآب مخصوص برائے اہلِ سُنت وجماعت ہی ٭ نہ برائے موذیانِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو فرقۂ وہابیۂ نجدیۂ اہلِ شناعت ہے ٭ پس ونکو اس کتاب کے عقائد پر سدا مین چون و چرا کرنا سزاوار نہین ٭ کیونکہ اُنکے عقائدِ پرمکائد کا اس کتاب پر دار و مدار نہین ٭ طہارتِ نسبِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الطبرانی ؛ والمحقق العلامہ والمدقق الفہامہ ابوبکر بن سعد السمانی ؛ وقاموس الصحاح وناموس الصراح سیدی ابو البقاء الرضوانی ؛ والعارف الاجل والواصل الاکمل فقدم اسمٰعیل الحقانی ؛ والعلامۃ الراغب والحبر الشہرستانی ؛ وابن المنیر احمد بن محمد بن منصور الاسکندرانی ؛ والحافظ الامام الکبیر والغیث المدرار المطیر ؛ سیدی ابن النقیب المقدسی الشہیر ؛ صاحب التفسیر التحریر والتحبیر ؛ وحجۃ الاسلام ابو حامد الغزالی ؛ وامام الحرمین عبد الملک ضیاء الدین ابو المعالی ؛ والحافظ ابو الحسن علی السبکی شیخ الاسلام تقی الدین ؛ والامام ابو محمد سفیان بن عیینۃ وابن شاہین ؛ والعلامۃ السنوسی شارح الشفا ؛ والسمیدع صاحب التفسیر المسترضی ؛ والحافظ ابو الفضل عیاض بن موسی القاضی ؛ واللہ سبحانہ وتعالی شانہ عنہم الراضی ؛ والمحقق العلامہ صاحب تحفۃ المرید ؛ والو محمد الدمیاطی صاحب المعجم الفرید ؛ والفقیہ النبیہ محمد المرعشی الوحید ؛ والحافظ محمد بن احمد بن سید الناس فتح الدین ؛ وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ؛ کہ ہر ایک اپنی جائے پر مسطور ہے ؛ اونکا فیض جاری الی یوم النشور ہے ؛ صَدَّرَهُمُ اللّٰهُ صَدْرَ جَزَائِهِمْ خَيْرَ الْجَزَاءِ ؛ وَنَوَّرَ بَدْرَ اسْتِرْضَائِهِمْ بِضِيَاءِ اللِّقَاءِ ؛

شعر

اَللّٰهُ اَبْقَاهُمْ وَعَظَّمَ قَدْرَهُمْ	بِالْعِزِّ وَالْعُلْيَا وَاَجْرٰى اَمْرَهُمْ

اے محبِ حبیب ؛ وے منصفِ لبیب ؛ واسطے مقرّین صادقین اہلِ سنت وجماعت کے ایک حرف کافی ووافی بصد عبارہ ہے ؛ اور واسطے مُفترّین کاذبین اہل شناعت کے ہزار طومار بیکار ہے ؛ پس کلامِ خیوری و مرامِ نوری با مُحبّ منصفِ مختار ہے ؛ نہ با مُبغضِ متعسّفِ کالحمار ہے ؛

بَرِ مردِ نادان نریزم علوم	کہ ضایع کنم تخم در شورہ بوم

اصحابِ وو داد سے مسطور ہے ؛ بابُ علمِ المدینہ معدنُ العرفانِ والسکینہ مظہرُ العجائب والغرائب ؛ سیدنا علی ابن ابی طالب ؛ غسّل اللہ المنّان ؛ وجہہٗ بماء الرضوان ؓ وحبر الاُمّہ راس الائمہ سیّدنا عبداللہ ابن عبّاس علیہما رضوان اللہ ملک الناس ؛ وسیّدتنا خیر النّسا فاطمۃ الزہرا وامّ المومنین الحمیرا و پیشوائے سالکانِ مسالکِ حضرتِ انس ابن مالک ؛ وحاملِ علمِ نبوی والوارث ؛ حضرتِ ربیعہ ابن حارث ؓ والحضرۃ المکرّمہ ؛ ابن محیص وعکرمہ ؓ ومعدن الحقائق ؛ والمجاہد ؛ ابنِ جریج وسدی ومجاہد ؛ وحافظ علوم الباری ؛ محمد بن اسماعیل البخاری ؛ والحافظ ابو عیسی الترمذی ؓ والحافظ ابو بکر صاحب عارضۃ الاحوذی ؛ والامام ابو عبداللہ محمد بن خلیفۃ الوشتانی ؓ والحافظ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی ؛ والامام محمد بن عبد الباقی بن یوسف الزرقانی ؓ والشیخ الجلیل مظہر الدین بن محمود الزیدانی ؛ وسیّدی وسندی عبد الوہاب الشعرانی ؛ والشیخ عبد الحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری ؛ والامام شمس الدین محمد بن احمد الانصاری ؛ والمشہور بالقرطبی رحمہم اللہ الباری ؛ والشیخ الکبیر والغیث المطیر عبد الرؤف المناوی ؛ قدس اللہ سرہ الارضی والسّماوی ؛ ومعدن الحقائق مخزنُ الدقائق باجنانِ وردی ؛ الامام ابُو الحسن علی بن محمد المعروف بالماوردی ؛ والامام عبد الرحمن بن محمد بن ادریس المنذر ؛ والشیخ شہاب الدین الہیتمی المکی ابن الحجر ؓ والحافظ عبد الرحمن السیوطی ابو الفضل جلال الدین ؛ والامام مصباحُ الظلام والفخر الرازی محمد فخر الدین ؛ ونبراسُ الحفّاظ العظام قسقاس النقاد القمقام بالجنان الودادی ؓ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی ؛ والحافظ ابو عبداللہ محمد بن ابی الشریف الحسنی التلمسانی ؛ والامام الہمام ابو جعفر محمد بن الجریر

یا ایک جائے دوسرے بیان مین ضمناً بطور سند بلا ترجمہ مذکور ہی: اور دوسری
جائے مین اصالۃً بر محلِ خواہش با ترجمہ مسطور ہے: یا اوسکا ذکر اردو عبارت مین
مرقوم ہے: اور بغیر اعادۂ پارۂ تعبیر سند غیر مفہوم ہے: تو ان صورتون مین اوس
تعبیر سند کا تکرار ہے: اور یہ ضرورت نہ مخلِ اساس اختصار ہے: اور بعض جائے
ایک مسئلہ اردو مین بلا تعبیر سند آشکار ہے: تو ضرور دوسرے مقام مین اوسکی
تعبیر سند بھی نگار ہے: پس اوس مقام بلا سند مین ناظرین کو اضطراب نہین سزاوار
ہی: بلکہ ماقبل ومابعد تفحص وتجسس کرنا شایانِ حضراتِ کبار ہے: نعم اگر وہ مسئلہ
نزدِ علمائے دین وماہرانِ صادقین معروف ومشہور ہے: تو اوسکی تعبیر اسناد
برائے اہلِ سداد تحبیر وتسطیر مین لانا کیا ضرور ہی: کہ وہ حشو کلام لاکلام نزدِ اربابِ
شعور ہے: اے پروردگار وے خالقِ نور وتار حاسدین ومعاندین کو خود بینی
اور عیب چینی سے محفوظ فرما اور دائم اونکو عینِ عنایت اور بصیرِ ہدایت سے ملحوظ
فرما آمین یا ربّ العالمین

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تَسْبِيحَ شَاكِرٍ وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْبَرَايَا نَبِيِّنَا	لِمَعْرُوفِكَ الْمَعْرُوفِ بِاسْمِ الْمَرَاحِمِ مُحَمَّدٍ الْمَنْعُوتِ صَفْوَةِ آدَمِ

والبصیرة السّادسة ۔ محبّ رسول کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم شرح الله
صدرک بوفور انوارہٖ وطہّر فکرک بظہور اسرارہٖ: تصدیقِ جنان حضرت
ابو طالب عمّ شفیع الانام: علیہ وعلی آلہ واصحابہ اطیب الصلوٰة والسلام: ثابت
بلا انکار ہے: اور یہی تصدیق رکنِ ایمان عند اولی الابصار ہے: اور اونکے اقرار
لسان مین اختلافِ علمائے کبار ہی: اور اجرائے احکامِ شریعت کا اقرار پر مدار ہی:

چو در روی نگیرد عدو داندم		برنجند بجان و برنجاندم
	وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی	

البصیرۃ الخامسۃ اعلم ایّہا المحبّ الصمیم بالحبّ الوفی والقلب السلیم
کہ بعض جائے عبارتِ عربی و فارسی مسطور ہے ؛ اور اوسکا ترجمہ وہان نہین مذکور ہے ؛ تو اسکا یہ باعث کہ اُردو مین جو مطلب مختصر وہان آشکار ہے ؛ تو اوسکی سند محض واسطے اطمینانِ جنانِ اہل علم و عرفان کے وہان نگار ہے ؛ کیونکہ اُردو خوان کو اوسقدر دلیلِ طویل درکار نہین ؛ پس اوسکے ترجمہ سے طوالِ موجبِ ملال و درازیٔ قیل و قال سزاوار نہین ؛ چنانچہ معنے آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ کا اُردو مین حسبِ تفاسیر نحاریر عیان ہے ؛ امّا ترجمۂ تعبیر تفاسیر مشاہیر کا ہرگز نہین بیان ہوا ؛ کہ مراتِ ضمیر منیر اہل علم و خبیرین اگر در بارۂ معنائے مذکور کچھہ خدشہ عکس چہرہ دکھلاوے ؛ تو وہ حضرت اوس تعبیر تفاسیر کو پڑھکر اطمینان و تسلیۂ جنان فرماوے ؛ اور حاجتِ طلب تفاسیر اور مطالعۂ کتبِ مشاہیر اوس امر مین کچھہ درپیش نہ آوے ؛ اور رہے سطور بعض فوائد جو اساس عقائدِ ما نحن فیہ سے زوائد ہین ؛ یا بعض اشعار عربیہ و فارسیہ کہ بطرز روایحِ مدایح و فوائحِ نصایح پُر سدائد ہین ؛ تو اونکا ترجمہ تحریر و تعبیر مین نہین آیا ادراکِ ماہرین محبّین کے فہم و فراست پر موقوف ٹھہرایا ؛ وقس علیٰ ہذا البعض المقام واللہ یہدی الی سبیل المرام ؛ اور بعض تعبیر بناءً مکرر مسطور ہے یعنے واسطے بعض فوائد کے دو جائے پر مکتوب ہوا ؛ مثلاً ایک جائے مختصر ایک بارہ تعبیر بطور سند نگار ہے ؛ اور دوسری جائے مع سباق و سیاق مسلسل آشکار ہے ؛

الکامل کسائر الفرائض المتعلقة بالجوارح وفی اجراء الاحکام فی الدنیا کجواز الصلوٰة خلفہ
وان یصلی علیه اذا مات وان یدفن فی مقابر المسلمین وان یطالب بالزکوٰة ونحو ذلک
فان الاقرار لابد منه فیها بالاجماع انتہی قال الامام مصباح الظلام فخر الدین رحمه الله
المتین فی التفسیر الکبیر بهذا التعبیر ان قال قائل ههنا صورتان احداهما ان من
عرف الله تعالیٰ ولم یجد من الزمان ما یتلفظ فیه بکلمة الشهادة باللسان والصورة
الثانیة انه وجد من الزمان ما امکنه ان یتلفظ بکلمة الشهادة ولکنه لم یتلفظ
بها فان حکمتم فی الصورتین بانهما مومنین والاقرار اللسانی غیر معتبر فی تحقیق
الایمان فهو خرق للاجماع وان حکمتم بانهما لیسا بمومنین فهو باطل لقوله علیه
الصلوٰة والسلام وعلی اله واصحابه البررة الکرام یخرج من النار من کان فی قلبه
مثقال ذرة من الایمان وقلبهما طافح به وکیف ینتفی الایمان من القلب بالسکوت
عن النطق فالجواب ان الامام الغزالی قدس الله سره العالی منع هذا الاجماع
فی الصورتین وحکم بکونهما مومنین وان الامتناع عن النطق یجری مجری المعاصی
التی یوتی بها مع الایمان انتہی اور تعبیر شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور بعض آیاتِ
قرآنی سی اوّل جلد عقائد خیوریہ میں بھی مسطور ہے ؛ اور لِسّے مزید جلد ثانیئے
نجم المبین لرجم الشیاطین میں مذکور ہی ؛ اما تصدیق ابی طالب عم شفیع الرسل والامم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فی الهدی النبوی والامتاع والتحبیر ؛ ونسیم الریاض
وغیرها من زبر التحاریر للمشاهیر واعلم ان اباطالب کانت محبته لرسول الله صلی الله
علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحِکَم ومعرفته بانه رسول الله وتصدیقه فی
قلبه محققة ولکن الله تعالیٰ لم یظهر اسلامه وفی ذلک حِکَمٌ عظیمة وعبرة فخیمة

اور مُصدِّق بِالجنان غیر مخلد فی النار ہی۔ اور ترکِ اقرار باوجو د قدرتِ اظہار مثل
ترکِ نماز و روزہ آشکار ہے۔ کیونکہ اقرار شرطِ اجرائے احکام ہے۔ نہ شطرِ ایمان
نزدِ علمائے کرام ہی۔ اور یہ امر اظہر من الشمس علیٰ نصف النہار ہے کہ جو کچہہ اول ولمین
تصدیقِ رسول و پروردگار ہے۔ لابد اوسکا ترجمان لسان و اقرار ہی۔ تو اقرار
شریعت مین علامت ایمان ہے پس جس شخص کا اقرار بلا تصدیقِ جنان ہی۔ تو شرعًا وہ
مومن عند اللہ کافر پُر خسران ہی۔ اور اگر تصدیق بلا اقرارِ لسان ہے۔ تو شرعًا وہ
کافر عند اللہ باایمان ہے۔ اور اگر اقرار مع تصدیق و ایقان ہے۔ تو وہ عند اللہ
عند الناس مومن بالاتفاق ہے۔ یہی فرمان واجب الاذعان حضرتِ فرقان
ہے۔ یہی فرمانِ حضرتِ سید الانس و جان او نپر درود ملکِ منان ہی۔ کما فی
التمہید فی اصول التوحید عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان
ملاء اللہ اعلیٰ غرف الجنان حیث قال والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدھم
مومن عند الناس وکافر عند اللہ وھو من یعرف اللہ تعالیٰ ویعتقد التوحید ولکن لم
یظھر الاقرار او یظھر الکفر تقیۃ والثانی کافر عند اللہ ومومن عند الناس وھو من
اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ والناس اجمعین
وھو من اقر بلسانہ وصدق بجنانہ انتہی قال ابن التیسیر النبیل علی انوار التنزیل قدس اللہ
سرہ الجلیل ان التصدیق القلبی ھو المقصود من التکلیف بالایمان واللسان انما
ھو ترجمان عما فی القلب من التصدیق والایمان ومظھر لہ فلابد ان یکون الایمان
موجودا بتمامہ قبل فعل اللسان حتی یترجمہ اللسان فعلی ھذا لایکون الاقرار
شرطًا لتحقق الایمان کما انہ لیس برکن منہ لما سبق من الدلائل نعم لابد منہ فی الایمان

اقرارِ لسان شرعًا علامتِ ایمان بلا انکار ہے ؛ تو بر عدم اقرار لسان اطلاق کفر نزد ظاہر بینان لابد سزاوار ہے ؛ اور یہ اطلاقِ کفر شرعی نہ مانع ایمانِ نزدِ پروردگار ہے ؛ چنانچہ تین قسم ایمان مین یہی مضمونِ ائمۂ کبار ہے جیساکہ پیشتر اسّے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ الاکرم سے معرض اظہار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من زبر المناہیر ان قولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ لادلالۃ فی ھذہ الایۃ علی کفر ابی طالب وذلک لانہ قال عند موتہ یا معشر بنی عبد مناف اطیعوا محمدًا وصدقوہ تفلحوا وترشدوا فقال لہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام تامرھم بالنصح لانفسہم ولا تقول لا الٰہ الا اللہ اشہد لک بہا عند اللہ تعالیٰ قال یا ابن اخی قد علمتُ انک صادق ولولا ان یکون علیک وعلی بنی ابیک مسبۃ بعدی لقلتُہا ولاقررتُ بہا عینک اے عزیز پرتمیز عبارتِ مذکورہ مین صداقت مسطورہ مین اقرارِ تصدیقِ جنان آشکار ہے ؛ اور عدمِ اقرارِ اظہار بھی نگار ہے ؛ ازروئے تصدیق حضرت ابوطالب اہل ایمان نزد پروردگار ہے ؛ اما علامتِ ایمان شرعًا جو اقرار ہے ؛ کہ جسپر دنیا مین اجرائے احکام کا مدار ہے ؛ وہ اوسوقت لاریب مفقود عند اولی الافکار ہے ؛ تو نفیئے کفر ازروئے تصدیق نزدِ مفسرین کبار ہے ؛ اور آیتِ ماکان للنبی مین کفر ازروئے عدم اظہارِ اقرار ہے ؛ اور یہ جوابِ قویم برطبقِ تسلیم کہ وہ آیت اونکے حق مین بلاانکار ہے ؛ والاموافق فرمانِ واجب الاذعان علی مرتضی اونپر رضائے کردگار ہے ؛ دوسرے شخص کے حق مین نازل ہوئی جیساکہ اکثر تفاسیر مین نگار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب والتحبیر وغیرہا من زبر المہرۃ النحاریر ان فی نزول آیۃ ماکان

الی آخرہا سمجھئے اور حضرت ابوطالب کا اعتقادِ جنان ؛ اور تصدیقِ ثوقِ حقیقی البیان ؛ اوس قصیدۂ سدیدہ ہشتاد و چند ابیاتِ حمیدہ سے اظہر من الشمس ہے ؛ جو در شانِ نعوتِ سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اونکا انشاء ابین من الامس ہے ؛ انیس اشعار اوسکے اس جلد اول عقائد خیوریہ مین نگار ہین ؛ اور چار بیت اوسکے یہان واسطے اطمینان کے سرست آشکار ہین ؛ **شعر**

بکفی فتی مثل الشہاب سمیدع	اخی ثقۃ حامی الحقیقۃ باسل
حلیم رشید عادل غیر طائش	یوالی الٰہا لیس عنہ بغافل
فاصبح فینا احمد فی ارومۃ	تقصر عنہ سورۃ المتطاول
فایدہ رب العباد بنصرۃ	واظہر دینا حقہ غیر باطل

اور آیتِ انک لا تہدی من احببت سے کفر اونکا آشکار نہین ؛ اور سکا بیان خوش عنوان عنقریب مذکور ہے یہ جائے اضطرار نہین ؛ اور شان نزول آیت ماکان للنبی مین اختلاف صحابہ کبار سے ہے ؛ اور اوسکے معنے مین بھی اختلاف اولی الابصار ہے ؛ اور برطبق تسلیم کہ حضرتِ ابوطالب کے حق مین اوسکا نزول ہے ؛ چنانچہ اسی جلدِ اول مین قطعاً للنزاع یہی طرز معمول ہے ؛ تاہم اونکے ایمانِ عند اللہ مین اوسسے کچھ نقصان نہین ؛ صدقِ اعتقادِ جنان اور تصدیق والیقان مین اوسسے کچھ زیان نہین ؛ کیونکہ لفظ مشرکین سے اس آیت مین کافرین مراد ہے ؛ جیسا آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ سے ان یکفر بہٖ مقصود بالسداد ہے ؛ اور یہ شرک بمعنٰے کفر بدیع المثال والارشاد الساری ونہایۃ الاثیر مین نگار ہے ؛ والارشاد الی المکامن الخفیہ اور روح البیان وغیرہا مین آشکار ہے ؛ اور چونکہ

وما کانوا ماھرین عن سبب الاستغفارین فانزل اللہ تلك الایۃ حسماً لزعمھم وقطعاً لوھمھم لان منظرفیا سھم کان علی الظاھر وکل فرد عن الحقیقۃ لیس بماھر وقد حملوا ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوۃ الجنازۃ والدلیل علیہ انہ تعالیٰ منع من الصلوۃ علی المنافقین وھو قولہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا وفی ھذہ الایۃ عمّ ذلك الحکم ومنع من صلوۃ الجنازۃ علی المنافق الذی تبیّن انہ من المشرکین وان کان فی الظاھر مومنا اے منصف لبیب وے محبّ اریب اب عین انصاف سے دیکھنا ضرور ہے ؛ عقل سلیم اور فکر قویم سے تامل کرنا موجب سرور ہے ؛ کہ جب شان نزول آیت مرقومہ مین چند روایت اہل درایت سے آشکار ہین ؛ اور یہی اختلاف پر حضرات راویان صحابہ کبار ہین ؛ اور باوجود اسکے اختلاف معنی پر بھی بعض اولی الابصار ہین ؛ تو کسطور یہ آیت حضرت ابو طالب کی شان مین یقینا صادق آوے ؛ اور کیونکر حضرت آمنہ کی شان رفیع البنیان مین اسکا نزول تطبیق پاوے ؛ اگر نزول آیت مرقومہ حضرت ابو طالب کے حق مین ضرور ہے ؛ تو حضرت آمنہ ماجدہ کے حق مین نزول اوسکا محظور ہے ؛ اور یہ محظور عند الماہرین غیر مستور ہے ؛ کیونکہ وفات حضرت ابو طالب دہم سال نبوت مین بقیل وقال ہے ؛ اور جو روایت نزول حضرت آمنہ کے حق مین وہ فتح مکہ مین بعد ہجرت پنج سال ہے ؛ تو دونو روایتون مین لاریب ہشت سالکا انفصال ہے ؛ پس اگر حضرت ابو طالب کے حق مین اوسکا نزول ہے ؛ تو پھر کسطور جواز استغفار در حق ام رسول ہے ؛ نزد منکران رسول الثقلین صلی اللہ وسلم علیہ بلا انحا فقہ ؛ ہرگز فرق نہین درمیان استغفارین ؛ تو بعد

للنبی وجوہ اولہا ماروی عن سعید بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب
الوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا
عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی
لقلتہا فقال علیہ الصلوۃ والسلام لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فمن ذلک الوقت
لا یزال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ھذہ الآیۃ الکریمۃ
والثانی ما روی عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع رجلاً
یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ اتستغفر لابویک وھما مشرکان فقال الیس
قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لآزر فذکرت ذلک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فنزلت ھذہ الآیۃ والثالث ما روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہما ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم
ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال امات مشرکا قال
نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوما اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقاً
للرسول ما کان للنبی والذین امنوا الی آخر الآیۃ والرابع ما روی انہا نزلت فی ام
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک سنۃ فتح مکۃ المکرمۃ والخامس ما روی عن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لعمہ ایفاء
لما قال لہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فلما علم الصحابۃ رضی اللہ عنہم انہ صلے اللہ
علیہ وسلم یستغفر لابی طالب وقد استغفر ابراھیم علیہ السلام لآزر اشتغلوا
بالاستغفار لآبائھم وامہاتھم وسائر اقربائھم الذین ماتوا علی الشرک تشبثاً
باستغفار النبی لعمہ واستغفار سیدنا ابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم

استغفار: دو حالت سے خالی نہین عند اولی الافکار: ایک تو یہ کہ مغفرت کفار:
بلا تصدیق و توحید پروردگار: جائز ہو نزد جناب سید مختار: دوسری حالت
یہ کہ مغفرت کفار: بہ سبب قرابت و شفقت حبیب کردگار: بدون تصدیق و توحید
پروردگار: ممکن الوجود ہو نزد خالق نور و نار: اور یہ دونو اعتقاد: نہ ہرگز لائق
علمائے اہل سداد: تو کیونکر وہ شایان شان خیر العباد: چنانچہ یہی امر پر ناطق
ہی یہ قول کریم: کہ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِلّٰہِ تَبَرَّأَ مِنْہُ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ: کیونکہ
شان نبوت و ایمان مانع ہی بالیقین: اسسے کہ استغفار کرین مشرکین کے لیئے
متقین: اور یہی معنے ہی اس قول قدیم کا عند المفسرین: کہ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ
وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ: اور سبب اس منع کا یہ ہی قول خالق الارض
والسماء: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ: پس
لاریب نزد قلب سلیم: اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ: اور ہمہ شرایع مین یہی حکم
پروردگار: کہ جو اہل تصدیق و توحید نہین وہ نہ لایق استغفار: یہی مضمون مفاتیح
الغیب و تحبیر مین ہے آشکار: پس یہ فرمان سید انس و جان کہ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ
تو اسکا مدار تصدیق جنان ہی: اور یہ فرمان حبیب الرحمن کہ مَا لَمْ اُنْہَ عَنْہُ تو اسکا محل
عدم اقرار لسان ہی: یعنے ای عم شفیق و رفیق از روئے تصدیق وثیق جو تیرے
دلین ہے بامدار: البتہ جناب الہی مین کرونگا مین استغفار: آپکی ذوات ستودہ
صفات کے لیئے لیل و نہار: یہان تک کہ بہ سبب عدم اظہار اقرار: کہ جسپر
شرعاً اجرائے احکام کا ہی مدار: اظہار استغفار سے مجکو منع فرماوی پروردگار
اور اسمین کمال پاس خاطر خالق و خلق ہی عند اولی الابصار: اور مراعات حقوق

منع حضرتِ پروردگار ؛ کیونکر جناب مستطاب سیدِ مختار ؛ والدہ ماجدہ کی لیئے
جناب الٰہی مین کرین استغفار ؛ کہ یہ خلافِ عصمتِ نبوت ہے عند اولی الابصار
اور اگر نزدِ منکرانِ جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ؛ حضرتِ
آمنہ کے حق مین اوسکا نزول ہی بالیقین ؛ نہ درحقِ حضرتِ عم شفیع المذنبین ؛
تو یہ بھی ایک وسوسۂ شیطانی ہی عند المنصفین ؛ کیونکہ علتِ منع استغفار ؛ اوسی
آیت مین ہی آشکار ؛ اور وہ لاریب یہ فرمانِ حضرتِ رب کریم ؛ کہ من بعد
ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم ؛ اور شرک حضرتِ آمنہ ام جناب رسول کریم ؛ علیہ
اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم ؛ کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہین ای فہیم ؛
تو کیونکر ظاہر ہوا نزدِ منکرانِ صاحبِ خلقِ عظیم ؛ برادرانِ شقیقانِ شیطان رجیم ؛
کہ وہ حضرتِ ماجدہ ساجدہ معاذ اللہ ذاتِ جحیم ؛ اور حالانکہ ام جناب شفیع المذنبین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ؛ اصحابِ فترت سے ہین باجماع ائمۂ دین ؛ وقد
قال اللہ فی کتابہ اصولا ؛ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ؛ اور براہین قاطعہ اور
مضامینِ ساطعہ بطرزِ رصین ؛ جو اس امر مین ثابت ہین نزدِ محققین ؛ اسی
جلدِ اول عقائد مین آشکار ہین ؛ معنائے ولا تسئل عن اصحاب الجحیم مین شمہ
اوسکے نگار ہین ؛ اور برطبقِ تسلیم نزول آیت مرقومہ شانِ حضرتِ ابوطالب
مین عند الفہام ؛ بقیہ روایاتِ شان نزول کا جواب باصواب منکرین پر لازم
ہی لا کلام ؛ اور یہ امر بھی اظہر من الشمس ہی ؛ ابین من الامس ہی کہ اگر تصدیقِ
حضرتِ ابوطالب نزدِ شفیع الورا علیہ الصلوۃ والثنا مفقود تھی ؛ معاذ اللہ اگر صورت
عناد و تکذیب عم اونکے نزدیک متحقق الوجود تھی تو پھر حضرت ابوطالب کے لیئے

یہ مآبِ آداب ہی ہی صالحین کی داب ہے عاقل کو لئے زیادہ تاکید در کار نہین جنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی قرابت و مودت مین کسیکو ہکار نہین نہ تعبیرِ قبیح اور تقریرِ غیر ملیح سے لسانکو اونکی شان مین آشنا کرنا سزاوار نہین کہ اوسمین اذیتِ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آشکار ہے اور اِس واسطے موذیئے صاحبِ خُلقِ عظیم از بسکہ عذابِ مُہین والیم اور لعنتِ پروردگار ہے اور بہر طور ادب و توقیر و فیر جناب حبیبِ قدیر خاتم بشیر و نذیر مطلوب و محبوبِ کردگار ہے

شعر

از خدا جوئیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از لطفِ رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

بُذ ز گستاخی کسوفِ آفتاب
شد عزازیل ز جرأت ردِّ باب

ہر کہ بے باکی کند در راہِ دوست
رہزنِ مردان شد و نامرد اوست

چند حرفِ طمطراق و کار و بار
کار و بارِ خود ببین و شرم دار

ای خنک آنرا کہ ذلّت نفسُہٗ
وای آن کز سرکشی شد خوی او

گر خدا خواہد کہ پوشد عیبِ کس
کم زند در عیبِ معیوبان نفس

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان دہد

ہر کرا افعالِ دیو و دد بود
با کریمانش گمانِ بد بود

گفت ایزد بر دلے دارم نظر
کو ز دردِ عشق باشد پُراثر

ناظرِ قلبم اگر خاشع بود
گرچہ گفتِ لفظ ناخاضع بود

گر خطا گوید ورا خاطی مگو
گر بود پُر خون شہید او را مشو

شفقت و تربیت عمّ با وقار ؛ اور نہایت و بے غایت ادب خدا اور مربیٔ نامدار ؛
اور اوسمین امید لطف لطیف ہی رجائے فیض منیف ہی آشکار ؛ پس جبکہ حبیب خدا
علیہ الصلوۃ والثنا لطف الٰہی اور فیض نامتناہی سے یہن امیدوار ؛ تو کیون ترہات
اضالیل جاہلانہ اور ہفوات خرعبیل مایوسانہ بکتے ہین منکران اشرار ؛ شعر

نا امیدم مکن از سابقۂ لطف ازل	تو چہ دانی کہ پس پردہ کہ خوبست و کہ زشت

اور توفیق و تطبیق ان دونو آیت پُر ہدایت مین اے فہیم ؛ کہ انّک لا تہدی من
احببت و انک لتہدی الی صراط مستقیم ؛ اسی جلد اوّل عقائد خیوریہ مین خوش
اسلوب ہی ؛ اور ردّ شبہات دربارہ ہدایت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی
وہان مکتوب ہی ؛ پس ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عمّ
سیّد المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین کی حق مین شرعاً جائے سکوت
اور محل آداب ہی ؛ اور عند اللہ اونکا ایمان پُر ایقان باصد عرفان ثابت بلا ارتیاب
ہی ؛ یہی اعتقاد پُر سداد بندۂ مسکین محمد خیر الدین مؤلف ہذا الکتاب ہی ؛ اور یہی
اعتقاد خوش بنیاد ائمۂ اہل سنہ محققان اولی الالباب ہی ؛ اور نزدیک شیعہ
حضرت ابوطالب شرعاً بھی مومن بالضرور ہین ؛ دلائل ایقان نبوت اور
عرفان و اذعان خوارق عادت سے وہ متمسکین بالسرور ہین ؛ نعم اون دلائل سے
تصدیق حضرت ابوطالب متحقق الوجود ہے ؛ امّا اظہار اقرار نزد طلب سیّد مختار
پس وہ لاریب مفقود ہی ؛ اور روایت اظہار اقرار ؛ پس وہ بعد حصر سیّد الابرار
ثابت ہی نزد بعض محققین اخیار ؛ اور چونکہ اوس اظہار اقرار پر اتفاق ہمہ ائمۂ
کبار نہین ؛ تو شرعاً بغیر سکوت بصد نعوت دیگر قیل و قال سزاوار نہین ؛

حبیب رب البریات سے ہمیشہ امداد چاہتے تھے ؛ لہذا اوس شمع جمال الٰہی پر جان و جان سے مثل پروانہ ؛ اونکے عشق و محبت مین کرامت و ملامت غیر کی اونکو پروانہ ؛ اور عدم اظہار اقرار عند الاصرار ؛ سریست از اسرار پروردگار عقل عقلا درین ورطہ حیران و بیکار ؛ شعر

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار	کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

پس امر کبیر جائے خطیر مین لبیب صفی اور اریب وفی کو قیل و قال نہین سزاوار ہے کہ یہ میدان نزد شبان محک امتحان اور جائے عجز و انکسار ہے ؛ نعم یہ مقام سپر اندازی ہے ؛ نہ مرام جبر سازی ہے ؛ شعر

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

منہا ما روی ابن سعد و ابن عساکر و صاحب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عن عمرو بن شعیب بن محمد علیہم الرضوان من اللہ الصمد انہ قال قال ابو طالب کنت مع ابن اخی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی المجاز فادرکنی العطش فشکوت الیہ فقلت یا ابن اخی عطشت وما قلت لہ ذلک وانا لا اری عندہ شیئاً الا الجزع فثنی ورکہ ثم نزل ای عن الدابۃ التی کانا راکبین علیہا وقال یا عم اعطشت فقلت نعم فاھوی بعقبہ الی الارض فاذا بالماء فقال اشرب یا عمی فشربت منہ

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ حضرت ابو طالب باقصی الغایۃ و احسن وجوہ محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل از ظہور نبوت و بعد از ان بتقدیم رسانید و بے وی طعام نمی خورد و جامۂ

خون شہیدان را ز آب اولاتر ست / این خطا از صد ثواب اولاتر ست

کفرِ او دین ست و دینش نورِ جان / از امانِ او جہانے در امان

حاضرِ ناقص ز غائب خوشتر ست / حلقۂ گر کج بود ہم بر در ست

عیب کم کن بندۂ معیوب را / متہم کم کن تو آن محبوب را

ہیچ طلبے پیشِ حق مردود نیست / زانکہ قصدش از خریدن سود نیست

چارۂ دلہا عطائے مبذلیست / دادِ او را قابلیّت شرط نیست

بلکہ شرطِ قابلیّت دادِ اوست / داد مغز و قابلیّت ہست پوست

کوی نومیدی مرو امیدہاست / سوی تاریکی مرو خورشیدہاست

نا امیدی را خدا گردن زدست / چون گنہ مانند طاعت آمدست

دست را اندر احدا احمدؐ بزن / ای برادر وا رہ از بوجہل تن

ما چو طفلانیم یا خیر الوریٰ / دایۂ ما تو یقین در ہر سرا

ای کہ چون تو در زمانہ نیست کس / اللہ اللہ خلق را فریاد رس

مرغ و ماہی در پناہِ عدلِ تست / کیست آن گم گشتہ کش فضلت نجست

داد دہ ما را کہ بس زاریم ما / بے نصیب از باغ و گلزاریم ما

وا دہ ما را ازین غم کن جدا / دست گیر ای دستِ تو دستِ خدا

صد ہزاران تحفۂ صلوات را / پیش کش کن ای خدا آن ذات را

اے محبِ صمیم با قلبِ سلیم جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وقت تولد سے حضرتِ ابوطالب خارقِ عادات اور ارہاصِ معجزاتِ جنابِ سید الکائنات سے دائم مشاہدہ فرماتے تھے اور جمیع حادثات و واقعات مین

پیش از بعثت باخبار بحیرا که نام او بر حبیب بود و غیر او بشان وی صلی اللہ علیہ وسلم و شیخ ابن حجر عسقلانی گفتہ کہ انشاء حضرت ابوطالب این شعر را بعد از بعثت است و معرفت حضرت ابوطالب نبوت آنحضرت را و بسیاری از اخبار آمده و باین تمسک کرده اند شیعہ بر اسلام وی و گفتہ کہ دیدم کتابی مر علی بن حمزه بصری را کہ جمع کرده است در وی اشعار حضرت ابوطالب و زعم کرده کہ وی مسلمان بود و بر اسلام رفتہ است از عالم و حشویہ زعم کرده اند کہ وی کافر مرده است و استدلال کرده اند بر دعوی بچیزے کہ نیست دلالت دران انتہی کلام ابن حجر رحمہ اللہ تعالی باز شیخ فرموده کہ حضرت ابوطالب وقت تزویج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحضرت خدیجۃ الکبریٰ خطبہ خواند کہ ترجمہ او اینست حمد و سپاس مر آن خدای را کہ ما را از فرزندان حضرت ابراہیم و فروع حضرت اسماعیل علیہما السلام گردانید و از اصل معد و مضر بیرون آورد و نگاہبانان بیت خود و پیشوایان حرم خویش ساخت و خانہ خود را بما ارزانی داشت و ما را بر مردمان حاکم گردانید اما بعد بدرستیکہ این پسر برادر من کہ حضرت محمد بن عبداللہ است جوانی ست کہ موازنہ کرده نشود با وی ہیچ مردی از قریش مگر کہ او فزون آید بران مرد اگرچہ در مال او قلت ست و مال سایہ ایست زائل و امریست حائل و بتحقیق وی خواستگاری میکند خدیجہ بنت خویلد را و میگرداند مہر او را بست شتر مایہ از مال من و وی را بخدا سوگند بعد ازین شانی عظیم و امری بزرگ خواہد شد باز شیخ قدس اللہ سرہ در وقایع سال ہفتم آورده و دیگر محققین مثل علامہ قسطلانی و الحجۃ الفہامۃ الزرقانی و محمد بن اسحاق و غیرہم رضی اللہ تعالی عنہم

خواب آنحضرت صلی الله علیه وسلم پهلوی خود راست میکرد و درون و بیرون خانه آنحضرت را همراه خود داشتی و حضرت ابو طالب در مدح آنحضرت صلی الله علیه وسلم اشعار بسیار دارد و در عهد کفالت حضرت ابوطالب نیز در مکه معظمه قحط افتاده بود ابن عساکر از عروه رضی الله عنه آورده که گفت قدوم آوردم مکه را و دران سال قحط عظیم بود پس آمدند قریش نزد حضرت ابوطالب برای استسقا پس برآمد حضرت ابو طالب و حال آنکه گرد وی کودکان بودند از قریش و میان ایشان کودکی بود مثل آفتاب تابان که پردهٔ ابر از روی وی برفتاده باشد پس گرفت او را حضرت ابوطالب و چسپانید پشت او را بکعبه پس اشارت کرد آن کودک بانگشت خود بجانب آسمان و حال آنکه نبست در آسمان نشانی از ابر پس گرد آمد قطعهاے ابر از هرجانب و برهم نشستند و باریدن گرفتند تا روان شد رودها و پُر شد وادی پس حضرت ابو طالب در قصیدهٔ خویش که در مدح آنحضرت صلی الله علیه وسلم گفته از ان درین امر این شعرست

وَاَبيَضَ يُستَسقَى الغَمَامُ بِوَجهِهٖ	ثِمَالُ اليَتَامىٰ عِصمَةٌ لِلاَرَامِلِ

محمد بن اسحاق رحمه الله الخلاق این قصیده را زیاده بر هشتاد بیت ذکر کرده و گفته که این ابیات را در وقتے انشا فرموده که قریش اجتماع کردند بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم و تنفر کردند از وی کسے را که اراده میکرد اسلام را و درین ابیات هجو و مذمت قریش کرده و در انکار و عداوت اوشان مر آنحضرت را و ترغیب نموده بر اطاعت و اذعان و قبول وی صلے الله علیه وسلم و ابن التین گفته که درین ابیات دلالت ست برآنکه حضرت ابوطالب میدانست نبوت آنحضرت را

و تا این مہم بآخر نرسد و دین خدا ظاہر نگردد دست ازین کار نمیدارم و لوم لائمین را بگوش ہوش نمی آرم اینچنین فرموده از مجلس برخاستند و انجاح مرام و اتمام مہام بر ذات رب الانام بگذاشتند پس حضرت ابوطالب را از سخنان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقتے پیدا گردید و جنان و جانش ہمتے ورزید و سید انس و جان را بہ نشانید و اینچنین معذرتے پسندید کہ ای نورِ جان و سرورِ جنان تو بکارِ خود مشغول باش ہر زمان و بہر کاریکہ ماموری باتمام رسان برب الکعبہ کہ تا من زنده باشم درین جہان بر تو دست نیابند ہمہ منکران و این اشعارِ پر انوار انشا فرمود درین تبیان +

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ	حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنَا
فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ	وَابْشِرْ بِذَاكَ وَقَرَّ مِنْكَ عُيُوْنَا
وَدَعَوْتَنِيْ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ نَاصِحِيْ	وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ ثَمَّ اَمِيْنَا
وَعَرَضْتَ دِيْنًا قَدْ عَرَفْتُ بِاَنَّهٗ	مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنَا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْ حِذَارِيْ سُبَّةً	لَوَجَدْتَنِيْ سَمْحًا بِذَاكَ مُبِيْنَا

ترجمہ آن اشعارِ پر انوار

کس نیارد کرد قصد جانت ای فرزندِ من	تا نخواہد گشت در خاکِ لحد عمت دفین
کارِ فرمانِ حقت کن ہیچ از خواری مترس	شاد باش ای نورِ چشمِ من مشو اندوہگین
بشره اندیشہ ہست در شانِ ما صدقست و مہر	دعوتے کردی و حق در جانب تست ای امین
عرض دینے میکنی ما را و ما را روشن ست	اینکہ از اہل نجاتست آنکہ رو آرد بدین

که چون کفار دیدند که اسلام روز بروز قوت میگیرد و شانِ رسول کریم علیه الصلوٰة والتسلیم ساعت فساعت ارتفاع می پذیرد و قواعدِ قصرِ شریعت بایمانِ فاروق و سید الشهداء استحکام می یابد و طنطنه کوسِ نبوت بمسامع قبائل عرب می رسد و هجرتگاهِ صحابه بسوئ حبشه دست قوت میدهد در مقام قتل و اهلاک حضرت سیدِ لولاک برخاستند امّا بواسطهٔ حمایتِ حضرتِ ابوطالب چیزے اظهار تعرض و تطاول نمی توانستند پس اشرافِ قریش نزدِ حضرت ابوطالب آمدند و اینچنین بیان پیشِ عم سید انس وجان معروض نمودند که یا برادر زادهٔ خود را بما سپار و یا آماده باش برائے کارزار و یا او را بر وایح نصائح بر جادهٔ رہست آر که خدایانِ ما را دشنام ندهد و از مذمتِ آنها باز ایستد این بگفتند و از مجلس برخاستند پس حضرتِ ابوطالب جناب شفیع الانام علیه الصلوٰة والسلام را طلبیدند و کلام ناموجام صناوید قریش بمعرض اظهار رسانیدند و بعد ازان اینچنین نصیحت نمودند که ای فرزند ارجمند بر خود و بر من به بخشائ و گره ازین کار بسته بکشائ زبان از طعن و عیب معبودانِ اوشان به بند و مزید اذیت بر ذاتِ ستوده صفات خویش میسند جناب رسولِ کریم علیه الصلوٰة والتسلیم در جواب فرمودند حقا که حق حقیقت را احقاق نمودند که ای عم نیکو کار وی بزرگ نامدار آنچه من میگویم و براهیکه من میپویم همه بامر پروردگار ست و بمددِ خالقِ نور و نار ست خیال کردہ که بحمایتِ تو اینکار ست اگر در ابلاغ رسالت مرا معاونت نمائی و باظهارِ دین خدا بمن موافقت فرمائے سعادتِ دارین و فتخار کونین حاصل نمائی والّا عونِ ربّانی و تائیدِ آسمانی مرا کافیست و رفاقتِ رفیقِ حقیقی مرا وافیست

سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین در استحکامِ شعب بہر نوع کوشش بلیغ داشتے ودر ہیچ وقت از محافظتِ شفیع الامم صلے اللہ علیہ وسلم ذات خود را در تساہل نگذاشتے وچون آفتاب عالم تاب حبیب رب الارباب در مغربِ خواب متواتری بودی ہمان وقت حضرت ابوطالب بر بسترِ خواب ہرگز ہرگز نیاسودے شمشیر حمائل کردہ گردِ خانۂ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم گشت نمودی پروانہ وار گرد آن شمع کردگار دائم طواف میفرمودی ودر روز پسران وبرادرزادگان از صیانت آنذاتِ قدسی صفات مامور ساختی تا کہ در ملوین از خدمت سید الثقلین واز حفاظتِ آن قُرۃ العینین بہر لحظہ وہر آن خود را پرداختے واین واقعۂ جور وجفا ازان کفارِ پُر شقا برین حضراتِ اربابِ وفا در ہلالِ محرم سال ہفتم از رسالت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آشکار گردید وچون سہ سال ہمبرین منوال ازان اہلِ ضلال جور وجفائے پُر ملال انجامید جنابِ خیر الورا علیہ الصلوۃ والثناء عمِّ پُر غمِ خود را اینچنین آگاہ فرمود کہ ارضہ بامر الٰہی ازان عہد نامہ تعبیرِ جور وجفا وقطعیت را در ربودہ یعنے ہمہ عبارتِ ظلم وقطع رحم را ازان صحیفہ خورد وبُرد ساختہ ونامِ خدا ونامِ مصطفا را صحیح وسالم گذاشتہ پس حضرت ابوطالب آنرا تصدیق نمود بدل وجان وگفت کہ ای حبیب الرحمٰن بر حق ست امر خدای رب الانام وگواہی میدہم کہ تو راست میگوئی در ہر کلام بعد ازان حضرت ابوطالب با یاران از شعب بیرون آمدند ودر مجمعے کہ مجمع روسائی قریش بود فوراً خود را رسانیدند

گرز خوار یئے ملامت من نبودی محترز		کردمی اظہار قول دین تو حقا مبین

چون کفار جہد حضرت ابوطالب نامدار در حفظ و حمایت جناب سید مختار مشاہدہ نمودند پس ہمہ در میان خود اتفاق کردہ عہد بستند کہ با بنی ہاشم و بنی المطلب مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت نکنند و در ہیچ امری ایشانرا معاونت و مساعدت نمائند و بہر طور قطع ارحام و سلام و کلام برخود لازم دانند و ہیچ وجہ صلح بینہم منعقد نگردانند الا بر قتل جناب شفیع الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام و عہدنامہ درین باب نوشتہ موکد بایمان ساختند و چہل کس از روسائے قریش مہرہا بران وثیقہ زدند و در حریر پیچیدہ مشمع کردہ در خانہ کعبہ آویختند و کاتب آن صحیفہ منور ابن عکرمہ بن عامر بود حق جل جلالہ و عم نوالہ دست آنرا اشل نمود پس حضرت ابوطالب با بنی ہاشم و بنی المطلب بنا بر کمال احتیاط جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم را مع اصحاب کبار علیہم رضوان اللہ الغفار در شعب خویش در آوردند و کافران ازین معنے وقوف یافتہ آن شعب را محاصرہ کردند و ہر کس کہ ازان شعب بیرون آمدی بانواع اذیت اورا متاذی میگردانیدند و اہل اسواق را بران داشتند کہ ہیچ چیز بدست ایشان نفروشند و چون در موسم حج ازان شعب بیرون می آمدند و از مردم اطرافی چیزے می خریدند ازان نیز آن کفار منع میکردند و خود بہ بہائے گران خریداری می نمودند حاصل کلام درین مرام اینکہ آن کفار پر شرار بساکنان آن شعب اذیت بسیاری رسانیدند و حضرت ابوطالب از وفور شفقت جناب

وباوجود این ابوجہل لعین وتابعان او ہمین لجاج کردند کہ ہرگز ہرگز نقض
عہدنامہ نکنند آنگاہ حضرتِ ابوطالب بایارانِ خویش اربابِ وفاق
ودوراندیش درمیانِ استارِ کعبہ درآمدند و بر معاندین سید المرسلین
بسا نفرین کردند اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطِعْ مَنْ قَطَعَ اَرْحَامَنَا
وَاسْتَحَلَّ مَا یُحَرَّمُ عَلَیْنَا وبسوئے شعبِ خویش بازگشتند وآن جماعتِ
قریش کہ در نقضِ عہدنامہ سعی داشتند برابوجہل وتابعانش غالب آمدند
وصحیفہ راپارہ پارہ کردہ سلاح پوشیدند و بدرِ شعب آمدہ محصوران را بیرون
آوردند تا ہمہ درمنازلِ خویش قرار گرفتند ومخالفان ہیچ مقاومت
نتوانستند ودرسال دہم از نبوت بدین امر ظفریاب شدند و درین
سنہ حضرتِ ابوطالب از دنیا انتقال نمودند وایشان بعمر ہشتاد وہفت
سالہ بودند درمواہب لدنیہ از ہشام بن السائب رضی اللہ عنہ آوردہ
کہ حضرت ابوطالب قریب وقتِ وفات وجوہ قریش واکابر ایشان را
نزدِ خود جمع کردہ اینچنین وصیت فرمود کہ اے معشرِ قریش شما برگزیدہائے
خدائید از میان خلقِ وی ومن وصیت میکنم شمارا بخیر کہ محمد امین
وصدیق ست در قریش وقبائلِ عرب وبتحقیق آوردہ امری را کہ مقبول دلہاست
بصد کرامت وعدم اقرار زبانہاست از روئے ترسِ ملامت واللہ می بینم
بسوئے فقرائے عرب وبادیہ نشینان وضعیفان ومسکینان کہ اجابت
میکنند دعوت او را بہ تصدیق جنان وبزرگ میدارند فرمانِ او را با صدق
دل وجان وگشتند سرہائے اکابرِ قریش نگونسار وخراب گشتہ سرائے ایشان

چون حضرتِ ابوطالب را کفار پر اشرار دیدند بسا تعظیم و تکریم و احترام
و تفخیم نمودند بزعم وہم اینکہ از حفظ وحمایتِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
بسا تنگ شدہ تشریف آوردہ اند حضرت ابوطالب فرمود کہ اکنون عہد نامہ
را کہ در بابِ عداوتِ ما نوشتہ اید مصلحت متعلق بانیست کہ آنرا پیش
ما بیارید ابوجہل ازین سخن بسا مسرور گردیدہ وزعم حصول مقصد خویش
در دل ورزیدہ فوراً آن عہد نامہ را از کعبہ گرفتند و پیش حضرت ابوطالب
آوردند پس حضرت ابوطالب فرمودند کہ این صحیفہ ہمچنان بمہر ہائی
شما است و گفتند نعم اے مقتدائے مسعود حضرت ابوطالب این چنین
آشکار نمود کہ محمد مصطفا علیہ الصلوۃ والثنا مرا آگاہ فرمود کہ حق تعالے
ارضہ را برین صحیفہ گماشتہ تا ہر چہ تعبیر جور وقطع رحم دران مثبت بود
آنرا خوردہ محو ساختہ و نام خدا و محمد مصطفا صحیح و سالم باقی گذاشتہ پس
اگر درین اخبار معاذ اللہ کذب شود آشکار تسلیم کنم شما را محمد مختار تا ہر چہ
باو کنید شما را سزاوار و اگر درین اخبار او راست گفتار پس شما از مضمون
صحیفہ دل آزار در گذرید اے روسائی جفا کار و با ما عداوت نکنید
زینہار کہ محمد برحق رسول پروردگار پس ہمگنان این سخن را پسندیدند
و دادِ انصاف بلا اعتساف را برگزیدند و چون آن صحیفہ را بکشادند
لاریب ہمچنان یافتند کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ
وآلہ الطاہرین اخبار فرمودہ کہ سوائی نام خدا و مصطفا ہمہ تعبیر جور و جفا
ارضہ محو نمودہ پس ہمہ معاندین شرمسار شدند و از خجالت سرہا در پیش افگندند

وہ اریب ہر زمان سنگہائے ملامت سے بُردبار تھے؛ لیکن ہر ملامت مین صد
کرامت سے حظ بردار تھے للہ درّ ما افاد فی الفارسی واجاد شعر

عاشقانرا ہر زمان سنگِ ملامت میرسد		لیکن اندر ہر ملامت صد کرامت میرسد

نہ حبِ عیال واطفال مین وہ جان نثار تھے؛ نہ ننگ وناموس وخانمان
کے وہ طلبگار تھے؛ عشقِ جانان مین جان وجہان سے دست بردار تھے
رضاجوئی خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام مین دائم اشکبار تھے شعر

آنکس کہ ترا جوید وجان راچہ کند		فرزند وعیال وخانمان راچہ کند
دیوانہ کُنی ہر دو جہانش بخشی		دیوانۂ تو ہر دو جہان راچہ کند

یقول المولف المسکین اذاقہ اللہ رحیق المحبین ان رسوخیۃ المحبۃ فی الجنان ؛
وتفوقیۃ المودۃ والایقان ؛ تحصل بقدر رفوۃ العرفان ؛ واستحضار الاوصاف
بالامعان ؛ لان المعرفۃ کالبذر والمحبۃ کالشجر والاتباع کالثمر وانما الاثمار تتبع الاشجار
فابوطالب علی وفق رسوخیتہ فی العرفان ؛ وقوۃ فکرہ فی اوصاف سید الانس
والجان ؛ بذل فی حب ہذا النبی الاسنیٰ ؛ سر اسرار الاسماء الحسنیٰ تاج روس
الانبیاء ؛ سراج نفوس الاصفیاء کنز مراد الرسل العظماء ؛ مرکز وداد اہل الارض
والسماء حبیب اللہ علی الاطلاق ؛ طبیب ذنوب خلائق الخلاق ؛ علیہ ازکی الصلوۃ
والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ مالہ ومالہ من الاشباح
وروحہ بالافراح ؛ بغیر التعب والاتراح ؛ فاللہ الفتاح ؛ اغناہ عن المفتاح ؛
وابعدہ عن المصباح ؛ لظفرہ بالمفتوح والاصباح ؛ ففاز بحضرۃ اقترابہ ؛
وسقی من صفوۃ شرابہ ؛ فہام وطرب ؛ وبالاعداء قد حرب ؛ وعمر ما قد خرب

ورین دیار و آن فقرا و ضعیفان و مساکین گشتند ارباب ایشان از بسکہ مطیعین وا ینہا بسوی او شان محتاج ترین وگشتند او شان نزدِ وی مقربین وا ینہا از وی بے نصیب و دور ترین وگشتند او شان در دوستیئ وی مخلصین و در طاعت و انقیادِ وی با دل صاف والہین ای معشرِ قریش دوستانِ وی باشید و فرمودہ او را حمایت کنید واللہ کسے متابعت او نکند مگر کہ راہِ رشد یابد و ہیچ یکے سیرتِ او نگیرد مگر کہ نیک بخت باشد و ہمہ کار او بساما ن ہویدا گردد و اگر نفس مرا مدتے دست دہد و اجل مرا تاخیری روی نماید البتہ حاد ثات را از وی باز دارم و واقعات را از وی دفع کنم این وصیت فرمود و رخت اقامت ازین عالم بر بود ہے آے محب رسول کریم ؛ وے عاشق صادقِ صمیم ؛ علیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ تحبیرِ مسطور اور تقریرِ مذکور سے از بسکہ آشکار ہے ؛ منصفِ غیر متعسف کے نزدیک اظہر من الشمس علے نصف النہار ہے ؛ کہ تصدیقِ جنان با صدقِ جانِ حضرت ابو طالب متحقق بلا انکار ہے ؛ فقط اظہار اقرارِ عم سید مختار بین قیل و قالِ اولی الابصار ہے ؛ لاریب حضرت ابو طالب بتون بت پرستون سے بیزار تھے ؛ شراب حبِ وحید حضرتِ حبیبِ فرید سے دائم سرشار تھے ؛ اوس شمع جمال محبوبِ ذوالجلال پر فدا پروانہ وار تھے ؛ ذاتِ محمدی مین اپنی ذات سے فانی لیل و نہار تھے ؛ صفات احمدی مین اپنی صفات سے محو ہمہ اطوار تھے ؛ اونکے نزدیک سوا اوس یگانہ کے ہمہ بیگانہ و اغیار تھے عشقِ حبیب سے خوش نصیب اوسی طبیب کے وہ بیمار تھے ؛ عشقِ حبیب مین

اور عم جناب شفیع المذنبین اور واسطے اہل بیت و آل طاہرین اور حضرات اولیائے متقین اور سائر حضرات انبیا و مرسلین صلوات اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین پر عالم ناسوت و ملکوت مین ظہور پایا۔ اور بتقضائے عالم اسباب اونکا صدور صحاب ذی شعور کے مشاہدہ مین آیا ۔ تو وہ سب نزد اہل بصائر امر اختیاری ہے نہ اہل سرائر کے نزدیک وہ کار اضطراری ہے واللہ وہ دیدہ و دانستہ رضا بر قضا ہے ۔ قضائے ربانی رضائے صمدانی پر تسلیم و رضا ہے۔ جو ظاہر مین جور و جفا ہے ۔ وہ اونکے نزدیک عدل و وفا ہے اونکے حال و قال سے یہی آشکار ہے ۔ اونکی زبان خوش عنوان سے یہی ترنم لیل و نہار ہے ۔ شعر

مشتاق توام با ہمہ جوری و جفائی	محبوب منی با ہمہ جرمی و خطائی
صاحب نظران لاف محبت نہ پسندند	وانکہ سپر انداختن از تیر بلائی
بیداد تو عدلست جفائے تو کرامت	دشنام تو خوشتر کہ زبیگانہ دعائی

کیونکہ فنائے ذات و صفات اونکا مقام ہے ۔ بقائے صفات و ذات اونکا مرام ہے ۔ اقوال و افعال سے وہ فانی ہین ۔ اوسکے افعال و اقوال مین وہ جاودانی ہین ۔ یہی اونکا ورد زبان ہے ۔ یہی ورد اونکا از جان ہے

اَللّٰہُ قُلْ وَذَرِ الْوُجُوْدَ وَمَا حَوٰی	اِنْ کُنْتَ مُرْتَادًا بُلُوْغَ کَمَالٖ
فَالْکُلُّ دُوْنَ اللّٰہِ اِنْ حَقَّقْتَہٗ	عَدَمٌ عَلَی التَّفْصِیْلِ وَالْاِجْمَالِ
فَالْعَارِفُوْنَ فَنُوْا بِاَنْ لَّمْ یَشْہَدُوْا	شَیْئًا سِوَی الْمُتَکَبِّرِ الْمُتَعَالِ
وَرَاَوْا سِوَاہُ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ ہَالِکًا	فِی الْحَالِ وَالْمَاضِیْ وَالْاِسْتِقْبَالِ

فہو فی منفعل صدقٍ طاش ؛ وعند ملیكٍ مقتدرٍ عاش ولسانه الحالی كان يترنم بهذا القول

حنانيك بي رفقاً ومهلاً على صدري ... فحبك أفناني وأفقدني صبري
أقول وقد جلّ المقال عن القدر ... بدا لي وجهٌ منك في حالة السكر
فأنكرت ما يبدو من الشمس والبدر

جمالك قد أودى القلوب فراعها ... غداة اشتراها في الوجود وباعها
أقول وأذني لا تملّ سماعها ... لقد أنكرت نفسي عليك طباعها
فها أنا مما بي تحيرت في أمري

عذابك عذبٌ في القلوب نكاله ... يهون علينا في هواك احتماله
ووجهٌ سبانا حسنه وكماله ... فأسكرنا من غير خمرٍ جماله
فللّه من سكرٍ عليك بلا خمرِ

وجدنا جبال الوجد فيك خفيفةً ... كما صار منك الحبّ فينا خليفةً
وقوّيت أسراري وكانت ضعيفةً ... تقيم حدوداً في سكاري لطيفةً
وتضرب حدّ القتل في السرّ والجهر

شرابٌ بأفواه الخواطر قد حلا ... وكأسٌ شربناه ولكنّه ملا
وقلبٌ من نهواه في الليل قد جلا ... محاسنه بالوهم في معلم العلا
فيأخذ من قلبي القصاص ولا يدري

اے محبانِ صادقین وے معتقدانِ راسخین جو کچھ قضیۂ مسطورہ اور قصۂ مذکورہ میں شدائدِ ظاہریہ اور مصائب صوریہ سے حسب اقتضائے حکمتِ الٰہیہ اور موافقِ ارادتِ ازلیہ جناب رحمۃ للعالمین اور حضرات صحابہ معظمین

التی لیس فوقہا فی الخارج مزید علیہا واما غیرہ علیہ الصلوۃ والسلام فانما توجد
فیہ علی درجۃ من الکمال لا علی اعلی الدرجات وکذلک سائر الانوار الستۃ
من السبعۃ التی اشیر الیہا بالاحرف السبعۃ وھی حرف الادمیۃ وحرف الروحانیۃ
وحرف النبوۃ وحرف الرسالۃ وحرف العلو وحرف القبض وحرف البسط فانہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد بلغ فیہا کلہا غایۃ الغایۃ ونہایۃ النہایۃ بحیث لیس
لاحد من الانبیاء الکرام والرسل العظام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام مبلغ
الوصول ومطمع الحصول لانہ ھو الفرع من ھذا الاصل الاصیل مستفیضون
تحت ظلہ الظلیل وحصلت لہ علیہ الصلوۃ والسلام تلک الاحرف مع سائر النعم
بالاکرام حین کان الحبیب مع الحبیب ولا ثالث فی المشہد والمغیب لانہ اول
المخلوقات علیہ الصلوۃ والتسلیمات فھناک سقیت روحہ الکریمۃ السمیۃ تلک
الانوار القدسیۃ بحیث صارت بہ اصلا لکل ملتمس ومادۃ مفیضۃ لکل
مقتبس فلما دخلت روحہ الباھرۃ فی ذاتہ الطاھرۃ سکنت فیہا سکنی المحبۃ
والرضا والقبول والوصول والوفا فجعلت تمدھا باسرارھا وتمنحہا بمعارفہا وانوارھا
وکانت الذات العالیہ تترقی شیئاً فشیئاً علی المعارج العالیہ من لدن صغرہ
الی ان بلغ اربعین سنہ : بحفظ من لا یاخذہ نوم ولا سنہ : فزال السراج الذی
بین الذات والروح القدسیہ وانمحی الحجاب الذی بینہما بالکلیۃ فحصلت
المشاھدۃ المطلقۃ لسید الاکوان حتی صار بیناھد کمشاھدۃ العیان بان اللہ
جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ ھو المحرک بجمیع المخلوقات وناقلھم من حیز
الی حیز فی السکون والحرکات والخلائق بمنزلۃ الظروف والاوانی الفخار لا تملک

ہر ایک رنگ مین وہی بے رنگ اونکے رنگ مین سمایا ہے ؛ اوسی بے رنگ کے رنگ مین یہ رنگ اونکے رنگ مین آیا ہے ؛ مَا رَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللہَ فِیْہِ کا جلوہ دکھلایا ہے ؛ اوسی نے شرابِ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللہِ کا جام پلایا ہے ؛ وحدۃ الوجود نے عالم شہود مین سرودِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے یہی ترنم سنایا ہے ؛ شعر

من ندیدم در میانِ کوئے او	در در و دیوار اِلَّا روئے او

وَاللہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ سے وہ ہمیشہ مست ہین ؛ نیستیٔ لَاضَارَّ وَلَانَافِعَ اِلَّا اللہُ سے دائم ہست ہین ؛ ہر فعل مین اوسی فاعلِ حقیقی کے وہ نظارہ ہین ہر عسر و یسر مین رضائے مولا کے طلبگار ہین ؛ نسبتِ اغیار سے بیزار اوسی یار کے سب کار خوش اطوار ہین ؛ شعر

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم	کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

اخوانی اھل الوحدۃ الذاتیہ عند ذوی القریحۃ الذکیہ لا یفرقون بین القھر واللطف وبین الرفق والعنف والشدۃ والرخاء والعطیۃ والبلاء بل نستقر محبتھم بالاضداد وتستمر مودتھم بالاتحاد وینشد لسانھم الحالی ھذا بلسانھم الحالی

هَوَایَ لَهُ فَرْضٌ تَعَطَّفَ اَمْ جَفَا	وَمَشْرَبُهُ عَذْبٌ تَكَدَّرَ اَمْ صَفَا
وَكَلْتُ اِلَى الْمَحْبُوْبِ اَمْرِيْ كُلَّهُ	فَاِنْ شَاءَ اَحْيَانِيْ وَاِنْ شَاءَ اَتْلَفَا

قال الحافظ نجم المسالک سیدی احمد بن المبارک معزیا الی شیخہ قطب العارفین مرکز دائرۃ قرب الواصلین سیدنا عبد العزیز فی کتابہ الابریز قدس اللہ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یختص بالادمیۃ

للقضاء انتهى ومن ثم كان الامام الحسين رضى الله عنه فى الدارين يبادر من باطنه لتنفيذ القضاء راضيًا مرضيًا بتلقى البلاء طربًا وفرحًا للانتقال الى دار البقاء ونيل الوصال بالمشاهدة واللقاء وان كان سببه مبايعة اهل الكوفة بيزيد الوداع ولهذا قال عليه الصلوة والسّلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام ان الله تعالى ادخر البلاء لاحبابه كما ادّخر الشهادة لاوليائه هذا ملخص ما فى النفحات النبويّة وغيرها من الزبر لدى بنيّه قال فى الابريز ان الولى يقدر على اهلاك الكفرة فى آنٍ واحدٍ ومع ذلك اذا حضر المعركة يحرم عليه ان يتصرف فيهم بشيئٍ من تلك القدرة اقتداء بالنبى صلى الله عليه وسلم انتهى ملخصًا

تنبیہ نبیہ

اے مُحبِّ سعادت شعار ہر فعلِ پروردگار سراسر پُر اَسرار ہے ÷ اور یہ امر نزدِ ذوی الافکارِ مُنصفانِ اَخیار خوب آشکار ہے ÷ پس قضیۂ عہدِ کفارِ پُر اشرار جو کہ مذکور ہے ÷ اور اونکا جور و جفا جو حضرتِ سیّد مختار پر مسطور ہے ÷ تو اوسمین فوائد و اَسرار از بسکہ بسیار ہین ÷ اور عوائد سدنہ اَطوار بے شمار ہین ÷ حضراتِ اولی الابصار اوسسے خوب خبردار ہین ÷ اور منکرانِ حماقت شعار اوسسے محروم و اَغیار ہین ÷ شانِ سید المرسلین مین ہر طور وہ مُتأذّین ہین ÷ بُرہانِ خاتم النبیین مین واہم مُعترضین ہین ÷ فیا ایها الغافل کیف تعادی حبیب خالق النار والنور ÷ ام کیف تحارب من یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور ÷ اعاذنا الله من ذلك الامر الموفور

لنفسها من المنافع والاضرار فارسله الله الى البريّة وهو على تلك المشاهدة الجلية والخلائق فى عينه السنية صور فارغة وذوات خالية فلا يرى الفعل منهم حتى يدعو عليهم فيهلكوا فصارت دعوته رحمة على رحمة وهدايته نعمة على نعمة فظهر مصداق ما قال الله فى كتابه المبين وما ارسلناك الا رحمة للعالمين وما قال سيد المرسلين انما انا رحمة مهداة للاولين والاخرين صلى الله وسلم عليه وآله الطاهرين هذا بداية مشاهدته ايها الصادقون ولا يدرك غايتها الاولون والآخرون والكل عن ادراكها بالعجز معترفون شعر

بَرَكَاتُ رُسُلِ اللّٰهِ غَيْرُ خَفِيَّةٍ	وَمُحَمَّدٌ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ابْرَكُ
هٰذَا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ هُوَ الَّذِيْ	هُدِيَ الْاَنَامُ بِهٖ وَبَانَ الْمَسْلَكُ
كَمْ آيَةٍ لِمُحَمَّدٍ كَمْ حُجَّةٍ	عَزَّ الْوَلِيُّ بِهَا وَذَلَّ الْمُشْرِكُ
دَعَوَاتُهٗ مَسْمُوْعَةٌ مَرْفُوْعَةٌ	وَالْحِسُّ لَيْسَ يَصِحُّ فِيْهِ تَشَكُّكُ
لَا شَيْئَ اَعْجَبُ مِنْ دَلِيْلٍ وَاضِحٍ	يُحْيِيْ بِهٖ بَعْضٌ وَبَعْضٌ يُهْلَكُ
اَمْسِكْ بِحَبْلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى	تَظْفَرْ بِفَضْلٍ اَيُّهَا الْمُسْتَمْسِكُ
وَاِذَا عَجِبْتَ لِغَايَةٍ فِيْ رِفْعَةٍ	فَمَحَلُّ اَحْمَدَ غَايَةٌ لَا تُدْرَكُ

قال سيدى عبد الوهاب الشعرانى قدس الله سره النورانى ان الامام الهمام سيدنا زين العابدين رضى الله عنه لما كان فى السجن ودخل عليه بعض الاحبة وراى الحديد فى رقبته فحزن وكرب عليه فقال له الامام يا اخى اترى ان هذا يكربنى ويحزننى ثم مسك الحديد من رقبته وفتته تفتيتا مثل الخيط ثم مسكه ثانيا وارجعه كما كان ووضعه فى رقبته وقال والله ما هو الا تسليم

بسیار می نمودند و مفید می نمودند کہ اے عم من شرائط صلۂ رحم بجا آوردی و در حق
من ہیچ تقصیرے نکردی خدائے تعالیٰ ترا جزائے خیر دہاد ہذا الملخص مافی مدارج
السالکین و روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ وغیرہا من زبر اولی الالباب پس
یہ قول علی مرتضی کہ انہ مات مشرکاً جو بالا نگار ہے نواسے کفر حضرت ابوطالب
کا آشکار ہے ؛ ای عزیز پر تمیز اسکا جواب باصواب ؛ یہ ہے عند اولی الالباب
کہ اس کفر سے تصدیق جنان مین کچھ نقصان نہین ؛ آپکے ایمان عند الرحمن
مین کچھ زیان نہین ؛ اور یہ جواب اوسی قول سے بچند وجوہ آشکار ہے ؛
جو حضرت علی مرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے نگار ہے ؛ ازانجملہ یہ کہ جناب
شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب تصدیق غسل و تجہیز
و تکفین شرعی کا حکم فرمایا ؛ اور حضرت علی مرتضی نے عدم اظہار اقرار پر
اجرائے احکام شرعیہ کو ممنوع ٹھہرایا ؛ پس رسولِ مقبول نے قول علی مرتضے
کو قبول کیا ؛ اور عدم اجرائے احکام شرعیہ کا حکم دیا ؛ جیساکہ اِذْہَبْ فَوَارِہ
مذکور ہے ؛ کہ تقدیم حکمِ ظاہر شرع ضرور ہے ؛ وجہ دوسری یہ کہ دعائے جناب
حبیب رب الارباب جو مذکور ہے ؛ کہ غَفَرَ اللہ لہ وَرَحِمَہ بعد اوس حکم کے
بالا مسطور ہے ؛ تو بغیر تصدیق جنان اوس دعا کا ظہور سیدِ الانس والجان سے
محظور ہے ؛ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس نزد ذی شعور ہے ؛ کہ اہل کفر نہ لائق
مغفرتِ پروردگار ہے ؛ اَبَدَ الآباد بالاعتماد وہ سزاوار نار ہے ؛ کہ ان اللہ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ فرمانِ کردگار ہے ؛ اور خاتم الانبیا کے لیئے جوازِ
استغفار ؛ کفار کے حق مین قبل منع پروردگار ؛ ایک زعم باطل ہے

بجاه معاذنا وملاذنا فی یومنا هذا ویوم النشور ؎

فیا من بات یحقر بالنبیّ … وعین الله شاهدة تراه
اما تخشیٰ من الله بان طردا … وتوذی مصطفاه مجتباه
تبارز بالعداوة منک مولیٰ … وتحسب ان ربک لا یراه
فویل العبد من ایذاء ربی … وابناء الرسول فقد نماه
فیندم حسرة من بعد فوت … ویبکی حیث لا یجزی بکاه
یعض یدیه من اسف وحزن … ویندم حسرة ما قد عراه
فخف من وزر ایذاء وحاذر … هجوم الموت من قبل ان تراه
وبادر بالمتاب وانت حیّ … لعلک ان تنال به رضاه
ولذ بالمصطفیٰ محبوب ربّ … رسول قد حباه واجتباه
علیه صلوة ربّ الخلق طرًّا … سلام عطر الدنیا شذاه

ردّ شبهاتِ منکرین دربارهٔ حضرتِ عمّ سیّد المرسلین صلّی الله وسلّم علیه وآله الطّاهرین

شبهٔ اوّل آنکه چون حضرت ابو طالب وفات یافت حضرت امیر المومنین علی رضی الله عنه نزدِ رسول کریم علیه الصلوة والتسلیم آمد وگفت که انّ عمّک الضّالّ قد مات پس آنحضرت بگریستند وفرمودند که غسل ده او را وتجهیز وتکفین وی بجا آر گفت یا رسول الله انّه مات مشرکًا پس فرمود اِذهب فوارِه غفر الله له ورحمه وآنحضرت همراه جنازهٔ ابو طالب می رفتند وگریه وزاری

عندك فتلقيه مجملا على الامة قبل ان يقضى اليك وحيه فلا يفهمه احد منك
لعدم تفصيله والتفصيل هو الفرقان وقل رب زدنى علما تفصيل ما اجملته
فى من معانى التوحيد والاحكام لا زدنى احكاما كما توهمه بعضهم فقد كان النبى
صلى الله عليه وسلم يقول اتركونى ما تركتكم انتهى قال فى روح البيان وغيره من
زبر اهل الاتقان ان الحق عرف نبينا عليه الصلوٰة والسلام وعلى آله واصحابه البررة
الكرام بان القرآن وان اخذ نوعا من حيث معناه بلا واسطة فان انزاله
اياه مرة اخرى من جهة الواسطة يتضمن فوائد زائدة منها افهام المخاطبين
به لان للخلق المخاطبين بالقرآن حكم ارتباطهم بالحق انما هو من جهة سلسلة الترتيب
والوسائط كما هو الظاهر بالنسبة الى اكثرهم فلا يفهمون عن الله الا من تلك الجهة
ومنها معرفتك اكتساء تلك المعانى العبارة الكاملة وتستجلى فى مظاهرها من
الحروف والكلمات فتجمع بين كمالاتها الباطنة والظاهرة فتجلى بها روحانيتك
وجسمانيتك ثم يتعدى الامر منك الى امتك فيأخذ كل منهم حصته منه علما
وعملا انتهى قال الحافظ ابن المبارك فى الابريز معزيا الى قطب الواصلين سيدى
عبد العزيز قدس الله اسرارهما وافاض علينا انوارهما ان القران العظيم اندرجت
فى معناه علوم الاولين والاخرين لو فسر القران بالمعنى الحقيقى لعلم ظاهر القرآن
وباطنه وعلم من باطنه ما كانت الارواح عليه قبل دخولها فى الاشباح وما تكون
بعد المفارقة وعلم منه كيف يستخرج سائر العلوم من القران بها تدرك علوم الخلائق
من اهل السموات والارضين وكيف توخذ هذه الشريعة الجامعة بل جميع
الشرائع الماضية وجميع ما اشرنا اليه فى اجزاء العلوم السابقة من معرفة العواقب

عند اولی الابصار ۔ کیونکہ محالاتِ شرعیہ سے ہی مغفرتِ کفار ۔ بغیر توحید
و تصدیقِ انبیائے کبار ۔ اور خدا سے طلبِ محال شانِ نبوت کی نہین
سزاوار ۔ چہ جائیکہ طلب کرین اوسکو جناب سیدِ مختار ۔ صلے اللہ وسلم علیہ
وآلہ الاطہار ۔ کیونکہ اوس طلب سے اونکے لیئے اثباتِ جہل ہی آشکار ۔ کہ وہ عقائد
ضروریہ سے ماہر نہ تھے زینہار ۔ معاذ اللہ شانِ خدا سے نہ تھے وہ خبردار ۔
حالانکہ جہالت و ضلالت سے وہ دائم معصوم ہین بصد اقتدار ۔ قال
فی الشفاء وغیرہ من زبر الکلام ان الانبیاء علیہم الصلوۃ والثناء معصومون
قبل النبوۃ من الجہل باللہ وصفاتہ والتشکک فی شیئ من ذلک وقد تعاضدت
الاخبار والآثار بتنزیہہم عن ہذہ النقیصۃ منذ ولدوا ونشأتہم علی التوحید
والایمان ومعرفۃ الاسرار واشراق الانوار ولطائف السعادۃ وشرائف السیادۃ
ومستند ہذا الباب النقل ثم قال وقد استبان لک مما قررناہ ما ہو حق من
عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجہل باللہ وصفاتہ وکونہ علی حالۃ تنافی العلم
بشیئ من ذلک کلہ بعد النبوۃ عقلاً واجماعاً وقبلہا سمعاً ونقلاً وبشیئ مما قررہ
من امور الشرع قطعاً وتنزیہہ عن الکبائر اجماعاً وعن الصغائر تحقیقاً وجمہور
الفقہاء علی ذلک من اصحاب الامام ابی حنیفۃ ومالک والشافعی رضی اللہ عنہم
انتہی ملخصاً قال فی الفتوحات المکیۃ وغیرہ من الزبر المدینۃ ان القرآن حصل
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نزول جبریل علیہ السلام بہ مجملاً غیر
مفصل الآیات والسور فلہذا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجل بہ حین کان
جبریل ینزل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقرآن فقیل لہ لا تعجل بالقرآن الذی

عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللہِ مِنْہُ تَوَاصَلَتْ	صَلٰوۃَ اتِّصَالٍ عَنْکَ لَا تَتَنَصَّلُ

لبّ لباب فی ہذا الباب یہ ہے کہ جب متحقق ہوا عند اولی الابصار ٭ کہ تولّد ہوئے ہمہ حضرات انبیائے کبار ٭ با ایمان واحسان ومعرفت اسرار ٭ معصوم ہین جہالت سے در ذات وصفات کردگار ٭ خصوصًا جناب رسالت مآب شفیع روز شمار ٭ کہ قبل تولّد ماہر ہین بہ تعلیم پروردگار ٭ ہمہ احوال اوّلین وآخرین سے بجمیع اطوار ٭ معلّم اہل سموات وارضین ہین بہمہ علوم واخبار ٭ ماہر بجمیع علوم قرآن پُراسرار ٭ قبل نزول جبریل علیہ السلام بفرقان پُرانوار ٭ یہ قرآن ایک قطرہ ہی پیش دریائے علوم سیّد مختار طاعت الٰہی مین جناب سیّد الابرار ٭ نہ محتاج نزول جبریل بفرمان خالق نور ونار ٭ آپکے وجود پُرجود سے بغیر امر آشکار ٭ صادر ہوتے ہمہ افعال واقوال حسب رضائے پروردگار ٭ اونکے علم سے مخفی نہین آسمان وزمین مین کوئی کار ٭ ماکان ومایکون سے لاریب وہ خبردار ٭ تو کیونکر بغیر تصدیق عم رفیق نامدار ٭ اونکے لیئے خدا سے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کرین استغفار ٭ واللہ وہ استغفار بغیر تصدیق جنان ممکن نہین زنہار ٭ اور چونکہ ذات سیّد الکائنات ذوالجہتین ہے بالبیّنات ٭ مظہر الوہیّت وعبودیّت ربوبیّت ومربوبیّت ہی با جمیع صفات ٭ تو ثبوت تصدیق جنان اور عدم اقرار لسان ہر دو پر آپنے حکم مرتب فرمایا ٭ ہر ایک مقام نے اپنا مرام حسب ظاہر وباطن لاکلام کما حقہ پایا ٭ یہی آپکی ذات کے سزاوار ہے ٭ یہی عین عدالت آشکار ہے ٭ ہر ایک اہل حق

والعلوم المتعلقة باحوال الثقلين ومعرفة سائر اللغات وغير ذلك مما ذكرناه
ومما لم نذكره وكل ذلك قطرة من البحر الذى فى باطنه صلى الله عليه وسلم
فلو فهم القرآن بهذا الطريق يظهر عند ذلك ما تدهش منه العقول وتطيش
عند سماعه ويتحقق انه لو اجتمع اهل السموات والارض على ان يأتوا بسطر
واحد من القرآن الشريف لما قدروا عليه فسبحان من خص نبينا صلى الله عليه
وسلم بالاسرار التى لا تكيف ولا تطاق وايضا قال فيه وقد انزل هذا القرآن
على سبعة احرف منها حرف العلم ونور هذا الحرف ينفى الجهل عن صاحبه يصير
به عارفا حتى لو فرض شخص خلق فى شاهق جبل ولم يخالط احدا وترك هناحتى
كبر ثم جيئ به الى المدينة وقد امده الله بنور هذا الحرف فانه لا يقدر ان يتكلم
معه من تعاطى العلم طول عمره فى باب من الابواب فكيف علم النبى صلى الله
عليه وسلم انتهى ومن ثم قال الله فاطر الارض والسماء ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء

فَأَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ اَعْظَمُ كَائِنٍ
وَاَنْتَ لِكُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلُ

عَلَيْكَ مَدَارُ الْخَلْقِ اِذْ اَنْتَ قُطْبُهٗ
وَاَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُوْ وَتَعْدِلُ

فُؤَادُكَ بَيْتُ اللهِ دَارُ عُلُوْمِهٖ
وَبَابٌ عَلَيْهِ مِنْهُ لِلْحَقِّ يَدْخُلُ

يَنَابِيْعُ عِلْمِ اللهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ
فَفِيْ كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مَنْهَلُ

مَنَحْتَ بِفَيْضِ الْفَضْلِ كُلَّ مُفَضَّلٍ
فَكُلٌّ لَهٗ فَضْلٌ بِهٖ مِنْكَ يَفْضُلُ

تَجَلَّيْتَ جَلَّ اللهُ فِيْ وَجْهِ اٰدَمَ
فَسَجَدَ لَهُ الْاَمْلَاكُ حِيْنَ تَوَسَّلُوْا

فَيَا مَدَّةَ الْاِمْدَادِ نُقْطَةَ خَطِّهٖ
وَيَا ذِرْوَةَ الْاِطْلَاقِ اِذْ يَتَسَلْسَلُ

مُحَالٌ يَحُوْلُ الْقَلْبُ عَنْكَ وَاِنَّنِيْ
وَحَقِّكَ لَا اَسْلُوْ وَلَا اَتَحَوَّلُ

نعم اندر دولت گر بر رخ کبراش جاگیرد		نہ بینی تا ابد سوئے پریشان و حیرانی

ای حاذقِ صفی وسے صادقِ وفی یہ فرمانِ خوش عنوان حبیب ربّ العباد
کہ حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ ابوطالب را جزائی خیر دہاد ؛ دعائے حصولِ خیر
بقبیل وقال ہی ؛ تصدیقِ حضرتِ ابوطالب پر دال ہی ؛ کیونکہ جمیع حسناتِ کفار
مُحبطہ ہین نزد اولی الابصار لما قال اللہ فی حق الکفار قہرا مقہورا ؛ وَقَدِمْنَآ
اِلٰی مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰاہُ ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ؛ ولقوله سید الانس والجان فی حق
عبداللہ بن جدعان لا ینفعه ما کان یصل الرحم ویطعم المساکین لانه لم یقل یوما
رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین ؛ پس حسناتِ کفار ؛ نہ لائق جزائے خیر زینہار ؛
دارِ آخرت مین نزد اولی الابصار ؛ کیونکہ اہلِ کفر کو جزائی حسنات لاریب
دنیا مین حاصل ہے بالبینات قال فی تفسیر البقاعی والتحبیر وغیرهما من زبر
الاخیار ان الکافر یوقف علی ما عمله من خیر علی انه جوزی به فی الدنیا وانه
احبط لبنائه علی غیر اساس الایمان فهو صورة بلا معنی لیشتد ندمه ویقوی
حسرته واسفه والمومن یراه لیشتد سروره به وفی جانب الشر یراه المومن ویعلم انه
قد غفر له فیکمل فرحه والکافر یراه فیشتد حزنه وترحه ولا یلزم من مجرد الرویة
المجازاة کما فی حق المومن وذلک من فضل اللہ تعالی علی من یشاء من عباده پس
دعائے حضرت حبیب ربّ العباد ؛ کہ حق تعالیٰ ابوطالب را جزائے خیر دہاد ؛
جو اداءِ صلۂ رحم وغیرہ مین مذکور ہے ؛ کمالِ شفقتِ حضرت ابوطالب
مین مسطور ہے ؛ تصدیقِ جنان پر اوسکی اَساس ہی ؛ یہ امر اظہر من الشمس
بلا التباس ہے ؛ محبّ اہلِ انصاف کے لیئے ایک حرف کافی وبسیار ہے ؛

اپنے حق سے واصل ہے ؛ فیض خالق وخلق ہر ایک حاصل ہے ؛ کیونکہ وہ ذات مستفیض اوّل و مفیض ثانی ہے ؛ فیض نور قدیم ذات ربانی ہے ؛

قال العلامۃ داود بن محمود قدس اللہ سرہ المسعود فی شرح فصوص الحکم ولما کانت حقیقتہ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالٰہیۃ والعبودیۃ فلا تصح لہا الربوبیۃ المطلقۃ اصالۃ بل تبعیۃ وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات لتتصرف فی العوالم وفی نفسہا وبشریتہا ایضا لانہا من العوالم وبکاؤہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وضیق صدرہ فی بعض الامور لاینافی ما ذکر فانہ من بعض مقتضیات ذاتہ وصفاتہ ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ انتہی۔

نہی عز و علائے منتہائے اوج امکانی
نبی بشر ہے مہبط تنزیل فرقانی

امیر عالم امری شہ معمورۂ خلقی
ادیب علوی و سفلی رسول انسی و جانی

ظہور کامل ذات وصفات حضرت یزدان
حبیب سید و محبوب خاص الخاص ربانی

رحیمی رحمۃ للعالمین شافعی خلقے
کریم اکرم الخلق سراپا فیض رحمانی

درخشان آفتاب حسن محبوبے
چہ شمع صبح در بزمش نماند ماہ کنعانی

شبستان جہان روشن ز نور ماہ روئے او
ز تاب شعلہ رویش کند خورشید رخشانی

کند در یک نگہ واجب نما آئینہ دل را
بیک چشمک وداند از رخش زنگار امکانی

حق آمد در شان تشبیہی محمد نام خود خواندہ
محمد غیر حق نبود بحکم قول عرفانی

چہ سعت دادہ یا رب بخلق آن عظیم الشان
کہ انّی عبدہٗ گوید بجائے قول سبحانی

فرمایا ہے ٭ جیساکہ صحیح بخاری مین یہ حدیث مسطور ہے ٭ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور ہے ٭ کہ اہون اہل النار عذابًا ابو طالب منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ اور تیسری حدیث مین مسطور ہے آشکار کہ لولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار ٭ اور ایسا ہی حدیث شریف مین ہی نگار کہ ہو فی ضحضاح من النار پس اگر حضرت ابو طالب اہل تصدیق جنان ہین ٭ تو کیون اسقدر مبتلائے عذاب نیران ہین ٭ عذاب عدم اظہار اقرار ٭ مثل عذاب ترک نماز و روزہ ہے آشکار ٭ کما عن المحققین اولی الابصار ٭ پس اسقدر مزید عذاب نیران منافیئے تصدیق ہے بیگمان ٭ تو اسکا جواب باصواب ٭ یہ ہے عند اولی الالباب کہ قال اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ فی کتابہ قولاً منیراً ٭ یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا ٭ قال فی التحبیر والعرائس وروح البیان وغیرہا فی تفاسیر اہل الاتقان ان الذنب یعظم بعظم جانیہ وزیادۃ قبحہ تابعۃ لزیادۃ شرف المذنب والنعمۃ فلما کانت الازواج المطہرۃ امہات المومنین واشرف نساء العالمین کان الذنب منہن اقبح علی تقدیر صدورہ وعقوبۃ الاقبح اشد واضعف وللہ در ما افاد فی المثنوی واحاد

آنچہ عین لطف باشد بر عوام		قہر شد بر عشق کیشان کرام

ومن ثم قالوا حسنات الابرار سیئات المقربین ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان الثواب والعقاب علی قدر نفاسۃ النفس وخستہا یزید وینقص وان زیادۃ العقوبۃ علی الجرم من امارات الفضیلۃ کحد الحر والعبد وتقلیل ذلک من امارات النقص وذلک لان اہل السعادۃ علی صنفین صنف منہم السعید والاخر الاسعد

اور مبغض اہل اعتساف کے نزدیک ایک دفتر غیر وافی و بیکار ہے ؛ اللّٰھم احفظنا من خسران العلم والجھول ؛ واعصمنا من خذلان الیوم المھول ؛ وبلّغنا غایۃ المقصود والمسئول ؛ واخلع علینا خلع الجود والقبول ؛ بحق حبیبک نبی الانبیاء والمرسلین وبحرمۃ محبیہ وآلہ وصحابہ الطاہرین وتعلم تغرّد عنادل ارواحنا بھذا فی کل حین بسھر اللیالی وارسال اللآلی والقلب الحزین شعر

عَلٰی اَبْوَابِکُمْ عَبْدٌ ذَلِیْلٌ	قَلِیْلُ الصَّبْرِ نَاصِرُهٗ قَلِیْلٌ
لَهٗ اَسَفٌ عَلٰی مَا کَانَ مِنْهُ	وَحُزْنٌ مِنْ صُدُوْدِکُمْ طَوِیْلٌ
یَمُدُّ اِلَیْکُمُوْ کَفَّ افْتِقَارٍ	وَدَمْعُ الْعَیْنِ مِنْ اَسَفٍ یَسِیْلُ
یَرَی الْاَحْبَابَ قَدْ وَرَدُوْا جَمِیْعًا	وَلَیْسَ لَهٗ اِلٰی وِرْدٍ سَبِیْلُ
وَکَیْفَ یُضَامُ جَارُکُمُوْ وَاَنْتُمْ	کِرَامٌ لَا یُضَامُ لَکُمْ نَزِیْلُ
فَاِنْ یُّرْضِیْکُمُوْ طَرْدِیْ وَبُعْدِیْ	فَصَبْرِیْ فِیْ مَحَبَّتِکُمْ جَمِیْلُ
وَحَقِّ وِلَائِکُمْ وَشَدِیْدِ شَوْقِیْ	سُلُوِّیْ عَنْ هَوَاکُمْ مُسْتَحِیْلُ
قَطَعْتُ بِحُبِّکُمْ اَیَّامَ عُمْرِیْ	فَلَا اَسْلُوْ وَقَدْ بَقِیَ الْقَلِیْلُ
تُحَدِّثُنِی الصَّبَا عَنْکُمْ حَدِیْثًا	یَصِحُّ بِنَشْرِهِ الْجِسْمُ الْعَلِیْلُ
فَاَشْکُرُ مِنْ شَذَاهَا حِیْنَ هَبَّتْ	وَاَنْظُرُ حَیْثُمَا مَالَتْ اَمِیْلُ
وَتَرْوِیْ عَنْ شَفِیْعِ الْخَلْقِ طُرًّا	حَدِیْثًا فِیْهِ لِلْمُضْنٰی دَلِیْلُ
هُوَ الْمُخْتَارُ مِنْ کُلِّ الْبَرَایَا	هُوَ الْهَادِی الْبَشِیْرُ هُوَ الْجَلِیْلُ
عَلَیْهِ مِنَ الْمُهَیْمِنِ کُلَّ وَقْتٍ	سَلَامٌ دَائِمًا اَبَدًا جَمِیْلُ

دوسرا شبہ یہ کہ حدیث شریف میں آیا ہے ؛ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

إِذَا يُشَاهِدُ مَنْ يُحِبُّ جَنَاحُ

وَهَبْتُكَ قَلْبًا لَمْ تَزَلْ فِيهِ ثَاوِيًا	وَأَظْهَرْتُ وُدًّا فِي الْحَشَا لَكَ طَاوِيًا
وَالْآنَ إِنِّي لَا أَرَى عَنْكَ سَالِيًا	رَضِيتُ بِمَا تَرْضَى إِذَا كُنْتَ رَاضِيًا

وَإِلَّا فَحَسْبِي فِي الْوُجُودِ صِبَاحُ

ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابو طالب عم شفیع المذنبین ؛ از روئے قرابتِ سید المرسلین ؛ و تربیت و شفقتِ حبیبِ رب العالمین ؛ و تائیدِ اظہار دین متینِ خالقِ آسمان و زمین ؛ صاحبِ مراتبِ عالیہ اور مآرب غالیہ ہین بالیقین ؛ عشقِ محمدی مین اپنی صفات و ذات سے فانی تھے پروانہ وار ؛ محبتِ احمدی مین جاودانی تھے ہمہ حرکات و سکنات سے دست بردار اوس محبوبِ ذوالجلال پہ مال و منال جان و جانسے تھے دائم نثار ؛ یہی اوسکا ورد زبان حرز جان تھا لیل و نہار ؛ شعر

إِنَّ الْحَبِيبَ الَّذِي يَرْضَيهِ سَفْكُ دَمِي	دَمِي حَلَالٌ لَهُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
وَاللهِ لَوْ عَلِمَتْ رُوحِي بِمَنْ عَلِقَتْ	قَامَتْ عَلَى رَأْسِهَا فَضْلًا عَنِ الْقَدَمِ
يَا لَائِمِي لَا تَلُمْنِي فِي هَوَاهُ فَلَوْ	عَايَنْتَ مِنْهُ الَّذِي عَايَنْتُ لَمْ تَلُمِ
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ قَوْمٌ لَا بِجَارِحَةٍ	بِاللهِ طَافُوا الْأَغْنَاهُمْ عَنِ الْحَرَمِ
ضَحَّى الْحَبِيبُ بِنَفْسِي يَوْمَ عِيدِهِمْ	وَالنَّاسُ ضَحَّوْا بِمِثْلِ الشَّاةِ وَالنَّعَمِ
لِلنَّاسِ حَجٌّ وَلِي حَجٌّ إِلَى سَكَنِي	تُهْدِي الْأَضَاحِيَ وَأُهْدِي مُهْجَتِي وَدَمِي

پس چونکہ حضرت ابو طالب باوصافِ حمیدہ شریف ہین ؛ فضائل و شمائل مین ازبسکہ منیف ہین ؛ اور اِنسے عدمِ اظہارِ اقرار باوجودِ اصرارِ سید مختار

فالسعيد من اهل الجنة الصورية والاسعد من اهل الجنة المعنوية فاذا صدرت من السعيد طاعة فاعطي بها اجرا واحدا من الجنة وان صدرت منه معصية فاعطي بها عذابا واحدا من النار واذا صدرت من الاسعد طاعة فاعطي بها اجرا مرتين وذلك بان يزيد له بها درجة في الجنة الصورية ودرجة في الجنة المعنوية وهي قربة العندية وان صدرت منه معصية يضاعف له العذاب ضعفين بنقص درجته من الجنة الصورية ومس الم النار وبنقص مرتبته من القربة ومس الم البعد فهو مشتعل بنارين يغلي منهما دماغه ومن هنا دعاء السري السقطي قدس الله سره بلطف الاحباب اللهم ان كنت تعذبني بشيء فلا تعذبني بذل الحجاب شعر

أيا سيدا لكل المحاسن قد حوى	ومن هجره داء ومن وصله دوا
ومن بعده سقم ومن قربه قوى	أأترك من تهواك في معرك النوى
وتمنع ود الوصل وذاك مباح	
فلو سمعت أذناك في الليل أنتي	لرقت لما بي من هواك وحنتي
حنانيك بي كم ذا تجدد محنتي	وتظهر في وقت التجلي لفتنتي
على وأيدي الواردات صفاح	
أتطلب مني في هواك تسترا	وقد نال غيري منك ما تخيرا
وفي حلل التقريب يمشي تبخترا	وأترك منقوص الجناح محيرا
وغيري له عند السماع جناح	
وحسبك ما بعد الصدود مني قد عفا	وحسن عزائي للجفاء قد انتفى
فإن بحت فاعذرني فقد برح الجفا	فليس على مرتاح في وحدة الصفا

اعظم من حد غیر المحصن وعوتب الانبیاء الکرام علیہم الصلوۃ والسلام بما لا تعاتب بہ الامم علی الدوام ٭ لب لباب فی ہذا الباب یہ کہ جو حدیثین در بارۂ عذاب حضرت ابو طالب ثابت ہین عند المحققین ٭ وہ ہرگز ہرگز نہ مانع تصدیق عتیق ہین نزد منصفین ٭ اگرچہ اس امر کے منکر ہون معاندان شفیع المذنبین اللہم اہد نفوس المنکرین رشدھا ٭ وذکّرہم اہوال الموت وما بعدھا ٭ فانہم فی فلوات الجہالۃ یسرحون ٭ وفی غمرات الضلالۃ یعمہون ٭ ویحسبون انہم یحسنون صنعا ٭ وتاللہ انہم لیصنعون شنعا ٭ شعر

یَا وَیحَ مَنْ ضَلَّ سَبِیلَ الْھُدیٰ ۔ وَفَاتَہٗ مِنْکَ بُلُوغُ الْمَرَامِ
اَتُبْ اِلَی اللہِ وَتُبْ وَاسْتَغْفِرْ ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَشْرَبَ کَاسَ الْحِمَامِ
اِلیٰ مَتیٰ اَنْتَ تُرَیٰ نَادِیًا ۔ وَرَاتِحًا فِی الْمَوْطُوْعِ الْغَرَامِ
وَاِنْ تَخَفْ قُبْحَ ذُنُوبٍ مَضَتْ ۔ فَلُذْ بِمَوْلَی الْخَلْقِ خَیْرِ الْاَنَامِ
مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ مِنْ ھَاشِمٍ ۔ اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ بِلَا الْکَلَامِ
صَلَّی عَلَیْہِ اللہُ مَا اَشْرَقَتْ ۔ طَلَائِعُ الصُّبْحِ وَوَلَّی الظَّلَامِ

تیسرا شبہہ یہ کہ حضرت ابو طالب سے مذکور ہے ٭ چنانچہ تفسیر تحبیر وکبیر وبحر الدر وغیرہا مین مسطور ہے ٭ کہ آپنے مرض الموت مین ایسا فرمایا ہے ٭ اور یہ فرمان روبروئے صنادید قریش ظہور مین آیا ہے ٭ کہ سوف اموت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ٭ پس اس سے یہ امر ظاہر باہر ہے صاف صاف ٭ کہ تصدیق جناب عمّ سیّد انس وجان مفقود ہے ٭ لاریب عند الرحمان اونکا ایمان نابود ہے ٭ کیونکہ ایک حدیث مین مسطور سے ہے

ظہور مین آیا ؛ اگرچہ بہ اقتضائے حکمتِ ازلیہ اور فحوائے قدرتِ سرمدیہ نے اسمقام مین اپنا سِر دکھلایا ؛ امّا شرعًا اوس عدمِ اقرار نے بہ نسبتِ حضرتِ ابوطالب قرار پایا ؛ اور عظمتِ ذنب و طاعت کو حسب عظمتِ مذنب و مطیع حکمتِ الٰہیہ نے مقرر ٹھہرایا ؛ جیسا کہ ازواجِ مطہراتِ سید الکائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیّات کی شان رفیع البیان مین مذکور ہے ؛ کہ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَہَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ مسطور ہے ؛ وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِہَآ اَجْرَہَا مَرَّتَیْنِ اوسکے بعد نگارش ہے ؛ اور چونکہ بلا تخصیص مورد خاص عام لفظ پر از روئے اصول حکم کا مدار ہے ؛ تو ہر ایک مذنبِ فخیم کے لیئے عذابِ جسیم ہے ؛ اور ہر ایک مطیعِ کریم کے لیئے ثوابِ عظیم ہے ؛ تو عذاب ضعفین سے وہ متعلین ہی ؛ اور ثوابِ مرتین سے وہ اہل خلعتین رہے ؛ پس کثرتِ عذاب موجب شرافت ہے عند البصیر ؛ نہ سببِ رذالت ہے کما توھمہ الضریر ؛ حدِ حُرّ و عبد و محصن و غیر محصن سے یہ امر ہے ازبسکہ مستنیر ؛ پس کثرتِ عذاب نہ موجب عدم تصدیق ہی عند المنصفین ؛ بلکہ مثبتِ تصدیقِ انیق ہی نزدِ مومنین ؛ کیونکہ وہ عمِ جناب سید المرسلین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ؛ رسالت رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے خوب ماہر تھے بالیقین ؛ اور عذابِ عالم و جاہل مین تفاوت بسیار ہی ؛ اور عتاب نبی و اُمتی مین بھی فرق بے شمار ہے ؛

قال فی الاسئلۃ المفحمۃ وغیرہ من الزبر المفخمۃ ان عقوبۃ من عصی اللہ تعالیٰ عن العلم اکثر من عقوبۃ من یعصیہ عن الجھل وحد الحر اعظم من حد العبد وحد المحصن

ان العرب لم یرسل الیهم رسول بعد سیدنا اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام لان
ثبوتها فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ومن اهل الفترة من لم یشرك ولم یوحد ولا دخل فی شریعة ولا اخترع
لنفسه دینا بل بقی مدة عمره علی حالة غفلة عن هذا کله فلا تعذیب علیه بلا اتفاق
وقال بعض اهل السنة من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اهل الفترة من العرب
وان عبدوا الاصنام وقد تحنف جماعة من اهل الفترة وکان والداه صلی اللہ
علیه وسلم منهم رضی اللہ عنهما انتهی ملخصا قال اللہ تعالی وجعلها ای کلمة التوحید
التی تکلم بها سیدنا ابراهیم علیه السلام من قوله اننی براء مما تعبدون الا الذی
عبارة عنها کلمة هی قول لا اله الا اللہ باقیة فی عقبه ای فی ذریته فلا یزال
فیهم نسلا بعد نسل من یوحد اللہ ویدعو الی توحیده وتفریده الی قیام الساعة
لعلهم یرجعون ای لعل من اشرك منهم یرجع بدعاء من وحد اللہ منهم هذا
ملخص ما فی التفسیر الکبیر والتحبیر والجامع الکبیر وروح البیان وغایة الامانی وغیرها

ای انتهت رسالته باستفاضة من لدنا بکیفیة الرسل علیهم الصلوة والسلام

اے محبِ صمیم وے لبیبِ سلیم اِس جلد اوّل مین یہ بیان مفصّل مسطور ہے ؛
امّا یہان یہ بیان بطورِ مجمل مذکور ہے ؛ کہ اہل فترت کا ایمان مثل ہمارے
تصدیقِ جَنان ہی ؛ اور اونپر عدمِ لزومِ اقرارِ لسان ہے ؛ کیونکہ اقرارِ زبان
اَحکامِ شرعیّہ سے بکیمان ہی ؛ مثل نماز و روزہ و زکوۃ از بسکہ عیان ہے ؛
اور اَحکامِ شرعیّہ سے وہ مخاطب نہین ؛ تو عدمِ اقرار پر وہ ہرگز مُعاتب
نہین ؛ بلکہ ترکِ تصدیق پر بھی اونکو عذاب نہین زینہار ؛ جیساکہ اِس فرمان
واجب الاذعان مین ہی آشکار ؛ قال اللہ فی کتابه قولا اصولا وما کنا معذبین

آشکار ٭ کہ عبد المطلب و قومہ کلہم فی النار ٭ تو اسکا جواب باصواب ٭ اسطور ہی عند اولی الالباب ٭ کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جنابِ سید المرسلین ٭ اور جملہ اُمہات شفیع المذنبین ٭ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطیبین ٭ اہل ایمان و اہلِ جنان ہین بالیقین ٭ سیدنا آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبد اللہ کوئی فرد اونمین نہین ازمشرکین ٭ بعض حضرات اونمین رتبۂ نبوت سے فائزین ٭ اور باقی ہمہ سادات حضراتِ اولیائے متقین ٭ صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین ٭ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علےٰ نور صریحًا بے فتور سطور کتاب اللہ سے آشکار ہی ٭ اور ایسا ہی اَخبارِ نبویہ اور احادیث وآثارِ مرضیہ مین نگا ہی ٭ اور یہی ہی اجماع ائمہ اہل سنۃ اولی الابصار ہے ٭ چنانچہ اس قول جلیل عقائدِ جیوریہ مین یہی بیانِ مُصرّح پُر انوار ہی ٭ قال فی التمہید فی اصول التوحید ان اهل الفترة ان لم يومنوا فلا نحكم بكفرهم لتركهم الايمان لانه ما كان واجبا عليهم بدليل قوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ثم لو تفكر احد منهم وعلم ان له صانعا واعتقد به الا انه لم يقر بلسانه فانه يكون مومنا لان الاقرار من الاحكام ووجوبها يتعلق بالسماع ولم يوجد وهو لا يدرى كيف الاقرار فلا شك فى ايمانه بحكم الاعتقاد انتهى قال فى السيرة الحلبية والفتوحات الغيبية والفوائد البارزية والاكمال وابكار الافكار وغيرها من زبر الابرار وكذا يقطع بكفر من مات فى زمن الفترة فلم يكن حكمه حكم الكفار المشركين الذين شهدوا النبى صلى الله عليه وسلم والذى عليه اهل السنة والجماعة انه لا يجب الايمان والتوحيد الا بارسال الرسل ومن المقرر المعلوم

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہی عند اولی الابصار ؛ اسی کلمۂ طیّبہ کو باقی رکھ میری اولاد مین ای
کردگار ؛ کہ یکے بعدِ دیگرے اہلِ توحید و تجرید ہو متّصل تا بروزِ شمار ؛ جو شخص
اون سے مشرک ہو شرک سے باز آوے بہ پندِ موحّدِ مختار ؛ قال فی التحریر
والجامع الکبیر و سبل النجاۃ وغیرھا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن
جریج رضی اللہ عنہم فی قولہ ربّ اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذرّیّتی لا تزال
من ذرّیۃ سیّدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ناس علی الفطرۃ یعبدون اللہ
تعالی و یوافق ھذا قولہ عز وجل وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لا سیما فی ذرّیۃ
سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلّوا او کثروا ولا ریب
ان امّۃ مسلمۃ کانت من ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ونبیّنا منھم
قطعا باتفاق الائمۃ الاعلام وصرّحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار
التوحید والاسلام فی ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ثم ساق البراھین
تشھد بان اجداد نبیّنا الی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کلھم ارباب التوحید
والاسلام ولا عبرۃ بخزعبیل اللئام انتھی ملخصا واخرج ابن جریر عن مجاھد
رضی اللہ عنھما فی قولہ تعالی عن سیدنا ابراھیم علیہ السلام واجنبنی وبنیّ
ان نعبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام یعنی آیت
رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي کی تفسیر مین مذکور ہے ؛ تحریر و جامع
کبیر و سبل نجات و غیرہا زبرِ ثقات مین بروایتِ ابن جُریج مسطور ہے ؛
کہ سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد مین علی الدوام ؛ بہت سے مردمان
طریقِ اسلام پر تھے عابدانِ حضرتِ ملکِ علام ؛ اور موافق اسی حدیث کہ ہے

حتیٰ نبعث رسولا ؛ کیونکہ نہین لازم توحید پروردگار ؛ مگر بارسالِ حضراتِ رُسلِ کبار ؛ اور یہ امر بھی متحقق و معلوم ہی نزدِ ہر نبیل ؛ کہ سوئے عرب کوئی رسول مرسول نہین بعد حضرت اسماعیل ؛ اور ثبوتِ رسالت اجرائے احکامِ دنیا مین بعد الرسول ؛ خصائص خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والثناء سے ہی عند الفحول ؛ پس جس اہل فترت نے نہ شرک کیا بذاتِ پروردگار ؛ اور نہ معتقد ہوا بتوحیدِ حضرتِ کردگار ؛ اور نہ کسی شریعت مین داخل ہوا اور نہ پیدا کیا اپنے لیئے کوئی دین ؛ بلکہ اِن سب امور سے تمام عمر غافل رہا مثلِ غافلین ؛ پس نہین عذاب اوسپر باتفاق علمائے کبار ؛ اور رحال اہل فترت یہی قسم ہی عند اولی الابصار ؛ اور فرمایا اُن بعض اہلِ سنت نے جو علمائے ائمۂ اَعلام ؛ نہین عذاب عربِ اہلِ فترت پر اگرچہ کرتے رہے عبادتِ اصنام اور اہلِ توحید تہا ایک گروہ اہل فترت سے آشکار ؛ اور تفصیل بعض اُن حضرات کی اسی جلدِ اوّل مین ہی نگار ؛ از انجملہ والدین شریفین سید الثقلین ہین بلا انکار ؛ اور آٹھہ آیتین اِسی جلدِ اوّل مین ہین مسطور ؛ کہ اون سے اسلامِ ہمہ آبا و اجدادِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ثابت ہی بلا فتور ؛ اور اونکا اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ جن آیتون سے عیان) ہی بے چرا و چون ؛ اون آیات سے ایک یہ آیت ہی وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنے ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی بجنابِ پروردگار ؛ کہ تحقیق بیزار ہون مین تمام بتون سے دائم لیل و نہار ؛ تو ہی میرا ہادی و خالق ارض و سما و نور و نار ؛ یہی معنائے کلمۂ

تھی؛ گروہ مصدّقین کے وہ پیشوا تھے؛ جذبۂ غیبیّہ سے وہ موحّدین تھی
نورِ علمِ الٰہی سے وہ حضرات مُصدّقین تھے؛ لہٰذا قرآن شریف میں
ایسا مذکور ہی؛ اونکی توحید کا حال صدق مآل مسطور ہے کہ شھد اللہ انہ
لا الٰہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط بلا فتور ہے؛ قال فی الفتوحات
المکیّۃ والدرر الفرید ودرج الدرر السنیہ؛ واما قولہ ذی المجد والامتنان؛
اولوا العلم ولم یقل ولوا الایمان؛ فلان شھادتہ بالتوحید لنفسہ فی ازل الازال
ماھی عن خبر لیکون ایمانا عند اھل المقال والحال؛ فلھذا شھادہ حضرات
الشاھدین؛ لا تکون الا عن العلم بالیقین؛ ولما اضافھم الی العلم لا الی الایمان
علمنا انہ اراد بہ من حصل لہ توحید الملک المنان؛ من طریق العلم الضروری
او النظری بالبرھان؛ لا من طریق خبر المخبر صادق البیان؛ فشھد اللہ
بعلمہ الازلی؛ واولوا العلم بالنظر العقلی؛ وھو اللہ الذی بالوداد؛ جعل النجح
العلمی فی العباد؛ فجاء بالایمان مع الادلۃ البرھانیۃ؛ وبعد ذلک بالرسل التابعۃ
من حضرات العلماء ارباب السعادۃ؛ وھو الذی یعول علیہ فی الشھادۃ
فان اللہ امر بہ وسمینا علماء؛ لکون المخبر ھو اللہ بلا امتراء؛ فقال فاعلم انہ
لا الٰہ الا اللہ وایضا قال اللہ الملک الصمد؛ ولیعلموا انما ھو الٰہ واحد؛ وقال
الرسول المقبول الذی اجرہ بغیر المنّۃ؛ مَن مات وھو یعلم انہ لا الٰہ الا اللہ
دخل الجنّۃ؛ ولم یقل ھو یومن فان الایمان؛ موقوف علی خبر المخبر صادق
التبیان؛ وقد قال اللہ قولا مقبولا؛ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا؛
وقد کان موحدون بالعلم فی الفترات؛ وما کانت دعوۃ الرسل بالعمومات؛

یہ آیت کتاب اللہ المیمون ؛ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ؛ خصوصاً
اولاد سیدنا اسماعیل علیہ السلام مین تا یوم القیام ؛ قلیل و کثیر دائم رہینگی موحدان
اہل اسلام ؛ اور لاریب ذریت حضرت اسماعیل مین علیہ السلام ؛ اُمّتِ مُسلمہ ہی
بنصِ کتابِ اللہِ العلام ؛ اور جنابِ خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام ؛ یقیناً
اوسی اُمّتِ مُسلمہ سے ہین باتفاقِ ائمۂ اعلام ؛ اور نصوصِ الہیہ مُصرّحہ ہین
اسپر کہ توحید و اسلام ؛ ہمیشہ رہی اولاد سیدنا اسماعیل مین علیہ السلام ؛ پھر بیان
کیا ایسی براہینِ قاطعہ اور حجج ساطعہ کو اون حضرات نے بتصریحِ کلام ؛ کہ وہ
شاہدانِ عادلین ہین اس مُدّعا پر حسب الہام ؛ کہ ہمہ آبا و اجدادِ جنابِ رسالت
مآب شفیع الانام ؛ اربابِ توحید و تجرید تھے اہلِ اسلام ؛ اور اس امر مین نہین
معتبر سخنان بائلہ منکرانِ لئام ؛ اور تفسیر علامہ ابن جریر رحمہ اللہ القدیر مین
مذکور ہے زیر آیت وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ کے معنی مین مسطور ہے
کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے سطور دعا کی بحضرتِ ملکِ علام ؛ کہ محفوظ
رکھ مجکو اور میری اولاد کو بُت پرستی سے علی الدوام ؛ تو قبول کیا اللہ تعالیٰ
نے اونکی دعا کو اولادِ اسمٰعیل مین علیہ السلام ؛ مراد اولاد سے یہان مومنین
ہین نہ کفارِ عبدۃ الاصنام ؛ بمصداق إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ فرمانِ حضرتِ
منّان فی کتابہ التام ؛ پس حضرت عبد المطلب و ہاشم اور عبد مناف ؛
لاریب اربابِ توحید و اہلِ اسلام ہین صاف صاف ؛ اما اظہارِ تصدیق جنابان
باقرار ؛ پس وہ اونپر لازم نہ تہا زینہار ؛ تصدیقِ مخفی سے وہ صاحب نور
تھے ؛ احکام شرعیہ سے نہ وہ مامور تھے ؛ ملتِ اُولی العلم مین وہ معتقدا

متبین ہے ÷ اور یہ امر عند المنکرین بالیقین ہے ÷ پس اگر کہین کہ وہ اہل نار ہین
تو یہ منکرِ قولِ پروردگار ہین ÷ اور اگر کہین کہ وہ خدامِ اہلِ جنان ہین ÷ نہ
ہرگز وہ اہلِ عذابِ نیران ہین ÷ تو کیا جوابِ حدیثِ عذاب ہے ÷ کون جہت
اونکے نزدیک سببِ ثواب ہے ÷ اے عزیز و فرتمیز عذابِ اہل فترت و اطفالِ
مشرکین ہر دو ایجا قرآن شریف مین منسوخ ہین بالیقین ÷ اور یہ امر از
قرآن سے ہے عند المبصرین ÷ قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاسرا ÷ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ اُخْرٰی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا پس ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ سے
منسوخ ہے عذاب اطفالِ مشرکین ÷ اور وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے
منسوخ ہے عذابِ اہلِ فترت نزد محققین ÷ قال فی التمہید فی اصول التوحید والمقامۃ
السنۃ سنیۃ وسبل النجاۃ وغیرها من الزبر الدینیۃ واما حکم اطفال المشرکین
والکافرین فی الآخرۃ فقالت المعتزلۃ والخوارج انہم من اھل النار وقال اھل السنۃ
والجماعۃ انہم لا یکونون معذبین وقال بعضہم انہم من اصحاب الیمین وسئل الامام
محمد بن الحسن رضی اللہ عنہما عن اطفال المشرکین فقال انا نعلم بان اللہ لا یعذب
احدًا بغیر ذنب وقد قال نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی
عن اللاھین من ذریۃ البشر وشفعت فیہم فاعطانیہم فقیل ما اللاھین قال
اطفال المشرکین فجعلہم خدما لاھل الجنۃ والصحیح ان الاطفال ولدوا غیر
کافرین وانما یحکم بکفرھم فی الدنیا تبعًا لابویہم فی ثبوت الاحکام کالولایۃ والارث
والتزویج وغیر ذلک واما فی الحقیقۃ فلیسوا بکافرین ولو ان اللہ تعالیٰ کان
یعذب نفسًا بغیر ذنب فانہ لا یکون عدلا منہ وقد قال اللہ فی سورۃ الاسرا

فھم من السعداء بغیر الارتیاب ؛ داخلون فی اولی العلم والخطاب

شَهِدَ اللّٰہُ لَمْ یَزَلْ اَزَلاً	اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
ثُمَّ اَمْلَاکُهٗ بِذَا شَهِدَتْ	اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وَاُولُوا الْعِلْمِ کُلُّهُمْ شَهِدُوْا	اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
ثُمَّ قَالَ الرَّسُوْلُ قُوْلُوْا مَعِیْ	اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
خَیْرُ مَا قُلْتُهٗ وَقَالَ بِهٖ	قَبْلَنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
مَا عَدَ الْکُفْرِ کُلُّهُمْ شَهِدُوْا	اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

پس قولِ حضرت ابوطالب عنداولی الانصاف ؛ کہ سوف اموت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ؛ عین قرارِ تصدیقِ عتیق پر توفیق رفیقِ جنان ہی ؛ بتحقیقِ حقیق وتوثیقِ انیق بگمیان ہے ؛ کہ اقرارِ ملتِ اہلِ تصدیق عند اولی الابصار ؛ مثبتِ قرارِ تصدیقِ رشیق ہی آشکار پس قولِ سوف اموت حجتِ مثبتِ تصدیق ہی نہ حجتِ منفیئے منکرِ مضلِ زندیق ہے ؛ واما تمسك المنکر بأن عبد المطلب قومہ کلھم فی النار ؛ پس اسکا جواب باصواب یہ ہے نزدِ علمائے کبار ؛ کہ اوّل تو اِس حدیث مین قیل وقال ہی عند ذوی الابصار اور قطع نظر اِسسے وہ احادیث احاد سے ہی آشکار ؛ اور دلائلِ نجاتِ اہلِ فترت قطعیہ ہین بلا انکار ؛ اور احادیث احاد معارض نہین ہوتین دلائل قطعیہ کو زینہار ؛ اور قطع نظر اسسے ہمہ احادیثِ عذابِ اہلِ فترت منسوخ ہین بصد اِعتبار ؛ پس اہلِ فترت مثلِ اطفالِ مشرکین ہین لا کلام ؛ اب اون اطفال مین کیا حکم منکرانِ لئام ؛ کہ اونکے حق مین حدیثِ عذاب ازبسکہ

مردودا وهذا یوجب نقصان درجته وحط مرتبته من حیث العلم والعصمة فهذا ایضا لایجوز وطلب المغفرة والدعاء بها لمن مات علی الکفر یجری مجری ان یخلف الله وعده ووعیده وهذا ایضا لیس بشان خاتم الانبیاء علیه الصلوٰة والثناء وقد قال الله تعالت اسماؤه وتوالت نعماؤه ادعونی استجب لکم وایضا قال ان الکفار اصحاب النار فالدعاء بالمغفرة لمن مات علی الکفر یوجب الخلف فی احد هذین النصین وذلك لایجوز فهذه الوجوه العدیدة والحجج السدیدة دالة علی انه علیه الصلوٰة والسلام مادعی بالمغفرة لمن مات علی الکفر وما اشتغل بالاستغفار له قط انتهی ملخصا ثم قال فی التحبیر واما قوله علیه الصلوٰة والسلام وعلی اله واصحابه البررة الکرام فی حق عمه ابی طالب بعد وفاته غفر الله له ورحمه وقبل وفاته لاستغفرن لك حتی انه عنه فتصدیق لتصدیقه الجنانی وتحقیق لتوثیقه الایقانی لان الدعاء بالغفران : لمن مات بغیر تصدیق الجنان : لایمکن من سید الانس والجان : علیه الصلوٰة ما اختلف الملوان : لانه مادعی قط بالغفران : لمن مات کافرا عند الرحمان : کما مر بالوجوه العدیدة ذلك البیان : واما نزول آیة وما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین : فی شان عم نبینا سید المرسلین : صلی الله وسلم علیه وآله الی یوم الدین کما مر علی طبق التسلیم عن بعض المفسرین : فلا یصح الا بالتاویلات العدیدة : والتوجیهات السدیدة منها ان یراد بقوله تعالی ان یستغفروا للمشرکین : ان یستغفروا بحکم الشرع للکافرین : لان مدار حکمه علی الظواهر : لا علی البواطن والسرائر : فمن اقر باللسان : واظهر تصدیق الجنان : فهو المستحق

ولاتزر وازرۃ وزر اخرٰی ولایحکم بالکفر قبل البلوغ فی احکام الاخرۃ لان
الصبی لیس بمخاطب ولا بمعاتب ھذا الحکم فی اطفال الانس وکذلک فی اطفال الجن
ولم یذکر عن المتقدمین فی اطفال الشیاطین روایۃ لانھم لما ولدوا الہ وانعیب
واختاروا الکفر فی الحال فلا یحتاج الی الجواب پس جو حدیث عذابِ اطفال کافرین
اور عذابِ اہل فترت مین وارد ہی بالیقین ؛ وہ منسوخ ہی بنص کتاب اللہ
المبین ؛ تواب مردود ہوئے سب اعتراض منکرین ؛ اور اظہر من الشمس ہوا
عند المصدقین ؛ کہ حضرت ابوطالب صاحبِ تصدیق انیق ہین بصد اعتبار
ولاعبرۃ بما یخرصہ المنکرون الاشرار ؛ اور واسطے منصف لبیب کے یہ تعبیر تحبیر
اس باب مین وافی ہی ؛ اور اسکا مضمون فیض مشحون تفسیر مفاتیح الغیب
وغیرہ مین صافی ہے ؛ قال فی التحریر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ان سیدنا
شفیع الانام ؛ علیہ الصلوۃ والسلام قد جاء لسد باب الکفر والاستغفار لمن
مات علی الکفر فتح ذلک الباب وھذا مخالف لعصمۃ وقد کان صلی اللہ علیہ وسلم
یعلم قطعًا بان قضاء اللہ سبق بعذاب من مات علی الکفر وما کان مامورًا فی
ابتداء الاسلام الا بالانذار عن الکفر والدعوۃ الی الایمان وھذا اصل الشرع
الالٰہی الی یوم القیام والاقدام علی ذلک الاستغفار یجری مجری الذنب
العظیم وھذا ایضًا لایمکن منہ صلی اللہ علیہ وسلم وایضًا کان یعلم بان من مات
علی الکفر لیست لہ قابلیۃ المغفرۃ لان غفران ظلمۃ الکفر بغیر نور الایمان
محال وطلب المحال عن اللہ من شان خاتم الانبیاء محال وایضًا کان یعلم صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ سبحانہ لایجیب طلب ذلک الغفران فاذا لم یجب بقی دعاء الرسول

آپنے بعدِ وفات ؛ کہ غفر اللہ لہ ورحمہٗ ازبسکہ متحقق ہے بالبیّنات ؛ تو یہ دعائی مذکورؔ
کہ وہ ذاتِ بابرکات ہو مغفورؔ ؛ حضرت ابوطالب کی تصدیقِ جنان کے لیئے
تصدیق ہیؔ ؛ اور لاریب اونکے توثیقِ ایقان کے واسطے تحقیقِ حقیق ہیؔ ؛ کہ
بغیر تصدیقِ جنان ایمان عند الرحمان ظہورِ دعائے غفران از جناب سیّد انس
وجان غیر ممکن ازبسکہ بعید ہے ؛ خلافِ براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ اور
نہایت نا سدید ہے ؛ اما یہ فرمانِ ایزدِ منان کہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ ؛ الی آخر آیت نزدِ حضرات منصفین ؛ بیشک ایک
شخص غیر حضرت ابوطالب کی شان مین نازل ہی بالیقین ؛ اور برطبقِ تسلیم ؛
برائے قطع نزاع لئیم ؛ کہ اونکے حق مین نازل حسب زعمِ زعیم ؛ بغیر چند تاویل
صادق نہین نزدِ عقل سلیم ؛ ازانجملہ یہ کہ أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ سی یہ مراد ہی
سزاوار ؛ کہ نہ طلبِ مغفرت کرین کافرونکے لیئے حکم شرعی سی زنہار ؛ کہ حکم شرع کا
لاریب ظواہر پر ہے مدار ؛ نہ بواطن و سرائر پر ہے اوسکا اعتبار ؛ پس جس شخص کا
زبان سے ہی اقرار ؛ کہ تصدیق جنانکا اُسنے اظہار ؛ تو وہ دعائی مغفرتکے سزاوار
ظاہر شرع مین یہی حکم ہی مختار ؛ اور جس شخص کا زبانسے نہین اقرار ؛ کہ تصدیق جنانکا
اوسنے نہین اظہار ؛ تو وہ ظاہر شرع مین دعائی مغفرت کی نہین سزاوار ؛ اگرچہ
حسبِ تصدیق لائق مغفرت ہو نزدِ پروردگار ؛ اور ازانجملہ قول مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
سی بالضرورؔ یہ مراد ہو نزدِ اہلِ شعورؔ ؛ کہ ظاہر ہوا جنابِ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
پر ازل مین بتعلیمِ پروردگار ؛ کہ ہرگز لائق دعائے مغفرت کے نہین کفار
کیونکہ وہ اصحابِ جحیم ہین ؛ ابدالاباد سزاوارِ عذابِ الیم ہین ؛ اور یہ قید
تعلیمِ ازل اسلیئے نزدِ اہلِ دراک ہیؔ ؛ کہ منصبِ نبوّت جہلِ مسائل ضروریہ سے

بدعاء الغفران ؛ طاهراً بحكم شرع الله المستعان ؛ ومن لم يظهر تصديق الجنان ؛
لا يستحق بدعاء الغفران ؛ طاهراً بحكم شرع الله الحنّان ؛ ومنها ان يراد بقوله
من بعد ما تبين ايها الخلان ؛ من بعد ما تبيّن على حسب المراتب فى الاحيان
للنبى تبيّن فى الازل بتعليم الملك المنّان ؛ وهذا لئلا تلزم الجهالة لصاحب العصمة
والقرآن ؛ وللامة بعد نزول هذه الاية فى الفرقان ؛ واستغفار النبى صلى الله
عليه الصلوة والتسليم ؛ بعد ما تبين له ذلك التعليم ؛ لاقتضاء الحكمة فى الازل
بالعلم القديم ؛ بان ينزل المنع منه فى الفرقان الكريم ؛ لئلا يكلفوا حبيب الله
المختار ؛ لمن مات على الكفر باستدعاء الاستغفار ؛ لئلا ينكسر قلب اهل الاسلام
عن النبى عليه الصلوة والسلام ؛ ومنها ان يراد بالجحيم على الاطلاق ؛
عذاب النار الخفيف والشديد بالوفاق ؛ لان عذاب ابى طالب السليم ؛
اهون غير الاليم ؛ والجحيم عذاب عظيم ؛ وبينهما بون فخيم ؛ ولا يبعد من
قدرة الله الكريم ؛ ونرجوا من فيض فضله العميم ؛ بوجاهة حبيبه عليه
الصلوة والتسليم ؛ ان يجعل عذاب عمه برداً بالسلامة ؛ كما يجعل النار
ثلجاً يوم القيامة ؛ تحت اقدام المومنين لاظهار الكرامة ؛ اے ذیشعور
ملخص تعبیر مسطور یہ ہے بیفتور کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کبھی
استغفار بجناب رب الارباب مین ہرگز نہین کیا بہر کفار ؛ اور یہ امر وجوہ
عدیدہ اور حجج سدیدہ سے ہی آشکار ؛ پس دعائے مغفرت واسطے حضرت
ابوطالب کی در حین حیات کہ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ فرمایا جناب سید الکائنات
علیہ افضل الصلوۃ واجمل التسلیمات ؛ اور یہیطور اونکے لیئے دعائے مغفرت کیا

[illegible] واسطے مغفرت ابوطالب کے

مذکورہ دشوار ہی: اور اون تاویلات سے وہ آیت نہ اونکی تصدیق جنان اور توثیقِ نہان کو مانع عند اولی الابصار ہے: اور مواہبِ الہیہ طفیل حضرت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے نہین بعید: بلکہ لائق شانِ سید انس وجان کے یہی امر ہے از بسکہ سدیہ کہ وہ عذابِ نار اونپر ہو گلزار: کہ عاشق صادق سیدِ مختار: آتش مین ساکن ہے سمندر وار: تو وہ آتش اوسکے حق مین بردِ سلامت ہی: اور یہ انقلابِ عین از بہر اظہارِ کرامت ہی

از مطلع وجود چو نورِ قدم بتافت | از ظلمتِ حدوث چہ نام و نشان بود
از آئینۂ وجود نمائد ز آب و خاک | آن صورتیکہ معنیٔ روح و روان بود
تا جنش از دریچۂ ہستی رخے نمود | زین گفت گو بہر سر کو داستان بود
زین نقطہ گاہِ خاک مبین جز باعتبار | کان مرکزِ محاورِ ہفت آسمان بود
اندر دہانِ خاک نہد نفسِ ناطقہ | تا از زبانِ غیب ترا ترجمان بود
دل چیست قدرِ بحر صفا وان کرا سزد | آنرا کہ چون صدف ہمہ تن استخوان بود
وانرا کہ دیدہ تر بود از آتش درون | چون ابر بر بساطِ جہان درفشان بود
وانرا کہ دل بکف بود از مہر روئے دوست | دل ہمچو بحر باشد و کف ہمچو کان بود
در محنتِ فراق چو دل میرود ز دست | در لذتِ وصال بہ بین تا چسان بود
گنجیکہ شاہِ عشق نہد در دلِ خراب | نقدِ دو کون در نظرش رایگان بود
از ذرہ ذرہ اش بچکد قطرہ قطرہ خون | با ہر دلیکہ عشقِ تو در امتحان بود
ہر مرہمے بغیرِ تو بر دل جراحت است | زخمیکہ از تو میرسد آرامِ جان بود
ہر ہفت دوزخ از تفِ من یک شرارہ است | ہر ہشت خلد یک گل ازین بوستان بود

پاک ہی؛ خصوصًا وہ ذات سید الکائنات جو صاحب لولاک ہی؛ اور بعد نزول اس آیت کے اُمت پر ہوا آشکار؛ کہ دعائے مغفرت کے لائق نہین کفّار؛ کہ ابدالاباد وہ سزاوارِ دار البوار؛ امااستغفار جنابِ رسول کریم بعد تعلیم حضرتِ رب قدیم؛ پس اسمین بہت حکمتین ہین نزد محققین؛ ازانجملہ یہ کہ فرقانِ شریف مین منع استغفار درحقِ کفار نازل ہو بہرِ مومنین؛ تاکہ حبیبِ خدا سے استدعا نکرین صحابۂ کبار؛ اپنے اقربا کے لیئے جنابِ الٰہی مین استغفار؛ اور یہ استدعا اونکا متحقق ہی عند اولی الابصار؛ اور وقتِ انکارِ جنابِ سیّد مختار؛ خستہ خاطر ہوتے سائلانِ اخیار؛ اور صاحبِ تفریق نہ تھے وہ سائلان؛ درمیانِ اہلِ تصدیقِ جنان؛ اور اہلِ عدمِ تصدیقِ نہان؛ پس حسب خواہش سیّد انس و جان نہی اور اُمتی کے لیئے ممانعت نازل ہوئی بیگمان؛ تاکہ حبیب خدا سے خستہ خاطر نہون سائلان؛ اور اسکے بعد بہرِ کفار کوئی نہو سائل دعائے غفران؛ اور چونکہ اون ایام مین اکثر عرب تھے مشرکین؛ تو یہی لفظ نازل ہوا بہرِ منع مستدعین؛ اور ازانجملہ مراد جحیم سے عذاب علی الاطلاق ہو؛ عذابِ خفیف و شدید کو شامل بہرِ وفاق ہو؛ کیونکہ عذابِ حضرتِ ابوطالب نزد محققین؛ سب اہلِ نار سے خفیف ہی بالیقین؛ اور عذابِ جحیم ازبسکہ عظیم ہے بنص مُبین چنانچہ اسی جلد اول مین یہ بیان آشکار ہی؛ معنائے ولاتسئل عن اصحاب الجحیم مین نگار ہی؛ اور عذابِ اہون و عذاب جحیم مین مباینت بسیار ہی؛ پس بغیر اون تاویلات کے حضرت ابوطالب کی شان مین صداقت آیتِ

الکملاء والمہرۃ المدققون النبلاء ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا قویا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی للکفر لانہ عندنا ادخال العبد فی دین الاسلام بما امکن بحسن التدبیر حمل الکلام وھذا ھو من ممادح اھل السنۃ والجماعۃ ومن عیوب اھل البدعۃ والشناعۃ انھم یخرجون اصحاب الایمان عن الدین المتین الی الکفر بحسب الامکان حتے بارتکابھم الذنوب والعصیان ولان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من الخطاء فی فناء مسلم واحد انتہی قال فی البحر الرائق وغیرہ کالصغری والاشباہ انہ لا یفتی بالتکفیر ما امکن حمل الکلام علی محمل حسن وکان فی الکفر خلاف ولو کان ذلک بروایۃ ضعیفۃ انتہی قال فی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نہایۃ انتہی پس چہ جائیکہ تصدیقِ حضرت ابوطالب متحقق ہو عند اولی الابصار اور کوئی دلیل قرآن وحدیث سے مانع تصدیق نہو آشکار ؛ اور جمہورِ محققین سے کتبِ معتبرہ بین اسطور سے ہو نگار ؛ کہ تصدیقِ جنان بلا اظہارِ اقرارِ لسان ایمان ہی نزدِ پروردگار ؛ اگرچہ اجرائے احکامِ شریعت نہو بہ سببِ عدمِ اظہارِ اقرار ؛ تو کیونکر حضرت ابوطالب مومن نہون نزدِ ایزدِ غفار ؛ نعم نزدِ فرقۂ خارجیۂ ہندیہ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ اصحاب النار ؛ معاندانِ اہلِ بیتِ نبوت وجنابِ سید مختار ؛ صلے اللہ وسلم علیہ ما تعاقب اللیل والنہار ؛ وعلے آلہ واصحابہ البررۃ الاخیار ؛ ممکن ہی تکفیر ہمہ امتِ عالیہ ہمتِ جناب سید الابرار ؛ تو کیونکر تصدیقِ حضرت ابوطالب کا منکر ہون وہ انکار

یارب بحقِ سیدِ کونین مصطفا | کش جسم و جان خلاصۂ کون و مکان بود
آن خواجہ کز حریمِ حرم تا فزای قدر | گاہِ عروج نہ فلکش نردبان بود
آن خرقہ پوشِ فقر کہ بر دوشِ عرشیان | از گردِ دامنِ کرمش طیلسان بود
یک شمہ از خصائصِ ذاتش بیان کند | کلکِ سخن طراز کہ اندر بیان بود
یارانِ اہلِ بیت کہ در دارِ ضربِ عشق | بر نقدِ دوستی رقمِ نامِ شان بود
زیشان شنیدہ ام کہ ز لطفِ تو بندگان | ہر چہ آن گمان برند یقین آنچنان بود
دارم یقین برحمتِ بے منتہائے تو | امید زان زیادہ کہ اندر گمان بود
نومید چون شود دلِ من سوختہ فراق | جائیکہ رحمت و کرمت بیکران بود

اے منصفِ حاذق و اے محبِ صادق حضرات علما کا اس امر پر اتفاق ہے ۞ ائمۂ عقائد و فقہا کا یہ مقال پُر نوال باوفاق ہے ۞ کہ اگر ایک [۹۹] کم سو روایت قوی کسی شخص کے کفر پر ہو آشکار ۞ اور ایک روایت ضعیفہ مین نفئ کفر ہو نگار ۞ تو مفتی و قاضی پر لاریب یہ ہی سزاوار ۞ کہ روایتِ منفیۂ کفر پر عمل کرے بصد اختیار ۞ اور تاویلِ روایات کفر مین حسب مقدور کوشش کرے بسیار ۞ تاکہ وہ شخص داخلِ ایمان ہو ۞ نہ داخلِ کفر و خسران ہو ۞ کیونکہ اہل سنت و جماعت کا یہ دستور ۞ یہ ہی اصلِ اصیلِ پُر نور ۞ کہ حسب مقدور بندگانِ خدا کو داخل کرین ایمان مین ۞ نہ کہ داخل کرین اونکو کفر و کفران مین ۞ بخلافِ فرقۂ خارجیۂ ہندیہ ۞ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ ۞ کہ انکے نزدیک یہ ہے اصلِ اصیلِ پُر شرور ۞ کہ خارج کرین اہل ایمان کو ایمان سے حسب مقدور ۞ قال فی الخلاصۃ و منہج الروض الازہر و التحبیر وغیرہا من زبر النحاریر و قد ذکر المحققون

اورکتاب نجم المبین لرجم الشیاطین سے منھ نہ پھراوے ؛ پھر بعد بطلان مذکور
تقویۃ الایمان مین ایسا مسطور کہ اگر کوئی سمجھانیوالا اونکو کہے کہ تم دعوی ایمانکا
رکھتے ہو اور افعال شرک کرتے ہو تو اوسکو جواب دیتے ہین کہ ہم تو شرک
نہین کرتے شرک جب ہوتا کہ ہم اولیا انبیا پیرون شہیدون کو اللہ کے
برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین سمجھتے بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین
اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو بخشی ہے اور اوسی
کی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکو پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہی
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی رہنے اور وے لوگ اللہ کے پیاری
جو چاہین سو کرین اور اوسکی جناب مین ہمارے سفارشی اور وکیل ہین اونکے ملنے سے
خدا ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہی اور جتنا ہم اونکو
مانتے ہین اوتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرحکی خرافاتین بکتے ہین
اور ان باتونکا سبب یہ کہ خدا اور رسول کی کلام کو چھوڑکر اپنی عقل کو دخل
دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ
اور رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھہ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی اور
اونپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹھا بنایا انتہے فانظر ایہا النبیل الجلیل ؛ الی اباطیل اسمٰعیل
وخزعبیلہ والاضالیل کہ اول اعمال مستحسنہ شرعیہ اور بعض افعال مکروہ دینیہ
سے فاعلین کو مشرکین ٹھہرایا ؛ پھر وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی
سے اعتقاد و قرار جواب مومنین کو ہباءً منثوراً اپنے وہم و زعم مین بنایا ؛ اور ضلالت

کہ اصل اصول اونکے نزدیک یہ ہے بصد اعتبار ؛ کہ خارج کرنا مومنین کو دائرۂ
ایمان سے حسب اقتدار ؛ اور یہ اصل اونکی تقریر و تحریر سے اظہر من الشمس ہے
علی نصف النہار ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے باب اول بیان توحید و شرک مین
مذکور ہی ؛ اور وہ رسالہ ملت وہابیت اسماعیلیہ مین ام الکتاب مشہور ہے ؛ کہ اکثر
لوگ پیرون اور پیغمبرون اور امامون اور شہیدون اور فرشتون اور پریونکو
مشکل کے وقت پکارتے ہین اور حاجت برآنے کے لیئے نذر نیاز کرتے ہین
اور بلا کے ٹلنے کے لیئے اپنے بیٹونکو اونکی طرف نسبت کرتے ہین کوئی اپنے
بیٹے کا نام عبد النبی کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین رکھتا ہی پھر بعد بعض
خرافات کے یہ مسطور ہے کہ جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ
یہ جھوٹے مسلمان انبیا اماموں شہیدون فرشتون پریون سے کر
گذرتے ہین اور دعوی مسلمانی کا کیئے جاتے ہین سبحان اللہ یہ منہ اور یہ
دعوی سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ یوسف مین وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ
بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِکُوْنَ یعنے اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا رکھتے ہین شرک
مین گرفتار ہین انتہی ہر قبیل پہ عیان ہی بے دلیل ؛ کہ وہ خر عبیل اسماعیل
ازین قبیل ہر ہر خصائل ؛ کہ چہ خوش گفت سعدی در زلیخا ؛ اَلَا یَا اَیُّهَا السَّاقِیْ
اَدِرْ کَاسًا وَّ نَاوِلْهَا ؛ معنائے شرک و توحید کا بیان کہان ؛ اور وہ فعال اہل
ایمان کہان ؛ معنائے لغویہ و ما یومن اکثرہم نزد محققان کہان ؛ اور معنائے
شرعیئے ایمان کہان ؛ وہ ادعائے پرا باطیل کہان ؛ اور وہ ایراد دلیل پر دلیل
کہان ؛ شرح مواقف اور تفاسیر بخاریہ کو ذریت اسماعیلیہ مطالعہ فرماوی

چیده و مصاحبان برگزیدهٔ خود را بآن فیض خاص مشرف میساختند و هر یکے
را بقدر استعداد او باین دولت می نواختند الی آخر ما قال و از ینست که حضرت امیر
و ذریت او را امام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیه را
وابسته بایشان میدانند و فاتحه و درود و صدقات و نذر و منت بنام ایشان
رائج و معمول گردیده چنانچه با جمیع اولیاء الله همین مرسوم است انتهی و شاه
صاحب ممدوح قدس الله سره الممنوح در افراط و تفریط استعانت فرموده
٢١ که فعال عادیه الهی را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفائے امراض
و امثال ذلک را مشرکان نسبت بارواح خبیثه و اصنام نمائند و کافر میشوند
و موحدان از تاثیر اسمائے الهی یا خواص مخلوقات او می دانند از ادویه و
عقاقیر و دعائے صلحائے بندگان او که هم از جناب او درخواسته انجاح
مطالب می کنانند می فهمند و در ایمان ایشان خلل نمی افتد و نیز دران فرموده
از انجمله کسانیکه در دفع بلا دیگر از امیخوانند و همچنین در تحصیل منافع بدیگران
رجوع می نمائند بالاستقلال نه اینکه توسل بان دیگران نمائند و در تفسیر
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ فرموده که او تعالی را بالذات و بالاصاله دوست باید داشت هر چه
غیر اوست یا بحکم او محبوب ست مثل انبیا و اولیا و صلحا و بنا بر اینکه بکردهٔ او تعالی
وسیله حاجت روائی این کس شده الی آخر ما قال و برخی از ایشان ارواح
مدبره و ملائکه موکله را بر مخلوقات یا ارواح انبیا و اولیا و عباد و رهابین و جبابر
و علما را بے ملاحظهٔ علاقه بندگیٔ خدا و محبوبیت بالاستقلال در محبت برابر خدا

[illegible]

جبلیہّ اور جہالتِ ذاتیہّ سے انبیا اولیا کو مقرر کیا اصنام ٭ اور مومنینِ محبین کو تشبیہ دیا با مشرکانِ لئام ٭ اور ہمہ اعمال مذکورہ کو قول الٰہی یعبدون سے عبادت ٹھہرایا باستیلائے اوہام ٭ حضرت شاہ عبدالعزیز سے تا ہمہ صحابۂ کرام ٭ سب اُمّتِ محمدیہّ کو حکم کفر کا دیا بتصریح کلام ٭ اور یہی اعتقاد ہے ذریت اسماعیلیہّ و اسحاقیہ کا آشکارہ ٭ پس جب اونکے نزدیک حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ مشرک ہوئے بلا انکارہ ٭ تو کب تصدیق حضرت ابوطالب کا اُنکے نزدیک ہو اعتبار ٭ ردِّ ہمہ ہفوات و ترہاتِ اسماعیلیہّ و اسحاقیہّ کا نجم المبین لرجم الشیاطین مین مفصلاً مذکور ہے ٭ امّا یہان ایک جملہ اسماعیل کے مربّی اور دادا پیر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ کی تفسیر سے مسطور ہے ٭ در فتح العزیز بتفسیر سورۂ وانشقت فرمودہ کہ بعض خواص اولیاء اللہ راکہ جارحۂ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کردہ اند دریحالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمالِ وسعتِ مدارکِ آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیلِ کمالاتِ باطن از انہا می نمائند و اربابِ حاجات حلّ مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا دران وقت ہم مترنم باین مقالات ست ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ٭ اور تحفۂ اثنا عشریہّ شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز مین ایسا مسطور ہے ٭ کہ جیسے روز روشن ذریت اسماعیلہ پر شب دیجور ہے کہ معنے امامت کہ در اولاد حضرت امیر باقی ماند و یکی مر دیگرے راوصی آن میساخت ہمین قطبیت و ارشاد و منبعیتِ فیض ولایت بود ولہذا الزام این امر بر کافۂ خلائق از ائمہ اطہار مروی نشدہ بلکہ یاران

اہل اللہ و توسل بانہا جستن محمود اہل اسلام شدہ و در احوال این چہار فرقہ فرمودہ کہ
حق تعالیٰ ایشانرا دوست میدارد و برکت در کلام و در انفاس و در افعال و در
مکانات ایشان و در ہم صحبتان ایشان و در اولاد و نسل ایشان و در زیارت
کنندگان ایشان پے در پے ظاہر میگرداند و نیز خود ایشانرا جاہی و مرتبہ می بخشد
کہ دعائے ایشان مستجاب شود بلکہ ہر کہ در حاجتے بایشان توسل نماید حاجت
او روا میگردد و خصوصیات و علاماتیکہ ایشانرا در عالم برزخ و مواقف قیامت
و در عالم ملکوت میدہند از ان قبیل نیست کہ عوام مومنین بآن استدلال توانند
کرد الا بعد از مشاہدۂ آن عوالم انتہی وقال الشیخ محمد موسی المبرور ابن الشیخ
رفیع الدین المغفور فی رسالتہ حجۃ العمل قال عمی خلاصۃ العلماء حجۃ اللہ فی الارض
بلا امتراء فی رد المنکرین بان الاستعانۃ من غیر اللہ شرک المشرکین اعلم ان
الاستعانۃ بغیر اللہ والنداء لہ علی وجہین احدہما ان یکون علی وجہ الاستقلال
فی التاثیر والایجاد ولا شبہۃ فی انہ شرک وثانیہما ان یکون علی وجہ الاعانۃ
والارشاد بوجہ التدبیر والشفاعۃ اولدفع الشر ولا شبہۃ انہ لیس بشرک
اذ ورد فی الاحادیث یا عباد اللہ اعینونی ویا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی
وورد فی عدد الحسنات اعانۃ الملہوف وکذا ایفاء الرزق من عند غیر اللہ علی
وجہ المواسات والمراعات وہذا لیس بشرک فی شیء وانما ہو بسبب عادی مشروع
والحال ان اعتقاد التاثیر القدسی لا یوجب الشرک بخلاف التاثیر الخلقی والفرق
بینہما فی العرف ظاہر فلہذا یقال رزق الامیر فلانا ویراد بہ اعطاء المال وفرض
الراتب وکذا یقال شفی الطبیب المریض انتہی وقال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی العقد الحسن

میسازند و کسانیکہ ایمان آوردہ اند اگرچہ بعضے ازین چیزہا را برای خدا و بحکم
خدا محبوب میدارند و واسطۂ حصول نعمت او می فہمند و بندۂ مطیع او میدانند
لیکن نہ باینقدر کہ برابر خدا سازند شاہ صاحب موصوف قدس اللہ سرہ المعروف
در تفسیر ایاک نستعین فرمودہ کہ استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد بران غیر باشد
و اورا مظہر عون الٰہی نداند حرامست و اگر التفات محض بجانب حق ست و اورا
یکے از مظاہر عون الٰہی دانستہ و نظر بر کارخانۂ اسباب و حکمت او تعالیٰ دران
نمودہ بغیر استعانت نماید دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و رواست
وانبیا و اولیا این نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لاغیر و در تفسیر صراط الذین انعمت
علیہم فرمودہ یعنے راہ کسانیکہ انعام کردۂ برایشان و این لفظ را در جای دیگر
از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند بچہار فرقہ کہ انبیا و صدیقان و شہیدان و صالحان
باشند پس معلوم شد کہ راہ راست راہ این چہار فرقہ ست و در وقت مناجات
با پروردگار بندہ را می باید کہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و راہ
آنہا طلب کند باز فرمودہ کہ عوام مومنین را رفاقت صالحین طلب باید کرد
و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان
را رفاقت انبیا علیہم السلام و اگر کسے از عوام مومنین خواہد کہ رفاقت انبیا
نماید او را از رفاقت این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچاریست چنانچہ اگر کسے
رفاقت پادشاہ خواہد بدون رفاقت جمعداریکہ او در رفاقت رسالدارسے
واو در رفاقت امیری از امرائی کبار باشد ممکن نیست و لہذا دخول در طریقۂ

برآمدن حاجت خود خواہم خورانید گوشت حلال ست واگر می گوید که گوشت
گاؤ خواہم خورانید نیز درست ست واگر بہمین قصد گاؤ نذر کند نیز رواست چرا که
مقصدش گوشت ست وبس وہمچنین اگر گاؤ زنده بنام سید احمد کبیر کسے را بدہد
بطوریکه نقد می دہند نیز رواست گوشت آن حلال ست غرض از نذر گاؤ که اہل ہند
بانذوران نوشته که نذر اولیا بدو طریق ست حسن و قبیح اگر طریق حسن در دل
باشد اما از زبان لفظ نذر کند خللے دران ہست یا نه نظر بر اینکه این لفظ در شرع
مستعمل برائے معناست که مختص بخدا ہست باید که شائبه از ممنوعات شرعیه
دران باشد و ادنی آن ترک اولی ست اما حرام نتوان گفت تحفه مسلمانان
که بجائے اسلمنا صبانا گفتند شاید بر آن است وچونکه آن مسلمانان در ملک جاہلیت
بودند معذور شدند واگر از الفاظ مشترکه که بسبب استعمال بعرف این دیار اشتراک
پیدا کرده گفته آید باکی نیست بانذوران نوشته پس اگر شخصے بزبان از خانه پرورکند تا گوشت
او چرب شود پس دران روز گوشت پخته فاتحه [illegible] حضرت غوث الاعظم رضی الله عنه
خوانده بخورانند خللے نیست دران مشابه آنست که برائے زنده معظم ایچنین عمل
نمائد واگر نذر کند که بشرط برآمدن مهمات خود گاؤ دو ساله فربه را نیاز
حضرت خواہم کرد پس حکم این مثل حکم طعامست اگر نذر بطریق حسن ست
ہیچ خلل نه واگر قبیح ست عملش حرام ست وحیوان حلال وشاید ہمین صورت
مراد مولانا احمد حسین ست که در استفتا مندرج ہست وہمین صورت با صورت محرمه
مشتبه شده و در تفسیر احمدی حلت آن واقع شده ہست بانذوران نوشته که
دوم بله کردن جانوران اہلے چنانچه بجار ہندوان وحکم این قسم آنست که حلالست

بہذہ العبارۃ السدیدہ ولا یشفی مریضاً ولا یرزق رزقاً ولا یکشف ضراً الا ہو یعنی
ان یقول لشیٔ کن فیکون لا بمعنی لسبب العادی الظاہر کما یقال شفی الطبیب المریض
ورزق الامیر الجند فہذا غیرہ وان اشتبہ فی اللفظ مولوی اسماعیل در رسالۂ
خویش کہ در زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح موجود چنین نوشتہ کہ درین استفتائے
مولوی عبد الحکیم سہ مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر تغلیط
تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر فتوائے
شاہ عبد العزیز صاحب بحرمت آن وازین ہر سہ مطلب مطلب سوم قابل آن نیست
کہ اہل علم تعرض بآن نمائد بلکہ بمقتضائے ادفع بالحسنۃ السیئۃ اعراض ازان
فرمائد ومطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بدانشمندانست
مطلب اول را بطرزی تقریر باید کرد کہ عام وخاص دریافت نمائند باز نوشتہ
کہ جائے اشتباہ درین زمانہ ودرین دیار در صور تہا ئیست کہ ذبح برائے مردگان
میکنند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فاتحہ
دستورست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکنند وطعام آن پختہ میخورانند
وثواب آن طعام بروح میت میرسانند پس درینصورت حیوان مذبوح
حلال ست ہرگز شبہ دران نیست واگر کسے نذر مقرر کند پس نذر ہم اگر برگوشت
واقع ست آن گوشت حلال ست بیانش آنکہ اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت
من برآئد اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم واینقدر طعام نیاز ایشان
مردم را بخورانم اگرچہ درین نذر گفتگو ہست لیکن طعام حلال ست وہمچنین ست
گوشت مثلاً اگر شخصے بگوید کہ دو من گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب بعد

چشتیه ارزانی داشت باز در صراط المستقیم نوشته که حضرت مرتضی رضی الله عنه
را یکنوع تفضیل بر شیخین هم ثابت وآن بجهت کثرت اتباع ایشان و وساطت
مقامات ولایت بل سائر خدمات ست مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیره
همه از عهد کرامت مهد حضرت مرتضی تا انقراض دنیا بواسطهٔ ایشان ست و در سلطنت
سلاطین و امارت امرا همت ایشان را دخلی ست که بر سیاحان عالم ملکوت مخفی
نیست و نیز دران کتاب مذکور نوشته که اکابر این فریق در زمرهٔ ملائکه مدبرات
الامر که در تدبیر امور از جانب ملأ اعلی ملهم شده در اجرائے آن میکوشند معدودند
پس احوال این کرام را بر احوال ملائکه عظام قیاس باید کرد مولوی اسمٰعیل
در صراط المستقیم نوشته که چون حب ایمانی که حقیقتش غایت الفت ست ممزوج
بفرط تعظیم بکمال خود میرسد و رضا جوئی منعم حقیقی ظاهر و باطن و جوارح و قوائے
مومن پاک را بآثار و انوار خود مجلی و مزین میسازد او را بکنف ولایت خود گرفته
و زیر سایهٔ کفالت تربیت خود آورده جارحهٔ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میگرداند
باز دران نوشته که چنانچه چیلهٔ خاص ماذون مطلق در تصرف امتعه و اقمشهٔ
مولائے خود میباشد و تمام سلطنت او را بخود نسبت می نماید مثلاً چیلهٔ خاص بادشاه
هندوستان را میرسد که بگوید سلطنت ما از شهر کابل تا لب دریائے شور ست
همچنین اصحاب این مراتب علیه و ارباب این مناصب رفیعه ماذون مطلق
در تصرف عالم مثال و شهادت میباشند و این کبار اولی الایدی و الابصار
را میرسد که تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد که بگویند که
از عرش تا فرش سلطنت ماست باز در افادهٔ دوم از هدایت رابعهٔ آن کتاب

چرا کہ فاعلان این فعل تقرب در رہا کردن وی بمشقت ساختن آن منظور
می دارند با جانش و ذبحش سروکاری ندارند پس اگر مشرکی برائے بہوانی کبوترے
یا کنجشکے را بگذارد یا جاہل مسلمے بنام بزرگی رہا نماید وہمان کبوتر یا کنجشک را
شخصے شکار کردہ بخورد حلال است وہمین ست حال بچار یعنی سانڈ باین معنے کہ
ازین نام خللے دران نشدہ مقال مولوی اسماعیل دہلوی صراط المستقیم مین
مسطور مذکور ہے ۔ بعد بیان کمالات نبوت سید احمد صاحب یہ بیان مسطور ہے
کہ اما استفادۂ کمالات راہ ولایت پس قبل از تحصیل مبادی از مجاہدات و ریاضات
و اذکار و اشغال و مراقبات بطور علم لدنی حاصل شد نسبت قادریہ و نقشبندیہ
باین طور کہ روح مقدس جناب غوث الثقلین و جناب خواجہ بہاء الدین نقشبند
متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ تا قریب یکماہ تنازع در ما بین روحین مقدسین
ماندہ کہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضائے جذب حضرت ایشان تمامہ بجانب
خود میفرمود بعد انقراض زمان تنازع و وقوع مصالحت بر شرکت روزی
ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گر شدند و تا قریب یکپاس ہر دو
امام بر نفس نفیس ایشان توجہ قوی و تاثیر زور آور میفرمودند تا آنکہ در ہمان
یکپاس نسبت ہر دو طریقہ نصیب ایشان گردید و نسبت چشتیہ بدینطور کہ روزے
حضرت ایشان بر مرقد منور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الاقطاب
بختیار کاکی قدس سرہ مراقب نشستند درین اثنا بروح پر فتوح ایشان ملاقات
متحقق شد و آن جناب توجہ بس قوی فرمودند کہ بآن سبب ابتدائے حصول
نسبت چشتیہ متحقق شد بعد مدتے حق جل و علا بلا توسط احدی اختتام نسبت

ایامی بینی که در عشق مجازی عاشق را مشاهدهٔ جمال معشوق و قرب و وصال
او مطلوب میباشد اگرچه آن معشوق از قرب این عاشق متاذی باشد و بسا است
که معشوقان مجازی عشاق خود را از دیده بازی و آمد و رفت در مجلس خود ممانعت
میکنند بلکه نوبت بسبب دشنام و اخراج از محله و دیار خود میرسد و آن عشاق هیچگونه
از دیده بازی و آمد و رفت محافل معشوقان دست بردار نمیشوند بلکه مقتول
شدن از دست معشوقان و جان در کوی آنها باختن را کمال فخر و علو همت شمارند و
هیچ کلام شکایت بر زبان ایشان نمیگذرد باز در باب اخیر نوشته شد بلکه ارباب این کمال باصطفا
و اجتبا و مقبولیت و محبوبیت فائز میشوند و قدم راسخ در مقعد صدق نصیبهٔ ایشان
میگردد و بلحوق نسبت اعلے فائز میگردند و به بندهٔ خاص و عبد باختصاص ملقب
میشوند البته میلانی بسوی امور مرغوبهٔ دارین بنابر دخول آن امور در خزائن
مولائی خود و عدم انجام آنها از طلب امری از امور اگرچه بس رفیع و بدیع باشد
بسبب رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت در دل ایشان حادث میشود نه بوجهیکه
آن امور را بنا بر جزای اعمال خود طلب نمایند بلکه بوجهیکه مقتضای علاقهٔ عبودیت
رونق گیرد لهذا اطلاب حظوظ نفسانیه در حق ایشان موجب ازدیاد قرب میباشد
نه مورث بعد نظم موسی اندر درخت آتش دید ؛ سبز تر میشد آن درخت از نار ؛
شهوت و حرص مرد صاحب دل ؛ همچنین دان این چنین انگار ؛ القصه چون ارباب
این کمال باین مقام و حال میرسند بسبب اختلاف استعدادات جبلیه سه فریق میگردند
قومی بسبب کمال علو منصب خود و شدت رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت مرغوبات
و مکروهات کونین را و مصائب و مشکلات دارین را از امور خسیسه دنیه دانسته التفاتی

نوشته اگر نیک تامل کنی دریابی که محبت امثال این کرام خود شعار ایمان
محب و علامت تقوی اوست ذلک ومن یعظم شعائر الله فانها من
تقوی القلوب و بغض شباه این عظام امارت نفاق مبغض و نشان شقاوت
اوست که لا یحبه الا مومن تقی و لا یبغضه الا منافق شقی اشارتی
[illegible] هم از هدایت ثالثه در بیان آثار حب عشقی نوشته
که از جمله آن شدت تعلق قلب است بمرشد خود مستقلا یعنی نه بآن ملاحظه
که این شخص نا داد فیض حضرت حق ست و واسطه هدایت اوست بلکه
بحیثیتیکه تعلق عشق همان میگردد چنانکه یکی از اکابر این طریق فرموده که اگر
حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید هر آئنه مرا باو التفات در کار
نیست و در افادۀ اولی این هدایت نوشته که از جمله آثار حب عشقی آنست که
انخراق حجاب بشری و وصول روح الهی باصل خود میکند و بس رعایت
هیچ قانونی خواه قانون شرع باشد خواه قانون ادب و نه ابتغای رضای
کسی مقصود ازین کلام آنست که چون صاحب شغل اضمحلال صاحب این حال
در مشاهدۀ جمال ذوالجلال میخواهد و بس بهر راهیکه بدست آید خصوصیت هیچ
طریق را مقتضای آن شغل نیست مثلا اگر صاحب این حال [illegible] حصول
مقصود خود در استماع مزامیر و عشق مجازی و شغل برزخ و تخلیۀ اوقات از
اذکار و طاعات و امثال آنها از امور ممنوعه شرعا بهم رسد البته از صمیم قلب
او میلانی بسوی این امور پیدا خواهد گرفت اگرچه آن صاحب حال از راه
تدین و تشرع از ظهور آثار این داعیه مانع آید بلکه در ازالۀ آن جهد کند

واقران خود بدست می آید فائدہ اگرچہ تفضیلِ یک فرقہ ازین فرق ثلثہ بر فرقتین اُخریین من جمیع الوجوہ غلطِ محض وخطا صریح است ع ہر گلی را رنگ وبوئی دیگر ست لیکن قوم ثالث را بنظر ازدیاد اعتبار وجاہ در ملاء اعلی بر قوم ثانی فضیلتے کہ ہست بر ہیچکی از اہل فطانت پوشیدہ نیست وہمچنین قوم ثانی را بنظر ظہور مقتضیات علاقہ عبودیت وحصول مقام وسالت فیما بین الرب وخلقہ در وصولِ فیوضِ غیبیہ بجمہور ناس بسبب سعی ایشان در شفاعات بر قوم اول فضیلتے کہ ہست بر ہیچکی از عقلا پوشیدہ نیست ودر بابِ دوم ازان کتاب نوشتہ کہ مرشد بلاریب وسیلۂ راہِ خدائے تعالی ست قال اللہ تعالی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پس تالاش مرشد بنا بر فلاح حقیقی وفوز تحقیقی بیش از مجاہدہ ضرور ست وسنۃ اللہ برہمین منوال جاریست لہذا بدونِ مرشد راہ یابی نادرست پس میباید کہ مرشد کسے را گیر دکہ بوجہے مخالف شرع شریف نبود و بر طریق مستقیم نہایت راسخ القدم باشد واوامر مرشد وہادئے خود مقرر نمائد و آنچہ خلاف شرع گوید ہرگز اتباع آن نکند کہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ومحبت مرشد باینطور باید کہ مال و جان خود را برائی رضا و آرام وی صرف نماند وہیچ دنیا را عزیز تر از رضامندی وی نداند چراکہ فائدۂ منفعتے کہ از مرشد حاصل میشود بہزار ہا مراتب بہتر از تمامی دنیاست واگر بعد عقد بیعت با مرشد طالب حق را امری منکر دران مرشد واضح گردد پس اگر آن منکر از قبیل فساد عقیدہ ہست عقدِ بیعت را از وی خلع کردہ ورا مرشد وپیر خود نداند واگر فساد عقیدہ نبود گو گناہِ کبیرہ باشد پس خلع مرشدیئ وے نکند لیکن اتباعش را در انکار حرام انگاشتہ سعی ظاہری وباطنے در نجات وے

بسوی طلب مرغوب و فرار از مکروه و ازالهٔ مصائب و استحلال مشکلات از صمیم قلب ایشان سر بر نمیزند بسبب هجوم سکرِ محبت و عدم تمیز در مابین مکروه و مرغوب بلکه بسبب کمال علوّ مناصبِ ایشان و دنوّ این امور مذکوره الحق که پایهٔ ایشان بس بلند ست از آنکه بامثال این امور در قلوب ایشان التفاتی بهم رسد و سرور و ابتهاج بان مناصب اعلی ست از آنکه فرحتی دیگر طلب نماید اگرچه اورا پایهٔ عرض حاجات بهم رسیده است بحدیکه بنظر عنایاتِ ربانی و کفالت یزدانی دعای او واجب الاجابت و تعوّذ او واجب القبول گردیده و قومی دیگر در عرض حاجات و استحلال مشکلات و طلب مرغوبات و استرداد مکروهات و سعی در شفاعات بنابر استحکام علاقهٔ عبودیت و اظهار حاجت که شعار بندگی ست و بنابر رحمت بر اهل اضطراب ذوالحاجات چالاک و سرگرم میباشند و قومی دیگر هم مشربِ فریق ثانی میباشند که در دل ایشان تقاضای طلب مرغوبات و استحلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات حادث میشود لیکن بسبب کمال تادّب و غایت اعتماد بر کفالت حضرت حق باوجود کمال اعتقاد احاطهٔ علم ازلی بسرائر اشیاء و بواطن امور بلسان حال اکتفا کرده زبان قال را در اکثر احوال بعمل نمی آرند که عِلْمُهٗ بِحَالِیْ حَسْبِیْ عَنْ سُؤَالِیْ بیان شان امثال این اعیانست و حق جل و علا البته دعائی حالی ایشان قبول میفرماید و حوائج قلبیه ایشانرا انجاح میفرماید باینوجه که مقتضای قلبی ایشان را خود بخود بلا تقریب بر روی کار می آرد و ایشانرا بلکه سائر عظمای محافل قرب را مطلع میسازد که ایجاد این امر محض برای استرضای ایشان و تنفیذ تقاضای قلبی ایشان متحقق گردیده و این امر باعث مزید اعتبار و موجب کمال افتخار ایشان میگردد و ایشانرا وجاهتی بس رفیعه بسبب این معامله درمثال

رب البریات ان الذین امنوا و عملوا الصلحات قال فی مفاتیح الغیب هذه الایة تدل
علی ان الاعمال غیر داخلة فی مسمی الایمان لانه لما ذکر الایمان ثم عطف علیه
العمل الصالح وجب التغایر والالزم التکرار وهو خلاف الاصل قال فی انوار التنزیل
وعطف العمل علی الایمان یدل علی خروجه عن مسماه وایضا قال فیه والذی یدل
علی انه التصدیق وحده انه سبحانه وتعالی اضاف الایمان الی القلب فقال اولئک
کتب فی قلوبهم الایمان وقلبه مطمئن بالایمان ولم تؤمن قلوبهم ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم وعطف علیه العمل الصالح فی مواضع لاتحصی وقرنه
بالمعاصی مع ما فیه من قلة التغییر انتهی وایضا قال الله الملک العلام یا ایها
الذین امنوا کتب علیکم الصیام وایضا قال الله سبحانه تبارک وتعالی یا ایها الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی والقصاص انما یجب علی القاتل المتعمد ثم ان الله
سبحانه خاطبه بقوله یا ایها الذین امنوا فدل هذا علی انه مومن ای عزیز و فر
تمیز ملخص کلام یہ ہے درین مرام ؛ کہ رکنِ توحید اعتقادِ حصرِ الوہیت ہی در ذاتِ
واحد ملکِ علام ؛ اور اقرارِ زبان شرطِ اجرائے احکام ہے نزدِ حضراتِ کرام ؛
اور اعمالِ خیر فروعاتِ ایمان و اسلام سے ہین لاکلام ؛ کیونکہ توحید و ایمان بدون اعمالِ
خیر متحقق ہوتا ہی بنص رب الانام ؛ اور بغیر توحید ہمہ اعمالِ خیر ہباءً منثورا ہین
یوم القیام ؛ اور ایسا ہی رکنِ اشراک اعتقادِ شرکت ہے الوہیت مین ای فہام
اور اقرار بشرک شرط ہی کما مرّ فی الارقام ؛ اور اعمالِ شر فروع و عوارض ہین علی
الدوام ؛ کیونکہ بغیران عوارض کے شرک متحقق ہوتا ہی باصلِ تام ؛ اور بدون
شرک وہ غیر معتبر ہین نزدِ جمیع اعلام ؛ پس مشرک اعتقاد رکھتا ہی وصف خاص کو عام

ازان بلیہ کما ینبغی بجا آرد باز در ہمان باب نوشتہ کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن
معاذ را بعد التماس ایشان کہ مادرم فوت شدہ و یارای گفتن نیافت و اگر می یافت
وصیتے میکرد پس برای وی اگر چیزے بکنم نفع بوی خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن
و بگو کہ این برائے مادر سعد ست و خواندن سورۂ یس ست کہ بقید روز جمعہ و زیارت
قبر والدین وارد شدہ و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از طرف برادر خود
یعنی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ بعد وفاتش بردہا آزاد کردند و برہمین قیاس باید کرد
سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان اداشود ثواب آن بروح کسے از
گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی ست لیس این
خود البتہ بہتر و مستحسن ست و اگر آن کس کہ ثواب بروحش میرساند از اہل حقوق
اوست بمقدار حق وے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ ترخواہد شد پس در
خوبی این قدر امراز امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ
نیست یقول المولف المسکین انا واللہ رفیق المحبین اگر چہ بفحوائے صدق انتمائے
الکلام یجر الی الکلام بیان طوال از روئے مثال ضمناً نگارہی ہے اما فوائد عدیدہ
اور عوائد سدیدہ سے نہ خالی وہ بیان عند اولی الابصار ہے از انجملہ یہ کہ عبارات
تقویۃ الایمان مذکورہ سے لاریب آشکار ہے کہ نزد فرقۂ وہابیہ تصدیق جنان
اور اقرار لسان کا حقیقت ایمان مین نہین اعتبار ہے محض اعمال پر ایمان و کفر کا
اونکے نزدیک مدار ہے اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے رکن ایمان تصدیق
جنان بلا انکار ہے اور اقرار لسان شرط اجرائے احکام بالبرہان معتبر و مختار
ہے و اما العمل بالارکان فغیر داخل فی حقیقۃ الایمان و قد صرح بہ کتاب

باز از فتح العزیز نقل کردہ کہ این شرک در تسمیہ است نہ در عبادت پس جبکہ اونہین کے
رئیس و مقتدا سے معنائے شرک غیر کفر آشکار ہی ٭ لا بلکہ اونکے دفتر مین معنائے
شرک طاعت بھی نگار ہے ٭ تو ہر لفظ شرک پر اطلاقِ کفر مقتضائے ہوا جس نفسانی
اور نشانِ فقدانِ بصیرت ہے ٭ پیشۂ القائے وساوسِ شیطانی اور اظہار خبث
سریرت ہے ٭ اور طرفہ تر یہ کہ مشرکانِ زمان رسولکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اہل
توحید ٹھہرانا ٭ اور افعالِ حسنہ و مکروہ پر حکم کفر دیکر امتِ محمدیہ اہل توحید کو کافر بنانا
صفتِ معبودیّت جو خاص ہے برائے ایزدِ ملک علّام ٭ مشرکین نے اوسکو اپنے
زعم و وہم مین اعتقاد کیا وصفِ عام ٭ پس شریک مقرر کیا اوسمین غیر خدا کو
مثل اصنام ٭ اور فرقۂ خارجیۂ ہندیہ مشہورہ بوہابیۂ نجدیّہ نے صفتِ عام کو خاص
کیا برائے ربّ الانام ٭ اور وہ صفتِ محبوبیّت و شفاعتِ خواص بندگان پروردگار
ہی ٭ اور تفویضِ امور و تدبیر و تصرّف درین دار ہے ٭ اور یہ صفت باتفاقِ ہمہ
شرایع ثابت برائے مقربانِ کردگار ہے ٭ مشرکانِ عرب نے اون مقربانِ
الہی کو اپنے خیالِ خام مین معبود ٹھہرایا ٭ توحیدِ معبودِ برحق سے باستیلائی اوہام
منھ پھرایا ٭ خارجیان ہندیّہ وہابیانِ نجدیّہ نے اون مقربان الہی کو تشبیہ دیا
باصنام ٭ کہ صفتِ عامہ کو انہون نے خاص کیا برائے ایزد ملکِ علّام ٭ پس
جسطور کلمۂ طیبہ سے مذہبِ مشرکین مردود ہے ٭ اوسیطور مذہب فرقۂ وہابیہ
کلمۂ طیبہ سے نابود ہے ٭ کیونکہ اعتقادِ مشرکین بمعبودیّت اصنام نصوص قاطعہ سے
آشکار ہی ٭ اور خارجیۂ ہندیّۂ وہابیۂ نجدیّہ کو مشرکین کے اعتقادِ معبودیّت بتان سے
انکار ہے ٭ چنانچہ تقویۃ الایمان کے بابِ اوّل مین ایسا مسطور ہی ٭ اور اسی سے ذرّیت

اور وہ اثباتِ شریک ہے الوہیت مین بالاہتمام ؛ خواہ بمعنائے وجوب الوجود ہو جیساکہ اعتقادِ آتش پرستان تمام ؛ خواہ بمعنائی استحقاقِ عبادت ہو جیساکہ اعتقادِ عبدۃ الاصنام ؛ اور یہی شرک غیر مغفور ہے اس آیت پُر ہدایت مین بلا امتراء کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَاءُ یہی شرک کفر ہے نزد محققان ؛ یہی ضدِ توحید یہی مُخرجِ ایمان ؛ قال فی شرح العقائد ان الاشراك ھو اثبات الشريك فی الالوھیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام اور لفظِ شرک جو وارد ہی بعض اشیا پر وراخبار ؛ مثل طیرہ وغیرہ حلف بغیر پروردگار ؛ تو اوسّے نہ مراد شرکِ مذکور ہے عند اولی الابصار ؛ چنانچہ نجم المبین مین یہ بیان خوب مفصّل وعیان ہی نگار ؛ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد مین یہ حدیث مسطور ہے ؛ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور ہی کہ ؛ ان الطیرۃ شرك ولکن اللہ یذھبه بالتوکل یعنی شگن وشگون ایک شرکِ موہوم ہے ؛ ولیکن بامر الٰہی توکّل سے وہ معدوم ہی ؛ پس اگر طیرہ کفر ضد ایمان ہی ؛ تو پھر توکّل سے کیونکر زائل ہگیان ہے ؛ ذرّیت اسماعیلیہ مائۃ مسائلِ اسحاقیہ سے اس عبارت کو مطالعہ فرماوے ؛ خواہ نخواہ شرک خانہ پرورسے نبیرہ شاہ عبدالعزیز کو کافر نباوے کہ در کتاب نہایۃ الاثیر مذکور ست ومنه الحدیث الطیرۃ شرك ولکن اللہ یذھبه بالتوکل جعل الطیرۃ شرکا للہ فی اعتقاد جلب النفع ودفع الضرر ولیس الکفر باللہ لانه لوکان کفرا لما ذھب بالتوکل بازنوشتہ کہ شرک بمعنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن مذکور ست الشرك علی اوجهٍ منها الطاعة کقوله تعالی فلما اتاھما صالحا جعلا له شرکاء فیما آتاھما

بندگان خود خلعت الوہیت داده ہست ورضا وسخط ایشان در سائر بندگان اثر می کند پس واجب میدانستند تقرب بان بندگان خاص تا شائستگی قبول ملک مطلق حاصل شود وشفاعت برای ایشان در مجاری امور درجه پذیرائی یابد وبملاحظهٔ این امور سجده بسوی ایشان وذبح وحلف بنام ایشان واستعانت در امور ضروریه بقدرت کن فیکون ایشان تجویز می نمودند وصورتها از سنگ وصفر وروئین ومثل آن تراشیده قبلهٔ توجه بآن ارواح ساختند وجاہلان رفته رفته آن سنگہارا بذاتہا خود معبود انگاشتند وخلط عظیم راه یافت انتہی وحضرت شاه ولی الله رحمه الله در حجة الله البالغه فرموده که خلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فحملوا الالفاظ المستعملة المتشابهة على غير محلها كما حملوا المحبوبية والشفاعة التى اثبتهما الله تعالى فى قاطبة الشرائع لخواص البشر على غير محلهما وكما حملوا اصدور خرق العوائد والاشراقات على انتقال العلم والتسخير الاقصيان الى هذا الذى يرى فيه والحق ان ذلك كله يرجع الى قوى ناسوتية او روحانية تعد لنزول التدبير الالهى على وجه وليس من الايجاد والامور المختصة بالواجب فى شيئ وهم دران كتاب نوشته كان من زندقتهم قولهم ان هناك اشخاص من الملائكة والارواح تدبر اهل الارض فيما دون الامور العظام من اصلاح حال العابد فيما يرجع الى خويصة نفسه واولاده وامواله وشبهوهم بحال المملوك الى ملك الملوك وبحال الشفعاء والندماء بالنسبة الى السلطان المتصرف بالجبروت ومنشاء ذلك مانطقت به الشرائع من تفويض الامور الى الملائكة واستجابة دعاء المقربين من الناس فظنوا ذلك كتصرف الملوك فيا سالغائب على

اسماعیلیہ مخمور و بے شعور ہے کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے
برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسیکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے
مقابل طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی کفر اور شرک اونکا تھا سو جو کوئی
کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل
اور وہ شرک مین برابر ہے خذلہم اللہ انی یؤفکون کبکبوا فی جہنم وانہم
جنود ابلیس اجمعون مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در شان نزول
آیت پر دایت والٰہکم الٰہ واحد فرمودہ کہ ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی
صالح و ابو الشیخ روایت کردہ اند کہ چون این آیت در مدینہ منورہ نازل شد
کافران مکہ معظمہ این را شنیدہ خیلے تعجب کردند و گفتند کہ کیف یسع الناس الٰہ واحد
وان محمدا یقول الٰہکم الٰہ واحد فلیاتنا بایۃ ان کان من الصادقین انتہی
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ در فوز الکبیر نوشتہ شرک آنست کہ غیر خدا را صفات مختصہ
خدا اثبات نمائد مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون میشود یا علم ذاتی
غیر از اکتساب بحواس و دلیل عقل و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفائے مریض
باز فرمودہ کہ شرک این مشرکان در امور خاصہ ببعضی بندگان بود گمان میکردند کہ
مانند آنکہ بادشاہ عظیم القدر بندگان خاص خود را باطراف ممالک میفرستد و ایشانرا
در امور جزئیہ تا وقتیکہ حکم صریح بادشاہ نشدہ است مختار و متصرف میدارد و خود بامور
جزئیہ بندگان نمی پردازد و حوالۂ سائر بندگان بقہارمہ میکند و شفاعت قہارمہ
در باب خادمان و متوسلان ایشان قبول می نمائد ہمچنین ملک علی الاطلاق بعضے

جناب رسول پر حکم تکفیر و شرک جاری کیا؛ اور اپنی ذواتِ خباثت آیات کو وادیٔ خسران و بادیۂ ضلالان مین ساری کیا؛ اور حالانکہ ضرورت و لزوم تعریف اعتقادِ مذکور؛ کتبِ شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ سے ہی مسطور؛ پس جبکہ اونکو ہمہ امتِ محمدیہ کی تصدیق و اقرار کا انکار ہی؛ تو کب اونکو تصدیق حضرت ابوطالب کا اقرار ہے؛ بلکہ ایمانِ والدین سید الثقلین سے بھی اُنکو فرار ہے؛ ہان ایمانِ یزید پلید پر ہر ایک وہابی جان نثار ہے؛ اور مروان مقتدائے اہلِ خسران اونکا از بسکہ دلدار ہے؛ اونکی توحید کا نشان تقویۃ الایمان با فائے فریب و فساد آشکار ہے؛ اللھم احفظنا من ھوا جس تلک الملحدین؛ واعصمنا من وساوس ھولاء الشیاطین؛ بجاہ حبیبک نبی المرسلین وبحرمۃ آلہ واصحابہ الطاہرین؛

حُرُوفٌ مَعَانٍ اَوْ عُقُودُ جَوَاهِرٍ ۔۔۔ تُحَاكِي مَصَابِيحَ النُّجُومِ الظَّوَاهِرِ

تَرُوحُ بِاَرْوَاحِ الْمَحَامِدِ حُسْنُهَا ۔۔۔ فَيَرْقَى بِهَا فِي سَامِيَاتِ الْمَفَاخِرِ

تَخَيَّرْتُهَا لِلْهَاشِمِيِّ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ حَمِيدِ الْمَسَاعِي خَيْرِ بَادٍ وَحَاضِرِ

نَبِيٌّ اَتَى وَالنَّاسُ فِي جَاهِلِيَّةٍ ۔۔۔ يَخُوضُونَ فِي بَحْرٍ مِنَ الشِّرْكِ زَاخِرِ

عَلَى الْغَيِّ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ قَدْ ۔۔۔ هَوَتْ بِهِمُ الْاَهْوَاءُ اِلَى غَيْرِ نَاصِرِ

فَمَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْهُ ظِلَّ هِدَايَةٍ ۔۔۔ وَاَرْشَدَ مِنْهُمْ لِلْهُدٰى كُلَّ حَائِرِ

لَهُ مُعْجِزَاتُ الْوَحْيِ لَا قَوْلَ كَاهِنٍ ۔۔۔ كَمَا زَعَمُوا زُوْرًا وَلَا قَوْلَ شَاعِرِ

عَزِيزٌ عَنِ الْاِفْكِ الَّذِي يَفْتَرُونَهُ ۔۔۔ عَلَى اللهِ مِنْ تَحْرِيمِ ذَاتِ الْبَحَائِرِ

وَعَنْ رِجْسِ اَوْثَانٍ وَخَمْرٍ وَمَيْسِرٍ ۔۔۔ وَطُغْيَانِ اَنْصَابٍ وَاَزْلَامِ فَاجِرِ

الشاہد عبارت مذکورۂ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے صاف صاف آشکار ہے ؛
کہ اعتقادِ مشرکانِ عرب بمعبودیّتِ اصنام متحقق بلا انکار ہے ؛ اور اسی معبودیت
پر شرعًا شرک کا مدار ہے ؛ کہ وَلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا فرمان پروردگار ہے ؛
اور امورِ جزئیّہ مین متصرف بالاستقلال ؛ اور شفاعت بتانِ معبودہ کو نزد ایزدِ
متعال ؛ گو وہ شفاعت ناپسندیدہ ہو نزد خدائے ذوالجلال ؛ واجب القبول
اعتقاد رکھتے تھے وہ مشرکانِ اصحابِ نکال ؛ اگرچہ بتون کو امورِ عظام مین مالک
علی الاطلاق نہین جانتے تھے درہمہ حال ؛ اور صاحب تقویۃ الایمان اور اوسکے
متّبعان سطور سے ہین قائلین ؛ کہ مشرکانِ عرب معبودیّتِ اصنام کے ہرگز نہ تھے
معتقدین ؛ فقط نذر و نیاز و ندائے اصنام اور امید شفاعتِ بتان علی الدوام
سے تھے وہ مشرکین ؛ پس مدارِ شرک افعال پر قرار دیا ؛ اور رکنِ شرک معبودیت
اصنام سے فرار کیا ؛ اور وہ اعمال جو عوارض اعتقادِ شرک ہین بالیقین ؛ مثل
طواف و سجدہ و قرابین وغیرہا افعالِ مشرکین ؛ اور بغیر اعتقادِ شرک اونکا اعتبار
نہین عند المحققین ؛ یعنے اونکے فاعلین بلا اعتقادِ شرک اونسے نہ ہرگز مشرکین
اور بغیر اونکے شرک متحقق الوجود ہی عند المبصرین ؛ اونکو رکنِ شرک تصور کیا
باستیلائی وساوسِ لعین ؛ اور حالِ افعالِ موحدان کہ جنکو رکنِ شرک ٹھرایا
منکرین ؛ یہ کہ بعضی مباح اور بعض حرام ؛ اور بعضے مستحب اور بعضے مسنون و واجب
لاکلام ؛ پس اس فرقۂ شیطانیّہ نے افعالِ مذکورہ کو اصل شرک ٹھہرایا ؛ اور تفریق
اعتقادِ قدرتِ غیر خدا مستقلّہ و غیر مستقلّہ سے منھ پھرایا ؛ اوس تفریق آباؤ اجدادِ طیبۃ
ودینیّہ کو دفعۃً سینۂ پرکینہ سے مٹایا ؛ اور اپنے اصول اور سائر مومنانِ فحولِ اہت

در وصولِ فیوض غیبیہ بھی وہان مرقوم ہی ؛ و در سلطنت سلاطین و امارت امرا
علی مرتضی را دخلی ست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست نیز اوسی کتاب سی معلوم ہے
تیسرا فائدہ یہ کہ استمداد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنوع و محظور ہے ؛ اور
استمدادِ مقربانِ اہل برزخ سے بطورِ توسّل جائز و مستحسن بلافتور ہے ؛ چنانچہ عبارات
اجدادِ مولوی اسماعیلِ دہلوی سے بالتصریح پر عیان ہی ؛ اور خود مولوی اسماعیل
بھی جوازِ استمدادِ اہل قبور کا صراط المستقیم مین قائل اگرچہ صاحب تقویۃ الایمان
ہی ؛ **چوتھا فائدہ** یہ کہ فاتحۂ مرسومہ اور اعراس بزرگان اور منت و نذر و نیاز
حضراتِ مقربانِ الہی مستحسن بقیل وقال ہی ؛ چنانچہ تحفۂ اثنا عشریہ اور صراط المستقیم
اور رسالۂ مذکورۂ مولوی اسماعیل سے یہی امر ظاہر و باہر خوش آل ہی ؛ اما اسراف
و ریاکاری و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص بفاتحۂ مرسومہ
و اعراس بزرگان ہے ؛ بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سنن و مستحبات مین ہر ایک
امرِ غیر مشروع محظور و ممنوع بیگمان ہے ؛ اور یہ مسئلہ فرقۂ وہابیہ پر نہان ہی ؛
اور طفلِ نوخواندۂ مکتب پر عیان ہے ؛ **شعر** کلیدِ درِ دوزخ ست آن نماز ؛ کہ
بر روئی مردم گذاری دراز ؛ مولانا شاہ عبدالعزیز پر در بارۂ عرسِ آبا و اجداد
ایسا اعتراض مسطور ہے ؛ مفتی عبدالحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح
مین مذکور ہی کہ عرسِ بزرگانِ خود بر خود مثل فرض دانستہ سال بسال بر قبور
اجتماع کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را اوثنا یعبد میکنند انتہی سکا
جواب شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممدوح سے ایسا آشکار ہے ؛ اور یہی
کتابِ زبدۃ النصائح مین اس عبارت سے نگار ہی کہ **قولہ** عرس بزرگانِ خود

هَدَانَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ بِهَدْيِهِ ۔ وَاَوْرَى بِنُوْرِ الْحَقِّ نُوْرَ الْبَصَائِرِ
وَعَلَّمَنَا الْاَحْكَامَ وَالرُّشْدَ رَحْمَةً ۔ لَنَا وَوَقَانَا دَائِرَاتِ الدَّوَائِرِ
فَنَحْنُ بِهِ فِيْ مِلَّةٍ خَيْرِ مِلَّةٍ ۔ عَلٰى خَيْرِ دِيْنٍ ظَاهِرٍ مُتَظَاهِرِ
فَكُنْ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اِعَانَةً ۔ لِذِيْ دَعْوَةٍ يَرْجُوْ اِقَالَةَ عَاثِرِ
وَمَا الظَّنُّ يَا مَوْلَايَ فِيْكَ بِخَائِبٍ ۔ وَلَا الْعَائِذُ اللَّاجِيْ اِلَيْكَ بِخَاسِرِ
فَاِنِّيْ عَلٰى قُرْبِيْ وَبُعْدِيْ رَفِيْقُكُمْ ۔ وَمَادِحُكُمْ فِيْ كُلِّ نَادٍ وَسَامِرِ
فَكُنْ مِرْآدِيْ لِلدُّنْيَا عِيَاثِيْ وَنَاصِرِيْ ۔ وَغَوْثِيْ عَلٰى بَاغٍ عَلَيَّ وَغَادِرِ
فَلَيْسَ لَنَا يَوْمَ الْمَعَادِ ذَخِيْرَةٌ ۔ بِلَا وَجْهِكَ الْمَيْمُوْنِ خَيْرِ الذَّخَائِرِ
فَمَا طَمَعَ الرَّاجُوْنَ مِنْ مَطْلَبِ الْغِنٰى ۔ سِوَاكَ وَمَا رَاجِيْ سِوَاكَ بِظَافِرِ
وَصَلّٰى عَلَيْكَ اللّٰهُ مَا حَنَّ رَاعِدٌ ۔ وَمَا لَاحَ بَرْقٌ فِيْ دَيَاجِي الدَّيَاجِرِ
صَلٰوةً تُسَامِي الشَّمْسَ نُوْرًا وَرِفْعَةً ۔ وَتُزْرِيْ بِرَيَّاهَا عَبِيْرَ الْمَتَاجِرِ
تَخُصُّكَ يَا فَرْدَ الْوُجُوْدِ وَتَنْثَنِيْ ۔ عَلٰى آلِكَ الْغُرِّ الْكِرَامِ الْعَنَاصِرِ

دوسرا فائدہ یہ کہ عبارت فتح العزیز و صراط المستقیم سے متحقق ہوا عند المصنفین
کہ تصرف ملائکہ مدبرین اور اولیائے مقربین کا عالم دنیا مین ثابت ہی بالیقین
اور طلب حاجات اولیائے رب البریات سے جائز بلا فتور ہے ؛ کہ ارباب
حاجات حلّ مشکلات خود از انہا می طلبند وہی یابند فتح العزیز مین مسطور ہے
اور دعائے ولی واجب الاجابت و تعوذ او واجب القبول صراط المستقیم مین
نگارش ہے ؛ اور حلِ مشکلات خلائق محض برائے استرضائے ایشان و تنفیذ مقتضائے
قلبی ایشان بھی وہان آشکار ہے ؛ اور حصول مقام وسالت فیما بین الرب و خلقہ

ہندوان رہا کردہ بنامِ بتان مذبوحہ بالتسمیہ حلال ہی؛ تشہیر و تعیین بنام اصنام سے حرمت کی اوسمین نہین قیل وقال ہی؛ یہ مضمون حلّت مشحون ثابت ہی بے چراؤ چون رسالۂ مولوی اسمٰعیل دہلوی سے جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے؛ تو اسّے بطلان اس بیانِ پُرخسرانِ تقویۃ الایمان کا اظہر من الشمس بلا فتور ہی؛ کہ جیسا سور اور لوہو اور مردار ناپاک و حرام ہی ایسا وہ جانور بھی ناپاک و حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کے سوائی کسی اور کے نام کا ٹھہرایا اس آیت اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ مین کچھہ اسبات کا مذکور نہین کہ اُس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدّو کا ہی وہ حرام ہو جاتا ہی پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادا کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت ہوتا ہی انتہی اے عزیز وافر تمیز پیشۂ فرقۂ وہابیہ نیرنگی و شعبدہ بازی ہی؛ کار زمرۂ خارجیۂ ہندیہ بے ننگی و جعل سازی ہی کیونکہ ملّتِ وہابیت و حیا ضدّین ہین آشکار؛ اور اجتماع ضدّین ممکن نہین زینہار؛ اور یہ ضرب المثل متحقق ہی عند ذوی الافہام؛ اِنْ لَّمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ عَلَی الدَّوَام؛ اور اسکا معنے یہ ہے لا کلام؛ **شعر**

نہین گر حیا تجکو اے بے شعور	تو کر جو کہ چاہے ہمہ شر و زور
حیا شاخ ایمان نہ اسمین گمان	بلا شاخ ایمان رہی بے نشان

برخود او این طعن مبنی ست بر جہل باحوالِ مطعون علیہ زیرا کہ غیر از فرائض شرعیہ
مقررہ رہیچکس فرض نمیداند آری زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان
بامدادِ ثواب و تلاوتِ قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوبست
باجماع علما و تعیین روزِ عرس برائے آنست کہ آن روز مذکر انتقال ایشان
میباشد از دار العمل بدار الثواب والاہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح و نجاتست
خلف را لازمست کہ سلف خود را باین نوع برّ و احسان نمائد چنانچہ در احادیث مذکور ست
کہ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَہٗ و تلاوتِ قرآن و اہدائے ثواب را عبادت قرار دادن
مبنی بر کمالِ بلادت و افراط جہل ست باز فرمودند کہ اخرج ابن جریر عن
محمد بن ابراهيم رضي الله عنهما انه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ياتي قبور
الشهداء على راس كل حول فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار وابو بكر
وعمر وعثمان رضي الله عنهم وقال في التفسير الكبير بعد الحديث المذكور
والخلفاء الاربعة هكذا يفعلون انتهى یہ جواب پُرصواب جو شاہ صاحب
موصوف قدس اللہ سرہ المعروف سے مذکور ہی ۃ لاریب عین ردّ اعتراض
ذریتِ اسماعیلیہ واسحاقیہ نجدیہ در بارۂ منع عرس بلا فتور ہے۔ **پانچوان فائدہ**
یہ کہ اولیاء اللہ کے لیئے نذر و نیازِ جانور جائز بلا انکار ہے ۃ کہ مقصود اُسکے
گوشت وایصالِ ثواب برائے اولیائے کبار ہے ۃ کیونکہ نہ تشہیر بنام اولیاء
اللہ سے وہ ہرگز حرام ہی ۃ نہ لفظ نذر و نیاز بنام اولیاء اللہ سے حرمت کا
اوسمین کچھہ مرام ہے ۃ نہ نذرِ قبیح قلبی سے حرمت کا وہان کچھہ مدخل ہی ۃ
لاریب گوشت اوسکا حلال کسیطور ہرگز اوسمین نہین خلل ہی ۃ حتا کہ جانور

جو چاہا سو تحریر کیا : ایک چیز حلال کو ایکجا حلال اور اوسی کو دوسرے جائے
مین حرام تسطیر کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا ایسا فرمان واجب الاذعان
آشکار ہے اونکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین وہ نگارہ ہے : کہ ثمّ الذبح للطواغیت
امرٌ مبهمٌ ضُبط بما اُهلّ لغيرِ الله به و بما ذبح على النصب بما ذبحه غير المتدين بتحريم
الذبح بغير اسم الله وهم المسلمون واهل الكتاب وجرّ ذلك ان يوجب ذكر اسم الله
عند الذبح لانه لا يتحقق الفرقان بين الحلال والحرام بادي الرأي الا عند ذلك
وايضا ان الحكمة الالهية لما اباحت لهم الحيوانات التي هي مثلهم في الحياة وجعل
لهم الطّول عليها اوجبت ان لا يغفلوا عن هذه النعمة عند ازهاق ارواحها
وذلك ان يذكروا اسم الله عليها وهو قوله تعالى ليذكروا اسم الله على ما رزقهم
من بهيمة الانعام پس اب ذریاتِ اسماعیلیہ و اسحاقیہ معانی مقولۂ مذکورہ
مین غور فرماوین : استیلائے ہواجس نفسانی اور اقتضائے وساوس شیطانی
سے اپنے بزرگون کو مشرکین نہ بناوین : کہ لا يتحقق الفرقان بين الحلال والحرام
بادي الرأي الا عند ذلك شاہ ولی اللہ کا فرمان ہے : کہ ہرگز حلت و حرمت مین
فرق متحقق نہین مگر عند الذبح بیگمان ہے : بادی النظر قبلِ ذبح حلال و حرام
مین ہرگز ہرگز نہین فرقان ہے : لہذا تسمیہ عند الذبح فارق حلت و حرمت مین
پُر عیان ہے : یہ حکمت تسمیہ عند الذبح کو فکر کرے وہ ذریات : کہ اوسمین بھی قید
عند الذبح لازم و الزم ہے بالبینات : کہ ان لا يغفلوا عن هذه النعمة عند ازهاق
ارواح الحيوانات : اور عدم غفلت اس نعمت سے یہ ہے کہ عند الذبح ذکر کرین اسم
ایزدِ ملکِ علام : اور وہ یہ قولِ الٰہی ليذكروا اسم الله على ما رزقهم من بهيمة

حیا مُمِد خوف نزدِ مہان	نہین سب بے حیا کو غم دو جہان
حیا مانع شر ہے دمبدم	نہین گر حیا دل مین پھر کیا ہی غم

رسالۂ مرقومہ زبدۃ النصائح مین خود مولوی اسماعیل سے یہ مضمون بلا افراط و تفریط ہے ؛ کہ تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہِ تفسیر فتح العزیز مین پر تغلیط ہے ؛ اور نذر و نیازِ حضرات اولیاء اللہ شرعاً جائز و روا ہے ؛ گوشتِ ذبیحۂ منذورہ برائے اولیاء اللہ حلال بیچون و چرا ہے ؛ اگر نذر بطور قبیح ہی تو فعلِ فاعل حرام ہی ؛ امّا حلّتِ گوشت مین نہ ہرگز کچھہ کلام ہے ؛ اور اشتباہ ہی صورتِ محرّمہ کے ساتھہ آشکارا ہی اور حلّت اوسکی تفسیر احمدی اور استفتائے مولانا محمد مبین مین نگارش ہے ؛ اور گوشتِ جانوران مشہورہ بنامِ بتان بھی حلال ہی ؛ اوس شہرت سے حلّتِ گوشت مین نہین قیل و قال ہی ؛ چنانچہ عبارتِ رسالۂ مرقومہ جملہ عبارات مین بالا مذکور ہے ؛ اور رسالۂ مولوی اسماعیل زبدۃ النصائح مین مسطور ہے ؛ پس جو جانورِ مشہور بنامِ غیر خدا تقویۃ الایمان مین ناپاک و حرام ہی ؛ وہی جانورِ مشہور بنام غیر خدا رسالۂ مولویصاحب مین حلال بصد احترام ہے ؛ اور اگر شہرت کنندۂ جانور بنام غیر خدا پر شرک ثابت ہی نزد مولوی اسماعیل ؛ تو اوس رسالے کا تالیف کنندہ اور اوسمین حکمِ حلّتِ بجا دہندہ اوّل مشرک ہی بے قال و قیل اوّل اوس رسالے مین مولوی اسماعیل نے طریقِ شرک اپنی چیلونکو تعلیم فرمایا ؛ پھر تقویۃ الایمان مین اوسی تعلیم شرک سے خود بخود اپنے آپکو مشرک بنایا ؛ سچ ہی مَنْ حَفَرَ حُفْرَۃً لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ کردنی خویش آمدنی پیش شریعت خانہ پرور سے

مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہ کا مَا رُفِعَ بِہِ الصَّوت حسب لغت مذکور ہے :: تو وہان قید عند الذبح حسب عرفِ مقصود شرعًا معہود بھی مسطور ہے :: یا ذکرِ صنم ولات عزّیٰ عند الذبح قولِ اہل جاہلیت اصلِ شانِ نزول پُرنور ہے :: اور جس جائے معنے اُہِل کا ذبح حسب عرفِ مقصودِ کلام وودوا آشکار ہی :: تو وہان قیدِ عند الذبح ہرگز نہین نگار ہے :: اور یہ مضمون صدق مشحون تفاسیر محققین سے ہویدا ہی جمُ المُبین لرجم الشیاطین اور عنایتِ ربانیّہ دافعہ وساوس شیطانیّہ سے بھی پیدا ہی :: یہ بصائر جائے اختصار ہے :: اَمّا اسقدر تسطیر سزاوار ہے :: کہ قال فی التفسیر النیسابوری واما ما اہل بہ لغیر اللہ فمعناہ ما رفع بہ الصوت للصنم وذلک قول اہل الجاھلیۃ باسم اللات والعزی ثم قال ویستثنی عند عطا ومکحول والحسن والشعبی وسعید بن المسیب مما اہل بہ لغیر اللہ ذبائح اہل الکتاب اذا سمی علیہا باسم المسیح مثلا لاطلاق قولہ تعالی وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ولان النصرانی اذا سمی اللہ تعالی فانما یرید بہ المسیح وقال الامام مالک وابو حنیفۃ واصحابہ والشافعی رضی اللہ عنہم اذا ذبحوا باسم المسیح فقد اہلوا بہ لغیر اللہ فوجب ان یحرم واذا ذبحوا باسم اللہ فظاہر اللفظ یقتضی الحل ولا عبرۃ لغیر اللفظ وعن سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہ قال اذا سمعتم الیہود والنصاری یہلون لغیر اللہ فلا تاکلوا واذا لم تسمعوہم فکلوا فان اللہ قد احل ذبائحہم وھو اعلم بما یقولون انتہی قال فی مفاتیح الغیب فی جواب عطا وغیرہ رضی اللہ عنہم انما نحن کلفنا بالظاہر لا بالباطن فاذا ذبحہ باسم اللہ وجب ان یحل ولا سبیل لنا الی الباطن وقال فی سورۃ المائدۃ وما اہل لغیر اللہ بہ کانوا یقولون عند الذبح

الانعام ؛ یعنے حیات بن نوع حیوان مثل انسان ہی ؛ تو اونپر انکو قدرت وغلبہ بیکران ہی ؛ اکلِ حیوانِ ماکول انکے لیئے حلال بیگمان ہی ؛ لہذا لازم کہ اس نعمت کا شکرانہ ہر ایک انسان بجالاوے ؛ اور بوقتِ اداے شکر مین ہرگز غافل نہو جاوے اور وہ وقت نزد اخراج روحہاے جانوران ہی ؛ پس عند الذبح ذکر اسمِ خدا شکر بادل وجان ہی ؛ اور لیذکروا اسم اللہ بہی فرمانِ خالق زمین وآسمان ہی ؛ پس یہ ہذیان مولوی اسماعیل جو تشریعِ جدید تقویۃ الایمان ہے ؛ کہ آیت اَوْفِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ مین کچھہ اس بات کا مذکور نہین کہ اوس جانور کے ذبح کرنیکے وقت کسی مخلوق کا نام لیجیئے جب حرام ہو پُر خسران ہی ؛ نقیضِ قولِ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نزد اہلِ یقان ہی ؛ جد اسماعیل کے نزدیک عند الذبح حلت وحرمت کا فرقان ہی ؛ اور مولوی اسماعیل کے نزدیک قیدِ حلت وحرمت عند الذبح خلافِ قرآن ہی ؛ شہرتِ قبلِ ذبح پر حلت وحرمت کا اوسکے نزدیک مدار ہی ؛ اور یہ ادعائے مذکور از بسکہ پُر شرور بطلانِ صریح اور طغیانِ فصیح آشکار ہے ؛ کیونکہ آیتِ اَوْفِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ جو قرآنِ شریف مین چار جائے لگا رہے ؛ تو ہر ایک مقام مین قیدِ تشہیر قبلِ ذبح موجبِ حلت وحرمت ہی مفقود ہے ؛ نعم تشہیر مقید بالقیود حلت وحرمت مین شرعًا مقصود ہے ؛ کیونکہ اہلِ بمعنی ذبح عرفِ عرب مین نہایت وبے غایت مشہور ومعہود ہی ؛ اور موافق عرفِ مذکور نزول قولِ ربِّ غفور ہر ایک جائے مسطور صحابہ کرام سے ماثور نزد اہلِ سعود ہی ؛ اور اسی پر اجماع سلف وخلفِ صالحین تاوقتِ مولانا شاہ عبد العزیز کتبِ ائمۂ دینِ متین مین محرر وموجود ہی ؛ لہذا جس تفسیر مین معنی

صلی اللہ علیہ وسلم بشرہ بذلک حیث قال اللہم علمہ التاویل انتہی قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی فتح الخبیر مما لابد من حفظہ فی علم التفسیر اہل بہ لغیر اللہ ذبح للطاغوت قال الشیخ النبیل علی انوار التنزیل معنی اہل ذبح انتہی وقال فی تبیین الحقائق لا یقال ان الایۃ وما اہل بہ لغیر اللہ مجملۃ لا بانّا نجیز هل ارید بہا ای رفع الصوت حال الذبح او الطبخ او حالۃ الاکل لانا نقول اجمع السلف علی ان المراد بہا حالۃ الذبح فتکون مفسرۃ فتم الاحتجاج بہا انتہی فتوائے مولانا شاہ عبد العزیز مین ایسا مسطور ہے ؛ اور اس تحریر سے بھی خوب وضح شرح ونزوہ ہے قال النووی رحمۃ اللہ فی شرح مسلم فی تفسیر ما اخرجہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ واما الذبح لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ کمن ذبح للصنم الی آخرہ اور فتاوائے عالمگیر مین یہ تحریر ہے ؛ اور تاتارخانیہ سے وہان تسطیر ہے ؛ اور اوسمین مختار الفتاوی سے مذکور ہے ؛ وغیرہا کتب فقہ مین بھی ایسا ہی مسطور ہے کہ مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارہم او الکافر لآلہتہم توکل لانہ سمی اللہ تعالی ویکرہ ای ذلک الفعل للمسلم مجوسی گاوی بمسلمانی داد کہ بنام نار کہ معبود او ست ذبح کند مسلم بنام خدا ذبح کرد گوشت او حلال است کذا فی الفوائد البرہانیہ عن الکتب الفقہیہ یقول العبد المسکین محمد خیر الدین صانہ اللہ من شر الحاسدین کہ اس تحریر منیر مسطور اور تحبیر خطیر مذکور سے صاف صاف ظاہر ہوا نہ اہل انصاف مبغضین عتساف کے نزدیک خوب شفاف باہر ہوا کہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین سیدنا عبد اللہ

باسم اللات والعزی فحرم الله تعالی ذلك انتهی وقال فی المعالم وما اهل به لغیر الله ای
ما ذبح للاصنام والطواغیت واصل الاهلال رفع الصوت وکانوا اذا ذبحوا لآلهتهم
یرفعون اصواتهم بذکرها فجری ذلك من امرهم حتی قیل لکل ذابح وان لم یجهر
بالتسمیة مهلّ وهکذا فی روح البیان وقال فی تنویر الاقتباس بالاسناد الی سیدنا
عبد الله بن عباس علیهما رضوان الله ملك الناس وما اهل به لغیر الله ما ذبح باسم
غیر الله عمدا للاصنام وقال فی سورة المائدة وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ ای ما
ذبح بغیر اسم الله متعمدا وقال فی سورة الانعام او فسقا ذبیحة اهل لغیر الله
به ای ذبح باسم غیر الله عمدا فانه رجس وقال فی سورة النحل وما اهل لغیر الله
ما ذبح بغیر اسم الله انتهی قال فی الارشاد وما اهل به لغیر الله ای رفع به الصوت
عند ذبحه للصنم وقال فی سورة المائدة وما اهل لغیر الله به ای رفع الصوت
لغیر الله عند ذبحه کقولهم باسم اللات والعزی وفی سورة الانعام او فسقا اهل
لغیر الله به صفة للفسق موضحة له ای ذبح علی اسم الاصنام انتهی قال فی الدر
المنثور اخرج ابن المنذر عن ابن عباس رضی الله عنهم فی قوله وما اهل قال
وما ذبح قال فی الاتقان فیما یستوعب تفسیر غریب القرآن عن ابن عباس رضی الله
عنهما فقال اهل به لغیر الله ذبح للطواغیت وقال فی شروط المفسر وقد روی الحاکم
فی المستدرك ان تفسیر الصحابی الذی شهد الوحی والتنزیل له حکم المرفوع
ثم قال ویجب ان یعلم ان النبی صلی الله علیه وسلم بیّن لاصحابه معانی القرآن
کما بیّن لهم الفاظه ثم قال ان تعارضت اقوال جماعة من الصحابة رضی الله عنهم
فان امکن الجمع فذاك وان تعذر قدم ابن عباس رضی الله عنهما لان النبی

الکریم سے وہ معنائے سقیم نزد ارباب عقل سلیم از بسکہ بیکار ہے ٭ لا بلکہ اوسی
تفسیر سے وہی تفسیر باطل و عاطل عند اولی الابصار ہے ٭ تفصیل اس اجمال کی
اور تبجیل اس مقال کی النجم المبین اور عنایت ربانیہ سے خوب آشکار ہے ٭ تفسیر
مذکور اور فتوائے مسطور کا جواب پر صواب حرفاً حرفاً وہان نگار ہے ٭ امّا یہان
بطور مشتے نمونہ خروارے اندک دلیل بسیار اسقدر تحریر سزاوار ہے ٭ کہ شاہ صاحب
مسطور تفسیر مین فرماتے ہین ٭ معنے اُہِلَّ بہ لغیر اللہ مین لاتے ہین ٭ کہ اُہِلَّ را
بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرفست ہرگز اہلال در لغت عرب و عرف آن
دیار و آن وقت بمعنی ذُبِحَ نیامدہ در ہیچ شعر و ہیچ عبارت بلکہ اہلال در لغت
عرب بمعنی بلند کردن آواز و شہرت دادنست و اگر اُہِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردہ شود
پس ذُبِحَ لغیر اللہ مراد خواہد شد ذُبِحَ باسم غیر اللہ از کجا فہمیدہ شود تا مدعائے این
مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال را بمعنے ذَبح گرفتن باز لغیر اللہ
را بجائے باسم غیر اللہ ساختن قریب تحریف کلام الٰہی میرسد انتہی معنائے تعبیر
مذکور یہ ہی بلا فتور کہ اُہِلَّ کو ذُبِحَ پر حمل کرنا خلاف لغت عرب و عرف بلا انکار ہے ٭
ہرگز اہلال بمعنے ذبح لغت و عرف آنوقت کسے شعر و عبارت سے نہین آشکار
ہے ٭ بلکہ اہلال کا معنے لغت عرب مین آواز بلند کرنا اور اشتہار ہے ٭ اور اگر
اُہِلَّ کو ذُبِحَ پر حمل کیا جاوے ٭ تو معنے ذُبِحَ لغیر اللہ صادق آوے ٭ ذبح باسم
غیر اللہ کیونکر صداقت پاوے ٭ تا مدعا ان آدمیونکا ظہور فرماوے ٭ پس اُہِلَّ
کا معنے ذُبِحَ ٹھہرانا ٭ پھر لغیر اللہ کا معنے باسم غیر اللہ بنانا ٭ یہ نہین ہے مگر
کلام الٰہی کو قریب تحریف پہنچانا ٭ انتہی سبحان اللہ خود شاہ صاحب موصوف

بن عباس علیہما رضوان اللہ المتین سے ماثور ہے؛ اور یہ تفسیر نزد حضرات محدثین حکماً مرفوع بالیقین متحقق پُرنور ہے؛ اور اسپر اتفاقِ سائر صحابہ و تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا فتور ہے؛ اور حضرات مفسرین اور فقہای دین کے کُتبِ متداولہ مین بھی یہی تفسیر مسطور ہے؛ کسی جائے اصل معنائے لغوی کے ہمراہ قید عند الذبح حسب معنائے عرفی آشکار ہے؛ اور کسی جائے اصل معنائے مقصودی حسب تفسیرِ شارع ذبح نگار ہے؛ یہان تک کہ ہر ذابح پر اطلاقِ لفظِ مُہِلّ بلا رفع صوت بالتسمیہ سزاوار ہے؛ یہی اطلاق اُس معنا کا مصداق موجب اجماع پُر وفاق بلا انکار ہے؛ قال فی السمین وغیرہ من زمرالمحققین لفظ ما فی قولہ تعالی وما اھل بہ لغیر اللہ موصول بمعنے الذی ومحلہا النصب عطفاً علی المیتہ ولفظ بہ قائم مقام الفاعل لاھل والباء بمعنے فی ولا بد من حذف مضاف ای فی ذبحہ لان المعنی وما صیح فی ذبحہ لغیر اللہ انتہی پس قیدِ عند الذبح جو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے مذکور ہے؛ تو وہ موافقِ ہمہ تفاسیرِ مفسرین اور مطابقِ کُتبِ حضراتِ فقہائے دین اور حضراتِ صحابۂ کرام اور تابعین عظام سے ماثور ہے؛ اور انکار قیدِ عند الذبح جو تقویۃ الایمان وغیرہ رسائل اہلِ طغیان فرقۂ نجدیّۂ وہابیان مین مسطور ہے؛ تو وہ مخالف ہمہ تفاسیر قرآن بلکہ تحریف معنائے حضرتِ فُرقان اور انکارِ اجماعِ اُمت ہمگیان از القائے وساوسِ شیطان سراسر افترا و زور ہے؛ اور جو معنے وما اُہِلّ بہ لغیر اللہ کا تفسیر فتح العزیز مین نگار ہے؛ تو وہ خود فتوائے شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ سے منسوخ و مردود بلا انکار ہے؛ اور اونکے جواباتِ مقالاتِ مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ

وبے غایت دور ہو ثم عصمت خاصۂ انبیائے کرام اور خصیصۂ ملائکۂ عظام
علیہم السلام عند ذوی الافہام بے فتور ہے اور جبکہ تفاسیر نحاریر سے اسطور
ہوا آشکار کہ ہر ذابح کو مُہِل کہتے ہین عرب مین صغار وکبار اگرچہ ذابح تسمیہ
کو عند الذبح نہ کہے بطور جہار تو اب اور کیا دلیلِ عرف اوس دیار اور آسوقت
کی ہو درکار اور کیا حاجت کسی شعر و عبارت کی باقی رہی عند اولی الابصار
فتح الخبیر بما لابد من حفظہ فی علم التفسیر جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تحریر اور نیساپوری تفسیر جو شاہ عبد العزیز کی
بڑی دلیلِ مستنیر اور خود فتوائے شاہ صاحب رحمۃ اللہ القدیر کہ اوسمین عبارت
شرح مسلم آپ کی برہانِ منیر تو انمین ما اُہِلَّ بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذُبِحَ باسم
غیر اللہ ہے آشکار پس اس روزِ روشن کو شبِ دیجور کہنا محض شاہ صاحب کی
وجاہت کا اعتبار سچ ہو جب تک وہ ہادیٔ مطلق عنایت نہ فرماوے تو نوشتۂ
کتاب رب الارباب کیا ہدایت دکھلاوے ای منصفِ حاذق وے محبِ صادق
شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح جواب مقالاتِ مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ
الکریم مین ایسا فرماتے ہین اور اوس تفسیر اور اوس فتوائے شہیر دونو کو
منسوخ ٹھہراتے ہین کہ لا شک فی وقوع الاختلاف فی حل ہذہ الذبیحۃ وتعارض
الادلۃ ومتی کان کذلک کان محلا للشبہۃ ومن قاعدۃ الفقہاء انہ اذا اشتبہ
الحل والحرمۃ غلب جانب الحرمۃ احتیاطا فالاخذ بالحرمۃ اولی یعنے وہ جانور
جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور رہی اوسکی حلت وحرمت مین اختلاف بغیر فتور ہے
اور جبکہ اوس امر مین اختلاف ہے تو وہ محل شبہہ نزد اہل انصاف ہے اور یہ قاعدہ

قدس اللہ سرہ المعروف اوس اپنی فتوی مین جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے
چنانچہ شمہ عبارت اوسکی بالا مذکور ہے ؛ حرمت ذبیحہ مین اس حدیث لعن اللہ
من ذبح لغیر اللہ سے تشبث فرماتے ہین ؛ اور حدیث مذکور کا معنے اپنے مدعا
پر مسطور شرح مسلم سے تحریر مین لاتے ہین ؛ کہ قال الامام النووی رحمہ اللہ فی
شرح المسلم واما الذبح لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ یعنی یہ ہی معنا
ذبح لغیر اللہ ؛ کہ ذبح کیا جاوے باسم غیر اللہ ؛ پس اگر وہ معنے تحریف کلام
پروردگار ہے ؛ تو یہ معنے بھی تحریف کلام سید مختار ہے ؛ اور نیز دائم صلوۃ
وسلام کردگار ہی ؛ پس کلام محرف سے تشبث عاقلون کے لیئے نہین سزاوار
ہی ؛ اگر یہ نوشتہ تفسیر فتح العزیز آپکے نزدیک حق بلا انکار ہے ؛ تو اوس
فتوے مین آپکا تشبث اوس معنائے حدیث مسلم سے بیکار ہے ؛ اور اگر وہ
تشبث صحیح ہی تو یہ نوشتہ تفسیر مذکور بطلان و ہذیان شعار ہے ؛ ہان تحریر
تفسیر مذکور مقدم اور تسطیر فتوائے مسطور ماخر وہ منسوخ یہ ناسخ تطبیق سزاوار
ای عزیز پر تمیز وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے وما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین
سیدنا عبد اللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس سے ماثور ہی ؛ اور اسی
اتفاق ہمہ مفسرین اور سائر صحابہ وتابعین اور جماہیر محدثین اور مشاہیر فقہا
محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین کتب متداولہ مین مسطور ہے ؛ چنانچہ
زبر مہرہ دین متین سے شمہ براہین ومضامین پر تسکین بالا مذکور ہی ؛ تو وہ معنی
جو اظہر من الشمس نزد ائمہ اہل سنت وجماعت ماثور ومشہور ہے ؛ اوسکو تحریف
کلام ایزد ملک علام اعتقاد کرنا شاہ صاحب کی شان تقوی بنیان سے نہایت

شرکت و ہر گاہ کہ این خبث در وے سرائت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند سگ و خوک کہ اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند اور یہ تعبیر مسطور بھی باطل ہے بلا فتور اس تعبیر سے بالضرور نزد ارباب شعور کہ آری نام خدا بر آن جانور وقتے فائدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ و خلاف آن شہرت و آواز شہرت و آواز دیگر دہند کہ ما ازین کار برگشتیم یعنے تفسیر فتح العزیز مین اول یہ مسطور رہے کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے منسوب و مشہور ہی تو اوسمین مردے سے زیادہ خباثت بالضرور ہے اور جب اس خباثت نے اوسمین سرائت کیا بسیار تو پھر دوسرے مرتبہ ذکر نام خدا سے حلال نہ ہوگا زینہار جیسا کہ تسمیۂ عند الذبح سے حلال نہین ہوتا سگ اور خنزیر ویسا ہی حلال نہین ہوتا تسمیۂ عند الذبح سے وہ جانور جو غیر خدا کے لیئے ہی شہیر پھر اوسی آیت کی تفسیر کے آخر ایسا فرمایا ہی آواز کہ حلت جانور مذکور مسطور شہرت مین آیا ہی کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے ہوا ہی منسوب و مشہور ہان نام خدا عند الذبح اوسپر مسطور نافع ہی بالضرور کہ قصد تقرب الی غیر اللہ کو دل سے باہر لاوین اور خلاف اوس شہرت کے آواز کے دوسری شہرت و آوازہ مقرر ٹھہراوین کہ چھوڑا ہمنے یہ کار اسکار سے ہوئے بیزار اے منصف حمید موصوف بوصف سدید اول شاہ صاحب نے اوس جانور مشہور لغیر اللہ کو مثل خنزیر فرمایا حرمت مین نجس العین مثل خنزیر ٹھہرایا اور اقرار عدم امکان حلت مثل خنزیر اظہار مین آیا پھر آپ نے اوس خنزیر کو حلال کرنیکا طریق بتایا پس اگر فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیۂ کے نزدیک وہ

فقہا بلا انکار ہی؛ کہ جہان حلت و حرمت مین شبہ آشکار ہے؛ تو وہان غلبہ حرمت پر احتیاطاً حکم کا مدار ہے؛ پس اخذ کرنا حرمت کو امر مذکور مین اولی عند اولی الابصار ہی؛ اے عزیز وافر تمیز اول تو کچھہ اختلاف اور تعارض دلائل ابین ذبیحۂ منذورہ مین واقع نہین زینہار؛ اور اقوال مخالفانِ ائمہ اثنت اہلِ سُنت کا وقوع اختلاف مین ہرگز نہین اعتبار؛ جبکہ وما اُہل بہ لغیر اللہ کا معنی وماذُبح باسم غیر اللہ خود شاہ صاحب کی زبان اور اونکے والد ماجد کی تحریر خوش عنوان سے ظاہر باہر ہے مثل شمس علے نصف النہار؛ اور حبر الامۃ اور ہمہ ائمۂ اہل سنہ حضرات مفسرین و محدثین اور فقہائے دینِ متین سی باتفاق پُروفاق ہی آشکار؛ حتاکہ گوشتِ بجار ہندوان تسمیہ عند الذبح سے حلال ہی؛ اس حلت مین نہ ہرگز کسیطور قیل و قال ہے؛ تو عدم وقوع اختلاف حلت ذبیحۂ مذکورہ مین اظہر من الشمس بالضرورۃ ہی؛ اور فرض کیا ہمنے وقوع اختلافِ حلت و حرمت اوس جانور مین جو منذور ہے؛ جیساکہ شاہ صاحب کی تحریر مذکور مین مسطور ہے؛ پس جبکہ حرمت ذبیحۂ منذورہ کی احتیاطاً آپکے نزدیک استوار ہے؛ اور یہ احتیاط امر عزیمت اور اولی واسطے اہل تقوی کے آشکار ہی؛ تو اہلِ رخصت و فتوی کے لیئے حلت ذبیحۂ منذورہ کا آپکو اقرار ہے؛ غایت یہ کہ عود ترکِ اولی اہل رخصت و فتوی پر بلا انکار ہی؛ پس باطل ہوا وہ ادعا جو تفسیرِ فتح العزیز مین اسطور نگار ہے؛ کہ چہ آن جانور منسوب بغیر گشت و خبیثی دروپیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردار است زیراکہ مردہ بے ذکرِ نام خدا جان دادہ است و جان این جانور را ازان غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند و این عین

چنانچہ وہ عبارت پر بشارت پیش ازین مسطور ہے پھر اس رخصت حلت پر بھی شاہ صاحب نے حضرات علما سے رہائی نہ پایا آخر بہ تحریرات معاونین آپنے طے جنگ ایک مختصر فتویٰ سے فرمایا اور وہ فتویٰ عقائد جمہوریہ کے دوم جلد مین نگار ہے اور اوس فتوے کی صحت کا فرقۂ وہابیہ کو بھی اقرار ہے الحمد للہ رب العالمین کہ آخر الامر شاہ صاحب قدس اللہ سرہ المبین حلت ذبیحۂ منذورۂ اولیاء اللہ کے معترف ہوئے بالیقین مثل سائر اہل سنت وجماعت صالحین اور اعتبار ہر امر کا آخر بر ہے نزد محققین کہ اِنَّ الْعِبْرَۃَ بِالْخَوَاتِم فِی الدِّیْنِ الْمَتِیْن لہذا حلت وحرمت ذبیحہ کا عند الذبح پر مدار ہے قبل ذبح اور بعد ذبح کا ہرگز نہین اعتبار ہے پس جب مولانا ممدوح کو حلت ذبیحۂ منذورۂ مذکورہ کا اقرار ہے تو پھر ہذیان اہل تقویۃ الایمان سراسر باطل وبیکار ہے اب منصفین کچھ انصاف فرماوین متعسفین تعسف سے دنکورات نہ ٹھہراوین جاہلین جہالت سے شاہ صاحب کو لباس عصمت نہ پہناوین لغزش بشریت کو وحی سماوی نہ بناوین اگر حق گوئی کی توفیق رفیق ہو تو کلمۃ الحق سماعت مین ہی لاوین کہ بحکم الضرورات تبیح المحظورات شمہ جواب باصواب جو یہان مذکور ہے تو وہ کلام شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ہی مسطور ہے اور اونکے والد ماجد اور سیدنا ابن عباس اور سائر ائمۂ دین حق اساس سے ماثور ہے پس اگر بمقتضائے بشریت کسی بزرگ سے کچھ لغزش ظہور مین آوے تو اوسکے تابع پر لازم کہ اوس لغزش سے روپوشی اظہار مین لاوے یہ فرقۂ اسماعیلیہ اور ذریات

جانور مشہور اولیاء اللہ کے لیئے منذور حرمت مین فی الحقیقۃ مثل خنزیر ہی ہو؛
تو خنزیر کا حلال ہونا اونکے عقیدے مین متحقق بلا تقریر ہے؛ کیونکہ تفسیر فتح
العزیز سے تفسیر وَمَآ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ کا اونکو لاریب اقرار ہے؛ اور اس مقام
کے سوا باقی ہمہ تفسیر مذکور پُر نور سے اونکو فرار ہے؛ اور اگر وہ جانور منذور
اونکے نزدیک حرمت مین نہین مثل خنزیر؛ محض عوام کالانعام کو ورغلانے
کے لیئے اونکا تمسک ہی وہ تفسیر؛ تو ہوائے نفسانی معنائے کلام ربانی انکا
پیشہ بلا انکار ہی؛ عذاب تفسیر بالرای اوس گروہ خذلان پژوہ کے لیئے
سزاوار ہی؛ اول ایک جانور حلال کو ہوائے نفسانی سے حرام بنانا؛ پھر
اوسکو حرمت مین مثل خنزیر نجس اللعین ٹھہرانا؛ دروازہ امکان حلت کا اوپر
دفعۃً مسدود فرمانا؛ پھر طریق اوسکی حلت کا خود بخود تحریر مین لانا؛ جس
جانور کو خنزیر ٹھہرایا اوسیکو پھر بکری پر شیر بنانا؛ تفسیر مین حلال جانور
تشہیر سے مثل خنزیر آشکار ہی؛ فتوے مین حلت و حرمت کا نیت پر مدار ہے
پس اگر یہ شرع جدید نہین تو کیا ہی؛ تحریف معانئے قرآن مجید نہین تو
کیا ہی؛ اور خود شاہ صاحب اوس فتوے مین معنے وَمَآ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللّٰہ کا
تقرب الی غیر اللہ فرماتے ہین؛ اور اس معنا کو خلاف مفسرین و فقہائے
دین متین خود بخود تحریر مین لاتے ہین؛ پھر جواب مقالات مفتی عبد الحکیم
رحمہ اللہ الکریم مین اوس تفسیر اور اس فتوائے شہیر دونو کو منسوخ ٹھہراتے
ہین؛ کہ یہ مضمون فیض مشحون اوس جواب مین ہی پُر نور ہے؛ کہ حرمت جانور
مذکور جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور؛ از روئے احتیاط و فضلیت ہی بے فتور

حفیظٌ حکیمٌ صادقٌ ھو شاکرٌ ۔ عطوفٌ مجیبٌ لکلِّ ماشٍ و راکبِ

شکورٌ شہیدٌ واجدٌ ھو ماجدٌ ۔ سلامٌ و فتّاحٌ رفیعُ المناصبِ

صبورٌ عزیزٌ غالبٌ ھو فاتحٌ ۔ وحیٌّ و سلطانٌ علیُّ المناقبِ

غفورٌ عفوٌّ واسعٌ ھو رافعٌ ۔ وحقٌّ و برھانٌ ولیُّ الرغائبِ

قویٌّ قریبٌ جامعٌ ھو سیّدٌ ۔ ملیکٌ و جبّارٌ ولیُّ المطالبِ

مجیرٌ و منجٍ شارعٌ ھو مقسطٌ ۔ مجیبٌ و وھّابٌ و نورٌ لطالبِ

حسیبٌ رقیبٌ مومنٌ و مھیمنٌ ۔ مبینٌ متینٌ ما علیہ بغالبِ

کریمٌ و احدٌ فی الصفاتِ و ذاتہٖ ۔ وکافٍ و شافٍ للصدورِ الکواذبِ

عظیمٌ لہٗ خلقٌ و ما مثلہٗ خلقٌ ۔ وحیٌّ و محمودٌ فریدُ العواقبِ

ومحیٍ و معطٍ للخلائقِ کلّھا ۔ وعدلٌ بلیغٌ فی جمیعِ الاطائبِ

خبیرٌ و مولیٰ لکائناتِ باسرھا ۔ واحسنُ ھادٍ مالہٗ من مناسبِ

الا سیّدی عند الالٰہِ وسیلتی ۔ متٰی ینجلی صبحی بفوزِ مآربی

اذا کنتَ لی عند المھیمنِ شافعًا ۔ فما کنتُ من فوزِ المرامِ بخائبِ

فقل للحیوریِّ لا تخف من رجیًا ۔ وعش انت فی الدارین تحت مواھبِ

علیک التحیّاتُ البھیّۃُ دائمًا
مع الآلِ والصحبِ الکرامِ کواکبی

چھٹا فائدہ یہ کہ مقربانِ الٰہی کے اقوال ؛ اور اونکے انفاس و مکان و فعال اور اونکے ہم صحبتان و زائرین ؛ اور اونکی اولاد و محبّین ؛ اور سائر وابستگان مین حق تعالی خیر و برکت عطا فرماتا ہے ؛ اور اونکی دعائے مقبول و رستدعائے

اسحاقیہ ایسے بے ادبی مین چالاک ہین ٭ شان شاہصاحب پر تو قیران منکرین کے دادا پیر مین بے باک ہین ٭ کہ اونکی ایک لغزش کو خفا مین نہین لاتے ہین ٭ مجلس ہر کہ مہ مین اوسی لغزش کی حکایت سناتے ہین ٭ اور انکار باقی تفسیر اور انکی سائر تالیف منیر سے اونکے روح پر فتوح کو ستاتے ہین ٭ اور جب جواز استمداد از اہل قبور وغیرہ امور اوسی تفسیر سے اونکو اہل سنت و جماعت دکھلاتے ہین ٭ تو سطور ہذیان پر بطلان بصد طغیان زبان کذب عنوان سے معرض اظہار مین لاتے ہین ٭ کہ دادا پیر تو اس تحریر سے مشرک آشکار ہے ٭ تو کیا ہمکو بھی اوس اعتقاد سے مشرک ہونا سزاوار ہے ٭ نعوذ باللہ من ہذہ وساوس الشیطان الرجیم ٭ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭ جو لعین ایسے عالم ربانی عامل لاثانی کے حق مین ویسا ہذیان شیطانی زبان پر لاتا ہے ٭ لاریب وہ احکم الحاکمین اوس موذیئے بے دین کو خطاب خنزیر ولعین سے دنیا مین ہی سرفراز فرماتا ہے ٭ کردنی خویش آمدنی پیش کا چہرہ دکھلاتا ہے

شعر

از مکافات عمل غافل مشو		گندم از گندم بروید جو ز جو

اللھم ارنا الاشیاء کما ھی فی الحقیقۃ ٭ بحق نبینا صاحب الشریعۃ الانیقہ ٭ وآلہ واصحابہ ارباب المعرفۃ العتیقہ ٭ شعر

اَبَرٌ بَدِیعٌ اَوَّلٌ هُوَ اٰخِرٌ		سَمِیعٌ بَصِیرٌ اَلْکُلَّ مِنْ کُلِّ جَانِبِ	
جَوَادٌ حَلِیمٌ ظَاهِرٌ هُوَ بَاطِنٌ		عَلِیمٌ رَشِیدٌ الْکَلِمَاتِ وَذَاهِبِ	
رَؤُفٌ رَحِیمٌ عَالِمٌ هُوَ اَکْرَمُ		وَبَرٌّ غَنِیُّ الذَّاتِ اَعْلَی الْمَرَاتِبِ	

غیر مقلدین سے افضل ہین بالیقین ؛ تیرھوان فائدہ یہ کہ استمداد از اہل قبور ؛ لاریب مستحسن ہی نزد ارباب شعور ؛ چودھوان فائدہ یہ کہ اولیاء اللہ کو سماعت مزامیر جائز بلا فتور ہے ؛ اور اختیار امور غیر مشروعہ مین محب صادق معذور ہی ؛ پندرھوان فائدہ یہ کہ نزد اسماعیل صاحب تفویۃ الایمان تعلق قلب بمرشد بالاستقلال ضروری ہی بیگمان ؛ نہ بطور وسیلۂ وصال ایزد متعال خالق جان وجنان ؛ یہ چھے فوائد اخیرہ صراط المستقیم سے ہین آشکار ؛ چنانچہ اصل عبارت ان فوائد کی عبارات بالا مین ہی نگار سولھوان فائدہ یہ کہ آیت جعلا لہٗ شرکاء مین شرک بمعنائے طاعت مائۃ المسائل مین مسطور ہے ؛ پس معنائے عبد الرسول مطیع رسول مقبول نزد اسحاقیہ بالضرور ہے

اللّٰہمّ ثبّتنا علی الصراط المستقیم ؛ بحق حبیبک صاحب الخلق العظیم ؛ وبحرمۃ آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ **شعر**

صَلوٰۃُ الوَاھِبِ الفَرْدِ الجَلِیلِ ۔ عَلٰی ذِی النَّعْتِ وَالذِّکْرِ الجَمِیلِ
عَلٰی نُورِ الوُجُودِ وَمُنْتَقَاہُ ۔ وَمَحْبُوبِ الْاِلٰہِ بِلَا مَثِیلِ
عَلٰی مَنْ حَازَ کُلَّ المَجْدِ جَمْعًا ۔ وَسَادَ عَلَی الوَرٰی فِی کُلِّ جِیلِ
عَلٰی مَنْ عَمَّ کُلَّ الخَلْقِ جُوْدًا ۔ نَبِیِّ اللّٰہِ وَالدَّاعِی الاَثِیلِ
اِلٰی دِیْنٍ قَوِیمٍ مُسْتَقِیمٍ ۔ بِاَسْرَارٍ وَفَضْلٍ مُسْتَطِیلِ
فَیَا بُشْرَی الاَنَامِ بِنُورِ طٰہٰ ۔ شَفِیعِ النَّاسِ فِی الیَوْمِ الثَّقِیلِ
اَمَانُ الکَوْنِ فِی عُلْوٍ وَسِفْلٍ ۔ نَجَاۃُ الاٰبِقِ العَبْدِ الذَّلِیلِ
رَسُولَ اللّٰہِ دَارِکْنَا فَاِنَّا ۔ بِشُوْمِ الذَّنْبِ فِی هَمٍّ طَوِیلِ

موصول سے حاجتِ متوسّلین اور مراداتِ مستمدّین کو منصّۂ ظہور پر جلوہ صدور
مین لاتا ہی اور عالمِ برزخ اور عرصاتِ قیامت مین حق تعالیٰ اونکو جو کچہہ عطا
فرماوے اور اک زمرۂ عوامِ اہل اسلام مین ہر گز ہر گز نہ آوے چنانچہ تفسیر
فتح العزیز سے یہ مضمون بالا مذکور ہے معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین
مسطور ہے ساتوان فائدہ یہ کہ صراطِ مستقیم طریقِ انبیائے کرام اور
اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسّلام بے فتور ہے اور حضرتِ ایزدِ منّان
سے ہر ایک اہل ایمان اسی راہِ راست عنوان کی طلب کا مامور ہے کیونکہ
اہلِ نبوّت و اہلِ ولایت اہلِ عصمت و اہلِ حفاظت بالضرور ہے پس لابد
ہر ایک ان حضرات معادنِ برکات سے وسیلۂ وصال ایزدِ ذوالجلال
پُر نور ہے چنانچہ یہ مضمون صداقت مشحون تفسیر فتح العزیز مین عیان ہی
معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین بیگمان ہے آٹھوان فائدہ یہ کہ
محبتِ محبوبانِ پروردگار برائے رضائے حضرتِ خالقِ نور و نار عین محبّت
خدا ہی عند اولی الابصار چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہی مضمون بیش از بیش
آشکار نا وان فائدہ یہ کہ وصالِ حضرتِ ذوالجلال بغیر وسیلۂ حضرات
مرشدین از بسکہ محال دسوان فائدہ یہ کہ محبتِ مقرّبانِ الٰہی علامتِ
ایمان و تقویٰ آشکار ہی اور بغض محبوبانِ الٰہی امارتِ نفاق و شقاوت
بلا انکار ہے گیارھوان فائدہ یہ کہ طلبِ حظوظِ نفسانیہ درحق مقرّبان
حضرت ربّانیہ موجب قرب و حضوری ہی نہ باعثِ بُعد و دوری ہے
بارھوان فائدہ یہ کہ حضرات اولیائے مددکنندگان و شافعین اولیائے

کہ جس شخص کے دل مین محبّتِ حبیبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والثنا پائدار ہے تو اُسکے لیئے اِسلامِ ہمہ آبائے خیر الانام و اُمّہاتِ علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اندک دلیل بسیار ہے ؛ اِس بارے مین فرمانِ بعض اہل عرفان موجب اطمینان و ایقان بلا انکار ہے ؛ نے سنے بلکہ اوس امر جمیل مین طلب دلیل سے وہ لاریب ذلیل عند اولی الابصار ہے ؛ کما قال سیدی عبد الوہّاب الشعرانی قدس اللہ سرّہ النورانی فی کشف الغمہ عن جمیع الامّہ ان جمیع الکرامات والخصائص الواقعۃ فی ھذا العالم منذ خلق اللہ تعالی الدنیا لنبینا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بحکم الاصالۃ وما وقع شئ منہا لخواص الخلق فذلک بحکم التبعیّۃ فی الارث لہ صلے اللہ علیہ وسلم فکل ما مآل الی تعظیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لاحد ان یبحث فیہ ولا مطالبۃ بدلیل خاص فیہ فان ذلک سوء ادب فقل ما شئت فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح لا حرج وما ضبط العلماء رضی اللہ عنہم الخصائص الا تنبیہًا علی علو مقامہ صلے اللہ علیہ وسلم عن التحجیر الواقع علی امتہ وھکذا فی التحریر والتحبیر والجامع الکبیر وغیرھا من زبر النحاریر وللہ دَرّ ما فی ھذا التعبیر **شعر**

مَا شِئْتَ قُلْ فِیْہِ فَاَنْتَ مُصَدَّقٌ	فَالْحُبُّ یَقْضِیْ وَالْمَحَاسِنُ تَشْہَدُ

اور جس شخص کو محبّتِ جنابِ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فراغ اور باوجود اِدّعائے ایمان تحقیرِ سیّد انس وجان اوسکا پیشہ لیل و نہار تو اوسکے نزدیک ہزار دفتر ادلّہ آشکار کلام خدا و سیّدِ مختار سے بیکار ہے ؛ اوسکے لیئے یہی جواب باصواب لاریب سزاوار ہے **شعر**

حَبِیْبَ اللّٰہِ اِنَّا مِنْکَ نَرْجُوْ	فُیُوْضًا مِنْکَ تَشْفِیْ لِلْغَلِیْلِ
وَسِرًّا مِنْکَ یَسْرِیْ فِیْ فُوَادِ	دَوَاءَ الْجِسْمِ وَالْقَلْبِ الْعَلِیْلِ
وَلَیْسَ لَنَا سِوَاکَ یُغِیْثُ اَدْرِکْ	بِہٰذَا الدَّھْرِ مِنْ قَالٍ وَقِیْلِ
فَاَنْتَ دَوَاءُ رُوْحِیْ بَلْ وَرُوْحِیْ	مَلَاذِیْ نَاصِرِیْ عَوْنِیْ کَفِیْلِیْ
عَلَیْکَ مُعَوَّلِیْ مِنْ بَعْدِ رَبِّیْ	بِجَاھِکَ اَرْتَجِیْ رَفْعَ الذَّلِیْلِ
وَاِحْسَانًا وَّتَقْرِیْبًا وَّوَصْلًا	بِیَوْمِ الْحَشْرِ فِیْ ظِلٍّ ظَلِیْلِ
فَاَرْوِیْنِیْ وَاَصْحَابِیْ وَحِزْبِیْ	بِکَاسِ الرَّاحِ وَھَّابِ الْجَزِیْلِ
عَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی ثُمَّ اٰلِ	وَاَصْحَابٍ سَمَوْا فِیْ کُلِّ جِیْلِ
دَوَامًا دَائِمًا فِیْ کُلِّ حِیْنٍ	مَدَی الْاَبْکَارِ اَوْ وَقْتَ الْاَصِیْلِ

وَمَا نَاحَ الْحَمَامُ وَقَالَ صَبٌّ ؛
صَلٰوۃُ الْوَاھِبِ الْفَرْدِ الْجَلِیْلِ

اَلْبَصِیْرَۃُ السَّابِعَۃُ اے لبیب صفی وے اریب وفی اگر کسی معترض کے آئینۂ ضمیر منیر مین یہ خیال پُر زوال عکس چہرہ جلوہ دکھلاوے ؛ مرآتِ خاطرِ فاترمین زنگارِ جرح و قدح اسطور قرار پاوے ؛ کہ جو عبارات کتبِ مہرۂ محققین سے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریہ مین موجود ہین ؛ تو وہ زبر ائمۂ دین متین اکثر علما کے نزدیک اس دیار مین مفقود ہین ؛ تو کسطور تحقیق اوس تحریر کی ظہور مین آوے ؛ اور کیونکر تصدیق اوس تعبیر کی صداقت پاوے خصوصًا کیونکر طمینان پاوین وہ قلوب معترضین ؛ جو ایمان ہمہ آباؤ امہاتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے منکرین ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے

شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ اند وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر و باہر گردانیدہ اند و حاشا للہ کہ این نور پاک را در جائے ظلمانی پلید نہ نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب و تحقیر آبائے او را مخزی و مخذول نہ گردانند انتہے

وَمَا زَالَ نُوْرُ الْمُصْطَفٰی مُتَنَقِّلًا ... مِنَ الطَّیِّبِ لَا تُقَی الطَّاہِرِ اَرْدَانٍ

اِلٰی صُلْبِ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ لِاُمِّہٖ ... وَقَدْ اَصْبَحَا وَاللّٰہِ مِنْ اَہْلِ اِیْمَانٍ

وَجَاءَ لِہٰذَا فِی الْحَدِیْثِ شَوَاہِدٌ ... وَمَالَ اِلَیْہِ الْجَمُّ مِنْ اَہْلِ عِرْفَانٍ

وَاِنَّ الْاِمَامَ الْاَشْعَرِیَّ لَمُثْبِتٌ ... نَجَاتَہُمَا نَصًّا بِحُکْمٍ تِبْیَانٍ

وَحَاشَا اِلٰہُ الْعَرْشِ یَرْضٰی جَنَابُہٗ ... لِوَالِدَیِ الْمُخْتَارِ رُوْبَۃَ نِیْرَانٍ

وَقَدْ شَاہَدَا مِنْ مُعْجِزَاتِ مُحَمَّدٍ ... خَوَارِقَ اٰیَاتٍ تَلُوْحُ لِاَعْیَانٍ

اِلٰہِیْ رَوِّحْ رُوْحَہٗ وَضَرِیْحَہٗ ... بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّرِضْوَانٍ

اَلْبَصِیْرَۃُ الثَّامِنَۃُ اے محب صادق :: وے معتقد واثق مسئلہ وحدۃ الوجود اور مثل اسکے دیگر مرام مسعود :: جو اوّل جلد عقائد خیوریہ مین مسطور ہے :: اور بہ سبب اختیار مرام باختصار کلام بطور اجمال مقال مذکور ہوئی :: تو اگر کسی شخص کو کچھ کسیطرح کا اعتراض درپیش آوے :: خار شبہ پائے فکر مین در خلید گئے وسوسہ ظہور پاوے :: تو لازم کہ متلاشی بر ماخذ مسئلہ مذکورہ سے خار شبہ کو پائے فکر سے باہر لاوے :: اور اگر وہ کتب دستیاب نہوں تو اس تعبیر سے استراحت فرماوے :: اور یہ تعبیر مذکور مکتوب لدنی مین لاریب مسطور ہے : اور یہ تالیف

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی		اینست جوابش کہ جوابش ندہی

اے محبِ صادق وے منصفِ حاذق نفس مسئلہ اسلامِ ہمہ آبائے کرام وامہاتِ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بسے آیاتِ قرآن اور احادیثِ متواترہ سید الاکوان سے آشکار ہے : اور اُن کتبِ معتبرہ مین جو اکثر علمائے دیندار سکانِ این دیار کے نزدیک موجود لاریب نگار ہے : مثل اشعۃ اللمعات شرح مشکات اور تفسیر روح البیان اور شفائے قاضی عیاض : اور تفسیر کبیر و مواہب لدنیہ و زرقانی اور نسیم الریاض : چنانچہ اون آیات و اخبار سے جلد اول عقائد خیوریہ مین شمہ مسطور ہے : اور اِن کتبِ مرقومہ علمائے اخیار سے بھی وہان اپنی جائے پر تعبیر مذکور ہے : اون آیات واحادیث اور باقی تعبیرِ نفیس پھر یہان اعادہ کرنا کیا ضرور ہے : مگر ایک عبارتِ شرح مشکاتِ شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی یہان تحریر کرنا موجبِ سرور ہے : کہ محبِ منصف نہ مبغضِ متعسف کے لیئے یہ کافی ووافی بے فتور ہے : کہ اما آبائے کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان از آدم علیہ السلام تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ طاہر ومطہر اند از دنس کفر و رجسِ شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہ ام از اصلاب طاہرہ بارحام طاہرہ ودلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالی مخصوص گردانیدہ است باین متاخرین را بعضی علم آنکہ آباؤ اجدادِ شریف آنحضرت ہمہ بر دینِ توحید و اسلام بودہ اند وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و یختص بہ من یشاء و خدا جزائے خیر دہد

بين المعدوم الموهوم الذي هو السيف والرمح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة
معلومة الانية مجهولة الكيفية بها اتصف ذلك المعدوم بالوجود ومعنى وجود السيف
والرمح حينئذ ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق الاسم من الوجود كان
الجسم عاما محتملا لصور كثيرة فاذا صار سيفا وتلبس باحكام السيفية من القطع
وغيره فقد تعين بتعين خاص وبرز في بعض صوره المحتملة فيقال عند ذلك
ظهر في مظهر خاص وهو السيف كان ذلك كله كلاما صحيحا لا يتمكن من انكاره
عاقل اللهم الا مناقشات لفظية ترجع الى الوضع والعرف ولا عبرة لها عندنا فاذا فهمت
هذا القدر في الجسم فالوجود اولى بهذا ثم الوجود معناه ما اتصف بالوجود ولا شك
انه صفة انتزاعية فلنبحث عن هذه الصفة الانتزاعية هل لها منشأ انتزاع
في الخارج او هي بمنزلة انياب الغول ولا شبهة ان بداهة العقل يحكم بالاول ويمنع
الاحتمال الثاني واذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود الحقيقي الذي هو
منشأ الانتزاع بالاولى ثم قال اعلموا ان وحدة الوجود ووحدة الشهود لفظتان
تطلقان في موضعين فتارة تستعملان في مباحث السير الى الله عز وجل فيقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة
الوجود ههنا الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعين العالم فيها بحيث
تسقط عنه احكام التفرقة والتمائز التي معرفة الخير والشر مبنية عليها والشرع
والعقل مخبران عنها مبينان لها اتم بيان واوفى اخبار وهذا مقام يحل فيه بعض
السالكين حتى يخلصه الله تعالى منه ومعنى وحدة الشهود الجمع بين احكام الجمع

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ عند العلماء از بسکہ مشہور ہے: کہ ان الصوفیۃ حیث قالوا
ان العالم عین الحق ما ارادوا نفی الوجودات الخاصۃ الحاصلۃ من تنزل الوجود الی
مراتب شتی بل ارادوا افادۃ معنی التنزل والظهور فکما ان المعقولی یقول زید وعمرو
واحد یعنی بہ التماثل فی النوع لا الاتحاد من کل وجہ ویقول ان الانسان والفرس
واحد یعنی بہ الاشتراک فی الحیوانیۃ فکذلک الصوفیون یقولون ان العالم عین
الحق یعنون تعینۃ کلیۃ فی الوجود المنبسط وقیام الوجود المنبسط بالحق الاول
جل مجدہ لا نفی التمائز بالکلیۃ کما قال قائلهم **شعر**

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد ‖ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

ثم قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فالحاصل ان قول الصوفیۃ بوحدۃ الوجود صحیح عقلاً وکشفاً
فانک اذا قلت ان المتحقق فی معرکۃ القتال لیس الا الجسم فهو القاتل والمقتول وآلۃ
القتل والراکب والمرکوب والسرج والسیف والرمح والقوس والسهم والصائل والمصول
علیہ غیر ان الجسم لم یستحق اسما من هذہ الاسماء الا بکیفیۃ خاصۃ ومعنی خاص
واذا نظرنا الی تلک الکیفیات مع قطع النظر عن اقترانها بالجسم کانت معدومۃ ولم
تصدر منها آثارها واذا انضم الیها الجسم صارت موجودۃ وصدر منها آثارها والجسم
محل تلک الکیفیات والحامل لها استعد لتلک المعانی فی العقل والتقدیر قبل الوجود
الخارجی وتلک الصور المتکثرۃ اعدام محضۃ ان لوحظ الیها مع قطع النظر عن الجسم
لم یکن لها تحقق وکانت موهومۃ وان لوحظ بضم ضمیمۃ وهی الجسم کانت موجودۃ
فاذا صار الجسم سیفاً تارۃ ورمحاً اخری فقد اقتضی بہ الاسباب اعنی النجار والحداد
والخشب والحدید والنار والکیر والمقمع والقدوم والمنشار وغیرها الی از حد ثت

باتحاد را نیز بسالکین اہل سنت منسوب کردہ حالانکہ مقصد ایشان ازین
اتحاد یکے از دو معنے ست نہ اتحاد حقیقی اول نحاق و اضمحلال انانیت عبد
نزدیک ظہور تجلی مثل حالتیکہ نور چراغ را نزدیک ظہور آفتاب میشود وعروض
این حالت و ظہور نور تجلی از قرآن مجید و اقوال عترت طاہرہ پر ظاہر ست
قولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا وقولہ تعالیٰ فَلَمَّا
جَاءَهَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
واز اقوال عترت طاہرہ قول حضرت صادق علیہ السلام در مخاطبۂ ابوبصیر
بروایت کلینی سابق گذشت کہ ان المومنین یرونہ فی الدنیا قبل یوم القیامۃ
الست تراہ فی وقتک ھذا واین معنے را شیخ ابن فارض مصری قدس اللہ
سرہ در تائیۂ خود واضح نمودہ کہ شعر

وَجَاءَ حَدِيْثٌ فِی اتِّحَادِیْ ثَابِتٌ	رِوَايَتُهٗ فِی النَّقْلِ غَيْرُ ضَعِيْفَةٍ
يُشِيْرُ بِحُبِّ الْعَبْدِ بَعْدَ تَقَرُّبٍ	اِلَيْهِ بِنَفْلٍ اَوْ اَدَاءِ فَرِيْضَةٍ
وَمَوْضِعُ تَنْبِيْهِ الْاِشَارَةِ وَاضِحٌ	بِكُنْتُ لَهٗ سَمْعًا كَنُوْرِ الظَّهِيْرَةِ

ترجمۂ اشعار مذکورہ اینکہ آمدہ ہست حدیث در اتحاد من کہ ثابت ست روایت
او در نقل وضعیف نیست آن کہ بشارت میکند بدوست داشتن بندہ بعد
از قرب جستن بسوئی خدا بعبادت نفل واداے فریضہ ومحل تنبیہ اشارت
واضح ست باین لفظ کہ خدا میفرماید کہ من میشوم برای آن دوست گوش او
ووضاحت این مثل روشنئ نیم روز ست وآن حدیث صحیح قدسی اینست
لایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی

تستعملان فی معرفۃ حقائق الاشیاء علی ما ھی علیہ فنظروا فی ارتباط الحالات بالقیم فوقع عند قوم ان العالم اعراض مجتمعۃ فی حقیقۃ واحدۃ کما ان صورۃ الانسان وصورۃ الفرس وصورۃ الحمار متواردات علی الشمع والطبیعۃ الشمعیۃ باقیۃ فی جمیع الحالات لکن الشمع لا یسمی باسم التماثیل الا بتلک الصور المتواردۃ علیہ بل تلک الصور فی الحقیقۃ ھی التماثیل لکن لا وجود لھا الا بضم ضمیمۃ وھی الشمع ووقع عند الآخرین من الشہودیۃ ان العالم عکوس الاسماء والصفات انطبعت فی مرایا الاعدام المقابلۃ لتلک الاسماء کما ان القدرۃ یقابلھا عدم وھو العجز فلما انعکس صورۃ القدرۃ فی مرآۃ العجز صارت قدرۃ ممکنۃ وعلی ھذا القیاس سائر الصفات والوجود ایضا علی ھذا الاسلوب فالمذھب الاول یسمی بوحدۃ الوجود والثانی بوحدۃ الشہود انتہی ملخصا من تبصیر الضریر وتنویر البصیر اور تحفۂ اثنا عشریہ میں ایسا مسطور ہے: اور یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز کی مشہور ہی ہے: کہ شیخ ابن مطہر حلی باوصف اینہمہ دانیہا در کتاب نہج الحق قول بحلول را بصوفیۂ اہل سنت نسبت کردہ حالانکہ ایشان حلولیہ را تکفیر میکنند واین ہمہ از نافہمی کلام ست مسئلۂ وحدۃ الوجود را بسبب دقتیکہ دارد نفہمیدہ وبر حلول حمل نمودہ وازینجا دقیقہ فہمی علمائے ایشان توان دریافت ہمین قسم دیگر مطالب غامضہ را کہ در کلام حضرات ائمہ واقع شدہ اند بسبب غلط فہمی مسخ وتبدیل نمودہ باشند وبعضے از فرق غلاۃ مثل بنانیہ ونصیریہ واسحاقیہ اتحاد بجاسئے حلول استعمال کنند وحالانکہ اتحاد مطلقا باطل ست وبطلان اوازاجلاسئے بدیہیات ست وشیخ حلی بنا برکمال دقیقہ فہمی قول

داہن نست لیکن بسبب ہجوم جنود شعل ناریہ حدید تیش مع آثار و احکام خود رو
رار آوردہ در زاویۂ اختفا خمول ورزید و بس ہرچہ بر نار از آثار و احکام مترتب
شد ہمان آثار و احکام بتمامہا بے کم و کاست بر آہن پارہ ہم میتواند شد
نے نے بلکہ آن آثار و احکام حالا ہم مترتب بر ناری ست کہ آن آہن پارہ
حاطہ کردہ اما چون آن نار این آہن پارہ را مرکب خود ساختہ عرش سلطنت
خود قرار دادہ این آثار و احکام را بآن آہن پارہ نسبت می توان کرد چنانچہ
وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ تصریحی ست ازان فَاَرَادَ رَبُّكَ تلویحی ست بآن القصہ
اگر آن آہن پارہ را درینحال مجال مقال بودی ہر آئینہ بصد زبان آوازہ عینیۂ
خود با نار و غلغلۂ اتحاد نار با حدید در گنبد افلاک انداختی البتہ البتہ ساعتی از
خود رفتہ و از حقیقت خود غافل گشتہ باین کلمہ متکلم شدی کہ من اخگری از
آتش سوزانم و منم آنکہ کار و بار طباخان و حدادان و صوانمان بلکہ جمیع
ارباب صنایع منوط بمنست ہمچنین چون امواج جذب و کشش رحمانی نفس
کاملہ اینطالب را در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمہ انا الحق و لیس فی
جُبّتی سوی اللہ ازان سر بر میزند کہ کلام ہدایت التیام کُنتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ
یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا
و در روایتے وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ حکایتی ست ازان وَاِذَا قَالَ اللّٰہُ
عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَآءَ
کنایتی ست ازان این مقالیست بس باریک مسئلہ ایست بس نازک
باید کہ در آن نیک تامل کنی و تفصیل او را بر مقامی دیگر تفویض نمائی۔ شعر

یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا دوم آنکہ
خود را مرأت حق داند و مظہرے از مظاہر او شناسد بوجہیکہ بعض احکام ظاہر
بمظہر منسوب گردد و بالعکس لکن بوصفیکہ قادح باشد در نزاہت ظاہر از مظہر
ترقی نکند و بوضعیکہ عنوان مرتبۂ ظاہر باشد بمظہر نزول نفرماید و اینمعنی نیز از
قرآن مجید و اقوال عترت طاہرہ نیز ظاہر ست قولہ تعالیٰ من یطع الرسول
فقد اطاع اللہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ وخطبۃ الافتخار و خطبۃ
البیان حضرت امیر علیہ السلام در کتب امامیہ معروف و مشہور ست الیٰ آخر
ما قال قال المقداد فی شرح الفصول فی علم الاصول فی ذکر الاحوال السانحۃ
للسالکین ان المراد من الاتحاد ہو ان لا ینظر الا الیہ من غیر ان یتکلف ویقول
ما عداہ قائم بہ فیکون الکل واحداً من حیث انہ اذا صار بصیرا بنور تجلیہ لا یبصر
الا اللہ انتہی اور صراط المستقیم کی ہدایت رابعہ میں سطور مسطور ہے جو مولوی اسمٰعیل
کی تحریر سے سید احمد صاحب مرحوم کے مناقب میں مذکور ہی کہ چون قائد توفیق
دست این مدہوش ابتہاج مشاہدہ را گرفتہ ببالا میکشد بمقام فنا و بقا از پردہ
اختفا ر بظہور می آرد بیان حالش آنکہ چنانکہ آہن پارہ را در آتش می اندازند
و زبانہائے آتش او را از ہر جانب محیط میشود بلکہ اجزائے لطیفۂ ناریہ در نفس
جوہر آن آہن پارہ مداخلت مینماید و شکل و لون او را ہم رنگ خود میسازد
و حرارت و احراق کہ از خواص نار ست باو می بخشد ہر آئینہ آنقطعہ حدید معدود
از جملہ قبسات ناریہ خواہد شد نہ بآن معنی کہ آن حدید از حقیقت خود متبدل شدہ

جسم خاک از عشق بر افلاک شد	کوه در رقص آمد و چالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا	طور مست وخرّ موسیٰ صاعقا

و از لوازم اینمقام ست دم از وحدت وجود زدن ولب بمعارف الہیہ کشودن
وترنم بہ مضامین این ابیات نمودن **شعر**

آنچہ نے میگوید اندر زیر وبم	فاش گر گویم جہان بر ہم زنم
جملہ معشوق ست وعاشق پردهٔ	زنده معشوق ست وعاشق مردهٔ

یقول المؤلف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین کہ اب فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیۂ کلام صدق انجام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو جو مسطور ہے ٭ اور تعبیر منیر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز کو جو مذکور ہے ٭ اور تحریر مولوی اسماعیل جو کہ صراط المستقیم سے بالا نگار ہے ٭ اور یہ کتاب حرفا حرفا اول سے آخر تک شنیدۂ سید احمد صاحب مرحوم بلا انکار ہے ٭ صدق جنان اور حق الایقان سے عمل مین لاوین ٭ تاکہ وہ اپنے مرشدین کے منکرین مین شمار نہ کیئے جاوین ٭ اور معتقدان وحدۃ الوجود کو اپنی جہالت جبلیہ اور ضلالت ازلیہ سے مثل روافض فرقۂ حالیہ نہ ٹھہراوین ٭ اہل سنت وجماعت ارباب رحمت وطاعت کے حق مین طعن و تشنیع سے باز آوین ٭ اور انکار عبارت صراط المستقیم سے اپنا مسکن وماوی نار جحیم نباوین ٭ بلکہ صراط مضمون اس تعبیر پہ کہ زنہار برین معاملہ تعجب ننمائی وبانکار پیش نیائی زیرا کہ چون از نار وادیئے مقدس ندائے انّی انا اللہ رب العالمین سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات ونمونۂ حضرت ذات آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست استقامت ظہور مین لاوین اور عذاب موفور جو اس

وَوَرَاءَ ذَالِكَ فَلَا أَقُولُ لِأَنَّهٗ	سِرٌّ لِسَانُ النُّطْقِ عَنْهُ أَخْرَسُ

وزنهار برین معامله تعجب نمائی و بانکار پیش نیائی زیرا که چون از نار وادی مقدس ندای اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کامله که اشرف موجودات و نمونۂ حضرت ذات ست آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست و از جملۂ لوازم اینمقام صدور خوارق غریبه و ظهور تاثیرات قویه و استجابت دعوات و دفع بلیات هست که لَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ مصرح ست باینمعنی و از جمله لوازم آن ظهور نکبت و وبال بر عدو و بد سگال این صاحب حال ست که مَنْ عَادٰی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ مفید همین مضمون ست باز گفته که اگر لطیفۂ دیگر از غیب و جذبی جدید از پردۂ لاریب باو میرسد ادراک و وسعتی بس عظیم و پهنائی بس فخیم پیدا میکند که بسبب آن اضمحلال جمیع حقائق کونیه و موجودات امکانیه در جنب ذات بیچون هویدا میگردد و نسبتی که مابین نفس اینطالب و حضرت حق ظاهر شده بود همان نسبت درمیان هر چیزے که در عرصه وجود بظهور رسیده و حضرت حق روشن میگردد بالجمله انبساط قیومیۂ حضرت حق بر بساط وجود و قیام این حقایق متکثره بآن ذات متوحده مدرک میگردد و بمضمون هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَلَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ دم میزند سبحان الله زهی تاثیر حب عشقی و خهے جذب تجلی علمی که بسبب آن این مشتی خاک در مقام مقدس و پاک چندان چالاک گردیده و این تراب مهین در مجالس قرب رب الارباب عظیم چه مقعد صدق و مقام کریم یافته

انیق اور تطبیق عتیق جلد مذکور مین نگارہے :: کہ ہمہ آباؤ امہات سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام :: اہل توحید واسلام ہین لا کلام :: اور جملہ حضرات کفر و شرک سے طاہرین وطاہرات :: مقربان جناب رب الربّانات :: مفیضان خلائق ہین علی الدوام :: تو یہی اعتقاد پر سداد ہے :: موجب رضائے رب العباد ہی :: شایان شان شافع یوم التناد ہے :: وسیلہ جمیلہ نجات روز میعاد ہے :: واسطۂ خوشنودیئے باعث مبدؤ معاد ہی :: پس ہر اہل ایمان صاحب ایقان پر لازم والزم ہر زمان کہ اسی اعتقاد پر عرفان پر استقامت فرماوے :: تاکہ رضامندیئے سید انس وجان اور قرب حضرت ایزد منان حصول مین لاوے :: اور مبادا اگر وہ اعتقاد پر سداد خاطر فاتر مین خلاف رائے نہاد عکس چہرہ دکھلاوے :: تو مناسب کہ دل حیران خاطر پریشان کو شق سکوت مقام اہل ہبوط پر ٹھہراوے :: اور فحوائے صدق انتمائے کل حزب بما لدیہم فرحون سے خاطر محزون کو مسرور بناوے :: اور ورد قلب حزین لکم دینکم ولی دین سے حظ کثیر اور لذت وفیر اوٹھاوے :: اور یہی اعتقاد مذکور یعنے سکوت در مسئلۂ مسطور عقیدۂ مقتدایان فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیہ آشکار ہے :: چنانچہ اتحاف النبلا تالیف صدیق حسن قنوجی بہوپالی مین نگارہے :: کہ احوط درین مسئلہ سکوت بلا انکار ہی :: اور اگر آتش حسد وعناد اور نار فتنہ وفساد سے زبانۂ انانیت سوئے عنان آسمان ترقی پاوے :: اور کچھہ تحریر دربارۂ تحقیر نسب منیر سید بشیر ونذیر جناب حبیب رب قدیر خیال پر ضلال مین آوے :: یعنے معاذ اللہ بغیر نسبت کفر وشرک بسوئے بعض آبائے سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

عبارت مین مذکور کہ از جملہ لوازم آن ظہور نکبت و وبال بر عدو بدسگال انیصاب حال ست کہ مَنْ عَادَیٰ لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ مفید ہمین مضمون ست اپنی ذات بصفات کو بچاوین ؛ اور ان اشعار پر اسرار کے مضمون فیض مشحون کو گوش ہوش سعادت نیوش سے سماعت فرماوین ؛ شعر

من بجانان زنده ام واز جان نیم	من ز جان بگذشتم و جانان نیم
چشم و گوش و دست و پایم او گرفت	من بدر رفتم سرائم او گرفت
این بصر وین سمع چون آلاتِ اوست	ملکِ ذراتِ تنم مرآتِ اوست
چون تجلی فگند بر ذاتِ من	حسن خود بیند درین مرآتِ من
آئینه چون صاف و بے رنگ آمدست	با جمالِ دوست ہمرنگ آمدست
تا توانی رنگِ بیرنگی گزین	تا شوی ہمرنگِ آن نور الیقین
ہر کہ در بحرِ ہویت غرق شد	آب او را ہم قدم ہم فرق شد
غوص کم کن اندرین معنی عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نائیست نے از نے بدان	مستی از ساقی ست نی از مے بدان
ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم	در گذشتیم از فنا باقی شدیم

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الْبَیْنِ وَاَوْصِلْنَا اِلَی الْعَیْنِ بِجَاہِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ مِلْأَ الْخَافِقَیْنِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَنْوَارِ الدَّارَیْنِ ؛

اَلْبَصِیْرَۃُ التَّاسِعَۃُ ناظرین جلد اول عقائد خیوریہ کی خدمت مین یہ التماس نیاز اساس آشکار ہے ؛ اس مؤلفِ مسکین محمد خیر الدین کیطرف سے یہ گذارش بصد انکسار ہے ؛ کہ مواہبِ لدنیہ اور منحِ محمدیہ سے بتوفیقِ رفیق جو کچھ تحقیق

لک یوم التناد بالعنایة ؛ خذ من الخیور ہذہ الوقایة ؛ تکفی لک فی الدارین غایة الکفایة ؛ لانہا لب اللباب نہایة النقایة ؛ **شعر**

فَانْهَضْ وَتُبْ مِمَّا غَوَيْتَ وَقُمْ اِلٰى ... بَابِ الْكَرِيْمِ وَلُذْ بِهٖ مُتَفَرِّدَا

وَادْعُوْهُ فِى الْاَسْحَارِ دَعْوَةَ مُذْنِبٍ ... وَاعْزِمْ وَلَا تَكُ فِى الْمَتَابِ مُفَنَّدَا

وَاِذَا طُرِدْتَ عَنِ الْجَنَابِ فَقُمْ اِلٰى ... اَعْتَابِهٖ بِالنَّوْحِ مِنْكَ مُعَدِّدَا

فَلَعَلَّ رَحْمَتَهٗ تَعُمُّ فَاِنَّهَا ... تَسَعُ الْعِبَادَ وَمَنْ بَغٰى وَمَنِ اعْتَدٰى

وَاذْكُرْ وُقُوْفَكَ فِى الْمَعَادِ وَاَنْتَ فِىْ ... كَرْبِ الْحِسَابِ وَجِئْتَ عَبْدًا مُّفْرَدَا

سَوَّفْتَ حَتّٰى ضَاعَ عُمْرُكَ بَاطِلًا ... وَاَطَعْتَ شَيْطَانَ الْغَوَايَةِ وَالْعِدَا

فَلْيَبْكِ مِنَّ الْمُذْنِبُ الْعَاصِىْ اِذَا ... لَمْ يَنْتَبِهْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِى الرَّدٰى

وَاِذَا اَرَدْتَ بِاَنْ تَفُوْزَ وَتَتَّقِىْ ... نَارَ الْجَحِيْمِ وَحَرَّهَا الْمُتَوَقِّدَا

لُذْ بِالنَّبِىِّ الْهَاشِمِىِّ مُحَمَّدٍ ... خَيْرِ الْوَرٰى نَسَبًا وَّاَكْرَمِ مَحْتِدَا

صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَا سَرَتِ الصَّبَا ... وَشَدَا الْهَزَارُ عَلَى الْغُصُوْنِ وَغَرَّدَا

شرطِ دوم یہ کہ جو کلام نزدِ علمائے اعلام ائمۂ دین و اسلام مرۃ بعد اُخریٰ مردود ہے ؛ صراحت براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ اوسکے رد و زد پر زُبرِ معتبرہ مین موجود ہے ؛ تو اوس کلامِ بدانجام سے منکرِ طغام اوس تحریر مین تمسک نہ ٹھہرائے زینہار ؛ تاکہ دلیلِ مردود سے نہو ذلیل و مطرود وہ ادعائے نمرود عند اولی الابصار ؛ مثل کلامِ ابن دحیہ و ملا علی القاری رحمہما اللہ الباری جو عدم اسلام والدین شریفین سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام مین بصد

نفس امارہ کو نہ ہرگز اطمینان ہو ؛ غوایت بغایت اور فقدانِ ہدایت سے بحرِ
خذلان و خسرانین کشتیئے ایمان و عرفان پر طلاطمِ امواجِ طغیان ہو ؛ تو الزام چند
شرائط اوس تحریر پر غوایت مین ضرور ہے ؛ اور بغیر ان شرائط کے اظہارِ تحریر
مذکور نزد منصفِ ذی شعور از بسکہ افترا ؤ زور اور بہتانِ پر شرور ہے ؛ محض
استیلائے ہوا جس نفسانیہ اور اغوائے وساوس شیطانیہ اور موجبِ عذابِ
موفور ہے ؛ **شرطِ اول** یہ کہ حسبطور نصوص قرآنیہ اور تفاسیر آیات ربانیہ سے
بصراحت و وضاحت اسلامِ ہمہ آبائے سید الانام علیہ افضل الصلوۃ واجمل السلام
ہویدا و آشکار ہے ؛ اور مضامینِ احادیثِ منقدہ مہرہ معتمدین اور اخبار و آثارِ
مستندۂ ثقاتِ مدققین اور براہینِ شارحینِ محققین اہلِ سنت وجماعتِ ایمۂ
ائمۂ دینِ متین سے اسلام آبائے ممدوحین بتصریح نام ہر ایک جائے مین
نگارہی ؛ او سیطور نصوص آیاتِ فرقانیہ اور تفاسیر کلماتِ رحمانیہ اور احادیث
منقدۂ حضراتِ محدثین اور اخبار و اثارِ معتبرۂ ائمۂ دینِ مبین سے معاذ اللہ
اثباتِ کفر و شرکِ لئام منکرِ اسلامِ آبائے کرام پر لازم و سزاوار ہے ؛ اور
اگر یہ شرط مفقود ہو ؛ تو اوس تحریر مذکور سے کیا سود ہو ؛ ہان وہ تحریر مسطور سراسر
مردود ہو ؛ اور منکرِ اسلام ہمہ آبائے سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام نمرود ہو ؛
ہوائے نفسانی اور اغوائے شیطانی سے اوسکا دار نار خلود ہو ؛ او سپر عذاب
الیم اور عقابِ عظیم قہار ودود ہو ؛ فیا ایہا الراقد علی مہاد العمایۃ ؛ فاستیقظ
برفض الالحاد والغوایۃ ؛ والزم صدق الاعتقاد بنور الدرایۃ ؛ وتب مما ارتکبت
من العناد فی البدایۃ ؛ وتوسل بنبینا ذریعۃ العباد الی الھدایۃ ؛ لیوصلک الی

علیه من نصوص العلماء ولم تر لغیره ما یخالفه الا ما بشم من نفس ابن دحیة

وقد تکفل برده الامام القرطبي رضي الله عنه وسئل القاضی ابو بکر احد ائمة الامة

محی السنة رضی الله عنه عن رجل قال ان ابا النبی صلی الله علیه وآله وسلم

فی النار فاجاب بانه ملعون لقوله تعالیٰ ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم

الله فی الدنیا والاخرة واعد لهم عذابا مهینا ولا اذی اعظم من ان یقال

ذلک القول السیء انتهی قال جلال الدین السیوطی حافظ السنة المهدیة ؛

اسکنه الله اعلیٰ غرف الفرادیس العلیة ؛ بهذه العبارة فی المقامة السندسیة ؛

وخصه الله رب البریة ؛ علیه اطیب الصلوة والتحیة ؛ بطهارة النسب تعظیما

لشانه ؛ وحفظ آباءه من الدنس تتمیما لبرهانه ؛ وجعل کل اصل من اصوله

خیر اهل زمانه ؛ کما قال فی حدیث البخاری الذی تقطع بصدوره من فیه

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذي کنت فیه ؛

وقال علیه الصلوة والسلام انا انفسکم نسبا وصهرا وحسبا ؛ لم یزل الله ینقلنی

من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة مصفی مهذبا ؛ لا تتشعب شعبتان

الا کنت فی خیرهما فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا ؛ وینظم فی سلک هذه الدرر

قول حافظ العصر ابی الفضل ابن حجر قدس الله سره الانور شعر

نبی الهدی المختار من آل هاشم	فعن فخرهم فلیقصر المتطاول
تنقل فی اصلاب قوم تشرفوا	به مثل ما للبدر تلک المنازل

وقد ورد ان قریشا کانت نورا بین یدی الله تعالی قبل ان یخلق آدم بالفی عام

یسبح ذلک النور وتسبیح الملائکة بتسبیحه علیهم الصلوة والسلام ؛ ثم القی ذلک

اہتمام سیفِ اَقلام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ العلام وغیرہ علمائے عظام سے حرفاً حرفاً مقطوع ہے ؛ کیونکہ اس بارے مین اونکی ہمہ مقال مُبرّہ زوال نزد اربابِ کمال محض از دراہ و فترا باستیلائے اہوا از بسکہ مصنوع ہی ؛ اور ہیطور کلام متبعان ابنِ دحیہ و ملّا علی القاری علیہما رضوان اللہ الباری عدم اسلام والدین سیّد الثقلین مین بھی مردود و موضوع ہے ؛ کیونکہ وہ بطورِ تقلید متفرّع ہے اوسی اصلِ بے وصل مُبرّہ فصل پر جو نزدِ ائمّہ اَعلام غیر مسموع ہی ؛ قال الحافظ القسطلانی علیہ الرضوان الربّانی فی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ ولیحذر من ذکر والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بما فیہ نقص فان ذلک یوذی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لان العرف جاربانہ اذا ذکر ابو الشخص بما ینقصہ او وصف بوصف وذلک الوصف نقص فیہ تاذی ولدہ بذلک الذکر ولاریب ان اذاہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر قال العلامۃ الزرقانی شارح المواہب للقسطلانی قدس اللہ سرّہما النورانی وقد بذل الحافظ جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ فی ذلک جہدہ فالّف فیہ ست مولفات حفلۃ فاللہ تعالیٰ یثیبہ علی قصدہ الجمیل قال فاذا سئلت عنہما ای عن حکم الوالدین الشریفین فقل انہما ناجیان فی الجنۃ لانہما کانا علی الحنیفیۃ والتوحید ولم یتقدم لہما شرک کما قطع بہ الامام السنوسی والہمام التلمسانی شارحا الشفا قدس اللہ سرہما ولانہما ماتا فی الفترۃ قبل البعثۃ ولا تعذیب قبلہا کما جزم بہ العلامۃ الابی فی شرح مسلم رحمہ اللہ الاکرم ولان اللہ تعالیٰ احیاہما فآمنا بہ صلی اللہ علیہ وسلم کما جزم بہ الامام السہیلی والطمطام القرطبی والشیخ ناصر الدین بن المنیر وغیرہم رضی اللہ عنہم ہذا ما وقفنا

من النقول؛ او معارض بالحدیث المتواتر او الکتاب المقبول؛ فیطلب الترجیح علی
ما تقرر فی الاصول؛ وقد اتی ائمة السنة بجواب ساطع؛ فقالوا هذه اخبار
احاد لا تعارض القاطع؛ ولیت شعری ماذا یقول المنکر فی اطفال المشرکین
والخبر بانهم فی النار متین مبین؛ فان قال بمقتضاه فقد اکبر القول؛ واعظم
الفریة والهول؛ وان قال بقول الناس؛ ورفع عنهم الباس؛ فقد سلم العدول
والفرار عن الاخبار الواردة بانهم فی النار؛ ولیس ذلک الا لکونها من المنسوخ
عند اهل التحقیق والرسوخ؛ وذلک بالشفاعة الواقعة فیهم من الرسول الکریم
علیه اطیب الصلوة وازکی التسلیم؛ حیث قال سألت ربی عن اللاهین من
ذریة البشر فاعطانیهم وقد وقع الناسخ للاطفال ومن لم تبلغه الدعوة مقترنین
نزولا فی قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا فالجملة الاولی نسخت تعذیب الاطفال والثانیة نسخت اخبار التعذیب
قبل الارسال فانظر الی هذه الاسرار المودعة فی نظم القران؛ والمناسبات
المستدعة فی ترتیب الفرقان؛

قل للسحاوی ان یعروک مشکلة	علمی کبحر من الامواج ملتطم
والحافظ الدیمی غیث السحاب فخذ	غرفا من البحر او رشفا من الدیم

قال المحقق العلامة والمدقق الفهامة سیدی السنوسی والتلمسانی قدس الله
سرهما النورانی فی شرح الشفا لان ابه الشفا لم یتقدم لوالدیه صلی الله علیه وسلم
شرک وکانوا مسلمین لانه علیه الصلوة والسلام انتقل من الاصلاب الکریمة
الی الارحام الطاهرة ولا یکون ذلک الا مع الایمان بالله تعالی وما نقله المورخون

النور فی صلب ادم وهو الدرة الفاخرة قال ثم لم یزل ینقلنی من الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة ؛ واجری علی یدیه من المعجزات الوفاجملة وآتاه من الخصائص مالم یوته نبیاً قبله وکان مما نسب من المعجزات والخصائص الیه ؛ احیاؤ حتی آمنا به ابویه ؛ وما زال اهل العلم والحدیث ؛ فی القدیم والحدیث ؛ یروون هذا الخبر و به یسرون ؛ و ینشرونه بین الناس و لا یسترون ؛ ویجعلونه فی عداد الخصائص والمعجزات و یدخلونه فی حیز المناقب والمکرمات ؛ الی آخر ما حقق اسناد حدیث الاحیاء من ائمة السنة فی هذه الامة الکملاء ؛ ولله العفار در ما فی هذه الاشعار

اَیقنتُ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّہٗ	اَحیاھُما الرَّبُّ الکَرِیمُ البَارِی
حَتّٰی لَہٗ شَہِدَا بِصِدقِ رِسَالَۃٍ	صَدِّق فَتِلکَ کَرَامَۃُ المُختَارِ
ھٰذَا الحَدِیثُ وَمَن یَقُولُ بِضُعفِہٖ	فَہُوَ الضَّعِیفُ عَنِ الحَقِیقَۃِ عَارِی

شرطِ سوم یہ کہ جو احادیث وآثار ؛ متعلقہ عذیبِ اہلِ فترت وآبائے سید مختار صلی اللہ وسلم علیہ بعدد قطراتِ الامطار ؛ معلول وموضوع ہین یا ضعیف غیر مسموع ہین یا صحیح منسوخ عمل مین ممنوع ہین عند اولی الابصار ؛ حالا وہ ہمہ قسم احاد نزدارباب سدا و معارض ہین بنصوصِ پروردگار ؛ تو لازم کہ اونسے تمسک نہ ٹھہراوے منکرِ اہلِ عناد ؛ کہ اونکے عدمِ تشبث پر متفق ہین جملہ ائمہ نقاد ؛ قال فی المقامة السندسیة ؛ بهذه العبارة السنیة ومضمونها بالبرهان المنیر فی التحریر والتحبیر واما قول المنکر انه وردت احادیث کثیرة فی عذابهما فقد وقفت علیها باسرها ؛ وبالغت فی جمعها وحصرها ؛ واکثرها ما بین ضعیف ومعلول ؛ والصحیح منها منسوخ بما تقدم

کہ ہمہ آباؤ اُمّہاتِ حبیب اللہ الملک العلام ؛ اصحابِ توحید ارباب تفرید ہین
علی الدوام ؛ محبوبانِ الٰہی سُلالۂ اہلِ اسلام ؛ بعض خلعتِ نبوّت و رسالت سے
مشرّف بصد احترام ؛ اور باقی زُبدۂ خاصانِ زمرہ اولیائے عظام ؛ علی نبینا
و علیہم الطیب الصلوٰۃ و ازکی السلام ؛ سرّ اسرارِ قرآنیہ ہے ؛ نورِ انوارِ فرقانیہ
ہی ؛ دُرِّ فرید خزائنِ مصؤنہ ہے ؛ گوہرِ وحیدِ دفائنِ مکنونہ ہے ؛ اصلِ اصولِ
علومِ لدُنّیہ ہے ؛ وصلِ وصولِ قرومِ ربانیّہ ہے ؛ نعمتِ عظیمۂ رحمانیّہ ہے ؛
رحمتِ فخیمۂ صمدانیّہ ہے ؛ طلعتِ لطیفۂ اربابِ ہدایہ ہے ؛ خلعتِ شریفۂ
اصحابِ عنایہ ہی ؛ مفتاح ابوابِ کنوزِ عرفانیّہ ہے ؛ مصباح اربابِ رموزِ
یزدانیہ ہی ؛ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کے لیئے بصرِ بصیر ہے ؛ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کے لیئے سراجِ منیر ہے ؛ محکِ امتحانِ تَرٰاھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ
وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ہی ؛ خلاصۂ عرفانِ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہے ؛ نہ ہرکس اِس علم
مخصوص کے سزاوار ہے ؛ کہ یہ علم منصوص برائے خاصانِ پروردگار ہی ؛
لہذا بعض حضراتِ علمائے دین ؛ دربارۂ طہارتِ نسب سید المرسلین صلّی اللہ
وسلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ بعض مقامات مین ہوئے لغزش گزین کیونکہ
تقلید کیا اون حضرات نے اون علما کا جو اِس علم سے نہ تھے ماہرین ؛ اگرچہ
دیگر فنون مین ہم اقران سے لاریب تھے وہ فائقین ؛ مثل صاحبِ تیسیر
و قاضی بیضاوی ناصر الدین ؛ کیونکہ علم مذکور نزدِ اربابِ شعور اُس قبیلے سے
ہی بالضرور کہ ماہر نہ تھے اوسکے بعض متقدمین ؛ چہ جائیکہ قاضی بیضاوی
اور مثل اونکے دیگر علمائے ظاہرین ؛ بنا علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکٰوتین

فهو قلة حياء انتهى فبطل ما يخرص الفصّاصون في شان نبينا الامين الميمون عليه اطيب الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام بانه راى ابويه ليلة المعراج في النار واختار عليهما شفاعة امته عند الغفار نعوذ بالله من ذلك الازدراء والافتراء ثم العياذ بالله من ذلك الاغتراء والاجتراء ومن القصاص الذى يؤذى نبى الانبياء اذ ليس له من معرفة الايمان والحياء قال الله جل جلاله وعلى العالمين عمّ نواله في كتابه الكريم ان الذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم اعلم ايها الصفى والمحب الوفى ان فضلاء الامة الكرام وكملاء السنة العظام حرّروا في الخصائص النبوية وقرروا في النفائس المصطفوية على صاحبها اطيب الصلوة والتحية بانه لا تلج النار بطن امرءٍ جوفًا فيه نطرة من فضلاته فاذا ابلغ امر الخصيصة هذه الغاية النفيسة فكيف تعذب الاصلاب والارحام الفاخرة حملت حبيب الله سيد الدنيا والآخرة

وبه درّ القائل ذى المجد والفضائل

لِوَالِدَىْ طٰهٰ مَقَامٌ قَدْ عَلَا	فِىْ جَنَّةِ الْخُلْدِ وَدَارِ الثَّوَابِ
فَقَطْرَةٌ مِنْ فَضَلَاتِهٖ لَهَا	فِى الْجَوْفِ تُنْجِىْ مِنْ اَلِيْمِ الْعِقَابِ
فَكَيْفَ اَرْحَامٌ لَهٗ قَدْ غَدَتْ	حَامِلَةً تُصْلٰى بِنَارِ الْعَذَابِ

اللهم حافى ماشاء وشئت صلّ وسلم على نبينا المختار وعلى من ينسب اليه من العترة والاحرار ما رجى زاجل بحسن التذكار هذا ملخص ما في مجمع البحرين من زبر المهرة المحققين كالخفاجى ومنهل الصفا في خصائص المصطفى عليه الصلوة والثنا **شرط چہارم** یہہ کہ علم طہارت نسب جناب سید الانام

عم یعقوب ست علیہما السلام انتہی وقال فی اسرار التنزیل والتحریر وغیرہما
کالجامع الکبیر ان العرب تسمی العم ابا قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ
واصحابہ البررۃ الکرام ردوا علی ابی یعنی بہ العباس رضی اللہ عنہ قال العلامۃ
الزرقانی فی شرح المواہب للقسطلانی علیہما الرضوان الربانی ان آزر کان عم
سیدنا ابراہیم علیہ السلام ودلیلہ کالشمس فقد خرج الشہاب الھیتمی
رضی اللہ عنہ بان اہل الکتابین والتواریخ قد اجمعوا علی انہ لم یکن اباہ
حقیقۃ وانما کان عمہ والعرب تسمی العم ابا کما جزم بہ الفخر الرازی رحمہ اللہ
وقد نزل القرآن بذلک کما قال اللہ عن بنی یعقوب علیہ السلام نعبد الٰہک
والہ آبائک ابراہیم واسماعیل واسحاق بل لو لم یجمعوا علیہ لوجب تاویلہ
جمعا بین الاحادیث واما من اخذ بظاہر لفظہ کالبیضاوی وغیرہ فقد
استروح وتساہل انتہی وروی البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن
عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ تعالی قسم الخلق ای الثقلین قسمین
ای سعیدا وشقیا فجعلنی من خیرہم قسما ای من قسم السادۃ التی ہم ارباب
السعادۃ کما قال اللہ تعالی واصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب
الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف فجعل
ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرہا ثلثا وہم المقربون فذلک قولہ
تعالی فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشامۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین
وانا خیر السابقین الی آخر الحدیث وقد قال اللہ تبارک وتعالی فی کتابہ المبین

مسطور ہے؛ یہ فرمان واجب الاذعان شیخ عبد الحق قدس اللہ سرہ الاسبق
پُرنور ہے کہ ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ و تعالیٰ مخصوص گردانیدہ است
باین متاخرین را یعنے علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمہ بر دین توحید و اسلام بودہ اند و ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَ یَخْتَصُّ
بِہٖ مَنْ یَّشَاءُ اور تفصیل اس اجمال کی اور تبجیل اس مقال کی نجم المبین مین
آشکار ہے؛ اور مشتے نمونہ خروارا ندک دلیل بسیار جلد اول عقائد خیبوریہ مین
نگار ہے؛ اور نظیر لغزش مذکور؛ دربارہ نسب طہوریہ کہ لفظ اَب از روئے
لغت وعرف چند معنے مین مستعمل بلا انکار ہے؛ اور احادیث وکتب سماویہ مین
بھی وہ استعمال ظاہر و باہر عند اولی الابصار ہے؛ چنانچہ اصل ہر شے اور مظہر
و مربی و علما پر بھی اطلاق اَب سزاوار ہے؛ اور باپ و دادا و چچا و ماموں پر
اطلاق اَب کالشمس علے نصف النہار ہے؛ انجیل و شرائع سابقہ مین اطلاق
لفظ اَب وارد برذات پروردگار ہے؛ اور یہ بیان قرآن واخبار اور کتب
اولی الابصار سے جلد اول عقائد خیبوریہ مین شمہ بالتصریح نگار ہے؛ پھر
یہان اعادہ کرنا اون براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ کا موجب اطناب
و تکرار ہے؛ اما اسقدر بیان پر اکتفا کرنا اسمقام مین لاریب درکار ہے؛
کہ شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ اطلاق
ابی برعم آمدہ است چنانکہ در قول وی سبحانہ در خبار از بنی یعقوب علیہ السلام
واقع ست اِذْ قَالَ لِبَنِیْہِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰھَکَ وَاِلٰہَ اٰبَآئِکَ
اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اسماعیل علیہ السلام را اب خوانند وحالانکہ وی

اماً ومنه قوله تعالى ورفع ابويه على العرش يعنى اباه وخالته لیا وكانت امه قدمات
لان كل من كان سببا لايجاد شيئ او اصلاحه اوظهوره فهواب له وقد روي
ان سيدنا عيسى عليه السلام قال انطلق الى ابى وابيكم واراد به الرب سبحانه
لانه القائم بمصالح العباد واتمام امورهم وايضاورد ان الخال احد الابوين فالعم
والخال سميا ابا لقيامهما بمصالح ابن الاخ والاخت وكانا سببا لاصلاحه وتربيته
وظهوره بالصلاح والفلاح ولايجاد انواع التربية وتحصيل المنافع الدنيوية
والدينية وسمى النبى صلى الله عليه وآله وسلم ابا للمومنين لانه سبب الايجاد
والظهور والاصلاح لهم والعلماء والشيوخ آباء التلاميذ والمريدين لذلك الاسباب
المذكورة فالاب طينى ودينى واطلاقه عليهما بحسب اللغة والعرف يقينى
واذا عرفت هذا التمهيد فاعرف ايها السعيدان والد سيدنا ابراهيم
عليه الصلوة والتسليم كان تارخ وآزر كان عماله والعم اب كما مر واما قوله
تعالى واذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناما آلهة انى اراك وقومك فى
ضلال مبين فلامانع لما حررناه ولا يخالفه ما عنرناه لان المراد من ابيه
فى الاية عمه على التخصيص لخفى لاهل التصديق العميق بالادلة القاطعة العديدة
والساطعة السديدة منها ان الاحاديث التى تدل على طهارة نسب
سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وآله الطاهرين من دنس الشرك ورجس الكفر
قد بلغ مضمون مجموعها حد التواتر وهو متحد قاطع الشبهات وساطع بالبينات
لاريب فيه بالتكاثر فوجب ان يراد بذلك الاب عم سيدنا ابراهيم على سيدنا
وعليه الصلوة والتسليم جمعا بين الاحاديث والكتاب معا لموصلة بين

الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین پس اطلاق لفظِ آب آزر پر بطور پدر حقیقی صریح البطلان ہے ؛ خلاف احادیث و اجماع اہل تواریخ و حضرتِ فرقان ہے ؛ لغزش حضرت قاضی بیضاوی وغیرہ بعض علمائے دین ؛ جو طہارتِ نسبِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نہین ماہر متحقق بلا فتور ہے ؛ وہ اطلاق بمعنائے پدر حقیقی سراسر ناسزاوار و پر زور ہے ؛ پس منکر کو وقتِ تحریر اوس اطلاق سے اجتناب ضرور ہی ؛ کیونکہ وہ دعویٰ بلا دلیل ادّعائے پر ذلیل نزدِ مہرہ محققین از بسکہ مردود ہے ؛ خلافِ اجماع ائمہ دینِ متین و موجبِ عذابِ الیم مُہین عند اہلِ سعود ہے ؛ جبکہ اطلاق لفظِ اب چند معانی پر صادق بلا انکار ہے ؛ ہر ایک حسبِ لغت و عرف و احادیث و کتاب کردگار ہے ؛ تو تخصیص ایک معنی اور انکار باقی بلا دلیل جمیل و اصلِ اثیل اقتضائے جہالتِ جبلیہ ہے ؛ خواہش ہواجس نفسانی اور وساوسِ شیطانی اور استیلائے ضلالت ازلیہ ہے ؛ چہ جائیکہ دوسرا معنے موافقِ احادیثِ جناب سیدِ مختار ہے ؛ اور مطابقِ اجماع ائمہ دینِ متین اور کتابِ مستطاب پروردگار ہے ؛ اور یہی معنے موجبِ خوشنودیٔ ایزدِ غفّار ہی ؛ اور وسیلۂ جمیلہ از بسکہ نبیلۂ جلیلۂ رضائے شفیع روزِ شمار ہے ؛ نہ خلافِ عقائد اہلِ سنّت و جماعت کوئی امر کسیطرح اوسمین آشکار ہے ؛ نہ از روئے احادیث و کتابِ نفیس اوسمین کچھ کسیطور جائے انکار ہی ؛ قال فی التحریر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ان القران المجید والفرقان الحمید انزل علی عرف الاعراب و لغۃ ہولاء ذوی الالباب وکانوا یجعلون العم ابا و الخال

ان والد نسیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم ما کان من المشرکین وقد
کان آزر مشرکا باتفاق ائمة الدین فوجب ان المراد من قوله المبین لابیه
آزر هو عم الخلیل بالیقین والله یهدی به المتقین وما یضل به الا الفاسقین
ومنها ما روی البخاری عن ابی هریرة عبد الرحمن علیهما رضوان الله
الملک المنان انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه
ذوی الکرم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن
الذی کنت منه واخرج الامام احمد عن سیدنا عبد الله بن عباس واخرج
عبد الرزاق وابن المنذر عن سیدنا علی کلهم بسند صحیح علی شرط الشیخین
رضی الله عنهم انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یزل علی وجه
الارض سبعة مسلمون فصاعدا فلولا ذلک هلکت الارض ومن علیها
فانتج من هذا ان جمیع آباء سید الثقلین صلی الله وسلم علیه ملأ الخافقین
کانوا ارباب التوحید والاسلام ما کان فیهم احد من المشرکین اللئام
لان المنکران اقر بان کل جد نبینا الکریم علیه اطیب الصلوة وازکی التسلیم
کان من جملة السبعة المذکورین فی زمانه فهو المدعی عند ائمة الدین
وان انکر وخرص ان احدا کان من غیر السبعة المسلمین لزمه احد الامرین
وانهما فی غایة الشین لانه ان قال انه ما کان خیرا منهم بحکم الشرع الصریح
فهذا باطل لمخالفته الحدیث المذکور الصحیح وان قال انه کان خیرا ولکنه
کان من المشرکین فهذا ایضا باطل باجماع ائمة الدین لان الله فاطر
السموات والارضین قال ولعبد مومن خیر من مشرک فی کتابه المتین

الخطاء والصواب وعلی ذلک اتفق اولوا الالباب ولاعبرة بخرص المنکر اهل الارتیاب **ومنها** ان جمیع اباء الانبیاء الکرام علیهم الصلوة والسلام کانوا اصحاب التوحید والاسلام وما کان فیهم احد من الکفار اللئام تشریفا لمقام النبوة وتنظیفا لمرام الفتوة هذا امر متفق علیه ما وصل الانکار الیه وقد قال الله سبحانه فی کتابه المبین الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین والمراد من الساجدین ان جمیع اباء نبینا خاتم النبیین صلی الله وسلم علیه وآله اجمعین کانوا موحدین المصلین کما اخرج ابن سعد والطبرانی وابو نعیم وغیرهم رضی الله عنهم ای وتقلبک فی اصلاب المصلین من مصل الی مصل حتی اخرجتک نبیا فی هذه الامة فهذه الایة الکریمة وسائر الایات الفخیمة فی طهارة نسبه العظیمة دالة بالصراحة مُبیّنة بالوضاحة علی ان جمیع آبائه الکرام ارباب التوحید والاسلام فحینئذ یجب القطع بان والد سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم کان موحدا مومنا بالقلب السلیم فالمراد بقوله لابیه آزر عمه عند الفهیم علی النهج الوجوبی اللازم القویم هذا هو الصراط المستقیم ولاعبرة لهذیانات المنکر المضل السقیم **ومنها** انه علیه الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام قال لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات ومضمون هذا الحدیث النفیس قد بلغ حد التواتر وقد قال الله جل جلاله وعلی العالمین عم نواله انما المشرکون نجس فهذا یوجب ان احدا من آباء نبینا الکریم علیه اطیب الصلوة والتسلیم ما کان من المشرکین لان بغیر الایمان لایمکن ان یکونوا طاهرین فثبت من هذا

موصوف لله بالحلیم مثل ذلك الجفاء العظیم مع الاب الحقیقی الشفیق فثبت ان آزر عمه علی التحقیق ومنها انه لما بعث الله الملك العلام ؛ سیدنا موسی علیه السلام ؛ الی فرعون امره بالرفق التام ؛ فقال فقولا له قولا لینا لعله یتذكر او یخشی ؛ وهذا رعایة لحق تربیة فرعون الطغام ؛ فها هنا الوالد اولی منه بالرفق والاحترام ؛ اے منصفِ حاذق ؛ وے محبِّ صادق جبکہ براہین قاطعۂ عدیدۂ مذکورہ اور مضامینِ ساطعۂ سدیدۂ مسطورہ سے آشکار ہے ؛ نصوصِ صریحۂ کتاب اللہ اور احادیثِ صحیحۂ رسول اللہ سے یہ مضمون فیض مشحون متحقق بلا انکار ہے ؛ کہ مراد بطورِ وجوب آیت لِأَبِيهِ آزَرَ سے عمِ خلیلِ پروردگار ہے ؛ اور حملِ اب بر پدرِ حقیقی پر اُس آیت مین خلافِ قرآن و احادیث عند اولی الْاَبْصار ہے ؛ موجب انکارِ کتاب و خبار وسیلۂ وسائل نکال و وبالِ دار البوار نزد ائمۂ دینِ متینِ کبار ہے ؛ باعثِ ایذائے جنابِ رسولِ کریم علیہ اطیبُ الصلوۃ والتسلیم اور واسطۂ حصولِ لعنِ ایزدِ غفار ہے ؛ قال الحافظ جلال الدین قدس الله سره المبین فی الدرج المنیفه ؛ فی طهارة الاباء الشریفه ان آزر هو عم سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم لا ابوه وقد سبق الی ذلك جماعة من السلف رضی الله عنهم فرویناه بالاسانید عن ابن عباس ومجاهد وابن جریج والسدی رضی الله عنهم قالوا لیس آزر ابا ابراهیم علیه السلام انما هو ابن تارخ وقد وقفت علی اثر فی تاریخ ابن المنذر صرح فیه بانه عمه پس اِس تصحیح وتحقیقِ حقیق اور تصریح وتوثیقِ انیقِ اربابِ تنقید وتدقیقِ عمیق اصحابِ تفرید وتصدیقِ رشیق سے منکرِ مُضِل کو فرار ہے

فثبت ان جمیع آباء نبینا الکریم ؛ علیه افضل الصلوة والتسلیم ؛ کانوا علی ملة التوحید والصراط المستقیم ؛ لیکونوا خیر اھل الارض فی زمانھم القویم ؛ فوجب ان یکون المراد بقول الله الجلیل ؛ اذ قال ابراھیم لابیه آزر عم الخلیل ؛ ومنها ما روی ائمة الامة ؛ اصحاب تنقید السنة ؛ عن سیدنا عبد الله بن عباس ؛ علیهم رضوان الله ملك الناس ؛ انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ؛ وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ؛ ان الله قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرهم قسما الی ان قال فانا من السابقین وانا خیر السابقین ؛ فکان والد الخلیل من المقربین ؛ خیر اصحاب الیمین عند رب العالمین ؛ ولا یخفی ان آزر کان من المشرکین فوجب ان یکون المراد بما فی التنزیل ؛ لابیه آزر عم الخلیل ؛ ومنها ما قال الله سبحانه فی کتابه تعلیما واتقانا ؛ وقضی ربك الا تعبدوا الا ایاه وبالوالدین احسانا ؛ وایضا قال الله تبارك وتعالی تادیبا موصوفا ؛ ولا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا معروفا ؛ وهذان النصان من الله المکرم ؛ عامان فی حق الاب الکافر والمسلم ؛ فلا تجوز الغلظة والجفاء ؛ للولد بالوالدین بلا امتراء ؛ وتلك الایة دالة علی ان سیدنا ابراهیم ؛ علیه الصلوة والتسلیم ؛ شافه آزر بالعلم علی الازدراء ؛ محمولا علی قرءة الضم بالنداء ؛ وحیث شافه آزر بالایذاء والتوهین ؛ انی اراك وقومك فی ضلال مبین ؛ وهذا من اعظم انواع الجفاء وافخم اصناف الاستخفاف والایذاء ؛ وهذا لا یلیق بسیدنا ابراهیم الخلیل ؛ فوجب ان المراد بقوله لابیه آزر عمه عند النبیل ؛ **ومنها** ما قال الملك العلام الاله ؛ ان ابراهیم لحلیم اواه ؛ فکیف یلیق بسیدنا ابراهیم مع انه

زینہار ؛ لاریب وہ اونکا چچا ہے بلا انکار ؛ تو واسطے ردّ طعنِ ملحدانِ مذکورین
اون بعض علمانے کہ جن پر معترض تھے اوسوقت وہ مُضلّین ؛ بلا تامّل و تفکّر
حسب ظنِ صواب ظاہر کیا چند اجوبہ پُر ارتیاب اور اسطور پر ہین وہ جملہ
چھے جواب ؛ کہ مَثل مشہور ہے عند اولی الالباب ؛ کہ از باران فرار ساختہ ؛
خود را در چاہ انداختہ ؛ یعنے برسات سے بھاگ کر کپڑونکو تری سے بچایا
اور اُسنے ڈر کر کوئے مین گر کر سبکو تر بنایا ؛ تو اُس فرار سے کیا نتیجہ ظہور مین آیا
مگر اُن چھے مین ایک جواب ؛ لاریب صحیح ہے پُر صواب ؛ اور وہ اجوبۂ
اعتراضِ ملحدین جن زُبرِ جہرۂ محققین مین مذکور ہین ؛ تو اُنہین زُبر مین
اوسی جائے تکلّفات و سخافات اُن جوابات کے بھی مسطور ہین ؛ چنانچہ
تحریر و تحبیر اور اسرار التنزیل اور بصائر و درۃ التاویل وغیرہا کُتب مین
نگار ہین ؛ نجم المبین لرجم الشیاطین مین مفصّلاً اور اس جا مجملاً آشکار ہین

اعلم واللہ اعلم ان الملحدین بعد زمان التابعین جعلوا طعناً فی کتاب اللہ المتین
فی قولہ اذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناماً آلھۃ انی اراك وقومك فی ضلال مبین بان
ھذا النسب خطأ صریح عند المنصفین لانّ اباہ تارخ لا آزر کما ثبت عند
المحققین من اھل التواریخ والصحابۃ والنسابین فردہ بحسب الزعم بعض
العلماء بھذا التبیین کلہ سخیف لا وجہ واحد متین فقالوا لعل کان لوالد
سیّدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم اسمان آزر اصلیاً وتارخ لقباً او بالعکس
بانہ تارخ اصلیاً وآزر لقباً والثانی ان آزر اسم ذم فی لغتھم اذ معناہ المخطی
فکانّہ قیل یا ایھا المخطی فسیدنا ابراھیم علیہ السلام عاب لابیہ بزیغہ وکفرہ

اور احتمالات واہیہ اور ہذیانات لاہیہ اور خرافات غاویہ اور ہفوات ساہیہ سے وہ باقرار ہے ؛ جب کشتیٔ عقل قاضی بیضاوی اور ابن دحیہ و ملا علی القاری اس بحر زخار میں بیکنار ہے ؛ تو کب تشبثات منکر سید المرسلین مومنویٔ حبیب رب العالمین تخنثہ تحریر تفسیر روفی سے استوار ہے ؛ صدق اللہ جل جلالہ و علی العالمین عم نوالہ و کتابہ المصون ؛ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ؛

لَکَ المَجدُ فِی الکَونَینِ یَا سَیِّدَ الوَرٰی ... لَکَ العِزُّ فِی الدَّارَینِ یَا بَالِغَ العُلٰی

وَمَوْدُوْدُکَ لَعَنٌ حَقُّهُمْ عِندَ رَبِّنَا ... بِاَعدَادِ رَمْلِ البَرِّ مَا رُفِعَتِ السَّمَا

فَلَا یُمکِنُ الاِطفَاءُ بِالفُوهِ نُورَهُ ... وَاِنْ اَحرَقَ الحَیَّاتِ مَوْدُوْدَةً بِالهَوٰی

عَلَیکَ صَلٰوةُ اللهِ یَا خَیرَ خَلقِہٖ ... عَا نَاحَتِ القُمرِیُّ بِالصِّدقِ وَالوَفَا

عَلَی الآلِ وَالاَصحَابِ فَاغفِر بِجَاهِهِم

ذُنُوبَ الحُیُورِیِّ یَا غَفُورُ تَفَضُّلًا

اے منصف صفی ؛ و اے محب وفی ؛ اصل مغالطۂ بعض حضرات علما یہ ہے عند اولی الابصار ؛ کہ زمان سابق میں بعض ملحدین نے سطور طعن کیا قرآن مجید فرقان حمید پر آشکار ؛ کہ والد سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ ہیں باتفاق اہل تواریخ و نسابین و حضرات صحابۂ کبار ؛ اور آزر عم سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے باجماع حضرات معتمدین خیار ؛ تو یہ فرمان حضرت فرقان کتاب اللہ المتین ؛ کہ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لِاَبِیْهِ آزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّیْ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ خطائے صریح ہے ؛ اور نسب قبیح ہے ؛ کہ آزر انکا والد نہیں

انتہی یقول المولف المسکین اناف الله رحیق المحبین ولاریب فی ان الشمس شمس وان لم یرها الضریر ولایخطر فی قلب المنافق الامثله الشریر وطهارة نسب نبینا کالصباح مستغنٍ عن المصباح ولکن للخفاش الخناس لیس بالشمس من الایناس

ذو الطالع النحس یهوی من نحوسه	زوال نعمة ذی الاقبال والرتب
ان کان لایبصر الخفاش رونق ضحی	فما الذی لشعاع الشمس فی الریب
وفی الحقیقة عمیان نموا اعددا	الیس اولی انکار نور الشمس فی النسب

وللّٰہ ما افاد فی الفارسی واجاد

شور بختان بآرزو خواہند	مقبلان را زوال نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

واما قول بعض المسترزحین وھو لیس من حضرات المحدثین وبه تشبث بعض المضلین بان قوله علیه الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات خبر واحد لا یعارض قوله تعالی واذ قال ابراهیم لابیه آزر اتتخذ اصناما آلهة انی اراك وقومك فی ضلال مبین فباطل عند العلماء المهرة المحققین لان مضمون ذلك الحدیث النفیس الرصین قد بلغ حد التواتر عند ائمة الدین ولا خفاء فیه عند الماهر من المنصفین ولیس المراد بالآیة المذکورة ابا الحقیقی باوضح البراهین کما مر بالادلة الساطعة والحجج القاطعة فی التبیین نعم یتحقق المعارضة بین النصوص من الکتاب والاخبار کما هو جلی عند الائمة

والثالث انہ یحتمل ان آزر کان اسماللصنم ولعل کان والد سیدنا ابراھیم علیہ السلام یعبدہ فیحتمل ان یکون المراد عابد آزر فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ ویحتمل انہ جعل اسم المحبوب اسماللمحب والرابع ان آزر ہو الشیخ الھرم بالخوارزمیۃ وھو ایضاً فارسیۃ اصلیۃ فکانہ قال لابیہ الشیخ الھرم ھذا والوجہ الثانی علی قول من یقر بجواز اشتمال القران علی الفاظ قلیلۃ من غیر لغۃ العرب والخامس ان الیھود والنصاریٰ والمشرکین کانوا فی غایۃ الحرص علی تکذیب الرسول الکریم علیہ اطیب الصلوۃ واتم التسلیم فلوکان ھذا النسب کذبا لما امتنعوا عن تکذیبہ وانھم ماکذبوہ فعلمنا ان ھذا النسب صحیح وان آزرابوہ والسادس ان والد سیدنا ابراھیم علیہ السلام کان تارخ وآزرکان عماًلہ والعم یطلق علیہ لفظ الاب کمانطق بہ الفرقان العظیم حکایۃ عن اولاد یعقوب علیہ الصلوۃ والتسلیم انھم قالوا نعبد الٰھک والٰہ آبائک ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ومعلوم بالاتفاق ان سیدنا اسماعیل عم سیدنا یعقوب علیہما السلام وقد اطلقوا علیہ لفظ الاب فکذا ھٰھنا ھذا ھو الحق الحقیق بصدق المآل ؛ وماذا بعد الحق الا الضلال ؛ والوجوہ الخمسۃ المذکورات من الاحتمالات الواھیات لاریب انھا من الاوھام والھفوات ؛ عند ذوی الافھام والدرایات ؛ لا یتشبث بھا اصحاب الھدایات ؛ کیف والبراھین القاطعۃ والمضامین الساطعۃ من النصوص الجلیۃ والاخبار السنیۃ والاٰثار البھیۃ اظھر من الشمس علی نصف النھار ؛ علی ان آزر عم سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم لا ابوہ الحقیقی عند اولی الابصار

وَبِحَقِّ حُبِّكَ مَا قَلْبِي بِمُنْقَلِبٍ | اِلَى سِوَاكَ وَلَا حُبِّي بِمُرْتَحِلِ

وَلَوْ سَفَكْتَ دَمِي عَمْدًا بِلَا سَبَبٍ | لَكَانَ اَهْنَا مِنَ الْاِغْفَاءِ لِلْمُقَلِ

اَنَا الَّذِي مَا لِقَلْبِي مِنْكَ مِنْ عِوَضٍ | كَلَّا وَلَا لِوَلَائِي فِيكَ مِنْ بَدَلِ

مَنْ خَانَ عَهْدَكَ اَوْ اَلْوَى عَلَى بَدَلٍ | وَاضَيْعَةَ الْعُمْرِ بَلْ يَا خَيْبَةَ الْاَمَلِ

مَنْ لِي سِوَاكَ اِذَا اُدْرِجْتُ فِي كَفَنِي | وَمَنْ اَنِيسِي اِذَا اُفْرِدْتُ مِنْ خَوَلِي

مَا لِي سِوَى حُسْنِ ظَنِّي عِنْدَ مُنْقَلَبِي | فَلَا يَلُمْنِي عَلَى الْمَنْقُوصِ مِنْ عَمَلِي

وَلِي شَفِيعٌ اِذَا حَانَ اللِّقَاءُ غَدًا | هُوَ الْمُشَفَّعُ فِي جُرْمِي وَفِي زَلَلِي

خَيْرُ الْوَرَى نَسَبًا اَزْكَاهُمُ حَسَبًا | اَصْفَاهُمُ عَرَبًا فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ

اَقْوَاهُمُ سَبَبًا اَوْفَاهُمُ اَدَبًا | اَعْلَاهُمُ رُتَبًا فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ

فَبِحَقِّهِ يَا اِلٰهِي جُدْ بِمَغْفِرَةٍ | عَلَى عُبَيْدٍ غَدَا بِالذَّنْبِ فِي خَجَلِ

وَاسْمَحْ لَهُ مِنْكَ يَوْمًا بِالْمَسِيرِ اِلَى | جَنَابِ الرَّحْبِ مِنْ قَبْلِ انْقِضَا الْاَجَلِ

وَبِجَاهِ كُلِّ آبِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ | اِغْفِرْ لَنَا سَائِرَ الزَّلَّاتِ وَالْخَطَلِ

يَا رَبِّ شَفِّعْهُ فِينَا يَوْمَ تَبْعَثُنَا | فَنَحْنُ مِنْ خَوْفِنَا فِي غَايَةِ الْخَجَلِ

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا طَلَعَتْ ؛
شَمْسُ النَّهَارِ وَمَا لَاحَتْ عَلَى الْجَبَلِ

اَلْبَصِيرَةُ الْعَاشِرَةُ الْكَامِلَةُ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ وَالْطَافِهِ الشَّامِلَةِ ؛ اے محب صادق ؛ اے منصف حاذق ؛ کتاب البحر المورود فی المواثیق والعهود میں ایسا مسطور ہے ؛ اور یہ کتاب سیدی وسندی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی ازبسکہ مشہور ہے ؛ کہ اخذ ساداتنا ومشائخنا العهد منا علی ان

اولی الابصار ؛ ان لم نرد بآزر عمّ الخلیل علیہ السلام ؛ کما مر عن الشہاب الهیتمی وغیرہ من الاعلام ؛ واما حمل الاحادیث اللتی مصرحۃ بالطہارۃ ؛ علی عدم السفاح فقط فی نسب نبینا صاحب البشارۃ ؛ فہو جلی البطلان والخذلان والخسارۃ لانہ مخالف لکتاب والاخبار ؛ ولا یطابق باجماع الائمۃ الکبار ؛ لانہم اتفقوا علی ان المراد من الطہارۃ فی تلک الاحادیث المقبولۃ عند اہل البصارۃ ؛ طہارۃ التوحید والایمان ؛ کما ستعرفہ بعون اللہ الملک المنّان ؛ وقد قال اللہ انما المشرکون نجس فی کتابہ الفرقان ؛ وروی عن ابن عبّاس علیہما رضوان اللہ القدیر ان اعیانہم نجسۃ کالکلاب والخنازیر ؛ واما قول القاضی لو کان الکافر نجس لما تبدلت النجاسۃ بالطہارۃ بسبب الاسلام ؛ فہو قیاس فی معارضۃ النص الصریح جلی المرام ؛ والتشبث بسائر التاویلات بمثلہ فی ہذہ الآیۃ ؛ عدول عن الظاہر بغیر الدلیل الاثیل عند اہل الدرایۃ ؛ ومخالف ما نطق بہ الکتاب المبین ؛ حیث قال وتقلبک فی الساجدین ؛ واللہ یہدی بہ المتقین ؛ ولا یضل بہ الا الفاسقین ؛ ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجوم الشیاطین من زبر ائمۃ الدین کاسرار التنزیل والتحبیر والزرقانی والجامع الکبیر اللّٰھم اعصمنا من شرور المعاندین والاھواء ؛ واحفظنا من غرور الملحدین والاغواء ؛ وثبّت قلوبنا علی اعتقاد الاصفیاء ؛ وزیّن غیوبنا بوداد نبی الانبیاء ؛ وطہّرنا من العیوب والاوہام ؛ بطہارۃ نسبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ واغفر لنا جمیع الذنوب والآثام ؛ بحرمۃ اُمّہاتہ وآبائہ الطاہرین العظام ؛ ولا تسئلنا عن اعمالنا یا عالم احوالنا بغیر حسن الظن والرجاء التام ؛ شعر

ازاولادِ حضراتِ ساداتِ کبار ہے ٭ فاطمہ زہرا کالخت جگر علیِ مرتضیٰ کا نور الابصار ہے ٭ کیونکہ بسطورِ اعتقاد پر سداد حضراتِ مشائخ دین اور فضلائے متکلمین پائدار ہے ٭ کہ محبتِ سیدنا علی شیر خدا اور حضرتِ حسن مجتبیٰ اور شاہزادہ کونین شہید کربلا اور انکی اولادِ امجاد پر صفا مین تغالی وکثرت مطلوب کردگار ہے ٭ چنانچہ قرآن شریف فرقانِ منیف مین یہ فرمانِ حصیف ربِّ لطیف آشکار ہے ٭ کہ قُل لَّآ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی یعنے ظاہر کرا اے میرے حبیب تو گنہگارون کے طبیب اپنی اُمت عالی ہمت سے یہ فرمانِ پر انوار ٭ کہ نہین چاہتا مین تم سے تبلیغ رسالت پر اُجرت اے بندگانِ ایزد غفار مگر یہ دلی آرزو ہے میری تمسے دائم لیل و نہار ٭ کہ دل وجان سے اختیار کرو میرے خویشونکی محبتِ بسیار و بے شمار ٭ اوس محبت سے کسی وقت کسیطور غافل نہو تم زینہار ٭ کیونکہ مطلوب الٰہی اور محبوب سیدِ ابرار ہی مودّت اہل بیت ہی نہ تنہا محبت عند اولی الابصار ٭ پس جو شخص اندروئے محبت افضل جانے اپنی جد کو غیر سے اے ہوشیار ٭ اور وہ افضلیت مخالفِ نصوصِ الٰہیہ نہو زینہار ٭ تو اوس شخص کی مذمت سے سکوت لازم والزم ہے نزدِ ائمۂ کبار ٭ کیونکہ جس شخص کو اپنے آباؤ اجداد سے شرافت حاصل ہی بلا انکار ٭ تو اونکو وہ لابد افضل ہی جانے غیرون سے بصد اختیار ٭ اور یہ افضلیت اکثر علمائ فضلا سے ظاہر ہوئی ہے کالشمس علے نصف النہار ٭ چہ جائیکہ بعض افرادِ شرفا سے یہ افضلیت نہو آشکار ٭ فلہذا یہ امر مشہور ہے نزد علمائے اخبار ٭ کہ عجائب وغرائب سے ہی وہ سُنی ازاولادِ حسنین ٭ جو کہے کہ علی مرتضیٰ سے افضل ہین شیخین ٭

لا نسب الذین یقدمون سیدنا علیاً علی سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما الا الذین یسبون الشیخین لا سیما ان کانوا شرفاء من اولاد سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا والذی نعتقد ان التغالی فی محبۃ سیدنا علی والحسنین وذریتہما مطلوب مصرح بہ فی القرآن فی قولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ والود ثبات المحبۃ ودوامہا منسلخ عن مذمۃ من قدم جدہ فی المحبۃ علی غیرہ مالم یعارض النصوص وذلک لان تعصب الانسان لاجدادہ الذین حصل لہ بہم الشرف امر واقع فی کثیر من العلماء فضلاً عن احاد الناس من الشرفاء فلہذا قالوا من النوادر شریف سنی یقدم سیدنا ابا بکر علی جدہ سیدنا علی رضی اللہ عنہما وکان سیدنا الامام الشافعی رضی اللہ عنہ ینشد **شعر**

اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ	فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ

فاعذر یا اخی کل من قامت لہ شبہۃ مالم تہدم شیئاً من اصول الدین کانکار صحبۃ سیدنا ابی بکر الصدیق لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او براءۃ سیدتنا عایشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا ۔ اے محبِ وپندار نوے منصفِ نیکوکار ؛ نوّر اللّٰہُ فِکْرَکَ بِاَنْوَارِہٖ ؛ وَشَرَحَ صَدْرَکَ بِاَسْرَارِہٖ ؛ تحریرِ مذکور اور تحبیر مسطور سے چند امور آشکار ہین ؛ ضمائرِ اربابِ اسرار اور اصحابِ بصائر او نسے حظ بردار ہین ؛ ازانجملہ یہ کہ جو شخص معتقدِ افضلیتِ سیدنا حیدر کرار ہو ؛ اماد شنامِ شیخین سے وہ ازبسکہ بیزار ہے ؛ فضیلتِ چار یار کبار کا معتقد بلا انکار ہے ؛ تو اوس شخصکو دشنام دینا ازبسکہ ناسزاوار ہی ؛ مخالف اعتقاد اربابِ سداد اصحابِ وداد مقبولانِ پروردگار ہے ؛ خصوصاً اگر وہ شخص شریف

تو وہ ہے رفض لاریب نزدِ فحول	نہ ہے رفض کچھ حُبِّ آلِ رسول
جو ہیں خارجی منکرانِ علی	وہ اعدائے حسنین از بس جلی
تو ہے اونکا یہ اعتقادِ جہول	کہ ہے رفض بس حبِّ آلِ رسول
یہی اعتقادِ وہابی مدام	کہ ہے خارجی وہ نہ اسمین کلام
وہ ہے منکرِ حُبِّ خیر الانام	تو کب حُبِّ حسنین اسکا مرام

جسے حبِّ حسنین سے ہی فرار
نحوری وہ لاریب از اہل نار

ثم قال العارف الصمد وحدہ قدس اللہ سرہ الممنوح واما من یسب الشیخین او غیرھما من الصحابۃ رضی اللہ عنہم فالواجب علینا تادیبہ وتعلیمہ اسباب محبتہما ونقول لہ لو صحت محبتک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحببت من احبہم من اصحابہ وقدمت من قدمھم وقد سئل سفیان الثوری رضی اللہ عنہ ما منزلۃ سیدنا ابی بکر الصدیق وعمر الفاروق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنزلۃ غیرھما فقال منزلتہما ماھما علیہ فی القبر من القرب واللہ اعلم وعلمہ احکم انتہی بقول المؤلف المسکین تراب اقدام المحبین ؛ من احب سیدنا ابابکر فقد اقام الدین ؛ ومن احب سیدنا عمر فقد کتب من الصادقین ؛ ومن احب سیدنا عثمان فقد فاز فوزاً بالفتح المبین ؛ ومن احب سیدنا علیاً فقد صار من الصدیقین لا یتفق حبہم الا فی قلوب المومنین ؛ ولا یتفرق الا فی قلوب المنافقین ؛ ومن ابغضہم فقد ابغضہ اللہ ابد الآبدین ؛ فسبحان من یخلق ما یشاء ویختار ؛ خلق سیدنا محمداً واصطفاہ رسولہ المختار ؛ واجتبی سیدنا ابابکر الصدیق بمزید التصدیق

یعنے سیدنا ابوبکر اور حضرت عمر بن الخطاب ؛ علیہم رضوان اللہ رب الارباب ؛ اور ازانجملہ یہ کہ جب سیدنا الشافعی قطب الاقطاب ؛ ہمام ائمۃ الامۃ بخیر الاثبات ؛ فضائل و شمائل اہلِ بیتِ نبوی سے رطب اللسان ہوئے ؛ اور دلائل حسنِ خصائلِ آلِ اطہار مصطفوی سے عذب البیان ہوئے ؛ تو حسادِ اربابِ فساد نے سطور کیا آشکارا ؛ کہ امام شافعی رافضی ہین بلا انکار ؛ تو اون لئام کے اتہام کا جوابِ تام سطور سے آپ نے کیا اظہار ؛ **شعر**

اِن کانَ رِفضاً حُبُّ آلِ مُحمّدٍ	فلیشہدِ الثقلانِ انی رافضی
اگر رفض بس حبِ آلِ رسول	تو اُس سے نہین مجکو ہرگز ملول
ادائے شہادت کرین انس و جان	بدرگاہِ خلاق مجپر عیان
کہ ہون رافضی ہین بحبِ رسول	بحبِ علی و بحبِ بتول
بحبِ حسن جو کہ ہین مجتبا	بحبِ امامِ شہِ کربلا
ہوا جنکے صدقے یہ ارض و سما	سما سے ہوا فوق اونکا سما
مکانسے ہوئے جب وہ در لامکان	تو امکان نہین اونکا ہرگز بیان
اگر حبِ حسنین کا رفض نام	تو صدیق ہو رافضی لاکلام
کہ وہ از محبانِ حسنین ہین	وہ حسنین سے قرۃ العین ہین
نہین بلکہ جو شاہِ ثقلین ہین	تو وہ از محبانِ حسنین ہین
تو کب رفض ہو ودِ آلِ رسول	کہ الا المودہ بقرآن نزول
جو ہے بغضِ صدیق و عادل عمر	وہ ہر دو وزیرانِ خیر البشر
جو ہے بغضِ صدیقۂ نیک دان	کہ مداح جنکا خدائے جہان

وَحَسْبِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِنَّهُ — عَلَيْهِ اعْتِمَادِي هُوَ سُؤْلِي وَمَقْصَدِي

هُوَ الْجَامِعُ الْقُرْآنَ وَالْقَانِتُ الَّذِي — إِذَا جَنَّ لَيْلٌ لَيْسَ يَأْوِي لِمَرْقَدِ

عَلَى ابْنَتَيِ الْمُخْتَارِ أَرْخَى سُتُورَهُ — فَنَاهِيكَ مِنْ عِزٍّ وَمَجْدٍ مُجَدَّدِ

وَلَمْ يُدْعَ ذَا النُّورَيْنِ إِلَّا لِأَنَّهُ — حَوَى بَيْتُهُ نُورَيْنِ مِنْ نُورِ أَحْمَدِ

وَإِنَّ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رُتْبَةً — مِنَ الْمَجْدِ تَسْمُو عَنْ سِمَاكٍ وَفَرْقَدِ

وَإِنَّ عَلِيًّا كَانَ سَيْفَ رَسُولِهِ — وَصَاحِبَهُ السَّامِي لِمَجْدٍ مُشَيَّدِ

وَقَالَ رَسُولُ اللهِ إِنِّي مَدِينَةٌ — مِنَ الْعِلْمِ هُوَ الْبَابُ الْبَابَ فَاقْصِدِ

وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ وَلِيُّهُ — وَمَوْلَاكَ فَاصْدُقْ حُبَّ مَوْلَاكَ تُرْشَدِ

وَإِنَّكَ مِنِّي خَالِيًا مِنْ نُبُوَّةٍ — كَهَارُونَ مِنْ مُوسَى وَحَسْبُكَ فَاحْمَدِ

وَكَانَ مِنَ الصِّبْيَانِ أَوَّلَ سَابِقٍ — إِلَى الدِّينِ لَمْ يُسْبَقْ بِطَالِعِ مُرْشِدِ

وَمَا زَالَ صَوَّامًا مُنِيبًا لِرَبِّهِ — عَلَى الْحَقِّ قَوَّامًا كَثِيرَ التَّعَبُّدِ

لَقَدْ طَلَّقَ الدُّنْيَا ثَلَاثًا وَكُلَّمَا — رَآهَا وَقَدْ جَاءَتْ يَقُولُ لَهَا ابْعُدِي

وَبِالْحَسَنَيْنِ السَّيِّدَيْنِ تَوَسُّلِي — بِمَجْدِهِمَا فِي الْحَشْرِ عِنْدَ تَفَرُّدِي

هُمَا قُرَّتَا عَيْنِ الرَّسُولِ وَسَيِّدَا — شَبَابِ الْوَرَى فِي جَنَّةٍ وَتَخَلُّدِ

وَقَالَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ أُحِبُّ مَنْ — أَحَبَّهُمَا فَاصْدُقْهُمَا الْحُبَّ تَسْعَدِ

وَكَانَ الْحُسَيْنُ الصَّارِمُ الْحَازِمُ الَّذِي — مَتَى يَقْصُرِ الْأَبْطَالُ فِي الْحَرْبِ يَشْدُدِ

شَبِيهُ رَسُولِ اللهِ فِي الْبَأْسِ وَالنَّدَى — وَخَيْرُ شَهِيدٍ ذَاقَ طَعْمَ الْمُهَنَّدِ

بِمَصْرَعِهِ تَبْكِي الْعُيُونُ وَحَقُّهَا — فَلِلّٰهِ مِنْ جُرْمٍ وَعَظْمٍ تَوَدُّدِ

فَبُعْدًا وَسُحْقًا لِلْيَزِيدِ وَشِمْرِهِ — وَمَنْ سَارَ مَسْرَى ذٰلِكَ الْمَقْصَدِ الرَّدِي

والهيبة والوقار؛ واشتقى للصواب عمر بن الخطاب نملأ ذكره وطاب للبادين والحضار؛ وارتضى عثمان بجمع القرآن فجمعه بين اخماس واعشار؛ واختار علي بن ابي طالب لاظهار العجائب والغرائب واشتهره بالحيدر الكرار؛ فهم الذين في حقهم انزل الله الغفار؛ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار؛ فسيدنا ابوبكر مونسه في الغار؛ وسيدنا عمر امينه على الاسرار؛ وسيدنا عثمان مخزن حيائه شهيد الدار؛ وسيدنا علي خازن خزائن علمه والانوار؛ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وآله الاطهار؛ وعلى جميع اصحابه واحبابه ائمة الابرار؛ ما زجل زاجل بحسن التذكار؛

ولله در ما في هذه الاشعار؛

فمنهم ابوبكر خليفته الذي ؛ له الفضل والتقديم في كل مشهد
وصاحبه في الغار اذ قال لا تخف ؛ فثالثنا ذو العرش وثق بمنجد
وسد على المختار مخرج حية ؛ هناك برجل منه فازت باسعد
فلما اراد الله قبض نبيه ؛ وصار الى دار النعيم المخلد
تقدم في نيل الخلافة بعده ؛ باجماعهم لا بالحسام المهند
وما اشبه الصديق في فضل مشبه ؛ ولا احصيت اوصافه بتعدد
ويتبعه في فضله عمر الذي ؛ رمى عن قسي الصدق قوس مسدد
هو المرء لم يترك له الحق صاحبا ؛ ولا قعد الشيطان منه بمقعد
وحسبك ان الله وافق رايه ؛ لدى يوم بدر اذ اتى نزل مرفدي
كذا في اذان والحجاب وجعلهم ؛ مصلى مقاما للخليل بمسجد
وما بغض الفاروق الا منافق ؛ لدين الهدى ذو مذهب لم يسدد

ظاہر کرے باقرار پائدار کہ اذا صان الله رب الارباب ٭ جسم نبینا عن قرب الذباب لمخالطته القاذورات ٭ فکیف لم یصنه رب البریات ٭ عن اصلاب المشرکین وارحام المشرکات

ان الذی بعث النبی محمدا
انجی به الثقلین مما یجحف

ولامه وابیه حکم شائع
ابداه اهل العلم فیما صنفوا

فانهم اجروهما مجری الذی
لم یاته خیر الدعاة المسعف

والحکم فیمن لم تجئه دعوة
ان لا عذاب له بحکم یولف

وبسورة الاسراء فیه حجة
وبنحو ذا فی الذکر آی تعرف

ولبعض اهل الفقه فی تعلیله
معنی ارق من النسیم والطف

ونحی الامام الفخر والوردی کذا
منحی به للسامعین یشنف

اذ هم علی الفطر الذی ولدوا ولم
یظهر عناد منهمو وتخلف

ها والدا خیر البریة احمد
کل علی التوحید اذ یتحنف

من آدم لابیه عبد الله ما
فیهم اخو شرک ولا یستنکف

فانت کون کما بسورة نوح بی
نجس وکلهمو لطهر یوصف

وبسورة الشعراء فیه تقلبا
فی الساجدین فکلهم متحنف

هذا کلام الفخر والوردی فی
تفسیرهم هبطت علیهم درف

فجزاهما رب السما حسن الجزا
وحباهما دار النعیم تزخرف

ولقد ندبن فی زمان الجاهلی
یة فرقة دین الهدی وتحنفوا

زید بن عمرو وابن نوفل هکذا ال
صدیق ما شرک علیه یعکف

قد فسر السبکی بذاک مقالة
للاشعری وما سواه مزیف

صَلٰوۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْمُھَیْمِنِ دَائِمًا
عَلَی الْمُصْطَفٰی وَالْاٰلِ نُوْرِ الْمُحَمَّدِ

قال فی الصواعق عن نبراس العارفین قسطاس الواصلین شیخ الاسلام ابی ذرعۃ الولی العراقی قدس اللہ سرہ الباقی من احب سیدنا علیاً اکثر من محبۃ سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہما لکونہ من ذریتہ اولغیر ذلک من المعانی المتعلقۃ بالامور الدنیویۃ فلاتناقض فی ذلک ولا امتناع فیہ انتہی ملخصاً لُبّ لباب فی ھذا الباب یہ کہ جس ذاتِ ستودہ صفات سے جس شخصکو علے الخصوص شرافت حاصل ہو؛ یا اوس ذاتِ مبرور سے شخص مذکور کو خصوصاً کوئی احسان وکرامت واصل ہے؛ تولاریب وہ ذاتِ ممدوح نزدِ شخصِ ممنوح غیروں سے افضل بلاانکار ہے؛ یہ افضلیت اگرچہ جہت مخصوصہ سے آشکارا ہے؛ اما اس اعتقاد پُروداد مین نہ کچھ جائے اِنکار علمائے کبار ہے؛ پس جو ذاتِ حمیدہ صفات از روئے نصوصِ صریحہ قاطعہ اوراحادیث صحیحہ ساطعہ اوراجماع حضراتِ صحابۂ کرام اورقیاس حضراتِ ائمہ اعلام بالاتفاق ہمہ خلائق سے افضل واجل ہے؛ اوراز روئے عصمتِ ذاتیہ اورعفتِ صفاتیہ اور فضائل وخصائصِ علیۃ اورشمائل نفائسِ جلیۃ اورمعجزاتِ قاہرہ اورکراماتِ باہرہ کافۂ انام خواص وعوام سے بالاجماع اجل واکمل ہو؛ تو ہرایک اہل ایمان صاحب اذعان پرلازم والزم فرضِ متحتم کہ از روئے نسب وحسب اوس ذاتِ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیمات کو ہمہ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے اشرف واَلطف اَنفس واَنظف تصدیقِ انیق جنانی اورتحقیقِ حقیق ایمانی سے جانے بصد اختیار؛ اوریہی اعتقاد پُرسداد بصدوداد لسانِ صدق عنوان سے

بِالذَّوْقِ لَا بِالْعِلْمِ یُدْرِکُ عِلْمُنَا ‏ سِرٌّ بِمَکْنُوْنِ الْکِتَابِ مُصَدَّقُ

خَیْرُ الْوَرَا نُوْرُ الْإِلٰہِ حَبِیْبُنَا ‏ أَنْوَارُہٗ فِيْ ھَدْیِھَا تَتَأَلَّقُ

إِنْسَانُ عَیْنِ الْکَوْنِ مَبْلَغُ سِرِّہٖ ‏ قُطْبُ الْکَمَالِ وَغَیْثُہٗ مُتَدَفِّقُ

سِرُّ الْوُجُوْدِ وَنُکْتَۃُ الدَّھْرِ الَّذِيْ ‏ کُلُّ الْوُجُوْدِ بِجُوْدِہٖ یَتَعَلَّقُ

یَا سَیِّدَ الْإِرْسَالِ غَیْرَ مُدَافِعٍ ‏ وَأَجَلَّھُمْ سَبْقًا وَإِنْ ھُمْ أَعْنَقُوْا

أَرْجُوْکَ یَا غَوْثَ الْأَنَامِ فَلَا تَدَعْ ‏ بَابَ الرِّضَا دُوْنِيْ یُسَدُّ وَیُغْلَقُ

حَاشَاکَ تَطْرُدُ مَنْ أَتَاکَ مُؤَمِّلًا ‏ فَلَأَنْتَ لِيْ مِنِّيْ أَحَنُّ وَأَرْفَقُ

فَعَلَیْکَ یَا أَسْنَی الْوُجُوْدِ تَحِیَّۃٌ ‏ مِنْ طِیْبِ نَفْحَتِھَا الْمَسَاطِۃُ تَعْبَقُ

وَعَلٰی صَحَابَتِکَ الَّذِیْنَ تَأَنَّقُوْا ‏ رُتَبَ الْکَمَالِ وَمِثْلُھُمْ مَا یُنْتَقُ

أَعْظِمْ بِأَنْصَارِ النَّبِيِّ وَحِزْبِہٖ ‏ وَبِمَنْ أَتٰی بِعَبَابِہٖ یَتَعَلَّقُ

اے منصفِ مقرّ و متعسّفِ مفرّ جبکہ از روے براہین قاطعہ او مضامین ساطعہ جوکہ آیاتِ الٰہیہ اور احادیثِ نبویہ سے اس کتاب مین نگار ہین اور چند کلماتِ زاکیات زبرارِ باب درایات سے جوکہ اس بصیرتِ عاشرہ مین آشکار ہین ۔ اسلامِ ہمہ آباؤ اُمّہاتِ سیدالکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے ۔ اسی پر اتفاقِ ائمہ دین متینِ حضراتِ مفسرین و محدثین بلا انکار ہے ۔ تو کیونکر سطور ہذیانات و خرافات بکتے ہین منکرانِ سیدالمرسلین ۔ صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ الطاہرین ۔ کہ یہ اعتقادِ پرفسادِ فرقہ رافضیہ ہے ۔ نزدِ اربابِ سداد اصحاب رشاد ازبسکہ نامرضیہ ہے ۔ خلاف اعتقادِ پر ودادِ اہل سنت وجماعتِ سنیہ ہے

لِاِذْ لَمْ تَزَلْ عَيْنُ الرِّضَا مِنْهُ عَلَى ۔ وَمِمَّا يَقِيهِ فَيَطُولُ عُمْرِهَا أَحْنَفُ
عَادَتْ عَلَيْهِ صُحْبَةُ الْهَادِي فَمَا ۔ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِلضَّلَالِ لَمْ يَعْرِفُ
فَلِأُمِّهِ وَأَبُوهُ أَجْرَى سِيَّمَا ۔ وَرَأَتْ مِنَ الْآيَاتِ مَا لَا يُوصَفُ
أَحْيَى إِلٰهُ الْعَرْشِ نَيْلَ فَضِيلَةٍ ۔ أَبَوَيْهِ ثُمَّ آمَنُوا لَا تَحْرِفُوا
يَكْفِي لِمَنْ لَا يَرْتَضِيهِ ضَمِيرُهُ ۔ أَدَبًا وَلٰكِنْ أَيْنَ مَنْ هُوَ مُنْصِفُ
صَلَّى الْإِلٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۔ مَا جَدَّدَ الدِّينَ الْحَنِيفَ مُحَنِّفُ
وَعَلَى صَحَابَتِهِ الْكِرَامِ وَآلِهِ ۔ أَوْ فِي رِضَاهُ يَدُومُ لَا يَتَوَقَّفُ

کیونکہ شرافت وکرامتِ جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین سے ہمہ عرشیات وفرشیات اولین وآخرین علی قدر مراتب ومآرب بالیقین مُشرف ومکرم ہیں آشکار وجود وجود رحمۃ للعالمین انعام واکرام شفیع المذنبین سے کوئی فرد افراد مخلوقات کوئی عدد اعداد موجودات بے نصیب نہیں زینہار لُطف وعنایاتِ بے نہایات ذات قدسی صفات حبیبِ ربّ البریات ہر آن وزمان ہیں مربّئ جمیع انام ہے ہر شان وہر عرفان میں وہی مددگارِ خواص وعوام ہے کما قال اللہ فی کتابہ المبین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فھو رحمۃ الثوادی نعمۃ الغوادی مربّی المجندی والجادی لانہ سر حضرۃ الاحدیۃ برزخ الحضرۃ الاعظمیۃ منہ الفیض علی جمیع الاکوان وبہ قوام الارواح واشباح الاعیان ھو السر الساری فی جمیع العوالم کسریان الروح فی جسد بنی آدم منہ الکل ولہ الکل وھو الکل واللہ کان الکل **شعر**

يَا سَائِلِي عَنْ بَعْضِ كُنْهِ صِفَاتِهِ ۔ كَلَّ اللِّسَانُ وَكَلَّ مِنْهُ الْمَنْطِقُ
فَاسْلُكْ مَقَامَاتِ الرِّجَالِ مُحَقِّقًا ۔ إِنَّ الْمُحَقِّقَ شَأْوُهُ لَا يُلْحَقُ

معتقد ہین روافض بصد احترام ٭ اونکی فرضیت کے ہرگز معتقد نہون معاندین لئام ٭ ورنہ اوس اعتقاد سے وہ بھی روافض ہون نزد فہام ٭ اور حال یہ کہ معاندین فرضیت امور مذکورہ کے معتقد ہین علی الدوام ٭ تو وہ بھی موافق اپنے اعتقاد کے روافض ہوئے نزد منصفین کرام ٭ اور حق تو یہ ہے کہ وہ خارجی ہین منکران حیدر کرار ٭ اور منکران سیدنا حسنین و سائر آل اطہار ٭ اور منکران جناب مستطاب حبیب پروردگار ٭ صلے اللہ وسلم علیہ و آلہ عدد قطرات الامطار ٭ اے محبّ حبیب کریم ٭ وے معتقد بقلب سلیم ٭ جبکہ اسلام ہمہ آباؤ امہات صاحب خلق عظیم ٭ علیہ اطیب الصلوٰۃ و ازکی التسلیم ٭ نصوص الٰہیہ اور احادیث نبویہ سے آشکار ہے ٭ اور اسی پر اتفاق ائمۂ امۃ ارباب السنۃ بلا انکار ہے ٭ تو اوس اعتقاد پر سداد اہل وداد سے کیونکر اہل ایمان رفض شعار ہے ٭ فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ مین بصد توقیر و تسکین آیت اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ سے روافض مستدلین ٭ اور اوسی آیت سے استدلال اہل سنت و جماعت ہی بالیقین ٭ فرضیت صلوٰۃ و زکوٰۃ مین علی الدوام ٭ تو اس استدلال سے اہل سنت پر رفض لازم نہین عند الفہام نعم ایک ہی آیت سے فریقین کا استدلال ہے ٭ اور یہ اتحاد استدلال نہ جائے قیل و قال ہے ٭ اسیطور اسلام ہمہ آبائے کرام اور امہات سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اتحاد استدلال ہی ٭ اور یہ اتحاد نہ مذموم نزد علمائے ذوی الکمال ہی ٭ واما قول القائل بان ابا حیان قال فی البحران الرافضۃ ہم القائلون ان جمیع آباء النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانوا مومنین مستدلین بقولہ تعالی و تقلبک

مخالف قرآن واحادیث سید انس وجان بلا مریہ ہے۔ خذلھم اللہ انی یوفکون کتبکبوا فی جہنم وانہم جنود ابلیس اجمعون۔ وبرب اخص الخواص۔ یفضل بالاختصاص انہم اخبث من الخناس بالقاء الوسواس فی صدور الناس

جب سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بہ سبب اظہار مناقب آل اطہار منسوب برفض کیا بعض حساد پر عناد نے جیساکہ بالا ہوا نگارش۔ اور آپنے سطور اسکا جواب باصواب۔ ظاہر کیا بطرز اولی الالباب بلا اطناب۔ شعر

لو کان رفضا حب آل محمد	فلیشھد الثقلان انی رافضی

تو کب یہ مؤلف مسکین طعن حساد و معاندین سے نجات پاوے۔ اور اگر یہ جواب پر صواب زبان عجز بیان پر نہ لاوے۔ تو اہل ارتیاب منکران حبیب رب الارباب سے کیا کیا جاوے۔ شعر

لو کان رفضا حب خیر الانبیاء	فلیشھد الحساد انی رافضی

اے محب سعید وے منصف رشید استدلال بالکتاب والاخبار منحصر نہیں روافض پر عند اولی الابصار۔ جو امر کتاب الہی اور سنت سیدنا ہی سے آشکار ہے۔ اوسپر عمل کرنے بین سنی ورافضی ہر ایک مساوی بلا انکار ہے۔ اوستے نہ سنی پر اسم رافضی صداقت شعار ہے۔ نہ اوستے رافضی پر اطلاق اسم سنی سزاوار ہے۔ اسم سنی ورافضی کا دیگر امور پر مدار ہے۔ اگر نزدیک معاندین وحاسدین طغام۔ محض استدلال بقرآن واحادیث علیہ الصلوۃ والسلام۔ موجب رفض روافض ہے لاکلام۔ تو صلوۃ وزکوۃ وصوم وحج بیت الحرام۔ وغیرہا ملزوم وفرائض اسلام۔ کہ جنکی فرضیت کے

محمد خیر الدین تراب اقدام المحبین فلب للباب فی ھذا الباب ان اعتقادنا واعتقاد سائر اھل السنۃ ؛ من اصحاب الظواھر والبواطن ائمۃ الامۃ بالتصدیق الحقیق والتحقیق الانیق والتوفیق الرفیق بغیر المریۃ : ان جمیع آباء نبینا وامہاتہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ : من سیدنا آدم وحوا علیہما السلام ؛ کانوا سالکین مسالک التوحید والتجرید والتفرید علی الدوام ؛ طھر اللہ نسب حبیبہ تفخیماً لشانہ ؛ وحفظ جمیع آبائہ تتمیماً لبرھانہ ؛ وجعل کل صلہ من الاصول خیر اھل زمانہ . ھذا اعتقاد کل فحل من الفحول باوثق ایمانہ فھو انفس الانبیاء نسباً واخص الاصفیاء حسباً بنصوص قرآنہ اللھم بجاہ حبیبک الاطھر الاطیب ذی المراتب الفاخرۃ . طھرنا من دنس الذنوب فی الدنیا والآخرۃ . وبجاہ آلہ الاطھار المنتجبین . وبحرمۃ اصحابہ الاخیار المستحبین . واحفظنا من حب الاغیار لیل الاسرار علی الدوام . وارزقنا الصلاح والفلاح فلاح لنا جمیع المرام **شعر**

طَلَعَتْ لَنَا بِاللّٰہِ مِنْہُ بُدُوْرٌ	اَبَدًا عَلٰی قُطْبِ السُّعُوْدِ تَدُوْرُ
مِنْ نُوْرِ اَحْمَدَ شَمْسُ ضِیَاؤُھَا	وَبِھَا ؤُھَا نَاحَدَّ ذَاکَ النُّوْرُ
وَیَزِیْدُ ذَاکَ النُّوْرُ حُسْنًا فَائِقًا	یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالْاَنَامُ حُضُوْرٌ
مَحْبُوْبُنَا خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ نَسَبُھُمْ	یَوْمَ النُّشُوْرِ لِوَاؤُہٗ مَنْشُوْرٌ
فُزْنَا بِخَیْرِ الْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدٍ	وَجَرٰی بِوَفْقِ مُرَادِنَا مَقْدُوْرٌ
لَاحَتْ لَنَا اَنْوَارُہٗ فَزِمَامُنَا	نُوْرٌ وَاُنْسٌ دَائِمٌ وَسُرُوْرٌ
بِالْمُصْطَفَی الْمُخْتَارِ قَابَلْنَا الرِّضٰی	بَیْنَ الْاَنَامِ سَعْیُنَا مَشْکُوْرٌ
اَللّٰہُ فَضَّلَہٗ عَلٰی کُلِّ الْوَرٰی	فَھُوَ الْحَبِیْبُ وَفَضْلُہٗ مَشْھُوْرٌ

فی الساجدین وبقوله علیه الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات انتهی فساقط عن عین الاعتبار؛ مردود عند اولی الابصار؛ لان اجماع ائمّتنا الاخیار؛ مستدلّین بالکتاب والاخبار؛ علی ان جمیع آباء نبیّنا المختار؛ مومنون بالله الغفار؛ صلّی علیه الطیبون الابرار؛ وسلّوا عدد قطرات الامطار؛ ینفی حصر اعتقاد الشیعة المسطور؛ ولا یضرّنا استدلالهم فیه بالکتاب والخبر المبرور؛ وقد شدّد الحافظ الشهاب الهیتمی الغفور؛ انکارًا علی قول لقائل لعاطل المذکور؛ حیث قال وقول بعضهم نقل ابوحیان الی آخره سوء تصرّف منه لانه اعنی ناقل هذا الکلام عن ابی حیان لوکان له ادنی مسکة من علم او فهم لعقّب قوله ان الرافضة هم القائلون بذلک وقال له هذا الحصر باطل منک ایها الهوی البعید عن مدارک الاصول والفروع کیف والائمة الاشاعرة والماتریدیة رض قد اتفقوا علی ما مرّ به التصریح فی نجاة جمیع آبائه علیه الصلوة والسلام وکونهم اهل الجنات بفضل الله العلّام فلو کنت ذا المام بذلک لما حصرت نقله عن الرافضة وا یفنت انهم المستدلون بالآیة والحدیث والعلّامة الماوردی والفخر الرازی والغیث المطیر ابن النقیب النحریر وغیرهم من اکابر اهل السنّة والجماعة المرضیة استدلوا فی اسلام جمیع آبائه علیه الصلوة والتحیّة بالکتاب والسنّة السنیة ونقلوا ذلک عن السلف الصّادقین رضی الله عنهم اجمعین فلسنک ایها الناقل عن ابی حیان سکت عن ذلک ووقیت عرضه وعرضک من رشق سهام الصواب فیهما هذا ملخص ما فی نجوم المبین لرجوم الشیاطین من درج الدرة الشریفة والدرج المنیفة ومنهل الصفا فی خصائص المصطفی علیه الصلوة والثنا یقول العبد المسکین

وَتُعْطٰى بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ تُجْفٰى ۔ وَمَالَكَ مِنْ مَّقِيْلٍ اَوْ مَنِيْلٍ

فَاَكْبِرْ اَوْ اَقِلَّ فَاَنْتَ تُجْزٰى ۔ بِذٰلِكَ مِنْ كَثِيْرٍ اَوْ قَلِيْلٍ

فَصَلِّ عَلَيْهِ تُجْزَ جَزَاءَ ضِعْفٍ ۔ وَتُجْزَ مُضَاعَفَ الْاَجْرِ الْجَزِيْلِ

وَاَوْلَى النَّاسِ اَكْثَرُهُمْ صَلٰوةً ۔ عَلَيْهِ بِهٖ وَاَحْرٰى بِالْقَبُوْلِ

وَصَلِّ عَلٰى حَبِيْبٍ حَازَ فَضْلًا ۔ مَدٰى شَاْوِ الْكَلَامِ مَعَ الْجَلِيْلِ

فَاَتَاهُ الْوَسِيْلَةَ مُسْتَجِيْبًا ۔ وَبَلَّغَهٗ نِهَايَةَ كُلِّ سُوْلٍ

وَاَزْلَفَهٗ وَشَفَّعَهٗ لِيَاْوِيْ ۔ اِلَيْهِ النَّاسُ فِيْ ظِلٍّ ظَلِيْلٍ

وَشَرَّفَهٗ وَلَمْ يَبْرَحْ شَرِيْفًا ۔ فَيَجْمَعُ جُمْلَةَ الْمَجْدِ الْاَثِيْلِ

وَزَادَ مُحِبَّهٗ شَرَفًا وَّفَخْرًا ۔ بِتَفْضِيْلٍ وَّتَنْوِيْلٍ اَصِيْلٍ

وَزَادَ عَلَاهُ مِنْهُ بِطُوْلِ عُمْرٍ ۔ فَصِيَّ مِنْ مَّوَاهِبِهٖ طَوِيْلٍ

وَاَوْرَدَنَا عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَفْدًا ۔ لِنَرْوٰى بِالرَّوِيِّ مِنْ سَلْسَبِيْلٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ۔ وَعَلٰى اٰبَائِهٖ وَاَبْنَائِهِ الْوَاصِلِيْنَ اِلَيْهِ ۔ عَدَدَ حَرَكَاتِ الْقُرْاٰنِ وَحُرُوْفِهٖ ۔ وَابْتِدَاءِ اٰيَاتِهٖ وَوُقُوْفِهٖ ۔ وَعَدَدَ غَامِضِهٖ وَمَعْرُوْفِهٖ ۔ وَعَدَدَ غَرِيْبِهٖ وَمَاْلُوْفِهٖ ۔ وَعَدَدَ مَوْجُوْدِهٖ وَمَحْذُوْفِهٖ ۔ وَعَدَدَ مَسْتُوْرِهٖ وَمَكْشُوْفِهٖ ۔ وَعَدَدَ مَحْجُوْبِهٖ وَمَظْرُوْفِهٖ ۔ صَلٰوةً تُجَنِّبُنَا بِهَا نَوَائِبَ الدَّهْرِ وَصُرُوْفِهٖ ۔ وَتَسْلِيْمًا تُسَلِّمُنَا بِهٖ عَنِ الصُّلَحَاءِ وَصُنُوْفِهٖ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞

دعائے حصولِ سداد : برائے منکرانِ اہلِ وداد

خدایا ہمہ منکرانِ رسول ۔ نباشند زنہار از حق ملول

بالقرب خصصه وعظم قدره ... فسما ببهجة نوره ناحور

خير النبيين الكرام نبينا ... بالنور في العرش اسمه مسطور

يا صاحبي نداء صب مغرم ... قلبي بحب المصطفى معمور

ان لم ازر بالجسم قبر المصطفى ... فالقلب من بعد المزار يزور

نيران قلبي بالبعاد توقدت ... ومدامعي خدي بها ممطور

فمن الفراق لحد ثم نيران لها ... لهب ومن فيض الدموع بحور

فمتى افوز بوقفة في طيبة ... والقلب مني فارح مسرور

ان جاد دهري بالوصول لطيبة ... بعد المطال فذنبه مغفور

هي جنة من حلها نال المنى ... وسما وساد وصافحته الحور

حتى النسيم اذا سرى من نحوها ... بضوع اليه المسك والكافور

قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَعَمَّ عَلَى الْعَالَمِينَ نَوَالُهُ تَنْبِيهًا لِقَدْرِ نَبِيِّنَا الْجَلِيلِ وَتَفْخِيمًا لِذِكْرِهِ الْاَصِيلِ وَتَعْظِيمًا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ شعر

الا ان الصلوة على الرسول ... شفاء للقلوب من الغليل

فصل عليه ان الله صلى ... عليه ولا تكونن بالبخيل

وصل عليه قد صلت عليه ... ملائكة السماء بجبرئيل

الا ان الصلوة عليه نور ... لدى الظلمات في اليوم المهول

وتثقيل لميزان خفيف ... وتخفيف من الوزر الثقيل

اذا صليت صلى الله عشرا ... بواحدة عليك على الرسول

بصدیق و فاروق و عثمان علی | کہ این عنصرِ حُبِّ ایمان جلی
ز توفیق و توثیقِ تصدیقِ تام | عطا کن بران منکرانِ لئام
کہ از حُبِّ آبائے خیرُ الانام | کہ آنجملہ اربابِ دارُالسّلام
مُوَفَّق مُصدِّق بجان و جنان | باقرار باشند از مومنان
بتقدیسِ نسبِ شہِ مُرسلین | ز آنجاس باشند از طاہرین
ازین دَہ بصائر بدہ اے کریم | ہمہ مُنکرا ازا عطائے فخیم
کہ عشرہ حواس خفی و جلی | مُبَشّر بہ بُشرائے حُبِّ علی
شود ہر یکے حق شناس و بصیر | مُنَوَّر بنورِ سراجِ مُنیر
نباشد بحُبِّ ہمہ پنج ذات | بدیدن شنیدن بجملہ صفات
خطاؤ فتورے گہے زینہار | کہ از حق نباشد یکے را قرار
ہمین وِردِ عشرہ بحبِّ دلی | کہ صدیق و فاروق و عثمان علی
حَسَن ہم حسین و بتولِ رسول | بلا حُبِّ ایشان نہ ایمان قبول
کہ حُبِّ ہمہ شرطِ حُبِّ رسول | برین مُتّفق جملہ اہلِ وصول
و دادِ حبیبی شہِ مُرسلان | ہمین شرطِ حُبِّ خدائے جہان
ہویداؤ پیدا شدہ زین کلام | کہ حبِّ ہمہ حُبِّ ربُّ الانام
زعشرہ بصائر بعشرہ نصیب | شود حُبِّ عشرہ طفیلِ حبیب
ازین عشرۂ کاملہ بس مُبین | کمالِ محبّت بصدق و یقین

غیوری ازین اعتقادِ سداد
شدہ از تو راضی شفیعُ العباد

بتحقیقِ ایمان و اِسلامِ تام
بتوثیقِ عرفانِ خیر الانام

بکن جملہ را فائزین بالمرام
زفوزاً عظیماً بصد احترام

کہ تسبیح و تقدیس و توحیدِ ذات
بہ تطہیر و تنفیسِ جملہ صفات

ہمین وصفِ ایمان نہ چیزے دگر
ہمین جملہ قرآن و جملہ خبر

خدا ذات واحد زجملہ صفات
زاوصافِ موصوف آن پاک ذات

بہ تقدیس ذات و صفاتِ خدا
مساوی بایمان بلا امترا

ہمین اعتقادِ امامانِ دین
زاسلاف و اخلافِ اہلِ یقین

ازین اعتقادِ سداد و وداد
ہویدا شدہ پیشِ اہلِ رشاد

کہ تنزیہِ خیر الورا لاکلام
زجملہ عیوب و نقائص مدام

یقیناً شدہ شرطِ ایمان ضرور
نہ مشروط بے شرط یا بد ظہور

ہمین شرط معدوم در منکرین
لہذا نباشند از مومنین

کہ نورِ الٰہی شفیع الورا
ظہورِ خدائی شہِ دوسرا

زجملہ نقائص منزہ مدام
مقدس بہ تقدیسِ ربّ الانام

ولے مصطفا پیشِ اہلِ ضلال
نہ موصوف با وصفِ جملہ کمال

شرافت کہ باشد ز آبائے طین
نجابت کہ باشد ز آبائے دین

نہ قائل بآن منکرانِ لئام
برائے حبیبی شفیع الانام

کہ گویند آنہا بخبثِ لعین
کہ آبائے خیر الورا مشرکین

نہ از شرم دارند ہرگز نصیب
ندارند آنہا ز حُبِّ حبیب

خدایا طفیلِ شہِ مرسلین
طفیلِ ہمہ آلِ اقطابِ دین

اونکا دشمن خاسر و مخذول ہو — آرزوئے شر سے معزول ہو
خواہش قلبی جو در قلب لعین — منقلب از بہر خیر المرسلین
بھی نصوص الدین جملہ ملحدین — منکران رحمۃ للعالمین
از حسد چون سوختہ دنیا مین وو — آتش حساد سے ہین زشت خو
ہیچنان وہ منکران حاسدین — سوختہ نار حسد مین یوم دین

جب رضا جوئے حبیبی کردگار
پھر خیوری کو نہین غم زینہار

جسکے وہ غمخوار ہین دلدار ہین — اوسکے سب غمخوار دائم زار ہین
کر بیان وہ جو یہان منظور ہے — چھوڑ حاسد کو وہ خود مقہور ہے
جو بزرگان ائمہ پر صفا — دلسے ہین وہ عاشقان مصطفا
جست جوئے عیب سے محفوظ ہین — عین حق سے دائما ملحوظ ہین
پس اگر دیکھین وہ طرز اختلاف — ان عقائد مین جو ہین یہ پر صاف
غور فرماوین وہان ترجیح مین — خوب دیکھین قوت تصحیح مین
شرط ہے انصاف نزد منصفین — ورنہ عین اعتساف حاسدین
حق سے ہے مردود وہ از اہل نار — کیونکہ ہے وہ معترض بر کردگار
قسمت ایزد پہ دل سے نارضا — خواہش دل اوسکی تبدیل قضا
شر حاسد سے رکھے محفوظ رب — وہ جلے نار حسد مین بے ادب
اے عزیز و پر تمیز و با صفا — تمسے راضی در دو عالم مصطفا
یہ خیوری درد دوری پر صبور — بر حضور سیئے سروری ہی شکور

معذرتِ مؤلف مسکین اَنَا فَہ اللہ رحیقَ المحبّین

عُذر کیا در کارِ نزدِ مُنصفین
نزدِ مُنصف ہی خُیوری خیرِ دین
بحرِ خیر و شرّ بس زخّار ہے
دیکھئے ربّ الوریٰ روزِ شمار
گر ندا ہو روزِ محشر اے امین
تب تو راضی ہون شفیعُ المذنبین
شرِّ دین سے گر کرین اوسکو ندا
نائبِ دجّال اَبدالِ رجیم
اوس ندا سے بھی وہ سب مسرور ہون
نصِّ قرآن واَحادیثِ رسول
حق رضا جوئے شفیعِ المرسلین
نیز در جملہ حوائج لاکلام
ہین وہ محبوبِ الٰہُ العالمین
اور یہ بھی ہے مُحقّق لاکلام
جو رضا محبوب کی محبوب ہے
جو رضا مغضوب کی مغضوب ہے
بس یقین ہمکو یہی حقّ الیقین
ہر رضا جوئے شفیعِ المذنبین

بس ہے معذور مسکینِ حزین
شہرِ دین مشہور نزدِ مُنکرین
کشتیٔ فضلِ خدا در کار ہے
کس مُسمّیٰ سے کرے وہ آشکار
تُم خُیوری یا محمّد خیرِ دین
بھی تمامی اہلِ حق جو مُنصفین
تب تو راضی ہو لعینِ پُر جفا
جو وہابی مُنکرِ اہلِ نعیم
در حقیقت گرچہ وہ مقہور ہون
اسطرح ناطق وہ ہین پیشِ فحول
وانّما در حقِ جملہ مُذنبین
حق رضا جوئے شہے خیرُ الانام
رحمتِ عامہ شفیعِ یومِ دین
اسلئے ماہر بالیقین ہر خاص و عام
بس وہی مطلوب ہے مرغوب ہی
کیونکہ وہ معیوب نا مطلوب ہے
روزِ محشر مین وہ ربُّ العالمین
تاکہ ہون مسرور خیرُ المرسلین

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين

هذا الجزء الاول من التقاط الحبوب الدرية لاهل السنة السنية وهم المستفيدون

درج الدرر السنية في ايمان الآباء والامهات المصطفوية

اللهم احفظه من شر اعين الحاسدين كما حفظت الروح في الجسد الذي على الشريف

مطبوع شد بسعی رشیدی ابن تقی بتحقیق و تنمیق طبع گردید

حضرتِ شاعر نہ شُعراسے شمار — شعراوسکا ہیچو گُل ہے خاردار
ہے یہ ضَربُ المَثَل نزدِ ہوشیار — خاطرِ گُل کن تحمّلِ جورِ خار
گُل کو لے تو خار سے اے گلعذار — گرچہ ہی آغوشِ گُل بر دوشِ خار
بُلبلِ شَیدا کا ہی اوس گُل سے کار — خار سے کیا کار عاشق جان نثار
یہ عقائد مثلِ گُل در باغِ دین — خار اَشعارِ خیُوری بالیقین
طالبانِ این عقائد عَندلیب — اپنے مقصد پر فدا وہ اے لبیب
اِن عقائد پر وہ شَیدا جان نثار — کیون تَرنّم گو نہون لیل و نہار
خار کب دیکھین کہ جب وہ مُنصفین — عاشقانِ رَحمۃٌ لِلعالمین
خار کیا بل نارا و نیرانِ کلام — بَردِ سالم درد و عالم ہے مدام
ثمرۂ اَعمال نیت پر تقسیم — نیتِ بندہ سے ماہر وہ علیم
روح نیت جملہ اَعمالِ بَدن — چون بَدن زندہ زنیت ای فطن
یا الٰہی روحِ ما باشد سلیم — از طفیلِ صاحبِ خُلقِ عظیم
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار — وے فدائے لطفِ تو جملہ کبار
از طفیلِ سرِّ ذاتِ احدیت — واز طفیلِ بَرِّ ذاتِ صمدیت
دیدِ احمد سے مُنوّر ہو جنان — جبکہ ہو اِس جسم سے پروازِ جان
اس لسان سے ہو یہی عَذبُ البیان — یَا حَبِیبِی اَنتَ رَبی لِلجنان

یہ خیُوری از حضوری فیضیاب
نارِ دوری سے نہو او سیرِ عذاب

دُرِّ صلواتِ خدا بر تو نثار — بر ہمہ آلِ تو اَصحابِ کبار

دہان و زبان سے نہو جو بیان ۔۔۔ جنان اور جانین وہ رُوح و روان
رگ و ریشہ اُس سے ہمہ بانشان ۔۔۔ نشان سے مُنَزّہ وہ بے مثل شان

خُیوری یہی اوسکا لا بد نشان
وہ سُبحان سُبحان سُبحان شان

بُلایا حبیبی کو جب لامکان ۔۔۔ تو وہ لام کان وہان پر عیان
نہ باقی رہا درمیان کچھ حجاب ۔۔۔ وہ لے رمز اَوْ اَدنیٰ بہر صواب
نہ ہرگز کیا لامکان مین سجود ۔۔۔ کہ مسجود و ساجد قدیمی وَدُود
کہ جس بحر سے تھا وہ فیض قدیم ۔۔۔ اوسی بحر مین وہ ہوا مُستقیم
دوئی کا نہ باقی رہا کچھ نشان ۔۔۔ نشانِ مکان سب ہوا لامکان
اَنَا اَنْتَ کا جب اُٹھا سب سُخن ۔۔۔ مِلا آب مین نمک چون جان و تن
ہوا پاک جبکہ دوئی سے عَدَد ۔۔۔ تو اَحمد ہوا اُس سے لا بد اَحَد
اَحَد سے کے نہ نزدیک ہرگز عَدَد ۔۔۔ عَدَدْ کسطرح سے وہ ہووے اَحَد
ہوئے نام اَحمد سے جب بے نشان ۔۔۔ تو اُس میم وَہمی کا پتکا کہان
وہ میمِ مکانی کا تھا جو نشان ۔۔۔ مکان مین رہا وہ نہ در لامکان
رہا ایک بس وہ سمیع و بصیر ۔۔۔ وہ قائل وہ سامع وہ یکتا قدیر
کہ ہرگز نہ ایسا کہے جو لبیب ۔۔۔ کہ یہ غیر وہ غیر ہین دو حبیب

خُیوری یہ ہی بحرِ وَحدت عمیق
شناور نہین اِسمین اِلّا غریق

اوسی ایک سے ہی یہ سب نور و نار ۔۔۔ کہ اَنْتَ سی ہے یہ اَنَا آشکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرے سجدہ قرطاس پر گر قلم … جہان تک جہان مین نعیم وکرم

پڑھے اوسمین تسبیح ذکرِ نعم … تو احصائے اونکا نہووے ختم

توکیونکر کرین شکر تیرا ادا … نہین وہ دہان وزبان ای خدا

نعیمِ نعم اوسنے ایسا حبیب … زہی خیرِ اُمت نے ہے یہ نصیب

کہ ادراکِ خلقت سے ہے ماورا … وراء الورا ہے وہ بین الورا

زتحت الثریٰ تا بفوق السماک … ہمہ نعلِ احمد سے یکذرہ خاک

توکب خاکِ پا سے یہ ادراک ہو … کہ دراکِ اوصافِ لولاک ہو

کہان یہ مکان وکہان لامکان … نہو لامکانی مکان مین بیان

جو پرواز جبروت لاہوت مین … نہ ممکن وہ ناسوت وملکوت مین

کہ وہ بیچگون ذات بیچون نشان … چگونین نہ اسکا نشان ہو عیان

وہ ہی شانِ مطلق وہ شانِ عجیب … مقید نہ زنہار نزدِ لبیب

جلالِ سیوطی سے قولِ منیف	مقالِ مُصفّا از شیخ عفیف
کہ تحقیق محبوبِ غوثُ الاَنام	مُفیضِ خلائق بہر صبح و شام
مُجاوِز وہ از قطب و فُراد ہین	وہ برترز اَقطابِ اِرشاد ہین
نبوّت کے اقدام تک بامرام	ورائے الوَرا اونکا بیشک مقام
وہ ہی باطنِ اَحدیت بالیقین	نبوّت سوا فوق اُسکے نہین

قال فی نکات الاسرار ان ظاهر ولایة نبینا صلی الله علیه وسلم کانت اظهر واغلب فی سیّدنا عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه من باطنها حتی ماظهرت مثل ذلك فی اهل البیت رضی الله عنهم فهی من خصائصه رضی الله عنه ومن ثمه قال قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله وقد خُصّ بکمال الغوثیة وهو غوثیة الجن والانس والملائکة وانه یتلو الائمة الاثنی عشر رضی الله عنهم فهو فوق سائر الاولیاء فی ای عصر کانوا

یہ نکاتِ اسرار مین ہے عیان	یہ نجم المبین مین مفصّل بیان
کہ مشہور بارہ اَئمہ کرام	وہ باقی جو ہین اہلِ بیتِ عِظام
تو اونمین یہی شاہ مخصوص ہین	ستارو نمین چون ماہ منصوص ہین
یہ ایسے خصیصہ سے ہین نامدار	کہ اِسکے نہ فائز وہ گرچہ کبار
اِمامت خلافت یہ اونکا مقام	نہ وہ غوثیت مین عظیمُ المرام
جو ہے غوثیت کا نہایت کمال	وہ ہی شاہ جیلا نکا مخصوص حال
یہ ہین غوث جن و بشر لاکلام	یہ غوثِ ملائک جمیلُ المقام
جو اُسکے سوا اہلِ بیتِ عظام	تو ہس غوثیت سے نہ فائز مدام
ولایت کے باطنسے وہ فیضیاب	نہ ہوا اونکا اظہرِ ولایت مآب

انا کی یہ صورت جو خاکی ضعیف
مربی ہوا اوسکا تو اے لطیف

یہ صورت جو تیری وہ مرآت ہے
توئی رائی مرئی یکے ذات ہے

زہے صورتِ حق تعالی مبین
تبارک توئی احسن الخالقین

یہی جملہ عالم سے مقصود ہے
یہ مسجود و ساجد تو معبود ہے

کیا صورتِ خویش پردہ نشین
وہ پردیسے ظاہر تو ہے در کمین

کیا اوسے کثرت کا سب کاربار
تو صورت یہ سیرت ہوئی آشکار

کیا بحر و بر مین تو اونکو سوار
تو املاک پر اونکا ہے اقتدار

دیا رزق اونکو من الطیبات
فضیلت دیا اونکو بر کائنات

نبی کو نبوت سے اکمل کیا
ولی کو ولایت سے اجمل کیا

کیا اہلِ ظاہر یہ ظاہر عیان
کیا اہلِ باطن کو روشن جنان

کیا علم ظاہر کسی کو نصیب
کیا جسم کا ایک حاذق طبیب

کیا ایک واعظ بسے خوش بیان
بلاغت مین یکتا فصیح اللسان

وہ تقریر و تحبیر مین بے نظیر
بشارت نذارت مین از بس خبیر

کیا ایک محبوبِ عالی مقام
کہ لاریب یکتا وہ غوث الانام

قال فی المرقاة شرح المشکوة معزیا الی الحافظ السیوطی جلال الدین والعلامة الشیخ عفیف الدین نور اللہ مرقدهما وفی اعلی الجنان ارقدهما ان سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سره النورانی مجاوز عن القطب والفرد الی قدم النبوة یعنی انه قطع منازل الصدیقیة العظمی وقد بلغ مقام وراء الوری وهو باطن الاحدیة والولایة المطلقة المحمدیة

یہ مذکور در شرح مشکات ہے
جو ملا علی کی وہ مرقات ہے

کہ لاریب جو اوّلین آخرین — وہ میرے قدم سے ہوئے فائضین
کہ قدمین احمد یہ میری جبین — جبینِ محمد یہ جانِ حزین
قدم سے قدم ہی برائے حبیب — زقدمِ حبیبی قدم یہ نصیب
جو ہی دست و پائے حبیبِ خدا — وہی دست و پائے خدائے سما
خدا ذات اوسکی محمد صفات — صفت اور موصوف ہی ایکذات
جو محبوبیت خاص بہرِ حبیب — یہ خلعت ہوا مجکو اُسسے نصیب
ولایت جو ہی مطلقہ [illegible] — حبیبِ خدا کی علیہ السّلام
تو اُسسے ملا مجکو یہ حظِّ [illegible] — کہ قدمی علیٰ اولیائے عظام
جو میرے مراتب مین رتبہ صغیر — وہ ہی اُنکے عالی رُتب سے کبیر
یہ ما ینطق عن الہویٰ سے کلام — کلام خدا ہے کلامِ عظام
یہ ظاہر ہین ہی قولِ غوث الورا — حقیقت مین فرمانِ ذاتِ خدا
یہ اظہارِ نعمت بلا استرا — یہ ہی شکرِ نعمت کا بہرِ خدا
یہ فرمانِ ایزد بسے آشکار — کہ اظہار کر نعمتِ کردگار

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ الآیۃ

نہ ہی فخر کچھ کبر کا یہ مقام — کہ حکمِ خدا سے ہوا یہ کلام
اسیطور فرمانِ خیر الانام — اَنَا سَیِّدُ ابنِ آدم مدام
کہ مخفی جو محبوبیت کا مقام — تو ظاہر کیا اوسکو خیرُ الانام
نہ ظاہر کرین اُسکو بین الانام — تو کب اُسکو سمجھین ہمہ خاص و عام
اگر قولِ محبوبِ غوث الورا — معاذ اللہ ہوتا نظر ز ہوے

ولائے حبیب سے شہِ نامدار
ہوا شاہِ جیلان پہ اظہر نثار

تو ایسا نہ زنہار اونکو نصیب
یہ انکا خصیصہ طفیلِ حبیب

اگرچہ وہ خورشید عالی مقام
ستارو نمین ہے وہ جلیل المرام

ہے جو قمر کی ملاحت عیان
کہ ذاتِ جمالی وہ ہے بیگمان

تولا سبب خور شان وہ معدوم ہے
نہ وہ حسنِ مہ اوسپہ مقسوم ہے

لہذا نہ تشبیہ دین جو فہام
کسی نازنین کو بحسنِ کلام

کہ خورشید چہرہ وہ ہے دورانام
کہین ماہ رو ہے وہ در حسنِ تام

و یؤید ما قلناہ قول اللہ الا نور لا الشمس ینبغی لها ان تدرک القمر

صفاتی تجلی مقامِ کلیم
تو اسیر ہوا اونکو غش اے فہیم

ہوئی لن ترانی بھی اسپر ندا
کہ ہرگز نہ دیکھے تو ذاتِ خدا

تجلی صفاتی کا ہے یہ مقام
کہ طاقت نہ اوسکی تجھے ہے مدام

وہ بیہوش ہوکر گرے طور پر
تو کسطور دیکھیں وہ از چشمِ سر

کیا جلوۂ وصف نے جب ظہور
تو ادراک باقی نہ تھا اور شعور

کہان ذاتِ ربی کہان یہ کلیم
یہ دیکھے جو ہے اہلِ خلقِ عظیم

جو مرحومہ امت مین غوث الورا
وہ ذاتی تجلی کے لائق سدا

کہ انکی مدد پر حبیبِ خدا
تو کیونکر یہ ہون خرّ بھی صعقا

لہذا یہ فرمانِ غوث الورا
بفرمانِ ربی جو ربّ السما

کہ قدمی علی رقبِ کلِّ ولی
یہ ہے خاصہ انکا خفی و جلی

کہ یہ اقدم ہے یہ اے صادقین
بہر گردنِ اولیائے زمین

خُیُوری کا نورُ البَصَر وہ قَدَم
اسی سے خیوری ہوا مُحتَرَم

یہ مُجمل بیان ہے زنجمُ المبین — کہ مسطور فرمانِ اہلِ یقین
وصال خدا کے جو ہین دو طریق — چلین اُنپہ توفیق جنکی رفیق
یکے راہِ قُربِ نبوّت عیان — نبیؐ و صحابہ اسی پر روان
وہ بارہ اماماںِ عالی مقام — اسی رہ سے واصل ہوئے لاکلام
وہ قُربِ ولایت دگر ہے طریق — توسّط ائمہ کا اسمین رفیق
یہی راہِ اَبدال و اَوتاد ہے — یہی راہِ اَقطاب و اَفراد ہے
تو وہ شاہِ جیلانِ غوثُ الانام — یہ دو نو طریقون سے واصل مدام
وہ بارہ ائمہ جو ہین الانام — تو یہ تیرھوین اونمین لابد امام
ہمہ اولیا انسے ہین فائضین — مُفیضِ ہمہ یہ الیٰ یومِ دین
تو حاصل ہوا اسّے اے نیکدان — کہ محبوبِ یکتا یہ در ہر زمان
یہی شمع پروانہ ہین وہ کرام — تو پروانہ اونکو کسیکی مدام
کہ پروانہ کو انکا پروانہ بس — جو ہے انکا پروانہ پھر کیا ہوس

خیوری کو پروانہ پروانہ وار
کہ پروانہ تیرا وہ پروانہ دار

قال فی جامع العلوم والتحبیر وغیرهما کالجامع الکبیر بالاستاد الجید المنیر بانه ما احد یتصرّف فی الملکوت الاعلےٰ بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی قدّس الله سرّه النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابه سبعون

توکرتے نہ تسلیم اہلِ صفا — نہ گردن پہ رکھتے قدم آپ کا
چہ جائے وہ کہتے بصد التجا — بنہ پائے خودرا تو بر عینِ ما
صحابہ اماموں سوا اولیا — وہ اقطاب و افراد جو اصفیا
وہ سب اولیائے جو ہین دراُمم — رکھا اپنی گردن پہ اُنکا قدم
وہ قدمِ قدم سے ہوئے باکرم — توسب نے رکھا سرکو پیشِ قدم
جو قدم نبوت سوا ہے قدم — وہ انکے قدم سے ہوا باکرم
یہ لاریب ہے اعتقادِ عظام — کہ محبوبِ غوث الورا لاکلام
وہ مثلِ صفی اللہ مسجود ہین — جو منکر ہوئے اونکے مردود ہین
وہ مردود کیا بلکہ نمرود ہین — وہ لاریب شدادِ مطرود ہین
جو اُنکے قدم سے ہوئے منکرین — تولائق وہ خنزیر کے بالیقین
وہ لاریب دائم لعین و رجیم — سزاوارِ دوزخ وہ اہلِ جحیم
کرامت کا منکر جو ہی بدنہاد — تو ہی اُسکے دلمین ولی کا عناد
کرامت کے جو منکرانِ جہول — وہ ہین منکرِ معجزاتِ رسول
جو ہی منکرِ معجزاتِ حبیب — تو لعنِ خدا اوسکو دائم نصیب
نہ مسلم کو ہو اُس قدم سے فرار — کہ اُسنے رکھے اسکو دار القرار
توجسنے رکھا وہ قدم راس پر — ہوا مالکِ ملکِ جنّ و بشر
وہی مالکِ ہند مشہور ہے — وہی دیدۂ دل مین جون نور ہے
قدم اونکا جسنے رکھا عین پر — ہوا عینِ عالم وہ نور القمر
ہوا وہ فرید جہان شکر گنج — کہ ہے خاک بھی شکر بے تعب رنج

که اقدار ایزدی یه بااہتمام | ہوا دست رس انکو بالاحترام

که جب پہنچے اصحاب یہ غوث دین | تو روزن ہوا اونمین از بس مبین

تو داخل ہوئے اونمین شاہ زمین | که عین عنایت کے یہ نور عین

منازع ہوئے اسسے یہ حق شناس | بحق حقیقی حقیقت اساس

یہ بالحق للحق حق الیقین | یہ علم الیقین سے نہووے مبین

و لے رکھ تو اسطور یہ اعتقاد | که وہ شاہ محبوب غوث العباد

قضا و قدر کے وہ صدر الصدور | وہ تیر قضا کو پھراوین ضرور

جو حکم قضا ہے بامر خدا | تو اوسپر قضا اونکی غالب سدا

قضا و قدر اُنسے ہین فیضیاب | کرین محو اسکو یہ والی جناب

و یمحو اللہ یثبت بلا ارتیاب | یہ لاریب عند اللہ ام الکتاب

وہ ہے لوح محو و اثبات سے | یہ مبرم قضا ہوا وسی ذات سے

دہان و زبان ام الکتاب | نہو محو یہ تا بروز حساب

امور خلائق سے یہ ماورا | کوئی مثل انکے نہین دوسرا

مقامات انکے ورائے عقول | عقول ورا انین لابد جہول

نہین مثل انکے ہوا آشکار | نہوگا کبھی تا بروز شمار

وراء الورا انکا لابد مقام | یہ ولیونمین سلطان یکتا مدام

یہ ظاہر مین ہین عبد قادر شہیر | یہ باطن مین طه بشیر و نذیر

یہ بے مثل ہین غوث بالاتفاق | ولے انکے منکر جو اہل نفاق

خیوی کیا جنکو حق نے عزیز

الف طلك قال فى لتكملة العليّه بالاسانيد لجليّه وغيره من الزبر السنيّة ان رجال الله اذا وصلوا الى القدر امسكوا الا سيدنا عبد القادر الجيلانى قدس الله سرّه الصمدانى فانه وصل اليه ففتحت له روزنة فيه فولج فيها ونازع اقدار الحق بالحق للحق لانه من وراء امور الخلق وعقولهم فلهذا قال رضى الله عنه وانا مما لا تعلمون

هذا ملخص ما فى نجم المبين والله يهدى به المتقين ۞

علوم حقیقت کی جامع کتاب — تو بہطورا وسمین بلا ارتیاب
بھی تفسیر جامع سے ہی یہ منیر — بھی تحبیر مین ہی یہ امر شہیر
بھی ہی تکملہ مین یہ روشن بیان — مفصّل یہ نجم المبین مین عیان
کہ وہ ہیکل نور غوث الانام — وہ شاہ شہان انپہ دائم سلام
وہ ملکوت اعلیٰ کے ہیں حاکم مدام — تصرف کرین اوسمین حسب المرام
کرین عزل جسکو وہ مختار ہین — وہ دین جسکو منصب سزاوار ہین
نہ اونکے سوا ہے ولی زینہار — کرے امر ملکوت مین آشکار
وہی اس تصرف پہ مخصوص ہین — نہ دیگر ولی اسّے منصوص ہین
وہ جسوقت مرکب پہ ہوتے سوار — سواری پہ چلتے شہ نامدار
تو در زیر پا اونکے ستّر ہزار — فرشتے چو پروانہ ہوتے نثار
وہ مثل نقیبان ہمہ قائلین — کہ یہ ہین شہ اولیائے زمین
قضا و قدر تک جو پہنچین رجال — وہ مردان حق صاحبان کمال
تو استادہ او سجائے پر وہ مدام — قضا و قدر مین نہ انکا مقام
ولے یہ جو ہین شاہ غوث الانام — تو ایسے یہ محبوب عالی مرام

وہی اونکے لائق جو ہی جائے پاک	نہ لائق دگر ہے زسمک وسماک
جو ہی فیض نور خدائے قدیم	وہ ہی شان لولاک خُلق عظیم
تولابد ہوئے وہ نبیّ الورا	کہ اسکے نہ لائق ہوا دُوسرا
توکیون اُنکے منکر ہوئے وہ لئام	نہین بل وہ منکر ز ربّ الانام
ہمارے زمانے مین ہین یہ ولید	جو پیدا ہوئے ہین یہ فرقے جدید
خدا کے جو مقبول ہین بندگان	بھی سردار اُنکے شہ دوجہان
تولاریب وہ انسے ہین منکرین	توکچھ اُنہین از نور ایمان نہین

خیوری بیان کر تو نعت حبیب
نہ کر ذکر اونکا جو ہین بے نصیب

وسیلۂ جمیلۂ حصول برکات نعت پسندیدہ وصفت حمیدۂ
سیّد الکائنات علیہ اطیب الصّلوات وازکی التحیات
و آلہ وصحابہ ذوی الخیرات

وہ ربّی وہ ربّ الورا بیگمان	وہی مہربان سب پہ ہی مہربان

ه قال فی لباب التاویل ومعالم التنزیل والتحبیر وغیرہا من التفاسیر یطلق اسم الرب بغیر الالف والام اضافۃ علی غیر اللہ کقول سیدنا یوسف علیہ السلام انّہ ربّی احسن مثوای اراد بہ العزیز ولم یرد بہ انہ معبودہ وکقولہ علیہ السلام للذی ظنّ انّہ ناجٍ منہما اذکرنی عند ربّک ای عند سیدک الملک ریّان انتہی قال صاحب المنہیہ فی اصول التوجیہ روی عن ابی ہریرۃ رض انہ قال رأیت ربّی فی سکک المدینۃ یمشی وعلیہ حلۃ حمراء وفی رجلیہ نعلان صفرتان ای رأیت سیدی الحسن بن علی رض انتہی واسم خدا بالضم بمعنی المالک والصاحب ویطلق علی غیر اللہ اضافۃً

تو منکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز

کہ زنہار اونکی نہ یہ التجا — کہ خلقت کرے اُنکی مدح و ثنا
کیا اونکو جبکہ خدا نے پسند — تو لابد وہ ابدی ہوئے ارجمند

قَالَ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْغَفَّارُ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ط

جو چاہے وہ پیدا کرے کردگار — وہ لاریب خلّاقِ لیل و نہار
کرے جسکو چاہے وہ مختار کار — وہ مختار ہو خلق مین نامدار
بزرگی سے لاریب ہو وہ جمیل — عَدُوّ و ولی بزرگی سے ذلیل
نہین اُسکے دربار مین ای فتا — کسیکو کہے جائے چون وچرا
جو چاہے کرے اُسکو ہے وہ جدیر — وہی ہے علیٰ کلّ شیئٍ قدیر
ہمہ فعل اُسکے سراسر حِکَم — کہ لاریب ہین وہ زکنزِ قِدَم
کرے گر کسیکو وہ با اختصاص — کہ ہون اُسّے فائز عوام وخواص
تو یہ حکمت و لطف کا اقتضا — کہ جملہ وَرا مین وہ ہو مقتدا
ولید و دگر عُروہ اہلِ ہَوا — وہ کہتے کہ ہیہات یہ کیا ہوا
محمد ہوئے کیون نبیّ الورا — وَرا مین یہ ہے عقل کے ماورا
کہ لائق نبوّت کے ہم اغنیا — دریغا نہ گردش نے زیبا کیا
کہا اونسے حق نے کہ اے مشرکین — نبوّت کے لائق تو یہ منہ نہین
سزاوارِ مسند نہ ہرگز کہان — کہان وہ نبوّت کہان یہ سگان
خدا ہے علیم و حکیم و بصیر — مُعزّ و مُذلّ و قدیر و خبیر
تو لائق نبوّت کے تہا جو مکان — وہ منظور اوسکو زجملہ جہان

یہ ہی نقطۂ وحدتِ جانِ جان   یہ ہی آشکارا نہین کچھ نہان
ولے عین جسکی ہین نقطہ ہوا   وہ ہی نقطۂ غین سے پر ہوا
جو ہے بحرِ وحدت ہویّت شعار   وہ لاریب زخّار ہی بے کنار
ہوا غرق اِس بحر مین جو غریق   تو ساحل کا ہرگز نہو وہ رفیق
یہان تنگ میدانِ گفت و شنید   کہ یکرنگ دونو یہ ہین اے سعید
ہمہ تن یہان گوش مثلِ کلیم   جو قائل وہ سامع یکے ہی قدیم
نہ کر خوض اسمین یہ بحرِ عمیق   نہ اسمین شناور مگر جو غریق
نہوتی وصیّت یہ تنزیل مین   بجز اُسکے جو اہلِ انجیل مین
تو ہوتا یہ سرِّ نہان آشکار   کہ تبلی السرائر کا ہو کاربار
قیامت کا لاریب ہوتا قیام   نہ مذکور ہوتا کوئی غیر نام
یہ نائی کا نغمہ وہ نے زیر دست   نہ ساقی سوا مے سے مستِ الست

خموری انا سے ہوا جب خموش
اوسی دستِ ساقی سے ہی جام نوش

نہ در روز و شب ظلِّ خیر الورا   تو روشن ہوا اِسسے بے امترا
کہ قیدِ دوئی ہے یہان ناپدید   وہی ذاتِ یکتا وحید و فرید
کہ شمس و قمر اونکا سایہ مدام   تو در زیرِ سایۂ محمد تمام
جو ہی اُنکا سایہ وہ عرشِ عظیم   تو کیونکر نہ چومے وہ نعلِ فخیم
اگر اونکے سایہ کا ہوتا صدور   تو روئے زمین پر وہ کرتا ظہور
تو اُسکا یہ رکھتا کوئی گر قدم   تو اوسکی جو عظمت وہ ہوتی عدم

لغت غو کہ خدا وہ خدا ونا و خدا یعنی صاحب البیت و مالک القریہ و مالک السفینہ کذا فی الرشیدی وغیاث اللغات وغیرہا

ہو الاول الآخر والسلام — ہو الظاہر الباطن اے فہام
سمیع بصیر متین صبور — مجیر خبیر مبین غفور
حفیظ علیم عظیم حسیب — غنی کریم رحیم رقیب
عزیز معز وحید شہید — بدیع قریب عفو مجید
وہ معطی مہیمن وہ محیی حکیم — وہ جبار و اعلی وہ فیض قدیم
وہ فتاح و ماجد احد وہ شکور — وہ ہادی وہ منجی وہ سر ظہور
وہی راز دار و نہاں راز دار — ہمہ راز دل اونپہ ہین آشکار
نہ جب غیب غیب اونپہ کچھ غیب ہی — تو پھر غیب دانی مین کیا ریب ہے
جمال حبیبی وہ در چشم سر — کیا مردمک پر اسی نے مقر
اوسیکا ہمیشہ زبان پہ بیان — جو پروانہ در عشق او شد جنان
زبان چون وزیر و جنان پادشاہ — یہ تیری حضوری مین شام و پگاہ
جو تیرے قدم پر رکھے شہ جبین — تو کیونکر رعیت نہو تابعین
خم تن شراب اوسمین خون جگر — دمادم کرون نوش از جام سر
اگر نقل درکار ہو در جناب — تو مرغوب دل سے نہ دیگر کباب
وہ طنبور تن ہی یہ رگ جملہ تار — نہین ذکر سب کا بجز یار یار
کہ ہر موئے تن مین وہ تیرا جمال — بہر موئے من از تو روئے کمال
تو ہی شاہد و حاضر نور عین — توئی نور عین و دگر جملہ غین
ہوا جسکے نزدیک یہ عین عین — تو ہی اوسکے دلپر سبے غین شین

ـه پس مثل کہ خدا وہ خدا نا و خدا ئے ہمام یعنی صاحب خانہ اور مالک گاؤن اور مالک کشتی از اتمام معالم التنزیل اور لباب التاویل و تفسیر نجیبہ اور تمہید وغیرہا کتب سے یہ ملخص کلام اللہم ایہا المنکرین طریق الاسلام

بہر دو طرف ایک ہی میم ہے
بہر طور یا کا وہ تمیم ہے
جو ہے خاتمِ حرف در قلبِ میم
تو خاتم ہوئی میم قولِ قدیم
الف لام مین لام اندر الف
الف لام سے تو نہو منحرف
یہ ہی جملہ در میم بے ارتیاب
یہی کُل مضمونِ حق در کتاب

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

وہی واو ہی بھی وہی نون ہی
اوسی نون مین جملہ مکنون ہی
وہ نون وقلم اور مایسطرون
اہی سر سے ہی یہ جملہ چگون
جو ہے اسمِ جامع وہ اعدادِ نون
وہ اعدادِ سورت ہوا رہنمون
وہی قاف ہی بھی وہی میم ہے
وتمہ میم احمد یہ دو نیم ہے
وہی باطنِ عرش و فرش و انام
وہی سر اسرار ہے لا کلام
لہذا محمد ز سرِ بطون
نہان در ہمہ شئ مسماے نون
وہ میمی نقابِ رخِ دلربا
حدوث و قِدم مین وہ برزخ سدا
وہ سلما حدوثی جو ہی مہ جبین
وہ لیلی قدم جو بسے نازنین

وہ ہر دو نمودار از یک حجاب
خودی حجاب ِ یوری ماب

نہوتا یہ پردہ اگر در وجود
تو مسجود ہرگز نہوتا و دود
نہ موجود مرآت ہو پر صفا
تو رخ کسمین دیکھے مہے دلربا
جو لیلی کرے دید مرآت سے
تو خود کو کرے دید خود ذات سے
وہ رائی وہ مرئی وہی ایکذات
صفت دید اوسکی یکے از صفات

بھی خالی نہ ہووے زمین زینہار — پلیدی سے در روز و شب اے کبار

تو لائیو نہ ظلِ حبیبی نور — کرے ارضِ ناپاک پر وہ ظہور

تو حق نے رکھا اونکا سایہ مدام — قراطیس پر بہرِ حفظِ تمام

وہ قرآن ہے ظلِ خیر الورا — عقولِ وراسے وہ ہے ماورا

بھی ہین خیر دین بر طریقِ صفا — تو اوسکی وہ تعظیم لاوین بجا

کہ جو ہین وہی ظلِ صبح و مسا — کہ ہو ظلِ احمد کا جلوہ سدا

جو چاہے کہ دیکھے لقائے حبیب — تو ہو دید قرآن سے اسکو نصیب

کہ ہی ظلِ شئے مثلِ شئے لاکلام — تو کیونکر نہ دیکھے وہ خیر الانام

اگرچہ ہوا مثلِ احمد عدیم — ولے وصفِ احمد کلامِ قدیم

بشر سے منزہ وہ خیر البشر — تو ظلِ حبیبی ہوا مستتر

وہ ہین فیضِ نورِ قدم سر بسر — تو سایہ کا اونمین نہین کچھ اثر

جو ہمسایہ اوسکا وہ سایہ نہین — تو کچھ اونمین شرکت کا پایہ نہین

وہ پایہ جو انمین سمایا نہین — تو وحدت نے منھ کو چھپایا نہین

جہہ اوسکا جو سایہ وہ نقطہ مدام — تو اوسسے منزہ خدا لاکلام

کہ وصفِ حدوثی کا سایہ نشان — منزہ قدم اوس سے ہی بیگمان

جو ہے کمر احمد مین پٹکا پڑا — تو اوس مین یہ دل تیرا اٹکا پڑا

اگر میم وہمی کا ہو وہم دور — تو باقی رہے وہ احد بالضرور

وہ ہی سرِ خمرت نزدِ فہام — نہ مدغم محمد مین ہے لاکلام

وہ ہی سرِ میمی بلا اشترا — وہ اول وہ آخر وہ سرِ خدا

یہ ہین مثلِ انگشتری بیگمان
بانگشتِ دستِ شہِ مُرسلان

وہ ہین مَطرِ مدرارِ جود و عطا
عَوالم تَری اوسے سب ہے اِہترا

وہ ہین بحرِ زُخّارِ فضلِ عظیم
عَوالم نزا امواجِ اوسکے ہے فہیم

دُرِ بحرِ احدیّت کردگار
وہی ذات یکتا ہے سے آشکار

وہی لعلِ وحدت وہی جانِ جان
وہی ذات اوسکی صِفت یہ جہان

وہ ربّ العوالم وہ منّاعِ ضَیر
مُفیضِ عَوالم بصد ہاے خَیر

نہ ہرگز ورا کو ملے کچھ عطا
خدا سے بغیرِ شفیع الورا

کہ احدیّت و واحدیّت دگر
ہوا اِنمین وحدت کا دائم مَقر

خزائن خدا کے جو مملوِ جود
تو مِفتاح اونکی حبیبِ ودود

خلیل و دگر انبیائے عِظام
یہ ہین جملہ محتاجِ خیر الانام

شہنشہ محمّد وہ ہین نائبین
تو اِنسے دو عالم مین وہ سائلین

حبیبِ خدا کے وہ ہین کامہ گو
نبی انبیا کے یہ اے نیک خو

صفی اللہ سے تا بروزِ جزا
شرایع کے مالک شفیع الورا

دلِ صاف اونکا لطیف و خبیر
لطافت مین یکتا ہے بے نظیر

وہ علمِ لدنّی سے زخّار ہے
نہ ساحل کا اس بحر مین کار ہے

وہ بیتِ علومِ خدا ہے مدام
وہ دارِ مدارِ علوم ہتمام

وہ ہے کنزِ مخفی بلا اِستترا
نہ ماہر کوئی اوسے خلقِ خدا

کہ فرقان قطرہ نہ بحرِ حبیب
یہ اظہر من الشمس نزدِ لبیب

وہ بحرِ فیضِ قدم بے کنار
تو کب اوسکو حادث کرے اِنحصار

تو ہر دو مین پردہ وہ مرآت ہے — حقیقت مین دونو وہ یکذات ہے
محبّ اور محبوب کا ہے ظہور — اوسی ایک مصدر سے اے ذیشعور
تو مشتق سے ہرگز نہ مصدر جدا — رہے فعل کے ساتھ فاعل سدا
محمدؐ احد ہے خدا ہے احد — احد ایک لاریب ہے بے عدد

خیوری احد پاک جب از عدد
تو باللہ ربّی وہ یکتا احد

خدا مصطفا مین یہ فرق عیان — وہ طالب یہ مطلوب ہے بیگمان
خدا انکا لاریب ازلی مرید — مراد خدا ہین یہ ہادی وحید
وہ مالک یہ مذکور اے جان من — محبّ اور محبوب جون جان و تن
مگر دل سے ہو دور کر بوہم و ہم — تو ہو اسکا ادراک بر عقل و فہم
کہ ظاہر ہین حادث قدیم حبیب — حقیقت مین اطلاق انکا نصیب
یہ ذاتی وہ عارض بقید سلیم — وہ نور الہی ز کنہ قدیم
وہ عارض ہوا اسسے جب بے نشان — تو قید مکان سے گئے لامکان
تو اسکا نہ زنہار ممکن بیان — کہ مطلق نہوا از مقید عیان

خیوری اسی پر تو کر مختصر
کہ ہے وحدہٗ ذات خیر البشر

نہین اونکا ہرگز شریک و نظیر — وہ در حسن یکتا سمیع و بصیر
کہ ہے جوہر حسن انمین چنین — کہ تقسیم کا اوسمین امکان نہین
عوالم ہمہ پیش خیر الورا — چو یکدانہ خردل بہ پیش سما

ثنا گو ہوا اونکا خود وہ قدیم — کہ وصفِ تو لاریب خُلقِ عظیم
کہ سُبحان ذاتی جہان مُستقیم — اَنَا عَبْدُہٗ رمز او سجا سلیم
وہ ظاہر مین بندہ بلا اِسترا — ولے اونکو باطنین جانے خدا
نہ ظاہر مین ہرگز وہ معبود ہے — ولے درحقیقت وہ مسجود ہے
کیا جب فرشتون نے اُنکو سجود — ز اِبلیس ظاہر ہوا تب جحود
کہ ظاہر یہ ناظر ہوا وہ رجیم — نہ سمجھا کہ مسجود خُلقِ عظیم
گیا ظاہری امر پر وہ طغام — کہ آدم کا ہرگز نہین یہ مقام
اگر حکمِ غفّار ہوتا عیان — کہ احمدؐ کو سجدہ کرو با جنان
تو ہرگز نہ کرتا کبھی وہ جحود — وہ جبریلؑ سے پیش کرتا سجود
کہ لاریب ماہر وہ اِس عَین سے — نہ وہ دیکھتا نقطۂ غَین سے
محمد حقیقت مین نام خدا — رکھا نام اونکا جو کامِ خدا
محمدؐ بھی محمود ہے ایکذات — ولے اِسّے برتر وہ عالی صفات
لہذا یہ قولِ خواص کرام — کہ ہے عکس اونکا جو قرآنِ تام
سراپا نبیؐ ہے وہ بیشک مدام — وہی اونکا علیہ جو خیرُ الانام
کرین خُفیہ پردے مین جملہ کلام — جو رمزِ حقیقت نہ کھولین فہام
یہان پردہ اوسکو جو منظور ہے — تو کب کشف ہو جو کہ مستور ہے
جو محبوب دل ہو وہ محجوب ہے — جو محجوب ہے دل کا محبوب ہے
اوٹھاؤن اگر یہ حجاب و نقاب — تو ہون زندہ مردہ بلا ارتیاب
جو مُردہ وہ زندہ اُٹھین بحساب — محمدؐ پرستی سے ہون کامیاب

دلائل جو اِسکے ہیں سب بے شمار	وہ نجم المبین مین سب ہین آشکار
وہ ہین اِس رسالے مین بھی مختصر	ازانجملہ یہ ایک ہے مُشتہر

قال فی العرائس والتحبیر وغیرھما من نزبر النحاریر ان سیدنا محمدا صلے اللہ علیہ وسلم یعلم ما بین ایدیھم من الامور الاولیات قبل خلق الخلائق لانہ اول ما خلق اللہ نورہ وما خلفھم من احوال القیامۃ وغیرھا ولا یحیطون بشیئ من علمہ لانہ شاھد علی احوالھم وھم لا یعلمون من معلوماتہ الا بما شاء اللہ ان یخبرھم من ذلک انتہی ملخصا من نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین

کھلا کسطرح سے وہ کنزِ قدیم	ختم اوسپہ لاریب خُلقِ عظیم
جو یکتا وداد خدائے کریم	وہ ہی اوس ختم سے عیان ای فہیم
نہ محبوب ہوتا وہ کنزِ قدم	تو اوسپر نہ کرتا خدا وہ ختم
کہ ذاتی شرف پر ختم بسکہ دال	لہذا ہوا ختم اوسپر کمال
سیادت جو تھی مطلقہ در قدم	قدامت پہ اونکے ہوئی وہ ختم
جو ہے خاتمِ کنزِ مخفی مدام	وہ مفتاح اوسکی نہ اسمین کلام
کھلا اوسیسے بھی بند اُسیسے ہوا	وہی فاتح و خاتمِ کبریا
وہی انتہا بھی وہی ابتدا	اوسی ابتدا سے ہوا انتہا
یہ ہے شان یکتائے بیچون سدا	خدا کی خدائی اوسیپر فدا

وہ رُوح عوالم وہ محمود ہے
حُضوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

وہ حُبِّ خدا ہے مُجسّم ضرور	وہ فیضِ قدیمی وہ سِرِّ سرور
وہ نورِ الٰہی وہ سِرِّ ظہور	ظہورِ کریمی سے ہے وہ غفور

الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع الانبیاء والمرسلین حتی فی اسمی وصفتی ذاتی وقال علیہ الصلوۃ والسلام نحن الاخرون الاولون وفی روایۃ السابقون ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

وہ اوّل وہ آخر رؤف و رحیم — وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم

اوسی بذر سے یہ شجر آشکار — اوسی ثمر سے یہ شجر تاجدار

جو ہے بذر اوّل وہ آخر ثمر — ہمہ شجر ہے بذر بین کر نظر

کہ ظاہر بذر کا وہ شجر جسیم — شجر کا جو باطن وہ بذر کریم

شجر کی حقیقت سے ہے وہ علیم — کہ اوسے ہوا ہے یہ جسمِ فخیم

وہ مادر پدر سے یہ تا بہ پسر — پسر سے بلاریب ماہر پدر

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

وہ ظاہر مین آدم سے پیدا ہوا — یہ باطن مین اُنسے ہو پیدا ہوا

وہ فرزند جسکا پدر ہے پدر — وہ حوّا اسی پسر کا ہے اثر

یہ ہے وہ پسر نزدِ اہل بصر — کہ آباؤ اجداد اوسکے پسر

وہ ہے امّ اُمم اور اُمّی لقب — وہی آدم و آدمی کا نسب

وہ ہے روح اعظم وہ حبِّ قدیم — وہ ہے پدر ارواح خلقِ عظیم

وہ رُوحِ خدا ہے وہ روحِ الہ — وہ خلقِ خدا کی ہمیشہ پناہ

کیا اونکو پیدا جہان آفرین — خدا اُنسے پیدا ہوا بالیقین

وہ پیدا نہوتے اگر اے فہیم — تو پیدا نہوتا خدائے قدیم

خدا لم یلد گرچہ ہے بے امترا — ولیکن محمّد سے پیدا ہوا

قد ورد فی الاحادیث القدسیۃ لولاک یا محمد لما اظہرت الربوبیۃ رواہ العلامۃ ابن النقیب

قیامت پہ ہوئے قیامت نمود	کرامت ندامت رہی ہے وجود
دوئی کا نہو دل پہ ہرگز غبار	جنان اور نیران سے ہرگز نہ کار
محمد محمد یہی ذکر بس	یہی اسم ذاتی پہ فریاد رس

یہی نقش ہے دل پہ بس نقشبند
اسی سے خیوری ہوا ارجمند

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ الاٰية

قال الحافظ القسطلانی علیه الرضوان الربانی فی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة ان الله سبحانه سمی حبیبه صلی الله علیه وسلم بنحو سبعین اسما من اسمائه الحسنی والمراد بها الاوصاف لانها کلها اعلام وضعت له فکل الاسماء التی وردت اوصاف مدح واذا کان کذلک فله صلی الله علیه وسلم من کل وصف اسم ثم عد منها الخمسة المذکورة فی الاية المسطورة وروی العلامة الخفاجی والعلامة علی القاری فی شرح الشفا وغیرهما فی غیرها عن سیدنا عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل جبریل فسلم علی فقال فی سلامه السلام علیك یا اول السلام علیك یا آخر السلام علیك یا ظاهر السلام علیك یا باطن فقلت یا جبریل کیف تکون هذه الصفة لمخلوق وانما هذه صفة الخالق فقال یا محمد ان الله امرنی ان اسلم بها علیك لان الله قد فضلك بهذه الصفة وخصك بها علی جمیع الانبیاء والمرسلین فشق لك اسما من اسمه ووصفا من وصفه ربك محمود وانت محمد وربك الاول والآخر والظاهر والباطن وانت الاول والآخر والظاهر والباطن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

والابریز والاشراقات الالهیۃ وغیرها من زبر المهرۃ الدینیۃ

محمد محمد کا جوش و خروش — ہمہ بحر و بر مین سُنے اہل ہوش
نہ شُنونده اوس یاد کو تیرا گوش — کہ مدہوش دنیا سے تیرا یہ ہوش
تَصَوُّر محمد کا رکھ تو مدام — کہ ہی پاسِ انفاس یہ لا کلام
تو ذکرِ محمد سے رطبُ اللسان — مقالِ محمد سے عذبُ البیان
تو شکلِ محمد مین ہو بے نشان — نشانِ محمد پہ ہو جان فشان
رہی خواب و خور مین اوسیکا خیال — خیالِ جنان مین اُسیکا جمال
رہی شغفِ دل مین وہی نقشبند — اوسی نقش سے نقش ہو ارجمند
ہمیشہ رہے مردمک مین وہ میم — رہی طورِ حبہ مین حاے حکیم
دگر میم در طورِ مُہجہ مُقیم — یہی ہے صراطِ خدا مستقیم
نہ زاغ بصر ہو نہ ہرگز طغے — نہ کذبُ الفُوادِ لقی ما راٰی
تو کیونکر نظر آوے تجکو دگر — کہ ہی مردمک مین وہ نورُ البصر
تو کر دال پر اپنے دلکو نثار — قدم پر جبین رکھ نہان آشکار
کہ اس دالِ دیّان سے تو دوام — دلی دولتِ دین لے با مرام

خیوری تو ساجد اسی دال پر
یہی دال ہی دال اس حال پر

قَالَ اللہ تعالت اسماءہ وتوالت نعماءہ فی تعظیم الحقیقۃ الکلیۃ قولا کریما اِنَّا عَرَضْنَا الاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ وَالجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا لِّیُعَذِّبَ اللہُ المُنَافِقِیْنَ وَالمُنَافِقَاتِ وَالمُشْرِکِیْنَ وَالمُشْرِکَاتِ وَیَتُوْبَ اللہُ عَلَی المُؤْمِنِیْنَ

فی التفسیر التحریر وغیرہ من البحار بر المشاہیر علیہم رضوان اللہ القدیرؒ

رضائے محمد رضائے خدا | رضائے خدا مصطفیٰ کی رضا
کہ ولسوف یعطیک عہد خدا | تو کیونکر نہ چاہے یہ اونکی رضا
خدا نے جو چاہا ظہور خدا | تو حبِّ خدا خود ہویدا ہوا
رکھا نام اوسکا حبیب خدا | وہ حبِّ خود آپ ہے بلا امترا
کیا یا نے خاتم کو اوسمین مزید | کہ یہ خاتم حب یکتا وحید
ہمہ فرشیات و ہمہ عرشیات | یہ ہین اوسکے مظہر بصد بیّنات
وہ یادِ محمد مین جملہ غریق | تو انکی مدد اونکا دائم رفیق
یہ اوسکے مربی الی یوم دین | یہ ہین رحمتِ جملۂ عالمین
نہ انکی مدد سے وہ ہون فیضیاب | تو لاریب فوراً وہ جملہ خراب
یہی ذات ہے بحت بے امترا | خدا اور خلقت مین برزخ سدا
یہ ہی باطنِ احدیت لاکلام | مربئ جملہ خلائق مدام

منها ان کل اسم من اسمائه تعالى يقتضي حقيقته في العلم والعين فله مظهر وقد اتفقوا على ان نبينا صلى الله عليه وسلم مظهر اسم الله الجامع لجميع الاسماء وله ظاهر وباطن فهو يربي ظاهر العالم بمقتضى اسم الظاهر ويربي باطنه باسم الباطن فله التربية الكاملة فلهذا قال خصصت بفاتحة الكتاب لانها مصدرة بقوله الحمد لله رب العالمين فهو مجمع البحرين وله الخلافة والنبوة والرسالة والخاتمية والولاية التامات اصالة ليكون برزخا بينه وبين الخلائق كلها وله صلى الله عليه وسلم البحت الساذج وهو باطن الاحدية هذا ملخص ما في نجم المبين من عقد الفرائد شرح العقائد وفلائد الجواهر

۱۲ فقد ورد في الاحاديث القدسية بعبارة الكلمات كنت كنزا مخفيا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف ... عن البيان ... الاعمال نجم المبين ۱۲

والمحبة متلازمتان والولاء والبلاء توامان فهم عن لذة المحبة والمحنة مبعدون کل حزب بما لدیهم فرحون ولله در المولی الجامی قدس الله سره السامی ۔ شعر

ملائک راچه سود از حسن طاعت		چو فیض عشق بر آدم فرو ریخت

ومن هذا القبیل ذالک القول الجمیل

فرشته عشق نداند که چیست قصه مخوان		بخواه جام گلابی بخاک آدم ریز

فالانسان اختص بالعشق ووصول فیض الرحمن من الحضرة الکلیة وهی باطن الاحدیة بلا توسط سائر البریة وحمله تلک الامانة الالهیة وسر الحضرة الاحدیة لاختصاصه باصابة رشاش النور الالهی وکل روح اصابه رشاش نور الله سبحانه صار مستعدا لذلک النور وسر الظهور والفیض الموفور وکان عرض العشق المحمدی والفیض الاحمدی عاما علی المخلوقات من العرشیات والفرشیات وحمله خاصا بالانسان مظهر الامتحان لانه مع سائر المخلوقات کنسبة الجنان مع الابدان فالعالم شخص وقلبه الانسان فکما ان عرض الروح عام علی الشخص الانسانی وحمله وقبوله مخصوص بالقلب بلا واسطة ثم من القلب بواسطة العروق الممدة یصل عکس الروح الی جمیع الاعضاء فیکون متحرکا به کذلک عرض العشق المذکور والفیض المسطور عام لاحتیاج الموجودات الی الفیض وقبوله وحمله خاص بالانسان ومنه یصل عکسه الی سائر المخلوقات ملکها وملکوتها فاما الی ملکها وهو ظاهر الکون اعنی الدنیا فیصل الفیض الیه بواسطة صورة الانسان من صنائعه الشریفة وحرفه اللطیفة التی بها العالم معمور ومزین واما ملکوتها وهو یا مرکن باطن الکون اعنی الاخرة فیصل الفیض الیها بواسطة روح الانسان وهو اول شیئ تعلقت به القدرة فیتعلق الفیض الالهی من امر کن اولا بالروح الانسانی ثم یفیض منه الی عالم الملکوت فظاهر العالم وباطنه معمور بظاهر الانسان وباطنه وهذا سر الخلافة

والمؤمنات وکان الله غفورًا رحیمًا	

اعلم ایها اللبیب لصفی والمحب لاریب الوفی شرح الله صدرک باسراره ونور فکرک بانواره ان تلک الامانة الالهیة کاللوز فی العوالم التمثیلیة فظاهره قشر وفیه اللب ذو الحورة الجلیة والحورة ایضا فیها بالرقة المرئیة وفیه لب اللب وحب الحب علی الخصوصیة وفی هذا اللب هو الدهن المقصود بغیر المرئیه من ذلک اللوز عند ذوی القریحة الذکیة فالتکالیف الشرعیة والامور الدینیة المرعیة قشر تلک الامانة الازلیة وفیه لب الطریقة المسلوکة البهیة ولب اللب هو الحقیقة المرضیة وفیه دهن المحبة والجذبة المحمدیة والمودة والفیوض الاحدیة وتحصیل البقاء والرضاء بسر الاحدیة فالانسان مخصوص بهذه المقامة العلیة ومنصوص بالترقیات السنیة لانه مظهر للجلال والجمال بالصفة العلمیة فله مقام الخلافة والمحبوبیة الذاتیة بخلاف ملائکة الرحمن قال فی روح البیان وبها فضل الانسان علی الملائکة اذ الملائکة وان حصل لهم المحبة فی الجملة لکن محبتهم لیست مبنیة علی المحن والبلایا والتکالیف الشاقة التی تعطی الترقی اذ الترقی لیس الا للانسان فلیست المحن والبلایا الا له ومن ثم قال الحافظ فی دیوانه قدس الله سره برضوانه شعر

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها	شب تاریک وبیم موج وگردابی چنین هائل

یعنی نحن فی قلزم الصبابة وقاموس الاذابة ولیلة جلالة الحق الذاتیة ساریة وامواج مخاوف الصفات القهریة طاریة وطلاطم المهلکات نائله وورطة الامتحانات هائلة فالملائکة القائمون فی بر التقوی الیابس والعباد الواقفون فی سواحل الزهد الیابس کیف یعرفون احوالنا ومآلنا ثم کیف یعلمون احوالنا ومآلنا لانهم مستبشرون بالطاعة التی هی کالقشور من لب لباب العشق المبرور اذ القانعون بالمامورات الظاهریة فالفارغون عن اثقال المحبة المحمدیة والمحبة

ظلم نفسه بحمل الامانة لانه وضع شیأ فی غیر موضعه فافنی نفسه وازال حجبها الوجودیة

وهی لمعرفة بالانانیة وجهل ماسوی نور الله ومحبوبه بالکلیة فالجهول هو العالم لان

نهایة العلم هو الاعتراف بالجهل فی باب المعرفة والعجز عن درك الادراك ادراك قال

المولی الجامی قدس الله سره السامی **شعر**

غیر انسان کش نکرد قبول	زانکه انسان ظلوم بود وجهول
ظلم او آنکه هستیٔ خود را	ساخت فانی بقایٔ سرمد را
جهل او آنکه هرچه جز حق بود	صورت آن زلوح دل بزدود
نیک ظلمی که عین معدلتست	نغز جهلی که مغز معرفتست
ای نکرده دل از علائق صاف	مزن از دانش خلائق لاف
زانکه در عالم خدا دانی	جهل علم ست وعلم نادانی

فلو لم یکن للانسان قوة هذه الظلومیة والجهولیة لما حمل تلك الامانة در لوامع آورده که

آن بوالعجبی که عشق را در عالم بشریت ست در مملکت ملکیت نیست که ایشان سایه پرورد

لطف عصمت اند ومحبت بی درد را قدر وقیمتی نیست عشق را طائفه درخورند که صفت

اتجعل فیها من یفسد فیها سرمایهٔ بازار ایشان وسمت انه کان ظلوما جهولا پیرایهٔ روزگار

ایشانست ملکی را بینی که اگر جناحی را بسط کند خافقین را در زیر جناح خود آرد اما طاقت

حمل این امانت ندارد وآن بیچاره آدمی را بینی پوستی در استخوانی کشیده بی باک از

شراب بلا در قدح ولا چشیده وهیچ تغیری در روی ظاهر نکردیده که آن صاحب جنانست

لهذا حامل امانت وامانست . **مصرع** . والقلب یحمل مالا یحمل البدن

انما حف من الامانة وحملها وقلن یارب نحن مسخرات بامرك لانرید ثوابا ولا عقابا ولم یکن

المخصوصة بالانسان - در کشف الاسرار فرموده که چون آسمان و زمین و کوهها بترسیدند از پذیرفتن امانت و باز نشستند از برداشتن آن رب العزة آدم را گفت انی عرضت الامانة علی السموات والارض والجبال فلم یطقنها وانت آخذها بما فیها قال یارب ومافیها قال ان احسنت جوزیت وان اسأت عوقبت قال بین اذنی وعاتقی یعنی آدم بطاعت وخدمت بنده وار درآمد وگفت برداشتم میان گوش و دوش خویش رب العالمین گفت اکنون که برداشتی ترا دران معونت وقوت دهم اجعل لبصرک حجابا فاذا خشیت ان تنظر الی ما لایحل لک فارخ حجابه واجعل للسانک لحیین وغلقا فاذا خشیت ان تتکلم بما لایحل فاغلقه واجعل لفرجک لباسا فلا تکشفه علی ما حرمت علیک شیخ جنید قدس سره فرموده که نظر آدم بر عرض حق بود نه بر امانت لذت عرض ثقل امانت را بروی فراموش گردانید لاجرم لطف ربانی بزبان عنایت فرموده که برداشتن از تو ونگاه داشتن از من چون تو بطوع بارها برداشتی من هم از میان همه ترا برداشتم وحملناهم فی البر والبحر وروی ان آدم علیه السلام قال احمل الامانة بقوتی ام بالحق فقیل من یحملها یحمل بنا فان ما هو منا لایحمل الا بنا فحملها **شعر** - راه اورا بدو توان پیمود ؛ بار اورا بدو توان برداشت - قال بعضهم - آن بار که از بردن آن عرش ابا کرد ؛ با قوت او حامل آن بار توان بود ؛ القصه خلعت حمل امانت جز برقامت با استقامت انسان که منشور انی جاعل فی الارض خلیفة بر نام نامی او نوشته اند راست نیامد وچون کاری بدین عظمت ومهمی بدین ابهت نامزد او شد جهت دفع چشم زخم حسود آن شیاطین که دشمن دیرینه انسانند انه کان ظلوما جهولا بر آتش غیرت افگندند تا کور شود هر آنکه نتواند دید قال هل الحقیقة ان الظلم والجهل صفتا مدح فی حق مودی الامانة فان الانسان

الاوقات فیرجع الی الحضرة بالتضرع والابتهال معترفا بالذنوب وهم المؤمنون والمومنات فيتوب الله عليهم لقوله ويتوب الله على المومنين والمومنات والحكمة في ذلك ليكون كل طبقة من الطبقات الثلاث مرآة يظهر فيها جمال صفة من صفاته فالطبقة الاولى اذ لم يحملوا الامانة وتركوا نفعها لضرها فهم مرآة جمال صفة عدله والطبقة الثانية اذ حملوها طمعا في نفعها ولم يؤدوا حقها وقد خانوا فيها بان باعوها بعوض من الدنيا الفانية فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين فهم مرآة يظهر فيها جمال صفة قهره والطبقة الثالثة اذ حملوها بالطوع والرغبة والشوق والمحبة وأدوا حقها بقدر وسعهم ولكن كما قيل لكل جواد كبوة وقع في بعض الاوقات قدم صدقهم عند ربهم في حجر بلاء وابتلاء بغير اختيارهم ثم اجتباهم ربهم فتاب عليهم وهداهم بجذبات العناية الى الحضرة فهم مرآة يظهر فيها جمال فضله ولطفه وذلك قوله تعالى وكان الله غفورا رحيما للمؤمنين بفضله وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء فلهذا قال بعض العارفين ان الحكمة الالهية اقتضت ظهور المخالفة من الانسان ليظهر منه الرحمة والغفران ولله در الحافظ جلال الدين قدس الله سره المبين - **شعر**

سہو و خطائے بندہ گرش نیست اعتبار	معنائے عفو و رحمت آمرزگار چیست

وفي الحديث القدسي لولم تذنبوا لذهبت بكم وخلقت خلقا يذنبون ويستغفرون فاغفر لهم وفي الحديث النبوي لولم تذنبوا لخشيت عليكم اشد من الذنب الا وهو العجب ولهذه الحكمة خلق الله آدم بيديه اي بصفاته الجلالية والجمالية فظهر من صفة الجلال قابيل والمخالفة ومن صفة الجمال هابيل والموافقة وهكذا يظهر الى يوم قيام الساعة وليس الحديثان المذكوران واردين على سبيل الحث على الذنب فان قضية البعثة اصلاح العالم وهو لا يوجد الا بترك الكفر والشرك والمعاصي ولكن على سبيل الحث على التوبة والاستغفار الا ترى ان

ھذا القول منھن من جھة المعصية والمخالفة بل من جھة الخوف والخشية من ان لا یودین حقوقھا ویقعن فی العذاب ولوکان لھن استعداد ومعرفة بسعة الرحمة واعتماد علی اللہ لما ابین وکان العرض عرض تخییر لا عرض لزام وایجاب لان المخالفة والاباء عن التکلیف الواجب یوجب المقت والسقوط عن درجة الکمال امام قشیری قدس اللہ سرہ فرمودہ کہ آن امانت برانہا عرض نمود وبر انسان فرض نمود آنجا کہ عرض بود سر باز زدند واینجا کہ فرض بود درمعرض حمل آمدند ولذا حملھا قال اللہ تعالیٰ وحملناھم فی البر والبحر ھل جزاء الاحسان الا الاحسان واین را در عالم ظاہر مثالی ہست درختانی کہ اصل اینہا محکم ترست وشاخ اینہا بیشتر بار اینہا خوردتر وسبکتر باز درختانی کہ ضعیف ترند وسست تر بار اینہا شگرف ترست وبزرگتر چون خربزہ وکدو ومانند آن واینجا لطیفہ ایست کہ آن درخت کہ بار او بزرگتر ست طاقت کشیدن آن ندارد وراگفتند کہ بار گران از گردن بر فرق زمین نہ تا عالمیان بدانند کہ ہر جا کہ ضعیفست مربیٔ آن رب لطیفست وحملناھم فی البر والبحر

شعر

آسمان بار امانت نتوانست کشید	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

واللام فی قولہ تعالیٰ لیعذب اللہ المنافقین لام الصیرورة والعاقبة یشیر الیٰ ان الحکمة فی عرض الامانة ان یکون الخلیقة فی امرھا علی ثلاث طبقات طبقة منھا تکون الملائکة وغیرھم ممن لم یحملھا فلا یکون لہم فی ذلك ثواب ولا عقاب وطبقة منھا من یحملھا ولم یؤد حقھا وقد خان فیھا وھم المنافقون والمنافقات والمشرکون والمشرکات الذین حملوھا بالظلومية علی انفسہم وضیعوھا بجھولیة قدرھا فما رعوھا حق رعایتھا فحاصل امرھم العذاب المؤبد وطبقة منھا من یحملھا ویؤدی حقھا ولم یخن فیھا ولکن لثقل الحمل وضعف الانسانية یتلعثم فی بعض

عن الهوی من الادنی والاعلی فلا راحة لعبد الدنیا وما دون المولی لا فی الاولی ولا فی

العقبی فاذا وقع تقصیر او سهو او نسیان فان الله تعالی یحکم اسمیه الغفور الرحیم یمحوه

ویعفو عنه ولا یثبته فی صحیفته ولا یناقش علیه ولا یعذب به بل من العصاة من یبدل الله

سیئاتهم حسنات ولله ما افاد فی الفارسی واجاد **شعر**

باگنهکاران بگویم تا نینداز ند دل	من وفائے دوست را در بیوفائی یافتم

ای عزیز و فہم میز ہنوز صورت حضرت آدم بر لوح فطرت اثبات نور زیده بود وصورت

انی جاعل فی الارض خلیفه بمسامع مجامع افواج ملأاعلی وکروبیان عالم بالا نرسیده

بود که آوازه عظمت وجلال و دبدبه رفعت وکمال حضرت حبیب لایزال از تحوم زمین

تا فوق عرش برین ظاهر گردیده بود و شخص جمیل حضرت خلیل از غار عدم بر جبل وجود

پا ننهاده بود و تاصیل اسماعیل واشتیاق اسحاق وکروب یعقوب وتأسف یوسف

علیهم السلام در پردهٔ غیب متواری می نمود ورقم اغنان ففهمناها سلیمان بر منشور

خلافت عیان آن حاکم کشور انس وجان نکشیده بود وطغرائے عصمت وقوت

یا یحیی خذ الکتاب بقوه باسم زکی پسر زکریا مکتوب نگردیده بود که نور کامل السرور

منظور نظر ایزد غفور بر تخت بخت وجود پرجود اسناد نمود که اول ما خلق الله نوری

ازان معنی اظهار فرمود **شعر**

در آنروز یکه خوبان آفریدند	ترا بر جمله سلطان آفریدند
چو شادروان جنت بر کشیدند	بدربانیت رضوان آفریدند
ملاحت بر تو یکسر ختم کردند	پس انگه ماه کنعان آفریدند
ترا دادند توقیع سعادت	وزان پس نوع انسان آفریدند

آدم علیه السلام لم یفتح قبضة السعادة بالطاعة الصرف دون وقوعه فی المعصیة ثم توبته منها لیظهر له بذلك سعة فضل الله ورحمته وحلمه علی عباده الذین سبق فی علمه انهم یقعون فی معاصیه تعالیٰ ولو انه فتح قبضة السعادة بالطاعة المحضة لتعطّلت حضرات کثیرة من الاسماء الالهیّة المتعلّقة بالعالم المخالف ذالطایع لایحتاج الیٰ مغفرة ولا الیٰ رحمة وحلم لعدم مایغفرله اویرحم اویحلم علیه ویؤید ذلك الحدیث المذکور لو لم تذنبوا لذهب الله بکم ولأتی بقوم یذنبون فیستغفرون الله فیغفرلهم فاعلم ذلك واشکر للطفه هنالك

شعر

نصیب ماست بهشت ای خداشناس برو	که مستحق کرامت گنهگاران اند

قال سیّدنا آدم علیه السلام یارب لم غفرت لی فی الجنة فقال الله عزّ برهانه تبارك وتعالیٰ شانه لا تظهر مغفرتی ورحمتی بالمغفرة لنفس واحدة قال موسیٰ علیه السلام الهی تزید المعصیة من العباد وتبغضها فقال ذاك تاسیس لعفوی ابراهیم ادهم قدس سره گفت فرصت می جستم تا کعبه را خالی یابم از طواف وحاجتی خواهم هیچ فرصتے نیافتم تا شبے باران عظیم بود کعبه خالی ماند طواف کردم ودست درحلقه زدم وعصمت خواستم ندا آمد که چیزے میخواهی که کسے را نداده ام اگرمن عصمت دهم آنگاه دریاهائے غفاری وغفوری ورحمانی ورحیمئ من کجا شوند پس گفتم اللهم اغفرلی ذنوبی آوازی شنودم که از همه جهان باما سخن گوی واز خود مگوی که سخن تو دیگران گویند ودرمناجات گفت الٰهی آه من عرفك لم یعرفك فکیف حال من لم یعرفك آه آنکه ترا می داند ترا نمیداند پس چگونه باشد حال کسے که ترا نمی داند ابراهیم گفت پانزده سال مشقت کشیدم تا ندائی شنودم که کن عبداً فاسترح یعنی لیست الراحة الا فی العبودیة للمولیٰ والاعراض

بنشین بردل ویرانه ام ای گنج مراد — که من این خانه بسودای تو ویران کردم

آخر الامر این خلعت برقد حضرت آدم چست و درست آمد و قضیهٔ مرضیهٔ و حملها الانسان در دست حق پرست آمد پس برای تکمیل ایجاد بوجود عجیب و ترکیب بدیع و غریب که نقطهٔ دائرهٔ کمال و مرکز محیط جلال و جمال ست قدرت الهیه حسب ارادت ازلیه متعلق گردید و بنیان عالیشان قصر کریم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ بدستیاری صانع قدیم خَمَّرْتُ طِیْنَةَ آدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا در معموره ابداع ارتفاع ورزید و به نقوش اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ او را منقش گردانید و مرایای وحدة الوجود و غیب و شهود برای آن وجود پسندید و مشاهدهٔ لَیْسَ فِی الْوُجُوْدِ سِوَی اللّٰهِ در آنها بخشید پس او را مطلع انوار کردگار بدان و این اشعار پر اسرار برو بخوان با صدق جنان و ایقان جان **شعر**

ای جاودان بصورت اعیان برآمده — گاهی نموده ظاهر و گه مظهر آمده
از روی ذات ظاهر و مظهر یکیست لیک — در حکم عقل این دگر آن دیگر آمده
در موطن ظهور و بطون نیست غیر او — هر چند کز ظهور و بطون برتر آمده
گاهش کشیده جاذبهٔ عاشقی عنان — با داغ عاشقان بلا پرور آمده
گاهش گرفته جلوهٔ معشوق آستین — بر شکل دلبران پری پیکر آمده
هر جان بی نظاره ستادست منتظر — منظور هم خود اوست که بر منظر آمده
بنمود روی بهر تماشای عاشقان — وانگه کشاده چشم تماشاگر آمده
بحریست متفق که از اوصاف مختلف — باران و قطرهٔ و صدف و گوهر آمده
بیرون ز عشق و عاشق و معشوق هیچ نیست — وین هر دو اسم مشتق از آن مصدر آمده

ز گردِ کوئے تو گردے ببردند وزان گردونِ گردان آفریدند
سوارے چون تو در میدانِ خوبی نیامد تا کہ میدان آفریدند

بعد ازانکہ نور سرمایۂ بہجت و سرورِ حقیقتِ محمدیّہ علیہ الصلوۃ والتحیّہ از حجابہائے محبت و رضا و سائر پردہائے صدق و صفا بروز نمود حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ از جوفِ کعبۂ معظمہ نافِ زمین ذرہ برائے آن مخصوص فرمود پس بآبِ چشمۂ تسنیم مخمّر ساختند و بہ ترکیبِ آن بطیبہائے جنان پرداختند پس آن درِ ہر زمان ترَ از کوکبِ دُرّی از مطلعِ انوارِ قدسی می درخشید و طباقِ سمٰوات و سائر مکونات ازو منوّر گردید و چون محلِ قابل برائے آن خزینہ درکار بود و دُرج برائے آن جوہرِ ثمینہ سزاوار می نمود تا این امانت بدو سپارند و این گنجِ در وودیعت نہند لہٰذا بر عوالمِ عرشِ برین و فرشِ زمین آن گنجینۂ قدیمہ و امانتِ عظیمہ را جلوہ نمودند کہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ازین معنی ظہاری فرمودند و چون ہیچ یکے از موجوداتِ علویّہ و مصنوعاتِ سفلیّہ قابلیتِ قبولِ آن نداشتند کہ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا ازان خبارے در عوالم بگذاشتند لاجرم از ورائے پردۂ غیب ندائے لاریب دردادند کہ

شعر

گوہرے بر سرِ بازارِ ظہور آوردند تا خریداروی از کون و مکان برخیزد
این گران مایہ متاع از دو جہان مستغنی ست طالبے کو کہ ہم از جان و جہان برخیزد

عینِ ثابتۂ حضرتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم بلسانِ استعداد این ندا درداد کہ از برائے قبولِ این کار و تحمّلِ این بارِ شتر پر بارِ مطیۂ بدنِ بُردبارِ من نہایت سزاوار و آن گنج را کنجِ این ویرانۂ خاک از عرش و املاکِ افلاک لائقِ بسیار

شعر

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

نہین وِرد یونکا وہ ہرگز مقام
سراسر وہ ہے دردیونکا مرام

کہ اَلعِشقُ نارٌ سے اونکو فرار
نہ جبریل اسجائے پر باقرار

لہذا کیا عرض رُوحُ الامین
کہ اے شاہِ مَن سیّدالمرسلین

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلّی بسوزد پرم

لَو دَنوتُ اَنمُلَۃً لَاحترقتُ ھکذا فی مفاتیح الغیب لکشف القناع عن الرّیب ۶

کرون گر مین پروازای مصطفا
اسی جائے سدرہ سے جو منتہا

سوئے لامکان آپکا جو مقر
تو ہوون سوختہ جملہ یہ بال و پر

یہ پیچھے سو جو حق نے دیے مجکو پر
تو فی الفور ہوون سوختہ سربسر

جو انوار ور لامکان آشکار
حبیبِ خدا پر وہ جُملہ نثار

وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعلُومٌ الاٰیۃ

فرشتونکا دائم مُعیّن مقام
نہ اوس سے تجاوز کرین وہ کرام

جمالی صِفَت جملہ ہین عابدین
جلالی صِفت سے نہ وہ ماہرین

وہ معجونِ خمرت آدم صفی
خلیفہ خدا کا جلی و خفی

خدا سِرّ اسکا یہ سِرِّ خدا
یہ ہے صورتِ حق بلا اِمترا

قال فی العرائس والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر انما سمی آدم علیہ السلام خلیفۃ لمعنیین احدھما انہ یخلف عن جمیع المخلوقات ولا یخلفہ المکونات باسرھا لان اللہ جمع فیہ ما فی العوالم کلھا من الروحانیات والملکونیات وغیرھا واکرمہ باختصاص کرامۃ ونفخت فیہ من روحی وما اکرم بھا احدا من العالمین والثانی انہ یخلف وینوب عن اللہ

مشتق چونیک ورنگری عین مصدرست ۔۔۔ کاندر صفاتِ ظاہر خود مضمر آمدہ
نشگفتہ است جز گلِ حدت بباغِ عشق ۔۔۔ ہر چند گاہ اصفر وگہ احمر آمدہ

اللھم اوصلنا الی العین وخلّصنا من البین

ھذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المہرة المحققین کالتفسیر الکبیر والجامع الکبیر وروح البیان وعرائس صاحب روزبہان وبحر الحقائق والمعانی وغایة الامانی والیواقیت للعارف الشعرانی قدس اللہ سرّہ النورانی وبحر الدرر ودرج الغرر وغیرھا من کتب المدققین واللہ یھدی بہ المتقین

وہ اِنّا عَرَضْنا کا مقصود ہے ۔۔۔ امانت خدا کی وہ معہود ہے
ہوا اوسکا حامل ظلوم وجہول ۔۔۔ نہ اوس بار سے وہ ہوا کچھ ملول
ہوا گرچہ ظاہر مین حامل ضعیف ۔۔۔ مُرَبّی ہوا اوسکا رَبّی لطیف
کیا نفس پر اُسنے از بس جفا ۔۔۔ اوٹھایا اوسے جسنے عاجز سما
کہ حُبِّ محمد مین وہ سربسر ۔۔۔ ہوا بسکہ مفتون شام وسحر
کہ حُبِّ دگر کا نہ تھا دل مین نام ۔۔۔ تو جاہل ہوا غیر سے لا کلام
ظلومًا جہولًا کا اوسکو خطاب ۔۔۔ ملا حق تعالیٰ سے بے اِرتیاب
نہ حامل ہوا اوسکا عرشِ برین ۔۔۔ نہ جملہ ملائک نہ فرشِ زمین
نہ اَفلاک اُسکے ہوئے حاملین ۔۔۔ کہ لولاک وہ بار ہے بالیقین
وہ ہے رحمتِ جملۂ عالمین ۔۔۔ وہ رَبُّ الخلائق غفور ومتین
وُہ حُبِّ خدا ہے زکنزِ قدیم ۔۔۔ وہ بحرِ عطا ہے وہ فیضِ عمیم
وہ زخّارِ افضال ہے بیکران ۔۔۔ نہ ساحل کا زنہار اُسمین نشان

تو روشن ہوئی قدرتِ کردگار | ولے وہ نہ ہرگز ہوا آشکار
کیا جبکہ آدم کو پیدا خدا | تو آدم سے بیشک وہ پیدا ہوا
خدا کا یہ لاریب مرآت ہے | وہ رائی وہ مرئی یکے ذات ہے
تعدد جو اسما صفت سے عیان | نہو کثرتِ ذات کا وہ گمان
کہ اسمائے ایزد بلا انتہا | ولے ایک یکتا وہ ذاتِ خدا
اسیواسطے ایک سے نامدار | وہ جملہ عدد پر صداقت شعار
کہ خالی نہین اوس سے کوئی عدد | عدد سے اوٹھے جب دوئی تب احد
احد سے ہوئے ہین وہ جملہ عدد | عدد شاخ ہے اصل ہے وہ احد
مظاہر صفت کے بسے آشکار | اگرچہ صفت ایک ہے در شمار
طلاطم جو امواج مین ہو عیان | تو اوسوقت حرکت کرین بیگمان
ولے جبکہ حرکت سے پاوین قرار | تو وہ ایک ہون بحر بے اضطرار
جو تھا بحر پہلے وہی بحر ہے | وہی مرجعِ جملگی نہر ہے
وہ بحرِ قدم بسکہ زخار ہے | یہ امواجِ نو پیدا بسیار ہے
انا موج اس بحر سے آشکار | وہی بحر گر چھوڑ دے اختیار
تو مقراضِ لا سے انا کر فنا | توئی تو پڑھا کر نہ کہہ تو انا
کہ لاریب ہے زندگی در ممات | کہ ظلمات مین ہے وہ آبِ حیات
فنا سے بقا ہے بلا سے ولا | کہ ہر رنج سے گنج بے انتہا
یہ اوصافِ صورتکا جملہ کمال | یہ در اصل معدوم ہے پر زوال
بیکے زر سے زیور بنا جس قدر | تو صنعت سے کثرتکا اوسمین مقر

صورۃً ومعنیً فالاول ان وحدانیۃ الانسان یخلف عن وحدانیۃ الحق وذاتہ عن ذاتہ
وصفاتہ عن صفاتہ وحیاتہ عن حیاتہ وقدرتہ عن قدرتہ وارادتہ عن ارادتہ
وسمعہ عن سمعہ وبصرہ عن بصرہ وکلامہ عن کلامہ وعلمہ عن علمہ ولامکانیۃ روحہ
عن لامکانیتہ ولاجہتیتہ عن لاجہتیتہ واما الثانی ای معنیً فانہ اعطی مصباح السر
فی زجاجۃ القلب والزجاجۃ فی مشکاۃ الجسد وفی زجاجۃ القلب زیت الروح وھو
یضیٔ من صفات العقل وفی مصباح السر فتیلۃ الخفاء یتجلی بنور جمال اللہ وجلالہ
فیظہر انوار صفاتہ فی العوالم ولیس لنوع من المخلوقات غیرہ ذلک وقد ورد فی الحدیث
القدسی الانسانُ سِرّی وانا سِرّہ وروی الشیخان ان اللہ خلق آدم علی صورتہ
انتہی ملخصًا من نجم المبین لرجم الشیاطین

جمال وجلال وکمال ونوال
جو مخصوص با خالقِ ذوالجلال
حیات وارادت وہ سمع قدیم
بصر علم و قدرت کلام عظیم
وہ لاجہتِ ذاتِ ربّ السما
دگر لامکانیٔ ذاتِ خدا
وہ یکتائیِ ذاتِ جملہ صفات
وہ باقی جو ہین جملہ اوصافِ ذات
تو ان سب مین نائب وہی شان ہے
جو عینِ عوالم مین انسان ہے
وہ قندیل دل ہے بسرِّ خفی
بدن اُسکا مشکات بیشک صفی
وہ ہی زیتِ روح وروانسے منیر
کہین جسکو انسانِ روشن ضمیر
وہ مصباحِ جملہ عوالم مدام
وہ مفتاحِ کنزِ خفی لاکلام
خلافت خدا کی اوسی پر ختم
اوسی سے ہویدا وہ حبِّ قِدَم
کیا عرش وکرسی کو پیدا خدا
فرشتونکو بھی اوسنے پیدا کیا

کیا اوسنے اثبات ہستیٔ خویش | ہوا ہستیٔ خویش سے اہل ریش
اگر تو کرے استفائے وجود | کہ نابود ہون مین نہین میرا بود
جو یہ جملہ موجود نابود ہے | یہ معدوم ہے اور مفقود ہے
تو یہ قدرتِ رب کا انکار ہے | یہ انکارِ قدرت پہ اصرار ہے
کہ پیدا کیا حق نے جملہ جہان | کہ ہو قدرتِ رب کا جلوہ عیان
کیا خاک سے پاک انسان کو | رکھا اوسمین عرفان و ایمان کو
دیا اوسکو ایسا جنانِ رفیع | کہ لابد وہ از عرش و کرسی وسیع
وہ بیتِ خدا ہے نہ بیتِ انام | نہ اوسکے سوا اسکا ہرگز مقام
اوسی مین سمایا خدائے قدیم | نہ زنہار بر فرش و عرشِ عظیم
وہ کعبہ خدا ہے مطافِ جلیل | نہ کعبہ خلائق مطافِ خلیل
چنانچہ یہ فرمانِ پروردگار | حدیثِ مقدس مین ہے آشکار

قد ورد فی الحدیث الربانی والخبر النفیس الرحمانی بہذا اللفظ المؤتمن ان اللہ یقول ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن ہکذا فی الکلمات القدسیہ والاشراقات المحمدیہ یقول لعبد المسکین انا فہ اللہ رحیق المحبین ما تردی الرحمن برداء احسن من الانسان لانہ خلقہ علی صورتہ من الاکوان فجعلہ معدن المحبۃ والعرفان مخزن المودۃ والرضوان وتنا نطوت فیہ العوالم الکبری مع ضعف خلقتہ بالاعضاء الصغری فقلب الانسان عرش الرحمن افضل من الکعبۃ والطور اجمل من البیت المعمور لان اساس الکعبۃ من الاحجار وارہاص القلب من الاسرار بانی الکعبۃ سیدنا الخلیل وبانی القلب ربنا الجلیل فیہا الحجر الاسود وفیہ السر الموبد فیہا الرکن الیمانی وفیہ کنز المعانی

کہین بالیون سے مُزیّن وہ گوش
کسی جائے پر ہار سے دلپہ جوش

کسی جائے ہنسلی سے گردن مین طوق
کہین بنگڑیون کا ہوا فخر فوق

بہ کثرت عیان جملہ اوصاف سے
تو دیکھے اگر اونکو انصاف سے

تو کر وصفِ ظاہر سے بستہ نظر
وزان بعد کر فکر یہ اے پسر

کہ وہ سب گُٹھالی مین جب ڈالکر
وہ ہون محو اُس وصف سے سربسر

تو باقی رہے ایک زر بیگمان
وہی ایک زر ہی جو اوّل عیان

ہوئے وصفِ اَشکال اُسنے نہان
تو اسمائے ظاہر ہوئے بے نشان

وہ اَحکامِ کثرت جو تھے برقرار
کیا سب نے فی الفور اُسنے فرار

اسی طور سے ہی جو حادث وجود
وہ مفقود ہے پیشِ قدمِ ودود

لہذا یہ فرمانِ اہلِ صفا
کلامِ مُصفّٰی زسرے پُر وفا

اِثبَاتُ التَّوحِیدِ فَسَادٌ فِی التَّوحِیدِ وَنَفیُ الوُجُودِ اِنکَارُ القُدرَۃِ وَقَال بعض حضرات الکبار
اکثر ذنبی معرفتی اٰباہ ھکذا فی کشف الاسرار وغیرہ من زبر الابرار

کہ اِثباتِ توحید لابد فساد
بتوحیدِ خلّاقِ جملہ عباد

کہ ہو اُسنے مُثبت کا ثابت وجود
تو یہ شرک ہی باوجودِ ودود

کہ ہستیٔ مولا و ہستیٔ تو
یہ لاریب ہے کفر اے نیک خو

وجودِ خدا و وجودِ عباد
تو دو بود ہے یہ بسے پُر فساد

کہ ہین اور تو ہے یہ دو آشکار
تو کیونکر وہ توحیدِ پروردگار

لہذا یہ فرمانِ روشن ضمیر
کہ عرفانِ اٰیاہُ ذنبی کبیر

یہی شرک ابلیس کا ہے نہان
جو اُسنے کیا ہی انا سے عیان

فهو المعبّر عنه فی تحقیقهم / بالمنظر الأعلیٰ و مجلی الآنِ
والطور فیه مع الکتابِ وبحره / والرق والسّقف الرفیع الشانِ
وهو الذی ضرب الاله بنوره / مثلاً به فی محکم القرآنِ
بالزیتِ والمصباح مع مشکاته / وزجاجة المتکوکبِ اللمعانِ
هٰذی العروسة زفها لك خاطر / فی القلب فوق منصّة العیدانِ
فانظر الی الحسناء فیك بعینها / تجلی علیك لدیك کلّ معانِ

اگرچہ نہ ازلی یہ انسان ہے / ولے ذاتِ ازلی کا برہان ہے
یہ لاریب ابدی یہ ابد الآباد / تو کیونکر یہ نابود ابدی مراد
جو ہو اسکا منکر وہ ہے اہلِ نار / کہ ہے منکرِ قدرتِ کردگار

خبوری تو کر مختصر یہ جواب
نہ دے زلفِ محبوب کو پیچ و تاب

کہ حسنِ حبیبی خداداد ہے / وہ تنزیہِ واصف سے آزاد ہے
نہ مُثبت نہ منفی تو ہو در وجود / یہی امرِ سالم جو ہے اصل بود
خلافت نیابت سے خدمتگزار / تو قدرت خدا کی رہے آشکار
جو کثرت کا ہے مرتبہ بیگمان / نہ ہو اُس سے غافل تو اے نیکدان
ولے دل یہ وحدت کو رکھ پائدار / کہ توحید رب کی رہے برقرار
کہیں خوک و سگ بھی غنم اور فیل / کہیں بلبل و گل کہیں اُمِ غیل
کوئی کافر و مومنان مرد و زن / کوئی فاسق و عاشقِ ذوالمنن
ہوا حکم ہر مرتبے پر ضرور / تو کر حفظ اوسکو زاہلِ شعور

فیہا الرکن العراقی وفیہ الحسن الاخلاقی فیہا الرکن الشامی وفیہ الیمن النامی علیہا القیت الاستار وعلیہ تغشی الانوار فیہا نصب المیزاب وفیہ شرب الاقتراب ھی مطاف اصناف الخلائق ھو مطاف الالطاف والحقائق ھی مظہر مائۃ وعشرین رحمۃ التی تنزل علیہا کل یوم وھو منظر ثلاثمائۃ وستین نظرۃ ممن لاتاخذہ سنۃ ولانوم ھنالک مقام النبی ابراھیم وھٰھنا مورد الانعام السرمدی الخیم ھنالک بئر الزمزم المرادی وفی ذلک زمزم الفرح الحادی حجہا زیارتہا بالافعال المخصوصۃ فی زمنہا بالھیئۃ المنصوصۃ وحجہ رویۃ الحبیب فی المشہد والمغیب ھنالک المروۃ والصفا وفی ذلک المروۃ والوفا ھنالک الاحرام بالثوبین وھٰھنا الاعدام الحب للدارین ھنالک رفع الصوت بالتلبیۃ وھٰھنا قطع العلائق الناسوتیۃ ھنالک المنیٰ والمزدلفۃ وھٰھنا الظفر بالمنیٰ والزلفۃ ھنالک اعظم الارکان وقوف لعرفات وھٰھنا الخم العرفان معرفۃ الذات ھناک الوقوف بالمشعر الحرام وھٰھنا الوقوف بمشہد الاحترام ھناک رمی الجمار وھٰھنا ضرب الاذکار ھنالک حلق الروس وھٰھنا بذل النفوس ھناک دم التمتع والقران وھٰھنا التمتع بالقربان بذبح خواطر النفس والطغیان بسکین التسکین والاطمینان ھنالک سبعۃ اشواط الطوافیہ وھٰھنا الفناء عن الصفات السبعۃ الذاتیہ ھناک استلام الحجر الاسود وھٰھنا الاستسلام للہ الصمد ھنالک بعد الطواف صلوۃ الرکعتین وھٰھنا بعد الفناء قرۃ العینین بلقاء رب المشرقین

وقس علیہ سائر المناسک وانشد ھذا یا اھل المسالک **شعر**

القلب عرش اللہ ذو الارکانِ	ھو بیتہ المعمور بالانسانِ
فیہ ظہور الحق تیہ لنفسہ	وعلیہ صدقا مستوی الرحمانِ
خلق الالہ القلب مرکز سرہ	ومحیط دور الکون والاعیانِ

وہ داوات اَحدیتِ کردگار — قلم باعثِ خلقِ ہر نور و نار
ہوا اوس قَلَم سے جو نقش و نگار — قراطیسِ ہستی پہ ای ہوشیار
وہ عرشِ برین یا کہ فرشِ زمین — یہ کون و مکان اور جملہ مکین
جنان اور نیران وہ حور و قصور — وہ مالک و رضوانِ اہلِ سرور
ہمہ نوری و ناریئے عالمین — وہ جِن و بَشر کافر و مومنین
یہ ہین فیض اوس ایک داواتکے — دَفاتر یہ اوس قولِ کُن ذاتکے
یہ ہین اُسکے نُقطے سے جملہ حروف — یہ تفصیلِ مجمل سے جملہ الوف
مَظاہر یہ ہین سرِّ اسرار کے — مَناظر یہ ہین نورِ انوار کے
ولے حکم ہر ایک پر ہے جدا — کہ ہین مَظہرِ عدل و فضلِ خدا
جبین مین یکے نور سے برقرار — تو اوس سے یہ دو چشم ہین فیضدار
اگر اتحاد و نور پر ہو مدار — تو ہو ایک دیدہ مین دو آشکار
جو ہی اصل مین ایک نورُ البصر — تو دل سے دوئی پر نکر تو نظر
نہ ہے جزوِ موجود پروردگار — حلولِ خدا بھی نہین آشکار
نہ موجود سے ہے جُدا کردگار — نہ ہے عینِ موجود پروردگار
وہ سُریانِ روحی وہ رَبُّ البدن — وہی ایک ہر وصف ہو ذو المنن
نہ گوہر مین جیسے نہ ہر سنگ مین — وہ ہے گوہری جلوہ ہر رنگ مین
عجب شان اُس گوہری رنگ مین — نہ وہ رنگ ہو اور ہر سنگ مین

خیوری یہ مرآتِ خلقِ خدا
وہ رائی وہ مرئی بلا امتدا

که حفظِ مراتب صراطِ قویم | جو غافل هوا اُس‌سے هے وه رجیم

یهی هے وهابی مین خُبثِ نُهاد | که حفظِ مراتب سے اُسکو عناد

کرے خاص کا حکم وه بر عوام | وه نبیونکو تشبیه دے باصنام

جو هے نصّ مین حکم بر کافران | کرے اوسکو جاری وه بر مومنان

توکیونکر نه زندیق هو بالضّرور | که حفظِ مراتب سے اُسکو نفور

که جمله جو اقسامِ خلقِ خدا | هوا حکم هر ایک پر هے جدا

هوا حکم صنعت کا یه آشکار | که هے کفر و ایمان کا سب کاربار

اوسکے شکلِ ظاهر سے گر یه نظر | تو هے خاک جمله بهائم بشر

جو تهی پاک وه خاک روئے زمین | وه تهی مظهرِ وصفِ شمس برین

وهی خاک سب خاک هے اب عیان | جو اوّل وه آخر نکر کچه گمان

جو بیتُ الخلا کا وه آبِ پلید | وه شربت کا جو آب هے اے ولید

یه هر دو یکے نهر سے بیگمان | ولے حکم رُتبے کا اونپر روان

جو بیتُ الخلا مین گیا پاک آب | تو اِسپر هوا حکم اوسکا شتاب

لکهے ایک داوات سے گر بشر | زقُرآن و پوتهیئے اہلِ سقر

وه قرطاس دونو کا یک طور پر | قلم ایک نیزے سے هو سر بسر

تو قرآن کو چهوئین همه مومنین | که منشورِ ایزد وه هے بالیقین

نه تعظیمِ پوتهی کرین مومنان | که هر کافرون کا وه جمله بیان

قَلم ایک هی ایک داوات هے | وه اَوراقِ هر دو یکے ذات هے

ولے حکم دونو یه هے مُنفصل | اگرچه حقیقت مین هین مُتّصل

نور روشن ہوا اسّے نزدِ فہام — کہ ہر جائے پر حکم لازم مدام
نہوا اصل پر حکمِ فرع مقیم — کہ وہ عیبِ فرعی سے دائم سلیم
جو ہے اصل ظاہر وہ ظاہر مدام — کہ نورِ قدیمی وہ خیر الانام
نہ وہ حکمِ خلقت سے معیوب ہے — کہ لاریب قدّوس محبوب ہے
وہی پاک نیران وگلزار سے — ہمہ اہلِ ایمان و کفّار سے
وہ ہے اصلِ مطلق زکنزِ خفی — وہی قیدِ خلقت سے دائم صفی
مقیّد نہو وہ کبھی زینہار — باوصافِ اہلِ جنان اہلِ نار
اگرچہ وہ ہے اصلِ ارض وسما — ولے اوسے لابد منزّہ سدا

خیوری یہ ربّی جو مقصود ہے
حقیقت مین مطلق وہ مسجود ہے

ہوا سورہ یوسف کا جبکہ نزول — کیا اوسکا معنے بیان تب رسول
ہوا حسنِ یوسف کا اظہر بیان — وہی ذکر ہر محفلِ مردمان
تو اوسّے حمیرا ہوئی بس ملول — کہ ظاہر نہ ویسا یہ حسنِ رسول
یہ ہین خاتم الانبیا بالیقین — حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
تو کیونکر نہ برتر ہوئے یہ حسین — زیوسف لہذا ہوئی پُرحزین
تو صادر ہوئی یہ حدیث شریف — بلاریب مضمون اسکا لطیف
یہ کوثے مین دریا ہوا مستقر — یہ قطرہ بدریائے خیر البشر
نہین اسکا ممکن مفصّل بیان — ولے رشف اس بحر سے ہے عیان

خیوری یہ ہے بحرِ اصلِ اصیل

اگر دل میں اسطور ہو کچھ خیال — کہ اصل و فروعات میں انفصال
کہ نورِ نبی اصلِ جملہ وجود — ہوا اوس سے نیران و گلزار بود
سگ و خوک و گبر جملۂ مشرکین — اوسی نورِ طاہر سے ہیں بالیقین
یہ طاہر نہ ناپاک ہیں بالضرور — تو ناپاک ہے پاک سے در ظہور
تو اصل و فروعات میں اختلاف — کہو اب جوابِ زکی صاف صاف
سنو اے عزیز و جوابِ صواب — نہ ہو ا میں زنہار کچھ ارتیاب
غذا اصل ہے اور فرع کثیر — نہو اصل پر حکم فرع و غیر
رگوں میں وہ دم اور پستان میں شیر — وہ صلب و ترائب میں نطفِ بشیر
وہ معدے سے مثانے میں بول و براز — اسی طور ہر جائے کر امتیاز
وہی ایک پتا غذا الا کلام — کہ نحل و زنابیر کا وہ طعام
وہ ہو نحل میں شہد فیہ شفا — وہ زنبور میں نیش از بسکہ دا
نہو اصل پر شاخ کا حکم نیز — تو ہو اصل اپنے سے کچھ باتمیز
تو از عالمِ امر و خلقِ عزیز — بگو حکمِ تو چیست در جملہ چیز
ہو نان و نمک تھا غذائے رسول — وہی بس غذائے ہمہ ذیعقول
وہ شکمِ محمد میں عسلِ شفا — کہ وہ منقلب عین ہے پر صفا
کہ بول و براز و دمِ مصطفا — ہمہ طاہر و پاک اے باوفا
پسینہ جو فائق ز بوئے گلاب — لگے جس بدن پر نہ اوسکو عذاب
تھا نئے جو فضلات اے منصفین — کہو حکم کیا اونکا ہے بالیقین
تو دو حکم طاہر غذا ایک بس — کہاں وہ معطر کہاں یہ نجس

اظہرت من نورِ حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم وانہ ظہر لذاتہ تعالیٰ وتقدست ہو صلے اللہ علیہ وسلم مظہر تام لذاتہ تعالیٰ ووجودہ رحمۃ للعالمین بالرحمۃ الاستوائیۃ بالنظر الی جمیع المخلوقات من حیث مخلوقیتہم ومرزوقیتہم ومظہریتہم بصفۃ الارادۃ والقدرۃ والحیاۃ والعلم والسمع والبصر والکلام وبالرحمۃ الامتنانیۃ بالنظر الی المومنین والمقتبسین من الانوار المحمدیۃ لانہ بہم رؤف رحیم لہ حسن قدیم وخلق عظیم اذ ہو سر الاحدیۃ من الکنوز الخفیۃ لولاہ لما ظہرت الربوبیۃ ہذا ملخصا فی الاشراقات الالٰہیۃ والمقامات الابہریۃ

جو پیدا نہوتا وہ خُلقِ عظیم — تو پیدا نہوتا وہ خلقِ قدیم
قِدَم سے ہوا جبکہ خُلقِ عظیم — تو حادث سے پیدا ہوا وہ قدیم
دلا حُسنِ لیلیٰ سے پیدا ہوا — وہ مجنون تو دل اوسپہ شیدا ہوا
تو مجنون سے بھی حُسنِ لیلیٰ ہوا — تو کچھ وَصفِ ذاتی نہ مَیلا ہوا
کیا حُسن اپنے کو اوسپر فدا — ہوئی اوسپہ صدقے بلا امترا
تو پیدا ہوا اونمین یہ اِتّحاد — کہ دو جان و یکتن وہ بَینَ العِباد
نہ زنہار مجنون سے لیلیٰ جدا — نہ لیلیٰ سے مجنون جدا ہو سدا
کوئی حُسنِ لیلیٰ کو دیکھے اگر — تو مجنونکا لاریب اوسمین مفر
اگر حُسنِ مجنون کو دیکھے بَشَر — تو لیلیٰ کو دیکھے چو نورُ البصر
وہ ایسے ہوئے مُتَّحِد اہلِ راز — کہ ہو آب مین نمک جیسا گداز
سُنو اے عزیز و بصدقِ جنان — لطیفہ یہ نمکین بس ہے خوش بیان
کہ گر ایک مَن آب ہو صاف تر — تو یک مَن نمک اوسمین ڈالے بَشَر
گلے وہ نمک آب مین جب تمام — ترازو مین پھر اُسکو تولین فہام

شنا ور نہ اسمین خلیلِ جلیل

نہ جبریل کا اسمین گا ہے گذر ولے ہے طفیلی کا اِسمین مقر

قال معاذنا وملاذنا شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی یوسف صبیح وانا املح منہ رواہ العلامۃ فی التحریر والتحبیر وغیرہ من النحاریر المشاہیر علیہم رضوان اللہ القدیر

کہ لا بد یہ فرمانِ خیر الورا شفیعِ خلائق بروزِ جزا
کہ یوسف اخی کا وہ حسنِ صبیح ولے اُسسے یہ حسن میرا ملیح
وہ تہا حسنِ شیرین بلا امترا ولے ہی یہ نمکین بسے دلربا
سنو اے محبانِ اہلِ جنان کہ نمکین و شیرین مین فرق عیان
کہ خواہانِ شیرین زنان و کودکان جو ہین ناقص عقل و دین بیگمان
نہ دائم وہ مرغوبِ عالی نفس کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس
ہوا حسنِ شیرین سے فتنہ زنان یہ نمکین ہوا رحمتِ ہر جہان
وہ تھا حسنِ خلقی بسے آشکار نہ یہ حسن خلقیئے پروردگار
ہوا اسکا مدّاح خود وہ قدیم کہ حسنِ تو لاریب خلقِ عظیم
جو ہے عظمتِ خالقِ ہر سرا وہ تیری صفت ہی تو حسنِ خدا
جو ہی سبقتِ رحمتِ کردگار وہ حسنِ خدا خالقِ نور و نار
وہی حسن ہی ذاتِ خلقِ عظیم وہ ربّ الخلائق رؤف و رحیم

ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق بالف عام علی ورقۃ آس ثم وضعہا علی العرش ثم نادی یا امۃ محمد ان رحمتی سبقت غضبی اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی ومن سبقۃ رحمۃ اللہ تعالی ان العوالم کلہا لہ ؛

مُقیّد وہ ظاہر مین نزدِ فہام	ولے درحقیقت وہ مُطلق مدام

عُبُوری وہ ظاہر مین عبدِ خدا
خدا ہے وہ باطن مین بے امترا

قال فی الفتوحات المکیۃ بھذہ الکلمات الزکیۃ قولہ تعالیٰ وما رمیت نفی اذ رمیت اثبت ولکن اللہ رمیٰ فنفی کون محمد صلے اللہ علیہ وسلم واثبت نفسہ عین محمد علیہ السلام وجعل لہ اسم اللہ فھذا ھو ترک العبودیۃ فی مقام الجمعیۃ انتہی قال فی روح البیان لما تجلی اللہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بصفۃ القدرۃ کان قد رمی بہ حین رمی وکان یدہ ید اللہ کما کشف لنا عن ھذہ الحقیقۃ فی قولہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم واعلم ان اللہ اسند القتل الی داؤد علیہ السلام فی قولہ وقتل داود جالوت وفرق کبیر بین عبد اُضیف فعلہ الی نفسہ وبین عبد اُضیف فعلہ الی اللہ لان العبد محل الآفات والحوادث واللہ منزہ عنھا واللہ القوی

درّمافی المثنوی **شعر**

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ گفت حق	کارِ ما بر کارہا دارد سبق
گر بپرانیم تیران نی زماست	ما کمان وتیر اندازش خداست
تا نشد مغلوب کس این سر نیافت	گر تو خواہی آن طرف باید شتافت

یقول العبد المسکین اناہ اللہ رحمی الواصلین روی البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمٰن علیھما رضوان اللہ المنان قال اللہ سبحانہ لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا ولئن سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وروی البیھقی

تو زائد نہو ایک مَن سے وہ آب — کہ وزنِ نمک محو بے ارتیاب
نمک جب ہوا محو در ذاتِ آب — ہوا محو اُز ذاتِ خود وہ شتاب
تو وہ وزنِ ہستی جو تہا باقیام — وہ ثقلِ وجودی جو تھا اے فہام
او تھا مثلِ نُقطہ جو ہے غین پر — تو باقی رہا عَین اے ذی بَصر
دوئی سے ہوا پاک جب وہ شتاب — تو باقی رہا ایک مَن در حساب
لہذا یہ فرمانِ خیر الورا — درودِ حسند اُنپہ صبح و مَسا
کہ یہ حُسن میرا بسے سے ہے مَلیح — نہ چون حُسنِ یوسف جو تھا وہ صَبیح
کہ لاریب جب ذاتِ خیر الورا — جو نمکین صفت حُسن سب بے اِمترا
ہوئی محو در آبِ ذاتِ خدا — فنا سے ہوا اونکو حاصل بَقا
تو بارِ بشر کا جو تھا اونہین نام — او تھا اونسے فی الفور وہ لاکلام
جو ظاہر مین تھی عبدیت مُستعار — ہوئے اوسسے طاہر وہ طٰہٰ شعار
ہوا پاک جب نُقطے سے ظائے ظہور — تو باقی رہا ایک طائے طہور
تو جس بحر سے تہا نمک آشکار — ہوا محو اوسمین نکر اضطرار
نمک ہی جو ظاہر مین باطنمین آب — ملا آب مین آب اے کامیاب
ملے قطرہ جب بحر مین اے فہام — تو اُسوقت ہو بحر وہ لاکلام
لہذا یہ فرمانِ ربّ العلا — کہ یا نورَ نوری شفیعَ الورا

وَمَا رَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ وَلٰکِنَّ اللہَ رَمیٰ الآیۃ

نہ تو نے چلایا وہ سنگریزۂ مشت — کہ جب تو چلایا وہ کفار گشت
ولیکن چلایا اوسے کردگار — کہ احمد محمدؐ سے ہے آشکار

وطوی السّموات العلا بعروجہٖ — طی السجل کمد لہ رکبانہٗ

انبا عن الماضی وعن مستقبلٍ — کشف الغطاء وکم اضاء برہانہٗ

انبا عن الاسرار اعلانا ولم — یفش السریرۃ للورا اعلانہٗ

حاشاہ لم تدرک لاحد غایۃ — اذ کل غایات النہایۃ آنہٗ

صلی علیہ اللہ مہما زمزمت — کلم علی معنی یروح بیانہٗ

سنو مجھ سے نکتہ یہ اے دوستان — ہوئے متفق اسپہ جملہ مہان

کہ تاثیر ہے یہ نمک مین عیان — یہ اوسکے خصائص سے ہی بیگمان

کہ کانِ نمک مین گرے جب حمار — تو ہو منقلب عین بے اختیار

گلاوے اُسے جب وہ کانِ نمک — تو ہووی نمک وہ بلا شبہ و شک

کرے اُسکو تبدیل وہ بے خلاف — تو ہو خبثِ باطن سی وہ پاک صاف

گرے آب مین گر وہ ای ہوشیار — تو ہو محو اوسمین وہ بے اضطرار

نہو خبثِ اوّل سی کچھ بھی نشان — کہ پاکیزہ ہے وہ نمک بیگمان

لہذا یہ فرمان خیر الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام

کہ یہ حسن میرا جو نمکین شعار — نمکسار میری محبت شمار

جو ہے نفس امارہ مثلِ حمار — تو کافر وہ ناپاک نزدِ کبار

گرے حبِّ احمد مین گر وہ حمار — تو امارگی سے کرے وہ فرار

تو ہو مطمئنہ بصدق و صفا — وہ مثلِ نمک پاک بے اہترا

یہ طاعت جو میری وہ آبِ زلال — سگلے چون نمک اوسمین جو خصال

والامام احمد علیہما رضوان اللہ الصمد بزیادۃ وفوادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی یتکلم بہ وفی حدیث حذیفۃ عند الطبرانی علیہما الرضوان الربانی ویکون من اولیائی واصفیائی ویکون جاری مع النبیین والصدیقین والشہداء فی الجنۃ ھذا اول درجات السالکین فکیف مقام حبیب رب العالمین لولاہ لما خلق اللہ الاولین والآخرین وفی شانہ قد انزل فی کتاب اللہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وقد قال معاذنا وملاذنا الاصدق من رآنی فقد رای الحق لانہ من نور اللہ القدیم سر الاحدیۃ در الکنز الخفیم ثم کیف لا یوضع مقامہ العظیم اسم ذات اللہ الکریم فیما قال اللہ فی کتابہ الاسنی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

شعر

شمسٌ علیٰ قطبِ الکمالِ مضیئۃٌ	بدرٌ علیٰ فلکِ العلا سیرانُہٗ
اوجُ التعاظمِ مرکزُ العزِّ الذی	لرحی العلاءِ من حولِہٖ دورانُہٗ
فالخلقُ تحتَ سماءِ علاہُ کخردلٍ	والامرُ یبرمُہٗ ھناکَ لسانُہٗ
والکونُ اجمعُہٗ لدیہِ کخاتمٍ	فی اصبعٍ منہُ اجلُّ اکوانُہٗ
وتطیعُہُ الاملاکُ من فوقِ السما	واللوحُ ینفذُ ما قضاہُ بنانُہٗ
ولہُ المقامُ وذلکَ المحمودُ ما	لم یدرِ من شانٍ تعالیٰ شانُہٗ
ھو دُرُّ بحرِ الوھۃِ وخضمِّھا	ھو سیفُ ارضِ عبودۃٍ ومعانُہٗ
ھو ھاؤُہٗ ھو واوُہٗ ھو باؤُہٗ	ھو سینُہٗ والعینُ بل انسانُہٗ
ھو قافُہٗ ھو نونُہٗ ھو طاؤُہٗ	ھو نورُہٗ ھو نارُہٗ ھو رانُہٗ
عقدُ اللواءِ بحمدِہٖ وثنائِہٖ	فالدھرُ دھرٌ والاوانُ اوانُہٗ
والعرشُ والکرسیُّ ثمَّ المنتھیٰ	مجلاہُ ثمَّ محلُّہٗ ومکانُہٗ

تو اندک سنو ہم ز نمکین کلام — شفائے تو مقصود من صبح و شام
نہ چین بر جبین ہو نوای خوش بین — تو داخل نکر مجکو در مشرکین
نہ کہہ مجکو تو بدعتی اے فہیم — کہ بدعت سے ہی قلب تیرا سقیم
کہ مدہوش ہی نفس تیرا ضرور — زا ہوائے اَمّارگی و شرور
نہ کچھ سامع حق وہ لیل و نہار — کہ انصاف سے اوسکو دائم فرار
دلاکر بیان اب تو حسنِ رسول — نہو طعن منکر سے ہرگز ملول
نمک مین جو تاثیر ہے بالیقین — وہ اظہر من الشمس اے منصفین
کہ لاریب وہ محو ہو در طعام — نہ باقی رہی اوسمین ہستی کا نام
ولیکن وہ پیدا کرے در طعام — مقامِ قبولیت و احترام
تناول کرین اوسکو جب خاص و عام — تو محظوظ اُسّے وہ خوشنود تام
لہذا بہ فرمانِ خیر الوریٰ — شفیع خلائق بلا امترا
کہ یہ حسن میرا نمکین صفات — تو ہی اقتضا اُسکا از روئے ذات
کہ مصروف میری ہمہ ہو مدام — یہی اُسکا مطلوب در صبح و شام
کہ مقبول ہو اُمّتی ہر زمان — درین دارِ دنیا و دارِ جنان
لہذا کیا عمر اپنی تمام — اسی درد و غم مین بصد اہتمام
کہ بہ اُمتِ مذنبہ خاکسار — خدایا تو کر فضل انپر نثار
بہ بخشائے بر حالِ این مذنبین — بہ فضلیکہ داری تو بر مومنین
مکان لامکانمین یہی وردِ جان — کہ یا ربِ ارحم برین عاصیان
یہی حسرتِ دل یہ دلکی مرام — کہ ہو جملہ اُمت بدار السلام

تو محبوبِ ایزد وہ ہو بالیقین	کہ ہے وہ محبِّ شہِ مرسلین
لہٰذا یہ فرمانِ پروردگار	یہ ہے آلِ عمران مین آشکار

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیم

بفرمائے اونکو تو اے مصطفا	کہ ہے جنکا حبِّ خدا اِدّعا
کہ گر حبِّ مولا مین ہو صادقین	تو میری اطاعت کرو بالیقین
اگر ہو محبینِ پروردگار	تو ہو اتّباعی یہ تم جان نثار
کہ حبِّ محمّد وہ حبِّ خدا	یہ موقوف اوسپر بلا امترا
نہ جس دلمین قائم وہ حبِّ رسول	تو حبِّ الٰہ سے وہ ہو کب قبول
خدا کی محبّت کا ہے یہ نشان	کہ حبِّ محمّد سے ہو پر جنان
تو محبوب اوسکو بنادے خدا	وہ محبوبِ ایزد بہر دوسرا
یہ ہی رمز پر مغز اسمین نہ پوست	کہ جو دوست کا دوست اپنا وہ دوست

خیوری بیان تیرا نمکین ہے
دلِ پر حزین کی یہ تسکین ہے

ولے زخمِ اعدائے دین پر مدام	نمک پاش ہے یہ بصد اہتمام
کہ پیشِ وہابی عدوِّ خدا	ہوئی شرکِ مدحِ شفیعُ الورا
ولیکن بیان کر تو نمکین دوا	کہ شاید شفا اوسکو ہو کچھ عطا
کہ صفرائے انکار اوسکا رفیق	حسد کی حرارت سے ہی وہ حریق
اُسے ترش و نمکین سزاوار ہے	نہ شیرین بیان اوسکو درکار ہے
مگو شہدِ شیرین شکر فائق ست	کسے را کہ سقمونیان لائق ست

جو ہے اصل حسنِ حبیبِ خدا	قدیمی تجلی وہ بے ابتدا

قال نبینا علیہ الصلوۃ والسلام علی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ثم خلق منہ کل خیر و خلق بعدہ کل شیئ رواہ البیہقی وعبد الرزاق رض

وہ نورِ خدا ہے وہ حبِ الٰہ	وہ فیضِ قدیمی بلا اشتباہ
جو دیکھیں اسے زندگانِ جہان	تو فی الفور مردہ وہ ہوں بیگمان
وہ مردوں پہ جلوہ نما ہو اگر	تو ہوں جملہ زندہ چو روزِ حشر
قیامِ قیامت کا ہو پھر زمان	تو ہو وردِ نفسی نفسی عیان
لہذا رکھا خالقِ دو جہان	جمالِ حبیبی کو دائم نہان
کہ وہ حسنِ ازلی نہ او سکو زوال	وہ ہے لائقِ خالقِ ذوالجلال
وہ مسجودِ مطلق وہ محیِ العظام	وہ معبود برحق نہ اس میں کلام

قال فی روح البیان والتحبیر و بحر الحقائق والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من الکبار قدس اللہ سرہ المنیر ان اللہ تعالت اسماؤہ وتوالت نعماؤہ قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام عاریۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاہرہ مخلوق و باطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہ لان ظاہرہ من عالم التقیید وباطنہ من عالم الاطلاق انتہی قال العارف الربانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی درر الغواص لو اظہر ذرۃ من معجزاتہ التی ہی من خصائصہ فی ہذہ الدنیا لتلاشی العالم باسرہ لانہا کلہا تجلیات لیس فیہا رائحۃ الکون المقید فہی بریئۃ عن المثلیۃ ولہا الاطلاق وبعدم الانقطاع انتہی وتفصیل ہذا التبیین فی کتاب نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

ہوا اُمّتی اونکا وِردِ زبان
نہ وِردِ زبان بلکہ دردِ جنان

کہ از مہد تا لحد یہ اِلتجا ہے
کہ این اُمّتِ من بہ بخش ای خدا

کیا جملہ ہمّت کو اونپر فدا
نہ اُمّت سوا رب سے کی التجا

ہوئے محو جون ملح خیرُ الانام
بغمہائے اُمّت جو مثلِ طعام

نمک وار اس غم سے زہرا گداز
کہ رازِ محمدؐ سے وہ اہلِ راز

کیا صرف حسنین خیرُ الانام
کہ ہو اُمّتی اِسّے عالیمقام

تو اُمّت کو حاصل ہوا بالیقین
مقامِ قبولیتِ صالحین

اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ الآیۃ

تو گلزار ہوا اونپہ نارِ جحیم
کہ نورِ محمدؐ سے قلبِ سلیم

مشرّف وہ از دیدِ پروردگار
خدا اونسے راضی نہان آشکار

خیوری تجھے بس لقائے حبیب
اسی مین لقائے خدا ہے نصیب

جو مطلوبِ ایزد ہوا وہ لقا
تو ہے اوس لقا مین لقائے خدا

لقائے حبیبی جسے ہو نصیب
وہ منظورِ ذاتِ خدائے مجیب

جو دیدِ محمدؐ سے مسرور ہے
خدا دید اوسکی سے منظور ہے

تو چاہے رضا اوسکی لابد خدا
کہ راضی ہوئے اُسّے خیرُ الورا

وہ یوسف جو صدیقِ پروردگار
ہوا حسن اونکا بسے آشکار

وہ یکتا جو لاریب محبوب ہے
حبیبِ خدا بسکہ محبوب ہے

تو پردے ہوئے اُنپہ ستّر ہزار
نہ دیکھے کوئی اونکو جز کردگار

تجلی الحق فی لباس النار علی حسب ارادۃ موسی علیہ السلام وھذہ سنتہ تعالیٰ الا تری الی جبریل
انہ لما علم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب دحیۃ وکان اکثر مجیئہ الیہ علی صورۃ دحیۃ
رضی اللہ عنہ ووصفت البقعۃ وھی قطعۃ من الارض لا شجر فیہا بکونہا مبارکۃ لانہ حصل
فیہا ابتداء الرسالۃ وتکلیم اللہ لموسی علیہ السلام وھکذا محال تجلیات الاولیاء العظام
قدس اللہ اسرارھم بلطفہ التام وشتان بین شجرۃ موسی وشجرۃ آدم علیہما السلام فان شجرۃ
آدم علیہ السلام اشارۃ الی شجرۃ الربوبیۃ ولذا قال ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فان آدم علیہ السلام
اذ کان متصفا بصفات الحق اراد العیشۃ بحقیقتہا فنہاہ الحق عنہا وقال ھذا شیئ لم یکن لک
فان حقیقۃ الازلیۃ تمنعہ من الاتحاد بالحدثیۃ ولکن اظہر ازلیتہ من الشجرۃ وسکر آدم ولم
یصبر عن تناولہا فاکل منہا حبۃ الربوبیۃ فکبر حالہ فی الحضرۃ ولم یطق فی الجنۃ حملہا فاھبط
منہا الی معدن العشاق ومقر المشتاق فشجرۃ آدم شجرۃ الاسرار وشجرۃ موسی شجرۃ النار
او شجرۃ الانوار فالانوار للابرار والاسرار للاخیار فاذا جاز ظہور الحق من الشجرۃ وکذا الکلام
من غیر کیف ولا جہۃ فاولی ان یجوز ذلک من الشجرۃ الانسانیۃ وللہ در ما قال ھذہ الاشعار النورانیۃ

این چہ جامست اینکہ اندر کام مستان ریختی	بادۂ عشقست اندر ساغر جان ریختی
چون ملک را تاب مستیئ مئ عشقت نبود	لاجرم یک جرعہ بر خاک انسان ریختی
صد ہزاران جام خورد نعرہ زد ہل من مزید	تا زخود چیزی میان بادہ پنہان ریختی
من نمیدانم چہ بود آن مایۂ اندر جام می	عکس رویت بود یا خود آب حیوان ریختی
از درون جان ز سر انا الحق سر بزن	زان مئ وحدت کہ برار باب عرفان ریختی

ولذا قسموا التوحید الی ثلاث مراتب مرتبۃ لا الہ الا ھو ومرتبۃ لا الہ الا انت ومرتبۃ لا الہ الا انا والمتکلم
فی الحقیقۃ ھو الحق تعالیٰ بکلام قدیم ازلی وانما الکون خیال وھو الحق فی الحقیقۃ فلا موجود الا ھو کما لا مشہود الا ھو

نہ زنہار دنیا مین اوسکا ظہور
کہ ہے یہ سرائے مُقیّد ضرور

کہ پیشِ قدیمی نہ ہرگز قیام
اوسے جو کہ حادث مُقیّد مدام

ولے جب اُٹھے اُسسے قیدِ وجود
تو مُطلق رہے جو کہ اصلی وہ بود

لگے برف نابود ہو از وجود
کہے وہ اَنَا الماءُ اصلی جو بود

خیوری کہے جب اَنَا الحق شجر
تو کیونکر نہ ظاہر وہ ہو از بشر

کہ وہ مَظہرِ موسوی نار ہے
تو یہ مَنظرِ نورِ اَنوار ہے

جو وہ مَخزنِ صائمہ نار ہے
تو یہ مَعدنِ سِرِّ اسرار ہے

یہ ہے سدرۃُ المنتہائے کمال
ہوا خَتم اسپہ جلال وجمال

یہ مقصود از جملۂ کائنات
یہ مسجودِ اَملاک وذاتِ صفات

یہ اَبدی شَجر ہے ز باغِ اَحد
یہ مُثمر باثمارِ ذاتِ صَمَد

ہوا اصل اسکا وِدادِ قدم
بَاَغصانِ عرفان وَنشوِ نعیم

یہ اصلِ اصیلی شَجر بیگمان
کہ ہین اسکے اغصان درلامکان

یہ ہے اصلِ اَشجارِ خلقِ خدا
تو ثمرِ خدائی کا اِسسے نما

نہوتا اگر اِس شَجر کا وجود
تو یہ پیدا نہوتا خدائے ودود

تو کیونکر نہووے اَنَا الحق روا
خیوری ازین سدرۃُ المنتہا

قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جلَالَہٗ وَعَلیٰ لِعَالَمِیْنَ عَمَّ نَوالُہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ فَلَمَّآ اَتَاھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبَارَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤی اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

وہ لابد تجلیئے نورِ قدیم — ز فیضانِ او نورِ عرشِ عظیم
تو اسپر بھی لاکھون ہوئن جان نثار — رجالُ اللہ با شوق پروانہ وار
جو مردہ جنان تھی وہ زندے ہوئے — وہ زندے ہمہ اُنکے بندے ہوئے
کیا قطعِ زنّار لاکھون رجال — تو اُسّے ہوا اُنکو حال و صال
ہوئے قطع دنیا سے اونکے جنان — تصدّق وہ بر سیّدِ انس و جان
کجا حسنِ یوسف زِ وصفِ عمیم — کجا حسنِ محمودِ ذاتِ قدیم
طنانیٔ زبور ہو کب نظیر — بالحانِ داؤدِ روشن ضمیر
یہ اُمّت جو گذرے بران پلصراط — جو باریک ہی بال خائف زراط
وہ ہی موئے مژگانِ مالکِ ضرور — کرین نیک و بد جملہ جسپر عبور

روی ابن الجوزی والعلامۃ الصفوری رحمہما اللہ بلطفہ الوفی کما ھو فی نزھۃ الانکار وغیرہ من زبر اولی الابصار ان الصراط ھو شعرۃ من جفن مالك خازن النار

تو اوسوقت لاریب حسنِ حبیب — وہ فرمائے جلوہ بشانِ عجیب
وہ پردے جو ہین اُسپہ ستر ہزار — وہ ہون دور تب نور ہو آشکار
جو ہی اصل صورت وہ ہو جلوہ گر — تو چشم سراسر سے دیکھے بشر
تو نطق فوادی سے ہو مشتہر — کہ سبحان ربّی نہ ہے یہ بشر
قیامت پہ ہووے قیامت نمود — کہ محمودِ محمود کا ہو شہود
اُسی حسن سی مست ہون خاص و عام — اُسی حال مین پل پہ گذرین تمام
جو ہی ذرّہ عشقِ خیر الوریٰ — شغافِ جنان ہین وہ مخفی سدا
تو اوسوقت جلوہ کری وہ ضرور — کہ تبلی السرائر کا ہووے ظہور

کسیکہ عاشق و معشوق خویشتن ہمہ اوست
حریف خلوت و ساقی و انجمن ہمہ اوست

اگر بدیدۂ تحقیق بنگری بینی
کہ ناظر دل و منظور جان و تن ہمہ اوست

چو اندر آئنۂ دلم قفا و عکس رخش
چنان نمود کہ در جسم و جان من ہمہ اوست

اگر تو خرقۂ ہستیئے خویش پارہ کنی
نظر کنی کہ درین ثوب و پیرہن ہمہ اوست

مگو کہ کثرت اشیا نقیض وحدت ہست
تو در حقیقت اشیا نظر فگن ہمہ اوست

ھذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المھرۃ المحققین کبحر الدر و روح البیان والعرائس والبیان

یہ ہی شرط محبوبیت اے فہام
کہ محبوب محجوب لابد مدام

قال اللہ تعالیٰ اسماؤہ و توالت آلاؤہ فی الحدیث القدسی اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری ھکذا فی الکلمات القدسیہ والبریقہ المحمودیہ والاشراقات المحمدیہ

یہ فرمان خلاق ہر دو جہان
کہ محبوب میرے وہ دائم نہان

قبائے خدا سے وہ محجوب ہین
کہ محجوب ایزد وہ محبوب ہین

نہ ہو اوسے ماہر کوئی جز خدا
کہ محجوب مولا وہ بے امترا

عروسہ کو دیکھے جو اوسکا عریس
کہ ہے وہ قرین بحسن نفیس

نہ زنہار دیکھین اوسے جو عوام
کہ ہے غیرت عشق یہ لا کلام

کیا حسن یوسف کو پیش زنان
بسے آشکارا خدائے جہان

تو قطعن ایدی ہوا جلوہ گر
ہوا حسن یوسف کا بس یہ اثر

بریدہ ہوئے دست از دست خویش
ملا حسن یوسف سے یہ اونکو ریش

جمال حبیبی کو پروردگار
رکھا سے پوشیدہ لیل و نہار

کہ لائق نہین اوسکو دیکھے ورا
کہ ادراک خلقت سے وہ ماورا

شب و روز دائم جو اہلِ شعور
ولے اُستے ہرگز نہ اونکو نفور

نمک سے کرین ابتدائے طعام
اوسی پر کرین ختم ہر صبح و شام

تو ہے مرضِ ہفتاد کی یہ دوا
روایت کیا اسکو شیرِ خدا

جُذام و دگر برص دردِ گلو
بھی دردِ شکم ضرس بے گفتگو

اسیطور دیگر جو ہین سخت دا
وہ انکی دوا ہے بلا اِشتبا

روایت حمیرا سے یہ آشکار
رضائے خدا اونپہ دائم نثار

کہ اسطور فرمانِ خیر الورا
علیہ صلوٰۃ و سلامِ خدا

کہ گر پیشِ ہر چیز کھاوین نمک
کرین ختم اوسپر بلا شبہ شک

تو ہشتاد و سہ صد بلا کی دوا
نمک ہے بفضلِ خدائے سما

نہ جس مرض سے ہو شفا از دوا
یہ اوسکی دوا اِستے لا بد شفا

یہ فرمانِ شاہِ سماک و سمک
کہ خیرِ ادام شما این نمک

یہ جملہ اداؤں کا سردار ہے
کہ حُسنِ حبیبی یہ سردار ہے

جو حُسنِ حبیبی وہ نمکین ہے
تو نمکین مین جملہ تمکین ہے

اِسی سے خیوری کو تسکین ہے
کہ حُسنِ حبیبی وہ نمکین ہے

عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی الله عنه انه قال قال شفیع الرسل والامم صلی الله علیه وسلم
اذا اکلت فابدأ بالملح واختم بالملح فان الملح شفاء من سبعین داء منها الجذام والبرص ووجع الحلق
والاضراس والبطن وعن عائشة الصدیقة رضی کل الملح قبل کل شیئ وبعد کل شیئ دفع الله سنه
ثلاثمائه وثلاثین نوعا من البلاء اهونها الجذام وقد قال علیه الصلوة والسلام وعلی آله

تو اسطور دوزخ کرے تب ندا	چنانچہ یہ فرمان خیر الوریٰ

مُر مُر یا مومن فان نورک قد اطفأ لھبی رواہ الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من النحاریرؒ

کہ اے اہلِ ایمان واہلِ سرور	بتعجیل کر اب تو مجھسے مرور
کیا نور تیرے نے ایسا ظہور	کہ مطفا ہوئی لہب میری ز نور
ہوا سرد اس نور سے یہ محرور	تو لاریب سوزش ہوئی مجھسے دور
مجھے خوف ازبسکہ ہے بالضرور	کہ ہو عیش جنت کا مجھ مین ظہور
تو کسطور تعذیبِ اہلِ شرور	وہ ہو مجھسے اس دار مین بے فتور

خیوری در انوقت با صد مراد
بصر اوسکو دیکھے جو دیکھے فواد

دل و دیدہ اوسوقت با اتحاد	کہ دل دیدہ و دیدہ ہووے فواد
جو صدیق یوسف علیہ السلام	چو عامی وہ نزدیک خیر الانام
ہوا ظاہری حسن اونپر نثار	کہ عامی کو ظاہر ز پروردگار
ملا باطنی حسن کا اختصاص	حبیبِ خدا کو جو شاہِ خواص
کہ خاصونکو مخصوص باطن مدام	چہ جائیکہ ہین وہ اخص العظام
لہذا کیا اونپہ جانہا نثار	خواص الٰہی نے پروانہ وار
اسیطور اس شمع پر ہے فدا	الی یوم دین جان ہر با وفا
جو تھا حسنِ یوسف وہ شیرین چو قند	مگس وار اوسپر زنان پائے بند
وے حسن تھا جو کہ نمکین شعار	حبیبِ خدا پر ہوا وہ نثار
نمک مین یہ تاثیر عالی مقام	کہ اوسکو تناول کرین در طعام

جہان ذکرِ حسنین ہووے بیان
تو ہون وہ شہیدِ جہنّم و ہمان

سُنے کربلا کا وہ جور و جفا
ہوا اَشقیا سے جو بر اَصفیا

تو اُنمین جو ہین از رگانِ یزید
وہ پُرخون زخونِ فسادِ و لید

وہ اُسوقت حرکت کرین باعناد
تو ہون شمرِ ملعون وابنِ زیاد

کوئی ابنِ سعد و کوئی ہو سنان
وہ فوجِ یزیدی بڑے پہلوان

خدایا تو کر اونکو ابنِ یزید
کہ ہون تیرے جذبسے حرِ سعید

خیوری وہ ربّی جو مُحیِ العظام
نظرسے کرے زندہ مُردہ اَنام

دمِ عیسوی کا یہ لا بد مقام
تنِ مُردہ زندہ کرے لا کلام

دمِ مُصطفا کو دیا بالیقین
خدانے یہ رُتبہ ذرا شک نہین

کہ جسم و دل مُردہ زندہ کیا
پس زندہ اونکو دہندہ کیا

تو لاکھون دلِ مُردہ زندہ ہوئے
دمِ مُصطفاکے وہ بندے ہوئے

نہین بلکہ یہ رُتبہ حق نے دیا
غلامانِ احمدکو اے اَتقیا

کرامت وہ انکی ہے آشکار
یہ ہی معجزے کا حقیقت مین کار

دلِ مُردہ تن زندہ ہین منکرین
نہ مانے کبھی اوسکو وہ مُفسدین

کہ مُنکر ہوئے وہ کرامات سے
وہ مُنکر حقیقت مین آیات سے

قال لعلامۃ ابن السبکی تاج الدّین فی طبقاتہ رحمہُ الله المتین وایضاً مذکور فی فتح المبین فی انواع کرامات الصالحین ومنہا احیاء الاموات کما ھو مروی مسند بالطرق لعدیدۃ عن جماعۃ الشیوخ الحمیدۃ کسیدنا وسندنا عبدالقادر الجیلانی قدس الله سرہ النورانی والشیخ

واصحابہ الکرام مبدا دامکم اہلی لدانی الاحیاء وشرح الشفاء للعلامۃ الحفوی ونزہۃ الصفوی

جو معمول دنیا میں نمکین طعام — کریں تُحفت و پیش اُنکو حب خاص و عام

تو ہو اُنمیں داخل ہمہ خوب چیز — نمک اونمیں ہرگز نہووے عزیز

تو مردود وہ نزدِ اہلِ مذاق — نہ مقبول زنہار نزدِ حذاق

یہ ہی رمز اسجا پہ اے نکتہ دان — یہ ہی نکتہ نمکین نہ شیرین بیان

کہ جس دلمین لاریب یہ اعتقاد — کہ ہے وحدہٗ ذاتِ ربّ العباد

قدیمات جملہ صفاتِ خدا — خدا پاک شرکت سے بیشک سدا

جو ہین مرسلین و ہمہ انبیا — وہ ہین بندگانِ خدا اصفیا

صلوٰۃ و زکوٰۃ وہ حج و صیام — کرے وہ ادا سبکو با اہتمام

کرے شفقت و خلق سے وہ کلام — کرے جود و انعام حسب المقام

کرو فرض و سمین ہمہ خوب خو — ولے حب احمد سے نمکین نہو

وہ مردود ہے اور مطرود ہی — وہ شدّاد ہے اور نمرود ہی

اگرچہ وہ صورت مین انسان ہی — ولیکن وہ سیرت مین شیطان ہی

نہ ہرگز وہ مقبول نزدِ خدا — نہ زنہار مقبول بین الوریٰ

وہ ہر دو جہانمین ذلیل و رجیم — وہ ملعون اہلِ عذابِ جحیم

عزیزیکہ ہرکہ از درش سر بتافت — بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت

ہمارے زمانے مین وہ بے نمک — عدوّ خدائے سماک و سمک

موحّد کہین آپ کو وہ لئام — کرین انبیا کی اہانت مدام

وہ ہین دشمنِ اہلِ بیتِ رسول — خصوصًا وہ اعدائے لختِ بتول

کعقدہ مع اللہ من غیر تفاوت بینھما وحقیقتہ ان اللہ تعالیٰ لو کان من شانہ التمثل فتمثل للناس لفعل معہ عین ما فعل مع نبیہ من غیر فرق فکان العقد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صورۃ العقد مع اللہ بل حقیقتہ فالآیۃ کقولہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ فکل ما صدر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدر عن اللہ فمبایعتہ مبایعۃ اللہ کما ان طاعتہ طاعۃ اللہ وقولہ تعالیٰ ید اللہ فوق ایدیھم زیادۃ التصریح فی مقام عین الجمع لحصول ھذا المعنی الاطلاقی مما قبلہ وھذا مخصوص لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولذا قال من رانی فقد رای الحق وفی ھذا المقام قال الحلاج انا الحق وابو یزید البسطامی سبحانی سبحانی ما اعظم شانی وابو سعید الخراز لیس فی الجبۃ غیر اللہ قدس اللہ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

کہ بالفرض ہوتا یہ ممکن اگر
کہ بنتا خدا شکل زیبائے تر

تو ہوتے مرید خدائے انام
بلا واسطہ فیض پاتے مدام

تو لاریب ویسا ترے دست پر
جو ہوئے ہیں مریدان زن و بشر

یہ ہے خلعتِ جمع بس آشکار
خدا نے کیا خاص تیرا شعار

کہ تیری اطاعت بلاقیل و قال
وہ ہی طاعتِ خالقِ ذوالجلال

ہمہ وقت ہر جا یہ ہے یہ ندا
محمد خدا سے نہ ہرگز جدا

خدا ذاتِ یکتا محمد صفات
وہ پنہاں یہ ظاہر وہی ایک ذات

صفت اور موصوف ہیں ایک ذات
قدم کی صفت ہیں قدیمہ صفات

لہٰذا یہ فرمانِ خیر الورا
درودِ خدا اونپہ صبح و مسا

کہ دیکھا مجھے جسنے ای باوداد
تو لاریب دیکھا خدائے عباد

ابی عبداللہ البسری والشیخ الاھدل والشیخ ابی یوسف الدھمانی وغیرھم رضی اللہ عنہم ثم قال ولا سبیل الی استقصاء ما یحکی فی ھذا النوع لکثرتہ وانا نومن بہ انتھیٰ وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵ ؎

خدا نور دے اونکو لے نورِ عین   کہ دیکھین نہ وہ عین کو مثلِ غین
یدِ موسوی ہین جو تھا نورِ تام   ہوا اونکو حاصل بوقتِ کلام
وہ دورِ ابتدا بر جبینِ کلیم   ہوا پھر وہ بر دستِ موسیٰ رقیم
یہ تھا نورِ احمد سے اونکو نصیب   کہ لاریب ہین وہ نقیبِ حبیب
ولے دستِ احمد کا ہے یہ مقام   کہ انا فتحنا ہین وہ لا کلام

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ الآیۃ ؎

یہ فرمانِ خلاقِ ربّ الورا   کہ یا نور نوری زکنزِ خفا
مبایع جو تیرے بصدقِ جنان   خدا کے مبایع وہ ہین بیگمان
مریدانِ محبوبِ خیر الورا   مریدانِ ایزد بلا امترا
ہوا جو کہ بر دستِ احمد مرید   یداللہ سے بیشک ہوا وہ رشید
کہ دستِ محمّد وہ دستِ خدا   خدا سے نہ زنہار ہی تو جدا
یہ فرمانِ ایزد کہ اے مصطفا   تو اس مصطفائی سے از بس علا
کہ دست تو لاریب دستِ قدیم   قدم سے یقیناً یہ وصفِ عظیم
خدا دست سے ہی بلاریب پاک   کہ یہ وصفِ اربابِ سمک و سماک
یداللہ سے لاریب ہے یہ مراد   ہوئے متفق اسپہ اہلِ سداد

قال فی التحبیر و روح البیان وغیرھما من زبر اھل الاتقان ان عقد المیثاق مع الرسول

وہ نورِ خدا رحمتِ عالمین — کہ ہے خاکِ پا اونکا عرشِ برین
نہوتے اگر وہ حبیبِ عزیز — تو پیدا نکرتا مین آدم کو نیز
نہوتے محمد اگر آشکار — تو پیدا نکرتا مین گلزار و نار
اِسے بیہقی نے روایت کیا — تو حاکم نے حکمِ عنایت کیا
یہ ہے نوع مرفوع سے بالیقین — ہوا اونسے راضی جہان آفرین

قال الله تعالیٰ یا محمد لقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك لما خلقت
الدنیا رواه ابن عساکر والعلامة الزرقانی کما هو فی شرح المواهب للقسطلانی رضی الله عنهم

وہ ابنِ عساکر جو ہین معتبر — محدث بسے متقی باخبر
وہ راوی بہ تحقیق نزدِ کبار — یہ شرحِ مواہب مین لابد نگار
کہ اسطور فرمانِ ربّ الانام — کہ یا نور نوری علیک السلام
کیا مینے پیدا یہ جملہ ورا — ہمہ اہلِ دنیا چہ ارض و سما
کہ نزدیک میرے جو تیرا مقام — وہ تیرے منازل جو غالی مرام
کرون اُنسے ماہر ہین سبکو مدام — تو ہو رتبہ تیرا عیان در انام
نہوتا یہ ظاہر جو تیرا وجود — تو دنیا کو پیدا نکرتا ودود
نہوتے سماوات و فرشِ زمین — نہ لوح و قلم اور عرشِ برین
نہ رضوان و حور و قصورِ جنان — نہ وہ نار و مالک نہ یہ مذنبان

خیوری نہ امکانِ وصفِ قدیم
کہ وصّافِ حادث بوصفِ عدیم

اگرچہ بانوارِ عرشِ عظیم — تو پیشِ محمد وہ فرشِ مقیم

کہ ذاتِ محمدؐ وہ نورِ خدا	زنورِ خدا ہے ظہورِ خدا
جو ظاہر مین ہی برف باطنمین آب	وہی آب ہی برف بے ارتیاب
ولے نام و صورت کا فرقِ عیان	حقیقت مین ہی ایک ای نیکدان
نہ ہی برف سے آب ہرگز جدا	محمدؐ خدا سے محمدؐ خدا
وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا	خدا ہی وہ باطن مین بے امترا
وہ نور قدیمی وہ رُوح الٰہ	وہ مسجود برحق بلا اشتباہ
خدا و جدا مین یہی فرق دان	کہ اسفل سی اعلیٰ مین ہو بے نشان
وہی نقطہ سے زیر و بالا عیان	اوسی ایک نقطے سے جملہ جہان
وہی ایک نقطہ جو نورُ البصر	منوّر ہوا جیسے شمس و قمر

ضیوری وہ ہے نقطِ نورِ خدا
اوسی سے ہوا ہے ظہورِ خدا

قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوحی اللہ الی عیسےٰ علیہ السلام ان آمن بمحمد وامر امتك ان یومنوا بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار رواہ البیہقی وغیرہ کسیخہ حاکم وصححہ عن ابن عباس علیہم رضوان اللہ ملک النّاس ؓ

کیا حکم عیسےٰ کو پروردگار	کہ احمد پہ ہو جان و دلسے نثار
کہ لا تو محمدؐ پہ ایمان بجان	کہ لاریب وہ جانِ جانِ جہان
جو تیری یہ اُمت ہمہ خاص و عام	تو یہ امر کر اونپہ با اہتمام
کہ گرویدگان ہون بصدق و یقین	کہ احمد حبیبِ جہان آفرین
وہ ہین خاتم الانبیا لاکلام	خدا بعد لاریب اونکا مقام

ولے امّتِ مُصطفا پر مدام — زابوبن اشفق وہ ہے لاکلام
خدا سے ندا اوسکو ستّر ہزار — ہمیشہ وہ جاری بہر یک نہار
کہ سختی نہ کیجو یہان اختیار — یہ محبوبِ محبوب ہین آشکار
یہ مرحومہ امّت یہ خیر الامم — مددگار انکا وہ عالی ہمم
شفیعُ الورا اونپہ ہی جب شفیق — توکیونکر نہوا اونکا ایزد رفیق
تو انسے رفاقت تجہے ہی ضرور — کہ خوشنود اسّے وہ سرِّ ظہور
جو مسجود آدم صفیّ خدا — صدف بہرِ دُر دانۂ مُصطفا
دیا ایک دانہ یہ خُلدِ برین — کہ دُر دانہ سے ہو بہائے زمین
کیا ایک دانہ یہ ترکِ بہشت — کہ ہو انسے ظاہر وہ یکتا سرشت
ہوئے آخر الامر وہ دوربین — شفاعاتِ دُر دانہ سے خوشہ چین
اگرچہ وہ ادریس تھے درس دان — ولے وصفِ احمد مین تھے ورد خوان
وہ تھے درسِ عرفانمین بس پیشوا — ولے طالبِ منطقِ مُصطفا
جو نوح نبی شیخِ رُسلِ کرام — مُریدِ محمّد وہ لابد مدام
وہ بر کشتیِ جودِ احمد سوار — لہذا ملا اونکو جودی کنار
نہوتی مدد از شہِ کائنات — تو ہرگز نہ پاتے ز طوفان نجات
براہیم گرچہ خلیلِ جلیل — وہ تھے مشفقِ حالِ ابن السبیل
ولے خوانِ احمد سے اونکو نوال — لہذا ہوئے مُوجدِ شیرمال
سماعیل ہین وہ جو ابنِ خلیل — ذبیحِ خدا ہین مطیعِ جلیل
نہ تھا حکمِ ذبح کہ مقتول ہو — ولے اسلئے تھا کہ مقبول ہو

اگرچہ وہ کرسی بسے ہے وسیع ولے پیشِ قدین احمد وضیع
اگرچہ وہ ہے آسمان ہفتمین ولے پیشِ احمد وہ مثلِ زمین
اگرچہ وہ خلدِ برین ہین بہشت تو نورِ محمد سے اونکی سرشت
وہ مرحومہ امت کا مہمان سرا بلالِ نبی کی نہ وہ التجا
کہ لابد وہ اوس ایکپر جان نثار دیا دو کو تہ اسنے در طرفِ چار بر
جو ہین پنج در شش بسے آشکار تو انسے کیا اوسنے لابد فرار
ہوا ہفت نزدیک اسکے جو گرد کہ ہے قلب صافی وہ باسوز و درد
تو کب ہشت کا وہ کرے کچھ خیال کہ ہے نور سے بالا وہ صاحب کمال
جو لاریب رضوانِ صاحب جنان کلید محمد کا ہے پاسبان
وہ دوزخ جو ہے منزلِ انتقام تو ہے دشمنِ احمدی کا مقام
اگرچہ وہ جبریل روح امین ولے خادم سید المرسلین
وہ گہوارہ جنبانِ حسنین ہے لہذا وہ مقبولِ کونین ہے
اگرچہ سرافیل ہے بالیقین رئیسِ ملائک بسے لوح بین
تو سائیسِ احمد وہ ہے آشکار کرے غاشیہ پر دل و جان نثار
اگرچہ وہ میکالِ عالی مقام ولے وہ ز خدام خیر الانام
کرے انکی امت پہ روزی نثار شہنشہ محمد کا وہ غلہ دار
رکابِ محمد پہ وہ خوشخرام دل و جانسے ہے وہ فدائے لگام
کرے قبض ارواح کو جو ملک نشینندۂ تختِ چارم فلک
وہ ہے شکلِ مقبوض اندوہگین وہ کرتا نہین رحم ہرگز کہین

کہ تطویل کا یہ نہ ہرگز مقام

کہ جملہ عوالم ہین جو کائنات
وہ دال محمدؐ کے سب فرشیات

قال اللہ جل جلالہ وعلی لعالمین عم نوالہ فی لکتاب لمستطاب قولاً محموداً . اذ قال لہم اخوهم نوح اذ قال لہم اخوهم لوط والی مدین اخاهم شعیبا والی ثمود اخاهم صالحا والی عاد اخاهم هودا ؕ واما النبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد جاءکم رسول من انفسکم

شعیب نبی ہود و نوح صفی
نبی صالح و لوط از بس وفی

ہوا انکو فرمان رب الانام
کہ اخوان امت یہ جملہ کرام

ولے ہے یہ فرمان رب السما
کہ ہین جان امت شفیع الورا

لَقَد جَاءَکُم شافعُ المذنبین
یہ جان شما جان حق بالیقین

اگرچہ برادر بسے مہربان
نہ مشفق وہ ایسا کہ تن پر یہ جان

یہ ہی امر اظہر کرون کیا بیان
برادر عدو برادر نہان

وہ ہابیل وقابیل تھے دو شفیق
برادر جو یوسف کے تھے ای خلیق

تو احوال اونکا ہے آشکار
محبت ہین نزد صغار و کبار

مگر دشمن جسم ہرگز نہ جان
کہ معشوق و عاشق یہ ہین ہمگیان

گل تن یہ جان مثل بلبل شمار
تو ہرگز نہ انہین عداوت کا خار

ز عشاق صداق مرد جوان
عدو حبیبش بود درجہان

نہین بلکہ فرزند بھی سیم و زر
زن و خانمان والدہ ہم پدر

ہمہ ننگ و ناموس جان اور تن
تصدق یہ جانان پہ ای جان من

یہ ہی مذہب عشق جانان پرست
نہ یہ مذہب فسق شیطان پرست

کہ جب کارِ ظاہری کارگر — نہوا اونپہ ہرگز تو ہو مشتہر
کہ تیغِ محبت سے مقتول ہی — ذبیحِ محمدؐ وہ مقبول ہی
وہ حبِّ محمدؐ سے جب ہی قتیل — کرے ذبح کیونکر اُسے اب خلیل
جو ابنِ براہیم اسحاق تھے — وہ دیدارِ احمد کے مشتاق تھے
جو از بسکہ گریان وہ یعقوب تھے — تو احمد کے غم مین وہ مکروب تھے
وہ صدّیق یوسف جو ہر تختِ جاہ — تو اونکی محمدؐ سے پشت و پناہ
اگرچہ وہ خوبی مین با حُسنِ تام — نہ چون حُسنِ یک موئے خیر الانام
کلیمِ خدا عاشقِ کردگار — نقیبِ محمدؐ وہ تھے چوبدار
اگرچہ وہ داؤد بس خوش آواز — ولے بارِ احمد مین قوّالِ راز
جلا عشقِ احمد مین جب شمع وار — دلِ صاف اونکا بصد اختیار
ہوا موم تب در کفِ ید حدید — کہ باشد بجائے دلش او پدید
سُلیمان جو رکھتے وہ تختِ روان — کہ اونکے مسخّر ہمہ جنّیان
تو وہ فیضِ احمد سے اونکو نصیب — کہ تھا قصّہ دل پہ نقشِ حبیب
جو ہین یونس ابنِ متّٰی بصیر — وہ ہین صاحبِ حوت روشن ضمیر
ہوئے اہلِ معراج وہ پر شفیق — کہ در بحرِ حُبِّ محمدؐ غریق
اگرچہ وہ لقمان حکمت شعار — ولے خوانِ احمد سے وہ لقمہ خوار
وہ عیسٰے جو ہین بندۂ بے نظیر — قدومِ محمدؐ سے تھی وہ بشیر
بُوم آسمان پر وہ با احترام — ولے بارِ احمد کے دربان مدام

خیوری اسی پر تو کر اختتام

جنابِ الٰہ سے یہ آتا جواب کہ بخشا اُنہین تو نہ کھا پیچ و تاب
اِسیطور آئی ندا یک ہزار ولے تن کو بھولی نہ جان ایکبار
ہوا اِسسّے ظاہر یہان بیگمان کہ وہ سب برادر ہہی جانِ جان
جو نسبت کرین تجکو ای جانِ من برادر ہی نے کی وہ ہین بد سخن
وہ شیطان سے بدتر لعین و رجیم عدوّ خدا ہین وہ اہلِ جحیم
جہان انبیا کو نہین دسترس وہان اُمّتی کو بھلا کیا ہوس

خیوری نکر تو بیانِ حزین
کہ ایمانسے خارج ہوئے منکرین

سنو ای محبّانِ خیرُ الانام بیانِ لبیبانہ خیرُ الکلام
برادر جو نسبی رضاعی دگر تباعی کو بھی نوعِ ثالث نگر
بروزِ قیامت کرین یہ فرار کہ مِصداق آیہ کا ہو آشکار

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ

لہٰذا سبھی انبیائے کبار پڑھین وِردِ نفسی بروزِ شمار
کہ اِسطور فرمانِ پروردگار کہ اخوانِ اُمّت وہ ہین نامدار
ولے تن سے جانکو نہووے نفور اگرچہ وہ پُرسوز روزِ نشور
گنہ تن کرے اور جان عذر خواہ کہ اَلنّدم توبہ یہ بے اشتباہ
لہٰذا یہ فرمائے خیر الانام بروزِ قیامت علیہ السّلام
کہ ارحم علیٰ اُمّتی کردگار کہ تن سے نہین جانکو ہرگز فرار
یہی سِرّ ہی راسمین ای سَروران کہ فرماتے ہین شافعِ دوجہان

حضوری ازینجائے نزدِ کبار
یہ نمکین لطیفہ لطافت شعار

کہ سب انبیا کی یہی تھی دُعا
کہ اے خالق و مالکِ ہر سرا

ہماری اُمم غرقِ بحرِ اثام
تو کر اُنپہ نازل عذابِ لئام

ولے مانگتے فضل و رحمت مدام
خدا سے حبیبی شفیعُ الانام

کہ اُمت یہ میری خدایا ضعیف
ہمیشہ تو کر اُنپہ فضلِ منیف

اگرچہ وہ عصیانین سرشار ہین
ولے رحمتِ رب سے بیدار ہین

وہ از فضل و رحمت بسے چشم دار
کہ لَا تَقنَطُوا اَمرِ پروردگار

غضب پر وہ رحمت جو ہی پیش دست
تو اِس سے ہوا ہی دلِ خلق مست

بہر طور اونکو تو مغفور کر
حزین قلب ہون مجکو مسرور کر

سوئے لامکان جب گئے مُصطفا
تو لا بد خدا سے ہوئی یہ ندا

قال اللہ الصمد اُدنُ منی یا محمد الف مرّۃ علیہ اطیب الصلوات نعایۃ المسرۃ کن انی التحبیر وا-

کہ نزدیک آیا شفیعَ الورا
تو کر دید میری یہ آب دیدہ وا

بہر بار کرتے یہی التجا
جنابِ الٰہ مین حبیبِ خدا

کہ ہے اُمتی مذنبہ لا کلام
گدائے درہ تو بہر صبح و شام

اُسے بخش بارحم و فضلِ عمیم
کہ ہے بحرِ فضلِ تو بینک عظیم

نہو بحر ناپاک اے کردگار
ز آلائشِ خلقتِ بے شمار

یہ اُمت سگے جا نمازِ پلید
نہ یہ پیش فضلِ تو اوس سے مزید

جو دریائے فضلِ تو ہی بے کنار
مُکدر نہو اوس سے یہ زینہار

که هو رتبه کونین کا آشکار | که نعل محمد کے گرد و غبار

اوٹھا نعل تیری کو سر پر لیا | دو عالم نے پھر اُسکو بوسه دیا

تو کب نعل بردار سے هو ادا | جو مولا کے لائق وه مدح و ثنا

عزیز و بشارت کا ہے یه مقام | ولے منکر و نکو نذارت مدام

که جب دونو عالم ہوئے بس حقیر | به پیش محمد شہے بے نظیر

تو کرنا شفاعت کا آسان ہوا | که ہی خاکپا حق سے چهنا ذرا

سراجاً منیرا صفات حبیب | وه لولاک ذاتی ہمارے طبیب

چراغو نمین دو وصف ہین جان من | یکے سوختن دیگرا فروختن

تو دنیا مین افروختن کا ظهور | که عرفانکا اُسسے ہلا دلکو نور

هو ظلمت جهل سب دلسے دور | خدا کی خدائی هوئی باسرور

ولے جبکه آوے قیامت روز | کھلے گا وهان سبکا پهر صدق و سوز

تو اوسوقت هو سوختن آشکار | که انبار عصیان کا هو خاک نار

چراغ شفاعت وه افروخته | گناهائے اُمت همه سوخته

تتمه نعت سید المرسلین مناقب خلفائی راشدین و مدحیه مرضیه آل طه و یٰس صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین

جناب محمد مین اے یار غار | کرو عرض دل سوخته جان نثار

که وه چشم گریان ز خون جنان | جنان اوسکا بریان توئی جان جان

نه زنهار اوسکی تمنائے غیر | توئی اوسکا مقصود بکیائے خیر

قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ البررۃ الکرام وَاللہِ اِنّی لَاَستَغفِرُ اللہَ فِی الیَومِ اکثرَ من سبعین مرۃً وفی روایۃ مائۃ مرۃٍ رواہ الشیخان علیہما الرضوان

کہ واللہ خدا سے مین ہفتاد بار — طلب مغفرت کی کرون در نہار
کبھی اِسّے زائد اِلی صد تمام — ولے اُسّے ناقص نہوا ای فہام

غیوری یہ لاریب ہے سرّ عجیب
کہان وہ گناہ ہے کہان یہ حبیب

جو بالفرض ترکِ فضیلت اگر — تو مغفور بھی اُسّے خیر البشر

لِیَغفِرَ لَکَ اللہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ الآیہ

ولے تھا تقاضائی جانِ جہان — کہ مغفور ہو میرا تن بیگمان
طلب مغفرت کی کرون بار بار — کہ ہو میرے تن پر وہ رحمت نثار
نہو جان اگر جسم کی عذر خواہ — تو لاریب ہو جسم خوار و تباہ
نہ تیری ثنا ہوادا جانِ مَن — کہ مدّاح تیرا وہ خود ذو المنن
نہ ایسا ہوا ہی نہ ہوزینہار — کہ اوسکا ثنا گوئے خود کردگار
ثنا گوئے تیرا جو ربّ السما — تو کب غیر کی تیرے لائق ثنا
تو ہی جانِ جان جسم ہی جملہ جان — سلیمان تو ئی دیو ہم بیگمان
بھلا جسم سی ہووے کیونکر بیان — پسندیدہ نعتِ سزاوارِ جان
بھلا دیو سے ہووے کیونکر ادا — سلیمان کے لائق جو مدح و ثنا
خدا نے دیا تجکو ایسا مقام — کہ حیران ہوئے اُسمین سب خاص و عام
بُلایا تجھے حق نے ای جانِ جان — اوسی خاص خلوتمین جو لامکان

وابن ابی الدنیا عن سلمان ابن یسار علیہم رضوان اللہ الغفار

تو صادقِ مُصدّق تو صدّیق ہے
تو صدّیقِ اکبر زتصدیق ہی
عتیقِ انیقی زتد قیق ہے
زحبِ تو ہر کس بتوثیق ہی

توئی قاتلِ قوم زندیق ہے
تو افضل صحابہ مین تحقیق ہے
رفیقِ حقیقی زتوفیق ہی
وہ فاروق لا بد زتفریق ہی

خیوری یہ تیری جو تنمیق ہے
تو حبِّ عتیقی سے تشیق ہے

ہوا جبکہ پروانہ اوس شمع پر
تو فاروق اونکا ہوا تب خطاب
کیا اونکے سایہ سے شیطان فرار

بصد شوق با سوز قلبِ عُمَر
جنابِ الہی سے بے ارتیاب
کہ تھے عشقِ احمد مین وہ باقرار

قال نبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام لانوران الشیطان یفرّ من ظلّ عُمَر علیہ رضوان اللہ الاکبر

اگرچہ وہ ثانی خلیفہ عمر
بسے جا یہ جسطور قول عُمَر
یہ لاریب فرمانِ خیر البشر
قیامتکالاریب ہو جب قیام
تو اسوقت فرمائے ربّ الانام
نہ زنہار ہو وصف تیرا ادا

ولے اونکا ثانی نہین دا دگر
اوسی طور فرمان ربّ البشر
کہ ہی منطقُ الحق لسانِ عُمَر
تو ہو مجمع انبیائے کرام
ابا حفص منّی علیک السلام
تو ظلِّ حبیبی تو ظلِّ خدا

خیوری وہ صدّیق و دیگر عُمَر
یہ بیشک وزیرانِ خیر البشر

نکر تیرے در سے اوسے دربدر | کہ اس در سے دائم وہ ہی مفتخر
جو ہی باب تیرا وہ بابِ خدا | نہ وہ باب تیرے سے ہرگز جدا
کہ اس باب کا دار کنزِ قدیم | نگہبان اسکا خدائے عظیم
جو وہ تیرے در کا نگہبان ہے | تو محفوظ ایمان زشیطان ہے

خیوری نہ کچھ نقصِ عرفان ہی
جو صدیق اس در کا دربان ہی

تجھے ثانی اثنین حق سے کہا | وہ ہمراہ دونوں کے ہے تیسرا
و لے تین سے تو قدیم المرام | خلافت مین اوّل توئی نیکنام
تو جب عشقِ احمد مین سرشار ہے | تو رب کو رضائی تو درکار ہے

ولسوف یرضی ای وباللہ لسوف یرضی ابوبکر الصدیق عنہ اللہ ولم ینزل ھذا الوعد الا لہ ولہ صلعم

تو محبوبِ محبوب سے آشکار | تو جانِ جنان تجھپہ جا نہا نثار
جو تیری رضا ہی رضائے خدا | تو ہرگز نہو وصف تیرا ادا
جو ہین تین سو ساٹھ وصفِ خدا | وہ موجود تجھمین بلا امترا
کسی مین اگر اوسنے ہو ایک بھی | تو جاوے جنان مین وہ بیشک اخی
وہ سب وصف ہین آپمین جب عیان | تو کب آپ کا رتبہ ہووے بیان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم صفات اللہ
خصال الخیر ثلاث مائۃ وستون خصلۃ اعظمھا الرحمانیۃ اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا
جعل فیہ خصلۃ منھا یدخل الجنۃ بھا فقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ
افی شیئ منھا قال نعم کلھا فیک ھنیئا لک یا ابابکر رضی اللہ عنہ رواہ ابن عساکر

تو اشنائے رہ ہین نجم غدیر | پڑھا خطبہ شاہ بشیر و نذیر
کہ اے بندگان خدائے کریم | سنو پند احمد بقلب سلیم
کہ مولائے میرا خدائے سما | ہین لاریب مولائے جملہ ورا
انا اولی بالمومنین الکرام | زانفاس شان نزد جملہ فہام
وہ ہین خیرخواہ اپنے شام وپگاہ | تو ہین انسے انکا بسے خیرخواہ
تو ہین جسکا مولا خفی و جلی | تو اوسکا بلاریب مولا علی
وہ مولا علی جسکے مولا جلی | وہ لاریب دارین مین ہے ولی
کیا جسنے تعظیم اونکی ادا | نبی کی وہ تعظیم لایا بجا
خدایا جو ہووے محب علی | تو ہو لطف سے اوسکا دائم ولی
رکھے دوستی اونسے جو نیکنام | اوسے اپنا محبوب رکھ تو مدام
رکھے بغض اونسے کوئی در جنان | تو مبغوض رکھ اوسکو در دو جہان
جو ہو اونکا ناصر بصدق وصفا | تو ہو اوسکا ناصر بعز و علا
جو ہو اونکے در پیش خذلان سے | تو مخذول کر اوسکو خسران سے
خدایا جو حق حقیقت شعار | علی پر تو رکھ اوسکا دار و مدار
وہ جس جائے جس رائے پر ہو مقیم | وہ بیشک صراط خدا مستقیم

اخرج الترمذی والنسائی وصححہ الضیاء المقدسی عن زید بن ارقم وروی الطبرانی والذہبی وغیرہم رضی اللہ عنہم انہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم خطب بغدیر خم وہو موضع بالجحفۃ عند رجوعہ من حجۃ الوداع فقال فیہ یا ایہا الناس ان اللہ مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بہم من انفسہم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ

اعلم ایها المحبّ الصادق والصفی لوفی الحاذق ان احمد اسم سیّد الانس والجان سر الله الحیّ الملک الدیّان اللهم صل وسلم علیه ما تعاقب العصران ومظاهرة الخلفاء علیهم الرضوان

یہ ترتیبِ احمد عجب شان ہے — کہ اللہ ملکِ حیّ و دیّان ہے
یہ ہیں چار احرف وہ ہیں چار یار — تو چاروں یہ ہیں چار دائم نثار
ہوئے میمِ احمد یہ عثمان نثار — تو ہی اوس سے کانِ حیا باقرار
وہ جب مظہرِ میم ہیں بیگمان — تو مالِ ملک اُنکا ہی جاودان
محبت سے تھی دلمیں جب اختیار — تو دو نور اُنپر ہوئے جان نثار
وہ شکلِ محمد جو تھی جانِ جان — تو قرآن کے جامع ہوئے بیگمان
اگرچہ تو ثالث خلافت میں یار — ولے دو کا ہی ایک بس افتخار
کروں وصف تیرا میں کیونکر ادا — کہ ایسا تو شافع بروزِ جزا
کہ ایزد سے بخشائے ستر ہزار — ازان جو کہ ہوں لائقِ دارِ نار
فرشتوں کا لاریب ہی تو ادیب — کہ درسِ حیا اونکو تجھسے نصیب
کرے شرم تجھسے خدائے سما — وہ شرمائے تجھسے بروزِ جزا
نہ تجھسے کرے وہ حساب و شمار — کہ جودِ تو بے عدّ لیل و نہار

غیوری سے بہرِ عطائے حبیب
نہ زنہار ہو کچھ حسابِ حسیب

یہ فرمانِ خیر الورا بیگمان — صحابہ ثلاثین ہیں راویان
یہ طبرانی و ترمذی میں عیان — بھی دیگر کتب میں یہ روشن بیان
کہ جب حجِّ آخر سے شاہِ جہان — مدینے کو شادان ہوئے وہ روان

اِلٰی قولہ اِنَّ ھٰذَا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا ۝

جو ہی ایک وہ بضعۂ مصطفا
تصدق ہوئے اونپہ دونو سرا

غضب اونکا لاریب اے دور بین
رسولِ خدا کا غضب بالیقین

غضب فاطمہ کا سنو اے فہام
خدا کا غضب ہے نہ اسمین کلام

بھی رنجیدہ ہو جسسے خیر النسا
تو رنجیدہ ہو اُسسے خیر الورا

جو اونکی اذیت کسیطور پر
وہ لاریب ایذائے خیر البشر

کہ جسسے اذیت جگر کو عیان
تو رنجیدہ اوسسے بدن بیگمان

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

خیوری جو وہ رنج رنجِ خدا
تو کیونکر یزیدی نہ کافر سدا

علیؓ فاطمہؓ نورِ دارین ہین
فتوت نبوت سے بحرین ہین

وہ برزخ جو انمین شہِ مرسلان
تو ہر ایک برجائے خود ہے روان

یہ آلائے ربی یہ بحر سرور
تو لؤلؤ لؤلؤ مرجان کا انسے ظہور

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ الآیۃ

قال فی التفسیر التحبیر و الجامع الکبیر وغیرھما من زبر التحاریر و للآیۃ المسطورۃ معان کثیرۃ مشھورۃ و الجملۃ عند المحققین غیر محظورۃ منہا ما روی عن اھل بیت النبوۃ اصحاب التحقیق و الفتوۃ ان البحرین سیدنا علی المرتضی و سیدتنا فاطمۃ الزھرا رضی اللہ تعالی عنھما و البرزخ نبینا و شفیعنا المصطفی علیہ اطیب الصلوۃ و الثنا و یخرج منھما اللؤلؤ

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار وطرق ھذا الحدیث کثیرۃ عند اھلھا شہیرۃ ومن ثم رواہ ستۃ عشر صحابیاً وفی روایۃ الامام احمد رحمہ اللہ الصمد ثلاثون صحابیاً وتفصیل ھذا فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵

خیوری وہ ذاتِ علیِّ صفی
بلاریب ذاتِ نبی ہے خفی

نہ ہو بعدِ ختمِ نبوّت ضرور
و إلّا یقیناً علیؔ و ولی
کبھی از سرِ نو نبی کا ظہور
بلاریب ہوتے نبیِ جلی

نہ ہو وصف تیرا ادا یا علی
تو فخرِ نبی ہے تو فخرِ ولی
رضائے تو لابد رضائے خدا
ثنائے تو حقاً ثنائے خدا

اگر آپ سے ہو کوئی منصرف
تو بیشک محمدؐ سے وہ منحرف
شقی ہے وہ بدبخت ہے بدنہاد
جہنم میں جاوے فبئس المہاد

خلافت میں گرچہ تو ہے چوتھا ولے
تین دو ایک سے سرفراز
سنانِ جو ین سے تو آخرِ سنان
کیا وصف تیرا خدا نے بیان

سنانِ جوان سے تو دنیاستان
سنان وسنان سے لیا دوجہان
کہے گر کوئی ہل اتی فی علی
تو یہ ہل اتی میں بسے ہے جلی

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا الآیۃ

نہ جن دلمین حسنین کی ہے وداد — وہ مردود کافر ہے نامراد
نشانِ محبت یہ نزدِ خبیر — کہ ہو ذکرِ محبوب دائم کثیر
لِسان روز و شب اُسکی عذب البیان — وہی ذکر وِرد ہمہ جسم وجان
و دادِ ہمہ اہلِ بیتِ عظام — ہوئی فرض بر مُومنِ خاص وعام
جو اونکی مودّت و ودادِ رسول — جو ہی بُغض اونکا وہ بُغضِ بتول
نہین بل یہ ہے بُغضِ خیرُ الورا — جو بُغضِ حبیبی وہ بُغضِ خدا
محمدؐ سے مُبغض ہوا جو لئیم — وہ لاریب مردود اہلِ جحیم
بِلا حُبِّ آلِ شفیعُ الانام — خدا کی قسم ہے عبادت حرام
کرین کیون نہ اونکی بھلا ہم نیاز — کہ مذکور دائم وہ ہین درنماز
نہو یاد اونکی اگر در نماز — تو مردودِ ایزد وہ ہے اہلِ راز
جو ہے موذیئے اہلِ بیتِ عظام — وہ در اصل موذیئے خیرُ الانام
وہ مُرتدّ کافر بلا اشتباہ — وہ ہے لائقِ لعن شتام و بیگاہ
مُفصّل وہ نجمُ المبین مین عیان — ولے مختصر ہے یہان پہ بیان

اعلم ایّھا اللبیب الصّادق والمحب لاریب لواثق انّ حقیقۃ الایمان ماھی الا محبۃ الرحمن کما ھو مصرّح فی کتاب اللہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ومحبّتہ موقوفۃ علی محبّۃ حبیب اللہ وھذا ایضًا مصرّح فی کلام اللہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ومحبّۃ حبیبہ خازن خزائن اللہ موقوفۃ علی محبۃ اھل بیت رسول اللہ کما قال اللہ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی فی فرضیّۃ محبتھم علی الوری قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قال الامام مصباح الظلام فی مفاتیح الغیب والعلامۃ القرطبی فی سورۃ شوری رضی اللہ تعالٰی عنھما

الحسن والحسین ریحان الحسین قرۃ اعین سبطا الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم علیہ ملاء الخافقین
وعلی لہ واحدا بہ انوار الدارین ثم صرح العلامۃ فی التحریر والتحبیر بالعشرین
ھذا ما لخص ما فی نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین

وہ حسنین ہیں شاہِ دارین ہیں ۔ وہ دارین میں شاہِ کونین ہیں
وہ حسنین ہیں قرۃ العین ہیں ۔ وہی سرِّ ایجادِ کونین ہیں
وہ ثقلین کے نورِ عینین ہیں ۔ وہی ہادیِ جملہ ثقلین ہیں
جو اہلِ جنت میں سردار ہیں ۔ تو انکے قدم پر وہ سردار ہیں
جو اقدام انکے پہ سردار ہیں ۔ وہ سردارِ جنت میں سرشار ہیں
وہ سرشار کیا بلکہ ہشیار ہیں ۔ وہ ہشیار احمد کے مختار ہیں
جو مختار انکے وہ دلدار ہیں ۔ وہی لائقِ دیدِ غفار ہیں
محبانِ حسنین اطہار ہیں ۔ جو ہیں انکے منکر وہ کفار ہیں
یہ وہ ہیں کہ جنپر رسولِ خدا ۔ کیا اپنا فرزند بیشک فدا
وہ مرآت احمد بسے پُرصفا ۔ وہ ساقیِ امت بروزِ جزا
جو مرکوب اونکے شہِ دوسرا ۔ تو کب اونکی توصیف ہو کچھ ادا
کہ تحقیق ایمان وہ حبِ خدا ۔ ہے توحید و تفرید بے استرا
ولے حبِ ایزد وہ موقوف ان ۔ علی حبِ احمد شہِ مرسلان
وہ حبِ محمد جو موصوف ہے ۔ علی حبِ حسنین موقوف ہی
تو حبِ خدا حبِ حسنین ہی ۔ یہی حبِ ایمانِ ثقلین ہے
نہ ہو دل میں گر حبِ آلِ رسول ۔ تو ہرگز نہ حبِ خدا ہو قبول

ملخص ما فی عم المبانی لرجم الشیاطین

ہوا جسکا اِس دار سے انتقال ... بحبّ ہمہ آلِ اہلِ نوال
وہ ہے مومنِ تائبِ ذی کمال ... مُبشّر وہ با جنّتِ بے زوال
جو ہے قابضِ رُوح جملہ انام ... مُقرّب فرشتہ بصد احترام
وہ دے اوسکو مژدہ بعیشِ جنان ... تو پھر وہ کرے قبضِ روح و روان
جو ہین از ملائک وہ منکر نکیر ... وہ شکلِ مُہیب و وہ شکلِ نذیر
وہ دین اوسکو لابد بشارت ضرور ... کہ ہی تیرا مسکن جنان با سرور
وہ جنّت ہین جاوے بسے شادمان ... کہ چون نو عروسان سوئے شوہران
دو در باز در قبر ہون از جنان ... وہ ہو روضۂ جنّتِ جاودان
مزارِ ملائک وہ قبر منیر ... وہ ہو مہبطِ رحم و فضلِ قدیر
کہ مقبور اوسمین بحبِّ جنان ... وہ ہی اہلِ سنّت ز جملہ مہان
جو دنیا سے گذرے کوئی گر بشر ... کہ ہو بغض کا اوسکے دلمین اثر
وہ ہو مُبغضِ اہل بیتِ عظام ... نہ توقیر اونکی سے ہو شادکام
کرے وہ بیان جسسے تحقیر ہو ... کہ آلِ نبی کی وہ تصغیر ہو
وہ موذی ہے ذاتِ رؤف و رحیم ... تو لاریب کافر وہ اہلِ جحیم
قیامت کے محشر مین ہو آشکار ... کہ ما بین دو چشم اوسکے نگار
یہ مایوس از رحمتِ کردگار ... کہ ہی اِسکا ماوائے دار البوار
نہ سونگھے یہ بوئے جنان زینہار ... جہنّم مین جاوے فبئس القرار
نہ کچھ کام آوے اُسے اے فہام ... صلوٰۃ و زکوٰۃ و نہ حجّ و صیام

ان نبینا شفیع الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام قال من مات علی حب آل محمد مات تائبا
الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل
محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ
کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی
الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی
حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ
مکتوبا بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ تعالی الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا
الا ومن مات علی بغض آل محمد لا یشم رائحۃ الجنۃ وایضا قال سید الانام علیہ الصلوۃ
والسلام الزموا مودتنا اہل البیت فان من لقی اللہ عز وجل وھو یودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا
والذی نفسی بیدہ لا ینفع عبدا عملہ الا بمعرفۃ حقنا رواہ الطبرانی فی الاوسط رضی اللہ عنہ

للہ در کمو یا آل یاسینا	یا انجم الحق اعلام الہدی فینا
لا یقبل اللہ الا مع محبتکم	اعمال عبد ولا یرضی لہ دینا
بکم اخفف اعباء الانام بکم	بکم اثقل فی الحشر الموازینا

قال نبینا فی حق الحسنین علیہ الصلوۃ والسلام الدائمین وعلی آلہ واصحابہ انوار الدارین
من احبہما فقد احبنی ومن ابغضہما فقد ابغضنی رواہ ابن عساکر عن ابن عباس علیہم
رضوان اللہ ملک الناس ومن علامات المحبۃ کثرۃ ذکر المحبوب علی الدوام لقولہ علیہ
افضل الصلوۃ والسلام من احب شیئا اکثر من ذکرہ وقال فی الشفا ونسیم الریاض من استخف
نبینا او احدا من الانبیاء او ذکر ما فیہ تحقیرا او اہانۃ لہم او اذاہم فی حیاتہم او بعد مماتہم
کاذیۃ بعض ذریتہ او اقاربہ علیہم الصلوۃ والسلام فھو کافر عند اہل الاسلام ھذا

وہ جبریل جو خادمِ مصطفا
تو اونکی زبان سے خدائے جہان
کیا پیشِ خیر الوراسب بیان
کیا حکمِ اُمّت کو پھر بیگمان
وہ ذکرِ شہادت کیا پھر عیان
ہوئے پھر وہ گریان زخون جہان
مُفصّل یہ نجمُ المبین مین نگار
توکیونکر وہ مردود ہین منکرین
نعم اونکے دلمین نہین حب داد

وہ دیگر ملائک جو اہلِ سما
زمان و مکان اور دیگر نشان
ہوئے اوسے نالان شہِ مرسلان
کرو گریہ حسنین پہ با جنان
علیؑ ولی نے بہ پیشِ مہان
کہ لا بد محبت کا ہے یہ نشان
یہان جزوِ ثانی مین ہوا آشکار
ازین سُنتِ سید المرسلین
تو لا بد وہ منکر ہوئے نامراد

خپوری جو خفاش ہین وہ ضریر
تو دیکھین نہ ہرگز وہ مہرِ منیر

اخوانی محبۃ اھل البیت من اعظم الوسائل ۔ لنیل فخر الجاہ بالعز والفضائل ۔ والقربی الی فاطمۃ الزہرۃ الاوائل والاواخر ۔ والمبعوث من اطیب العناصر واشرف القبائل ۔ صلی اللہ علیہ بحسب حسنہ والشمائل ۔ وسلم تسلیما علی وفق یمنہ والخصائل ۔ کیف لا وقد قال اللہ فی شانہم ویطہرکم تطہیرا ۔ ووقی لہم الشراب ۔ فزال عنہم الاضطراب ۔ فقال مرحبا بالاحباب ۔ لا تخشوا الیوم حزنا ولا تکدیرا ۔ فہم قائمون فی خدمتہ متلذذون فی حضرتہ متقلبون فی نعمتہ ۔ یکسرون جبارا و یجبرون کسیرا ۔ یوفون بالنذر و یخافون یوما کان شرہ مستطیرا ۔ اخلاقہم القنوع وشعائرہم الخشوع ۔ وافعالہم السجود والرکوع یطوون الضلوع علی الجوع ۔ ویوثرون علی انفسہم سائلا وفقیرا ۔ ویطعمون الطعام علی

ولے جو مُحبّانِ آلِ عظام — اگرچہ وہ ہوں مُبتلائے اَثام

تو ہے انکا مسکن وہ دار السّلام — یہ اونکی شفاعت سے عالیمقام

کہ ہیں یہ مُحبّانِ خیرُ الورا — عقولِ وَرا سے یہ ہیں ماوَرا

مُحبّانِ حَسنینِ اہلِ عطا — جو پروانہ حَسنین پر ہیں فدا

تو کیونکر محمّد شفیعُ الورا — نہوں انسے راضی بہر دوسرا

یہ جب تک نہ جاوین بدارُ القرار — تو رب وہ راضی نہوں زینہار

قال فی منہجِ الروض الازہر فی بیان اہل البیت الاطہر روی الغسانی مرفوعًا انما سُمّیت فاطمۃُ فاطمۃَ لان اللہ قد فطمہا وذُرّیتہا او مُحبّیہا عن النار ای خلّصہا وخلّصہم عن دار البوار وقد ثبت مرفوعًا بہذہ المبانی وبموافقۃ المعانی ایضًا ان اللہ قد فطم بنتی فاطمۃ وولدیہا ومن احبّہم من النار انتہی کیف لا وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام فاطمۃ بضعۃ ای قطعۃ لحم منی فمن ابغضہا ابغضنی رواہ البخاری علیہ رضوان اللہ الباری

حدیث جو مذکور بہرِ بتول — وہ ہے نوع مرفوع قولِ رسول

کہ اسواسطے فاطمہ اونکا نام — کہ ہے فَطم لابد رہائی مدام

تو یہ اور انکی جو اولاد ہیں — مُحبّین انکے جو دل شاد ہیں

تو ہے نار سے انکو دائم خلاص — کہ لاریب یہ مُخلِصینِ خواص

نہ زنہار کچھ اونکو دوزخ سے کار — کہ ہے نارِ دوزخ خلو اونسے فرار

تو جو مانعِ ذکرِ حَسنین ہے — وہ مردود نمرود پُرشین ہے

کہ نازل کیا حق نے ذکرِ حُسین — وہ ذکرِ شہادت جو باسرّ زین

هي النبوية العظمى وتدعى | بفاطمة اذا هم يجول
على كل الورى فضلت بعزم | البتول الفتى ليس له السبيل
فامدادها في الكون عمت | ولي منها بها حظ جزيل
علاك بها اذا ما اشتد كرب | واسقاك الردا احبط جليل
فاني كلما عظمت خطوبي | وآل الكرب عني لا يحول
وناضلني الزمان ورام سلا | ورام به على ضعفي يصول
اؤم رحابها فيزول ما بي | ويأتي ما به تشفي الغليل
وليس لفضلها حصر ولكن | بمدح جنابها يرجى القبول
ولو اني ملأت الكون مدحا | لكنت مقصرا فيما اقول
على خير الانام وآل بيت | صلوة الله ما هبت شمول

محمد علی فاطمہ نور عین | شہیدان اکبر وہ حسن و حسین
یہ ہین نور ایمانکے خمسہ حواس | نہین بل یہ ایمانکے لا بد اساس
کہ یہ جزو و کل جملہ اصل اصیل | یہ نور خدا ہین بحجت جلیل
تو انکی مددسے ہمہ مرسلین | علی حسب رتبہ ہوئے فائضین
اسیطور سے تا بروز حساب | ہمہ اصفیا انسے ہون فیضیاب
کہ یہ قطب امداد ہین بالیقین | دوائر ہمہ اولین آخرین
یہی ذات ہی اسم اعظم ضرور | یہی سر باطن یہ سر ظہور
تو نام محمد جہان بزنگار | ملون چشم او سپر کرون جان نثار
زبان پر جو گذرے محمد کا نام | لبین اوسکو چومین بصد احترام

حبّه مسكينا ويتيما واسيرا ؛ وقد غضوا الابصار واخرسوا الافواه ؛ وعفروا الوجوه والجباه وقالوا الفقرائهم قولا ميسورا انما نطعمكم لوجه الله لا نريد منكم جزاء ولا شكورا ؛ فزادهم من شراب حبّه كؤسا ؛ فاستجلوا من انوار وصاله شموسا ؛ ثم برزت لهم الدنيا بزينته عروسا ؛ فقالوا انا نخاف من ربّنا يوما عبوسا تعبس فيه الوجوه قمطريرا . ذلك يوم يا له من يوم ؛ يتحيّر من هوله كل قوم ؛ ولا يبقى من شدّته سنة ولا نوم ؛ فوقهم الله شرّ ذلك اليوم ؛ ولقاهم نضرة وسرورا ؛ اخترقوا حجب الانوار . وفازوا بجوار الملك الغفار ؛ في جنات تجري من تحتها الانهار ؛ تخدمهم الملائكة فيها مساء وبكورا ؛ ويطوف عليهم ولدان مخلّدون اذا رأيتهم حسبتهم لؤلؤا منثورا ؛ لا يحزنهم الفزع الاكبر يوم القيامة ؛ ولا تلحقهم من الحسرة والندامة يستبشرون بعد سفرهم بالسلامة ؛ ثم يقال لهم اذا سكنوا غرفا وقصورا ؛ ان هذا كان لكم جزاء وكان سعيكم مشكورا ؛ احضرهم في حظائر قدسه وسقاهم بقدح سرائر انسه ؛ من ادنان الدنّ شرابا طهورا شعر

لآلِ البيتِ عزٌّ لا يزولُ — وفضلٌ لا تحيطُ بهِ العقولُ
وإجلالٌ ومجدٌ في سامي — ومقدارٌ ما لغايتهِ وصولُ
وفي التنزيلِ بالتطهيرِ خصّوا — ومدحُهم بها شهدَ الرسولُ
لهم عزٌّ وسلطنةٌ وجاهٌ — ودامَ لهمْ من اللهِ القبولُ
بدورُ الدينِ هم ما قد تجلّت — تكادُ الشمسُ من خجلٍ تزولُ
زكوا أصلاً بنسبتهم وفرعاً — يطيبُ الفرعُ ما طابتْ أصولُ
معاذَ اللهِ أن أخشى نكالاً — ولي في حبّهم باعٌ طويلُ
أليسَ عظيمةُ المقدارِ منهم — وإنّي في محبّتها دخيلُ

ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فی کتابہ قولاً جمیلا واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا وقال اللہ لھذہ الامۃ یحبھم ویحبونہ بغایۃ الھمۃ والفرق بین الخلۃ والمحبوبیۃ تلا امنرا کما بین العرش وتحت الثریٰ لان المحبوبیۃ مخصوصۃ بسید الاولین والآخرین لا مدخل فیھا لاحد من سائر الانبیاء والمرسلین ولا لفرد من الملائکۃ المقربین صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین الا منھا لھذہ الامۃ المرحومۃ من الحظوظ الوافرۃ المقسومۃ تطفلا بحبیب اللہ الملک العلام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام

شعر

ای با علو ہمت تو آسمان زمین
وی گام اولین تو بر چرخ ہفتمین

تقدیر بر کشید بمیزان ہمتت
از پر پشہ بودہ سبک پایۂ زمین

ای تیر دیدہ دوز تو از کیش ما زیبت
وی سنجق سیاہ تو خیل مسومین

از شرح لفظ تو دہن نقل پر شکر
وز باد زلف تو نفس عقل عنبرین

پرویزۂ فلک نہ بسودے کف وجود
نام محمد ار نبدے نقش آن نگین

آدم کہ دانۂ ز بہشتش بدر فگند
از خرمن شفاعت تو ہست خوشہ چین

محبوب حق شد آنکہ ترا کرو پیروی
حق داد چاکران ترا منصب چنین

وقال اللہ قولاً کریما وکلم اللہ موسیٰ تکلیما وقال لھذہ الامۃ فاذکرونی اذکرکم ومن ثم قال اھل السنۃ رضی اللہ عنھم ان الفرق بین التکلیم والمذکوریۃ کما بین العمومۃ والخصوصیۃ لان الاول من مقام المحبین والثانی من مرام المحبوبین فالکلیم ذاکر والامۃ من المذکورین کما ھو مصرح فی کلام رب العالمین فستعرف بعون اللہ المتین کیف لا وقد قال فی نموذج اللبیب فی خصائص الحبیب وکذا فی کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ ما من نبی لہ نبوۃ خاصۃ فی امتہ الا وفی امۃ نبینا شفیع الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام من نبأ نبوا

وہ عشقِ خدا ہے اسی نام پر	یہی ورد میرا بشام و سحر
خدایا طفیلِ محمد رسول	طفیلِ ہمہ آل و اہلِ بتول
طفیلِ تمامی صحابہ فحول	یہ مسئولِ قلبی تو کیجو قبول
کہ چشمانِ صدّیق سے ہو نصیب	مجھے در دو عالم لقائے حبیب

خیوری اگرچہ ہے شرمسار
ولے فضلِ ایزد کا اُمّید وار

بیانِ فضیلتِ اُمتِ سیّد الانام ؛ علیہ اطیب الصّلوٰۃ وازکی السّلام ؛ ومنقبتِ حضراتِ اولیائے عظام ؛ وسجداتِ عُشّاقِ فخام ؛ برآستانۂ محبوبانِ ملکِ علاّم ؛ قدّس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم باللطفِ والانعام ؛ ؛

یہ اُمّت جو خیرُ الاُمم لاکلام	یہ عالی ہمم ہے یہ عالی مرام
جو اسمین ہے اولیائے عظام	تو ہے اونکا نبیون سے برتر مقام
وہ روح اللہ عیسےٰ کلیم و خلیل	ز روئے نبوّت یہ گرچہ اصیل
ولے جو طفیلئے خیرُ الانام	تو انکو ملے اونسے عالی مقام
یہی شرفِ متبوع کا اقتضا	کہ تابع نہ متبوع سے ہو جُدا
جو تفصیل اسکی ہے آشکار	وہ نجمُ المبین مین جو روئے نگار
ولے مختصر ہین معانی یہان	مُطوّل سے برتر یہ نزد جہان

قال سیدنا عبداللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس فی شرف ہذہ الامۃ متّبعۃ السنۃ ان اللہ جل جلالہ وعلی لعالمین عمّ نوالہ قال لسیّدنا

لِلّٰهِ سَيِّدُنَا النَّبِيُّ الْأَكْمَلُ	لِلّٰهِ بَرْقُ جَبِينِهِ الْمُتَهَلِّلُ
لِلّٰهِ جُودُ يَمِينِهِ الْمُتَهَطِّلُ	أَحْيَا وَأَغْنَى بِالنَّوَالِ عَدِيمَا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا	
لِلّٰهِ مِنْهُ ذَاتُهُ وَحَقِيقَتُهُ	لِلّٰهِ مِنْهُ خُلْقُهُ وَخَلِيقَتُهُ
لِلّٰهِ مِنْهُ شَرْعُهُ وَطَرِيقَتُهُ	فَلَقَدْ جَلَتْ بِشُمُوسِهَا التَّغْيِيمَا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا	
يَا أُمَّةَ الْهَادِي النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى	بِاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نُعَامِلُ بِالْوَفَا
مُتْنَا عَلَيْهِ حَسْرَةً وَتَلَهُّفَا	حَتّٰى نُؤَدِّيَ حَقَّهُ الْمَحْتُومَا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا	
أَوَلَمْ يَكُنْ يَحْنُو عَلَيْنَا مُشْفِقَا	أَوَلَمْ يَكُنْ مُتَعَطِّفًا مُتَرَفِّقَا
أَوَلَمْ يُعَالِجْنَا بِأَنْوَاعِ الرُّقَى	حَتّٰى اغْتَدَى مِنَّا الْعَلِيلُ سَلِيمَا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا	
صَلُّوا عَلَى مَنْ بِالْغُيُوبِ يُحَدِّثُ	وَبِرُوعِهِ الرُّوحُ الْمُقَدَّسُ يَنْفُثُ
مَحْبُوبُنَا وَشَفِيعُنَا إِذْ نُبْعَثُ	فِي يَوْمِ لَا يَدْرِي حَمِيمٌ حَمِيمَا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا	
صَلُّوا عَلَى مَنْ خُصَّ بِالْإِنْبَاءِ	وَأَبُوهُ مَا بَيْنَ الثَّرَى وَالْمَاءِ
ثُمَّ اسْتَمَرَّ النُّورُ فِي الْآبَاءِ	فَتَوَارَثُوهُ كَرِيمَةً وَكَرِيمَا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمَا	
صَلُّوا عَلَى مَنْ شَأْوُهُ لَا يُدْرَكُ	صَلُّوا عَلَى مَنْ شَأْوُهُ لَا يُشْرَكُ

من یقوم فی قومہ مقام ذلک النبی فی امتہ وینحو منحاہ فی زمانہ ولھذا ورد فی الحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وایضا ورد ان العالم فی قومہ کالنبی فی امتہ انتہی قال فی عرائس البیان ان الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ انتہی قال فی الفتوحات المکیۃ بھذہ العبارۃ الزکیۃ ان الشیوخ نواب الحق فی العالم کالرسل علیھم السلام فی زمانھم ورثوا علم الشرائع عن الانبیاء علیھم السلام غیر انھم لا یتشرعون فلھم رضی اللہ عنھم حفظ الشریعۃ علی العموم وحفظ القلوب ومراعاۃ الاداب فی الخصوص **شعر**

مَا حُرْمَةُ الشَّيْخِ اِلَّا حُرْمَةُ اللّٰهِ	فَقُمْ بِهَا اَدَبًا لِلّٰهِ بِاللّٰهِ
هُمُ الْوَارِثُوْنَ بِالرُّسُلِ اَجْمَعِهِمْ	فَمَا حَدِيْثُهُمُ اِلَّا عَنِ اللّٰهِ
كَالْاَنْبِيَاءِ تَرَاهُمْ فِيْ مَحَارِبِهِمْ	لَا يَسْئَلُوْنَ عَنِ اللّٰهِ سِوَى اللّٰهِ

قال فی عیون المجالس خطر علی قلب نبینا علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ العظام ما یفعل اللہ الملک العلام بامتہ ذات الذنوب والاثام فاوحی اللہ الیہ یا سید الانام الی کم تقاسی غم الامۃ فی الصبح والمساء لا اخرجھم من الدنیا حتی اعطیھم درجات الانبیاء انتہی ؛

اَللّٰهُ زَادَ الْمُصْطَفٰى تَعْظِيْمًا	وَقَضٰى لَهُ التَّفْضِيْلَ وَالتَّقْدِيْمَا
وَاَنَالَهُ شَرَفًا لَدَيْهِ جَسِيْمًا	فَهُوَ الْمُتَمِّمُ فَخْرَهُ تَتْمِيْمًا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

مَنْ مِّثْلُهُ مَا اَنْ يَّضُرَّ وَيَنْفَعُ	مَنْ مِّثْلُهُ يَدْرَءُ الْعَذَابَ وَيَدْفَعُ
مَنْ مِّثْلُهُ لِذَوِي الْكَبَائِرِ يَشْفَعُ	مَنْ مِّثْلُهُ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

قال الحافظ فی الابریز معزیا الی سیدی عبد العزیز قدس اللہ اسرارہما وافاض علینا
انوارہما ان کل ما اعطی سیدنا سلیمان وسیدنا داود وسیدنا عیسی وسائر الانبیاء
الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اعطاہ اللہ تعالیٰ وزیادۃ لاہل التصریف من امۃ سیدنا
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام فان اللہ تعالیٰ سخر لہم الجن
والانس والشیاطین والریح والملائکۃ وسائر العوالم باسرہا ومکنہم من القدرۃ علی ابراء
الاکمہ والابرص واحیاء الموتی وذلک ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ
ذوی الحکم وکل ذلک من معجزاتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم ذکر اسرارا لا تطیقہا عقول نفوس
ثم قال وسألتہ رضی اللہ عنہ بان اہل التصرف لہم القدرۃ علی اہلاک الکفرۃ ایمکنہم
فلم ترکوہم مع کفرہم فقال رضی اللہ عنہ ان الولی یقدر علی اہلاک الکفرۃ فی آنٍ واحدٍ
ومع ذلک اذا حضر بین معرکۃ المسلمین والکافرین یحرم علیہ ان یتصرف فی الکفرۃ
بشیٔ من تلک القدرۃ وانما یقاتلہم بما جرت بہ عادۃ القتال بضرب السیف وطعن
الرمح ونحو ذلک اقتداء بالنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام

ھذا الملخص من نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

یہ ابریز و دیگر کتب مین نگار
کہ نبیونپہ جو کچھ عطائے خدا
جو ہین اہلِ تصریف عالی مقام
تو اونکو دیا حق نے قدرت مدام
وہ جملہ عوالم کے حکام ہین
مسخر ہوئے اونکے جن و بشر

یہ نجم المبین مین ہے آشکار
تو ولیون پہ اوس سے زیادہ عطا
وہ مرحومہ امت سے ہین لاکلام
کہ اونکے تصرف مین جملہ انام
خلائق ہمہ اونکے خدام ہین
شیاطین جملہ جو در بحر و بر

مُوسٰی وَعِیسٰی وَالخَلِیلُ تَبَرَّکُوا — بِلِقَائِہٖ وَعَنَوُا الَہٗ تَسلِیمَا

صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمَا

زہے رتبۂ اُمّتِ مُصطفا — کہ اوسکے نہین انبیا کو عطا
وہ محبوبِ غفّار ہے بالیقین — طفیلِ محمّد شہِ مُرسلین
براہیم ہین بس خلیلِ خدا — نہ محبوبیت سے وہ اہلِ عطا
تو اون و وہین ہی فرق ای دوربین — ز فرشِ زمین تا بعرشِ برین
یکے اوسکے محبوب و دیگر خلیل — تو مطلوب و طالب یہ نزدِ نبیل
رضائے ہمین اُمّتِ نامدار — وہ مقصود و معبودِ پروردگار

رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُم وَرَضُوا عَنہُ ذٰلِکَ لِمَن خَشِیَ رَبَّہٗ الآیۃ

خدا اُنسے راضی طفیلِ حبیب — وہ راضی خدا سے زہی یہ نصیب
رضائے خدا ہے مُرادِ خلیل — خلیلِ خدا ہے مُحبِّ جلیل
تو محبوب اُمّت کا دیگر مقام — نہ اوسکے خلیلِ خدا یا مرام
وَقَد کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسٰے ضرور — کلامِ خدا سے وہ ہین با سرور
تو اُذکُرکُمُو قولِ ربُّ الانام — برائے ہمین اُمّتِ نیک نام
وہ ہے عام یہ خاص نزدِ فہام — کہ مذکورِ محبوب ہے لا کلام
یہ مذکوریت ہی مقامِ حبیب — تو اُمّت کو اونکے تصدّق نصیب
نہ ہے انبیا کا یہ ہرگز مقام — طفیلی ہوئے اسکے با صد مرام

خیوری جو ہی جا بکہ مُصطفا
وہ لاریب محبوب رَبُّ الوریٰ

کہ ہے اقتدا اسمین بیشک مدام — بذاتِ محمد علیہ السلام
کہ بر وفقِ عادت بسیف و سنان — وہ تھے قاتلِ کافران درجہان
نہ اوس قدرتِ باطنہ سے قتال — وہ کرتے بہ کفار درجملہ حال
توکیونکر کرین اولیائے عظام — خلافِ محمد علیہ السلام

خیوری ولی جملہ محفوظ ہین
خلافِ نبی سے نہ محظوظ ہین

جو تھا حسبِ عادت قتالِ رسول — تو ہین اوسمین اسرارِ رمز و فحول
ازانجملہ یہ سرّ ہے لاکلام — کہ لابد حبیبِ خدائے انام
وہ بر سنّتِ خالقِ کردگار — ہمیشہ بہر حال ہین جان نثار
توجب ذاتِ یکتا سمیع و بصیر — جو ہے وہ علیٰ کلِّ شیئٍ قدیر
نہ ہرگز کرے کافرونکو ہلاک — جو ہین اہلِ اشراک باذاتِ پاک
کہ در حکمتِ خالقِ کردگار — یہ لازم کہ ہو مظہرِ نور و نار
تو ہو کفر و ایمان کالابد ظہور — کہ باطل نہو مظہرِ نار و نور
نہ دنیا مین ہو بولہب آشکار — توکسکو کرے سوختہ غیظِ نار
نہ حکمت کا ہوتا اگر اقتضا — تو کافر کو پیدا نہ کرتا خدا
تو با قدرتِ کاملہ مصطفا — علیہ صلوٰۃ و سلامِ خدا
کرین کسطرح کافرونکو ہلاک — اگرچہ وہ ناپاک بے خوف و باک
دگر سرّ یہ اسمین ہے بالیقین — کہ وہ ذات ہے رحمتِ عالمین
تو پھر قدرتِ کاملہ سے اگر — کرے آن مین اونکو زیر و زبر

وہ بادِ سلیمان ملائک تمام
بھی سائر عوالم جو ہین از انام

توسب پر ہوا حکم اونکا روان
وہ جملہ عوالم پہ ہین مہربان

تواونکی مَدد سے یہ ہین فیضیاب
وہ ناصر یہ منصور بے اِرتیاب

وہ ہین اہلِ قدرت عجب شان مین
کہ مُردونکو زندہ کرین آن مین

دیا اونکو مولا نے ایسی عطا
کہ دین اَکمَہ اَبرص کو فوراً شفا

وہ جملہ عوالم پہ غالب ضرور
نہ ہی اونکے غَلبے مین ہرگز فتور

ہوا اونکو حاصل یہ سب اِحتشام
طفیلِ محمّد علیہِ السّلام

جو باقی ورین امر اسرار ہین
نہ وہ لائقِ فہم و اِظہار ہین

سزاوارِ تسلیم ہے یہ مقام
نہ ہی عقل کا دخل اسمین مدام

کیا مُرشدِ پاک سے پھر سوال
بھی ابنِ مُبارک نے اے خوشخصال

کہ جب اَولیا مین یہ قدرت عیان
بَمَنہج حبیبِ خدائے جہان

کرین جملہ کُفّار کو ہالکین
کہ وہ با خدائے جہان مُشرکین

تو ہے اونپہ ملزوم انکا ہلاک
کہ اونکی حکومت زسمک و سماک

توکسواسطے وہ نہین مُہلکین
ہمہ ذاتِ کُفّار کو اے امین

تو اسطور اسکا دیا پھر جواب
جوابِ مُصفّا زہے پُر صواب

کہ با این ہمہ قدرتِ کاملہ
کہ بر ذاتِ شان دائما شاملہ

وہ جب جائین بہرِ جدال و قتال
کہ ہون اونسے کُفّار بس پائمال

تولابد کرین حسبِ عادت قتال
بسیف و سِنان و تفنگ و نضال

نہ اوس قدرتِ کاملہ سے قتال
کرین کافرونسے وہ درجملہ حال

کہ جو در ردِ اشراک ور مشرکین	خودی کی عفونت بجو ور منکرین
وہ ہو دور اُنسے بطرز صلاح	تو ہون بندگانِ خدا با فلاح

قال فی جمع المیلین من زبر المہرۃ المحققین کالتحبیر والجامع الکبیر والعرائس وروح البیان وشرح الشفاء والتبیان وما اتی بہ علیہ الصلوۃ والسلام من القتال بالحسام ؛ داعیًا باذن اللہ الی دین الاسلام ؛ ومن اجراء الحد وزجرًا علی الآثام ؛ فہو کاصلاح البدن بالعلاج فی الاسقام ؛ والجرح والکی فی بعض الایام ؛ فکان ذلک تحقیقًا لرحمتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ لا تنقیصًا لہا عند ذوی الاوہام ؛ فہو رحمۃ مطلقۃ تامۃٌ ؛ جامعۃ مانعۃٌ عامۃٌ ؛ محیطۃٌ بجمیع المقیدات ؛ حاویۃ من جمیع الجہات ؛ فجمیع المکونات محتاج الیہ فی جمیع الحاجات ؛ فی نعمۃ الایجاد ؛ ومنحۃ الامداد ؛ فہو سر الرحمۃ الاستوائیۃ .. ومظہر الرحمۃ الامتنانیۃ ؛ کما قال اللہ فی کتابہ المبین ؛ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

شعر

سَلَامُ اللّٰہِ مِنَّا بِالْوِدَادِ	عَلَی النُّورِ الَّذِیْ سِرُّ الْفُؤَادِ
فَیَا نِعْمَ الْحَبِیْبُ وَیَا مُرَادِیْ	وَیَا رُوْحِیْ وَمُنْسَکِبَ الْاَیَادِیْ
حَیَاۃٌ اَنْتَ لِلْاَکْوَانِ حَقًّا	فَیَا نِعْمَ الْحَیَاۃُ مَعَ الْجَوَادِیْ
وَسِرُّ السِّرِّ اَنْتَ لِکُلِّ سِرٍّ	وَنُوْرُ النُّوْرِ یَا نُوْرَ الْفُوَادِیْ
وَاَصْلُ الْاَصْلِ اَنْتَ لِکُلِّ وَصْلٍ	وَخَیْرُ الْوَصْلِ فِیْ یَوْمِ الْمَعَادِ
شِفَاءٌ مِنْکَ بَلْ اَنْتَ الشِّفَاءُ	طَبِیْبُ الْقَلْبِ یَا رُوْحَ الْفُؤَادِیْ
وَمَا مَقْصُوْدُ اَہْلِ الْحَقِّ طُرًّا	مِنَ الْاَکْوَانِ غَیْرُکَ بِالصِّمَادِ
وَلَوْلَا اَنْتَ مَا وُجِدَ الْوُجُوْدُ	مِنَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا الْعِبَادِ

کہ ہون جملہ فی الفور وہ ہالکین　　نہ باقی رہے نام از کافرین
تو کیونکر وہ ہو رحمتِ عالمین　　کہ یہ کام رحمت کی لائق نہین
تو اُس ذاتِ رحمت سے ای ہوشیار　　نہو یہ خدا کی قسم زینہار
بہ تسمیۂ ذبح کر تو نظر　　نہ ہی اسمِ رحمت کا اوسمین مقر
کہ ہے اسمِ اللّٰہُ اکبر وہان　　کہ ہو کبریائی کا جلوہ عیان
تو ہی وصفِ رحمت کے وہ بر خلاف　　کہ ہی قہر ظاہر مین وہ صاف صاف
لہذا وہ رحمان و دیگر رحیم　　نہین لائقِ ذبح نزدِ کریم
نعم حسبِ عادت جدا و قتال　　ہوا مصطفا سے جو در جملہ حال
وہ لاریب ہے رحمتِ ذوالجلال　　نہ زنہار ہی اسمین جائے سوال
کہ ہی نفعِ کفار اوسمین عیان　　نہ بطلانِ مظہر وہ ہے بیگمان
تو لاریب اوسکی یہ ظاہر مثال　　نہ ہی اسمین زنہار کچھہ قیل و قال
کسی عضو مین ہو عفونت اگر　　عفونت سے ہو استخوان پر خطر
تو اوسکو کرین قطع اہلِ بصر　　کہ باقی بدن کو نہو کچھہ ضرر
تو یہ قطع ہے عین رحمت مدام　　نہ یہ قہر زنہار نزدِ فہام
اسیطور سے داغ ہے بیگمان　　کسی عضوِ دردی پہ ای نیکدان
تو نفعِ بدن اُس سے مقصود ہے　　نہ کچھہ اُس سے ایذائے معہود ہے
اگرچہ وہ ظاہر مین داغ و بُرید　　ولے اُس سے مقصود نفعِ فرید
اسیطور نافع بلا قیل و قال　　جو صادر ہو مصطفا سے قتال
کہ ظاہر مین ہی قہر بر منکرین　　حقیقت مین وہ مہر ہے بالیقین

وخاطبني مني بكشف سرائري   فقال أتدري من أنا قلت منيتي

فقال كذلك الأمر لكنه إذا   تعينت الأشياء كنت كنسختي

فأوصلت ذاتي باتحادي بذاته   بغير حلول بل بتحقيق نسبتي

فصرت فناء في بقاء مؤبدا   لذات بديمومية سرمدية

فلاح لنا نور الجلالة لو أضا   لصم الجبال الراسيات لدكت

وكنت أنا الساقي لمن كان حاضرا   أطوف عليهم كرة بعد كرة

ونادمني سرا بسر وحكمة   وإن رسول الله شيخي وقدوتي

وعاهدني عهدا حفظت لعهده   وعشت وثيقا صادقا بمحبتي

وحكمني في سائر الأرض كلها   وفي الجن والأشباح والمردية

وفي أرض صين الصين والشرق كلها   إلى أقصى بلاد الله صحت ولايتي

أنا الحرف لا أقرأ لكل مناظر   وكل الورى من أمر ربي رعيتي

بذاتي تقوم الذات في كل ذروة   أجدد فيها حلة بعد حلتي

عبارات أسماء بغير حقيقة   وما لوحوا بالقصد إلا بصورتي

نعم نشأتي في الحب من قبل آدم   وسري في الأكوان من قبل نشأتي

أنا كنت مع إدريس لما أتى العلا   وأسكن في الفردوس أنعم بقعتي

أنا كنت مع نوح بما شهد الورى   بحارا وطوفانا على كف قدرتي

أنا كنت في رؤيا الذبيح فداؤه   بلطف عنايات وعين حقيقتي

أنا كنت مع عيسى على المهد ناطقا   وأعطيت داود حلاوة نغمتي

وما قلت هذا القول فخرا وإنما   أتى الإذن كي لا يجهلون طريقتي

فیا سندی ویا صمدی وعونی
معین الکل فی یوم التنادی

اذا لم تبردوا نیران حبی
بغیث الوصل یا خیر التوادی

منار الشوق تحرقنی قریبا
یصیر القلب قلبا بالرمادی

فخذ باللطف لا تہجر حبوبی
طریحا فی لنواقع والصوادی

علیک من التحیات الوف
صنوف من صلوۃ بالھوادی

عزیزو یہان تک جو تحریر ہے
کہ جسمین وہ قدرت کی تسطیر ہے

تو ہی اوسسے مقصود یہ بیگمان
کہ ہو رد شبہات جملہ کہان

جو ہین منکران حبیب خدا
کرین ہمسری با ہمہ اصفیا

نہون معترض بر شفیع الانام
نہ بر حضرت اولیائے عظام

کہ فانی ہوئے یہ ز حرص وہوا
تو وصف خدا انکا ہے دست و پا

جو ہے قدرت خالق کردگار
تو ہین اوسسے قادر یہ در جملہ کار

یہ لاریب ہین قاتل نفس خویش
بحب خدا ہین یہ با درد و ریش

جو ظاہر مین کفار سے کارزار
نہ یہ اونکا مقصود ہے زینہار

کہ یہ کار طفلان نہ کار کبار
نہ محبوب کبرائے کار صغار

عبادت ریاضت سے یہ باسدا
کہ فانی یہ در حب رب العباد

نہ ہے قتل کفار انکی رضا
کہ در مشہد حق یہ قائم سدا

یہ وحدت وجودی مین سرشار ہین
ہمہ ذات ربی سے ہشیار ہین

تجلی لی المحبوب فی کل وجھۃ
فشاھدتہ فی کل معنی وصورۃ

رعایا پہ تعظیم اونکی ضرور ‏ کریں اونکے حق میں دعائے سرور
چہ جائیکہ اونسے کریں کارزار ‏ کہ ہے اسمیں اضرار در جملہ کار
یہ حکّامِ ظاہر کا ظاہر مقام ‏ کہ ہی اونکی تعظیم ہمیں مدام
تو حکّامِ باطن جو ہیں اولیا ‏ وہ ہیں وارثانِ ہمہ انبیا
تو ہرگز نہ جائز یہ اے ہوشیار ‏ کہ اونسے وہابی کریں کارزار
کہ ہے اونکی تعظیم ہمیں ضرور ‏ جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ شرور
کہ تعظیمِ حکّام اے نیک دان ‏ وہ تعظیمِ خلّاقِ جملہ جہان
یہ الحمدُ للہ میں ہے اے بصیر ‏ کلامِ خدا سے نہو تو ضریر
کہ جو وصف در خلقِ ربُّ الورا ‏ تو ہی اوسکی مدح وہ مدح خدا
کہ وہ وصف پیدا کیا کردگار ‏ تو ہے وصفِ نقّاش صِیفِ نگار

نبوری جو نقّاش موصوف ہی
وہ نقشِ حبیبی سے معروف ہے

قال العارف الصمدانی سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس الله سره النورانی فی البحر المورود فی المواثیق والعهود اخذ علینا العهد مشائخنا قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم ان نقوم لحکامنا اذا وردوا علینا ونقبل ایدیهم ولو جاروا وکما نفعل ذلك مع علمائنا ولو لم یعملوا بعلمهم وذلك لان الله تعالی جعل لهو لاء الحکام والعلماء السیادة علینا فی دار الدنیا ثم قال رائت سیدی علیا الخواص رضی الله عنه یقبل رجل ابن موسی المحتسب فی مصر فاعترض علیه فقیه وقال کیف یلیق بك وانت من اهل الصلاح ان تقبل رجل الظالمین فقال له سیدی وسندی انما افعل معه ذلك

وَکَمْ عَالِمٍ قَدْ جَاءَنَا وَھُوَ مُنْکِرٌ	فَصَارَ بِفَضْلِ اللّٰہِ مِنْ اَھْلِ خِرْقَتِی

اَنَا الْقُطْبُ شَیْخُ الْوَقْتِ فِی کُلِّ حَالَۃٍ
اَنَا الْعَبْدُ اِبْرَاھِیْمُ شَیْخُ الطَّرِیْقَۃِ

قال القطب الربانی والھیکل الصمدانی سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس اللّٰہ سرہ النورانی فی لواقح الانوار بعد تحریر الاشعار وجمیع ما فی ھذہ الابیات انما ھو بلسان الارواح لایعرفہ الامن شھد صدور الارواح من این جاءت والی این تذھب وکونھا کالعضو الواحد من المومن اذا اشتکی فیہ الم تداعی لہ سائر الجسد وذلک خاص بالکامل المحمدی لایعرفہ غیرہ وقد کان سھل بن عبداللہ التستری رضی اللّٰہ عنہ یقول اعرف تلامذتی من یوم الست بربکم واعرف من کان فی ذلک الموقف عن یمینی ومن کان عن شمالی ولم ازل من ذلک الیوم اربی تلامذتی وھم فی الاصلاب لم یحجبوا عنی الی وقتی ھذا ؛-

سُنو اے عزیزو بگوشِ قبول	کہ نزدیکِ اہلِ فروع وصول
رعیّت کو حُکّام سے زینہار	بہر طور جائز نہین کارزار
کہ وہ مَظہرِ عدل ہین در انام	ہوا اونسے وابستہ سب انتظام
فضیلت دیا اونکو پروردگار	رعایا پہ لاریب نزدِ کبار
نہ حُکّام ہوتے اگر آشکار	تو ہوتا نہ دنیا مین کچھ کاربار
سیاست نہوتی اگر در جہان	تو ہوتی رذالت بہر جا عیان
اسیواسطے خالقِ مہربان	کیا خلق حُکّام کو در جہان
کہ ہو اُنکے صدقے سے امن و امان	تو ہو اُنسے مسرور جان و جنان

سلطان برہان سیدنا ابراہیم الدسوقی ۱۲۰

ثَوٰی بِالَّذِیْ یَوْمًا یَقُوْمُ وَیَبْعَثُ | ثَبَتَتِ الْمُرِیْحَۃُ بِالنَّبِیِّ تَغُوْثُ
ثَبَتُ الشَّفَاعَۃِ لِلْوَرٰی یُحَدَّثُ | تَرَۃُ الطَّوَائِفِ لِلَّذِیْ یَتَشَبَّثُ
مَنْ مِثْلُہٗ فِی الْعَالَمِیْنَ مُعَظَّمُ | مَنْ مِثْلُہٗ فِی الْعَالَمِیْنَ مُکَرَّمُ
مَنْ لِلْاِلٰہِ لَدَی اللِّقَاءِ یُکَلِّمُ | مِنْہَا حَبَاہُ مِنْہُ فَدْ یَتَعَلَّمُ

مَنْ لِاِلٰہِ لَدَیْہِ صَارَ عَمِیْمًا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در تفسیر سورۂ الم نشرح فرمودہ کہ نشیمن دوازدہم محبوبِ نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبۂ مثالی کہ تجلیے جمال الٰہی بدن او را آشیانہ خود ساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی در وجلوہ گر شدہ صیدِ دلہا بہ جاذبۂ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشقِ حسن ازلی دیوانہ وار از پے توقع منفعت و استفادہ کمالی از دور دست بجاذبہ کمند او زدہ دویدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند و مشتاق لمعہ از جمال او ئیند و این مرتبہ از ان مراتب ست کہ ہیچ کس را از بشر دست ندادہ مگر بطفیل این محبوبِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و اصحابہ ذوی الحکم برخی از اولیاء امت را شمہ از ان محبوبیت نصیب شدہ مسجودِ خلائق و محبوبِ دلہا گشتہ اند مثل حضرت محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی غوث الاعظم و سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہما

یہ مذکور تفسیر فتح العزیز | نہو اس سے منکر جو اہلِ تمیز
نشیمن جو ہے بارہواں آشکار | بیان اوسکا اسطور پر ہے نگار
کہ محبوبِ ایزد ہے ایسے نازنین | وہ مطلوبِ خالق زہے مہ جبین

حتى فان الخبز والبضايع اذا قلت من السوق وجاع الناس يرسل منادية فينادي للسوقة فيملؤا السوق خبزاً ولحماً ودهناً وجبناً وغير ذلك فبالله يا فقيه هل تقدر انت على ذلك فقال الفقيه لا فقال سيدي وسندي ادبنا مع هولاء انما هو ادب مع الله تعالى الذي ولاهم التصريف في الوجود بالتولية والعزل والحل والربط وغير ذلك انتهى ثم قال اخذ علينا العهد ان لا نزدري من رفعه الله علينا من الاكابر في الدين والدنيا ادباً مع الله تعالى وما رفعهم علينا الا بالحق الحقيق والحكمة البالغة ثم اي فائدة في ازدرائنا لهم مع ان احداً لم يسمع لنا ذلك وهذا العهد يقع في خيانته كثير من الناس فيقولون للحكام اين لهولاء السفلة الضخامة نحن نعرفهم فلان كان ابوه نوتياً وفلان كان ابوه فلاحاً وفلان كان ابوه فراناً ونحو ذلك من الهذيانات فمن اقام هذا الميزان على اهل زمانهم من العلماء والفقراء حرم بركتهم انتهى وقد ورد في الحديث الصحيح (حكم) اذا جاء كريم قوم فاكرموه فكيف لا نكرم حكامنا العظام ونحن في امنهم على الدوام ثم كيف الانكار بالاخيار من الاولياء الكبار وقد قال الله في الاحاديث المقاربة من عادى لي ولياً فقد آذنته بالمحاربة اللهم ثبتنا على الصراط المستقيم بجاه من لا مثل بعدك بالطف العظيم بجاه آله واصحابه دون التسليم

وَاللّٰهِ مِثْلُ مُحَمَّدٍ لَا يَشْبَهُ	وَاللّٰهِ مَوْلَاهُ الْعَوَالِمِ كَيْفَ هُوَ
وُجِدَ الْوُجُودُ بِذَاتِهِ وَبِهِ لَهُ	وُجِدَ الْعُلَا وَبِوَجْهِهِ فَتَوَجَّهُوْا
صِفَةٌ لَهُ ذَاتٌ لَهُ هُوَ اَخْلَصُ	صِفَةٌ عَنِ الشَّيْءِ الَّذِيْ يَنْقُصُ
صِفَةٌ لَهُ حَارَتْ عُقُوْلٌ تَخُصُّ	صِفَةٌ شَرِيْعَتُهُ النَّقَائِصَ تَخْلُصُ

مَا زَالَ فِي الرُّسُلِ الْكِرَامِ كَرِيْمًا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

وہ محبوبیت سے ہوئے سرفراز | مسلمان کرین اونکی نذر و نیاز
وہ چون ذاتِ محبوبِ روشن‌ضمیر | وہ ہین غوثِ اعظم زہے دستگیر
بھی ہی جنسے دینِ نبی کا نظام | نظام الدین از اولیائے عظام
صلوٰۃِ خدا و سلام الٰہ | حبیب خدا پر بشام و پگاہ
کہ جنکے تصدق سے عالی مقام | ملا اولیا کو بصد احترام
ہوا سرّ انکا مقدس ضرور | ہوئے انکے انوار ہمپر وفور

خیوری تو ساجد بقلبِ سلیم
ہمہ وقت پیشِ رسولِ کریم

اظہارِ معذرت با دلیل وطلبِ مغفرت با تمثیل

حبیبی مین ہون غرقِ بحرِ گناہ | گناہونکے سیلاب سے ہون تباہ
نہ عاصی کو تیرے سوا ہی پناہ | تو ہی وِرد میرا بشام و پگاہ
تو کر لطف اپنے سے مجھپر نگاہ | کہ سرسبز باران سے ہووے گیاہ
تو بارانِ رحمت تو عالم پناہ | مین ہون خشک سالی سے خوار و تباہ
شفاعت کر روز و نزدِ الٰہ | کہ ہو شستہ اُس سے یہ روئے سیاہ
اگر طفل آلودہ ہو از براز | ملوث وہ ہو بول سے اہلِ ناز
تو پھینکے نہ اوسکو پدر زینہار | کرے والدہ اوسپہ شفقت نثار
پکڑ آفتابہ کرین شست شو | کہ ہو دور اُس سے نجاست کی بو
کھلا وین اُسے پھر جو اُسکی غذا | کہین اوسپہ گذرا وہ رنج و عنا

نہین بل وہ کعبہ مثالے ضرور | وہ ہی طور تمثال اے ذیشعور
تجلی الٰہی نے با صد صفا | جمالِ الٰہی نے با صد لقا
بنایا اوسے اپنا بس آشیان | بدن اوسکا مرآتِ حق بگمان
وہ اَنوارِ حُسنِ اَزَل اے مہان | اوسی پر نثار و فدا ہر زمان
جو محبوبیت شانِ پروردگار | اوسی ہین وہ ہے جلوہ گر بیشمار
کرے اپنی جذبے سے دلہا شکار | کہ لاکھون مُحبّین دیوانہ وار
جو ہین عاشقِ حُسنِ ازلی مدام | تو ہے اونکا بس اِستفادہ مرام
وہ طالب مَنافع کے ای نیکخو | کرین منفعت کی بسے جست جو
تو وہ دور سے با دلِ بے قرار | کمندِ ولی جو کہ جذبہ شعار
اوسے پکڑ دوڑین وہ بے اِختیار | ولی پاس آوین بصد اِنکسار
کرین آستانہ ولی پر سجود | نہین بلکہ سجدات بہر سعود
کہ مشتاق ہین اوسکے اَنوار پر | وہ عُشّاق ہین اوسکے اَسرار پر
جمالِ ولی پر وہ دائم فدا | وہ مُشتاقِ لَمعات با صد وفا
یہ وہ یکتا محبوبیت لا کلام | کہ حاصل کسیکو نہین اے فہام
نہ اسمین رسولونکا ہرگز مقر | نہ جبریل کا اسمین گاہے گذر
کہ مخصوص یہ بہرِ خیر الانام | یہ اونکے خصائص سے بیشک مدام
مگر شمہ اوسکے ہوا ہی نصیب | طفیلِ شہِ دوسرائے حبیب
بسے اولیا کو جو ہین وہ عظام | اسی خیر اُمّت سے با عزِّ تام
وہ مسجودِ خلقت بلیل و نہار | وہ محبوبِ دلہا بسے نامدار

نہ معبود کم ہے یہاں یہ مقال
کہ ہے خاصہ حادث کا شر و زوال

عباوات میں ہے سے دائم فتور
تو کسطور معبود کم کا ظہور

ربوبیتِ ذاتِ پروردگار
نہیں نقص او سکو کبھی زینہار

قدیمہ صفاتِ خدا لامحال
قدم کے خصائص سے خیر و کمال

تو کیونکر خیوری کو اے ذوالجلال
نہو ذاتِ ربی سے چشم وصال

اگرچہ وہ عصیان مین سرشار ہے
و لے رحم ربی سے بیدار ہے

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِبُقْعَةٍ قَدْ سَيَّهٖ
فِيْهَا مُقِيْمٌ اَنْتَ يَا مَنْجَائِیْ

يَا مُنْتَهٰى اَمَلِیْ وَغَايَةَ مَقْصَدِیْ
يَا عُدَّتِیْ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَاءِ

يَا اُسْوَتِیْ يَا حَسْبَتِیْ يَا عُرْوَتِیْ
فِیْ دَفْعِ غَائِلَةٍ وَّكُلِّ بَلَاءِ

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ بِاَسْرِهَا
وَاَمَانَهَا مِنْ شِدَّةٍ وَّرَخَاءِ

كُنْ لِلْحُجُوْرِیْ شَافِعًا وَّلِسَالِفِ
وَلِخَلْفِهٖ يَا شَافِعَ الشُّفَعَاءِ

اَللّٰهُ يَرْزُقُنَا بِعَيْنِ عِنَايَةٍ
وَبِعَيْنِ جَاهِكَ مَهْبَطِ الْاَنْحَاءِ

هِیَ رُؤْيَةُ الذَّاتِ الْقَدِيْمَةِ مِنَّةً
بِالْقَلْبِ فِی الدُّنْيَا حُصُوْلُ رَجَاءِ

وَبِعَيْنِ رَأْسٍ فِی الْعُقْبٰى مَرْحَمَةً
هِیَ غَايَةُ النَّعْمَاءِ وَالْاٰلَاءِ

صَلَّى الْاِلٰهُ عَلَيْكَ دُرَرَ صَلٰوتِهٖ
وَسَلَامُهٗ مَتٰى اَتَرَ الْغُرَاءِ

وَعَلٰى رُؤُوْسِ الْاٰلِ وَالصَّحْبِ النُّجُوْمِ
فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا لَنَا الْعُظَمَاءِ

اَللّٰهُمَّ اَسِّسْ قَوَاعِدَ الْاِسْلَامِ ٭ بِمَيَامِنِ اُسْتَاذِیَ الْكِرَامِ
وَنَوِّرْ قُلُوْبَ الْمُسْتَفِيْضِيْنَ مِنَ الْاَنَامِ ٭ بِاَنْوَارِ مَحَبَّةِ مَشَائِخِیَ الْعِظَامِ

کرین شفقت و رحم اوسپر نثار
کہین اوسکو معذور ہے از صغار

حقیقت ہماری یہی برملا
خودی کی نجاست مین ہم مبتلا

ہوا نام صادق یہ ہمپر سدا
کہ ہین پیر نابالغ و خودنما

صغائر کبائر سے آلودگان
ملوث بدنیائے دون ہر زمان

کہ اغوائے شیطان سے ہم روسیاہ
نہ ہین سرکشی سے یہ جملہ گناہ

پدر اور مادر سے تو اے کریم
بصد بار زائد شفیق و حلیم

اسیطور ہمپر رؤف و رحیم
بسے مہربان ہے بخلق عظیم

پکڑ آفتابہ شفاعت کا اب
جو ہے آب رحمت سے وہ لب بلب

کرو شست شوئے بدست لطیف
کہ ہون عاصیان اسسے از بس نظیف

غذائے رضا سے ہمین سیر کر
عطائے لقا مین نہ کچھ دیر کر

جو دیکھے گدا جود و انعام تام
تو منعم کا پیچھا نہ چھوڑے مدام

کریما برزق تو جملہ انام
بہر حال پروردہ از لطف عام

یہ خلقت ترے جود و اکرام سے
شب و روز پروردہ انعام سے

منور یہ دل نور ایمان سے
مفخر یہ جان فخر عرفان سے

خدایا بفضل تو امیدوار
ہمہ اہل اسلام لیل و نہار

کہ عقبے مین رکھ ہمکو باعز تام
طفیل حبیبی علیہ السلام

یہی حسن ظنی بسے استوار
بفضل تو اے خالق کردگار

کہ معہود لاریب تیرا وصال
بطرز ربوبیت بے زوال

کہ فرمان ازلی بفضل و کمال
الست بربکمو بالنوال

وہ برکاتِ روزی سے آباد ہون
فتوحاتِ غیبی سے دل شاد ہون
وہ یادِ محمدؐ مین سرشار ہون
وہ سرشار سے حظ بردار ہون
وہ حبِّ حبیبی مین پروانہ وار
کرین جانِ شیرین ہمیشہ نثار
جو حلاج بردار ثابت مدام
نہون عشقِ احمد مین گاہی وہ خام
قیامت کے میدان مین ہون سرخرو
کرین پھر جہان مین وہ یہ گفتگو
کہ دنیا مین عصیان وجور وجفا
نہ از کس ہویدا شدہ مثلِ ما
ولے حبِّ قلبیئ احمد نے آج
عنایت سے ہمکو یہ بخشا ہی تاج
لقائے الٰہی سے مسرور ہین
شرابِ محبت سے مخمور ہین

بیان کرچھوری کمالِ وداد
رضائے خدا جسے بہر عباد

طریقِ حبیبی یہ ہو تو مقیم
کمالِ محبت یہی مستقیم

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ الآیۃ

خلافِ پیمبرؐ کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
نکر سنتِ مصطفا سے مدام
کوئی کار باہر تو اے نیکنام
کہ ہر فعلِ مجبوب محبوب ہے
وہ محبوب لاریب مطلوب ہی

وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَسَدِ الْحَاسِدِیْنَ ۞ یَرُدُّ صَاحِبَہٗ عَنْ مَقَامِ الْمُنْصِفِیْنَ ۞
۞ وَحَسْبُکَ فِیْ ذَمِّھِمْ قَوْلُ الصَّمَدِ ۞ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞

پناہِ خدا اونسے جو حاسدین
وہ نارِ خودی مین جلین مفسدین
حسد کا یہ خاصہ ہے بی عدیل
کہ از پیشِ محسود حاسد قتیل

وَأُسْتَاذِيَّ بِالْحُبِّ الصَّمِيمِ ... وَأَشْيَاخِي ذَوُو الْقَلْبِ السَّلِيمِ
يَكُونُ لَهُمْ لِقَاءُ اللهِ أَبَدًا ... مَعَ الرِّضْوَانِ وَاللُّطْفِ الْعَمِيمِ
وَأَحْيَا اللهُ رَوْضَ قُلُوبِ خَلْقٍ ... بِجَنَّاتِ الْفَيْضِ مِنْهُمْ وَالنَّعِيمِ
كُؤُوسَ الْحُبِّ مِنْ تَسْنِيمِ لُطْفٍ ... سَقَاهُمْ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ

هُمُ السَّادَاتُ فِي الدَّارَيْنِ حَقًّا
خُوَيْدِمُ عَبْدُهُمْ يُحْيَا الرَّحِيمِ

شب و روز یہ ورد ہے بانیاز ... جنابِ الٰہی مین جو ہے کارساز
کہ میرے اساتذ کو اے کردگار ... مشائخ جو میرے وہ ہین نامدار
بہ فیضِ علوم و بہ فیضِ ہُدے ... ہمیشہ تو رکھ زندہ با صد رضا
فیوضات اونکے چو ابرِ بہار ... تو برسا مُحِبّون پہ لیل و نہار
دلِ مُستفیض مودّت شعار ... وہ خندہ رہے اُسسے مثلِ انار
ریاضِ قلوبِ ہمہ خاص و عام ... لیے سبز اُسسے چو دار السّلام
خدایا طفیلِ شفیع الوریٰ ... طفیلِ ہمہ آلِ اہلِ صفا
طفیلِ صحابہ نجوم الہدیٰ ... طفیلِ مُحِبّانِ اہلِ تُقےٰ
تو دے نسلِ میری کو ایسا مقام ... کہ علمِ لَدُنّی سے ہون بامرام
وہ طینی یہ دینی جو ہین اے خدا ... مُرید و تلامیذِ اہلِ وفا
تو دنیا مین ہون مثلِ شمس و قمر ... قیامت مین زائد ازان بیشتر
غمومِ جہان سے وہ محفوظ ہون ... وہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہون
غمومِ جہان دلکا زنگار ہے ... غمِ آخرت نورِ انوار ہے

نہ دنیا مین ایسا کوئی ہے بشر	کہ محسود ہرگز نہ وہ نامور
نعیم خدا ہے جہان آشکار	تو قلبِ حسودان وہان پُر فگار

نعیم محبت تو موجود ہے ؛
اسی سے خُبُوری تو محسود ہے

جنا نین عقائد جو ہین پُر وداد	ہُوَیدا تو کر اونکو بَینَ العِباد
کہ ہون شاہدین اُنپہ اہلِ صفا	شہادت کرین پیشِ مَولا ادا
وہ جب مُعتقِد اونپہ ہون بالیقین	تو خوشنود اُنسے شہِ مُرسلین
عقائد خُبُوریّہ وہ باسداد	وہی اہلِ سنّت کا خوش اعتقاد
وہابی کو توفیق دے گر خدا	تو ہو اون عقائد پہ دل سے فدا
پڑھین اون عقائد کو جو مومنان	تو یہ اِلتجا اونسے ہے بے گمان

کرین خاتمہ خیر کی وہ دُعا
برائے خُبوری برائے خدا

بیان سببِ تالیفِ این سُلالہ از تالیفِ حصیفِ بعضِ رسالہ

سُنو دل سے ای مخلصان یہ بیان	خدا اُنسے راضی بہر دو جہان
کہ نجم المبین جب بفضلِ قدیر	ہوا جلدِ عشرہ مین بدرِ مُنیر
لکھا اوسنے پھر مُوجزِ دلپذیر	مُسمّٰی بہ تبصیر بہرِ ضریر
وہ تنویر یکتا برائے بصیر	عرب کی زبانسے وہ ہین مُستنیر
ہوا پھر یہ الہامِ حق در ضمیر	کہ ہو فارسی مین سراجِ منیر

کہ محسود ہے عیش و آرام مین وہ حاسد جلے نار و آلام مین
وہ بر بسترِ خواب راحت گزین یہ بر بسترِ نار از بس حزین
وہ ہی شکرِ نعمت سے عذبُ البیان وہ یادِ الٰہی سے رطبُ اللسان
وہ ہر وقت ذاکر بذکرِ خدا اوٹھے بسترِ خواب سے با ثنا
وہ حاسد کرے کفرِ نعمت مدام نہ راضی بہ تقسیمِ ربُّ الانام
جو ہے شیرِ زقّوم طعمِ حسد کہ ہون جسّے آلامِ جان و جسد
کرے نوش جان اُسکو لیل و نہار وہ بیداری و خواب مین بیقرار
اوسے تلخیئے نزعِ جان دمبدم جلے نارِ دوزخ یہ وہ ہر قدم
حسد سے جسد جسکا بیمار ہے تو خونِ جگر سے وہ خونخوار ہے
یہ فرمانِ خلّاقِ ربُّ الانام شہِ دوجہانکو علیہِ السلام
کہ کہ تو پناہِ خداوندگار کرے جبکہ حاسد حسد آشکار
تو ہے شرّ اوسکا نہایت عظیم اوسی سے ہوا وہ مُقرب رجیم
کیا ختم سورہ کو ربُّ الفلق حسد پر کہ حاسد رہے پُر قلق
تو معلوم اِسّے ہوا اے امین کہ اُسّے کوئی شرّ بدتر نہین
زمین آسمان مین جو اول خطا حسد ہے وہ ابلیس و قابیل کا
یہ ابلیس کا ورثہ ہی بالیقین ملا جسکو یہ ورثہ ہے وہ لعین
وہ ہی مرضِ مہلک مین غایت سقیم اگرچہ وہ دنیا مین یکتا حکیم
بشارت خدا سے اُسے بیفتور کہ ہے اوسکا ماوی جہنم ضرور
نعم اوسّے وہ باز آوے اگر تو جنت مین جاوے فنعم المقر

تو ہون مطمئن دل ہمہ مومنان	نہ شبہات باقی رہین درجنان
ہوئی اونکی وہ التجا پھر قبول	جنابِ الہ مین بمددِ رسول

اگرچہ خیوری بغمہا غریق
زنیرانِ ہجران دلِ و حریق

ولے اونکے اخلاص کا یہ اثر	کہ تحریر اوسکی ہوئی مختصر
وہ ہی پیشوائے عقائد ضرور	کہ تا سیس اسلام وہ بے فتور
ہوئی جبکہ تحریر اوسکی تمام	صدی تیرہوین ہفت بالائے عام
ز تاریخ شعبانِ خیر الورا	نہم یوم اثنین بے امترا
ولے منصفین سے یہ لابد رجا	جو منصف وہ مقبولِ ربّ الورا
کہ تحریرِ مذکور و مبرورین	بھی تحبیرِ مسطور و پُر نور مین
کرین غور و انصاف سے کچھ نظر	بچشم و داد دیئے خیر البشر
کہ روشن وہ ہی نورِ ایمان سے	کہ ہے مردمک اوسکی عرفان سے
تو لاریب وہ منصفانِ کرام	کرین اوسپہ شکرِ خدائے انام
کہ یہ اعتقادِ سداد و وداد	کہ خوشنود جسسے وہ ربّ العباد
اوسی مین رضائے حبیبِ خدا	وہی سائرِ اصفیا کی رضا
بفضلِ الٰہی بمنجِ رسول	ہوا اہلِ اسلام کو یہ وصول
خصوصاً وہ اسوقت مین ای فہام	کہ جسمین بہت سے منکرانِ لئام
کرین بیشِ عامی وہ انشائے زور	کہ ہے قلب اونکے سے مفقود نور
شب و روز تحقیرِ خیر الانام	ہوا اونکا پیشہ بصد اہتمام

بفضلِ الٰہی بنہج رسول
کیا پھر یہ اَحباب نے اِلتماس
ہوئی تب عنایاتِ ربُّ الاَنام
تو پھر بعض اَحباب نے اِلتجا
کہ ہی جملہ اَبواب مین نظم جو
تو وہ بعض یکجا پہ ہووے نگار
تو اسمین سدید ہ فوائد مدام
پڑھین جب وہ یہ موجز و مُختصر
تو ہو اُنسے راضی خدا و رسول
تولابد بلطفِ خداوندگار
کہ وہ تا بعانِ شفیعُ الورا

مُنوّر رہوا پھر سراجِ وصول
کہ ہوا اوسکا بُنیان اُردو ہاس
تو اُردو ہوا اوسکا با اہتمام
کیا اِسطرح سے بصدق و صفا
بطورِ مُلخّص بطرزِ نکو
پڑھین مومنان اُسکو لیل نہار
برائے مُحبّانِ خیرُ الانام
رہین مُعتقِد اوسپہ وہ نامور
بھی آل و صحابہ جو اہلِ قبول
وہ جنّت مین جاوین بروز شُما
وہ محبوبِ ایزد بلا اِستِرا

خُیُوری جو پروانہ بر مُصطفا
وہ لاریب محبوبِ ربُّ السّما

دیا مجکو توفیق پھر کردگار
ہوا جبکہ کلکتّہ مین پھر گُذر
تو جاری ہوا بر زبانِ فقیر
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الانام
تو جو اِسکے تھے مُنکرانِ طعام
کیا بعض نے اِلتجا یہ عیان

تو اُنسے ہوا بعض یکجا نگار
بشومیّتِ فعلِ شام و سَحر
بیک وعظ یہ اِعتقادِ مُنیر
ہمہ اہلِ اسلام نزدِ فہام
کیا شور سب نے بطورِ لئام
کہ اُردو مین تحریر ہووہ بیان

باب اوّل اِس بیان مین کہ جملہ آباؤ اجدادِ خاتم النبیین- اور سب اُمّہاتِ
جنابِ شفیع المذنبین حضرتِ آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبد اللہ
ہمہ اہلِ توحید مومنین- ہمہ اربابِ عنایت اصحابِ ولایت بعضے
رتبۂ نبوّت سے فائزین- اور اِس باب مین بارہ وصل ہین بہرو صلین
وصل پہلا اِس آیت پُر درایت کے معنے مین سائے موقنین کہ اَلَّذِی
یَرٰیکَ حِیۡنَ تَقُوۡمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیۡن اور اِس بیان مین کہ
آزر عمّ خلیل ہے باوضحِ براہین صلواتُ اللہ علی نبینا وعلیہم ابدَ الآبدین

خدایا مجھے تیری توفیق سے | تو کر اہلِ تحقیق و تنمیق سے
کہ اُمّید کا غُنچۂ بستہ دہان | شگفتہ گُلے ہو زبادِ جنان
دماغ یقین ہو مُعطّر مدام | زبوئے دلاویزِ او لعل فام
نہالِ تمنّا یہ ہون اشکبار | کہ ہو خندہ باغِ دلم از بہار
نہ بادِ خزان سے وہ بے نور ہو | دلِ ناظرین اوسے مسرور ہو
وہ نضرت سے ناظر کو بخشے مرام | وہ نُزہت مین یکتا چو دار السّلام
نہو بادِ باطل سے برگش خراب | وہ حقِّ حقیقت سے ہو پُر گُلاب
وہ سرسبز با نخلِ مضمونِ تام | رُطَبہائے مدنی سے مُثمر مدام
حلاوت عقیدے سے وہ رُطبِ تام | زشیرینئ حبِّ خیر الانام
دل وجانِ ایمان کو بخشے قوام | تو ہو کامِ عرفان حلاوت مرام
تو یادِ حبیبی سے دل شاد ہو | جو ہے قلبِ ویران وہ آباد ہو
جسے لرزہ ہے ضُعفِ ایمان سے | قوی تر وہ ہو نورِ عرفان سے

سنین گر وہ ہی ذکرِ مولد کہین / تو ہو اونکا دل اُسسے بریان وہین
سنین گر کہین ذکرِ حسنین ہے / تو لب خشک و دل اونکا بے چین ہے
سنین گر وہ ہی کربلا کا بیان / تو کرب و بلا سے وہ خستہ جنان
سنین گر وہ ہے ذکرِ غوث الانام / بہ تقسیمِ حلوائے پختہ قوام
تو ہون عمرِ شیرین سے وہ تلخ کام / وہ فریاد و گریہ کرین صبح و شام
خدایا طفیلِ رسولِ حبیب / تو دے اونکو از نورِ ایمان نصیب
رکہین دلمین اسطور پہ اعتقاد / کہ ہی وحدہٗ ذاتِ خیر العباد
خدا بعد لاریب اونکا مقام / نظیرِ محمّد نہ ممکن مدام
نہ خوشنود جسسے حبیبِ خدا / تو خوشنود اُسسے نہ ربّ الورا
رضائے خدا ہی رضائے رسول / رضائے محمّد رضائے بتول
خدایا طفیلِ ہمہ آلِ پاک / جو ہین زینتِ اہلِ سمک و سماک
طفیلِ صحابہ ہمہ راشدین / علیہم سلام ہمہ صادقین
عطا کر ز توفیق و لطفِ تمام / برائے ہمہ مومنانِ کرام
کہ حبِّ حبیبی پہ ہون مستقیم / وہ ہون خیر دین سے بقلبِ سلیم

نہوری اسی پر تو کر اب تمام
کہ اے خالقِ ذاتِ خیر الانام

دمِ مرگ لبریز ہو دل کا جام / بحبِّ حبیبِ خیر العظام
لآلیٔ صلواتِ ربّ النعیم / تصدّق وہ بر فرقِ خلقِ عظیم
ہمہ آل و اصحاب پر بھی مدام / دگر اونپہ جو اہلِ حبّ کرام

رہین اوسپہ قائم ہمہ مومنان
ہوا جنکے دل مین وہ خالِ سیاہ

تو اہلِ جنان ہون وہ اہلِ جنان
تو ہو دور اوسنے نہون وہ تباہ

حُضوری کا مقبول ہو یہ سوال
طفیلِ محمد شہِ ذی کمال

اللّٰھمّ یا عالِمَ الغیب والشہادۃ ؛ ویا قاسِمَ التفضیل والسیادۃ ؛ بجاہ حبیبك صاحب الفضیلۃ ؛ والخُلقِ العظیم والوسیلۃ ؛ علیہ افضل الصلوات الجمیلہ ؛ واکمل التسلیمات الجلیلہ ؛ وعلی آلہ ذوی الفضائل الاثیلۃ ؛ واصحابہ اولی الخصائل الجزیلۃ ؛ عَصّمنا من مَوارد الرّدی ؛ وبلّغنا اقصی مقاصد الھُدی ؛ واجعل وداد نبی الانبیاء شانَنا ؛ وابعد عنّا اعتقادَ الذی یکون شانَنا ؛ واخلص بذلك الوداد ضمائرنا ؛ وخصّص بصدق الاعتقاد سرائرنا ؛ واغفر بمودۃ آلہ واصحابہ ذنوبَنا ؛ واستر بمحبۃ اھلہ واحبابہ عیوبَنا ؛ ویسّر علینا مطلوبَنا ؛ وارض عنّا محبوبَنا ؛ واجعلنا ممن یرضی بقضائك ؛ ویستسعد بلقائك ؛ وممن یبتغی رضاك ؛ ویستغنی عمّن سواك ؛

شعر

اَلا یا رسُولَ اللّٰہِ یا افضلَ الوری
وَیا آلَ طٰہٰ اَدرِکونی بنفحۃٍ
وَیا کلَّ اَصحابٍ لنَّبیِّ مُحمّدٍ
وَیا اَولیاءَ اللّٰہِ یاصفوۃَ الملاَ
اِلٰھی بحقِّ الاکرمینَ جمیعِھم
اِلٰھی اَسقِنی مِن رحیقِ ودادِھم

اَغیثُنی فانّی بالمعاصی اَمتّعُ
فَانّی بکاساتِ المنایا اُجرّعُ
اَغیثُوا عبیدًا من خطایاہ یضلَعُ
بفضلِکمُو حُلُّوا العقُودَ وسَعُّوا
اَنِلنی بِھِمْ سُؤلی فانتَ المُوسّعُ
سَریعًا سَریعًا انتَ تُعطی وتَمنعُ

خدایا ترے لُطف و احسان سے — وہ ہو باغ آباد رضوان سے
وہ نظرِ شریرون سے محفوظ ہو — بعینِ عنایت وہ ملحوظ ہو
سپندِ دلِ حاسدِ پُر عناد — وہ نارِ خودی مین جلے ہو رَماد
بلُطفِ خفی و جلی اے کریم — بنورِ حبیبی جو فیضِ قدیم
بسوزِ دلِ فاطمہ دردناک — بحلم و صبوریٔ حسنینِ پاک
وہ حلمی کہ از کانِ خُلقِ عظیم — وہ صبرے زِ وصفِ صبور و علیم
بکرّاریٔ حیدرِ مُرتضےٰ — جو ہم بینواؤن کے مُشکل کشا
ہمہ پنج کو پنج سے دے تو پنج — نہو پنج سے پنج گاہے برنج
جو در ناس ہین پنج میران سنج — وہ ہین سرِّ پنج اور سُریانِ پنج
بحقِّ ہمان پنج بر کنزِ پنج — ہمین سرِّ اونکے سے کر اہلِ گنج

خیوری کو باسرِّ اسرارِ پنج
تو محفوظ رکھ از غمِ ہجر سنج

دکھا حق ہمکو بحقِّ حقیق — کہ دارین مین ہو وہ نعم الرفیق
دکھا راہِ باطل کو باطل سدا — بجا اُستے ہمکو بفضل و عطا
جو نزدیک تیرے صراطِ قویم — صراطِ حبیبی جو ہے مُستقیم
تو رکھ اُوسپہ قائم ہمین اے رحیم — عطا فضل سے کر تو قلبِ سلیم
کہ ہو ذکرِ آبائے خیرُ الانام — بطرزِ صحیح و بصد احترام
نہ کچھ اسمین افراط و تفریط ہو — نہ ہرگز کبھی اوسمین تغلیط ہو
جو ہے لائقِ شانِ خیرُ الورا — وہ اظہر من الشمس ہو بے خطا

اصلاب المصلّین ۝ من مُصلٍ الی مُصلٍ کلهم روساء المسلمین ۝ من آدم الی عبد الله بالتوحید الحمید فائزین ۝ اکثرهم اصحاب الولایة وبعضهم من النبیین ۝ فهو الرائی قیامك فی عالم الاشباح ۝ وانتقال نورك فی عالم الارواح ۝ فی جمیع الموحدین ذوی الصباح ۝ فصارت علیهم لیلة الدنیا کالصباح ۝ ولله در القائل من اصحاب الفلاح

مَا زَالَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مُتَنَقِّلاً	فِی الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ لِیَعْلَا
حَتّٰی لِعَبْدِ اللهِ جَآءَ مُطَهَّرًا	وَمُکَرَّمًا وَمُعَظَّمًا وَّمُبَجَّلًا ۝

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ تسبیحك فی اصلاب الموحدین ۝ ودعواتك فی جمیع حالاتك ودعوة العالمین ۝ اَلْعَلِیْمُ باستحقاقك لعظمة اخلاقك فی الاولین والاخرین روی ابن سعد وابو نعیم والخطیب والطبرانی علیهم الرضوان الربانی بسند جید فی قوله تعالٰی وتقلبك فی الساجدین ای وتقلبك فی اصلاب النبیین بالانفصال والمصلین من مصلٍ الی مصلٍ بالاتصال حتی اخرجتك نبیاً فی هذه الامة واما ما قال بعض المفسرین فی قوله تعالٰی الذی یراك حین تقوم وتقلبك فی الساجدین بانه یحتمل وجوه عدیدة احدها ان المراد به ما کان یفعله صلی الله علیه وسلم فی جوف اللیل من قیامه للتهجد وتقلبه فی تصفح احوال المجتهدین لیطلع علی اسرارهم کما یحکی انه لما نسخ فرض قیام اللیل طاف تلك اللیلة ببیوت اصحابه لینظر ما یصنعون لحرصه علی ما یوجد منهم من الطاعات فوجدها کبیوت الزنابیر لما یسمع منها دندنتهم بذکر الله تعالی وثانیها ان المراد منه تقلب بصره صلی الله علیه وسلم فیمن یصلی خلفه کما قال اتموا الرکوع والسجود فوالله انی اراکم من وراء ظهری وثالثها ان الله تعالی یراك حین تقوم للصلوة بالناس

اِلٰهِي بِهِمْ فَاغْفِرْ ذُنُوبِي جَمِيعَهَا	وَاَهْلِي وَاَحْبَابِي وَمَنْ لِي يَرْجِعُ
وَاَشْيَاخَنَا وَالْمُسْلِمِينَ جَمِيعَهُمْ	فَعَفْوُكَ عَنْ ذَنْبِ الْخَلَائِقِ اَوْسَعُ
آمِتْنَا عَلٰى مِنْهَاجِ اَفْضَلِ مُرْسَلٍ	اِمَامِ الْبَرَايَا مَنْ بِهٖ نَتَشَفَّعُ

وَصَلِّ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً
وَآلٍ وَصَحْبٍ ثُمَّ مَنْ هُوَ يَتْبَعُ

سُنو اے عزیزو بگوش جنان	خدا تمسے راضی ہو ہر دو جہان
کہ آباؤ اجداد خیر الورا	صفی اللہ آدم سے تا انتہا
ز حوا اِلیٰ آمنہ اُمہات	جو ہین مادرانِ شہِ کائنات
ہمہ اہلِ اسلام وہ بے گمان	یہ قرآن و سُنت سے ازبس عیان
نہ ہرگز کوئی اُنمین از مشرکین	ہمہ رحم و اصلاب ہین طاہرین
چنانچہ یہ فرمانِ پروردگار	کتابِ الٰہی مین ایسا نگار

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

قال فی التحبیر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر کتفسیر العلامۃ الماوردی النبیل ؛ وحدائق الحقائق واسرار التنزیل ؛ وتوکل یا سید الکائنات ؛ فی جمیع الحالات ؛ عَلَى الْعَزِيزِ لا یذل من والاہ ؛ ولا یعز من عاداہ ؛ فہو المعز لاولیائہ ؛ والقاہر علی اعدائہ ؛ اَلرَّحِيمِ علی من توکل علیہ ؛ وفوض امرہ الیہ ؛ فہو الکافی لدفع شر الاعداء ونصرہ الوافی للاصدقاء ؛ والسبب لتلک الرحمۃ والتوصل ؛ وامرہ بتحصیل نعمۃ التوکل ؛ الذی یری عزمک الجنانی ؛ ویشاہد قصدک الایقانی ؛ حین تقوم للعبادات ؛ بخلوص النیات ویری تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ؛ ای انتقالک فی

وابي نعيم الخبير والعلامة القرطبي وابن المنير والماوردي والخطيب والفخر الرازي وابن النقيب وابن حجر الهيتمي الاريب وابن المنير اللبيب والجلال السيوطي والسنوسي والتلمساني والامام ابي عبدالله محمد بن خليفة الوشتاني والحافظ محمد بن عبد الباقي بن يوسف الزرقاني وسيد السالكين عبد الوهاب الشعراني وصاحب الفتوحات المكية في تفسيره الكبير بالبحر السنية وغيرهم من المفسرين والمحدثين رضي الله تعالى عنهم اجمعين كما حررنا تفسيرهم في الدرج الشريفة بصنوف حروفهم المنيفة والله الهادي بلطفه الموفور ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور

نہ پوشیدہ نزدیک پروردگار
وہ ہی دیکھتا تجکو ہر حال مین
عبادات مین ہے جو تیرا قیام
جو ہی عالمِ خلق مین جملہ حال
وہ سب جانتا ہی بلا اشتباہ
تقلب ہوا ہے جو تجھ پہ نثار
کہ تھا سیر اسوقت در ساجدین
نمازی جو تھے بندگان خدا
خدا کو وہ کرتے ہمیشہ سجود
اسیطور تھا سیر تیرا مدام
صدف تھے وہ دُردانہ مصطفا
عبادات مین سب سے اعظم سجود

وہ اطوار تیرے جو طور کبار
تو منظور غفار افعال مین
ریاضات سے ہی جو تیرا مرام
جو تھا عالمِ امر مین انتقال
تو ہی شاہدِ حق مین یکتا سدا
دران عالمِ روح با صد وقار
وہ تھی چشم تو مردمک بالیقین
تو انمین رہا نور تیرا سدا
کہ معبود او نکا وہ یکتا ودود
ز صلبے الی صلب اے خوشخرام
وہ تھے حامل نور خیر الوریٰ
کہ مخصوص و منصوص بہر ورود

جماعة وتقلبه فی الساجدین تصرفه فیما بینهم بقیامه ورکوعه وسجوده وقعوده اذکان اماماً لهم ورابعها ان المراد به انه لایخفی علی الله حالک کلما قمت وتقلبت مع المصلین فی کفایة امور الدین فانه لایخالف تفسیرنا المذکور ولایخالفه تحبیرنا المسطور لان قوله تعالی حین تقوم شامل لجمیع العبادات الجسمانیة وقوله وتقلبک فی الساجدین حامل لجمیع المقامات الروحانیة ؛ فلا نزاع ههنا لاهل الانصاف . ولا یخفی علی اللبیب الاریب ذی الانصاف ما فی تلک الوجوه من سخافة المعانی ؛ واعدام حصافة المبانی ؛ فقول القائل انه لایجوز حمل المشترک علی کل معانیه عند البصیر ؛ عائد علی تلک الوجوه لا علی تفسیرنا المنیر ، لان هذا موجب لاعمال بعد الاهمال ، بخلاف الملحدین ارباب الضلال ؛ فانهم من نسزافة نبینا ذی النوال وطهارة نسبه مبدء النجابة والکمال ؛ یفرون الی شذائذ الروایات فلهذا یتشبثون بالاوهام والاحتمال القبیح ، ویحرفون عن التفسیر الحق الحقیق الصریح انتهی قال فی منهل الصافی خصائص المصطفی علیه الصلوة والثنا وقد اتفق علی تفسیر وتقلبک فی الساجدین ؛ ای انتقال نور سید المرسلین فی اصلاب المصلین ؛ من سیدنا آدم الی سیدنا عبد الله کلهم علی ملة التوحید والاسلام علی نبینا وشفیعنا وعلیه اطیب الصلوة والسلام . حضرات ائمة الامة ؛ اصحاب النقد ارباب السنة ؛ من السلف الصادقین والخلف المعتمدین ؛ کسیدنا عبد الله بن عباس وکعب الاحبار ؛ وابن مسعود ووهب بن منبه من الاخیار ؛ وعائشة الصدیقة وفاطمة الزهرا ؛ وابن محیص وعلی المرتضی ؛ وربیعة بن حارث وانس بن مالک ؛ وعبد الله بن عمر سید المسالک ؛ وسدی ومجاهد وابن جریر ؛ وابن جریج

توکل تو کر تو اسپہ درجملہ حال — وہ رائی تو مرئی زہے خوشخصال
توکل کیا اوسپہ جسنے مدام — وہ لاریب فائز بجملہ مرام
وہ لاریب ایسا عزیز و رحیم — بفضلِ قدیمی بلطفِ عمیم
کہ اوسکا مقرب نہووے ذلیل — ہمیشہ مُعزز وہ دائم جمیل
عدوتونپہ دائم وہ قہار ہے — ہمہ اولیا کا وہ دلدار ہے
وہی ناصرِ اولیائے کرام — وہ منصور دائم بصد احترام
توکل کرے اوسپہ جو نیکنام — کرے اُسپہ تفویضِ جملہ مرام
تولاریب اُسپر خدائے قدیم — بفضل و عنایت رؤف و رحیم
جو ایسا مددگار درجملہ حال — وہ حامد تو محمود باصد کمال
تو کیا غم تجھے یا شفیع الانام — تو محبوبِ ایزد علیک السّلام
یہ تفسیر تحبیر سے ہے بیان — بھی دیگر تفاسیر مین ہی عیان
جو تفسیرِ ماوردیئے نیکدان — حدائق وغیرہ مین بھی بیگمان
بطورِ مُلخص یہان آشکار — مفصل وہ نجم المبین مین نگار
وہ معنے جو آیت کا مذکور ہے — دلِ مومنان جسسے مسرور ہے
وہ نزدِ ائمہ یقیناً صحیح — وہ بیشک ملیح و وہ ازبس ملیح
ہوئے مُتفق اوسپہ جملہ عظام — جو ہین اہلِ تحقیق و تدقیقِ تام
مُفسّر محدّث جو عالی مقام — شناور جو اِس بحر مین ہین مدام
تو مقبول تفسیر اونکی ضرور — نہو اُسسے منکر جو اہلِ شعور
کہ وہ اہلِ تحقیق و تطبیق ہین — وہ اُس امر مین اہلِ توفیق ہین

نہ مخلوق لائق برائے سجود | وہی اسکے لائق اُسی سے یہ بود
وہی ایک مسجود معبود ہے | سوا اُسکے ہرگز نہ مسجود ہے
اسیواسطے ہے قولِ کریم | کہ لاریب ہے شرک ظلمِ عظیم
یہ سجدہ جو اعظم عبادات مین | تو ہی فعلِ توحید آیات مین
یہ فرمانِ ایزد کہ فِی السّاجِدِین | تو مقصود اِسسے کہ وہ مومنین
وہ کامل مکمّل ہمہ اہلِ دل | دران جملہ نورِ تو شد منتقل
زمسجود آدم عَلَیہِ السّلام | زحوّائے اُمّ ہمہ خاص و عام
الیٰ ذاتِ عبداللہ و آمنہ | جو ہین مظہرِ رحمت کا منہ
ہمہ پاک از کفر وہ طاہرین | تو مسجود او نبین وہ تھے ساجدین
تو پیدا مکان مین ہوا لامکان | جو تھا کُنتُ کَنزاً کا سِرِّ نہان
دَنٰی سے تَدَلّٰی ہوا جب عیان | تو | ہوا قابَ قوسین سی تب نشان
وہ محراب ابرو ہوا در جہان | تو اَسرارِ اَدنٰی سے روشن جَنان
فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ کا بیان | سُویدائے دل پر ہوا بس عیان
نبیُّ النَّبیین پیدا ہوئے | تو اہلِ سما ارض شیدا ہوئے
خدائے تو بیشک سمیع و علیم | بسمعِ قدیمی بعلمِ قدیم
جو تسبیح و تہلیل تیری مدام | باَصلاب و اَرحام تھی صبح و شام
جو تیری مناجات در جملہ حال | جو دعواتِ خلقت ہمہ قیل و قال
یہ سُنتا ہے سبکو بلا امترا | وہ دانائے اسرارِ جملہ وَرَا
ترے حال سے ہے وہ دائم علیم | کہ ہے وصف تیرا وہ خلقِ عظیم

وہ ناظر کرے اوسمین دائم نظر	تو دیکھے وہ خود کو ز نورُ البصر
وہی یکتا منظور و ناظر مدام	یہ مرآت پردہ برائے عوام
تو اکرام و تعظیم خیر الورا	بھی توقیر و تفخیم اونکی سدا
جو تطہیر و تقدیس اونکی مدام	خدا نے کیا ہے بصد احترام
وہ تعظیم ایزد بلا اِستِرا	وہ تقدیس قدّوس ربّ الورا
کہ وہ سرِّ احدیّت کردگار	بحُبِّ حبیبی ہوا آشکار
وہ حُبِّ خدا ہے ز سر تا قدم	قدم پر فدا ہے ادائے قدم
خدا کی خدائی وہ جملہ نعم	ہویدا اوسی سے بطرزِ حکم
وہ مطلق مقیّد سے جلوہ نما	وہ اطلاق و تقیید سے ماورا
نہ اوسکے سوا ہی کوئی دوسرا	محمدؐ وہ محمود ہے برملا

خیوری یہ ہے بحر سرِّ عمیق
درین ورطہ فلکِ نہی شد غریق

تو کر ذکر آبائے خیر الورا	فدا اونپہ ہے خیر دینِ خدا

قال فی اسرار التنزیل و تقلبک فی الساجدین معناہ ان نورہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتقل من ساجد الی ساجد من سیدنا آدم علیہ السلام الی ان ظہر صلی اللہ علیہ وسلم فالآیۃ دالۃ علی ان جمیع آبائہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین وحینئذ یجب القطع بان والد سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ما کان کافرا وان آزر لم یکن والدہ بل کان ھو عمہ لان العرب تسمی العم ابا و بلغتہم نزل القرآن الشریف فلھذا جاء لفظ الاب لآزر فی الفرقان المنیف

یہ اسرار تنزیل ہین اے پسر	کہ معنا جو آیت کا اسطور پر

نہین جو کہ اُس علم سے ماہرین | اگرچہ وہ عُلما سے دور بین
تو اِنکار اونکا نہ ہرگز قبول | وہ مجہول معزول نزدِ فحول
یہی امر معمول اصلِ اصول | ہوئے مُتفق اسپہ اہلِ وصول
چہ جائیکہ معنے جو مذکور ہے | صحابہ سے لاریب ماثور ہے
وہ از ابنِ عبّاس منقول ہی | علیؓ و لی سے وہ موصول ہی
وہ از ابن مسعود مسعود ہے | وہ ابنِ عُمر سے بھی محمود ہے
وہ صدّیقہؓ و فاطمہ سے عیان | وہی ابن مالک سے روشن بیان
بھی سدّی مجاہد وہ ابنِ جریر | بھی ابنِ جُریج و وہ ابنِ مُنیر
دگر ابنِ منذر بھی ابنِ حجر | دگر فخرِ رازی جو اہلِ خبر
جلالِ سیوطی وہ ابنِ خطیب | بھی وہ تلمسانی جو از بس لبیب
بھی ماوَردی و قرطبیٔ شہیر | سنوسی و زرقانیٔ بے نظیر
بھی شعرانی و ابنِ عربی کبار | جو مُنہل سے بالا ہوئے ہین نگار
ہوئے متفق اسپہ وہ ماہرین | کہ آیت کا معنے وہی بالیقین
جو ہی اوسکا منکر وہ بیشک ضریر | وہ جاہل جہالت سے دائم شریر
نہ تحقیق سے اوسکو ہرگز نصیب | کہ محروم ہی وہ ز حُبِّ حبیب
کریما بہ بخشا بران بینوا | کہ ہو فائز فیضِ خیر الورا
وہ اِمدادِ تیری و توفیق سے | وہ ہو اہلِ تصدیق و تحقیق سے
عطا کر تو اوسکو یہی اعتقاد | کہ ہو اِسّے وارین ہین باسداد
کہ لاریب بائی وہ مرئی خدا | حبیبِ خدا آئینہ پر صفا

بالاتصال من مُصلٍ الی مُصلٍ حتی اخرجتك نبیًا فی هذه الامۃ کما اخرجه ابن سعد فی الطبقات والطبرانی فی المعجم الکبیر وابو نعیم فی الدلائل والخطیب فی السابق واللاحق وابن النقیب فی التحریر وغیرهم رضی الله عنهم ؁

فوائد جو ہے بارزہ مُعتبر — بھی درج شریفہ مین اے نامور
تو اونمین مصرّح یہ اے ذی بَصَر — بھی دیگر کُتُب مین یہ ہے بے خطر
کہ معنا تقلّبک فی السّاجدین — اسیطور ماثور ہے بالیقین
کہ اَصلابِ نبیونمین بالانفصال — بھی اَصلابِ لیونمین بالاتّصال
ہوا مُنتقل نور تیرا مدام — کہ تھے وہ نمازی بصدِ اہتمام
وہ آباؤ اَجدادِ خیرُ العباد — ہمہ اہلِ اسلام اَہلِ وداد
وہ بطنًا الی بطن تھے مومنین — نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
کہ ہی ساجدین سے یہ لابد مراد — کہ تھے وہ مُصلّینَ اہلِ سداد
وہ لاریب خاصانِ پروردگار — وہ بیزار از شرک لیل ونہار
کیا نور تیرے نے اونمین گذر — یکے بعد دیگر مین تہا مُستقر
تو پھر حضرتِ خالقِ کردگار — کیا آمنہ سے تجے آشکار
تو پیدا ہوا خاتم الانبیا — تو نورِ خدا ہے تو نورِ ضیا
تو ہادیئے خیرُ الاُمَم لاکلام — تو لاریب ہادیئے جملہ انام
روایت کیا اوسکو ابنِ جریر — خطیب ودگر ابنِ سعدِ خبیر
چہارم وہ بزرِ نُعَیم اریب — سوا انکے دیگر چو ابنِ نقیب
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام — کہ لاریب ہی وہ صحیحُ المرام

کہ لاریب نورِ حبیبِ خدا	شفیعِ خلائق بروزِ جزا
ز آدم الیٰ ذاتِ عبداللہ نیز	ہوا منتقل وہ بطن زِ عزیز
بأصلابِ حضرات جو ساجدین	وہ مُسلِم نمازی ہمہ اے امین
تو دالہ یہ آیت اِسی بات پر	یہ ہی مُثبتِ مُدّعا بے خطر
کہ آباؤ اَجدادِ خیر الورا	ہمہ اہلِ اسلام سب بے اِمترا
تو واجب ہوا اب یہ حق الیقین	کہ مسطور ہوں مُعتقِد مومنین
کہ پدرِ خلیلِ خدا اے خلیل	وہ مومن بلاشک مُطیعِ جلیل
نہ کافر وہ زنہار نزدِ مہان	وہ لابد مُوحّد بصدقِ جنان
کہ آزر وہ عمِّ خلیل الٰہ	یہی امر ثابت بلا اِشتباہ
کہ دستور عربو نکا مسطور پر	کہ بولیں چچا کو وہ بیشک پدر
ہوئی جبکہ نازل کتابِ خدا	زبانِ عرب پر بصد اِہتدا
تو جسطور اونمیں مُروّج کلام	اوسیطور فرمانِ ربُّ الانام
اگر عُرف عربو نکا ہوتا خلاف	تو اظہارِ اِنکار کرتے وہ صاف
نہ ہرگز سمجھتے اوسے خاص و عام	بسا طعن کرتے وہ اوس پر مدام
مخالف جو ہو عُرف کے گر کلام	تو انکار کا ہے وہ لابد مقام
لہذا یہ نازل ہوا از جلیل	کہ آزر وہ در عُرف پدرِ خلیل

قال في درج الدرة الشريفة في طهارة الاباء والامهات المنيفة والفوائد البارزة والكامنه في النعم الظاهرة والباطنة في قوله تعالى في كتابه المبين وتقلبك في الساجدين اي وتقلبك في اصلاب النبيين بالانتقال وفي اصلاب المصلين

فقہائے شافعیہ است رضی اللہ عنہم فقہ در بصرہ از ابی القاسم صمیری گرفتہ
بعدہ از ابو حامد اسفرائی در بغداد اخذ نمودہ حافظ مذہب بود کتاب حاوی
اورا ہرکہ دیدہ شہادت بہ تبحر و معرفتِ تامۂ او دادہ در بلدان کثیرہ قاضی
ماند و بغداد را وطن گرفت خطیب صاحب تاریخ از وی راویست و گفتہ کان ثقۃ
و اورا غیر حاوی تفسیر قرآن کریم و نکت و عیون و ادب الدین والدنیا و احکام
سلطانیہ و قانون وزارت و سیاست ملک و اقناع در مذہب و تالیف در اصول
فقہ ہست در حیاتِ خود تصانیف خود را ظاہر نکردہ در موضعی ہمہ را جمع نمودہ
چون مرگ نزدیک شد مردی معتمد را گفت این ہمہ کتب کہ در فلان موضع
نہادہ ہست ہمہ تصانیف من ست چون نیت خالص برائے او سبحانہ و تعالیٰ
نیافتم آنہا را ظاہر نکردم حالاکہ معائنۂ موت میکنم و در نزع افتادہ ام دست خود
در دستِ من کن اگر بران قابض شوی بدان کہ ہیچ چیزی از انہا قبول نشدہ
ہمہ کتب را وقتِ شب در دجلہ بینداز و اگر دستِ من کشادہ شد و بر دستِ
من قابض نشوی بدان کہ آنہمہ مقبول گردیدہ و من بہ نیت خالصہ ظفر یافتم
آن مرد گوید ہمچنین کردم دست حضرت ایشان مبسوط گشت و دانستم کہ تصانیف
آنذات ستودہ صفات را حق تعالیٰ قبول فرمودہ پس بعدہ آنہا را ظاہر کردم
و فاتہ فی سنۃ خمسین و اربعمائۃ بعمر ہشتاد و شش سال اتفاق افتادہ در بغداد
بمقبرۂ باب حرب مدفون گردید و ماوردی نسبت ست بسوئے بیع ماورد
ہکذا قالہ السمعانی رضی اللہ عنہ

بہ احوال ماوردیئے نامدار		یہ اتحافِ نبلا مین لابد نگار

قال العلامة الزرقانی فی شرح المواهب للقسطلانی علیهما الرضوان الربانی وقد وافق صاحب اسرار التنزیل علی الاستدلال بالآیة المذکورة لهذا المعنی سیدی الماوردی رضی الله عنه من ائمة الامة وناهیك بهما رضی الله عنهم

سُنو اے عزیزو بگوش جنان | یہ شرح مواہب میں لابد عیان
کہ معنا تَقَلُّبَکَ فِی السّاجِدِین | جو اَسرارِ تنزیل سے ہی مُبین
کہ نورِ حبیبی شفیعُ الورا | صفیُّ اللہ آدم سے تا اِنتہا
ہوا جن مین وہ مُنتقل بالیقین | وہ جملہ نمازی ہمہ مومنین
وہ مقبولِ ایزد ہمہ عابدین | نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
وہ آزر بلاریب عمِ خلیل | یہی امر ثابت بصدہا دلیل
اسی طور ماوَردیٔ نیکدان | کہ اَسرارِ تنزیل سے ہی عیان
کیا اوسکا معنے بسے آشکار | جو ہی اونکی تفسیر مین وہ نگار
تو رازی و ماوَردیٔ رازدان | بھی دیگر سوا انکے از کاملان
ہوئے مُتفق اسپہ جملہ عظام | کہ ہی اوسکا معنے وہی لاکلام
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا | ہمہ اہلِ اسلام بے اِمترا
تو کافی سمجھے ہین وہ دونو امام | تو کر اقتدا اُنکا اے نیکنام
وہ بے مثل تحقیق و تدقیق مین | کہ ہر ایک یکتا وہ توفیق مین
ہوا اُسسے راضی ہمیشہ خدا | کہ ہین وہ حبیبِ خدا پر فدا

در اتحاف النبلاء بمقصدِ دوم در ذکرِ اکابرِ محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین آوردہ کہ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب البصری والمعروف بالماوردی از وجوہ

تو جملہ کتابونکو در وقتِ شب
بینداز در دجلہ اے با ادب

اگر ہو کشادہ یہ دستِ حقیر
تو لاریب ہی یہ دلیلِ منیر

کہ جملہ کتابین یہ مقبول ہین
رضائے الٰہی سے موصول ہین

بہ عِلمِ الٰہی یہ معمول ہین
بہ حُبِّ حبیبی یہ محصول ہین

نہ پیشِ شفیعی یہ معزول ہین
کہ ذکرِ محمد سے مقبول ہین

تو اِظہار کیجو تو اونکو ضرور
کہ ہوا اِنسے فائز جو اہلِ شعور

تو اوس مردِ پُر درد نے بالیقین
او سیطور لابد کیا اے امین

تو وہ دستِ ماوَردیے نکران
کشادہ ہوا بعدِ پروازِ جان

نہ قابض ہوا وہ یہ دستِ علی
کہ دستِ خدا ہے جو دستِ ولی

ہوا پھر یقین اُسکو بے اِرتیاب
کہ مقبولِ ایزد وہ جملہ کتاب

تو ظاہر کیا اونکو نزدِ کبار
بفرمانِ ماوَردیے نامدار

تو مقبول و معمول با اِحترام
وہ جملہ کُتُب نزدِ جملہ عِظام

نہ انکار کا اونہین ہرگز مقام
کسیکو ز علمائے عالی مرام

از انجملہ تفسیر اونکی مُنیر
وہ تفسیر تبصیر بہر ضریر

تو مذکور اوسمین یہ ہے بالیقین
کہ معنا تَقَلُّبَکَ فِی السّاجِدِین

یہی ہے نہ کچھہ اسمین ہی اِمترا
کہ نورِ حبیبی شفیعُ الورا

ہوا فِی المُصَلِّینَ وہ مُنتقل
وہ مقبولِ ایزد وہمہ اہلِ دل

صَفِیُّ اللہ آدم سے تا اِنتہا
بعبد اللہ و آمنہ باصفا

تو آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا
ہمہ اہلِ اِسلام بے امترا

کہ علمِ احادیث و تفسیر مین
بھی تحقیق و تدقیق و تحبیر مین

وہ یکتا فقیہے عدیمُ المثال ہے
وہ موثوقِ علمائے اہلِ کمال

وہ حبرِ ائمہ زہے نیک بین
خطیب اونکے خرمن سے ہے خوشہ چین

وہ حاوئے جملہ فنونِ علوم
زہے بحرِ زخارِ اہلِ فہوم

تصانیف اوسکی بسے بے عدیل
چو حاوی و تفسیر نزدِ نبیل

تصانیف و تالیف مین ہر زمان
وہ لاریب خالص بصدقِ جنان

نہ سُمعہ ریا اوسمین زنہار تھا
نہ حُطامِ دنیا سے کچھ کار تھا

برائے رضائے خدائے جہان
وہ علم و عمل مین بسے جان فشان

تصانیف اپنی رکھا در نہان
نہ ظاہر کیا اونکو پیشِ کسان

ہوا وقت جب اُنپہ مرگے جسشی
کہ پرواز جان ہو زتن باخوشی

تو اوسوقت ایسا کیا آشکار
بَرِ مردِ پُر دردِ پُر وردگار

کہ اونکا اوسپر بسے اعتماد
کہ تھا وہ نرا اہلِ وداد و سداد

کہ جملہ کتابین یہ سے دور بین
تصانیف میری سے ہین بالیقین

نہ تہا مجکو اخلاص پہ اعتماد
کہ نیت مین شائد ہوا ہو فساد

تو اونکو نہ سینے کیا آشکار
رکھا اس مکانمین نہان باقرار

وصیت یہ سُن دلسے ای نیکنام
ادا کر تو اوسکو بصد اہتمام

کہ اکنون بدستِ تو دستم بگیر
بکن قبض اور ابعونِ قدیر

اگر دستِ من قبض شد ای خلیل
پس مرگِ من تا بود این دلیل

کہ آنہا نہ مقبول شد زینہار
بدرگاہ خلاقِ لیل و نہار

جو علمِ احادیث و آثار ہے
تو شامل رہے اونپہ دوّار ہے

جو علمِ تفاسیرِ قرآن ہے
تو اوسکا نہی اونپہ دَوران ہے

کہ علمِ نبوّت کے وہ حاملین
ز علمِ الٰہی بسے ماہرین

وہ علمِ حقائق مین ہین سابقین
وہ مرکز برائے ہمہ صادقین

ہوا دین و دنیا کا اونپر مدار
وہ ہین مظہرِ رحمتِ کردگار

ہمہ وقت در امّتِ مصطفا
ہمہ اولیائے خدا پُرصفا

یقیناً وہ چوبیس و یکصد ہزار
نہون اسّے اندک وہ اہلِ وقار

وہ ہون اُسّے زائد ہمیشہ ضرور
وہ تعدادِ اندک نہ ہمین فتور

یہ از حضرتِ خضر اے دل فروز
کہ ایسا نگذرے کوئی مجیہ روز

کہ جسمین نہ مجسے ولیئے خدا
ملاقی وہ ہو بادلے پُرصفا

کہ پہلے تعارف نہ تھا زینہار
کبھی اوسّے دنیا مین ای ہوشیار

اگرچہ ہمہ اہلِ دہ کافران
تو اُسمین ولی ایک بھی بیگمان

کہ اوس دہ کا لاریب ہے انتظام
اوسی سے بامرِ خدائے انام

ہوا جبکہ نازل یہ قولِ قدیم
بشانِ شہ اہلِ خُلقِ عظیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

محمدؐ کسیکا نہ ہرگز پدر
رجالِ اُمم سے جو اہلِ بصر

ولیکن وہ لابد ابو الاصفیا
رسولِ رُسل خاتم الانبیا

نہو بعد انکے نبی زینہار
کبھی از سرِ نو کوئی از کبار

جو چاہا خدا نے بروزِ ازل
وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل

نہ ممکن کہ اوس نور کا ہو قرار / کسی صُلبِ کافر مین ای ہوشیار
وہ نورِ خدائی وہ نورِ خدا / کہ جسپر خدا کی خدائی فدا
نہ آزر کا ہرگز تو کر کچھہ خیال / وہ عمِّ براہیم ہے بے قیل و قال
اَبِیہِ جو ہے لفظ قرآن مین / براہیم سے آزر کی شان مین
وہ عُرفی وہ لُغوی بہر دو مقام / مطابق موافق نہ اسمین کلام
ہوئے متّفق اوسپہ اہلِ کتاب / نہین اونکو اسمین کچھے ارتیاب
اَحادیث و آثار سے آشکار / یقینًا یہ قرآن مین ہے نگار
کہ لابد چچا ہے پدر بیگمان / یہ مشہور عربون مین در ہر زمان
تو لاریب آزر جو عمِّ خلیل / پدر اونکا در عرف بے قال و قیل
یہ ہی عرفِ لُغوی نہ لُغوی مقال / نہو لغو لَغوی سے تو لغو حال
وہ لاریب ماوردیئے وزدیان / کہ تفسیر جنکی سے ہے وہ بیان
ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال / تو از عشقِ ہادی کیا اِنفصال
بہ ہشتاد و شش سال وہ باکمال / گیا دارِ دنیا سے باصد نوال
تو نہ صد سے زائد ہوا وہ زمان / ہوئے جسمین وہ ہادیئے مُخلصان
تو اُسوقتِ صادق سے تا این زمان / ہوئے اہلِ سُنّت بسے کاملان
ز اہلِ نقول و ز اہلِ عقول / ز اہلِ اصول و ز اہلِ وصول
مُفسّر مُحدّث فقیہِ نبیل / بھی وہ جو کہ ہین اہلِ قلبِ خلیل
بھی اقطابِ دین شفیعُ الورا / تو انپر مدارِ شریعت سدا
کہ اِنسے شریعت کا ہی اِنتظام / حقیقت مین ہین یہ مدارُ المہام

نہون گر یہ ابدال نزدِ نبیل ٭ نہو قلب انکا چو قلبِ خلیل
تو کب ہون دگر بندگانِ خدا ٭ ز ابدالِ اُمّت بلا امترا
مُحدّث مفسّر فقیہے کرام ٭ جو ہین عاشقانِ شفیعُ الانام
جو ماوردیئے وَرد باغِ جنان ٭ جلالِ سیوطی وہ قطبِ جہان
بھی وہ شیخِ اکبر جو از واصلان ٭ بھی شعرانیئے قطبِ اہلِ زمان
سوا اِنکے دیگر جو اہلِ خبر ٭ شریعت حقیقت مین اہلِ بصر
ز متاخران وہ زہے کاملان ٭ سلف سے جو از بسکہ ہین واصلان
وہ چون ابنِ عبّاس روشن ضمیر ٭ وہ اوّل مفسّر بنہج بشیر
وہ مرکز برائے مفسّر مدام ٭ وہ ہین قطبِ اقطاب حبرُ الکرام
جو علمِ تفاسیر ہے درجہان ٭ وہ دوّار ہے اونپہ در ہر زمان
علیِ ولی قطبِ جُملہ علوم ٭ وہ خازن ولایت کے باصد فہوم
نبوّت کے خازن شفیعُ الورا ٭ ولایت کے خازن وہ شیرِ خدا
وہ جملہ نبی اور جملہ ولی ٭ تو ہین اُنکے خازن نبی و علی
نبوّت ولایت کا خلعت مدام ٭ ملا اُنکو اِنسے بصد احترام
ز آدم الی وقتِ یوم القیام ٭ ہمہ اولیا کے وہی ہین امام
وہ ہین افتخارِ ہمہ انبیا ٭ وہ ہین افتخارِ ہمہ اولیا
تو یہ جملہ ہین مُعترف بالیقین ٭ کہ معنا تقلّبک فی الساجدین
وہی ہے جو بالا وہ مسطور ہے ٭ وہ نورٌ علیٰ نور پر نور ہے
کہ ہین جملہ آبائے خیرُ الانام ٭ علیہ صلوٰۃِ خدا و سلام

جو چاہا نہین اُسنے ہرگز نہو | کہ وہ از محالات بے گفتگو

وقد ورد فی الحدیث النفیس الا رزن ماشاء الله کان ومالم یشالم یکن

خیوری یہ باللہ صدق المقال
کہ بیشک نظیر محمدؐ محال

تولا بد شکایت کیا پھر زمین | جناب الٰہی مین اے دوربین
کہ باب نبوّت جو مسدود ہے | تو فخر زمین جملہ مفقود ہے
ہوئی منقطع جب نبوّت یہان | توکب ہو نبی از سر نو عیان
ہوا تب یہ فرمان پروردگار | بشان زمین حزین آشکار
کہ گریہ نکر اے زمین زینہار | نہو اُسنے نالان بسے زار زار
کہ صدّیق چالیس از بس جلیل | کہ ہو قلب اُنکا چو قلب خلیل
رکھون تجپہ دائم بصد احترام | الیٰ وقت آخر کہ یوم القیام
اگر ایک اونسے کرے انتقال | سوئے دار عقبیٰ ز دار زوال
تو اوسکے مکانپر کرون آشکار | ولی کو جو از اولیائے کبار
یہ چالیس ابدال ہین بالیقین | درین امّت سیّد المرسلین
یہ چون انبیا نائبان خدا | یہ لاریب نوّاب خیر الورا
نبی کی نہ حاجت رہی زینہار | کہ مثل نبی ہین یہ جملہ کبار
یہ ہے ابن حنبل کا فرمان تام | جو لاریب مقبول خیر الانام
کہ اہل حدیث شفیع الورا | وہ اہل تفاسیر قول خدا ۱
جو ہین اہل سنّت جماعت مدام | محبان ذات شفیع الانام

ویمیت قال لانهم یسئلون الله اکثار الامم فیکثرون و یدعون علی الجبابرة فیقصمون ویستسقون فیسقون ویسئلون فتنبت الارض و یدعون فیدفع الله بهم البلاء وابصافیه قالوا یارسول الله دلنا علی اعمالهم فقال یعفون عمن ظلمهم ویحسنون الی من اساء الیهم ویتواسون فیما اتاهم الله وهم فی الارض کلها وروی الحکیم الترمذی عطرالله قبره بلطفه الشذی لما نزل ولکن رسول الله وخاتم النبیین سکت الارض الی ربها انقطاع النبوة فقال تعالی فسوف اجعل علی ظهرک اربعین صدیقا کلما مات منهم رجل ابدلت مکانه رجلا آخر انتهی قال العلامة ابن النقیب فی البحر ان الامام احمد بن حنبل رضی الله عنه لولا اهل الاحادیث والتفسیر من الابدال فمن یکون منهم انتهی قال الشیخ الاکبر قدس الله سره الانور فی الفتوحات المکیة بهذه الکلمات الزکیة اعلم ان من رحمة الله تعالی بخلقه ان جعل علی قدم کل نبی ولیا وارثا له فلا بد ان یکون فی کل عصر مائة الف واربعة وعشرون الف ولی علی عدد الانبیاء علیهم الصلوة والسلام ولا ینقصون فان زادوا فتمم الله علم ذلک النبی علی من زاد به فان العلوم المنزلة علی قلوب الانبیاء علیهم الصلوة والسلام لا ترتفع من الدنیا ولیس لها الا قلوب الرجال فلا بد ان یکون فی الامة من الاولیاء علی عدد الانبیاء علیهم الصلوة والسلام واکثر من ذلک وروینا عن الخضر علیه السلام انه قال لا بد لی ان اجتمع فی کل یوم مع ولی لله لم اکن عرفته قبل ذلک وروینا عنه انه قال اجتمعت بشخص یوما لم اعرفه فقال لی یا خضر السلام علیک فقلت له من این عرفتنی فقال لی ان الله عرفنی بک فعلمت ان لله عبادا یعرفون الخضر

موحد مسلمان ہمہ طاہرین — کہ جائے تقلّب وہ ساجدین
جو اہل ظواہر وہ مثل رسے — باقطاب دوار صبح و مسا
تو دوار ومرکز یہ ہر دو مدام — ہوئے متفق آسیہ اے نیک نام
تو فرمان رزقا ئیے باو فاتو — کہ ناہنیک ماورد بیئے پر صفا
بھی از تفسیر رازی بسے نیکدان — باسرار تنزیل ہے وہ بیان
تو اسرار آستے نہین زینہار — کسیکو زخاصان پروردگار
تو جو اوسکا منکر وہ لا بد لعین — وہ ہو مبتلائے عذاب مہین
نہ شرم وحیا سے اُسے کچھ نصیب — کہ فائز نہین وہ زحب حبیب
خدایا طفیل شفیع الانام — تو دے اوسکو توفیق تصدیق تام
کہ ہو نسب طاہر کا وہ معتقد — وہ فرمان کُملا یہ ہو معتمد

دعائے نیہوری یہ مقبول ہو
کہ امت حبیبی سے موصول ہو

یہ اسناد اوسکی جو مذکور ہے — بطور ملخص یہ مسطور ہے
مفصل اگر تجکو منظور ہے — تو نجم المبین مین وہ پر نور ہے

روی ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود رضی الله عنه مرفوعا لا یزال اربعون رجلا من امتی علی قلب ابراهیم علیه السلام یدفع الله بهم عن اهل الارض یقال لهم الابدال انهم لم یدرکوها بصلوٰة ولا بصوم قال فبم ادرکوها یا رسول الله قال بالسخاء والنصیحة للمسلمین وایضا فیه عنه مرفوعا وبهم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء قیل لابن مسعود رضی الله عنه کیف بهم یحیی

یتصوّف فقد تفسّق ومن جمع بینہما فقد تحقق

تو انکارِ فاسق نہین معتبر	کہ حقِ حقیقت سے وہ بے خبر
نہو قولِ مُثبت کو اُس سے زوال	کہ ماہر حقیقت سے وہ باکمال

قال فی تحفۃ المرید وشرح جوہرۃ التوحید ان جمیع آبائہ صلی اللہ علیہ وسلم وامہاتہ ناجون ومحکوم بایمانہم لم یدخلہم کفر ولا رجس ولا عیب ولا شیئ مما کان علیہ اہل الجاہلیۃ بادلۃ نقلیۃ کقولہ تعالی وتقلبک فی الساجدین ومثل ہذا الحدیث لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الزاکیات وغیر ذلک من الاحادیث البالغۃ مبلغ التواتر واما آزر فکان عم اسمعیل علیہ السلام وانما دعاہ بالاب لان عادۃ العرب ان تدعوا العم بالاب ؁

یہ مضمون تحفہ مین ہی اے مُرید	جو ہی مُعتقد اسکا ہے وہ سعید
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا	ہمہ اہلِ اسلام سب بے امترا
بھی جو اُمّہاتِ شہِ کائنات	وہ لاریب جملہ تھے مومنات
وہ ہین جملہ ناجی وہ اہلِ جنان	وہ اہلِ جنان ہین نہ اسمین گمان
وہ ہین کفر بھی شرک سے پاک صاف	وہ سب عیب سے پاک بے اختلاف
کہ جسطور پر کافرانِ عرب	تو سب طرز اُنکی سے وہ پاک سب
نہ تھے کفر کی رسم پر وہ کرام	کہ بیزار تھے کافرونسے مدام
وہ نقلی دلائل جو اسکے عیان	تو اُنسے یہ فرمانِ حق بیگمان
کہ تیرا تقلب جو در ساجدین	تو مومن نمازی وہ تھے کاملین
بہر تن کہ شد نورِ تو منتقل	وہ مقبولِ ایزد تھے اہلِ دل

ولا یعرفهم الخضر وایضا قال فیه ان کل من دار علیه امر جماعة من الناس فی اقلیم او جهة فهو القطب وفی کل قریة ولی لله به یحفظ تلك القریة سواء کانت القریة کافرة او مومنة فذلك الولی قطبها وکذلك اصحاب المقامات فلابد لهم من القطب یدور علیه ذلك المقام کالتوکل والمحبة والمعرفة بالله وصفاته وانساب الانبیاء وحالاته وسائر العلوم والاحوال فی کل صنف ولقد اطلعنی الله تعالی فرأیت التوکل یدور علی قطب المتوکلین کانه الرحی حین تدور علی قطبها وهو عبد الله بن الاستاذ المورزی رضی الله عنه.

تقلّب کا معنے جو مذکور ہے — تو لا بد سراسر وہ پُر نور ہے
اوسی پر امامانِ دین مُطبقین ہیں — وہ حقِ حقیقت وہ حق الیقین
جو تنہا ظواہر سے ہیں دور بین — حقیقت سے ہرگز نہ وہ ماہرین
تو انکار اونکا نہ مقبول ہے — کہ علمِ حقیقت سے مجہول ہے
فقط جو کہ باطن سے ہیں ماہرین — نہ ظاہر سے ماہر وہ ہیں بالیقین
تو انکار اونکا نہیں مُعتبر — کسی امرِ ظاہر سے اے نامور
وہ فُسّاق و زندیق یہ بالیقین — ہوئے متفق اسپہ کُملائے دین
ازانجملہ مالک جو ہیں وہ امام — ہوا اُنسے راضی خدائے انام
علی ابنِ سلطانِ قاری شہیر — دگر عبدِ حق دہلوئے خبیر
مُفصّل یہ نجم المبین ہیں نگار — رضائے خدا آنپہ دائم نثار

قال فی شرح الشفا عن الامام مالك صاحب الوفاء فی تحصیل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف بان من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم

قالوا لیس آزر ابا ابراھیم علیہ السلام انما ھو ابن تارخ ووقفت علی اثر فی تاریخ ابن المنذر صرح فیہ بانہ عمہ

یہ دُرجِ منیفہ مین ہے آشکار — جلالِ سیوطی سے ہے وہ نگار
کہ تحقیق آزر وہ عمِ خلیل — یہی امر ثابت بصد ہا دلیل
یہی رازِ رازی کہ وہ بیگمان — خلیلِ خدا کا چچا ہے عیان
نہ ہرگز خلیلِ خدا کا پدر — ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر
جو صُلحائے سلف ہین بسے صادقین — تو وہ بھی اسی امر پہ سابقین
کہ لاریب آزر وہ عمِ خلیل — نہ اونکا حقیقی پدر اے نبیل
روایت کیا ہے ہمنے اِسطور پر — باسنادِ جید بسے معتبر
وہ از ابن عباس روشن بیان — وہ سُدّی مجاہد سے لابد عیان
ز ابنِ جُریجِ جلیل البیان — یہ راوی ہوئے جملہ نزدِ مہان
کہ آزر نہ زنہار پدرِ خلیل — وہ عمِ خلیلِ خدائے جلیل
کہ تارخ بلاریب اونکا پدر — ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر
جلالِ سیوطی سے ہی یہ مقال — وَقَفتُ عَلَی الاَثر اے خوشخصال
سَلف سے ملی یہ حدیثِ صریح — یہ از ابنِ منذر بسندِ ملیح
کہ آزر وہ عمِ خلیلِ خدا — یہی امر ثابت بلا اِشتِرا

قال فی روح البیان ان آزر عم سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لا ابوہ الحقیقی لان العرب تسمی العم ابا کما تسمی الخالۃ اما ھذا ھو عرفہم قال الامام الراغب رحمہ اللہ الغالب کل من کان سببا لایجاد شیٔ او اصلاحہ او ظہورہ یسمی ابا ولذلک سمی نبینا وشفیعنا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ابا للمؤمنین

بہر دل کہ شد تو سراجِ منیر
تو وہ نورِ ایمان سے لابد بصیر

تو ہی نورِ ایمان تو نورِ خدا
جہان تو وہان نیر وہ ایمان سدا

وہ ہی مظہرِ جود و فضلِ خدا
وہ ہی لائقِ دیدِ ربّ السما

دگر اُن دلائل سے قولِ رسول
وہ قولِ الٰہی یہ نزدِ فحول

کہ از صُلبِ طاہر سوئے رِحمِ پاک
ہوا مُنتقل مین بلاخوف و باک

وہ تھی کفر سے پاک عالی صفات
یہ معنائے طاہر بصد بیّنات

ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ جنان
ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

وہ جملہ اَحادیثِ خیر الانام
جو اس امر مین وہ صحیحُ المرام

تو اونکا تواتر بہ مضمونِ تام
یہ اَظہر من الشمس نزدِ فہام

ولے ہی یہان ایک لا بد سوال
کہ آزر وہ کافر بلا قیل و قال

تو اسطور اوسکا یہ بیشک جواب
جوابِ مُصفّا جو ہے پُر صواب

کہ لاریب آزر وہ عمِّ خلیل
نہ پدرِ حقیقی وہ نزدِ نبیل

ولے لفظِ اب سیہ سے دور ہین
عرب کے طریقے یہ ہے بالیقین

کہ ہی عُرف اونکی اسیطور پر
کہ بولین چچا کو وہ لابد پدر

تو یہ عُرف ہرگز نہووے دلیل
کہ آزر حقیقت مین پدرِ خلیل

کہ ہی وہ حقیقت مین عمِّ خلیل
نہو عُرف بہر حقیقت مُزیل

قال فی الدرج المنیفه ان آزر هو عم سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والسلام كما قال الامام الرازي لا ابوه وقد سبقه الی ذلك جماعة من السلف رضی الله عنهم فرویناه بالاسانید عن ابن عباس ومجاهد وابن جریج والسدی رضی الله عنهم

والعصمة والتوفيق من نوري وارواح الانبياء والرسل من نوري والشهداء والصالحون
من نتائج نوري ثم خلق الله سبحانه اثنی عشر حجابا فاقام ذلك النور في كل حجاب الف سنة
وهي حجاب الكرامة والسعادة والهيبة والرحمة والرافة والحلم والعلم والوقار والسكينة
والصبر والصدق واليقين فعبد الله ذلك النور في كل حجاب الف سنة ثم خلق الله
آدم في الارض وركب فيه ذلك النور في جبينه ثم انتقل منه الى شيث ومنه الى انوش
وهكذا كان ينتقل من طاهر الى طيب الى ان اوصله الله تعالى الى صلب عبد المطلب
ومنه الى عبد الله ومنه الى رحم امنة ثم اخرجني الى الدنيا وجعلني سيد المرسلين
وخاتم النبيين ورحمة للعالمين وقائد الغر المحجلين هكذا بدأ خلق نبيك يا جابر
وقد مر بروايته ابن عساكر عن سلمان مرفوعا رضي الله عنهم قال الله تعالى يا محمد
ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك لما خلقت
الدنيا وفي رواية البيهقي والحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهم لولا محمد لما خلقت آدم
ولا الجنة ولا النار انتهى فلولا نور وجوده وظهور كرمه وجوده لما خلق الله
الافلاك ولا اوجد العرش والكرسي والاملاك ولا الجنان والنيران والسمك والسماك

وجاهك يا خير الانام معظم	يغاث به المكروب في غاية الجهد
فلولاك ما نال البرية ما منا	فارسلت امنا للورى صادق الوعد
ولولاك ما كان النبيون ارسلوا	ولا بشر حاز السعادة من فرد
وسيلتي العظمى وعروتي الوثقى	ملاذي اذا جاء الزمان على العبد
نفي لنفس حاجات وفيك فطانة	وانت بها احرى وادرى بما عندي
عليك صلوة الله في كل لحظة	وآل واصحاب ذوي الجاه والمجد

یہ رُوحُ البیان میں بیانِ عیان — یہ رُوحِ بیان ہے یہ رَوحِ جنان
کہ تحقیق آزر وہ عمِّ خلیل — یہ اَظہر مِنَ الشّمس نزدِ نبیل
نہ او تھا حقیقی پدر زینہار — ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار
کہ یہ عُرفِ اَعراب ہے آشکار — کہ عمّی اَبی ہے بکر اضطرار
کہ جسطور خالہ کا ہے اُمّ نام — او سیطور عمّی اَبی لاکلام
یہ از روئے شفقت بلا التباس — کہ اِصلاح کا اسپہ لابد ہے اَساس
یہ علامہ راغب کا روشن بیان — ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ جہان
کہ جو شخص ایجاد کا ہو سبب — و یا اُسسے اِصلاح کی ہو طلب
و یا ہو کسیطور اُسسے ظہور — تو صادق ابی اُسپہ ہے بے فتور
لہذا یہ فرمانِ جملہ عظام — اَبو المؤمنین شفیعُ الانام
کہ تیہو سبب آنیں ہیں مستقیم — وہ بِالمومنین رؤف و رحیم

روی البیہقی وعبدالرزاق عن جابر بن عبداللہ الانصاری علیہم رضوان اللہ الباری انہ قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیئ خلقہ اللہ تعالیٰ قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالیٰ ثم خلق منہ کل خیر وخلق بعدہ کل شیئ فبیّن اصناف الخلائق کلہا الی یوم القیامۃ ثم قال فالعرش والکرسی من نوری والکرّوبیون من نوری والروحانیون من الملائکۃ من نوری وملائکۃ السموات والارض من نوری والجنۃ وما فیہا من النعیم من نوری والشمس والقمر والکواکب من نوری والعقل والعلم والحلم

قال فی بدیع المثال کل من کان سببا لایجاد شیئ او اصلاحه او ظهوره فهواب
له ولهذا ارباب الشرایع المتقدمة کانوا یطلقون الاب علی الله تعالی باعتبار
انه السبب الاول وفی الانجیل ان سیدنا عیسی علیه السلام قال انی انطلق الی ابی
وابیکم واراد الرب سبحانه وتعالی لانه القائم بمصالح العباد وان العرب تجعل المربی
والعم ابا والخالة اما وقد ورد فی الخبر ان الخال احد الابوین لانهم من اسباب
التربیة قال الله سبحانه حکایة عن بنی یعقوب علیه السلام نعبد الٰهک واله آبائک
ابراهیم واسمٰعیل واسحاق ثم قال ان آزر عم لسیدنا ابراهیم علیه السلام واما ابوه
فانه تارخ هذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین والله یهدی به المتقین ٥

اسی طور ہے در بدیع المثال	کہ راغب سے جسطور ہے وہ مقال
کہ تینو سبب سے روا بیگمان	وہ اطلاق اَب نزد جملہ مہان
شرایع جو ہین سالفہ اے فہام	تو مشہور او نمین یہ عند الکرام
کہ لاریب ہے اَب جہان آفرین	کہ اول سبب ہے وہی بالیقین
وہی مبدئے خلق و ایجاد ہے	وہی اصل اصلاح و ارشاد ہی
اوسی سے ہوا ہی یہ جملہ ظہور	اوسی سے حبیب خدا فیض نور
وہ نورِ خدا ؤخدا اونکا نور	ظہور خدا کے وہ یکتا ظہور
اوسی کے لئے ہے یہ جملہ ظہور	اوسی سے ہوا ہی ظہور سرور
وہ صدر خدائی یہ صدر الصدور	خدا کی خدائی مین یکتا غفور

خیوری وہ ربّی جو لا بد غفور ہی
تو کیا غم کہ مغفور ہو تو ضرور

وقدمرّ عن عقد الفرائد شرح العقائد اعلم ان کل اسم من اسمائہ تعالیٰ یقتضی حقیقتہ فی العلم والعین فلہ مظہر وقد اتفقوا علی ان نبیّنا محمدا صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اسم اللہ الجامع لجمیع الاسماء ولہ ظاہر وباطن فھو صلے اللہ علیہ وسلم بمقتضی اسم الظاہر یربی ظاہر العالم وبمقتضی اسم الباطن یربی باطنہ فلہ التربیّۃ الکاملۃ ولذلک قال خُصّصتُ بفاتحۃ الکتاب لانھا مُصدّرۃ بقولہ الحمد للہ ربّ العالمین فھو صلے اللہ علیہ وسلم مجمع البحرین ولہ الخلافۃ والنبوۃ والرّسالۃ والخاتمیۃ والولایۃ التامات من اللہ تعالیٰ اصالۃً لیکون ھو برزخا بینہ وبین الخلائق کلھا شعر

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی عَیْنِ الْعِنَا یَابِ ۔۔۔ ذُخْرِ الْخَلَائِقِ فِیْ کُلِّ الْمَقَامَاتِ
قُطْبٌ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَالرِّسَالَاتِ ۔۔۔ وَھُوَ الْمُفِیْضُ لَھُمْ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ
فَکَیْفَ لَا وَھُمْ نُوَّابُ حَضْرَتِہٖ ۔۔۔ بِسَیِّدِیْ الْمُصْطَفٰی حَازُوا الْکَرَامَاتِ
ذَاکَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ مَا مِثْلُہٗ بَشَرٌ ۔۔۔ مِنَ الْخَلَائِقِ فِی الْمَاضِیْ وَالْآتِ
اَزْکَی النَّبِیِّیْنَ اَنْسَابًا وَّاَکْرَمُھُمْ ۔۔۔ رَبُّ الْکَمَالِ وَسُلْطَانُ الرَّغَابَاتِ
نُوْرُ الْوُجُوْدِ وَدِیْوَانُ الشُّھُوْدِ وَیَا ۔۔۔ اَوْفَی الْعُھُوْدِ وَیَا قُطْبَ السِّیَادَاتِ
اَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِیْ حَضَرَاتِ اَجْمَعِھَا ۔۔۔ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ مِنْ رَّبِّ السَّمٰوَاتِ
بَابُ الْاِلٰہِ وَمِفْتَاحٌ لِحَضْرَتِہٖ ۔۔۔ سِرُّ الْمُھَیْمِنِ مِیْزَابُ الْفُیُوْضَاتِ
یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اَمَلِیْ ۔۔۔ یَا عُدَّتِیْ سَنَدِیْ فِیْ کُلِّ حَالَاتِ
حَقِّقْ ظُنُوْنَ خُیُوْرٍ فِیْکَ یَا ذُخُرِیْ ۔۔۔ اَنْتَ الْمُرَادُ لَنَا فِیْ کُلِّ سَاعَاتِ
صَلّٰی عَلَیْکَ الَّذِیْ اَوْلَاکَ مَنْزِلَۃً ۔۔۔ عُلْیَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَجَنَّاتِ
وَالْاٰلِ وَالصُّحُبِ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ ۔۔۔ الْاَصْفِیَاءِ وَاَرْبَابِ الْکَمَالَاتِ

ولو لم یجمعوا علیه لوجب تاویله بهذا جمعا بین الاحادیث واما من اخذ بظاهر
لفظه کالبیضاوی وغیره فقد استروح وتساهل

یہ فرمانِ زرقانے نامدار — جو شرحِ مواہب مین ہی آشکار
کہ آزر بلاریب عمّ خلیل — نہ پدرِ خلیلِ خدائے جلیل
براہین اسکے جو شمس و قمر — ولے اونکو دیکھے جو اہلِ بصر
اسیطور فرمانِ عالی شہاب — کہ وہ ہیتمی نیّر مکّی مآب
کہ تحقیق جملہ جو اہلِ کتاب — وہ اہلِ تواریخ بے ارتیاب
ہوئے متفق اسپہ وہ بالدلیل — کہ آزر بلاریب عمّ خلیل
کہ اسطور سے ہی رواجِ عرب — کہین عمّ کو باپ وہ باادب
تو اس عرف سے تھا وہ پدرِ خلیل — نہ پدرِ حقیقی وہ نزدِ نبیل
یہی راز ہے راز سے رازدان — کلامِ خدا مین یہ روشن بیان

قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ الاٰية

تو کر یاد ائے شافعِ دوجہان — کہ شاہد تو لاریب ہے ہر زمان
کہ یعقوب نے جب کیا یہ سوال — زاولادِ خود جو ستودہ خصال
کہ جب مین کرون سفرِ دار السلام — تو کسکی عبادت کروگے مدام
تو سب نے کیا عرض ایسا جواب — ہمارا وہ معبود بے ارتیاب
جو معبود تیرا خدائے جہان — وہ معبودِ آبائے تو بیگمان
خلیل و سماعیل اِسحاق نیز — وہ آبائے تیرے جو ازبس عزیز
تو اونکا خدا جو ہمارا خدا — اوسکی پرستش کرین ہم سدا

یہ لاریب انجیل مین سے اے فہام — یہ فرمانِ عیسیٰ علیہ السلام
کہ بیشک سوے ذاتِ جملہ عظام — اَبِی وَ اَبِیکُم جو رَبُّ الانام
روانہ مین ہوتا ہون ای مومنین — صراطِ خدا پہ رہو قائمین
حقیقی مُربّی اَبی سے مُراد — کہ لاریب یکتا وہ رَبُّ العباد
لہذا مُربّی کو اے نیک نام — کہین باپ لاریب جملہ فہام
چچا اور ماموںکا ہے نام اَب — بھی خالہ کو اُمّی کہین با اَدَب
یہ عُرفِ شرایع یہ عُرفِ عَرَب — کہ اِصلاحِ دارَین کے وہ سَبَب
بھی پدرِ حقیقی بھی اَجداد سب — یہ اَسبابِ ایجاد سے جملہ اَب
سماعیل ہین عمّ یعقوب جو — ابو ہین وہ یعقوب کے نیک خو
وہ آزر جو لاریب عمّ خلیل ؑ — ابو ہی وہ اونکا ز عُرفِ اصیل
اگرچہ وہ تارخ حقیقی پدر — خلیلِ خدا اوسکے لا بد پسر
ولیکن شرایع بھی عُرفِ عَرَب — یہ ہین مقتضی اوسکا ہو نام اَب
اسیطور قرآن مین ہے آشکار — یہ فرمانِ ایزد نکر اِضطرار

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ الْآيَة

قال العلامه الزرقاني في شرح المواهب ان آزر كان عم سيدنا ابراهيم عليه السلام ودليله كالشمس خرّج الشهاب الهيتمي رضي الله عنه بان اهل الكتابين والتواريخ قد اجمعوا على انه لم يكن اباه حقيقة وانما كان عمه والعرب تسمي العم ابا كما جزم به الفخر الرازي رحمه الله وقد نزل القرآن بذلك كما قال الله عن بني يعقوب عليه السلام

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ ۵

یہ ربّی کے فیضان و تنویر سے
نہ زنہار کچھ اون تفاسیر سے

نہوتی مدد اہلِ تطہیر سے
تو ہوتا نہ تبییض تحبیر سے

شروح احادیث و نزبہ دگر
کیا جنکو تصنیف اہلِ خبر

ملا جب مجھے اُن کتب سے نصیب
علٰی وفقِ رتبہ طفیلِ حبیب

تو نجم خدا بر سمائے وداد
ہوا نور افشان زافقِ سداد

مسمّٰی بنجم المبین وہ ضرور
وہ رجمِ شیاطین نہ اسمین فتور

ہوا بعد تحقیق اوسمین نگار
بصد جہد و باکوشش بیشمار

کہ آزر بلاریب عمِّ خلیل
یہ اظہر من الشمس با صد دلیل

کھُوری کا جو حال مذکور ہے
تو اُسسے یہی امر منظور ہے

کہ ہون ماہرین اُسسے اہلِ مقال
ہوا جنکے دلپہ زانکار خال

کہ تحقیق سے اوسکا ہملہ نگار
زتوفیقِ ایزد ہوا آشکار

نہ کچھ حصر ہمسر علومِ حکیم
کہ ہر فوق ذی علم کے یک علیم

کلامِ خدا مین یہ منصوص ہی
کہ فضلِ الٰہی وہ مخصوص ہی

کرے جسکو چاہے خدا سرفراز
تو مخصوص با فضل وہ اہلِ راز

ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ الاٰیۃ

سنو اے محبو بگوشِ جنان
کہ باور نہین نزدِ گوشِ خران

سماعیل ہین عمِّ یعقوب جو
وہ پدر سماعیل سبے گفتگو

کہ در عرب جیسا مروّج کلام
اوسی طور فرمانِ ربِّ الانام

تو روشن ہوا اسسے یہ ای نبیل — کہ آزر ربلا ریب عم خلیل
کتب خانہائے جو در روم و شام — وہ در مصر و بغداد غوث الانام
ازانجملہ بعضے بسے مشتہر — ہزارون کتب اونمین اے نامور
علوم جہان جو کہ ہین آشکار — کتب انکے اونمین بسے بیشمار

خیوہری نے بافضل رب النوال
مع الجملہ اطفال واہل وعیال

اقامت کیا ہرجگہ ایک سال — بجمع خواطر ز مال و منال
کہ وقت مطالع نہ آوے خیال — کہ وابستگانم علی ای حال
یہ جب اپنے سرکو بناوے قدم — چلے پائے دیدہ سے باپشت خم
سوئے مرقد شاہ غوث الانام — وہ محبوب سبحان و عالی مرام
دگر جو کہ ہین اولیائے عظام — تو اونکی زیارت کرے صبح و شام
تو اسوقت آوی نہ کچھ فکر پیش — چگونہ اقارب عزیزان خویش
خدایا جو ہین جملہ موئے بدن — اگر ہون وہ گویائے نیکو سخن
کرین شکر تیرا وہ لیل و نہار — یہی ورد تا روز روز شمار
تو یک شکر تیرا نہووے ادا — ز آلاف جو مجپہ لازم سدا
جو نعمائے تیری نہون در شمار — تو کب خدمت شکر ہوا آشکار
یہ ادنی ز آلائے پروردگار — کہ توفیق مجپر ہوئی جب نثار
تو پنجاہ و دو صد تفاسیر سے — ہوا صاف دل جملہ تکدیر سے
کھلے پائے شبہات زنجیر سے — منور ہوا قلب توقیر سے

ولے منکرین کی یہ ہے قال و قیل — وہ اپنی دلیلون سے لا بد ذلیل
کہ ہے بعض تفسیر مین یہ بیان — گئے ظاہری لفظ پر وہ جہان
کہ آزر خلیلِ خدا کا پدر — یہی زعم اونکا نہ چیزے دگر
تو اسطور اوسکا جوابِ شہاب — یہ مسطور بالا بلا ارتیاب
کہ بیضاوی و مثل و سنکے دگر — گئی اونکی ظاہر یہ لا بد نظر
تساہل ہوا اُسمین اُنسے ضرور — کہ تھے اہلِ راحت و وہ اہلِ سرور
نہ ہرگز دیا نفس کو تعب و رنج — تو کیونکر ملے ہے بلا تعب گنج
یہ تحقیق بس بحرِ زخار ہے — وہ تمساحِ رنج اوسمین خونخوار ہے
نہ ہر ایک اُسکے سزاوار ہے — خدا جسکو چاہے وہ مختار ہے

وہی لائقِ دُرِّ شہوار ہے
خیوری کو وہ دُر درکار ہے

حبیبِ خدا جب مددگار ہے — تو وہ دُر اوسکو سزاوار ہے
کیا ایک نے ایک پر اعتماد — نہ سوچا خطا ہے کہ یا ہے سداد
کیا اقتدا ایک نے ایک پر — نہ اوسمین کیا غور سے کچھ نظر
خصیصہ نبوت سے عصمت مدام — ملائک ہوئی اوسے بھی بامرام
نہ ہر اُمتی کا ہوا یہ مآب — کہ ہرگز نہو اُسسے غیرِ صواب

یہ قولِ خیوری سب سے پُر صفا
کہ لغزش کا باعث ہوا اقتدا

اگر اِسکی تفصیل منظور ہے — تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے

اسی طور فرمانِ خیر العظام
کہ رُدّوا علیّ ابی اے فہام

تو عبّاس لاریب اُس سے مُراد
یہ اسرارِ تنزیل مین باسداد

قال فی اسرار التنزیل انّ العرب تسمّی العم ابًا کما قال علیه الصلوة والسلام وعلیٰ آله واصحابه الکرام ردوا علیّ ابی یعنی عمّه العباس رضی الله عنه

کلامِ خدا و کلامِ رسول
علیٰ عُرفِ اعراب نزدِ فحول

تو اظہر ہوا یہ بفضلِ جلیل
کہ آزر بلاریب عمّ خلیل

دلا کر بیان اب تو قولِ شہاب
جو باقی زبالا وہ ہے پُرصواب

کہ اِجماع کرتے نہ اہلِ کتاب
بھی اہلِ تواریخ اہلِ ثواب

کہ آزر بلاریب عمّ خلیل
نہ پدرِ خلیلِ خدائے جلیل

تو لازم کہ تاویل اوسکی ضرور
کرین اہلِ اسلام اے ذی شعور

تو سمجھین وہ آزر کو عمّ خلیل
اگرچہ وہ اِسکی نہ پاوین دلیل

کہ ہو سب حدیثو نمین تطبیقِ تام
جو وارد ہی باب مین اے فہام

چہ جائیکہ ہین مُتّفق سب کرام
جو اہلِ تواریخ و دیگر عظام

کلامِ خدا سے یہ روشن بیان
حدیثِ حبیبی سے لابد عیان

بھی اقوالِ اصحاب سے بے فتور
یہ اظہر من الشمس ہے بالضرور

جماعت جو صُلحا سلف ہی امین
وہ ہین متفق اسپہ سب صادقین

کہ آبا و اجدادِ خیر الورا
ہمہ اہلِ ایمان بلا امترا

تو کسطور آزر نہ عمّ خلیل
کہ اظہر من الشمس اسکی دلیل

نہین ایک وہ بلکہ صد ہا دلیل
دلیلونکا طالب نہین جو اصیل

ہوا اونکا واضع بسے معترف — کہ تھا مذہب حق سے وہ منحرف

کہ تھا مذہب وضع پر وہ روان — بترغیب و ترہیب اے نیکدان

کرامیہ کا جسطرح سے طریق — دگر بدعتی بعض اُنکے رفیق

کہ وضعی حدیثین بناتے ہین وو — اسیطور وہ نوح تھا زشت خو

کیا اوسنے اسطور سے یہ بیان — کہ حنفی طریقے پہ تھے جو مہان

وہ مشغول تھے فقہ مین روز و شب — اوسیکو وہ پڑھتے ہمہ با ادب

تو مینے بنائی حدیث رسول — وہ دربار غفار مین ہو قبول

جو قرآن مین ہین سورتین آشکار — تو اُنکے فضائل مین ہی وہ نگار

کہ متروک ہو فقہ از مردمان — پڑھین وہ کلام خدا ہر زمان

جو ہین اہل تفسیر اہل بیان — محدث نہ ہرگز وہ نزد مہان

تو لائے وہ اونکو تفاسیر مین — تو داخل وہ لاریب تفسیر مین

وہ ہین ثعلبی واحدی کے نظیر — کہ ہرگز محدث نہ یہ اے خبیر

یہ فرمان حفاظ سے آشکار — کہ اوسنے تعجب نہ وہ زینہار

تعجب یہ جار اللہ سے اے عزیز — کہ تحریر کردش بکشاف نیز

وہ اس علم پاکیزہ سے نیکدان — وہ ہی اہل نسبت بسے با مہان

بھی تصنیف اوسکی سے فائق شہیر — غریبہ حدیثون مین وہ بے نظیر

بھی قاضی بیضاوی از بس عجیب — ہوا مبتلا اسمین وہ ای لبیب

کہ جملہ حدیثین جو مذکور ہین — اوسی مفتری سے جو پرزور ہین

تو داخل کیا اونکو تفسیر مین — ہوا تابع کشاف تفسیر مین

ولے مختصر ہے یہان آشکار		جو ورشرح سفر السعادت نگار

شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ در شرح سفر السعادت فرمودہ اند
کہ حکم بوضع احادیثیکہ در فضائل قرانی از اوّل تا آخر سورہ بعنوان مَن قرأ
سورۃ کذا ذکر کردہ مجمع علیہ است میان محدثین و ہیچکس بصحت ہیچ حدیثے
ازان حکم نکردہ و واضع آن ابوعصمہ نوح بن ابی مریم ست اقرار بوضع آن
کردہ وماناکہ مذہب وی جواز وضع حدیث بود در ترغیب و ترہیب چنانکہ
مذہب کرامیہ و بعض مبتدعہ است و گفتہ کہ چون مردم را دیدم کہ ہمہ بفقہ
ابی حنیفہ رحمہ اللہ مشغول شدند و تلاوت قرآن را ترک دادند حسبۃً للہ
این احادیث را وضع کردم تا مردم را باعثہٴ تلاوت و رغبت دران پیدا آید
و بسیاری مفسران در ایداع آن احادیث در تفاسیر خود خطا کردہ مثل
ثعلبی و واحدی و گفتہ اند کہ ازینہا عجب نیست کہ ایشان محدث نبودہ اند
عجب از صاحب کشافست کہ نسبتی باین علم شریف داشتہ و مثل فائق کتابی
در غرائب حدیث تصنیف کردہ و از قاضی بیضاوی عجب تر ست کہ در ایراد آنہا
در تفسیر خود تبعیت صاحب کشاف نمودہ ست با تخالف و تغائریکہ بوی دارد
و وی نیز نسبتی تمام بدین علم شریف دارد چنانچہ مصابیح را شرح کردہ است

کہ وضعی حدیثین جو ہین بالیقین		سُوَر کے فضائل مین اور دہین
وہ سب کذب لاریب نزد کبار		ابوعصمتِ نوح سے آشکار
محدّث جو ہین معتبر لاکلام		ہوئے متّفق اسپہ وہ نیکنام
کہ جملہ حدیثین وہ موضوع ہین		اوسی مُفتری کی وہ مصنوع ہین

وہ صرّاف بازارِ تنقید ہو — کیا بعض کی اُسنے تقلید کو

جو متوغلین ہین وہ اِس کار مین — نہ ہی راستی اونکے گفتار مین

ازانجملہ ہے ابنِ جوزی شہیر — کہے روز کو وہ شبِ مستنیر

کیا اوسنے ایسونکا جب اقتدا — تو جملہ حدیثون کو باطل کیا

کیا طعن و تشنیع بھی بعض پر — کہا بعض ثابت نہین ای پسر

کیا بعض پر وضع کا افترا — کہین عدمِ صحت کہا برملا

کہین ردّ و بطلان کیا آشکار — کیا حسبِ آرائی جب جملہ نگار

عجب یہ کہ ہین اُنمین ای مومنین — حدیثین بسے معتبر بالیقین

کتُب جو کہ ہین معتبر آشکار — کہ علمائے کبریٰ کا اونپر مدار

تو اونمین وہ لاریب موجود ہین — بسے حکمِ دین اُنسے مقصود ہین

وہ مقبول ہین نزدِ فقہائے دین — وہ حفّاظِ دین اُنپہ ہین عاملین

پڑھے جبکہ اِس خامہ سے کو فتا — تو ہو دشتِ وحشت مین وہ مبتلا

وہ پڑھکر اُسے بسکہ حیران ہو — دل جمع اوسکا پریشان ہو

یہ لغزش ہوئی اُنسے جب آشکار — تو کیونکر نہ خواندہ ہو بیقرار

کہ عالِم کی لغزش مین عالَم خراب — اِسی سے وہابی بصد اضطراب

چھوڑی تو غافل نہو زینہار
طلب کر مدد حق سے در جملہ کار

سُنا جبکہ یہ تمنے اید وستان — کہ ہین اقتدا سے وہ خالی میان

لہٰذا شگفتہ یہ در بوستان — گُل پندِ سعدیٔ اہلِ جنان

وہ اِس علمِ انفس میں عالی نسب | مصابیح کا شارح ہے باادب
اگرچہ وہ علامہ ازبس جلیل | مفسر محدث ہے بسے ہی نبیل
وے لے جب ہوا اُنسے بھی اقتدا | تجسس تفحص نہین کچھ کیا
کیا ایک نے ایک پر اعتماد | تو خاطی ہوئے نزدِ اہلِ سداد
اسیطو سے مجد سے ہے مبتلا | اگرچہ محدث وہ بین الورا
وہ ہے اہلِ قاموس ازبس شہیر | وہ ہر فن مین یکتا بسے بے نظیر
وے لے ابن جوزی کا جب اقتدا | ہوا اوسنے ظاہر تو خاطی ہوا

مولانا شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ الاسبق نیز در شرح خاتمہ سفر السعادت فرمودہ کہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالی درین خاتمہ بسیار توغل نمودہ و مبالغہ کار فرمودہ در مقام انتقاد آمدہ و تقلید بعضے ازین قوم کہ متوغلند یعنی مثل ابن جوزی وغیرہ درین باب کردہ بر جملہ از احادیث جرح و طعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ و بر بعض بعدم ثبوت و بر بعض بوضع و افترا نمودہ و بر بعض خط رد و بطلان کشیدہ و حالانکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور است و نزد کبرائے علمائے دین از فقہا و محدثین مقبول و ائمہ فقہ تمسک و احتجاج بدان نمودہ مطالعہ این باب طالب را در بادیہ حیرت و وحشت اندازد ۔

اوسی شارح سے ہی یہ ای دوربین | ہوا اُنسے راضی جہان آفرین
کہ اِس خاتمہ سفر مین جو بیان | لکھا ہے مصنف نے ای نیکدان
تو اوسمین توغل کیا بے شمار | رہِ راستی سے کیا بس فرار

یہان تک ہوئے بست و یک[۲۱] جو کرام / ہوا اونسے راضی خدائے انام

وہ ہین فخرِ دین اور ابنِ نقیب / جلالِ سیوطی چہارم خطیب

بھی ابنِ جُریج وہ پدرِ نُعیم / دگر تلمسانی نہ ہے اسمین غیم

بھی سدی مجاہد وہ ابنِ جریر / بھی وہ ابنِ مُنذر جوازبن جبیر

وہ ماوردی وہیتمی جو شہاب / وہ زرقانی و راغبِ خوشمآب

سماعیل حقی افندم ضرور / زہے ابن عباس اہلِ شعور

دگر صاحبِ تحفہ بہرِ مُرید / وہ حافظ جو ہین ابن سعدِ سعید

بھی وہ بوالبقا صاحبِ کلیات / یہ ہین قائلین جملہ بالبینات

بھی حضراتِ اسلاف انکے رفیق / یہ ہین خوش عقیدہ یہ جملہ عتیق

ہوئے متفق اسپہ وہ سب نبیل / کہ آزر بلاریب عمِ[۲] خلیل

کتاب واحادیث اونکی دلیل / سلف سے وہ منقول اصل الاصیل

ہمہ اہلِ سُنت وہ جملہ فحول / مُفسر مُحدث وہ اہلِ اصول

امامانِ دین ہین وہ اہلِ وصول / وہ مقبولِ ایزد و محبّتِ رسول

وہی اونکا بس اعتقادِ جنان / یہ نورٌ علیٰ نور نورِ جنان

یہی لائقِ شانِ خیرُ الوریٰ / اسی سے حصولِ رضائے خدا

نہین اسمین ہرگز خلافِ اصول / نہ ہرگز خلافِ اصول وصول

رضائے خدا و رضائے حبیب / اگر تجکو منظور ہے ای لبیب

تو یہ اعتقادِ جمہوری سلیم
اسی پر تو ہو ثابت و مستقیم

چو قاضی بفکرش نویسد سجل … نگردد ز دستار بندان خجل
تو ہے لفظِ اَب مین یہی ماجرا … کیا ایک نے ایک پر قیدا
تساہل ہوا اُنسے از بس عیان … نہ کی جُستجو اوسمین با سوزِ جان
اگر دیکھتے وہ کتابِ مُبین … بہ تحقیق و تدقیقِ عین الیقین
و یا دیکھتے وہ حدیثِ رسول … بہ توفیق و تطبیقِ اہلِ وصول
وہ احباب کی دیکھتے گر مقال … بچشمِ مودّت جو ہے پُر جمال
تو ہوتا عیان اونپہ بیقال و قیل … کہ آزر بلا ریب عمِ خلیل
نہ ہرگز پدر وہ اِنکا حقیقی پدر … کہ نورِ نبی کا نہ کافر مقر
کہ وہ نورِ معصوم طاہر مدام … نجاست مین اسکا نہووی مقام
براہین اِسکے بسے ساطعہ … مضامین اِسکے بسے قاطعہ

خیوری اَدِلہ جو ہین ظاہرہ
بیان کر تو اونکو وہ ہین قاہرہ

کہ لائق شریعت کے جیسا کلام … بیان کر تو ویسا بصد اہتمام
وہ سرِ حقیقت جو ہی سرِ حال … نہین اُسسے ماہر جو اہلِ مقال
کہ علم الیقین اور حقُّ الیقین … بسے فرق ہی اونمین ای خوش یقین
جو نورِ نبی کا نہ سمجھا مقام … تو کیا اوسکو سرِ حقیقت سے کام
جو اہی انا سے ہوا ہی عتیق … وہ سرِ حقیقت کا دائم رفیق
سنو دل سی اے مُنصفانِ کرام … کہ مُنصف بہر دو جہان نیکنام
ز آغازِ تفسیرِ قولُ المتین … جو ہی وہ تقلّبک فی السّاجدین

کیا ابنِ عبّاس اوسکو بیان — ہوا اوسسے راضی خدائے جہان
وہ حلیہ دلائل مین ہی پُرصواب — بھی دیگر کُتُب مین بلا ارتیاب
جلالِ سیوطی و ابنِ حجر — بھی ماوردی علامۂ نامور
وہ زرقانی و تلمسانی دگر — سنوسی و رازی بسے مُعتبر
بھی مانند انکے جو ہین نیکدان — سبھی مُتّفق اسپہ ہین بیگمان
کہ لاریب ہی وہ حدیثِ رسول — نہ کچھ گفتگو اوسمین نزدِ فحول

(۲) قال علیہ الصلوۃ والسلام لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاہرۃ مصفا مہذّبا لا تنشعبُ شعبتان الا کنتُ فی خیرہما فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا رواہ ابو نعیم عن انس ابن مالک رض (۳) قال شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم خیر العرب مُضر وخیر مُضر عبد مناف وخیر عبد مناف ہاشم وخیر بنی ہاشم عبد المطّلب واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرہما رواہ ابن سعد فی طبقات عن ابن عباس رض (۴) قال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ خلق الخلق فجعلہم فرقتین فجعلنی فی خیر الفرقتین ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرکم قبیلۃ وخیرکم بیتا رواہ الحاکم عن ربیعۃ ابن حارث رض (۵) قال شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسّلام ان اللہ حین خلقنی جعلنی من خیر خلقہ ثم حین خلق القبائل جعلنی من خیرہم قبیلۃ وحین خلق الانفس جعلنی من خیر انفسہم ثم حین خلق البیوت جعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرہم بیتا وخیرہم نفسا رواہ الترمذی عن سیدنا عباس رض (۶) قال علیہ الصلوۃ والسلام ما افترق الناس فرقتین الا

کہ آباؤ اجدادِ خیرُ الانام
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان
لاَئے لیئے صلوٰتِ اَبدُ الاَ باد
بھی آل و صحابہ پہ باصد وداد

ہمہ اہلِ اسلام ہین لاکلام
جو ہی اسکا منکر وہ کافر عیان
تصدّق وہ بر فرقِ خیرُ العباد
دگر او نپہ جنکا وہی اعتقاد

وصل دوسرا اُن بعض احادیث مین کہ جنسے یہ امر ثابت ہے بالیقین ؛ کہ جنابِ رسولِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے جملہ آباؤ اُمّہات ہین مومنین ؛ اور یہی معنے ہے اون احادیث کا نزدِ حضراتِ مُحَدّثین ؛ کہ جن مین وارد ہے اَرحامِ طاہرات اور اَصلابِ طاہرین ؛ اور اس بیان مین کہ کا ہے سات اہلِ ایمان سے خالی نہین یہ زمین ؛ - ؛

الحدیث الاوّل قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام لم ازل انقل من اصحاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس وصححہ الحافظ الجلال السیوطی فی الفوائد البارزۃ والعلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب وغیرھم کالشھاب الھیتمی والحافظ الماوردی والفخر الرازی والسنوسی والشیخ عبد الحق والتلمسانی علیھم الرضوان الربانی ؛

یہ فرمانِ شاہِ سماؤ زمین
ہمیشہ مین تھا مُنتقل بالیقین
بسوئے رِحِمہائے ہمہ طاہرات

حبیبِ خدا سیّدُ المرسلین
زاَصلابِ اَبّاد جو طاہرین
جو ہر طور وہ پاک از طیّبات

خیوری وہ ہی ذات نور البصر
نسب کی وہ جانب سے خیر البشر

سنو اے عزیزو بگوش جنان
کہ ہی یہ جو فرمان ربی عیان

کہ پیدا کیا ہے جہان آفرین
مجھے ان بزرگونسے جو طاہرین

کیا مجکو پیدا باحسن صفات
اونین مادرونسے جو تھین طاہرات

یہ مضمون اول حدیثے عیان
ہوا اسسے اظہر یہ نزد جہان

کہ آبا و اجداد خیر الوری
سبھی اہل ایمان بلا امترا

سبھی پاک وہ کفر سے لاکلام
موحد نمازی وہ جملہ کرام

یہان معترض اسطرح منکرین
کہ اسمین یہ ہی ذکر ایمان کہین

یہان لفظ ہی طاہرین طاہرات
تو معنی یہی اسکا اے نیکذات

کہ از وصف مذموم وہ طاہرین
خصال حمیدہ یہ وہ قائمین

زنا و لواطت سے وہ پاک تھی
عدالت سخاوت مین چالاک تھی

تو اسطور پر اسکا ہی یہ جواب
جواب خیوری یہ بیشک صواب

حدیثونمین بالا جو مذکور ہے
وہ قسم حبیب اللہ مسطور ہے

کہ واللہ ازان فرقہ مین بگمان
صفی اللہ آدم سے تا این زمان

جو ہر وقت وہ خیر بے امترا
شرافت فضیلت مین سب بے انتہا

تو ہین مومنان اسسے لابد مراد
جو آبا و اجداد خیر العباد

نہ ہرگز کوئی انمین از مشرکین
وہ سب اولیائے خدا بر زمین

جعلني الله في خيرهما فاخرجت من ابويّ ولم يصبني شيئ من عهد الجاهلية فانا خيركم
نفسًا وخيركم ابًا رواه البيهقي عن انس ابن مالك رض (۷) وايضا قال ماولدني
من سفاح الجاهلية وماولدني الا بنكاح الاسلام رواه البيهقي في السنن
وتشبث بها الحفاظ كالجلال السيوطي والقرطبي والماوردي والشهاب الهيتمي
والتلمساني والزرقاني والسنوسي وغيرهم رضي الله عنهم في اثبات ايمان
ابائه وامهاته عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه الكرام

سُنو ای عزیزو یہ قولِ سداد — جو ہیں ان حدیثوں سے لابد مُراد
کہ بیشک یہ فرمانِ خیرُ الانام — عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و سلام
کیا نقل حق نے مجھے لا کلام — زِ اصلابِ پاکان بصد احترام
سوئے طیبہ رِحمہائے زنان — مُصفّٰی و پاکیزہ دُرّیگان
زِ تصفیۂ تہذیب ہی یہ مرام — کہ حق نے دیا مجکو ایسا مقام
کہ ہی پاک میرا نَسَب لا کلام — سبھی عیب سے جو کہ بَینَ الانام
جہان شاخ دو کا ہوا اِنشعاب — تو جو خیر اُنسے وہ میرا مآب
یہ معنی ہوا اِسکا نزدِ فہیم — کرے دَرک اسکو جو قلبِ سلیم
کہ جس جا ہوئی شاخ دو آشکار — یکے اہل ایمان دگر کفردار
تو مین اہلِ ایمانمین نورُ البصر — نہ کچھ کفر کا تھا وہان پر اَثر
کہ ہی خیر ایمان جو ہے کفر شر — وہ پاکیزہ تر ہی نَجَس ہی یہ ضر
تو مین خیر تم سب سے از روئے ذات — یہ ذاتِ نفیسہ نفیسہ صفات
تو مین خیر تم سب سے از روئے آب — بہر طور ہی خیر میرا نسب

که تقسیم حق نے کیا لا کلام
سبکے ہی ہے شقی اور دیگر سعید
وہ بدبخت لاریب یہ نیک بخت
تو پیدا کیا مجکو پروردگار
جو ان دونو قسمونسے لاریب خیر
جو اہل سعادت بلا امترا
یہ دو قسم بالا جو مسطور ہین
بشر جن دونو کو دو قسم تام
وہ گمراہ بیشک یہ لا بد رشید
وہ بطلان و باطل یہ یہ حق پرست
اُسی قسم سے جو سعادت شعار
وہی میرا مظہر نہ وہ قسم غیر
اُنونسے کیا مجکو پیدا خدا
کلام الٰہ مین وہ مذکور ہین

وَاَصْحَابُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحَابُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحَابُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحَابُ الشِّمَالِ

وہ اصحاب ہین جو یمین و شمال
وہ اہل جنان اور اہل ثواب
تو اہل یمین سے مین پیدا ہوا
وہ اہل سعادت کو پروردگار
تو ان دو مین افضل جو ہین برملا
تو یہ تین اقسام ای نیک بین
یہی سورہ واقعہ مین عیان
وہ ہین اہل نعمت یہ اہل وبال
دگر اہل نیران وہ اہل عذاب
اُنہو نسے مین برتر بلا چون چرا
بھی دو قسم پر ہی کیا آشکار
تو اُنسے کیا مجکو پیدا خدا
ہوئے میمنہ مشأمہ سابقین
وہ یہ لفظ ہین اب تو پڑھ بیگمان

فَاَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ وَاَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ

تو ان سابقین سے مین پیدا ہوا
ولے اُنسے برتر یہ میرا مقام
وہ سب مجسے مین اُنسے ہویدا ہوا
کہ مین خیر اُنسے نہ اسمین کلام

مُصَرّح یہ مضمون بدرِ مُنیر
روایت کیا بیہقیئے جلیل
زعیّاض قاضی وُابن جریر
دلائل مین اسکو بسندِ جمیل

شفا اور شرحِ شفا مین عیان
یہ نجم المبین مین مفصّل نگار
بھی دیگر کُتُب مین یہ روشن بیان
و لے مختصر ہے یہان آشکار

قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قسّم الخلق ای الثقلین قسمین ای سعیدًا وشقیًا فجعلنی من خیرھم قسمًا ای من قسم السّادۃ التی ھم ارباب السعادۃ کما قال فذلک قولہ تعالیٰ واصحاب الیمین ای السّعادۃ فی انواع من النعیم واصحاب الشمال ای الشقاوۃ فی عذاب الجحیم فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثًا ای ثلاثۃ اصناف بجعل ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرھا ثلثا وھم المقربون فذلک قولہ تعالیٰ فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرھا قبیلۃً وذلک قولہ تعالیٰ وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم فانا اتقاولد آدم واکرمھم علی اللہ ولا فخر ثم جعل القبائل بیوتًا فجعلنی من خیرھا بیتًا وذلک قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس ای وسخ الشرک ودنس المعصیۃ اھل البیت نصبہ علی المدح اوالنداء وھذا معنی ثالث لاھل البیت رواہ البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن عباس والفاظ الشرح لعلی القاری علیہم رضوان اللہ الباری من شرح الشفاء

کہ بیشک یہ فرمانِ خیر الورا
صلوۃ خدا اونپہ صبح و مسا

تو حُبِّ خدا کا نہووے ظہور
تو لاریب عرفا مین ہووے فتور

کہ پیدا کیا حق نے جملہ جہان
تو مقصود اُسّے یہ ہی بیگمان

کہ ہو مُرتبہ مصطفےٰ آشکار
کہ ہین نعلِ احمد کے وہ سب غبار

وہ ہین زیر پائے شفیعُ الورا
وہ پائے خدا فوقِ عرشِ عُلا

قسم کھائے جسکی ہمیشہ خدا
خدا کی قسم ہے وہ ہی خاکِ پا

تو کیونکر کرین خلق سے اِفتخار
حبیبِ خدا نورِ پروردگار

سبھی اولیاؤ سبھی اَنبیا
یہ سب مُفتخر انسے ہین بر مَلا

وہ سب اِنکے محتاج در ہر سرا
یہ مُستغنی اونسے بلا اِمترا

شہنشہ محمد وہ ہین نائبین
یہ ہین فخرِ اہلِ سماؤ زمین

یہی اصل ہین شاخ ہی جملہ ناس
اِسی اصل سے اُنکا دائم اَساس

نہوتے اگر سیّد المرسلین
تو پیدا نہوتے وہ سب نائبین

نہوتی ربوبیّتِ رب عیان
نہ غُفرانِ ایزد کا ہوتا بیان

ہوا جبکہ انسے خدا کا ظہور
ظہورِ خدا کے یہی ایک نور

تو وہ فخرِ انکا کرے آشکار
ہے اونکا ہمیشہ کرین اِفتخار

نہ غیروں کا اِسجا پہ کچھ اعتبار
مُحب اور محبوب مین اِفتخار

خیوری کا دائم ہوا اِفتخار
اوسی ذاتِ ربّی سے لیل و نہار

جو میری حوائج تو اونکا مدار
اوسی ذات پر ہی کیا کردگار

نہ میرا سوا اونکے ہی غمگسار
جو غمخوار وہ ہین تو غمخوار و زار

قبائل کیا اونسے پھر کردگار | تو افضل قبیلے سے ہین آشکار
قبائل کا بھی ذکر ہے بیگمان | کلامِ الٰہی مین ایسا عیان

وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ الآیہ

جو بندونمین اتقا وہ نزدِ خدا | بلا ریب اکرم ہے ہر دوسرا
خدا سے ڈرے جو کہ سب سے مزید | نہایت مقرب وہ نزدِ وحید
زاولادِ آدم مین اتقا سدا | تو اکرم انہونسے ہین نزدِ خدا
قبائل سے حق نے بنائے بیوت | بھی فخذ و فصیلہ نہ اسپر سکوت
تو جو اون بیوتون مین تہا خیر بیت | اونو سے کیا مجکو بے کیت و ذیت
مصرح وہ فرمانِ پروردگار | جو احزاب سورہ مین ہے آشکار

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ

کہ لاریب منظورِ پروردگار | ہمہ وقت ای اہلِ بیتِ کبار
کرے دور تمسے پلیدی تمام | جو ہے رجسِ شرکی و دنسِ اثام
ہمہ وجہ سب چرک سے پاک تم | خدا کی عبادمین چالاک تم
نہ ہی فخر سے یہ بیان آشکار | نہ ادنی سے اعلی کا ہو افتخار
خدا نے کیا میرا ایسا نصیب | کہ مجکو بنایا معظم حبیب
کیا نور اپنے سے میرا ظہور | مین نورِ خدا و خدا میرا نور
کہ محبوبیت کا جو مخفی مقام | نہین بلکہ اخفی وہ غالی مرام
نہو ذکر اوسکے مقامات کا | نہ اظہار ہووے عطیات کا
تو ماہر نہو اسسے جملہ انام | کہ ہون مین حبیبِ خدا لا کلام

علی القاری وتفسیر الفہامة ابن النقیب علیہما رضوان اللہ المجیب

یہ مُدرک مین لا بد حدیثِ شریف	یہ از ابنِ عباس از بس نظیف
کہ اِسطور سے سیّد المرسلین	حبیبِ خدا شافع المذنبین
تلاوت کیا یہ کلامِ مُبین	لَقَدجَاءَکُم وہ رسولِ امین
تو مِن اَنفُسِکُم پڑھا بر مَلا	یہ با فتحِ فا سے بلا چون چرا
تو فرمایا پھر نورِ پروردگار	کہ معنے یہ ہی اوسکا بس آشکار
نَسَب میرا اَنفَس ہین سبسے شریف	حَسَب میرا اَنفَس ہین سبسے لطیف
جو ہی صہر میرا وہ سبسے نظیف	نظیفون لطیفون سے ہو مین شریف
نفیسو نسے اَنفَس ہین ہون بالیقین	شریفون سے اَشرف ذرا شک نہین
اِسیطور فرمان شیرِ خدا	علیؑ ولی میرے مُشکل کشا
کہ معنے یہی اُسکا بے چون چرا	کہ مِن اَنفَسِکُم جو با فتحِ فا
کہ وہ ذات جسنے خدا کا ظہور	نَسَب مین حَسَب مین ہے وہ اَنفَس ضرور
کہ اَشرف وہ از روئے مادر پدر	وہ ہین دونو جانب سے عالی گہر
کہ آبا و اجداد اوسکے تمام	سبھی اُمّہاتِ شفیعُ الانام
شریفہ نفیسہ ترینِ عباد	تو اَنفَس زجملہ وہ بالاِعتماد
خلائق مین سب سے نبی ہین شریف	نفیس ولطیف ونظیف ومُنیف
ولے اَنبیا سے نہایت لطیف	حبیبِ الٰہ اور غایت شریف
شرافت نظافت مین پہلے نَسَب	مُصفّٰی و پاکیزہ ہو پھر حسب
شرافت نجابت مین ہے یہ ضرور	کہ مان باپ کی ذات ہو بیقصور

وہ ہون یار جسکے نہ ہرگز وہ زار	وہ غمخوار جسکے نہ ہرگز وہ خوار
مین کس پاس گریہ کرون زار زار	کہ ہو جسے خندان دلم چون انار
نہ تیرے سواے کوئی غمگسار	تو باران رحمت تو ابر بہار
مری بیکسی پر تو کر کچھ نگاہ	کہ تیری نگہ ہے دو عالم پناہ
مین ہون ظلمت نار سے دل سیاہ	تو کر مجھپہ اب ایک نوری نگاہ
مس آرزوئے دلی ہو طلا	ز اکسیر نظر شفیع الورا
تو کانون دوزخکا پھر کچھ نہ غم	کہ ہو بوتہ دل مین خالص زرم

نیوری تجھے نار و گلزار سے
نہین کار و بس ایک دلدار سے

عن بن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قرأ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالی لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء فقال انا انفسکم نسبا وصھرا وحسبا وروی عن سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی قولہ من انفسکم بفتح الفاء انہ قال نسبا وصھرا وحسبا ای قرابۃ مختصۃ بالاٰباء والامھات ودینا فانہ صلے اللہ علیہ وسلم شریف الجانبین ولطیف الطرفین والشرف والمجد لا یکونان الا بالاٰباء والانفس بالفتح من النفاسۃ یقال شیٔ نفیس ای شریف لطیف نظیف وکونہ صلے اللہ علیہ وسلم من اشرفھم والطفھم نسبا وارفعھم حسبا علی قرأۃ الفتح نھایۃ المدح والثناء وغایۃ المنح والاصطفاء وھی مرویۃ ایضا عن الصدیقۃ وفاطمۃ الزھراء وقرأ بہ عکرمۃ وابن محیص وغیرھما رضی اللہ عنھم ھذا ملخص ما فی المستدرک والشفاء وشرحہ للعلامۃ

تو بیزار ہوں اُنسے ہم سب ضرور — رہیں دور اُنسے جو ہیں اہل نور
نہ اُنسے محبت کریں مومنان — کہ لاریب انکے وہ ہیں دشمنان

روی العلامة فخر الدین رحمه الله المتین فی المفاتیح تحت الآیة الکریمة عن ابن عباس رضی الله عنهما ان اعیان المشرکین نجسة کالکلاب والخنازیر

یہ فرمانِ رازی ز رازِ نہان — مفاتیح تفسیر میں ہے عیان
کہ از ابنِ عبّاس ہے یہ بیان — کہ جون کلب و خنزیر ہیں مشرکان
کہ عین النّجاست وہ ہیں بالیقین — بلا نورِ ایمان نہوں طاہرین

قال فی الابریز یجب ان تبغض ذوات الکفار والافعال القبیحة من المومنین الفجار لا ذواتهم الطاهرة وقلوبهم الباهرة لانهم یحبون الله ورسوله الامین وتلوّثهم بالافعال المذمومة من العوارض بالیقین لحدیث انه یحب الله ورسوله فی نُعیمان عند المنع من اللعن حین جُلّد لکونه سکران
هذا ملخصه بمزید الحدیث المتین من کتابی نجم المبین

یہ ابریز میں ہے بصد بیّنات — کہ مبغوض کافر وہ از روئے ذات
نہ مبغوض ہے ذاتِ فاسق مدام — کہ وہ مومنہ طاہرہ لاکلام
زافعالِ مومن جو فسق و فجور — وہ لاریب مبغوض ہیں بالضرور
تو روشن ہوا اِسسے ای مُنصفین — کہ ناپاک ذاتی ہمہ مُشرکین
نہو نورِ اقدس کا اونمیں قرار — نہوا اونپہ رحمت خدا کی نثار
عدو و نجاست ہمہ مُشرکین — مُحبّین و طاہر ہمہ مومنین
کہا اونکو ناپاک پروردگار — کہ توحیدِ ایزد سے اونکو فرار

بہر طور وہ عیب سے پاک ہون
خدا کی عبادت مین چالاک ہون

تو عقلا کہین اُسکو لابد شریف
شریفو نمین لاریب ہو وہ منیف

نہ بدتر کوئی شرک سے عیب ہے
یہی ظلمِ اَعظم بلا ریب ہے

لہذا سبھی انبیائے کرام
مُنزّہ وہ اِس عیب سے لاکلام

نہ کافر کسیکا پدر زینہار
نہ ہین کافرہ مادرانِ کبار

وہ ہین مادری زاد مومن تمام
وہ مومن سے مومن ہوئے سب عظام

کہ منصب نبوّت کا عالی مقام
وہ جملہ مراتب سے برتر مدام

تو اشرف نہ کیونکر وہ خیرالورا
کہ ہین کلمہ گو اُنکے سب انبیا

نسب مین نہون گروہ از بس نظیف
تو اشرف وہ کیونکر ہوئے ای حصیف

خیوری وہ ربّی جو نورِ خدا
خدائی نسب کیون نہووے سدا

سنو مجھسے اب اُسکا دیگر جواب
جوابِ لبیبانہ بے ارتیاب

کہ فرمانِ خلّاقِ جملہ جہان
یہ ہی توبہ سورہ مین لابد عیان

اِنَّمَا المُشرِکُونَ نَجَسٌ

قال فی روح البیان ان النجس بفتحتین مصدر بمعنی النجاسة وصفوا بالمصدر للمبالغة کانهم عین النجاسة فیجب الاجتناب عنهم والتبری منهم وقطع مودتهم

کہ تحقیق ناپاک ہین مشرکین
نجاست مین خبث وہ ہین بالیقین

یہ روح البیان مین عیان ای امین
کہ عَینُ النّجاست وہ سب مشرکین

تو پرہیز ہے اُنسے لازم مدام
سبھی اہلِ ایمان یہ ای نیکنام

ہوئے طاہرین سے تولد رسول — ہوئے منتقل اسیہ جملہ فحول
پلیدی و پاکی یہ دونوں صفات — نہ موصوف ان دو سے ہوا یکذات
کہ مشرک موحد سے یکے ہوا اگر — تو یہ جمع اضداد ہے پر شرر
لہٰذا یہ فرمانِ اہلِ وصول — ز اہلِ نقول و ز اہلِ عقول
کہ جب ہی یہ ثابت بلا اشترا — ہوئے منتقل وہ حبیبِ خدا
سبھی طیبین طاہرین سے ضرور — سوئے طیبہ رحمہا بے فتور
تو واجب کہ آباؤ سب امہات — نہ زنہار مشرک بصد بینات
خدا کی قسم جملہ وہ مومنین — نہ ہرگز کوئی اونہین از مشرکین
کیا جسنے کچھ نقل اسکے سوا — وہ خاسر بلاریب ہے سب بے حیا
محدث محقق سبسے نامدار — جو ہین عبدِ حق انپہ رحمت نثار
تو اسطور وہ معتقد بالیقین — یہ ہے شرح مشکات مین اے امین

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در شرح مشکوۃ فرمودہ کہ اما آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان از آدم علیہ السلام تا حضرت عبد اللہ طاہر و مطہر اند از دنس کفر و رجس شرک چنانکہ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آمدہ ام از اصلاب طاہرہ بارحام طاہرہ و دلائل دیگر را متاخرین علمائے حدیث تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ مخصوص گردانیدہ است بدین علم متاخرین را یعنی علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ بر دین توحید و اسلام بودہ اند وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَخْتَصُّ مَنْ يَّشَاءُ

نہون پاک وہ شرک سے زینہار — بلا نورِ توحید پروردگار
اگر نیک خو سے وہ ہون طاہرین — تو جنّت مین جاوین ہمہ کافرین
جو ہین نیک افعال از کافران — تو اُنسے نہ طاہر وہ اے نیکدان
کہ توحید اصلِ حمیدہ خصال — بلا اصل شاخون پہ لابد زوال
تو جو اُنسے افعالِ نیکی عیان — وہ ہین مثلِ گرد و غبارِ جہان
تو ہرگز نہ اونکو ثبات و قرار — تو کب ذات اُنسے طہارت شعار

قال سیدی السنوسی والتلمسانی فی شرح الشفا قدس الله سرّہما لم یتقدّم لوالدیہ صلی الله علیہ وسلم شرك وکانوا مومنین لانہ صلی الله علیہ وسلم انتقل من الاصلاب الطاہرة الی الارحام الطاہرة وذلك لایکون الا مع الایمان وما نقلہ بعض المورخین فہو قلة حیاء

لہذا یہ فرمانِ اہلِ جنان — سنوسی دگر تلمسانی جہان
یہ شرحِ شفا مین بلا قال و قیل — وہ ہین شارحانِ شفائے علیل
کہ آبا و اجدادِ خیر الانام — سبھی اہلِ ایمان نہ اسمین کلام
نہ تھا شرک اونمین نہ کفرِ لئام — سبھی دینِ توحید پر وہ مدام
ہوئے منتقل شافعِ دو جہان — ز اصلابِ پاکیزہ در ہر زمان
سوئے رحمِ طاہر بصد احترام — تو ممکن طہارت نہین اے فہام
مگر یہ کہ ہون مومنان وہ کرام — تو ہوگی طہارت وہان لاکلام
یہ فرمانِ ایزد ہوا بالیقین — کہ تحقیق ناپاک ہین مشرکین
تو مشرک نہ طاہر بحکمِ وحید — بلا نورِ توحید ہے وہ پلید

تو بیشک وہی فرد مخصوص ہے — کلام خدا سے وہ منصوص ہے
جلال سیوطی کو خیر الجزا — عطائے خدا سے بہر دوسرا
کہ اس بابمین اوسنے با اہتمام — بنائے رسائل برائے فہام
افادہ اجادہ کیا آشکار — کہ ہون فائزین اُسسے ایمان شعار
جو اظہر من الشمس یہ مدعا — کیا اسکو عظمت مین عرش علا
وہ سبحان لاریب ہی پاکذات — یہ پاکونسے ہی پاک عالی صفات
تو جو جائے ظلمات ازبس پلید — وہ ہرگز نہو جائے نور وحید
زحبت قدیمی یہ فیض قدیم — کہ ہی پائے گہ جنکا عرش عظیم
یہ فرش زمین اور عرش برین — یہ ہین گرد پائے شہ مرسلین
تو کیونکر رکھے وہ جہان آفرین — اُسے جائے ناپاک مین ای امین
جو آباؤ اجداد خیر الورا — نہ زنہار اونپر عذاب خدا
معاذ اللہ گر ہوا ونہونپر عذاب — تو اونکی حقارت یہ بے ارتیاب
تو لائق نہ یہ شان خیر البشر — کہ ہی اسمین خواری بروز حشر

خیوری وہ ربی منزہ مدام
ہمہ عیب سے جو کہ بین الانام

جو مبغوض ایزد ہمہ مشرکین — وہ رحمتکے لائق نہین ای امین
جو مثل خنازیر ہین مشرکین — تو کب قرب انکا نہو نقص دین
تو ہرگز نہ وہ مسکن پاک نور — کہ لاریب یہ قرب ہی پر شرور
تو روشن ہوا اسسے بے امترا — کہ آباؤ اجداد خیر الورا

وخدائے تعالیٰ جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر وباہر گردانیدہ اند وحاشا للہ کہ این نور پاک را در جائے ظلمات پلید نہ نہند ودر عرصات آخرت بہ تعذیب وتحقیر آبائے اورا مخزی ومخذول نگردانند

کہ آبائے عظمائے خیر الانام ‌ ‌ علیہ صلوٰۃ خدا و سلام ہو

صفی اللہ آدم سے وہ سب کرام ‌ ‌ الیٰ ذات عبد اللہ مومن تمام

وہ طاہر مطہر بلا قیل وقال ‌ ‌ ز ارجاس کفار در جملہ حال

وہ تھی پاک از شرک ای مومنین ‌ ‌ وہ لاریب ہین طیبین طاہرین

چنانچہ یہ فرمان خیر الورا ‌ ‌ شفیع خلائق بروز جزا

کہ اصلاب وارحام جو طاہرین ‌ ‌ تو ہین اونسے پیدا ہوا بالیقین

دلائل جو اسکے دگر معتبر ‌ ‌ کیا اونکو تحریر اہل خبر

مری زندگی کی مجھے ہے قسم ‌ ‌ کرون عمر میری اسی پر ختم

کہ یہ ایک ہے علم عالی وقار ‌ ‌ کیا اسنے مخصوص پروردگار

انہین جو کہ علمائے متاخرین ‌ ‌ درین علم لاریب وہ سابقین

اگرچہ ہوا اونکا پیچھے ظہور ‌ ‌ ولے انسے پہلے وہ اسمین ضرور

کہ لاریب یہ علم علم شریف ‌ ‌ کہ آبائے خیر الورا سب نظیف

وہ تھے دین توحید پر لاکلام ‌ ‌ وہ سب اہل اسلام وعالی مرام

تو لابد وہ ہی فضل پروردگار ‌ ‌ کرے اسکو جسپر وہ چاہے نثار

تو واجب ہوا اِسسے ای ذی یعقول
کہ مشرک نہ زنہار پدرِ رسول

ہمہ اہلِ اسلام ہین وہ کرام
خدا اُنسے راضی ہوا وَالسلام

خیوری سے لاریب راضی خدا
طفیلِ اصولِ شفیعِ الورا

جلالِ سیوطی و ابن حجر
وہ ماوردی علامۂ نامور

سنوسی و زرقانی دیگر عظام
ہمہ متفق اسپہ ہین لاکلام

کہ ہیں پاک اصلاب سے یہ مراد
کہ سب اہلِ اسلام وہ باسداد

یہی بس کلامِ خدا سے عیان
کلامِ نبی سے جو روشن بیان

نہ اِسلام ہو گر یہان پر مراد
تو ہو در کلامین پیدا تضاد

یہانتک وہ چالیس جملہ کرام
جو مذکور ہیں بامین ای فہام

ہمہ متفق اسپہ وہ لاکلام
کہ آبا و اجدادِ خیر الانام

وہ ہین طاہرین شرک سے بیگمان
ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ جنان

نہ اِس پر اگر اکتفا اے فہیم
خیوری سے اب سن بقلبِ سلیم

کہ باقی حدیثو نمین ایسا بیان
جو مذکور بالا وہ ہین ای مہان

کہ جس جا ہوئی شاخ دو آشکار
تو ہین خیر جہت مین تہا باقرار

نزار و مضر و کنانۂ جلیل
وہ عبدِ مناف و قریشِ نبیل

دگر ہاشم و شیبۃ الحمد نیز
یہ خیرِ قبائل یہ از بس عزیز

یہ اجدادِ خیر الورا لاکلام
یہ ہین اہلِ اسلام نزدِ فہام

ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ صفا
دلائل جو اسکے بصد اعتبار

وگرنہ تو معیوب نورِ خدا
نہ مخفی وہ زنہار اے ہوشیار

قال فی اسرار التنزیل وغیرہ من زبرار باب التبجیل کالتحریر والتحبیر ان آباء الانبیاء علیہم السلام ما کانوا کفاراً تشریفاً لمقام النبوۃ ومما یدل علیٰ ان آباء نبینا صلے اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین قولہ علیہ الصلوۃ والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات کما رواہ ابونعیم وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہم وقد قال اللہ تعالی انما المشرکون نجس فوجب ان لا یکون احد من اجدادہ مشرکاً

ازانجملہ یہ ہے کہ سب انبیا
نہ تہا باپ کافر کسی کا کبھی
ہمہ اہلِ ایمان واسلام تھے
کہ لابد نبوّت کا عالی مقام
اگر ہووے کافر نبی کا پدر
لہذا ہمہ انبیا کے اصول
دلائل جو ہین اسکے ازبس عیان
تو لاریب ہے اونسے یہ اِک دلیل
کہ دائم ہوا منتقل میرا نور
سوئے رحمہائے ہمہ طاہرات
یہ فرمانِ حق درکتابِ مبین

عَلَیہم صلوۃِ خدا او ثنا
وہ تھے دینِ ایزد پہ دائم سبھی
ہمہ اہلِ عرفان واکرام تھے
شرافت کرامت مین یکتا مدام
تو معیوب ہووے نبی اے پسر
ہوئے اہلِ اسلام نزدِ فحول
کہ آبائے خیرالورا مومنان
جو فرمانِ خیرالورا ہے اصیل
ہمہ طیبین طاہرین سے ضرور
ہمہ عیب سے جو کہ درکائنات
کہ تحقیق ناپاک ہین مشرکین

علیؓ ولی سے یہ راوی ضرور — علےٰ شرطِ شیخین اے ذی شعور
بھی وہ ابنِ حنبل جو عالی اِمام — اوسی شرطِ شیخین پر لا کلام
ہوئے اُسکے راوی نکر کچھ گمان — نہ ہے اِبن عبّاس از راویان

واخرج الامام احمد فی کرامات الاولیاء بسند صحیح علی شرط الشیخین عن ابن عباس رضی الله عنهم انه قال ماخلت الارض من بعد نوح علیه السلام عن سبعة مسلمین یدفع الله بهم عن اهل الارض

کہ خالی نہ تھی دائماً یہ زمین — اونہین سات مردون سے جو مُسلمین
تو اونکے تصدق ہمیشہ خدا — کرے دور خلقت سے رنج و بلا
یہ ہے بعدِ نوحؑ نبی کا بیان — کہ تھی اُنسے پہلے ہمہ مومنان
کہ آدم سے آبائے خیرُ الانام — اِلیٰ نوحؑ آدم علیہِ السّلام
ہمہ اہلِ اِسلام بے اِمترا — ہوئے متفق اسپہ اہلِ نُہیٰ
کرو دلمین اِنصاف ای منکرین — نہو تم جہالت سے از مُلحِدین
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الانام — اگر وہ ازان ہفتِ بالا مدام
تو بیشک ہمارا یہی مُدّعا — اِسی مُدّعا پر ہمہ اَذکیا
کہو گر کہ اون سات سے وہ نہین — تو ملزوم تمپر یہ اَمرِ مُہین
کہ تھی غیر آن سات کے بالضرور — بھی خیرُ القرون نزدِ اہلِ شعور
تو باطل یہ ہے نزدِ جملہ جہان — خلافِ حدیثِ بخاری عیان
کہو گر کہ آبائے خیرُ الوریٰ — وہ خیرُ القرون سے بلا اِمترا
ولیکن وہ بر شرک لابد روان — تو باطل یہ ہر قول ای ناقصان

اِسیطورسے ہی بلا اِشتباہ	حدیثِ بخاری جو اِسپر گواہ

عن ابی ھریرۃؓ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُعثتُ من خیر قرون بنی آدم قرنًا فقرنًا حتی کنتُ من القرن الذی کنتُ منہ رواہ البخاری رحمہ اللہ البارئ

کہ لابد یہ فرمانِ خیرُ الورا
کہ پیدا کیا مجکو ربُّ السّما
حمیدہ خصائل سے وہ سرفراز
یہاں تک کہ مین اُنسے ظاہر ہوا
حدیثِ دگر ہے یہ روشن بیان

درودِ خدا اونپہ صبح و مسا
اونہوں نسے جو خیرُ القبائل سدا
سدیدہ شمائل سے وہ بانیاز
جو عبد اللہؓ و آمنہ پُرصفا
کہ اسطور فرمانِ شاہِ شہان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام ان الارض لم تخل عن سبعۃ مسلمین فصاعدًا یدفع اللہ بھم عن اھل الارض وفی روایۃ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ لم یزل علی وجہ الارض سبعۃ مسلمون فصاعدًا فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا اخرجہ عبد الرزّاق وابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین رضؓ

کہ خالی نہین یہ زمین زینہار
تو ممکن از ین بیش ہون وہ کبار
کرے دور اہلِ زمین سے خدا
نہ موجود گر سات وہ مسلمین
کہ رحمت خدا کی وہ اہلِ صفا
جو ہین ابنِ مُنذر بسے مُعتبر

کبھی سات مسلم سے ای ہوشیار
ولے اِسّے گا ہے نہ کم زینہار
اونہونکی وجاہت سے رنج و بلا
تو نابود ہو ارض و اہلِ زمین
عَلےٰ وَجہِ اَرضین وتحتَ السّما
دگر عبدِ رزّاق اہلِ خبر

کہ میرے سوا اور تیرے سوا — زمین پر نہ مومن کوئی تیسرا
تو یہ اور بالا حدیثِ مبین — کہ از ہفت مومن نہ خالی زمین
تو اِن دو مین کسطور تطبیق ہو — تعارض اوٹھے اور توفیق ہو
تو اِسکا اِسیطور سے ہی جواب — جوابِ لبیبان جو ہی پُرصواب
کہ اِس اَرض سے ہی یہ لابد مُراد — کہ جسمین ہوا اونپہ ظُلم و فساد
خلیلِ خدا پر ہوا ہے پَدید — صنا روقِ ظالم کاظلمِ شدید
نہ روئے زمین جملہ آسے مُراد — و الّا بلاریب ہووے فساد
کہ اوسوقت لُوطِ نبی بیگمان — وہ ایمان مین ثالث بلاشک عیان
نَعَم اوس زمان چار باقی جہان — جو مومن وہ لاریب تھے درنہان
تو اُسمین تعارض نہین زینہار — یہ نجم المبین مین مفصّل نگار
خدایا تو اَب مجکو توفیق دے — عنایت سے تحقیقِ تمیق دے
کہ شیرین بیان ہو ز حُبِّ جنان — تو ہون آسے محظوظ اہلِ جنان
لکھون ذِکر منصوص آیات سے — بھی مخصوص ہی جو روایات سے
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا — ہمہ اہلِ ایمان بلا اِشترا
رہین جو کہ اس ذکر پر مُستقیم — وہ ہون لائقِ دیدِ نورِ قدیم

خیوری بھی اوس دید سے شاد ہو
کہ دیدِ محمدؐ سے آباد ہو

لاآلیئے صلوات و صدہا سلام — تصدّق وہ بر فرقِ خیرُ الانام
بھی آل و صحابہ پہ بااِحترام — بھی آبائے خیرُ الورا پر مدام

کہ فرمانِ خلّاقِ پروردگار
یہ قرآن مین لاریب ہے آشکار

وَلَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَيۡرٌ مِّن مُّشۡرِكٍ

جو ہے عبدِ مومن بلاریب خیر
جو مشرک وہ ہے معدنِ شر و ضیر

تو ثابت ہوا اِسّے یہ بالیقین
کہ آبائے خیر الورا مومنین

وہ سب اہلِ توحید اہلِ جنان
نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکان

کہ ہین جملہ وہ خیر اہلِ زمین
وہ اپنے زمانیمین تھے بہترین

کہ ہر وقت موجود جو مومنان
وہ خیر القرون ہین بلا اشتباہ

اونہین چھوڑکر پھر خدائے حسیب
رکھے مشرکو نمین وہ نورِ حبیب

تو یہ ہے خلافِ نقول و عقول
خلافِ فروع و اصولِ فحول

نہ مانے اسے جو کہ اہلِ وصول
مگر جو کہ ہین بے حیا پر جہول

فان قلت قد ورد فی الحدیث ان سیدنا ابراهیم علیه الصلوٰة والتسلیم قال لسیدتنا سارة رضی الله عنها حین ارسلها الی الجبار لیس علی وجه الارض مومن غیری وغیرك وهذا معارض للاحادیث التی وردت فی عدم خلو الارض عن سبعة مسلمین فصاعدا فما الجواب قلنا ان المراد بالارض فی هذا الحدیث هی التی وقع فیها ما وقع لسیدنا ابراهیم علیه السلام لا الارض کلها لما علمت ان سیدنا لوطا علیه السلام ثالثهما فی الایمان فی ذلك الزمان ایضا فلا تعارض اصلا

اگر تیرے دلمین یہ ہو اشتباہ
کہ اِسطور قولِ خلیلِ اِلٰہ

جو خاتون سارہ کو وقتِ روان
سوئے ظالمے حاکمِ مصریان

روایت کیا ابنِ سعد و جریر — بھی اُس ابنِ منذر جو روشن ضمیر
وہ بزّار و حاکم جو عالی مقام — وہ ابنِ ابی حاتم نیک نام
یہ از ابنِ عبّاس ہیں راویان — ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
کہ آبائے خیرُ الوریٰ بالیقین — ز آدم اِلیٰ نوح سب مومنین
کہ مَابَینِ آدم و نوح نبی — یہ دَہ قرن بر دینِ ایزد سبھی
خدا کی شریعت پہ تھے وہ تمام — وہ بر دینِ اسلام جملہ کرام
ہوا اونمیں جب اختلافِ عیان — تو نبیونکو بھیجا خدائے جہان

قال فی مفاتیح الغیب عن عطاء رضی الله عنه لم یکن بین نوح و ادم علیہما السلام
من ابائہ کافر و کان بینہما و بین ادم علیہما السلام عشرۃ اٰباء

یہ فرمانِ رازی ز رازِ نہان — مفاتیح تفسیر میں ہے عیان
کہ آدم سے آبائے نوحِ نبی — نہ زنہار کافر مسلمان سبھی
تو اِن دو میں آبائے عشرہ تمام — یہی دَس قرون جملہ نزدِ فہام
بھی روحُ البیان میں یہ ایسا عیان — اوسی خبرِ ائمہ سے روشن بیان

قال فی روح البیان بروایته عن ابن عباس رضی الله عنہما لم یکفر لسیدنا
نوح علیه السلام اب من آبائه ما بینه و بین آدم علیه السلام و کان والدٰہ
مسلمین علی ملة سیدنا ادریس علیه السلام و اسم ابیه لامك بن متوشلخ
علی وزن الفاعل و اسم اُمّه شمخا بنت انوش

کہ آدم سے آبائے نوح نبی — ہمہ اہلِ توحید مومن سبھی
جو ماں باپ اُنکے مسلمان ضرور — وہ تھے دینِ ادریس پر بیغتور

وصل تیسرا اون آیاتِ منصوصہ وروایاتِ مخصوصہ مین کہ جنسے ثابت ہی نزدِ ائمہ دین ہ کہ ہمہ آباؤ امہاتِ شفیع الورا علیہ الصلوٰۃ والثنا مومنین ہ ازانجملہ یہ آیات بیّنات ہین بالیقین کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ دوسری آیت وَجَعَلَھَا کَلِمَۃً بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ تیسری آیت وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ چوتھی آیت رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ پانچوین آیت رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ

سنو اے محبو بگوش قبول
صبوری سے ہرگز نہو تم ملول

کہ آدم سے عبد اللہ تک جو بیان
بھی مخصوص اسمین روایات ہین

کلامِ الٰہی سے ہروہ عیان
اوسی مین جو منصوص آیات ہین

اخرج ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال ما بین نوح وآدم علیہما الصلوٰۃ والسلام آباؤہ صلے اللہ علیہ وسلم کانوا علی دین الاسلام واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن المنذر والبزار والحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال کان بین آدم ونوح علیہما السلام عشرۃ قرون کلھم علی شریعۃ من الحق فاختلفوا فبعث اللہ النبیین صلعم

پسر اونکے ارفخشد نیک نام — وہ مومن بلا ریب نزد فہام
کیا نوح نے اُنکے حق مین دعا — کہ اولاد اُنکی مین ہوے اے خدا
وہ نور نبوت وہ ملک زمین — تو دونوکے جامع ہوئے بالیقین
یہ از ابن عباس اظہر بیان — کیا ابن عبد الحکم نے عیان
جو تاریخ ہی مصر کی اے جوان — تو مذکور اوسمین وہ ہی بیگمان
جو ہین سعد کے ابن ای نیکدان — وہ ہین ابن کلبی سے راوی عیان
کہ بابل مین دائم ہمہ مسلمین — نہ ہرگز کوئی اونہین از مشرکین
یہ نوح نبی سے بلا امترا — یہان تک کہ نمرود حاکم ہوا
کیا حکم نمرود پہر آشکار — کرو بت پرستی صغار و کبار
تو پیدا کیا تب خداوندگار — خلیل نبی کو بعز و وقار
خلیل و سماعیل نے اے فہام — خدا سے دعا کی بصد اہتمام

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اى مخلصين لك والمراد به طلب الزيادة فى الاخلاص والاذعان والثبات عليه واجعل بعض ذريتنا جماعة مخلصة لك بالعبادة واراد به العرب لانهم من ذريتهما وابعث فى تلك الجماعة المسلمة من اولادنا رسولا من انفسهم فان البعث فيهم لا يستلزم البعث منهم ولم يبعث من ذريتهما غير نبينا خاتم الانبياء عليهم الصلوة والثناء فهو الذى اجيب به دعوتهما هذا ملخص ما فى التخبير ومفاتيح الغيب وروح البيان وغيرها من زبر اهل الاتقان

کتاب خدا مین یہ فرمان ہے
کہ نوح نجی کا یہ تبیان ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الآیۃ

مجھے بخش اے میرے پروردگار
بھی مان باپ میریکو باصد وقار
جو ترکِ فضیلت ہوئی آشکار
تو مغفور کر اُسکو اے کردگار
جو ہین اہل میرے وہ از مومنان
جو ہون مومنان تاقیامت عیان
تو کر سبکو مغفور اے مہربان
طفیلِ محمد شہِ مُرسلان
پدر اونکا لامک وہ نیکو سیر
جو مان اُنکی شمخا بسے نامور

ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
خیوُری سے راضی طفیلِ مہان

قال فی سُبل النجاۃ وسیدنا سام بن نوح علیہما السلام مومن بنص القرآن والاجماع بل ورد فی الخبر انہ نبی وولدہ ارفخشد مصرح بایمانہ فی الخبر عن ابن عباس اخرجہ ابن عبد الحکم فی تاریخ مصر رضی اللہ عنہم وفیہ ایضا انہ ادرک جدہ سیدنا نوحًا علیہ السلام وانہ قد دعی لہ ان یجعل اللہ الملک والنبوۃ فی ولدہ وروی ابن سعد من طریق ابن الکلبی رضی اللہ عنہم ان الناس ما زالوا ببابل وھم علی الاسلام من عہد سیدنا نوح الی ان ملکھم نمرود فدعاھم الی عبادۃ الاوثان وفی عہد نمرود کان سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم

جلالِ سیوطی کا سُبلُ النّجات
کیا اُسمین اِسطورسے یہ ثبات
کہ نوح نبی کے جو ہین ابن سام
وہ مومن بلاریب اے نیکنام
یہ ہے نصِّ قُرآن سے روشن بیان
حدیثون مین اُنکی نبوّت عیان

تو آباؤ اجداد خیر الانام | ہمہ امّت مسلمہ سے کرام
سماعیل سے تا رسول خدا | ہوئی جملہ سنی پشت اہل صفا
وہ ہین مخلصان خدائے کریم | وہ لاریب ہین اہل قلب سلیم
وہ اہل ولایت وہ جملہ عظام | وہ ملک ولایت مین عالی مقام
وہ ہین اولیا مین اخص الخواص | وہ از انبیا بعد با اختصاص
دلائل جو اسکے ہین بسے آشکار | وہ نجم المبین ہین زہے نور بار
ازانجملہ ہے یہ دعائے خلیل | جو مقبول نزد خدائے جلیل
کہ ہو امّت مسلمہ لک ضرور | یہ ہو خالصہ مخلصہ بے فتور
کہ تخصیص لک سے یہ لابد مرام | کہ وہ جملہ ہون اولیائے کرام
ہوئے اُنسے جو عارفان عظام | وہ آباؤ اجداد خیر الانام
کہ خیر القرون سے وہ بے اشتباہ | حدیث بخاری بھی اسپر گواہ
جو اصحاب ہین میمنہ در کتاب | تو اُنسے وہ افضل بلا ارتیاب
بہ ہر دو سرے وصل مین آشکار | احادیث خیر الوریٰ سے نگار

تو جعل الله القسمین اثلاثا ای جعل لقسم الاول الذین ہم ارباب السعادة صنفین فجعلنی من خیرہا ثلثا وہم المقربون وذلک قولہ تعالی فاصحاب المیمنة واصحاب المشأمة والسابقون السابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ولا فخر الحدیث رواہ البیہقی والطبرانی عن ابن عباس وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کہ اہل سعادت کو پروردگار | کیا جبکہ دو قسم پر آشکار
تو اُن دو مین افضل جو تھے برملا | تو اُنسے کیا مجکو پیدا خدا

کہ پروردگارا کریم و رحیم
توئی ربِّ یکتا عزیز و حکیم

تو رکھ ہمکو ثابت باخلاصِ تام
فدا تیرے فرمانپہ ہووین مدام

بذاتِ حقیقی فدا ہو یہ ذات
باخلاصِ نیّت بجملہ صفات

یہ جان و جنان مال تجہپر فدا
کرین تاکہ ہو اُسسے حاصل رضا

نہ تیرِ بلاسے کرین ہم فرار
نہ تیرے سوا غیر سے ہو قرار

بلا ہو عطا و جفا ہو وفا
تمنا نہو جز لقا و رضا

اسیطور کرے جہان آفرین
ز اولادِ ما زمرۂ مسلمین

وہ ثابت قدم ہون عباد امین
وہ ہون مخلصین جملہ طاعات مین

وہ توحید مین ہون سلیم الجنان
وہ تجرید و تفرید مین کاملان

تو مقصود اُنسے وہ قوم عرب
جو سکّانِ بلدِ امین با ادب

خدایا تو کر اُنسے پیدا رسول
کہ ہون جملہ اُسسے وہ اہلِ وصول

وہی اُنسے کر سیّد الاصفیا
جو لاریب ہے خاتم الانبیا

پڑھے اونپہ آیاتِ ایزد مدام
کرے اونکو تعلیم تیری کلام

کرے اونکو تلقین ایسی نصوص
کہ ہون جملہ جسسے وہ اہلِ خصوص

ز تزکیۂ نفس ہون باسرور
رہین ماسوی اللہ سے دائم وہ دور

تو لاریب ذاتی عزیز و حکیم
ہمہ عیب سے فعل تیرا سلیم

تو اونکی ہوئی یہ دعا مستجاب
جنابِ الٰہ مین بلا ارتیاب

سماعیل سے تا حبیب خدا
تو اونکی جو اولاد مومن سدا

وہی اُمتِ مسلمہ بالیقین
یہی اَمر قرآن سے از بس مبین

کہ ہوا اُسّے حاصل مسیحے افتخار | درین دارِ دنیا و روزِ شمار
کہ اونکی شہادت سے مین کامیاب | وہ فیاضِ ابدی بلا ارتیاب
بشارت یہ عیسیٰ نے دی بیگمان | صحابہ کو از شانِ شاہِ شہان
مُبشّر ہوئے پھر وہ بہرِ دگر | ز اظہارِ احوال خیر البشر
تو ایمان وہ لائے بصدق و یقین | کہ محبوبِ حق سیّد المرسلین
یہ مُستغفری نے روایت کیا | بھی عُلمائے دیگر نے جو اتقیا
دلائل شواہد مین ہے یہ بیان | نبوّت کے اثبات مین جو عیان
ہوا پھر یہ فرمانِ خیر الوریٰ | کہ دیکھین دیدہ اُمّی بلا امترا
کہ اُنسے ہوا جبکہ میرا ظہور | تو یہ دیدہ اونپر ہوئی با سرور
کہ یک نور اُنسے ہویدا ہوا | وہ نورِ خدا اونسے پیدا ہوا
تو ظاہر ہوئے شام کے سب قصور | اُسی نور سے اونپہ باصد ظہور
یہ ہی شرحِ سُنّہ مین لا بد نگار | یہ ہی ابنِ حنبل سے بھی آشکار
تو رویائے مذکور سے یہ مراد | کہ یقظے مین دیکھے وہ قصرِ بلاد
وہ ہے رویتِ عین سر بیگمان | نہ ہی خواب مین وہ بچشمِ جنان
یہ از شرحِ مشکات مسطور ہے | وہ لمعاتِ عربی جو مشہور ہے

خیبوری یہ مذکور بدرِ منیر
ولے شمس دیکھے نہ چشمِ ضریر

کہ ثابت ہوا جب یہ نزدِ فحول | صریحاً ز قولِ خدا و رسول
کہ از اُمّتِ مُسلمہ بیگمان | تولّد ہوئے شافعِ دوجہان

وہ ہین در کلام خدا سابقین
وہ مجھسے مین اُنسے ہوا بالیقین

وَلے اُنسے برتر یہ میرا مقام
تو مین اُنسے افضل نہ اسمین کلام

ہوئی جبکہ مقبول اونکی دُعا
تو اسطور فرمانِ خیر الورا

قال علیہ الصلوٰة والسلام انی کنت عند اللہ خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینہ وساخبرکم من اوّل مری انی دعوة ابراہیم وبشارة عیسےٰ ورؤیا امی التی رات حین وضعتنی وقد خرج منہا نورا اضاءت لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنة عن العرباض والامام احمد والبیہقی والحاکم وابن حبان رضی اللہ عنہم

کہ آدم کا ہرگز نہ تہا جب وجود
کہ مطروح در طین تہا اونکا بود

کہ طینِ عدم مین وہ گوشہ نشین
وہ علمِ الٰہی مین تھے ساکنین

تو مین خاتم الانبیا اوس زمان
خدا بعد سب سے ہین اوّل عیان

نہ تہا عرش و فرشِ زمین کا نشان
تو مین تب حبیبِ خدائے جہان

تو اوّل جو تہا امر میرا نہان
کرون تمسے اب اُسکا روشن بیان

کہ ہون مین دعائے خلیلِ خدا
صلوٰةِ خدا انپہ صبح و مسا

خلیلِ خدا نے کیا التجا
کہ اولاد میری سے کر اے خدا

پسندیدہ یک زمرۂ مومنین
کہ ہون اُنسے پہر سیدالمرسلین

تو ایزد نے کی آنکی دعوت قبول
تو اُن مومنونسے ہوا مین رسول

بشارت جو عیسیٰ نے دی بیگمان
تو مین وہ مُبشر رسولِ جہان

کہ ہون وہ عرب مین شفیع الانام
وہ ہین خاتم الانبیائے کرام ۱

تو گر نعلِ پا اونکا ہو یہ جنان
تو ہی یہ رضائے خدائے جہان

تو کیونکر یہ ثابت ہوا ای فحول
کہ ہین اُمّتِ مُسلمہ سے رسول
ہمہ اُنکے اجداد وسے مُسلمین
نہ ہرگز کوئی اُنسے از مشرکین

خیوری سے اِسکا سنو اب جواب
جوابِ مُصفّا بلا ارتیاب

کہ لاریب یکتا خلیلِ خدا
سماعیل اونکے پسر با صفا
تو اولاد اونکی مین لابد مدام
مُوَحِّد مُسلمان بصد احترام
نہو اُنسے زنہار خالی زمین
ز وقتِ خلیلی اِلٰی یوم دین
اگرچہ زمین پر ہمہ مشرکان
تو پھر بھی ازان نسل ہون مومنان
کہ نسلاً اِلٰی نسل ہے اِتّصال
کسیوقت اونمین نہو انفصال
کلامِ خدا سے یہ اظہر بیان
حدیثِ نبی سے یہ اَبہر عیان
اِسی پر ہمہ سابقینِ کرام
مُحدِّث مُفسِّر بَاجماع تام
سُنو مجھسے پہلے کلامِ خدا
کہ روشن ہوا جسسے یہ مُدّعا

قال الامام مصباح الظلام فی التفسیر الکبیر والحافظ الطمطام مفتاح المرام فی التحریر والتحبیر رحمهما الله العلام بلطفه الکثیر الوفیر وَجَعَلَهَا ای سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم کَلِمَةً ای کلمة التوحید التی تکلم بها وهی قوله اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ جاریا مجری لا اله و قوله اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ جاریا مجری الا الله فکان مجموع قوله اِنَّنِیْ بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ جاریا مجری قوله لا اله الا الله ثم بیّن الله تعالی ان ابراهیم علیه السلام جعل هذه الکلمة بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ ای فی ذریته فلا یزال فیهم من یوحد الله و یدعو

تو اظہر من الشمس ہے یہ مرام | کہ لا بد خلیل خدا سے مدام
الی ذات عبد اللہ جملہ جدود | وہ ہین شرک سے پاک اہل سعود
وہ تو ہین کافر ہین زینہار | ہمہ اہل توحید پروردگار
یہان معترض اسطرح منکرین | کہ تھے اہل مکہ ہمہ مشرکین
وہ تھے بت پرستی مین لیل و نہار | وہ تھے دہ صدی سے دران کاربار
نہ توحید ایزد سے وہ ماہرین | وہ لاریب اصنام کے عابدین
یہانتک کہ جسوقت خیر الورا | درود خدا انپہ صبح و مسا
کیا ذکر توحید انسے بیان | تو منکر ہوئے اسسے وہ مشرکان
سماعیل ابن خلیل اله | درود خدا اونپہ شام و پگاه
خدا اولاد اونکی بغیر عرب | اوسی ذات سے ہی عرب کا نسب
کلام خدا سے یہ روشن بیان | کہ اسطور قول ہمہ مشرکان

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۔ الآیۃ

[illegible] کا یہ قول غایت عجیب | غرائب سے یہ امر نزد لبیب
کہ لاریب ہے ایک معبود بس | نہ کوئی سوا اسکے معبود کس
کیا سب خدا اونکو واحد خدا | کیا حصر اس ایک پر سب عطا
[illegible] تھے پر عقول | فطانت مین جملہ وہ ازبس فحول
[illegible] وہ بنے جاہلین | وہ کیا شرک پر تھے ہمہ مطبقین
[illegible] ہوئے ایک خیر الانام | ہمارے پدر کیا وہ جاہل تمام
[illegible] سمجھے ذرا | تو اونکا وہی طور تھا برملا

ولے اُپہ سے نہ ہے یک تجلی یہان		یہ ہو عین منکر یہ برق جہان

قال فی الجامع الکبیر وروح البیان وغیرهما من تفاسیر القرآن کغایۃ الامانی وبحر الحقائق والمعانی وَجَعَلَهَا ای کلمۃ التوحید التی تکلم بها سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم من قوله اِنَّنِی بَرَاءٌ اِلٰی سَیَهْدِیْن عبارة عنها یعنی ان البراءة من کل معبود سوی الله توحید للمعبود بالحق وقوله لا اله الا الله کَلِمَةً بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ ای فی ذریته فالقول المذکور بعد الخروج من النار وهذا الجعل بعد حصول الاولاد الکبار فلا یزال فیهم نسلاً بعد نسلٍ مَن یوحد الله ویدعو الی توحیده وتفریده الی قیام الساعة وعقب الرجل ولده الذکور والاناث واولاده من بعده واولادهم هکذا قال الامام الراغب وغیره من اهل التحقیق رحمهم الله بلطفه الانیق ؛

خدا کے سوا جو کہ معبود ہین		وہ بطلا ہمین جملہ معہود ہین
تو بیزار اونسے خلیلِ خدا		خدا پر فدا وہ بلا اِستمرا
کہ توحیدِ حق اونکا اصلی مرام		تو چاہا کہ وہ بعد میرے مدام
بھی اولاد میریکو ہووے نصیب		تو مقبول ہون نزد ربِ المجیب
یہی کلمہ باقیہ بے فتور		یہی کلمۂ طیبہ ہے ضرور
یہ آیت کا معنے ہوا بیگمان		کہ اولاد میرمین ہون مومنان
ہمیشہ اسی نسل سے مومنین		یکے بعدِ دیگر رہین بالیقین
خدا نے کیا اُنکی دعوت قبول		تو اونمین ہوئے مومنانِ فحول
وہ توحیدِ ایزد پہ دائم مقیم		وہ داعی اِلی اللہ وہ اہلِ نعیم

الی توحیدہ لعلّھم یرجعون ای لعلّ من اشرک منھم یرجع بدعاء من وحّد اللہ منھم

یہ فرمانِ ایزد ہے خوش بیان   یہ حُکم زُخرف مین ہی بیگمان
کہ جسوقت لابد خلیلِ خدا   ہوئے اہلِ اولاد بینَ الورا
تو حق سے کیا اسطرح سے دعا   کہ اے خالقِ مالکِ دوسرا
بہ تحقیق مین یہ طلب گار ہون   بتونکی عبادت سے بیزار ہون
کہ توحید تیری رہے مُستقیم   کہ تو خالقِ خلق یکتا کریم
مُجھے فضل سے تونے پیدا کیا   بھی ارض و سما کو ہویدا کیا
تو معبودِ یکتا یکے ذات ہے   تو مخصوص بہرِ عبادات ہے
توئی ہادیئے خلق بے اِمترا   ہدایت کو تونے دیا اِہتدا
یہ میرا مقولہ جو ہے آشکار   یہی کلمۂ طیّبہ کا مدار
تو اِس کلمۂ طیّبہ کو مدام   بسِ من الٰی وقتِ یوم القیام
جو اولاد میری اُناث و ذکور   تو رکھہ اِنمین اُسکو برائے ظہور
کوئی فرد گر میری اولاد سے   کرے شرک با کفر الحاد سے
تو لابد کرے اُس سے پھر وہ فرار   کرے دینِ اسلام کو اختیار
دُعائے موحّد سے بے اِمترا   تو یہ نسل میری سے بھی ہو سدا
یہ تحریر و تحبیر کا ہے بیان   مفاتیح تفسیر مین ہے عیان
بھی روح البیان مین یہی درج ہین   بھی دیگر تفاسیر مین بالیقین
یہ الفاظ اونکے سب ہے مُعتمد   یہ ہین جملہ مضمون مین مُتّحد
وہ نجم المبین مین جو نجم مُبین   لرجم الشیاطین رہے وہ متین

سویدا کا تبییض گر ہے مراد / تو سودائے ابیض کو رکھ در فواد

تو رکھ دلمین اسطور پر اعتقاد / کہ احمد حبیب خدائے عباد

یقیناً وہ ابیض نہ اونمین سواد / سیادت ہے اجمل وہ کنز وداد

نہ مستور حق نے کیا انپہ غیب / خدا بعد وہ انمین ہرگز نہ عیب

نسب اونکا پاکیزہ لاریب ہے / نہ اونمین کسیطور کچھ عیب ہے

منزہ نہ اونمین کوئی عیب ہے / وہ نور قدیمی بلاریب ہے

نہو منکر کون مین وہ نور قدیم / جو ہو اسکا منکر وہ لابد رجیم

کہ وہ کلمۂ باقیہ ہے ضرور / کہ ہی جسنے نسل خلیلی مین نور

وہی کلمۂ طیبہ آشکار / کہ وہ طیب طیبون رکھبار

نہو دلمین تصدیق اونکی عیان / تو کب نور ایمانسے روشن جنان

کہ توحید و ایمان کا جملہ مدار / اوسی ایک تصدیق سے برقرار

کہین اوسکو حب محمد تمام / کہ حب محمد وہ ایمان تام

جو حب محمد نہو در جنان / تو معدوم ایمان وہان بیگمان

جو ہو اوستے باللہ باقی لبشر / تو وہ کلمۂ باقیہ مشتہر

جو لاریب ہے باقیہ وہ مدام / تو فانی مین ہرگز نہ اوسکا مقام

جو وہ طیبہ ہے بصد اعتبار / تو کیونکر خبیثون مین ہو باقرار

یہی التجائے خلیل خدا / کہ ہو نسل میری مین لے کبریا

وہ باقی وہ طیب وہ نور ہدیٰ / جو ہے باعث خلق ارض و سما

ہوا انکے صدقے سے میرا وجود / وہ جود وجود و حبیب ودود

قیامت کے دن تک وہ ہون مومنان
نہون منقطع وہ کبھی در زمان

عقب کا یہ معنے ہوا لا کلام
کہ دنیا مین اولاد ہو جو مدام

کسی شخص کے بعد بے اشترا
مذکر مؤنث ہمہ بالسوا

عقب اونکو فرمائین جملہ فہام
اسیطور مذکور کتبِ کرام

یہ قولِ خلیل خدا لا کلام
کہ بیزار ہو مین بتونسے مدام

اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ

تو لا بد یہ ہے بعدِ گلزار نار
یہی مرجع ہا بسے آشکار

ہوئے اہلِ اولاد جب وہ خلیل
رکھے نسل میری مین توحید کو

یہی معنے توحیدِ پروردگار
جو ہی جعلہا مین وہ آئے ہوشیار

کیا تب دعا یہ کہ ربِّ جلیل
تو ہون اہلِ ایمان وہ بیگفتگو

خیوری کا ہو خاتمہ اے وحید
اوسی قال پر جو وہ قولِ سدید

بھی اولادِ طین اور دین جو مرید
بھی احباب اُسکے جو ہین وہ رشید

بھی جو مجلس وعظ مین سامعین
وہ ہین اہلِ سنت بقلب حصین

تو کر خاتمہ اونکا اے کردگار
اسی قول پر جسپہ ہین جان نثار

وہ ذکرِ محمد یہ قولِ سداد
خدا کی قسم ہے خدا کی وہ یاد

و دادِ محمد سے جو با سداد
وہ پاکیزہ نسبت سے ہی بامراد

نہو منقطع یہ نسب زینہار
یہ باقی رہے تا بروزِ شمار

سویدا کا سودا نہو از سواد
نہ تسوید سے ہووے ابیض فواد

کہ جبتک نہ دنیا مین آئے رسول ۔ تو تھا اوسکا عرفان یقینا قبول

اُولُو العلم سے وہ بلا ریب تھا ۔ نہ توحید اوسکی مین کچھ عیب تہا

ہوئے جبکہ پیدا حبیبِ خدا ۔ خدا جنسے پیدا بلا اِمترا

تو اب حکم ہے انکا توحید مین ۔ یہ مقصودِ توحید و تمجید مین

سوا حکم انکے نہ توحید ہے ۔ جو بے حکم اِنکے وہ تسوید ہے

لہذا وہابی کی توحید جو ۔ وہ توحیدِ ابلیس ہے بے گفت گو

خودی سے مُوَحِّد وہ ہے خودنما ۔ نہ حکمِ نبی سے مُوَحِّد ہوا

تو ہر طور مقصود خیرُ الانام ۔ وہ توحیدِ ایزد وسیلہ مرام

ہوئے جبکہ نوّاب خیرُ الانام ۔ ز آدم ہمہ انبیائے کرام

شرایع جو لائے وہ بیّن الورا ۔ تو اونکی شریعت وہ بے اِمترا

یہ جملہ طفیلی وہ بیشک اصیل ۔ چہ موسیٰ چہ عیسےٰ چہ یکتا خلیل

تو تقدیمِ تہلیل ہین وہ کرام ۔ مُشَرَّف ہوئے بہر خیرُ الانام

ہوئے جبکہ وہ جملہ عبدُ الرسول ۔ تو یہ امر معہود نزدِ فحول

کہ ہے عزِّ مولا جو عزِّ غلام ۔ تو وہ عزِّ احمد ہوا لا کلام

یہ لاریب ہے نکتہ ازبس دقیق ۔ جو اہلِ بصارت یہ اُنکا رفیق

اگر اسکی تفصیل منظور ہے ۔ تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے

و لے چند کلمے یہان آشکار ۔ اونہین اپنے دلمین تو کر اب نگا

اعلم ان الایۃ الجلیلۃ وَابْتَغُوا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تقتضی تقدیم محمد رسول اللہ علی کلمۃ لا الٰہ الا اللہ ولکن قد ورد فی الحدیث القدسی الخیری اولیائی

وہ نورِ قدیمی وہ نورِ سداد　　رہی نسل میں مین اُنکی وِداد
تو ہون اُمّتِ مُسلِمہ وہ ضرور　　وہ نورِ علیٰ نور سے پُر صدور
تو ہوا اُنسے ظاہر وہ سِرِّ سرور　　خدائی کا جسّے ہوا ہے ظہور

یہی کلمۂ باقیہ سے مُراد
مُرادِ خیوری یہی با سداد

جو تحصیلِ وصلِ حبیبِ خدا　　زِ وصلِ خدا ہے وہ اشکل سدا
کہ وہ نورِ محبوبِ فیضِ قدیم　　وہ محجوب تحتِ قبائے عظیم
وہ ہی کنزِ مخفی سے حُبِّ خدا　　نہو قُرب اوسکا کسیکو عطا
مگر جسکو چاہے خدائے کریم　　کرے اُسکو روزی وہ قُربِ فخیم
مدد جب کرے اوسکی پروردگا　　تو اوس نور پر وہ کرے جان نثار
لہذا مقدّم وہ توحیدِ رب　　کہ اُس قُرب کا ہی یہ لابد سبب
تو کلمے مین تہلیل سے ہے پیشتر　　محمدؐ رسول اللہ پر اے پسر
کہ لابد وسیلۂ وصالِ حبیب　　وہ ایزد ہوا خود زہے یہ نصیب
کہ مقصود اُسّے بلا اِمترا　　وہ تصدیقِ حُبِّ حبیبِ خدا
جہان جُزوِ اوّل یہ ہی اکتفا　　تو مقصود اُسّے وہی برملا
کہ یہ امر معہود نزدِ کرام　　کہ جب تک نہ بولے کوئی از انام
بحکمِ نبی یا بامرِ عظام　　اُسی جُزوِ اوّل کو اے نیک نام
تو ہرگز مُوَحّد نہو وہ مدام　　کہ ایمان مین ہے جُزوِ ثانی مرام
زِ توحید گرچہ وہ عارف ضرور　　ولے اُسکا عِرفان بلا امر زور

والتوحید لا یزال فی ذریۃ سیدنا ابراھیم من بعدہ علیہ الصلوۃ والتسلیم

قتادہ سے بھی یہ روایت عیان — کہ معنے یہ آیت کا ہے بیگمان
کہ وہ کلمۂ طیبہ ہو مدام — بہ نسل خلیلی علیہ السلام
جو اونکی ہوئی وہ دعا مستجاب — جناب الہ مین بلا ارتیاب
تو دائم وہ توحید رب السما — رہی اونکی اولاد مین با صفا

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ الآیۃ

تجھے یاد ہے اے شفیع الورا — کہ جب کی خلیل خدا نے دعا
کہ پروردگارا جہان آفرین — بفضلیکہ داری تو بر عالمین
یہی شہر جسمین وہ بیت الحرام — تو کر آمنا اوسکو با احترام
وہ محفوظ ہو سب بلیات سے — خفیات و جملہ جلیات سے
مجھے میرے پسرونکو بھی بردوام — تو رکھ بت پرستی سے محفوظ تام
خلیل خدا کی دعا بالیقین — کہ اولاد میری ہین ہون مومنین
یہ ظاہر ہین ہے عام نزد فہام — ولے اوسنے مخصوص ہے یہ مرام
کہ ہوتے سے سماعیل کی نسل مین — وہ توحید حق بعض کے اصل ہین
نہ خالی کبھی اونسے اہل زمین — ہمیشہ رہین اونمین وہ مومنین
کہ پیدا کرے اونسے جان آفرین — اونہین جو کہ ہین سید المرسلین
نسب پاک اونکا رہے بالضرور — ہمیشہ رہین مشرکونسے وہ دور
ہوا جنسے جملہ جہان کا ظہور — وہ فیض قدیمی خدا کا وہ نور
خدا شرک سے جبکہ بیزار ہے — جو مشرک وہی لائق نار ہے

تحت قبائی لا یعرفہم غیری واذا کان الولی المحبوب من المحجوبین فکیف یُرٰی مَن ھو سیّد المحبوبین والی ھذا قد اشار اللّٰہ فی کتابہ المیمون تَرَاھُم ینظرون الیک وھم لا یبصرون فلیس لیہ الوصول لکل احد من الفحول الا بعون اللّٰہ المامول فقدّم قول لا الٰہ الا اللّٰہ علی محمد رسول اللّٰہ اذ لا یمکن قطع منازل محمد رسول اللّٰہ الا بعد لا الٰہ الا اللّٰہ و لا یصحّ وجود الایمان بعد مجیٔ الرسول الا اذا قال لقائل لا الٰہ الا اللّٰہ بقول محمد رسول اللّٰہ فمدار الایمان علی الجزو الثانی لا علی الجزو الاول فلذلک قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حتی یقولوا لا الٰہ الا اللّٰہ ولم یقل محمد رسول اللّٰہ لتضمّن ذلک القول بالرسالۃ اذ قالہ لقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وان کان عارفا بہ قبل ذلک ولما کان نبینا سیّد لکل نبی الانبیاء والرسل وھم نوابہ وھو الملک الاجل وعزّ العبید عند الفہام عزّ المولی علی الدوام قدّم قول التہلیل علی ذکر الرسول الجلیل فی سائر الشرائع للتبجیل ھکذا فی الدر الفریدہ والفتوحات المکیۃ وغیرھما من الزبر السنیۃ

لہٰذا ہوئی یہ دعا از خلیل ۔ کہ ہو نسل میری میں اصل اصیل
جلال سیوطی کا سبل النجات ۔ یہ مذکور او ہمیں بسند ثقات

اخرج عبد بن حمید عن ابن عباس ومجاھد رضی اللّٰہ عنہم فی الآیۃ انہا لا الٰہ الا اللّٰہ باقیۃ فی عقب سیّدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

روایت کیا عبد ابن حمید ۔ مجاہد بھی عبد اللہ سے اک رشید
کہ آیت کا معنے بصد اعتبار ۔ وہی کلمۂ طیبہ آشکار
وہی کلمۂ باقیہ بے گمان ۔ بہ نسل خلیلی رہے جاودان
تو مومن رہیں او ہمیں دائم ضرور ۔ الی وقت معلوم روز نشور

واخرج قتادۃ رضی اللّٰہ عنہ فی ایہ وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ انہا لا الٰہ الا اللّٰہ

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ وَهُوَ وَادِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ اَيْ اِسْمَاعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَوْلَادُهُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ دُعَائِي

هٰكَذَا فِي التَّفْسِيرِ الْكَبِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ التَّفَاسِير

کہ پروردگارا عفوّ و غفور — کیا مَینے ساکن بصدق و سرور
اوسی نسل میری کو جو پُر تمیز — سماعیل و اوسکی جو نسلِ عزیز
اِسی ایک وادی مین جسکی سرشت — کہ ہرگز نہین اُسمین کچھ کارکشت
یہ وادی بلاریب در کوہسار — تو ہرگز نہو اوسمین کچھ کشت کار
منافع جو دنیا کے ہین بیشمار — تو ہی سب سے بہتر وہی کشت کار
جہان باغ خندان رہے از انار — تو شیدا وہان بلبلِ جان نثار
وہان عیش و عشرت کا سب کاروبار — کہ حاصل وہان حظِّ نفس آشکار
تو وادیئے مکّہ مین نزدِ فہام — نہ ہے عیشِ دنیا کا ظاہر مین نام
مُکرّم جو ہے تیرا بیتُ الحرام — کیا اِسکے نزدیک اُنکا مقام
کہ قائم رکھین وہ ہمیشہ نماز — بصد شوق اوسکو پڑھین با نیاز
کیا اونکو ساکن اسی جائے پر — نہ مقصود ہی اُسسے چیزے دیگر
مگر یہ کہ تیری عبادات مین — رہین چست و چالاک دِنرات مین
جو افضل عبادات مین ہی نماز — کہ اُسسے یہ بندہ بنے سرفراز
وہ معراجِ مومن بقولِ رسول — کہ ہو اُسسے بیشک عروجِ فحول
کہ تزکیۂ نفس اوسسے مدام — وہ ہے قرّۃُ العین کا بھی مقام
جو مشرکِ سدا اُسسے بیزار ہے — کہ یہ فعل اوسپر گران بار ہے

تو اسکا نہ اوس نور سے کار ہے | یہ اوس نور کے کب سزاوار ہے
چو کلب و خنازیر ہین مشرکین | تو رحمت خدا کے وہ کب حاملین
یہ اولاد ہے خاص عالی حسب | سماعیل سے جنکا لابد نسب
جو تھے ساکن شہر بیت الحرام | وہ ہین اہل اسلام اُمنین مدام
کہ مخصوص ہے یہ دعا مستجاب | یہ اُنکے لئے جنکا مکہ مآب
نہ اولاد صُلبی یہان پر مراد | ہوئے متفق اسپہ اہل سداد
کہ اولاد صُلبی وہ سب انبیا | وہ ہین انبیا ہین سب اصفیا
نہ اصنام پوجین کبھی وہ کرام | کہ وہ شرک سے پاک لابد مدام
اگر ہو یہان نسل صلبی مرام | تو یہ لغو دعوات سے لاکلام
تو ثابت ہوا اسّے اے پر ضیا | یہ اونکے لئے جو نہین انبیا
تو بیشک وہ نسل سماعیل ہے | اسیطور ارشاد تنزیل ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا الآیۃ

کہ آیت مین ہے ذکر یہ ہمگیان | کہ اے رب یہ ہو شہر دار الامان
تو کر اسمین ایسے وہ اہل امان | کہ ہرگز نہون وہ کبھی مشرکان
وہ بیزار ہون شرک سے ہر زمان | وہ نسلاً الی نسل ہون مومنان
تو موصوف ہو شہر بیت الحرام | کہ ہے اُنسے یہ دار امن تمام

خیوری تو کر اسّے اظہر بیان
کلام خدا سے جو روح الجنان

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ اَیْ بَعْضَ ذُرِّیَّتِیْ وَ هُوَ اِسْمَاعِيْلُ وَ مَنْ وُلِدَ مِنْهُ

یکے بعد دیگر اونھون مین ضرور
مظاہر وہ اوس نور کے لاکلام
وہی کلمۂ طیبہ ہے مدام
اوسیکی محبت کا تصدیق نام

وہی کلمۂ باقیہ باسرور
وہ نور خدا ہے خدائے انام
کہ تصدیق اوسکی وہ توحید تام
کرین اُسّے تعبیر ایمان فہام

خیوری یہی اصل توحید تام
کہ ہین پاک شرکت سے خیر الانام

سنو اے محبانِ خیر الوریٰ
بسمع صداقت بسمع سنہے

قال فی سُبل النجاۃ والتحبیر وغیرھما من نزہ النحاریر عن سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما ان المراد فی قولہ وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ھو ذریۃ اسماعیل علیہ السلام لان سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم دعی لاھل ھذا البلد ان لا یعبد فیہ من ذریتہ صنماً حیث قال رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا ولم یدع لجمیع البلد ان بذلک وقد خص ھلہ فقال رَبَّنَا اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

جلالِ سیوطی کا سُبل النجات
کہ ابنِ ابی حاتم نامدار
کہ سفیان عیینہ کا جو سیر
کہ لاریب مخصوص ہے یہ دعا
کہ اولاد میری نہ پوجے صنم
تو اولاد مخصوص اُسّے مراد

بھی دیگر کتب مین یہ بالبینات
وہ ہین اسکے راوی نکر اضطرار
یہ ہے اونکا فرمانِ صافی گہر
جو مانگی الٰہ سے خلیل خدا
مسلمان ہمیشہ وہ عالی ہمم
سماعیل سے جو کہ اہل سداد

یہ ہی فعلِ محبوبِ پروردگار — کیا ذکر اوسکا خدا بار بار
تو مخصوص اوسکو کیا در دعا — جنابِ الٰہ مین خلیلِ خدا
یُقیموا جو مذکور ہے در دُعا — وہ ہے صیغۂ جمع بے اِفترا
سماعیل اُسوقت بس ایکذات — ہوئے متّفق اونکے نیکو صفات
جو ہون اُنکے اولاد سے مومنین — نمازی ہمیشہ اِلیٰ یومِ دِین
وہ در دِین اِسلام ہون کاملین — وہ ہون اولیائے خدا بر زمین
تقبّل دُعائی کیا اِلتجا — تو مقبولِ ایزد ہوئی وہ دُعا
تو روشن ہوا اب چو شمسِ منیر — اگرچہ نہ دیکھے خفاشِ ضریر
کہ وہ اُمّتِ مُسلمہ بالیقین — بھی سے ہے جو نبیّ وہ بالامبین
وہ ہین ذُرّیت جو دعائے خلیل — بھی آئندہ ذرّیت اُنکے نبیل
یُقیموا الصّلوٰۃ جو ہے بر عیان — مُصلّین جملہ وہ ہین مومنان
جو ہے وہ تقلّبک فی السّاجدین — کلامِ الٰہی مین اے منصفین
بھی وہ کلمۂ باقیہ بالیقین — جو اولاد اونکی ہین تا یومِ دین
لقد جاءکم وہ رسولِ خدا — کہ من اَنفسکم یہ با فتح فا
یہ آٹھہ آیتین جو کہ مذکور ہین — اِسی مدّعا پر وہ پُر نور ہین
کہ آبا و اجدادِ خیر الانام — ہمہ اہلِ ایمان علیہ السّلام
سماعیل سے تا رسولِ خدا — ہمہ اہلِ توحید بے اِفترا
وہی اُمّتِ مُسلمہ بے فتور — یُقیموا الصّلوٰۃ کے فاعل ضرور
وہی ذُرّیت ساکنانِ حرم — حرم مین ہوا جنسے اَمن و کرم

وہ اولاد میری بلا اشتباہ
نگاہِ الٰہ او سپہ شام و پگاہ

نہو دِین میرے پہ جو مستقیم
نہ اولاد میری سے ہی وہ لئیم

اسیطور سے قول پروردگار
کتابِ خدا مین جو ہی آشکار

اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ الآیۃ

کہ اے نوح تیرا نہین یہ پسر
جو کنعانِ کافر وہ اہلِ سقر

عَمَل اوسکا ہرگز نہین خوب تر
وہ ہی غیر صالح نہ تیرا پسر

نہ وہ دِین تیرے پہ ہی مستقیم
تو کب اہلِ تیرا وہ ہوا ی سلیم

تو ثابت ہوا اِسسے اے نامور
کہ اولاد اونکی وہ دو طور پر

یکے اُنکے تابع وہ ہین مومنین
دگر غیر تابع وہ ہین کافرین

تو اونکی جو اولاد ہین مومنان
تو اُنکے لئے وہ دعا بیگمان

کہ پروردگارا خدائے جہان
جو اولاد میری سے ہون مومنان

تو اولاد میری وہی بیگمای
نہ اولاد میری جو ہون مشرکان

تو رکھہ اونکو بر دینِ حق مستقیم
رہین دینِ اِسلام پر وہ مقیم

ہمیشہ تو رکھہ شرک سے آنکو دور
کہ وہ حاملِ نور ہون بالضرور

وہی حاملِ نورِ خیر الورا
ورا ہین وہ ہون خیر بے اِفترا

وہ لاریب خیر القرون سے مدام
کہ ہوا اُنسے ظاہر وہ خیر الانام

جو ہی عبدِ مومن وہی خیر ہے
جو مشرک ہوا شر و پر ضیر ہے

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ الآیۃ

بخاری مین اسطور مذکور ہے
یہ فرمانِ خیر الورا نور ہے

سماعیل کی نسل سے مومنان — رہین شہر مکہ مین در ہر زمان
نہ ہر شہر کے واسطے از خدا — خلیلِ خدا نے کیا یہ دعا
کہ تخصیص اوس شہر کی بیگمان — بھی تخصیصِ اولاد سے نیکدان
وہ اَظہر مِنَ الشَّمس نزدِ فہام — اِسی قولِ ایزد سے ہے لا کلام

رَبَّنَا اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ

تو ثابت ہوا اِس سے بالاعتماد — سماعیل کی نسل اُس سے مراد
ہوا اُنسے اُن مومنوں کا ظہور — جو ہے اُمّتِ مُسلمہ بے فتور
تو اُنسے ہوئے اولیائے کرام — جو آباؤ اجدادِ خیر الانام
کوئی اون مین ہرگز نہ از مشرکین — ہمہ اہلِ ایمان و اہلِ یقین

قال فی مفاتیح الغیب وکشف القناع من الریب والتحریر وغیرها من کتب المشاهیر ان هذا الدعاء مختص بالمومنین من اولاد الخلیل علیه السلام والدلیل علیه انه قال فی آخر الآیة فمن تبعنی فانه منی وذلك یفید ان من لم یتبعه علی دینه فانه لیس منه ونظیره قوله تعالی لنوح علیه السلام انه لیس من اهلك اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۵

مفاتیح تفسیر مین یہ بیان — بھی تحریر و دیگر کتب مین عیان
کہ مخصوص ہے یہ دعا لا کلام — بہ نسلِ خلیلی علیہ السلام
جو اولاد اونکی مین ہون مومنان — دلیل جلی اسپہ یہ بیگمان
کہ ہے بعد آیت کے ایسا بیان — خلیلِ خدا نے کیا جو عیان
کہ جو شخص میری کرے پیروی — وہ ہے جزو میری خفی و جلی

اخرج ابن أبی حاتم عن سفیان بن عیینة انه رضی الله عنه سُئل هل عبد احد من ولد اسماعیل علیه السلام صنماً قال لا الم تسمع قوله واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام

کہ ابن ابی حاتم نامدار	وہ ہین اسکے راوی نکر اضطرار
کہ سفیان عیینہ کا جو پسر	تو سائل ہوا انسے اہل بصر
کہ نسل سماعیل سے ای خبیر	ہوا شرک گا ہے بذات قدیر
کسی ایک نے انسے پوجا صنم	صنم پیش اوسنے کیا سر کو خم
دیا آپنے اوسکو ایسا جواب	جواب مہان جو کہ ہی پر صواب
کہ ہرگز نہ پوجا کسی نے صنم	زنسل سماعیل اے ذی ہمم
نہ تونے سنا یہ دعائے خلیل	خلیل خدا نے کیا از جلیل
کہ اے خالق مالک رہنما	تو مقبول کر اب یہ میری دعا
کہ اولاد میری رہین مومنان	وہ بیزار ہون شرک سی ہر زمان
تو لابد ہوئی وہ دعا مستجاب	جو مانگا ملا اونکو بے ارتیاب
سماعیل کی نسل مین یہ دعا	تو اولاد اونکی ہلا ہستر ا
ہوئے سب مسلمان عالی ہمم	تو کیونکر کوئی انسے پوجے صنم
تو اسجائے اولاد سے یہ مراد	کہ جو اونکے تابع وہ اہل سداد
تو اولاد اونکی وہی مومنین	نہ اولاد اونکی جو ہین کافرین
یہ دونو روایت جو ہین درنگار	یہ سبل سیوطی مین ہین آشکار

خیوری تو کر مختصر یہ بیان
کہ نجم المبین مین مفصل عیان

قال نبینا سید الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام بُعثتُ من خیر قرون بنی ادم قرنًا فقرنًا حتی بُعِثتُ من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیہما رضوان اللہ المنّان

کہ جو حاملِ نورِ خیرُ الورا
تو ثابت ہوا اسّے اے منصفین
نہ ہرگز کوئی او نمین از مُشرکین
جو ہین اسکے منکر وہی کافرین
ہوا جبکہ اَظہر چو شمس و قمر
تو لابد کیا نقل ابنِ جریر
اِسی آیہ مین جو کہ مسطور ہے

وہ خیرُ القرون سے بلا اِفترا
کہ آبائے خیرُ الورا مومنین
ہمہ اہلِ توحید وہ بالیقین
وہ مُرتد اہلِ عذابِ مُہین
کہ جو غیر تابع نہین وہ پسر
مُجاہد سے اسطور پر اے بصیر
کہ بُعدِ صَنم کا جو مذکور ہے

اخرج ابن جریر عن مجاھد رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ عن سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واجنبنی وبنیّ ان نعبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام فلم یعبد احد من ولدہ صنماً قط

سماعیل کی نسل ہین اہلِ فحول
نہ پوجا صَنم کو کسی نے کبھی
تو اس جائے اولاد سے یہ مُراد
وہ اولاد اونکی سے ای دور ہین
جو اولاد اونکی سے ہین کافرین
اسیطور پر یہ سوال و جواب

ہوئی وہ دعا نزدِ ایزد قبول
وہ دینِ خدا پر مُسلمان سبھی
کہ جو دین اُنکے پہ اہلِ سداد
وہی اونکی اولاد ہی بالیقین
وہ اولاد اونکی نہین اے امین
مُطابق مُوافق بلا اِرتیاب

الف بعد با ہے جلیل المرام — و لے بعد با ہے الف لا کلام
الف اوّل و آخر با مدام — الف با مین ہی با الف مین تمام
کہ ظاہر الف اور باطن الف — نہ با سے کبھی ہو الف منحرف
الف سے وہ با جبکہ پیدا ہوا — تو با سے الف پھر ہویدا ہوا
الف جبکہ با سے ہویدا ہوا — تو با پر الف بسکہ شیدا ہوا
الف با مین اسطور ہے اتّصال — کہ ہرگز نہ اونمین کبھی انفصال

خیوری بیان کر یہ روشن مثال
کہ ہی خاتم فضّہ کا اتّصال

کہ فضّہ سے خاتم جو پیدا ہوا — تو خاتم سے فضّہ ہویدا ہوا
یہ خاتم وہی فضّہ بے ارتیاب — وہی فضّہ خاتم یہ لبّ لباب
الف با کی ترتیب کا یہ نشان — و لے اسسے برتر جو ہی اُسکی شان
الف با نہ سمجھین اگر کودکان — تو کیونکر وہ قرآن کے ہون عارفان
سزاوار اونکے جو روشن جواب — سنو اے عزیز و اُسے اشتباب
کہ شرک جلی اور شرک خفی — بھی ثالث وہ اخفی سمجھ اے صفی
جو غیر خدا ہو عبادت اگر — تو شرک جلی ہی وہ اے نامور
عبادت جو ہی بہر حور و قصور — وہ شرک خفی نزد اہل شعور
یہ ہستیئے موجود جو ہی عیان — یہ ہی شرک اخفی بسے در نہان
اسیطور ہے ناس با اختصاص — عوام و خواص و اخصّ الخواص
وہ ہستیئے مولا یہ ہستیئے ناس — ہی شرک اخفی کالا بد سپاس

نہ اِس مختصر پر جسے اِکتفا | تو اوسمین مُطوّل پڑھے وہ قنا
ولے ایک اسجا یہ شبہے عیان | وہ ہی واجبُ الرّد نزدِ مہان
کہ واجنُبنی ہی جو دعائے خلیل | جناب خدا مین بلا قال وقیل
کہ رکھ بُت پرستی سے مجکو بعید | کہ وہ ظلمِ اعظم جفائے شدید
تو کیونکر ہوئے اُنسے ایسی دُعا | کہ ہرگز نبی سے نہو وہ جفا
نہ پوجے صَنَم کو نبی زینہار | نہو کفر کا اونسے زنہار کار
تو کیا سِرّ ہی در دعائے خلیل | کرو کشف اوسکو بروشن دلیل
جواب مُصفّا یہ ہے بیگمان | کرین اُسکو ادراک صاحبدلان
کہ اَا ریب عالی مقامِ خلیل | کہ وہ قُطب توحید ربِّ الجلیل
وہ بانی ہوئے خانۂ کردگار | کہ توحیدِ ایزد یہ تھے جان نثار
کہ ذات وصِفَت جملہ سے لاکلام | وہ فانی خدا مین بصد اہتمام
وہ در انبیا بعدِ خیرُ الانام | صِفَت وہ اسی ذاتکے ای ہمام
جو تسمیّہ مین تین اِسمِ کریم | کہ اَللہ و رحمن و ثالث رحیم
بہ ترتیبِ از لیئے پروردگار | ہوا جسیہ یہ سِرّ کچھہ آشکار
تو وہ سِرِّ واجنُبنی اوسپر عیان | نہوا وسپہ سِرِّ حقیقت نہان
تو اوسکو نہ اسمین کبھی اشتباہ | کہ سِرِّ خدا سے اُسے ہی پناہ

خیوری تو اسطور سے کر بیان
کہ ہو جسّے رازِ نہانی عیان

کہ اِن تین مین ہی وہ مضمون بسر | یہ اوس ایک مین جو وہ ثانی نفس

کہ اولاد میری و مجکو ضرور
سماعیل کی نسل وہ بے فتور

علے حسبِ رتبہ ہمین رکھ بعید
عباداتِ اصنام سے ای وحید

جو اقسامِ اصنام ہین در انام
بھی جو شرک حسب المراتب تمام

تو اون سب سے رکھ ہمکو محفوظ تام
کہ ہون اہلِ توحید حسب المقام

اگرچہ وہ سب شرک سی پاک تھی
وہ میدانِ خلّت مین چالاک تھے

ولے بندگی کا یہی اقتضا
کہ بندہ رہے بندگی پر سدا

مقامِ عبودیّتِ بندگان
یہی اوسکا ہی اقتضا ہر زمان

کہ ظاہر کرے اپنا عجز و نیاز
تو ہو اوسّے حاصل اوسے عزّ و ناز

جو خود بین خدا بین نہو زینہار
کہ خود بین خودی سے رہی خوار زار

کہ معنے یہ توحید کا لا کلام
کہ خود بین نہو پیشِ ربّ الانام

تو کر ترکِ توحید توحید مین
کہ توحید تفرید تجرید مین

نہ اِس دل زبان سے وہ توحید ہے
وہ توحید رب اینسے تجرید ہے

نہ اس عینِ اعیانسے توحید ہے
جو تجرید اعیان وہ تفرید ہی

لہذا یہ فرمانِ اہلِ صفا
کہ اسطور توحیدِ اہلِ وفا

التوحید ترک التوحید فی التوحید لان اثبات التوحید فساد فی التوحید
ونفی الوجود انکار القدرة فحقیقة التوحید تجرید التوحید

یہی تھی دعائے خلیلِ خدا
کہ تخصیص ربّی و ہان بر ملا

کہ توحید تجرید پہ مستقیم
بھی تفرید پر ہو یہ قلب سلیم

رہون عجز میرے پہ مین مستقیم
یہ مین ہون خلافت سے دائم ندیم

وجودِ خدا اور دیگر وجود — تو کیونکر نہو شرک دونو یہ بود
وہی بود ہے بودِ اصلی جو بود — دگر بود نابودِ بیشِ ودود
یہ تیری جو ہے بود نابود ہے — یہ تیرا صنم بودِ موجود ہے
یہ اکبر صنم بہر تفریر ہے — یہی اہلِ عصمت کی توحید ہے
خلیلِ خدا ہیں جلیلُ المرام — فنائے ثلاثہ ہیں وہ قطبِ تام

ان سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم بذل نفسه للنیران وولده للقربان وماله للاخوان فصار خلیل الرحمن ولما رموه فی النار عارضه جبرئیل علیه السلام فی الهواء فقال لك حاجة قال اما الیك فلا قال فاسئل ربك قال علمه بحالی حسبی عن سوالی

کیا ذات قربان خلیلِ خدا — دران نارِ نمرود باصد رضا
کیا ذبح فرزند بہرِ الٰہ — نہ باقی رہا اوسمیں کچھ اشتباہ
کیا بذل اموال بر مومنان — بحُبِّ الٰہی بصدقِ جَنان
تو ذات وصفت اور فعال سے — بھی حرکات وسکنات واقوال سے
وہ در ذاتِ ایزد ہوئے خود فنا — تو خُلّت سے حاصل ہوا پھر بقا
تو جبریل کیا بلکہ خود از خدا — نہ زنہار گا ہے کیا التجا
کہ جب حال میرے سے ہے وہ علیم — تو سائل نہوا سے قلبِ سلیم
کہ علمک حسبی یہ قائم مدام — نہ مانگے خدا سے وہ گاہے مرام
جو حق سے نہ مانگے کسی چیز کو — تو سائل نہ خلقت سے ہرگز وہ ہو
نہ ضائع کرے اپنے اوقات کو — نہ رب کے مخالف کرے بات کو
تو یہ جو دعا کی خلیلِ خدا — جنابِ الٰہ ہیں بصد التجا

وہ محیی وہ ممیت وہ لابد مجیر — تو کیونکر نہ زندہ کرے وہ بصیر

خیوری گناہوں سے ہے شرمسار
ولے دید احمد کا امیدوار

قال اللہ فی کلامہ القدیم حاکیاً عن سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی

دعا اس طرح سے کیا پھر خلیل — جناب الٰہ میں بطرز جمیل
کہ پروردگارا کریم و رحیم — مجھے رکھ تو صلوات پر مستقیم
ہمیشہ پڑھوں میں جو تیری نماز — کہ دارین میں آئے ہوں سرفراز
وہ معراج ہے ہر اہل عروج — کہ ملکوں میں آئے حاصل ولوج
اسی ظرف میں قرۃ العین ہے — دل دیدۂ غم کی وہ چین ہے
بھی اولاد میری کو تو کر مقیم — سماعیل سے جو وہ نسل سلیم
اوسی فعل مقبول پر جو نماز — ہمیشہ پڑھیں اوسکو وہ با نیاز

قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من التفاسیر ای واجعل بعض ذریتی کذلک لان کلمۃ من للتبعیض وانما ذکر ھذا التبعیض لانہ علم باعلام اللہ تعالیٰ ان یکون فی ذریتہ جمع من الکفار

لکھا ہے مفاتیح و تحبیر میں — بھی ویسا یہ دیگر تفاسیر میں
کہ من ذریت سے یہ لابد مراد — کہ جو بعض اولاد اہل سداد
تو اونکو بھی تو اے خدائے کریم — صراط سلامت پہ رکھ مستقیم
کہ دائم کریں وہ ادائے نماز — تو دربار تیرے میں ہوں سرفراز

صنم کا صنم ہو صنم سے جدا
تو ئی چشم و گوش و تو ئی دست و پا

صنم کا صنم ہو صنم خود خدا
تو ئی جانِ جان و تو ئی دلربا

قد ورد فی الحدیث القدسی اذا احببت عبداً کنت لہ سمعاً و بصراً و لساناً و یداً

رواہ الامام احمد والبیہقی والبخاری علیہم رضوان اللہ الباری

نہ ہو فخر زنہار اس بود پر
تو رب ہے ربی مربی حبیب

کروں فخر سطور شام و سحر
یہ مربوب ربی زہے یہ نصیب

وہ ربی یہ لاریب عز فخیم
میں کیونکر کروں شکر تیرا ادا

یہ مربوب ربی یہ شرف عظیم
کہ ربی دیا مجکو رب الورا

وہی یکتا ساجد وہ مسجود ہے
تو اوسکا مرید و وہی ہے مراد

تو حامد وہی ذات محمود ہے
تو ذاکر وہ مذکور باصد وداد

اوسی سے ہوا ہے ظہور خدا
خدائے خدائی وہ سرِ قدیم

ظہورِ خدا ہے وہ نورِ خدا
وہی شانِ سبحان ربِ العظیم

خبوری نکر تنا جوش و خروش
کہ مدہوش ہیں جوش سے ہی یہ ہوش

بیان کر تو ایسا کہ ہو جسسے گوش
تو جامِ محبت سے مدہوش ہے

او نہیں جو کہ مدہوش ہیں اہل ہوش
سوا یادِ احمد فراموش ہے

ہوا آتش ہجر سے دل کباب
محمد محمد یہ دل کی مراد

بھی سیلاب دیدہ سے جانم خراب
نہو گر یہ حاصل تو ہو وہ رماد

کرے گر نظر بر رمادِ جنان
تو زندہ جنان ہو بصد جانِ جان

علیہ السلام وکان قریبًا من کنانۃ جد شفیع الرسل العظام علیہ اطیب الصلوۃ
وازکی السلام ثم ساقوا البراھین القاطعۃ بالمضامین الساطعۃ تشہد بان اجدادہ
علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام من سیدنا ادم علیہ السلام الی
سیدنا عبد اللہ والد خیر الانام کلھم ارباب التوحید والاسلام ولا عبدہ
بخذ عبیل للئام ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۱۲

یہ جامع تفاسیر مین آشکار
جلال سیوطی کا سبل النجات
بھی دیگر کتب مین یہ روشن بیان
کہ ہین ابن منذر بسے معتبر
کہ حق سے کیا اسطرح سے دعا
کہ پروردگارا بفضل قدیم
وہ اولاد میری سے اے کردگار
تو اونکو بھی قائم تو رکھ بر نماز
تو مقبول ایزد نے کی یہ دعا
موافق اسیکے یہ قول کریم
کہ حق سے کیا اسطرح سے دعا
کہ تحقیق مین یہ طلبگار ہون
کہ توحید تیری رہے مستقیم
تو معبود یکتا یکے ذات ہے

بھی تحبیر مین ہے یہ لا بد لگار
ہوا اسمین ثابت یہ بالبینات
مفصل یہ نجم المبین مین عیان
وہ راوی یقینًا اسی طور پر
خلیل خدا نے علیہ الثنا
تو رکھ مجکو صلوات پر مستقیم
جو ہون اہل ایمان سعادت شعار
کہ معراج عرفان سے ہون سرفراز
تو اولاد انکی سے مومن سدا
کتاب خدا مین جو ہے یہ رقیم
خلیل خدا نے بصد التجا
بتو نکی عبادت سے بیزار ہون
کہ تو خالق خلق یکتا قدیم
تو مخصوص بہر عبادات ہے

کیا بعض کے حق میں ایسی دعا
کہ ماہر وہ ایزد کے اسرار سے
وہ اعلامِ ایزد سے لابد علیم
وہ ماہر بفضل خدائے مبین
بھی اولاد اُنکی سے ہوں مومنان
جو تخصیص تبعیض ہوئے نبیل
تو لابد ہوئی وہ بنظرِ تامل

نہ سبکے لئے کی دعا از خدا
منور جنان انکا انوار سے
کہ لاریب وہ اہلِ قلب سلیم
کہ اولاد اونکی سے ہوں کافرین
وہ از اہلِ ارشاد اہلِ جنان
یقیناً جلی در دعائے خلیل
کہ ہوں بعض آخر میں اہلِ بال

قال فی الجامع الکبیر والتفسیر الکبیر وسبل النجاۃ وغیرھا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن جریج رضی اللہ عنہم فی قولہ رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلٰوۃِ لن تزال من ذریۃ سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ناس علی الفطرۃ یعبدون اللہ تعالی ویوافق ھذا قولہ عزوجل وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لا سیما فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلوا او کثروا ولا ریب فی ان امۃ مسلمۃ کانت من ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ونبینا منھم قطعاً باتفاق الائمۃ الاعلام وصرحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار التوحید والاسلام فی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام وقد صحت الاحادیث فی البخاری وغیرہ من زبر الفخام وتظافرت نصوص العلماء الکرام بان العرب من عھد سیدنا ابراھیم علیہ السلام علی دینہ لم یکفر احد منھم فی تلک الایام الی ان جاء عمرو بن عامر الخزاعی من الطغام وھو الذی یقال لہ عمرو بن لحی فھو اول من عبد الاصنام وغیر دین سیدنا ابراھیم

ولے جملہ اجدادِ خیر الانام — بھی او سو وقت بر دینِ توحید تام
وہ دینِ خلیلی پہ تھے بالیقین — سماعیل کی نسل سے مومنین
کہ آدم سے تا وقتِ نوحِ نبی — وہ لاریب دس پشت مومن سبھی
ز نوحِ نبی تا خلیلِ خدا — بھی دس پشت مومن بلا امترا
معدّ سماعیل لے نیک نام — یہ دس پشت مومن ہوئی لاکلام
نزار و زہے غالبِ نیکدان — یہ دس پشت جملہ موحّد عیان
لوئیّ بنِ غالب سے اے نیکنام — یہ دس پشت خیر الوریٰ تک تمام
تو آدم سے تا شافع المذنبین — ہوئیں جملہ پنجاہ پشتیں متین
ہمہ اہلِ توحید و اہلِ جنان — وہ اہلِ جنان اولیائے جہان
نہ ہرگز کوئی او نہیں از کافرین — ہوا اُنسے راضی جہان آفرین

خیوری بیان کر تو اب اُنکے نام
کہ نامِ کریموں سے ہو تیرا کام

درودِ خدا بر رسولِ عظیم — بھی آل و صحابہ پہ با صد نعیم
بھی اُنپر جو آبائے خیر الوریٰ — ہوئے سب جنکے صدقے سے ارض و سما

وصل چوتھا بیچ بیان نسب نامۂ جنابِ رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اور یہ نسب نامہ متحقق ہو نزدیک امامانِ دینِ قویم کے ساتھ شہادت محدثین اربابِ قلبِ سلیم کے اور مابین آدم صفی اللہ اور سیدنا حبیب اللہ اٹھتالیس ۴۸ پشت ہین طاہرین بعض حضرات اُنمین رتبۂ نبوت سے فائز ہین اور باقی ہمہ فاضل

یہ میرا مقولہ جو ہے آشکار | یہی کلمۂ طیّبہ کا مدار
تو اِس کلمۂ طیّبہ کو مدام | پس مَن الیٰ وقتِ یوم القیام
جو اولاد میری اُناث و ذکور | تو رکھا انہین اُسکو برائے ظہور
ہمیشہ اسی نسل سے مومنین | سبھی کے بعد دیگر رہین بالیقین
خدا نے کیا اونکی دعوت قبول | تو اونہین ہوئے مومنانِ فحول
قیامت کے دِن تک وہ ہون مومنان | نہون منقطع وہ کبھی در زمان
صحیحہ احادیث مین ہے عیان | بخاری وغیرہ مین اسکا بیان
اِسی طور علما سے منصوص ہے | کہ اہلِ حرم اُسسے مخصوص ہے
کہ از عہدِ حضرت خلیلِ امین | نہین اونمین کافر کوئی بالیقین
یہان تک کہ اِبنِ لحیّ شریر | وہ عمرو بنِ عامر خزاعی کبیر
عرب مین ہوا صاحبِ اقتدار | وہ تہا تابعِ جنّ لیل و نہار
تغیّر کیا اوسنے دین خلیل | ہوا دین و دنیا مین ابن وہ ذلیل
آو[illegible]نم کی عبادت ضرور | عرب مین کیا اوّلاً باشرور
جو تھے قبلِ طوفان بُتانِ لئام | وہ تھے ارضِ جدّہ مین خمسہ تمام
وہ تھے ارضِ مذکور مین سب غریق | نکالا اُنہین اُسنے عمرِ حریق
کیا اُسنے اُوثان اوّل نصب | بھی کعبہ مین تا اونکو پوجین عرب
وہ اونکی عبادت مین داعی ہوا | وہ اُنکی پرستش مین ساعی ہوا
تو مُلکِ عرب مین ہوئی آشکار | پرستش بتونکی بصد اختیار
وہ قُربِ کنانہ مین از نسلِ جیم | صدی تین سے بیش عُمرِ لئیم

اگرچہ خدا کا وہ عرشِ برین — ولے پیش اوسکے چو فرشِ زمین
سما پر جو ہے سدرۃُ المنتہیٰ — تو اس منتہیٰ سے وہ ہے ماورا
وہ جبریل اوس جا پہ دائم فدا — کہ وہ منظرِ فیضِ نورِ خدا
کہ ہے او سمین اظہارِ سرِّ نہان — جو کنزِ خفی سے ہوا وہ عیان
فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ کا بیان — وہی سرِّ اسرارِ در لامکان
الوفِ صلوٰۃ و صنوفِ سلام — اوسی سرِّ ایزد پہ نازل مدام

اوسی سرّ پر ہے غیوری فدا
وہ سرِّ خدا اوسکو جانے خدا

کیا جملہ خلقت جو پیدا خدا — تو اونکے پدر ہین شفیعُ الوریٰ
ولے حکمتِ رب کا یہہ اقتضا — کہ سرِّ الٰہی وہ نورِ خدا
وہ یٰسٓ و طٰہٰ بمثلِ قمر — ہوا برجِ اصلاب مین مستقر
منوّر ہوئے اوسسے جملہ بروج — کیا ایک سے ایک مین پھر عروج
اسیطور فرمانِ حق بالیقین — کہ ہے وہ تقلّبک فی السّاجدین
ہوا چار پشتو نسے یک برجِ نور — تو ہے بارہ۱۲ برجون سے اونکا ظہور
نہ آدم محمدؐ کا ہووے شمار — کہ مسجود وہ اونپہ ساجد نثار
ہوئے شیث آدم سے نیکو سیَر — وہ لاریب موہوبِ ربُّ البشر
ہوا شیثؑ مین اونکا اوّل مقام — تو اونکو نبوّت ملی لاکلام
وہ صادق انوش انسے پیدا ہوئے — تو نورِ محمدؐ پہ شیدا ہوئے
وہ قینان انسے ہوئے آشکار — تو نورِ محمدؐ پہ وہ جان نثا

اولیائے متقین صحاب کرامات ارباب مبشرات من و امان اہل زمین

خدایا طفیل شہ دوجہان | تو دے مجکو توفیق صاحبدلان
کہ باغ جنان مین جو غنچہ جنان | وہ ہو باد رضوانسے خندہ جنان
تو ایمان و عرفانکا عالی مشام | رہے وہ معطر ازان بوئے تام
وہ اسمائے آبائے خیر الانام | مسلسل بیان ہون کتب کرام
تثبت کیا جنسے اہل سیر | کہ وہ در احادیث خیر البشر
بصائر جو ہے وہ برائے بصیر | تو اوسمین یہ تحقیق ازبس منیر
جو ہے نہر شیرین زنہر حیان | تو اوسسے بھی تسکین تشنہ لبان
بھی وہ کازرونی جو ہے در سیر | بھی ہے معتبر جو وہ درج درر
جو اصنام ہے وہ کتاب شہیر | ز حافظ عمر لیسر بحر خبیر
بھی سائب مفسر کی تنویر سے | عرائس بھی تفسیر تحبیر سے
بھی دیگر جو اس باب مین معتبر | نسب یہ لکھا انسے با صد بصر
نسب نامہ شافع المذنبین | کرین ورد اسکو جو اہل یقین
تو وہ دین و دنیا مین ہون سرفراز | ز فوزاً عظیما ازان بے نیاز
وہ محشور ہون در صف انبیا | وہ مغفور جنت مین با اصفیا
وہ جنت مین ہون انبیا کے رفیق | کہ خیر الورا انکے دائم شفیق
خدا انسے راضی رسول خدا | خدا کی رضا انپہ ہووے فدا
نسب نامہ سید المرسلین | کرین ورد جسجائے پر صادقین
تو اوسکا فرشتے کرین پہر طواف | وہ ہو رحمت ایزدی کا مطاف

یہ ہی برج چارم قمر کا مقام | قمر جس قمر سے قمر ہے مدام
ہوئے انسے فالغ ہیں پارسا | کہ وہ قاسم حب خیر الورا
ہوئے انسے ارغو جو ارغب شہیر | کہ حب حبیبی مین وہ بے نظیر
ہوئے انسے شاروخ عالی مرام | بھی اشروع ساروع یہ ہین انکے نام
کہ طاعت مین چالاک زبس خبیر | کہ نور محمد سے دل مستنیر
ہوئے اونسے ناخور ظاہر جو روز | کہ وہ عشق احمد سے با درد و سوز
یہ ہین برج نجم بلا اشترا | منور یہ لا بدر شمس خدا
ہوئے انسے تارخ جو پدر خلیل | یہ آزر کے بھائی بصد ہا دلیل
وہ ہین اہل اسلام نزد کبار | کہ نور محمد یہ وہ جان نثار
کہا جسنے تارخ یہ آزر کا نام | ہوا اسمین خاطی وہ نزد فہام
کہ وہ مقتدی اسمین بر دیگران | ثنا ورنہ اس بحر کے جو مہان
کیا ایک نے ایک پر اعتماد | تو خاطی ہوئے نزد اہل سداد
یہ اظہر من الشمس باصد دلیل | کہ لاریب آزر وہ عم خلیل
یہی اعتقاد اماماں دین | ہوا انسے راضی جہان آفرین
براہیم انسے ہوئے بالیقین | یہ ہین ابن تارخ ذرا شک نہین
یہ معنے براہیم کا اے فہیم | کہ موصوف اب ہی بوصف رحیم
ہوئے پھر سماعیل پسر خلیل | وہ لاریب یکتا مطیع جلیل
وہ سیف محبت سے مقتول ہین | ذبیح محمد وہ مقبول ہین
ہوئے اونسے قیذار فرخندہ فال | خلیل خدا وہ بحسن و جمال

ہوا اُنسے ممدوح کا پھر ظہور
کہ مہلاوہ ہے ئیل پر بے فتور

وہ تھی عاشقِ نورِ خیر العباد
تو آغاز اونسے بنائے بلاد

یَیَارَدْ پسر اونسے پیدا ہوئے
یہ بُرجِ دُوُم بس ہویدا ہوئے

بھی بَرد وہ یَرد وہ بارَد تمام
بمعنائے ضابط یہ سب اُنکے نام

وہ تھے ضابطِ عشقِ خیر الورا
وہ پروانہ بر شمعِ نورِ خدا

ہوئے اونسے اَخنُوخ عالی وقار
وہ ادریس پیغمبرِ کردگار

نبی تیسرے یہ ہوئے درجہان
چہارم سما پر انہون کا مکان

ہوئے اُنسے مُتوشَلخ نامدار
فدا نورِ احمد پہ لیل و نہار

ہوئے مُنشَرح صدر و قلبِ سلیم
کہ وہ مظہرِ فیضِ خُلقِ عظیم

ہوئے اُنسے لَامَک بزرگ و خبیر
کہ نورِ محمد سے وہ مُستنیر

ہوئے اُنسے یَشکَر جو نوح نبی
وہ فیضِ محمد سے آخر نجی

نکرتے مدد سیدُ الکائنات
تو کیونکر وہ طوفانسے پاتے نجات

وہ فُلکِ محبت پہ تھے جب سوار
ملا جودِ احمد سے جُودی کنار

وہ تھی شوقِ احمد سے جب اشکبار
تو سیلابِ طوفان ہوا آشکار

یہ ہین بُرجِ ثالث بلا اِشترا
سلامِ خدا اونپہ ہووے سدا

ہوئے اُنسے پیدا جو فرزند سام
نبی ہین وہ مُرسَل علیہِ السّلام

ہوئے اونسے اَرفَخشَدِ رہنما
وہ مصباحِ عُشّاقِ خیر الورا

ہوئے اونسے شالخ جو نیکو سیر
مُوکّل وہ بر نورِ خیر البشر

ہوئے اُنسے غابر جو عالی مقام
وہ ہودِ نبی ہین علیہِ السّلام

وہ ہین نورِ احمد سے جب سرفراز — تو کیا گر نشین عرش پر وہ اواز
ہوئے اُنسے عدنان دُرِّ عدن — وہ محفوظ دائم ز جملہ محن
ہمہ انس و جان اُنکے تھے دشمنان — ولے اُنپہ غالب نہ وہ یک زمان
کہ وہ مظہرِ معجزاتِ حبیب ہے — کرامات سے اونکو عالی نصیب
معدّ ہوئے اُنسے باصد کمال — وہ اولادِ عدنان سے خوش خصال
قمر سے وہ برتر ز نورِ حبیب — منوّر جبین سب مین یکتا لبیب
شجاعت سخاوت مین وہ بے نظیر — کہ در پشت نورِ محمدؐ ظہیر
یہ ہی برجِ ہشتم بسیفِ سلول — یہ ہے قاتلِ دشمنانِ رسول
ہوئے جب معدّ سے یکتا نزار — تو اوسنے کیا شتر قربان ہزار
یہ قربان کیا بہرِ پروردگار — کہ یہ پسرِ احمد یہ ہو جان نثار
اسی شمع پر ہو فدا آشکار — کہ پروانہ ہوا وسکو پروانہ وار
ملامت کیا اونکو جب لائمان — کہ وہ فعلِ اسراف ہی بیگمان
کہا اوسنے واللہ کہ وہ ہی نزار — وہ اندک کرون نحر گر صد ہزار
تو لا بد سزاوار نزدِ کبار — کہ اس نورِ دیدہ پہ جا نہا نثار
کہ یہ حاملِ نورِ نور البصر — کہ جسنے کیا مردمک پر مقر
دل و جانسے اس نور پر ہون فدا — چہ شتران چہ ما بینِ ارض و سما
کرون اسکا شکرانہ کیونکر ادا — اَقَلُّ القلیل جو میننے کیا
ہوا جبکہ اندک وہ نحر ہزار — تو ہی یاد اوسسے مُسمّٰی نزار
مضر اونسے ایسے ہوئے از فخام — دلِ خلق در عشق او مستہام

وصیِ سماعیل وہ نامدار / وہ اہلِ کراماتِ لیل و نہار
یہ ہی بُرجِ سادس بروشن دلیل / منوّر ز نورِ حبیبِ جمیل
ہوئے حَمل فرزند اُنسے عیان / وہ بُشرائے ربّ العُلا بیگمان
دو صد سالۂ عُمر قیدار سے / مُبَشّر ہوئے نورِ انوار سے
تو ثابت پسر اونکے ثابت قدم / و دادِ محمدؐ مین با صد ہمم
نَبَت بھی ثَبَت ہے یہی نیکنام / کہ یہ مَظہرِ نورِ خیرُ الانام
سَلاَمَان ہوئے اُنسے با صد سلام / فدا نورِ احمد پہ تھے وہ مدام
ہُمَیع ہوئے اونسے عالی ہمم / سلامان سے وہ سالمِ ذی حِکَم
وہ تھے پادشاہے جلیل القدر / گدائے وہ در کوئے خیرُ البَشَر
جبین مین وہ رکھتے ز نورِ حبیب / جَنان مین محبّت سے اُنکو نصیب
نکرتا کوئی پیش اونکے ورود / مگر نورِ احمد کو با صد سجود
یہ ہی بُرجِ ہفتم بعزّ و عُلا / کہ ہے مَظہرِ عَدلِ خیرُ الورا
ہوئے اُنسے پیدا اُدَد بیگمان / سخندانِ یکتا وہ در ہر زبان
سُخَن گو وہ تھے در زبان بست و چار ۲۴ / بھی ایسا وہ انواعِ خط کر شمار
بہ نسلِ سماعیل اے ہوشیار / وہی پہلے کاتب ہوئے آشکار
جو اونکی زبان پر یہی ذکرِ تام / محمد محمدؐ یہی سیرا کام
تو کیونکر نہون ماہرِ ہر کلام / کہ ماہر وہ از نورِ خیرُ الانام
ہوئے اُنسے اُدّ ابصوتِ بلند / کہ صوتِ محمدؐ سے وہ ارجمند
وہ مسموع از سیلِ بارہ مدام / بلا ریب سُنتے اُسے خاص و عام

جبیرہ برائے دلِ خستگان — کہ وہ مظہر سیدِ انس و جان
یہی ایک اُسوقت مین درعرب — علے دینِ اسلام توحیدِ رب
کہ عمرِ لحیّ کا تھا وہ زمان — اسی سے ہوا شرک اونمین عیان
بھی اسطور دیکھا نضر نے منام — کہ ہون نسل میری سے خیر الانام
بفضلِ خدا اسکا ہی جو بیان — وہ نجم المبین مین مفصّل عیان
ہوئے اونسے مالِک ملک باسخا — کہ تھے وہ گدائے شہِ دوسرا
دہم برج بیشک یہ خانۂ خلیل — یہ نسلِ خلیلی ہین از ابن جلیل
ہوئے اُنسے عامر ملقب بفہر — کہ لاریب یہ مظہرِ نورِ مہر
ہوئے اونسے غالب باحسن صفات — کہ یہ منظرِ سیّد الکائنات
ہوئے اُنسے بیشک لوَیّ جمیل — یہ ہین مظہر نورِ اصلِ اصیل
ہوئے اونسے فرزند وہ کعب نام — کہ ہین مرتبے مین رفیع المقام
وہ ہین کعبِ کعبہ سے عالی مرام — کہ وہ زیرِ کعبِ شفیع الانام
یہ حادی عشر برج نزدِ جہان — کہ سیراب ہین جسے تشنہ لبان
ہوئے اُنسے مرّہ بسی خوش بیان — حلوِّ محبت سے شیرین زبان
اونہین مرّہ کہتے ہمہ مرد و زن — کہ دائم وہ گوئندہ حق سخن
کہ الحق مرٌّ یہ حقّ الیقین — وے اسکو شیرین کہین منصفین
ہوئے اُنسے لاریب یکتا حکیم — ملقّب کلاب جریح و وسیم
ہمہ دشمنان اُنسے مقہور و خوار — کہ یہ مظہر نور پروردگار
ہوئے زید اونسے قصیّ لقب — مجمّع وہی نزدِ اہل ادب

ملاحت سے کرتے نہ مہ پر نظر ‌ ‌ ‌ نہ بادا نہوا اوسسے شقّ القمر
منوّر ہوا اوسسے دین خلیل ‌ ‌ ‌ کہ وہ مظہر نور ذات جلیل
ہوئے اونسے الیاس تقوٰی اساس ‌ ‌ ‌ یہ روزی ہوئے انکو بعد از ایاس
مُضر کو بشارت دیا کردگار ‌ ‌ ‌ کہ پیری مین فرزند ہو آشکار
نہ مایوس از پیر ہو سائے مُضر ‌ ‌ ‌ کہ وہ مظہر نور خیر البشر
وہ ہی سیّد القوم اہل ضیا ‌ ‌ ‌ کہ وہ مظہر سیّد الانبیا
عوالم کے دائم جو پشت و پناہ ‌ ‌ ‌ وہ در پشت الیاس شام وپگاہ
بہ تسبیح و تہلیل ربّ السما ‌ ‌ ‌ ہمیشہ وہ مشغول تھے باصفا
بھی آواز لبّیک خیر الورا ‌ ‌ ‌ بہ تلبیۂ حج سبے ابتدا
تو سنتے وہ الیاس از پشت خویش ‌ ‌ ‌ نہو تا کبھی شان نقصان و بیش
ہوئے مدرکہ اونسے جب آشکار ‌ ‌ ‌ تو ادراک اونپر ہوا جان نثار
کہ مدرک وہ ہین جملہ اسرار کے ‌ ‌ ‌ وہ مظہر اوسی نور انوار کے
جو ہی مدرکہ مین وہ تائے خفی ‌ ‌ ‌ وہ ہے شکل علامہ نزد صفی
نہ تانیث کا اوسپہ ہی اعتماد ‌ ‌ ‌ کہ بسیار ادراک اُسّے مراد
نہم برج لاریب ہین یہ رشید ‌ ‌ ‌ یہ ہی خانۂ مشتری پر سعید
خزیمہ ہوئے اُنسے جب در جہان ‌ ‌ ‌ تو اسرار مخفی ہوئے در عیان
کنانہ ہوئے اُنسے روشن لقب ‌ ‌ ‌ علی نام اونکا وہ عالی حسب
ہوئے اونسے بیشک نضر باسعود ‌ ‌ ‌ قریشی لقب صاحب فضل وجود
وہ لاریب بدر مساکین تھے ‌ ‌ ‌ وہ کان تسلّی و تسکین تھے

مبشر خدا سے وہ تھے در منام — کہ سلمیٰ سلامت سے ہی بامرام
تو وہ شیبۃ الحمد پیدا ہوئے — مدینے مین اُنسے ہویدا ہوئے
تو پھر حاکمِ شہرِ بیت الحرام — چچا شیبۃ الحمد کے لا کلام
وہ ہین مطلب نزدِ ہر خاص و عام — انہین لائے مکے مین با احترام
تو پھر یہ مبشر ہوئے از غفور — کہ وہ نور ہو فاطمہ سے ظہور
وہ ہی دخترِ عمر بے امترا — وہ مخزومیون سے بسے پارسا
تو عبد اللہ اُنسے ہویدا ہوئے — زمین آسمان اُنپہ شیدا ہوئے
جو تھے جملہ سکانِ عرشِ برین — وہ رکھتے اُنکے قدم پر جبین
پس و پیش اونکے وہ پروانہ وار — اوسی شمع پر جملہ وہ جان نثار
ہمہ وقت اونکے وہ خدمتگذار — وہ استادہ بر پائے لیل و نہار
وہ عبد اللہ چون کعبۃ اللہ مدام — مطافِ ملائک بہر صبح و شام
ہوا منتقل اونسے نورِ حبیب — سوئے آمنہ مومنہ با نصیب
تو پیدا ہوئے اُنسے خیر الورا — عقول و ورا سے جو ہین ماورا
ہوئے جبکہ پیدا وہ نورِ خدا — تو اُنسے ہوا پھر ظہورِ خدا
وہی نور حق سے ہویدا ہوا — تو لا بد خدا اونسے پیدا ہوا
ہوئے جبکہ پیدا وہ سرِّ سرور — تو پیدا ہوا وہ خدائے غفور
وہ جانِ جنان جبکہ پیدا ہوئے — تو اسرار ایزد ہویدا ہوئے
وہ محمود محمود پیدا ہوئے — تو سب حامدین اُنپہ شیدا ہوئے
ز فرشِ زمین تا بعرشِ برین — یہ بے روح تن جملہ عالمین

مُجَمِّع قبائل کے جامع ہوئے — حمیدہ شمائل سے لامع ہوئے
جو تھے جمع خاطر مُجَمِّع لبیب — تو حاصل ہوا اونکو نورِ حبیب
مُغِیرہ ہوئے اُنسے اہلِ حصاف — کہا مُشرکون نے یہ عبدِ مناف
مُنافی نہ اسلام کو یہ مناف — کہ ہے نامِ سُبحان بے اختلاف
رکھا مُشرکون نے صنم کا یہ نام — کہ ہے اسکا معنے وہی پاکِ نام
وہ سمجھین صنم اوسکو وقتِ کلام — مُسلمان کہین نامِ ربُّ الانام
وہ بیزار تھے شرک سے لاکلام — وہ دینِ خلیلِ خدا پر مدام
کہ نورِ خدا کا جہان پر مقام — وہان کفر کسطور پاوے قیام
تو کب پاک ناپاک ہوا ایکذات — کہ یہ جمع اضدادِ بالبیّنات
یہ ثانی عشر بُرج عالی مرام — اسی بُرج پر ہے وہ دورہ تمام
وہ عبدُ العلی اُنسے ہاشم ہوئے — وہ نعمائے مہمان پہ قاسم ہوئے
وہ حرصِ ہوا کے جو حاسم ہوئے — تو نورِ محمدؐ کے عاصم ہوئے
ہوئے وہ مُربّیئے بلدِ امین — کہ وہ مَظہرِ رحمتِ عالمین
جو تھی کاسۂ دلمین حُبِّ وحید — تو وہ بہرِ مہمان بناتے ثرید
سخاوت مین یکتا وہ تھے بیگمان — کہ وہ مظہرِ جودِ شاہِ شہان
شتا صیف مین ہے جو رحلت مدام — تو یہ سُنّتِ ہاشمی در انام
نکرتے کسی چیز بد وہ مرور — مگر پیش اونکے وہ ساجد ضرور
وہ مسجود تھے بہرِ نورِ ودود — تو کرتے اُنونکو صنم بھی سجود
وصالِ الٰہی سے در مُلکِ شام — مزارِ ملائک وہ با احترام

ہوا عرش جب فرش پائے حبیب | تو عظمت کا خلعت اُسے ہی نصیب
دِیا بوسہ جب زیرِ نعلِ نبی | ہوئے زیر پا اُسکے عالم سبھی
اِسی نام سے ہی قیامِ جنان | یہ حوروں کے سینے پہ قائم نشان
یہی چشم حوروں کا لاریب نور | یہی قُرّۃ العین دل کا سرور

خیوری کا یہ حرزِ جان ہی مدام
محمد محمد علیہ السلام

محمد کا سودا سویدا مین جو | بیان اوسکا تا حشر ہرگز نہو
کہ شکلِ محمد وہ نقشِ جنان | وہ ذکرِ محمد یہ وِردِ زبان
محمد کا ہے مردمک مین مقر | وہی نام در گوش ہے مستقر
سوا اوسکے دل پر نہ آوے خطر | نظر مین وہی ایک نور البصر
جلین منصبِ صدر مین استخوان | شُعاعِ زبانہ اِلیٰ آسمان
ہوائے نصیحت بصد زور شور | ملامت کرین مجکو سب کاؤکو
جلا جملہ تن نسِ حبل الورید | ابھی تک وہ بولے کہ ہل من مزید
نہ اِس نار سے دلکو پائے فرار | نہ اوسکے سوا اسکو جائے قرار
نہ ایسا کوئی یار ہے غمگسار | کرے وصل کے آب سے پست نار
نہ در چشم ہی آبِ اشکِ روان | کہ ہو پست کچھ اُسکے نارِ نہان
نہ ہی دیدہ دلمین کچھ آب خون | جلاسب نہین اسمین ہرگز چکون
مگر دلمین باقی یہ آبِ حیات | محمد محمد وہی ایکذات
وہ بارانِ رحمت وہ عالم پناہ | تو کیونکر نہ سرسبز ہو یہ گیاہ

ہوئے جبکہ پیدا وہ رُوحِ خدا
تو زندہ ہوئے تن یہ جملہ ورا

وہ نورِ اِلٰہ وہ ظہورِ اِلٰہ
خدا کی خدائی کے ہین وہ پناہ

وہ یٰس وطٰہٰ وہ خیرُ البَشَر
کہ ہین خاکپا اونکے شمس و قمر

برین فرش پیدا وہ نورِ قدیم
ولے خاکپا اونکا عرشِ عظیم

قِدَم سے نہوتا وہ خُلقِ عظیم
تو حادث سے پیدا نہوتا قدیم

وہ مسجودِ مسجود ہین بِالیقین
وہ معبود باطن ہین ای عابدین

وہ گرچہ بصورت ز آدم پسر
ولے جملہ آدم کے بیشک پدر

دو صد اَلف آدم کا اُنسے ظہور
ز آدم ہُوا گرچہ اونکا عبور

خیوُری کا مقصود پیدا ہوا
کہ مسجودِ ساجد ہویدا ہوا

ان اللہ خلق مائتی الف آدم رواہ ابن عباس رض مرفوعاً کذا فی الیواقیت والتحریر

محمد خدا نے رکھا اونکا نام
کہ نامِ خدا ہے محمد مدام

محمد وہ محمود ہے ایکذات
ولے اس سے برتر وہ ہر در صفات

محمد وہ محمودِ رَبّ انورا
محمد کو لاریب جانے خدا

یہی اسمِ اعظم یہی اسمِ ذات
اِسی ذات سے ہے یہ جملہ صفات

اِسی نام سے عرش کا ہے قیام
کہ اُسکی جبین پر لکھا ہے یہ نام

وہ تھا قہرِ ایزد سے لرزان مدام
اِسی لرزہ تب سے تھا در سقام

پڑا نعلِ احمد کا او سپر غبار
تو اوس سے ہوا دور سب اضطرار

ملا اوسکو جب یہ سفوفِ صفا
تو لرزے سے حاصل ہوئی تب شفا

ولا ینقضی زمانٌ الا وفی ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السّلام مَن ھو مِن اھل التوحید
ودین الاسلام قلّوا اوکثروا وقد ثبت واشتھر فی کتب الائمّہ من اھل السنّۃ
ان بعض العرب لم یعبد الصنم قط ویدل علیہ من الاحادیث قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لاتسبّوا مُضر فانہ کان علی ملۃ ابراھیم علیہ السلام رواہ ابن سعد
فی طبقاتہ عن عبد اللہ بن خالد وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لاتسبّوا الیاس
فانہ کان مومنًا رواہ الامام السھیلی فی الروض وایضًا ذکر فیہ بسندہ انہ
رضی اللہ عنہ کان یسمع من صلبہ تلبیّۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج وکزید
بن عمرو بن نُفَیل وقسّ بن ساعدۃ الایادی وعمرو بن الظرب وغیرھم
رضی اللہ عنہم وروی ابن حبیب عن ابن عبّاس رضی اللہ عنہم انہ قال
کان عدنان ومعدّ وربیعۃ وخزیمۃ علی ملّۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام
فلاتذکروھم الا بخیر واسلام اجداد نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم کلھا من سیدنا
آدم علیہ السلام مصرّح بالبراھین الساطعۃ والمضامین القاطعۃ فی زبر
کملاء الامۃ وفضلاء السنّۃ کیف لا وکراماتھم عند اصحاب الخبرۃ شھیرۃ
ومبشّراتھم من اللہ عند ارباب الخبرۃ وفیرۃ وھی معدودۃ من معجزاتہ
علیہ الصلوۃ والسلام وانہا من الارھاصات باتفاق ائمۃ الاسلام وللہ درّ
ماقال الحافظ الامین ناصر الدین دمشقی شمس الدین روّح اللہ روحہ فی اعلیین شعر

تَنَقَّلَ اَحْمَدُ نُوْرًا عَظِیْمًا	تَلَاْلَاْ فِیْ جِبَاہِ السَّاجِدِیْنَا
تَقَلَّبَ فِیْھِمُوْ قَرْنًا فَقَرْنًا	اِلٰی اَنْ جَاءَ خَیْرُ الْمُرْسَلِیْنَا

وسبب الدعاء فی حق سیدنا علی بن ابی طالب بان یقال کرّم اللہ وجہہ

خبوری وہ لاریب محی البشر
کرے اپنے گشتہ پہ گاہے نظر

تو کرا ونکے اجداد کا کچھ بیان
کہ ہے درمفاتیح وروح البیان
وہ شرح مواہب مین لابد نگار
وہ ابکار افکار مین بالیقین
سوا ان کتب کے بسے کاملین
کہ وہ عبد جو مطلب کے مضاف
وہ دین خلیلی پہ تھے لا کلام
اسیطور قیدار سے بالیقین
یہ چھبیس اجداد خیر الورا
ہمہ اہل توحید وایمان ہین
براہین اسکے جو پر نور ہین
وے مختصر ہین یہان بینات

کہ ہون اسسے زندہ جو مردہ دلان
نسیم واصابہ مین ہے بیگمان
وہ درج منیفہ مین ہے آشکار
فوائد مین جو بارزہ ای امین
ہوئے متفق اسپہ اے دوربین
وہ ہین اہل ایمان بکر عتساف
کہ وہ حامل نور خیر الانام
الی ذات ہاشم ہمہ مومنین
زنسل سماعیل سب بے امترا
کہ یہ حامل نور عرفان ہین
تو نجم المبین مین وہ مسطور ہین
وہ منصف کے نزدیک سبل النجات

اعلم ان قیدار وحملا وثابتا وسلامان وھمیع وادّا واُود وعدنان ومعدا ونزارا ومضر والیاس ومدرکۃ وخزیمۃ وکنانۃ ونضرا ومالکا وعامرا وغالبا ولوبا وکعبا ومرۃ وحکیما وزیدا ومغیرۃ وعمرو وشیبۃ الحمد وسیدنا عبد اللہ کلھم کانوا علی ملۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام والطھارۃ عن عبادۃ الاصنام وھذا ابقاء کلمۃ التوحید فی عقبہ فلا ینقرض قرن

اونہون نسے یہ آبائے خیرُ الانام ہمہ اہلِ توحید یہ لاکلام
نہو منقطع قرن اندر جہان نہ گذرے گا زنہار کوئی زمان
مگر یہ کہ ہواو سمین نسلِ خلیل سماعیل کی نسل سے ای نبیل
کہ ہون اُنسے توحید پر مستقیم وہ ہون اہلِ اسلام وقلبِ سلیم
وہ اندک و یا ہون بسے بیشمار نہ اندک نہ بسیار کا اعتبار
ولے اونسے مومن کا ہونا ضرور بلا منفصل تا بروزِ نشور
یہ اظہر من الشمس نزدِ جہان زکتبِ اماماں دین سی عیان
کہ تھے اہلِ اسلام بعضے عرب صنم کے نہ عابد وہ اہلِ ادب
وہ بیزار از شرک و مشرک مدام چنانچہ یہ فرمانِ خیرُ الانام

قال نبینا شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تسبّوا مضر فانہ کان علی ملۃ ابراھیم علیہ السلام رواہ ابن سعد فی طبقاتہ عن عبد اللہ بن خالد وغیرہ رض

مضر کو نہ دشنام دو اے فہام کہ وہ اہلِ توحید ہے لاکلام
وہ دینِ خلیلی پہ تھا مستقیم وہ لاریب مومن بقلبِ سلیم
حدیثِ دگر مین یہ ہے آشکار یہ روضِ سہیلی مین لابد نگار
کہ الیاس بردینِ پروردگار وہ مومن یقیناً سعادت شعار
نہ دشنام دو اوسکو ای مومنان کہ ہی شانِ ایمان سے لابد امان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام لا تسبّوا الیاس فانہ کان مومنًا رواہ العلامۃ السہیلی فی الروض الانیق وغیرہ من اھل التوثیق رضی اللہ عنہم

یہ روضِ سہیلی مین ہی چون قمر کہ لاریب الیاس پسرِ مضر

انه روی عن والدته فاطمة بنت اسد رضی الله عنها انها ارادت ان تسجد الصنم وسیدنا علی رضی الله عنه فی بطنها فمنعها عن ذلك وهذا لقول سیدنا ابراهیم علیه السلام واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام ولقوله تعالی فی حقه وجعلها کلمة باقیة فی عقبه فکیف یمکن ان تسجد سیدتنا امنة ام النبی صلی الله علیه وسلم للصنم وقد وردت الاخبار المتواترة واشتهرت الاثار المتوافرة فی انها موحدة مومنة لا ریب فی ایمانها کما هو مصرح فی زبر اولی الالباب ومنه انموذج فی هذا الباب هذا الملخص ما فی سبل النجاة والتحبیر وروح البیان والتفسیر الکبیر وشرح الشفاء للعلامة الخفاجی النحریر ومنهل الصفا والخصائص الکبری والله یهدی به من یشاء

وہ قیذار ابنِ ذبیح خدا
وہ حمل و سوم ثابتِ رہنما

سلامان ہمیع وہ اُدّ واُود
بعد نان جملہ ہوئے ہشت جد

معدّ نزار و کنانہ علی
نضر وہ قریش و لیِ جلی

بھی وہ مُدرکہ شرفِ نورِ خدا
دگر مالکِ فیض دردوسرا

بھی وہ فہر و غالب لُوَیِّ کرام
وہ مُرَّہ کلاب و قصیِّ عظام

مغیرہ وہ عبد منافِ شہیر
پسر اونکا ہاشم رئیس کبیر

یہ آبا و اجداد خیر الوریٰ
ہمہ اہل ایمان وہ اہلِ صفا

یہ دینِ خلیلِ خدا پر مقیم
کہ تھے مظہر خلقِ خلق عظیم

خلیلِ خدا کی دعا مستجاب
ہوئی اُنکے حق مین بلا ارتیاب

وہ ہے کلمۂ باقیہ در دعا
عقب مین رہے تا بروزِ جزا

جو کافر نہ لائق کرامات کے | جو مشرک نہ لائق بشارات کے
کہاں مشرکین وکہاں معجزات | کہاں نورِ ایمان کہاں کفریات
کہاں وہ وہابی کہاں یہ کتاب | کہاں وہ خفاش وکہاں آفتاب

خیوریؔ بیانِ تو مہرِ منیر
وسلے چشمِ حاسد خفاش ضریر

دل وجان سے اب سن محبِّ علی | وہ فخرِ نبی ہین وہ فخرِ ولی
ودادِ علیؑ سے یہ دل ہو جلی | غمومِ جہان اُسّے ہون منجلی
وہ حلّالِ مشکل خفی وجلی | مرادِ دلی ہے ودادِ علیؑ
ودادِ علیؑ سے تولا بدولی | ولایت یقیناً ودادِ علی
جو ہین فاطمہؓ والدۂ مرتضیٰ | وہ شفقت سے اُمِّ رسولِ خدا
یہ اُن پانچ فردوسے ہے اِتّرا | کہ جنکے مقابر ہین خیرُ الوریٰ
ہوئے پہلے داخل کہ تا وہ مکان | بنے باغ از باغہائے جنان
وہ راوی اسیطور پر ہے مہان | ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
کہ جب بطن میر ہین شیرِ خدا | بامرِ الٰہی وہ تھے باصفا
تو جب میرے دلمین یہ آتا خطور | صنم کو مین سجدہ کرون بالضرور
تو بت منع کرتا بصوتِ جلی | نکر سجدہ مجکو تو اُمِّ علیؑ
یہ ہی منع بت کا سبب ای عزیز | کرین اسکو ادراک اہلِ تمیز
کہ پیشِ صنم جب کرین وہ سجود | تو ہوا ویمین ساجد ولیِّ ودود
کہ یہ بطن اونکے مین تھے برملا | یہ لا ریب ہادی سیدِ خلق تھا

بھی آوازِ تلبیۂ مصطفےٰ — وہ سُنتے زپشتِ خودش برملا
ظرب کا پسر عمرو قیسِ بصیر — وہ زید بنِ عمرِ نفیلِ شہیر
یہ سب اہلِ توحید تھے لاکلام — درا نوقتِ فترت یہ مومن مدام
روایت کیا نیز پسر حبیب — ازان ابنِ عبّاس یکتا لبیب
کہ عدنان و دیگر معدّ و مُضر — ربیعہ خُزیمہ جو ہین نامور
یہ دینِ خلیلی پہ بے ریب و ضیر — نہ انکو کرو یاد اِلّا بخیر
جو آبا و اجدادِ خیر الانام — تو اسلام اونکا بتصریحِ تام
بکُتبِ ائمّہ وہ مسطور ہے — وہ اَظہر مِنَ الشّمس پُر نور ہے
کہ وہ نورِ ربّ جسّے خدا کا ظہور — وہ نورِ الٰہی وہ سِرِّ سرور
ہوا جسّے دنیا مین وہ آشکار — ز اصلاب و ارحامِ جملہ کبار
ہمہ شرک سے دور وہ پاک تھے — خدا کی عبادت مین چالاک تھے
فدا اونپہ سب اہلِ افلاک تھے — فلک زیر پا اُنکے چون خاک تھے
جو وہ حاملِ نورِ لولاک تھے — تو خُدّام اُنکے وہ املاک تھے
تو کیونکر نہ مومن وہ اہلِ ضیا — فدا تھے جو بر خاتمُ الانبیا
کرامات اونکی ہیں سب آشکار — وہ اہلِ بشارت بلیل و نہار
بشاراتِ ایزد سے وہ سرفراز — مَنامات حقہ سے وہ اہلِ راز
وہ تھے مظہرِ معجزاتِ رسول — تو دعوات اُنکی ہمیشہ قبول
ہمہ معجزے تین اقسام پر — وہ نجم المبین مین مفصّل نگر
تو وہ معجزے پیش ارہاص نام — اساسِ نبوّت سے وہ لاکلام

نہ ہرگز کوئی ائمین از مشرکین
کہ عصمت حفاظت یہ ہوں بالسّو
وَ اِلّا نہوا ئمین فرقِ مبین
نہ ممکن یہ نزدیکِ اہلِ سُنن

جبوری یہ نوری سروری بیان
کرے اسکو ادراک نوری جنان

خفاشِ حسد ہے ضریر الجنان
تو دیکھے وہ کب آفتاب جہان

ان قلت انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان لایجاوز فی النسب معدّ بن عدنان وکان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا قرأ قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللہُ قال کذب النسّابون وکان مالک بن انس رضی اللہ عنہ یکرہ ان ینتسب الانسان نفسہ ابا ابا الی سیدنا آدم علیہ السلام وکذا فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکیف نسبتم سید الانام الی ادم علیہما السلام قلنا بعون اللہ العلام وھو الھادی الی سبیل المرام ان علم الانساب نوعان بغیر الارتیاب علم من طریق النبوۃ والالہام وعلم من طریق النسّابین ذوی الاوھام فالاول من حضرۃ الحق لارباب الایقان والثانی من مقامۃ الظن والنسیان قال فی انسان العیون وروح البیان وغیرھما من زبر اھل الاتقان ان قدماء العرب لم یکونوا اصحاب الکتب لیرجعوا الیھا وانما کان مدار انسابہم علی حفظ بعضہم من بعض فلھذا من قبل عدنان وقع الاختلاف بینہم بسبب النسیان انتھی قال فی التحریر والجامع الکبیر والنسّابون فی زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یدّعون احصاء الامم وعلم الانساب علی لوجہ الاتم فلہذا کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا قرأ قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللہُ قال کذب النسّابون

کرین انکو اصنام لابد سجود — کہ مسجود عشاق انکا وجود
جنان انکا برتر ز عرش عظیم — یہ کعبے سے برتر مطاف قدیم
خدا ہے انکا یہ سرِّ خدا — خدا انسے ہرگز نہووے جدا
کرے جبکہ انکا وہ کعبہ طواف — تو بت کے نہ ساجد وہ اہل حصاف

غیوری یہ مسجود اہل وداد
تو کب انکا مسجود ہووے جماد

سجود صنم سے وہ روئے علی — ہوئے جبکہ ظاہر خفی و جلی
تو لائق وہ تکریم کے ہین سدا — کہ ہو کرم اللہ وجہہ دعا
رکھا جبکہ محفوظ رب الانام — سجود صنم سے علی کو مدام
تو کیونکر نہ محفوظ خیر الورا — کہ معصوم دائم حبیب خدا
وہ نور خدا ہین وہ فیض قدم — تو کیونکر وہ ساجد بہ پیش صنم
کہ عصمت حفاظت ہین فرق عیان — وہ ذاتی یہ ہی عارضی ای جہان
ولی ہی وہ محفوظ تابع مدام — نبی سے ہے یہ معصوم اوسکا امام
کہ از مہر نور مستمر مستفاد — وہ ہے اصل یہ شاخ ای باسداد
لہذا وہ نور سے علی و ولی — ہوا انکا مسکن وہ شرک جلی
کہ یک پشت سے فرق ہووے عیان — کہ تابع وہ متبوع یہ بیگمان
ولیکن طفیل شفیع الانام — رہے اسسے محفوظ با احترام
کرامات بھی معجزات عظام — وہی فرق دونو مین ہی لا کلام
تو ثابت ہوا اسسے بے امترا — کہ مومن وہ آبائے خیر الورا

حاتم و ابن المنذر و البزار و الحاکم و صححہ عن ابن عباس و غیرہ رضی اللہ عنہم
ان من ادم الصفی الی نوح النجی عشرۃ آباء لسید الانبیاء الکرام و کذلک من نوح
الی سیدنا ابراہیم عشرۃ آباء لنبینا الکریم کلھم علی دین الاسلام علیھم ازکی التحیۃ
والسلام واخرج ابن حیان فی النھر و غیرہ من اھل لبھران سیدنا ابراھیم الی
صاحب الخلق العظیم ھو الصلب الحادی والثلاثون فالکل من آدم الی نبینا
الخمسون واللہ اعلم و علمہ احکم ھذا ملخص ما فی نجم المبین من زہر المھرۃ المحققین

اگر تیرے دلمین یہ ہو اشتباہ
کہ تحقیق وہ ذاتِ خیر الانام
نسب مین تجاوز نکرتے مدام
دگر ابنِ مسعودِ عالی مقام

نہو اسسے حاصل تجھے گر پناہ
علیہ صلوٰۃ خدا و سلام
مَعَدّ ے عدنان سے ای فہام
وہ پڑھتے یہ جب قولِ ربّ الانام

وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ ط

تو فرماتے اسطور وہ بیگمان
سوم مالکِ انس غالی مرام
نسب اپنا کوئی کرے گر بیان
مسلسل الی حضرتِ بو البشر
اسیطور سے گر کرے وہ بیان
تو اسکو نکرتے وہ ہرگز پسند

کہ نسّاب لاریب ہین کاذبان
یہ منقول ہے اُنسے اے نیکنام
پدر سے پدر تک ہمہ والدان
صفی اللہ آدم جو ہین نامور
نسب نامۂ شافع دو جہان
کہ اسسے نہ ہر شخص ہو ارجمند

تو کیونکر نسب نامۂ مصطفا
خیوری لکھا اوسکو با صد رضا

یعنی انهم یدّعون الاحصاء الی الفضائل بحسب سماعتہم عن القبائل وقد نفی اللہ
علمها عن العباد حسب تشبثہم بذلك الاعتداد لا نفی الله علمها مطلقًا للاعتماد
انتهی وقد قال شفیع الرسل والامم صلی الله علیه وآله وسلم ان الله قد رفع
لی الدنیا فانا انظر الیها والی ماهو کائن فیها الی یوم القیامة کما انظر الی کفی هذه
جلیًا رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر والدیلمی فی الفردوس والزرقانی والقسطلانی
فی الشرح والمواهب اللدنیة وغیرهم فی الزبر العلیه رضی الله عنهم فجمیع الکوائن
الی یوم القیامة مکشوف علی نبینا صاحب المغیبات التامة وعلی ورثته اصحاب
الکشف والکرامة بحسب مراتبهم فی الشریعة العامة فکیف لا یعلم حبیب الله
العلام نسب نفسه علیه الصلوة والسلام وعدم تجاوزه عن عدنان تعلیمٌ
لاصحاب الایمان بان لاینتسب کل احد بالاوهام نفسه الی آدم علیه السلام
الا الذی هو اهل هذا المقام الا تری ماقال شفیع الامم صلی الله علیه وسلم
تعلّموا انسابکم ماتصلون به ارحامکم واما کراهة مالك بن انس رضی الله عنه
بان ینتسب الانسان نفسه ابًا ابًا الی ادم علیه السلام فله اسباب کثیرة عند العلام
منها ماقال نبینا وشفیعنا صاحب المنّة من انتسب نفسه الی غیر ابیه لایشم
رائحة الجنّة ولاریب فی ان علم الانساب مزلة اقدام اولی الالباب فلا ینبغی
ان یجتزئ کل احد من الانام فی انتساب نفسه الی ادم علیه السلام فضلًا
ان ینتسب حبیب الله العلام بقول النسابین ذوی الاوهام الی سیدنا آدم
علیهما الصلوة والسلام وما حبّرناه وعبّرناه من نسب خیر الانام علیه افضل
الصلوة والسلام فهو من علم النبوّة والکشف التام کما اخرج ابن جریر وابن ابی

کہ علمِ خدا سے نہ وہ ماہرین
تمسک اونہون کا ہمہ وہم وزور
یہ کیونکر نہو نزدِ اہلِ شہے
وہ لاریب اِس علم سے جاہلین
ولے اُسّے ماہر جو ہین اہلِ نور
کہ اِسطور فرمانِ خیرُ الوریٰ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والیٰ ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کما انظر الی کفی ھذہٖ جلیاً رواہ الطبرانی والدیلمی والزرقانی عن عمر بن الخطاب علیہم رضوان اللہ رب الارباب

کہ تحقیق دنیا کو پروردگار
رکھا پیش میرے اُسے بیحجاب
جو دنیا مین گذرا ہمہ شرّ و خیر
الیٰ یوم دین اُسمین جو واردات
تو اُن سبکو مین دیکھتا ہون عیان
کفِ دست اپنے کو جسطور پر
اوسیطور حالاتِ کون و مکان
یہ فردوس و دیگر کُتب مین نگار
تو کیونکر نہ ماہر شفیعُ الانام
وہ ہین پدرِ آباؤ گرچہ پسر
تجاوز نہ کرتے رسولِ کریم
تو اُمت کو لابد یہ تعلیم ہے
کہ ہر ایک اُسمین نہووے دلیر
کیا خوب اِستادہ وُہ آشکار
تو ناظر ہین اُسپر بلا ارتیاب
جو گذریگا اوسمین ہمہ نفع و ضیر
ہوئی یا کہ ہوگی بجملہ صفات
نہ کچھ اُنسے نزدیک میری نہان
بلاریب دیکھو ہین شام و سحر
جلی مجھپہ دائم نہ گا ہے نہان
بھی لابد مواہب مین ہی آشکار
ز آباؤ اجدادِ پاکش مدام
تو پسر ونسے کیونکر نہ ماہر پدر
معدّ ائے عدنان سے ای فہیم
یہ ہر اہلِ ایمان کو تفہیم ہے
کہ بڑ کسطرح سے کریگا یہ شیر

جواب لبیبانہ یہ ہے اے فطین
کہ ہو جس سے مسرور قلب حزین

کہ ہے علم انساب دو طور پہ
یکے از طریق نبوت شمر

دگر قسم نساب سے ہی عیان
کہ ہوا وسکو حاصل بظن و گمان

نہ فرمان شارع پہ اوسکا مدار
نہ الہام ایزد سے وہ زینہار

کہ جسطور متقدمین عرب
سماعت پہ تہا اونکا علم نسب

نہ رکھتے وہ زنہار ہمین کتاب
کہ ہو جسسے حاصل رہ پر صواب

کہ معلوم یہ امر نزد کبار
کہ مسطور قائم رہے باقرار

ہوا حفظ پر جسکا دائم مدار
تو ہوا وسکے سینے سے گاہے فرار

قَالَ اُولُوا الحِکَم کَمَا فِی التَّعلِیمِ وَالتَّعَلُّمِ مَا حُبِّرَ قَرَّ وَمَا حُفِظَ فَرَّ

وے حفظ اصحاب خیر الانام
یہ اونکا خصیصہ ہوا لاکلام

کہ وہ حامل دین خیر الوریٰ
نہوا انسے نسیان و سہو و خطا

وہ اہل حفاظت وہ اہل صفا
وہ عصمت کے تابع وہ اہل وفا

جو نساب تھے درزمان رسول
وہ کرتے یہ دعویٰ بہ پیش فحول

کہ جملہ امم جو ہوئی درجہان
تو اونکا نسب ہمیہ دائم عیان

قبائل فصائل جو انمین تمام
تو ہم انسے ہین ماہرین لاکلام

کیا رد اونکا خدا آشکار
کہ ماہر نہین انسے وہ زینہار

نہین جانتا اون امم کو دگر
سوا خالق مالک بحر و بر

مگر جسکو چاہے خدائے جہان
کرے علم انساب اسپر عیان

یہی ابن مسعود سے ہے مبین ہ
کہ نساب لاریب ہین کاذبین

کہ تا مصطفا از خلیلِ خدا — یہ اکتیس پشتین بلا امترا
تو یہ جملہ پنجاہ پشتین تمام — صفی اللہ سے تا شفیعُ الانام
کیا پھر جو تحقیق اہلِ سیَر — با سماۓ آبائے خیرُ البشر
تو اخبار و آثار سے وہ عیان — ہوئے چون قمر پیشِ اہلِ جنان
کیا جُست جو پھر بجملہ بُروج — تو اونمین مِلا مجکو ماہِ عروج
وہ یٰس و طٰہٰ وہ جلوۂ خدا — کہ خلقِ خدا جسپہ جملہ فدا
زِ سر تا قدم وہ قدم کی ادا — ادائے قدم تھی قدم پر فدا
وہ سُبّوح و قدّوس کُحلُ البصر — وہ میمِ قدیمی نطاقِ کمر

خیوری خیوری ہوئی تب ندا
کہ از لامکان روبسوئے سما

یہی سرِّ اسرار و انوار ہے — یہی نورِ انوار و اسرار ہے
نہ اسجائے پر جائے گفتار ہے — نہ گفتار کی اسمین رفتار ہے
یہ گفتار و رفتار بیکار ہے — یہ بیکار بس کارِ دربار ہے
تو ہو مثلِ شمعِ مفیضِ کسان — بنہ مُہر پروانہ وش بر دہان
بنوش از سبوئے محبت شراب — تو اس بود کو دیکھ مثلِ سراب
جگر سوختہ ہو تو مثلِ کباب — تو ہو یارِ مونس بمثلِ کتاب
ز طنبورِ قامت سرودے سرا — یہی زیر و بم کی صدا ہو ادا
محمدٌ محمدٌ یہ سرِّ سرور — یہ نورِ خدا او خدا اُنکا نور

خیوری نسب نامۂ مصطفا

کہ جب عالمِ علم ہر شان سے — تجاوز نکرتے وہ عدنان سے
تو کیونکر تجاوز کرین جو عوام — مَعَدّ ائے عدنان سے ای فہام
کہ عدنان سے پیش ہے اختلاف — نہ ہی نزدِ نسّاب یہ امر صاف
تو ہر کس نہ اِسکے سزاوار ہے — یہ خاصونکا مخصوص ہی کار ہے
اِسی واسطے مالکِ ارجمند — مَعَدّ سے بالا نکرتے پسند
کہ لائق نہ ہر شخص کے وہ بیان — کہ اِسطور فرمانِ شاہِ شہان
کرے نسبتِ خویش کوئی پسر — بغیر پدر جو نہ اِسکا پدر
تو ہرگز نہ سونگھے وہ بوئے جنان — وہ ریحِ جنانسے نہ پاوی نشان
تو لازم نہوا ہمین ہر کس دلیر — سزاوار شیرونکے ہی کار شیر
خصوصًا نسب نامۂ مُصطفا — عَلَیہِ صلوٰۃ و سلامِ خدا
کہ ہر کس نہ اِسکے سزاوار ہے — ولے وہ جو مختارِ دلدار ہے

خیوری یہ جب فضلِ مختار ہے
تو لابد وہ اِسکے سزاوار ہے

کہ علمِ نبوّت سے نسَب رسول — ہوئے متفق سب یہ اہلِ وصول
کیا جیسا تخریج ابنِ جریر — وہ ابنِ ابی حاتم بے نظیر
سوم ابنِ مُنذر بسے نیکدان — وہ بزّار و حاکم جو ہین از مہان
یہ از ابنِ عبّاس ہین راویان — ہوا انسے راضی خدائے جہان
کہ آدم سے تا پاکِ ذاتِ خلیل — یہ ہین بیس[۲۰] پشتین بلا قال و قیل
کیا ابنِ حیّان پھر یہ بیان — ہوئے متفق اُنکے دیگر مہان

نہو مردمک مین ز فیضِ تو نور — زنورِ تو دلمین نہووے ظہور
تو بینا نہووے یہ جملہ جہان — جہان آفرین کو نہ دیکھے جہان

خیوری نہ کر تیرا سودا بیان
تو کچھ سودۂ آخرت کر یہان

نہ محروم ہو وصفِ اجداد سے — تو کچھ وصف کر اونکی امداد سے
تو کر جدِّ خاتم کا وصفِ سرور — کہ تیرا بھی ہو خاتمہ باخیور
سنو اے عزیز و عزیز الکلام — کہ ہو تم سے راضی عزیز الانام
کہ در وصلِ چارم یہ ہے بے فتور — کہ ہین شیبۃ الحمد مومن ضرور
اسیطور دیگر کتب مین نگار — ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار

قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب ان عبد المطلب بن هاشم جد نبینا صلی الله علیه وسلم کان علی دین الاسلام یقرّ بالابداء والاعادة والثواب والعقاب یوحّد الله تعالیٰ ولا یعبد الاصنام والاوثان قال الشهرستانی ومما یدل علی اثباته المعاد والمبدأ انه کان یضرب بالقداح ویقول شعر

یَارَبِّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْمَحْمُوْدُ — وَاَنْتَ رَبِّیَ اللّٰهُ الْمُعِیْدُ
مِنْ عِنْدِكَ الطَّارِقُ وَالتَّلِیْدُ

مفاتیح تفسیر مین ہے نگار — یہ کشف القناع مین بھی آشکار
کہ وہ عبد جو مطلب کے مضاف — وہ لاریب مومن جو قرآنِ صاف
اعادہ ہو ابدا سکے وہ معتقد — وہ روزِ قیامت پہ مستعد
وہ قائل کہ لابد ثواب و عذاب — یہ ثابت یقیناً بروزِ حساب

ختم بر خدا او وہ خدائے ورا

لو آے لیئے صلوات پروردگار — حبیب خدا پر ہمیشہ نثار
بھی آل و صحابہ پہ لیل ونہار — فزون از ہمہ اہل دار القرار

وصل پانچوان حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بیان مین یعنے اظہار براہین قاطعہ او رمضامین ساطعہ اونکے ایمان مین اصحاب فیل ور ابرۂ ذلیل کے شمّہ تبیان مین اور بیچ ذکر تولد رحمۃ للعالمین نبی الانبیاء والمرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین کے اونہین آوائین

کرون گر بیان وصف جملہ جدود — تولا ریب ہے یہ رضائے ودود
وے ایک طومار دیگر عیان — کرامات اونکی سے ہو بیگمان
نہوتے اگر یہ غموم جنان — نہوتے ہویدا ہموم زمان
تو یہ باب ہوتا مفصّل بیان — بیان معانی وہ روح جنان
خدایا زمانے کے جملہ غموم — ز فکر تعلّق وہ سائر ہموم
تو اون سب سے محفوظ ہو یہ جنان — جنان ہو بحبّ حبیبی جنان
شراب محبّت سوا جو شراب — وہ ہو دید مین آب لیکن سراب
رکھے تجکو دل بر سے مشغول جو — وہ تیرا صنم ہے بلا گفت گو
تو عابد وہ معبود تیرا صنم — صنم سے تو غافل رہین دمبدم
حبیبی طبیبی و یا نور عین — نہ ز نہار تجسے سوا دلکو چین
توئی مردمک عین ہین انبیا — وہ مژگان ہمہ زمرۂ اولیا

جو ہے عملِ مقبول مقبول ہے
یہی عملِ مقبول معمول ہے

بھی اُنکے موافق وہ قولِ رسول
کہ سُنّت بہ سُنّت یہ لابد قبول

ازانجملہ ہے یہ وفائے نذور
کہ مِنّت جو مانے کرے بالضرور

بھی ہے قطعِ یدِ دُزد کا بیگمان
کہ محفوظ ہو اُسّے خلقِ جہان

نکاح محارم سے مانع مدام
بھی از قتلِ موءودہ اے نیکنام

نہو قاتلِ دُختران اے فہام
کہ نقلاً یہ عقلاً اشدّ الحرام

شراب و زنا بھی یہ لابد حرام
کہ اُمّ الخبائث وہ نزدِ کرام

نہو تم برہنہ کبھی در طواف
یہ محظور ہے نزدِ اہلِ حصاف

قال فی الدر الفریہ عن بحر الحقائق وغیرہ من زبر اھل الدقائق ان سیدنا عبد المطلب جد شفیع الانام کان لا یقرب الاوثان ولا صنام تعظیماً لنورہ علیہ الصلوۃ والسلام فضلاً ان یعبد الجماد والاجسام کما ھو جلی من سیرہ فی کُتُب الاعلام ولا عبرۃ بما یفوہ الناقصون فی ھذا المرام وکیف یرضی ربنا ان یسجد نور حبیبہ للاصنام واین شان العصمۃ والحفظ التام من ذلک الشین لنورہ مُزیل الظلام واللہ انہ لمعصوم علی الدوام من جمیع النقائص عند الفہام

اللھم صل وسلم علیہ والہ الطاہرین العظام

یہ بحر الحقائق سے دُرِّ فرید
سزاوارِ یکتا حبیبِ وحید

کہ وہ شیبۃ الحمد عالی مقام
ہوا اونسے راضی خدائے انام

وہ از قربِ اصنام لیل و نہار
بھی اوثان سے انکو دائم فرار

کہ غوّاص دربحرِ تعظیمِ نور
وہ تھے جملہ اوقات [illegible]

خدا وَحدَہٗ اونکا یہ اِعتقاد
نکرتے وہ سجدہ برائے جماد

وہ تھے اہلِ توحیدِ پروردگار
نہ عابد صَنَم کے کبھے زینہار

کہا صاحبُ النّحل اے ذیشعور
کہ ثابت ہوا اونکا ایمان ضرور

اِسی قول سے نزدِ اہلِ سَداد
کہ ہے دال بر مَبْدَءٗ وَالمَعاد

کہ دائم وہ تھے ضارِبُ بِالقِداح
مُناجی خدا سے بطرزِ فلاح

کہ یارب توئی شاہِ محمود ہے
مُعید و مَلِک ربِّ معبود ہے

جو ہین یہ حوادث بلیل ونہار
زنو وُکہن جوکہ ہے آشکار

یہ نیر یسے طارِق تلیدہ عیان
توئی خالقِ خَلق جملہ جہان

قال فی التحریر والجامع الکبیر وغیرھما من زبر النحاریر ان سیّدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کان لا یعبد الاصنام ویوحّد اللہ الملک العلّام وتوثر عنہ السنن الاسنیٰ قد وردت بھا الاخبار الحسنیٰ وجاء القرآن العظیم باکثرھا من اللہ القدیم منھا الوفاء بالنذر والمنع من نکاح المحارم وقطع ید السّارق والنھی عن قتل الموؤدۃ وتحریم الخمر والزنا وان لا یطوف بالبیت عریان

یہ تحریر وتحبیر مین ہے نگار
یہ تفسیر جامع مین ہے آشکار

کہ تھے شَیبَۃُ الحَمدْ عالی مقام
مُوَحِّدِ مُسلمان بسے نیک نام

یہی دین اونکا بلا اِستترا
کہ معبود میرا وہ یکتا خدا

بتونکی عبادت سے بیزار تھے
خدا کی عبادت مین سرشار تھے

وہ اون سُنّتون پہ ہمیشہ مُقیم
کہ جنکے مطابق کلامِ قدیم

کہ اَفعالِ محبوب مرغوب ہین
وہ مرغوب کیا بلکہ محبوب ہین

نسب مین اگر ایک از مشرکین
جو ہین انبیا پاک اِسّے مدام

توبدتر کوئی عیب اِسّے نہین
توکب اِسّے معیوب خیر الانام

قال فی الیواقیت والجواھر وغیرہ من زبر المواھر ومن طالع فیما نقلہ اھل السیر
من کلام سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ لما اراد نحر سیدنا عبداللہ والد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ ذوی الحکم فی قصة حفر بئر زمزم شھد لہ بالتوحید
وصاحب التوحید سعید یدخل الجنة وان لم یکن مومنا بالکتاب والرسول انتہیٰ

یواقیت و دیگر کُتب مین عیان
کہ وہ شَیْبَةُ الحمد اہلِ جنان

پڑھے گر کوئی اُنکا روشن کلام
جو در نحرِ بَیرِ شفیعُ الانام

تو لابد شہادت کرے یہ ادا
کہ وہ اہلِ توحید سب سے امترا

تو جو اہلِ توحید ہین بندگان
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان

مُوَحِّد جو تھے بندگانِ خدا
در ان وقتِ فترت بصدق و صفا

تو لازم نہ تھا اونپہ ایمان مُدام
بکُتبِ سماوی و رُسلِ کرام

فَقَطْ ایک توحید سے وہ قبول
چہ جائیکہ ہون وہ فدائے رسول

کتاب سِیَر کو پڑھو منکرین
جہالت خودی سے نہ ہو ملحدین

تو پھر خوف ایزد سے ہو منصفین
نہو تم اَنا سے رجیم لعین

کہ وہ شَیْبَةُ الحمد عالی وقار
بھی وہ عمّ بوطالب نامدار

نبُوّت کے باعث وہ تھے جان نثار
حبیب خدا پر بلیل و نہار

مُصَدِّق وہ لاریب تھے باجنان
کہ ہین یہ حبیبِ خدا بیگمان

یہ ہین خاتمُ الانبیا لاکلام
بروز قیامت شفیعُ الانام

وہ نورِ محمد ﷺ پہ دائم نثار
یہ شمعِ قدیمی وہ پروانہ وار

وہ رُوح و روان اُنکا ساجد مدام
لِنُورِ حَبِیبِی عَلَیہِ السَّلام

وہ نورِ خدا جو کہ بے عیب ہے
خُیُوری کا مسجودِ لاریب ہے

وہ لاریب مسجودِ املاک ہے
کہ یکتا وہی ذاتِ لولاک ہے

اوسی سے صفی اللہ مسجودِ تام
کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام

ہوا اِسکا حامل جو دارین مین
وہ مسجودِ لاریب کونین مین

جو اَصلاب اُسکے ہوئے حاملین
وہ مسجودِ لاریب ہین ساجدین

اگرچہ وہ اولادِ آدم تمام
حقیقت مین آدم وہ ہین لاکلام

کہ لابد وہ مسجودِ جملہ کرام
کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام

جو تھے شَیبۃ الحمد عالی ہِمَم
تو لابد وہ مسجودِ جملہ صنم

تو زنہار سر کو نہ کرتے وہ خم
بطورِ عبادات پیشِ صنم

صنم کے صَنَم تھے وہ لابد صنم
تو پیشِ صنم کب کرین سر کو خم

یہ ہے اونکے احوال سے آشکار
تو کب قولِ ناقص کا ہو اعتبار

نہ زنہار ہے یہ رضائے ودود
کرے نورِ احمد صَنَم کو سجود

نہ خوشنود ہو نورِ پروردگار
کہ ہو عابدانِ صَنَم مین شمار

کہان شانِ عصمت کہان حفظِ تام
کہ وہ نور مستور ہو در ظلام

خدا کی قسم نورِ خیر الانام
ہمہ عیب سے پاک ہے لاکلام

جو ہے نقص در عرف و شرعِ مبین
وہ ہے پاک وستے یہ حق الیقین

تو ہو دینگے وہ دراہم عیان — بھی قبلہ و کعبہ وہ روئے زبان

جو دنیا مین ہین اہل مال و منال — اگرچہ وہ از فسق ہون پائمال

رکھو پیش اونکے زمین پر یہ خد — اوٹھو بہر تعظیم چون سرو قد

بہر طمع زر منظور اونکی رضا — وہ مفروض تمپر ہو جو فرض خدا

نہ حب محمد نہ یاد رسول — نہ حسنین کی یاد و ذکر بتول

تو کب ذکر صدیق و فاروق ہو — کہ در دل جو حب صنا روق ہو

جو حب دلی سے کہے یا رسول — توئی جد حسنین و پدر بتول

تو کر یک نظر مجہپہ بہر خدا — خدا کی نظر یہ بہر دوسرا

جو تیری نظر سے یہ منظور ہو — تو منظور ایزد یہ پر نور ہو

تو اوسکو کہو تم یہ از مشرکین — کہ ہو دشمنان رسول امین

زر و سیم و زن کی پرستش مدام — کرو بہر دنیا ہمیشہ قیام

جو از بہر تعظیم خیر الانام — بذکر تولد معین قیام

کہو اوسکو اے منکران لئام — کہ وہ شرک ہی با خدائے انام

اگر ہو بمسجد ادا وہ قیام — تو بت خانہ ہو اوسسے مسجد تمام

ہوئی تمپہ لعنت خدا کی نثار — زیادہ ز اعداد رمل القفار

کہ ہو موذیئے سید المرسلین — حسد سے خباثت مین بد از لعین

نہوتے اگر رحمت عالمین — درین دار دنیا با من بتین

تو کرتا غضب تم پہ نازل خدا — تو ہوتے خنازیر تم از جفا

جو ابلیس و کافر نہ بولے کلام — تمارا وہی ورد ہر صبح و شام

شہنشہ محمّد وہ ہین نازبین / ہمہ اِنکے محتاج روزِ پسین
یہ وہ یکتا مظہر بلا اِبتدا / کہ جیسے ہوا ہے ظہورِ خدا
یہ پیدا نہوتے اگر در جہان / تو پیدا نہوتے زمین آسمان
نہین بلکہ پیدا نہوتا خدا / خدائی نہ کرتا خدائے سما
خدائی سے ہے یہ خدائی سدا / خدائی نہوتی بجز مصطفا
خدائی کا ہے سِرّ اونسے ادا / ادائے خدائی سے ہین مصطفا

خیوری کا لاریب ہے یہ خدا
کہ جیسے خدا کی خدائی سدا

تو وہ شیبۃ الحمد ایسے شفیق / کہ حبِّ محمدؐ مین تھے وہ غریق
چو پروانہ اوس شمع پر وہ فدا / فدائے خدا تھے فدائے خدا
یہی اونکی تصدیق و ایمان ہے / دل و جان محمدؐ پہ قربان ہے
اِسیطور وہ عمّ خیرُ الوریٰ / محمدؐ پہ لاریب دائم فدا
محمدؐ کی مجکو قسم بالیقین / خدا کی قسم تمکو اے منکرین
کہ ویسے محمّد پہ ہو تم فدا / کہ جیسے وہ دونو بصدق و صفا
نہین بلکہ ہو عابدِ سیم و زر / زحبِّ دنانیر ہو دَر بَدَر
کہ درہم سے درہم بسے خوار زار / کہ دِینار سے تمکو آخر مین نار
وہ دِینار سے تمکو ہر روز نار / کہ ناری پہ ناری بسے جان نثار
کوئی روئے زن پر چو پروانہ وار / زوصفِ بہائم وہ دیوانہ وار
کرے سوختہ اپنے جان و مال / کہ مال عن القلب عقل العقال

لاحدهما من انت قال انا نوح نبی رب العالمین وقلت للآخر من انت قال انا ابراهیم
خلیل رب العالمین ثم انتبهت قالوا ان صدقت رویاك لیخرجن من ظهرك نبی
یومن به اهل السموات واهل الارض ودلت السلسلة علی کثرة اتباعه وانصاره
وقوتهم لتداخل حلق السلسلة ورجوعها شجرة تدل علی ثبات امره وعلو ذکره
وسیهلك من لم یومن به کما اهلك قوم نوح علیه السلام وستظهر به ملة
ابراهیم علیه السلام والی هذا اوقعت اشارة النبی صلی الله علیه وسلم یوم
حنین حیث قال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب کانه یقول انا ابن صاحب
تلك الرویا مفتخرا بها لما فیها من علو نبوته وعلو کلمته وفی روایة منهل الصفا
وغیره من زبر اولی النهی وعلیها جمیع اشجار الاثمار الدنیویة ومعها نور انور
من الشمس ضعافا مضاعفا فسجد ه العرب والعجم والنور والشجر فی التزاید
حینا فحینا فرأیت جماعة من القریش تشبثوا بالاغصان وجماعة منهم
اتفقوا علی قطعها فلما قربت هذه الشجرة رأیت شابا تفوح منه روائح الطیب
ما رأینا مثله اصلا ولا سمعنا نظیره مثلا یفرق تلك المنکرین غایة الافتراق
ویخرج عیونهم من الاحداق ونحت الشجرة شیخان قائمان قالوا یا عبد المطلب
هذه الشجرة اصل اصیل وصل لبك قرنا فقرنا فجاء زمان ظهوره منك فانتبهت

جو وہ شیبۃ الحمد سردار تھے	کہ دال محمد پہ سردار تھے
تو حُبِّ محمد میں سرشار تھے	وہ نورِ خدا سے خبردار تھے
وہ تھے عارفِ حالِ خیر الانام	کہ ہیں یہ شفیعِ خلائق مدام
یہ لاریب ہیں نورِ ارض و سما	یہ جانِ خدا انکو جانے خدا

خیوری وہ ہین ب . دب ابن پلید
نکر ذکر او نکا وہ نطفۂ ولید

تو کر ذکر جدّ شفیع الانام
یہ مقصود اصلی یہ قلبی مرام

کہ وہ شیبۃ الحمد کیونکر عریف
زامر نبوت بطرز لطیف

ومما یدل علی معرفة سیدنا عبد المطلب بحال الرسالة وشرف النبوة والجلالة له ما اشار الیه نبینا یوم حنین صلی الله وسلم علیه بملأ الخافقین بقوله الشریف

انا النبی لا کذب ؛ انا ابن عبد المطلب

قال العلامة الخطابی رحمه الله انما قال علیه الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه الکرام انا ابن عبد المطلب هنالك لیذکر المشرکین بذلك رویا رئها سیدنا عبد المطلب رضی الله عنه قبل تولد سیدنا عبد الله والد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکانت القصة مشهورة عند الخواص والعوام فعرفهم بها وذکرهم ایاها وهی احدی دلائل نبوته صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم انتهی والقصة المذکورة فی الاستیعاب هی المسطورة وکذا فی منح السئول فی معجز الرسول بان سیدنا عبد المطلب رضی الله عنه جد النبی صلی الله علیه وسلم بینما هو نائم فی الحجر فانتبه مذعورا فاتی کهنة قریش قال سیدنا عباس رضی الله عنه فتبعته وانا یومئذ غلام اعقل ما یقال فقال رأیت کان سلسلة من فضة خرجت من ظهری ولها اربعة اطراف طرف قد بلغ مشارق الارض وطرف قد بلغ مغاربها وطرف قد بلغ عنان السماء وطرف قد جاوز الثری فبینا انظر عادت شجرة خضراء لها نور فبینما انا کذلك قام علی شیخان فقلت

کہ وہ پشت میری سے ظاہر ہوا / بطرز عجیبی وہ باہر ہوا

کہ لاریب ہین اُسکے اطراف چار / یکے واصل شرق اوسکے کنار

ہوا واصل غرب دیگر کنار / گیا آسمان پر سوم آشکار

چہارم گیا سوئے تحت الثریٰ / تو کیا دیکھتا ہون بلا اشترا

کہ وہ سلسلہ ہے درخت کبیر / ہوا سبز پہر با شگوفہ کثیر

تو دنیا ہین جملہ جو اثمار ہین / تو اُنکے ہمہ اوسپہ اشجار ہین

بھی ہے نور انور زشمس و قمر / منور رہوا ہی اُسی سے شجر

کیا سجدہ اوس نور کو باادب / عجم نے بھی دیگر جو ہین یہ عرب

تو دونو وہ ہر آن ہین در مزید / تو پھر دیکھتا ہون بفکر سدید

کہ ہین دو جماعت وہان بالیقین / قریشی قبیلے سے اے دوربین

کہ متشبثین ایک اغصان سے / دگر منکرین ہین وہ خسرانسے

کہ ہے انکا مقصود قطع شجر / یہ ہین متفق اسپہ اہل ضرر

ہوا جب شجر کے مین نزدیک تر / تو دیکھا جوان ایک نیکو سیر

وہ انور زانوار پروردگار / معطر بطیبے زہے مشکبار

نہ دیکھا کسینے وہ نور خدا / نہ ویسا سنا ہے کوئی از ورا

وہ قوم قریشی جو تھے قاطعین / وہ مقہور ہین اُسنے متفرقین

کہ ہی اوسکے انوار ہین یہ اثر / زحدقہ کشیدہ کرے چشم سر

تو کیا دیکھتا ہون کہ تحت الشجر / دو شیخان استادہ عالی گہر

تو اُسنے کہا مینے اے نیکذات / کہو کون ہو آپ عالی صفات

کہ اسطور دیکھا اونہون نے منام ‌ ‌ ‌ کہ ہون مجھسے پیدا شفیع الانام
تواِسّے وہ عارف ہوئے بالیقین ‌ ‌ ‌ کہ لاریب یہ سیّد المرسلین
تواوس خواب ونکی سے ماہر تمام ‌ ‌ ‌ قبائل عرب کے ہمہ خاص و عام
دلیل نبوّت سے بے ارتیاب ‌ ‌ ‌ یہ ہی خواب اُنکی بسے پر صواب
ہوئے متفق اسپہ اہل خبر ‌ ‌ ‌ کہ یہ خواب ہی معجزے کا اثر
نبوّت کا ارہاص یہ آشکار ‌ ‌ ‌ لہذا بخاری مین ہے یہ نگار

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب ‌ ‌ ‌ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

کہ ہو مَین نبی کذب مجھین نہین ‌ ‌ ‌ کہ ہون پسر اُس باپکا بالیقین
کہ لاریب بھی اُنہون نے وہ خواب ‌ ‌ ‌ وہ ہی خواب ارہاص لابد صواب
وہ میری نبوّت سے تھے ماہرین ‌ ‌ ‌ کہ ہو مَین حبیب خدا بالیقین
وہ تھے شرف میرسے ماہر مدام ‌ ‌ ‌ مبشّر ہمیشہ زربّ الانام
وہ صادق وہ صدّیق پروردگار ‌ ‌ ‌ فدا مجھپہ دائم وہ پروانہ وار
ہوئے ماہرین خواب سے خاص و عام ‌ ‌ ‌ کہ ہون مَین رسول خدا لا کلام
کرو یاد اوس خوابکو ہر زمان ‌ ‌ ‌ نہ غافل رہو اُسّے اے مشرکان
وہ ہی معجزہ السول مین بیگمان ‌ ‌ ‌ بھی دیگر کتب مین وہ لابد عیان
کہ نائم وہ جدّ شہے نامدار ‌ ‌ ‌ ہوئے حجر کعبہ مین بے اختیار
تو دیکھا اونہون نے یہ خواب عجیب ‌ ‌ ‌ ندیدہ شنیدہ وہ امر غریب
اُٹھے خواب سے وہ ہوئے بیقرار ‌ ‌ ‌ گئے پیش ماہر کیا آشکار
کہ دیکھا مَین سطور سے ایکخواب ‌ ‌ ‌ کہ یک سلسلہ سیم ہے بے حساب

زوبید خلیل خدا یہ بیان
کہ ہوا نسے دین خلیلی عیان
وہ ذکر خلیلی رہے باقرار
طفیلی محمد شہِ نامدار
وہ عم نبی جو کہ عباس تھے
وہ تعبیر کے وقت بھی پاس تھے
سنا ہوا انونے بگوش جنان
معبر کی تعبیر کو بے بگمان
یہ رویا کرامات سے بالیقین
ہوا انسے راضی جہان آفرین
کہ ہوا وسمین علم نبوت عیان
نبوت کا رتبہ کرے وہ بیان
کہ یہ شان شاہے شہان ورا
کہ وہ ہادیٔ اہل رض وسما
وہ نور خدا ہے بلا امترا
خدا کی خدائی اوسی پر فدا
ملائک بشر ہین نہ ویسا ہوا
کہ وہ وحدہٗ ذات بین الورا

منزہ وہ شرکت سے ہے بالیقین
یہی اعتقاد خیوری مبین

روی ابن سعد رضی اللہ عنہ فی طبقاتہ بالسند الجید ان سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قال لام ایمن یا برکۃ لا تغفلی عن ابنی ھذا فانی وجدتہ مع غلمان قریبا من السدرۃ المنتہی وایضا ان اھل الکتاب یقولون ان ابنی ھذا نبی ھذہ الامۃ

روایت کیا ابن سعد صفی
یہ ہے انکے طبقات مین ذکر وفی
کہ یہ شیبۃ الحمد کا ہے کلام
کہ یا برکتہ ام ایمن مدام
تو غافل نہو میرے فرزند سے
سرور فوادی جگر بند سے
حفاظت کیا کر تو انکی ضرور
تو خدمات انکی سے ہو با سرور

دیا ایک نے مجکو ایسا جواب — کہ نوح نبی مین بلا ارتیاب
دیا شیخ دیگر نے پھر یہ جواب — کہ ہون ہین خلیلِ خدا باصواب
ہوا پھر یہ فرمانِ ہر دو کبار — کہ اے شَیبۃُ الحمد عالی وقار
شجر یہ بلا ریب اصلِ اجمل — یہ ہے اصلِ ثابت بفرعِ جمیل
یہ قَرناً فقرناً الیٰ این زمان — ملا تجکو ہووے یہ تجسے عیان
یہی دیکھکر مین اُٹھا بے قرار — کہا اسکی تعبیر اب آشکار
تو اوسنے کہا صدق ہر گر یہ خواب — تو ہو صُلب تیری سے ظاہر شتاب
نبیُّ الورا شافعُ المذنبین — حبیبِ خدا سیّدُ المرسلین
جو ارض و سما مین ہمہ کائنات — وہ سبکے نبی ہین بصد بیّنات
ز جنّ و بَشَر بھی ملائک تمام — وہ ایمان لاوین بخیرُ الانام
یہ ہر رویتِ سِلسِلہ سے عیان — کہ ہون تابعین اونکے جملہ جہان
بسے آنکے تابع وہ پروانہ وار — اوسی شمع پر وہ کرین جان نثار
وہ اَتباع و اَنصار اُنکے مُدام — قوی ہون بامدادِ ربُّ الانام
ہوا سِلسلہ جبکہ ظاہر شجر — تو ہے اسسے روشن چو شمس و قمر
کہ ہو رفعتِ ذکر اونکو نصیب — کہ یادِ خدا ہے زیادِ حبیب
وہ ہین اہلِ دینِ متینِ قویم — جو ہے اُنکا منکر وہ اہلِ جحیم
جو اُنپر نہ ایمان لاوے لئیم — تو نازل اُسی پر عذابِ الیم
ہوئی نوح کی قوم جیسی تباہ — اوسیطور مغضوب وہ روسیاہ
ہوئی رویتِ نوح سے یہ مثال — کہ جو اُنکے منکر وہ اہلِ وبال

مزکی ہوئے جد خیر الورا | کہ تھے منتظر خاتم الانبیا
ہوئے ماہرین خواب سے خاص و عام | کہ ہون اُنسے پیدا شفیع الانام
ہوئے قائلین اسطرح سے عرب | کہ ہین شیبۃ الحمد محبوب رب
وہ صادق مصدق وہ صدیق ہین | وہی معدن حق و تحقیق ہین
وہی چاہ زمزم کے مختار ہین | وہ شہر الٰہی کے سردار ہین
خدا کو نہ تھی جہ کہ دیوے یہ چاہ | مگر اہل جہ کو جو ہین اہل چاہ
کرامات اونکی سے وہ ماہرین | اگرچہ انہو نمین ہے مشرکین
لہذا رسول حبیب الٰہ | کیا صدق اپنے پہ انکو گواہ
کہ شاہد نبوت کے وہ بالیقین | وہ اہل فتوت ز قول مبین

انا النبی لا کذب	انا ابن عبد المطلب

سید الانبیا افتخار | کہ ہے جد میری صداقت شعار
مزکی وہ شاہد بلا ارتیاب | وہ صادق مصدق بخواب صواب
مبشر کیا اونکو پروردگار | کہ ہو آنسے پیدا شہے نامدار
کہ ہو یہ کرامت اونہو نکی مدام | مکرم معظم وہ ہون در انام
وہ جزو نبوت سے ہون کامیاب | دلیل نبوت سے انکی یہ خواب
نہوتے وہ مومن اگر اے فہام | تو ہوتا نہ اونکا یہ عالی مقام
یہ ہے رتبہ اولیاے عظام | خصیصہ ولایت سے ہے وہ منام
مشرف نہ اس سے کبھی مشرکان | یہ نجم المبین مین مفصل بیان
بھی ہے رویت سدرۃ المنتہی | وہ شان ولایت بلا اشترا

کہ دیکھا ہین اونکو بلا اشتبا — قریبا من السدرۃ المنتہی
وہ غلمان کے ہمراہ تھے خوشخرام — فدا اونپہ املاک ہین خاص و عام
جو اسوقت ہین جملہ اہل کتاب — ہوئے متفق اسپہ بے ارتیاب
کہ ابنی یہ لابد نبی الورا — نبی ہذہ الامۃ بے امترا
سنو گوش ایمان سے اے منصفین — یہ فرمان خیر الورا بالیقین

قال شفیع الانام صلی اللہ علیہ وسلم ان الرویا الصالحۃ ای الحسنۃ الصادقۃ
جزؤ من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ رواہ الشیخان عن انس رضی اللہ عنہم
وایضا قال شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام ان الرویا الصالحۃ یراہا الرجل
المسلم وھی من المبشرات رواہ الامام مالک عن عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما

ہے چھیالیسوان حصہ بیگمان — نبوت کے رتبے سی خواب عیان
یہ ہرگز نہووے کسیکو نصیب — مگر جوکہ ہو اہل حب حبیب
کہ وہ اہل توحید ایمان شعار — وہ مقبول درگاہ پروردگار
خصوصا جو مذکور ہی وہ منام — کہ دیکھا اسے جد خیر الانام
دلیل نبوت وہ ہے بالیقین — وہ ہی شاہد سید المرسلین
بشارت خدا سے وہ بہر کرام — نذارت الہ سے وہ بہر لئام
کہ ہون تثبیۃ الحمد سے بیگمان — حبیب خدا سید انس و جان
محرین انکی تصدیق جو مردمان — وہ محبوب ایزد وہ اہل جنان
جو ہوا ونکا منکر وہ مردود ہو — وہ شداد و نمرود مطرود ہو
وہ نوح نبی و خلیل خدا — یہ لاریب دو شاہد مدعا

واتی البیت واخذ بحلقته وهو یقول

یَا رَبِّ لَا اَرْجُو لَهُمْ سِوَاکَا	یَا رَبِّ فَامْنَعْ عَنْهُمْ حِمَاکَا
اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَا	فَامْنَعْهُمْ اَنْ یُخَرِّبُوا قُرَاکَا

ثُمَّ قَالَ

لَاهُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ	رَحْلَهُ فَامْنَعْ رِحَالَکْ
وَانْصُرْ عَلٰی اٰلِ الصَّلِیْـ	ـبِ وَعَابِدِیْهِ الْیَوْمَ اٰلَکْ

فجهز ابرهة جیشه وقدم الفیل الاعظم المذکور فکانوا کلما وجهوه الی الحرم برك ولم یبرحوا ان ضربوه علی راسه واذا وجهوه الی الیمن اوالی غیره من سائر الجهات هرول فامر ابرهة ان یسقی الفیل الخمر لیذهب تمییزه فسقوه فثبت علی امره ای ما وجه الی الحرم وسیدنا عبد المطلب رضی الله عنه کان یدعوا الله التفت فاذا بطیر فقال والله انها الطیر غریبة لانجدیة ولا تهامیة ولاحجازیة وان لها شانا فطلع هو وابو مسعود الثقفی جبلا کانا یشاهدان عسکر ابرهة فارسل الله علیهم طیرا اسود اصفرا لمناقیر خضر الاعناق طوالها وخضرا وبیضا وبلقا قال بن جبیر رضی الله عنه لم یر مثلها لا قبلها ولا بعدها وقد جاء فی الخبر انها طیر بین السماء والارض تعیش وتفرخ ومع کل طائر حجر فی منقاره وحجران فی رجلیه اکبر من العدسة واصغر من الحمصة وعن بن عباس رضی الله عنهما انه رای منها عند ام هانی رضی الله عنها نحو قفیز مخطط بحمرة فکان الحجر یقع علی کل واحد منهم فیخرج من اسفله وینفذ من الفیل ومن بیضهم فیخرق الارض وعلی کل حجر اسم من یقع علیه فهلك اکثرهم وذهب بعضهم هاربا ثم رکب

اِس سے ظاہر ہے قصّۂ اہلِ فیل	کرامات اُنکی پہ روشن دلیل

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ

هذه القصة العجيبة والافعال لغريبة دالة على شرف نبينا الكريم عليه اطيب الصلوٰة والتسليم لانها من الارهاصات وهى معدودة من المعجزات وعلى كرامة سيدنا عبد المطلب رضى الله عنه لانه مظهر الارهاصات صاحب خوارق العادات وفى دفع الشدائد مستجاب الدعوات كان اميراصحاب الفيل برهة الصباح الاشرم ومعنى برهة فى لسان الحبشة الابيض الوجه فلما بلغ اطراف الحرم اخذ اموال الناس وفيها مأتا بعير لسيدنا عبد المطلب رضى الله عنه فخرج اليه فقيل لابرهة هذا سيد قريش وصاحب عير مكة المكرمة فعظمه وفخمه واستدعى انجاح مرامه فقال حاجتى ان تامر برد مأتى بعيرى قال سقطت من عينى جئت لاهدم البيت الذى هو شرف آبائك الكرام واساس دينكم على الدوام فالهاك عنه ذود فقال انا رب الابل لا رب البيت له رب سيمنعك عنه فقال ردوا عليه بعرانه لينظر من يحفظ البيت منى فامر باحضار الفيل الابيض الاعظم الذى اسمه محمود وكنيته ابو العباس وهو فيل النجاشى بعثه اليه بسواله لم ير مثله عظماً وجسماً وقوةً فلما نظر الفيل الى وجه سيدنا عبد المطلب رضى الله عنه سجد له وما كان من عادته ان يسجد لاحد فانطقه الله سبحانه وتعالى فقال السلام على النور الذى من صلبك يا عبد المطلب فغضب برهة من مشاهدة هذه الخوارق للعادات فاخذ سيدنا عبد المطلب مأتى بعير

وہ تہا فیلِ ابیض قوی و عظیم | عدیم النظیر و وہ یکتا جسیم
وہ رفتار مین مثلِ برقِ جہان | وہ انوار مین تہا براقِ جنان
کہ اوسکی سفیدی سے خیرہ بصر | بھی رفتار اوسکی سے عاجز نظر
تو جدِ حبیبِ شفیعُ الامم | وہ اوس وقت لابد رئیسِ حرم
کیا اخذ ابرہ نے دو صد بعیر | ز اموالِ جدِ بشیر و نذیر
گئے پیش ابرہ وہ عالی مقام | تو اوسنے کیا اونکی تعظیم تام
کیا اونکی توقیر و اکرام زین | ہوئے چشمِ ابرہ مین چون نورِ عین
تو اسطور سے اوسنے کی التجا | جو فرماؤ خدمت مین لاؤن بجا
تو اوس وقت بولے یہ روشن ضمیر | کہ دے مجکو واپس جو میرے بعیر
تو بولا کہ اے سیدِ قومِ خویش | بچشمم تو چون مردمک بلکہ بیش
اگر مانگتے مجھسے میرا جو تخت | تصدق تہے وہ تیرے کہ ہو اہلِ بخت
جو میرا یہ ہی مال و ملک و سریر | وہ ہی پیش جاہِ تو از بس حقیر
یہ فرمان ہوتا اگر برملا | نکر ہدمِ کعبہ یمن کو تو جا
تو اوس وقت فی الفور ہوتا روان | سوئے شہرِ صنعائے خلدِ جہان
بچشمم تو بودی جلیل الہمم | مکرم معظم جمیلُ الشیم
ولے اب ہوئے آپ بے اعتبار | نہ ہی میرے نزدیک ہرگز وقار
کہ معلوم یہ آپ کو بیگمان | کہ لاریب میرا یہ عزمِ جبان
کرون خانۂ دین تمارا خراب | تمارے بزرگونکا ہی جو مآب
تمارے جو اجدادِ عالی مرام | تو اونکا وہ لاریب دار السلام

سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ لینظر فوجدھم ھلکوا فاحتمل ماشاء اللہ من صفراء وبیضاء ثم اعلم اھل مکۃ بھلاکھم فخرجوا فانتھبوا واخذ ابرھۃ داء تسقط انامله واعضاءہ ووصل الی الحبشۃ وطائر یحلق فوقہ حتی بلغ الی النجاشی فقص علیہ القصۃ فتعجب منھا النجاشی وسئل منہ تعجبا کیف کانت تلك الطیور اھلکت ھؤلاء المبارزین فوقع نظر ابرھۃ علی ذلك الطیر فقال ایھا الملك ھذا منھا ففی ذلك الاٰن اوقع الطیر الحجر علیہ فخر میتا بین یدیہ فاری اللہ النجاشی کیف کان ھلاك اصحابہ وآیۃ العبرۃ صارت منقشۃ علی صحیفۃ قلبہ ھذا ملخصا فی التحریر وروح البیان والجامع الکبیر ومفاتیح الغیب والسراج المنیر وغیرھا من زبر النحاریر وتفصیل القصۃ مع سبب تجاسرھم علی ھدم بیت اللہ الامین مسطور فی کتابی نجم المبین اللھم اھد القوم الملحدین وانصرنا علی الاعداء المنکرین بجاہ حبیبك سید المرسلین وصل وسلم علیہ وعلی الہ اجمعین ۱۲

سنو ای محبان خیر البشر
کہ مکے مین آئے وہ اصحاب فیل
جو سردار اونکا وہ ابرہ طغام
چہل صد بتعداد فیل دمان
وہ شتران تعبیر سے بر کنار
کہ ابرہ کا لا بد نجاشی ظہیر
وہ اوس فیل سے تھا بسے فیل مست

یہ لاریب ہے معجزے کا اثر
ہوئے قہر ایزد سے جملہ ذلیل
وہ صنعا سے آیا بصد احتشام
سہ لکھ عسکری تھا سوار حصان
ولے اونکی سہ لاکھ جملہ قطار
لیا اوسنے محمود فیل شہیر
وہ فیل دمان اوسنے تھا خود پرست

نہین مجکو زنہار غم اے خدا | کہ ہر مرد کا ہے یہی اقتضا
کہ اپنے محل سے وہ مانع سدا | نہ دے غیر کو اوسمین ہرگز وہ جا
تو تو بھی نہ دے اونکو زنہار جا | تو کر منع تا اپنی جا مین وہ جا
مظفر تو کر مجکو بر اشقیا | کہ منصور رہو آل تیری سدا
وہ آل صلیبی وہ اہل جفا | نہین ہون آل تیری تو بحیا خدا
وہ عابد چلیپہ کے صبح و مسا | تو معبود میرا تو رب الورا
ہوئی اونکی مقبول فوراً دعا | ملا اونکو جو اونکا تہا مدعا
کہ دیکہا اونہون نے یہ بعد از دعا | کہ طیران افواج طیر از سما
تو فرمایا واللہ وہ طیر عجیب | کہ ہی شان اونکی بطرز غریب
نہ ہین وہ حجازی نہ بحری طیور | نہ ہین وہ تہامی نہ بری ظہور
نہ نجدی نہ مصری نہ شامی وہ طیر | عجیبہ غریبہ وہ در شکل و سیر
کوئی ہی سیہ مثل پر ہائے زاغ | کوئی گردن سبز جون برگ باغ
بمنقار اسفر بپائے دراز | ملخ سے بڑے لشکر بے نیاز
کوئی فوج بیضا کوئی سبز رنگ | کوئی فوج بلقا روان بیدرنگ
وہ شان الہی وہ غیبی طیور | نہ دیکہا کبہی انکو اہل شعور
وہ جدہ کی جانب سے تہے آشکار | خدا جانے لاریب انکا شمار
بہر ایک سنہ کنکرہ اے فطین | وہ ظاہر ہین سنگ بز لیکن زطین
کبیر از عدس وہ چنے سے صغیر | وہ خاصیتے زہر ہین سب بے نظیر
خط سرخ انپر وہ خونی نشان | وہ مخصوص ہر ایک بہر کہان

تو او سکا نہ ہرگز کیا کچھ سوال
وہ بعران مانگے جو دنیا کا مال

دیا او سکو تب آپنے یہ جواب
جوابِ مصفّا جو لبِّ لباب

کہ ربُّ الابل مین نہیں ہین کلام
نہوں ربِّ کعبہ ربُّ الانام

کہ اِس بیت کا ربّ ربُّ الورا
کرے منع تجکو بلا اِشترا

سنا آپ سے اُسنے جب یہ جواب
تو بولا کہ محمود لاؤ شتاب

حمیدہ صفت سے وہ محمود نام
وہ محمودِ محمود تھا لا کلام

وہ محمود مجلس مین حاضر ہوا
تو وہ منظرِ نورِ ناظر ہوا

پڑی شیبۃ الحمد پر جب نظر
تو اُسنے زمین پر رکھا اپنا سر

کیا شیبۃ الحمد کو پھر سجود
کہ محمود کا حمد سے ہے وجود

رکھے شاخ پر میوہ سر بر زمین
کہ ہو تابعِ اصل وہ بالیقین

ہوا جبکہ سجدے سے وہ سرفراز
تو اِسطور ناطق ہوا با نیاز

کہ جو صلب تیری سے نورِ خدا
سلامِ خدا اوسپہ دائم فدا

لئے شیبۃ الحمد سا اپنے بعیر
تو پھر آئے نزدیک بیت القدیر

پکڑ حلقۂ در کیا یہ دعا
بقلبِ سلیم و بصد اِلتجا

کہ اے ربِّ اہلِ زمین و سما
نہ تیرے سوا ہی کسی سے رجا

کہ ہمسے کرے دور شرّ و بلا
تو اصحابِ فیلان کو دے اب سزا

سبھے فضل تیرے سے ہے یہ رجا
کہ اونکی حمایت نکرے خدا

کیا جسنے تجسے عداوت ذرا
نہو او سکا والی تو بہر حما

تو کر منع اُنکو ز عزمِ جفا
کہ وہ عزمِ تخریبِ اُمّ القرا

تو اونکو کیا عصفِ ماکول جب
تو اوس شیبۃ الحمد نے دیکھ سب

زبان وجنان سے وہ شکرِ خدا
کیا حسبِ مقدورِ بشری ادا

کہ نازل کیا اونپہ حق نے غضب
وہ فاعل حقیقی یہ ظاہر سبب

وہ سنگریزہ گرتا جہان فیل پر
تو وہ اسفلِ فیل کرتا گذر

وہ جس شخص کے سر پہ کرتا قرار
تو دل اوسکا مسموم چون ہر بار

کہ وہ مار تھی مارِ پروردگار
وہ ظاہر مین تھی مار باطن مین نار

جبل پر کھڑے دیکھتے اونکا حال
بھی وہ شیبۃ الحمد نیکو خصال

کہ مردار ہوتے وہ اصحابِ فیل
وہ فیلون سے جیفہ بلا قال و قیل

خدا نے کہا اونکو اصحابِ فیل
کہ فیلون سے تھے سنگدل وہ ذلیل

ابابیل سے جب وہ خستہ ہوئے
تو ابرہہ کے ابرہ شکستہ ہوئے

کیا اوسنے لشکر سے فورًا فرار
کہ فرعون سے فرعون ایکبار

لیا سر پہ چادر کو مثلِ زنان
زنان سے وہ بدتر ہوا در جہان

وہ طیرِ غضب اوسپہ طیران سدا
وہ در انتظار ریئے حکم خدا

گئے لشکری جبکہ سوئے سقر
تو خالی خیم تھے وہ مملو ز زر

تو اوسنے کیا سوئے حبشہ فرار
وہ طیرِ غضب اوسپہ طیران شعار

گیا جب وہ پیشِ نجاشی دوان
تو اوسنے کیا جملہ قصہ بیان

نجاشی نے سنکر کہا اے نبیل
ضعیفون سے کیونکر قوی ہو ذلیل

ابابیل و سجیل کیا تھی وہان
کہا مثل ہین طیر کے ہی نشان

یہی لفظ ابرہ کہ این مثلِ او
تو پھینکا وہین اوسنے سجیل کو

وہ منقار مین ایک پنجو نین دو اگر سے جسپہ فی الفور مردہ وہ ہو
ادہر تو دعا کا ہوا یہ اثر ادہر کا بھی قصہ سنو مختصر
کیا سجدہ محمود نے جب وہان ہوئے شیبۃ الحمد اُسسے روان
تو ابرہ کے دلمین وہ ابرہ ہوا نہ سجدے سے کچھہ اسکو عبرہ ہوا
وہ ابرہ بمعنائے ابیض عیان سیہ دل ہوا اسسے وہ بیگمان
وہ ابرہ سے ابتر ہوا در نہان ہوا اسفل السافلین کا نشان
کیا حکم لشکر کو ہووین روان کرین ہدم کعبہ کو فیلِ دمان
ہوئے مستعد اسپہ سب خاص و عام ہمہ فیل و عسکر وہ جملہ لئام
مگر ایک مسعود محمود نیل کہ اسنے نہ مانا وہ حکمِ ذلیل
چلاوین اسے جبکہ سوئے حرم تو وہ لیٹ جائے نہ رکھے قدم
زمین پر وہ بیٹھے تو مثلِ زمین نہ ہرگز اٹھے اسسے وہ مہ جبین
کیا عہدِ محمود کو جب سجود کہ پروا نہ تہا بر جمالِ ودود
ازل مین وہ منقادِ خیر الانام تو اسسے ہوا اوسکا محمود نام
قدم پر گرا جبکہ وہ نیکنام تو کیونکر گرائے وہ بیت الحرام
چلاوین اگر اوسکو سوئے یمن تو چلتا وہ مثلِ ظبیئے ختن
زد و کوب اسپر ہوا سب محن ولے اسنے ہرگز نہ مانا سخن
محبت جو دعوی بلا ہی گواہ گواہ گر نہووے تو دعوی تباہ
اسی کش مکش مین وہ اصحابِ فیل کہ سب کید اونکا ہوا پہر ضلیل
کہ طیرِ ابابیل اونپر ظلیل وہ سجیل ترمی باذنِ جلیل

وہ نورِ خدائی وہ نجم المبین	لرجم الشیاطین زاہل یقین
وہ یٰسٓ و طٰہٰ وہ حرزِ متین	وہ حاضر وہ ناظر لجملہ مکین
یہ فرشِ زمین اور عرشِ برین	ہمہ خاک پائے ہمان نازنین
چہ فرشی چہ عرشی و جملہ مکین	ہمہ نعل بردار آن مہ جبین
زشرکت منزہ وہ نورِ مبین	وہی وحدہٗ درہمہ محسنین
اگرچہ وہ ہین لامکانی امین	ولیکن ہوئے لامکانسے مکین
تو پیدا ہوئے وہ مکین در مکان	تو پیدا ہوا وہ خدائے جہان
خدائے جہان جبکہ پیدا ہوا	تو اوسپر دلِ خلق شیدا ہوا

خدائے غیوری ہویدا ہوا
خدائی ندائے سُوَیدا ہوا

وہ نیمۂ محرم سے اے نیکدان	الی مولدِ سیدِ انس وجان
زمان خمس ۵ و خمسین ۵ لیل ونہار	ہوئے متفق اسپہ اکثر کبار
وہ تہا عدلِ نوشیروان کا زمان	چہل ۴۲ سال و دو سے وہ تہا حکمران
زعیسیٰ الی مولدِ مصطفا	صدی چھٹے ۶ ہوئی نزد اہلِ صفا
وفاتِ سکندر سے خیر الانام	صدی ہشت ۸۸۰ و بالا وہشتاد عام
زداود تا سید الانبیا	سنہ ہشت ۱۰۰۸ و یک الف اے اذکیا
زموسیٰ الی شافع المذنبین	صدی تین ۲۳۰۰ و دو الف ہین بالیقین
براہیم سے تا شفیع الورا	سنہ ہفت ۳۰۰۷ و سہ الف بے امترا
زنوح نبی تا حبیبِ احد	چہل چار ۴۴۹۰ صد عام و بالا نود

ہوا ابرہ پر کنگرہ کارگر — لگا اوسکے دلمین وہ ابرہ کا سر
تو ما بور ابرہ ہوا چون کلاب — قُلَیس سقر مین ہوا باریاب
ہوئے جبکہ مردہ وہ سب نابکار — تو اُنسے عفونت ہوئی آشکار
ہوئے اُسّے رنجیدہ اہلِ عرب — رئیسِ حرم پیش آئے وہ سب
کہ اے شیبۃ الحمد نیکو لقا — کرین کسطرح شکر تیرا ادا
کہ ذاتِ تو یمنِ خدائے جہان — صفاتِ تو بر خلق امن و امان
زامنِ تو دفع شر و رو بلا — زیمنِ تو حاصل عطائے خدا
سراسر وجودِ تو برکات و خیر — وجودِ تو دفع ہمہ شرّ و ضیر
کرو اب عنایت بفضل و فور — کہ جلدی سے ہو یہ بلا ہمسے دور
تو پھر شیبۃ الحمد نے کی دعا — کہ اے خالقِ اہل ارض و سما
یہ زندہ و مردہ و بالِ جنان — تو ان موذیونسے ہمین دے امان
تو ایسا ہوا پھر دعا کا اثر — کہ سیلاب سے وہ گئے در سقر
ہوئے امن و راحت مین جملہ عرب — نہ کچھ خوفِ اعدا انہین روز و شب
کیا غارتِ مالِ اصحابِ فیل — ہوئے جملہ آسودہ. قال و قیل
جو وہ شیبۃ الحمد عالی گہر — بھی عفان و مسعود کا جو بدر
یہ تینو غنا مین ہوئے سب بیش — کہ سب سے یہ تھی حسن طالع مین پیش
وہ تاریخ نیمہ محرم ضرور — ہوا جبکہ اونیر غضب کا ظہور
اوسی سال مین رحمتِ عالمین — حبیبِ خدا سیّد المرسلین
وہ شمس الضحیٰ شافع المذنبین — وہ بدر الدجیٰ حامیِ یوم دین

وہ آلِ صلیبی وہ اہلِ جفا ہیں ۔۔۔ یہ جو ہوں آل تیری تو بخشا خدا
وہ عابد چلیپہ کے صبح و مسا ۔۔۔ تو معبود میرا تو ربُّ الوریٰ
ہوئی اونکی مقبول فوراً دعا ۔۔۔ ملا اونکو جو اونکا تھا مدّعا
تو کفار ہرگز نہ آلِ خدا ۔۔۔ جو آلِ خدا ہو وہ مومن سدا

قال فی التحریر والتحبیر وبدیع المثال وسیع المنال وغیرھا من زبر ارباب الکمال ان الآل جمع فی المعنی ومفرد فی المبنی یطلق بالاشتراک علی معان احدھا الاتباع والمطیع نحو آل فرعون والثانی النفس نحو آل موسی وآل ھارون والثالث اولاد البنت کالحسنین رضی اللہ عنھما والرابع الابناء واولادھم کآل ابرھیم وآل عمران وآل داؤد علیھم السلام والخامس کل مومن تقی کذا اجاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین سئل عن الآل والسادس الاولیاء الذین ھم اھل الکشف والشھود والسابع الخلیفۃ والامام وھولاء من حیث الوراثۃ العلمیۃ والعملیۃ والحالیۃ والثامن الاصحاب من قرابۃ الصحبۃ والتاسع الشرفاء والعاشر الاھل والعیال فآل الصلیب عابدی الصلیب وآل الربّ موحّد اللہ الحسیب وھذا من القسم الاوّل واللہ الاعلم الاجل

کہ لاریب ہے آل سے یہ مراد ۔۔۔ کہ جو تابعانِ خدا ہیں عباد
جو ہو نفی و اثبات اندر دعا ۔۔۔ وہی اصلِ توحید بے امترا
وہی کلمہ باقیہ بے گمان ۔۔۔ وہی کلمہ طیّبہ ہے عیان
وہی ہو دعائے خلیلِ خدا ۔۔۔ ہوئی جو کہ مقبول ربُّ الوریٰ
وہ لا از جو رگ با سواک ضرور ۔۔۔ یہی ہو وہ توحیدِ اہلِ شعور

۶۲۵۰

ہبوطِ صفیُّ اللہ سے کر شمار
صدی ہفت و نیمہ گذشتش ہزار

جو ہین ابنِ اسحاق نیکو خصال
یہ از ابنِ عباس و نکا مقال

ز آدم اِلیٰ خلقِ عرشِ عظیم
بیان اسکا بسیار نزدِ فہیم

وے اسطرحسے بانُس جلیل
یہ نجمُ المبین مین بہ روشن دلیل

کہ پیدا ہوا پیشِ جملہ اَنام
وہ نورِ محمّد علیہ السّلام

ز نورِ الٰہی قَدیمُ الصّفات
جو ہے کنزِ مخفی وہ بالبیّنات

سَنہ اَلفِ اَلف اور سَتّر ہزار
دگر او سپہ چھے سو تو کر اب شمار

سَنہ آخرت سے جو نزدِ کبار
وہ دنیا کا سنہ لاکھ ستّین ہزار

کہ جب سال دنیا مین گذرے ہزار
تو عقبےٰ کا یکروز ہووے شمار

غیوری جو ہے دورۂ احمدی
خدا سے خدا تک وہ ہے سرمدی

قال فی انس الجلیل ان اللہ تعالیٰ خلق نور حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سائر
الکائنات بالف الف وستمائۃ وسبعین الف سَنَۃ قال فی شرف المصطفیٰ ھذا
بسنۃ الآخرۃ وھی ثلاثمائۃ وستون یومًا وکل یوم الف سَنۃ من سنۃ الدنیا

سنو اے محبّان خیرُ الورا
علیہ صلوٰۃ و سلامِ خدا

کہ وہ شیبۃُ الحمد کی جو دعا
کہ اے خالقِ اہلِ ارض و سما

نہ تیرے سوا ہے کسی سے رجا
کہ ہمسے کرے دور شرّ و بلا

ہے فضل تیرا بسے ہے یہ رجا
کہ اونکی حمایت نکر اے خدا

مظفر تو کر مجکو بر اشقیا
کہ منصور ہو آل تیری سدا

خدا سے تو ڈر اے لعین و رجیم
کہ فیضِ قدیمی جو لاریب ہی
نہ کہہ نسب او سکے مین کچھ عیب ہی
مقالات و حالاتِ امت مدام
اذیت نہ دے اونکو تو اے لعین
تو اوس رحمتِ حق سے ہی مستفید
ازان شکر لازم یہ ہی بیگمان
کہ سب ما درِ وبدرِ شاہِ شہان

نہ زنہار ہو تو زاہلِ جحیم
وہ نورِ الٰہی جو بے عیب ہی
کہ لاریب وہ عالمِ غیب ہی
یہ جملہ عیان عرشِ خیر الانام
کہ لاریب وہ رحمتِ عالمین
تو کر شکر اوسکا نہو چون یزید
کہ وردِ زبان ہو یہ باصدقِ جان
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان

خیوری کا واللہ یہ ایمانِ جان
کہ وہ جانِ ایمان وہ جانِ جنان

اللّٰھم صلِّ وسلِّم علیہ وعلیٰ الہ الراجعین الیہ ملأ السمٰوات وخزائنھا وملأ الاکوان وکوائنھا

وصل چھٹا بیچ ردّ بعض شبہات اربابِ شین کے اور
بیان ایمان والدینِ شریفین سید الثقلین کے پہلا
شبہ یہ کہ فقہ اکبر مین عبارت ماتا علی الکفر مذکور ہے
اور یہ رسالہ امام اعظم رحمہ اللہ الاکرم کا مشہور ہے
دوسرا شبہ یہ کہ اگر والدینِ جدّ الحسن والحسین صلّی اللہ
وسلّم علیہ وعلیٰ الہ الواصلین الیہ اہلِ ایمان سھتے تو پھر
اونکو زندہ کرنا کیا ضرور تہا اور اُس زندہ کرنے مین
حق تعالیٰ کو کیا منظور تہا تیسرا شبہ یہ کہ ایمان یاس و باس

یہی ہے وہ مضمونِ جملہ دعا
کہ ربُّ الورا ہے خدائے سما

ربوبیتِ رب کا اقرار ہے
عبودیتِ بندہ اظہار ہے

بتونکی عبادت سے بیزار ہے
دلِ صاف اونکا جو مختار ہے

وہ حبِّ محمد مین سرشار ہے
وہ سرشارِ جنت مین سردار ہے

غیوری اِسی سے تو سردار ہے
کہ قدمِ محمد پہ سردار ہے

تو جب قدمِ احمد پہ سردار ہے
تو سردارِ دنیا سے بیزار ہے

یہ اظہر من الشمس تحقیق ہے
یہ ابین من الامس تحقیق ہے

سویدائے دلمین یہ تصدیق ہی
ز ربی یہی مجکو توفیق ہے

کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام
ہمہ اولیائے خدا لاکلام

جو وہ شیبۃ الحمد جدِ حبیب
نہوتے ولیِّ صفیِّ لبیب

تولا ارجو ربًّا سواک بیان
نکرتے دعامین وہ ہرگز عیان

بتون سے وہ کرتے بسے التجا
کہ ہی کافرونکی اونہون سے رجا

وہ ضرّائے سرّائے مین لاکلام
ہمہ رنج و راحت مین ہر صبح و شام

خدا سے وہ کرتے یہی التجا
نہ تیرے سوا ہی کسی سے رجا

تو ہی جائے امید میری سدا
مدد کر مدد کر مدد اے خدا

اسیطور کتبِ سیر مین بیان
جہان اونکا احوال جسمین عیان

سوا اسکے وہ اہلِ فترت ضرور
نہو مطلقًا اونپہ حکمِ کفور

کہ آیا نہ اون پاس کوئی رسول
تو کیونکر معاتب وہ ہون اے فحول

عبودیتِ عبد تیرا مقام | گدائے درِ پیر ہو تو مدام
قدم پر جبین رکھ جبین پر تو جان | وہی جانِ جان ہو یہ وِردِ جنان
تو اِس نحو تیری سے جب محو ہو | تو سکرِ انا سے تجھے صحو ہو
تو پھر مکتبِ عشق مین ہو مقیم | بھی پڑھ ابجد محوِ لوح جسیم
الف با یہ از چشمِ دل کر نظر | تو پھر دیکھ اوسمین یہی مستقر
کہ آخر مین ہے وہ جو اوّل رقیم | وہ اُسّے یہ آسّے وہی ہے قدیم
کہ اوّل خدا اور آخر خدا | ولے درمیان جلوۂ مصطفا
یہی جلوہ اُوسے جو پیدا ہوا | تو لابد وہ اِسّے ہو پیدا ہوا
وہ لاریب جب اسّے پیدا ہوا | تو اِس جلوہ خود پہ شیدا ہوا
تو چاہا کہ یہ جلوہ ہو در عیان | تو ہو اُسّے مبر اعیان کچھ بیان
تو پیدا ہوا جلوہ گاہِ خدا | خدا جسّے پیدا ہوا برملا
وہ جب دستِ قدرت سے پیدا ہوا | تو حور و ملک اوسپہ شیدا ہوا
ہوا جب منصّہ پہ جلوہ نمود | کیا تب ملائک نے اوسکو سجود
منصّہ سے ظاہر مین آدم مراد | کہ وہ مظہرِ نورِ خیر العباد
بنائے منصّے بسے جلوہ گاہ | ہوا ہر منصّہ پہ جلوۂ اِلٰہ
تو نورِ خدا کا ہوا پھر ظہور | محمدؐ سے پیدا ہوا وہ غفور
منصّے ہمہ پاک امی ذیشعور | کہ ہین مظہرِ نورِ قدسی ضرور

غیوری یہی قولِ غفار ہے
کہ طیّب کو طیّب سزاوار ہے

شرع مین نا منظور ہے چہ جائیکہ ایمان لانا قبول ہو

اوسکا جواز اہل قبور سے

سنو اے عزیزو بگوش جنان
کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان

کہ مذکور بالا کے جو منکران
وہ ہین معترض اسطرح سے عیان

کہ ہی فقہ اکبر مین ایسا بیان
کہ ماتا علی الکفر وہ والدان

یہ ہی بو حنیفہ کی اشہر کتاب
امام ائمہ وہ بے ارتیاب

تو کسطور ثابت یہ ہو بالیقین
کہ سب ہین پدر خیر الورا مومنین

یہ ہے وسوسہ از لعین رجیم
ولیکن وہ معذور نزد فہیم

کہ ماہر نہین ایسے اسرار کے
شناور نہ وہ بحر زخار کے

نہ نحوی کا اس بحر مین کاربار
کہ غوطی یہان دیکھتا ہی کنار

یہ وہ بحر ہے جسمین خود ناخدا
گریبان کرے چاک بہر ہبا

معاذ اللہ ہرگز نہ یہ افتخار
یہ ہی اونکا انصاف سے اعتذار

گدائی سے اونکو بسے عار ہے
اونین منصب شاہ درکار ہی

جبلت مین دائم ریاست کی بو
تقدم کی ہر وقت ہی جستجو

تو کیونکر یہ امارہ مامور ہو
نہ حاکم جو محکوم در ذل و خو

لہذا ہوا وابتغوا کا خطاب
الیہ الوسیلہ کہ ہو کامیاب

انا ربکم نفس کا ہے کلام
کہے رب عبدی یہ پڑھ تو مدام

کہ من ای شیئ یہ تیرا وجود
یہ من نطفۃ ہے بنا تیرا بود

نہ نطفے کو لائق انا زینہار
تو کہہ انت ربی مین ہون شرمسار

قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح الفقہ الاکبر وقولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الایمان لیس ہذہ النسخۃ فی اصل شارح تصدی لہذا المدان لکونہ ظاہراً فی معرض البیان الی آخر ما قال بالا بقان ؂

جو معتقد ہیں بسے بد نہاد　　تو در اصل ہے انکا وہ اعتقاد
کیا اونسے پھر اخذ معتزلیان　　وہ لاریب ہی کفر نزد مہان
کتاب و مصنف ہوئے ایکنام　　وہ معتزلیوں سے یہ سنی امام
کیا نقل اوسکو بسے مردمان　　بآن لفظ و مضمون در ہر زمان
ہوا نام نامی پہ یہ اسم ام　　کہ ہیں بوحنیفہ وہ کوفی امام
کہ یہ فقہ اکبر ز نعمان ضرور　　امام ائمہ وہ ہیں بے فتور
یہ تحقیق سے انکی تحریر ہے　　نہ اسمیں کوئی جائے تقریر ہے
ہمارے زمانے میں جسطور یہ　　جو ہی غنیۃ الطالبین اے پسر
کہ ہی اوسمیں اندک ز غوث الانام　　جو باقی ہمہ اوسمیں دیگر کلام
اسیطور وہ فقہ مخلوط جو　　مروج ہوئی وہ بلا جست جو
جو حساد سے تھے منکران امام　　ملا اونکو یہ وقت حسب المرام
تو وہ قول ماتا جو ہے ناسداد　　وہ معتزلیونکا جو ہے اعتقاد
تو اون سبنے اوسکو بصد اہتمام　　کیا درج بھی در کتاب امام
لکھا متصل اوسکے بھی یہ کلام　　کہ ایمانیہ گذرے شفیع الانام
بسے نسخ اوسکے ہوئی پھر نگار　　کہ موجز وہ اوراق ہی در شمار
مروج ہوئی وہ بلا گفت گو　　کسی نے نہ کی اسمیں کچھ جستجو

کہ نوری کے لائق جو نوری ضرور — کہ ناری کو ناری سے لابد سرور
نہ کرتو دلایہ بیانِ صدور — کہ ملحد کو اسّے نہ ہرگز سرور
تو کر وہ بیان ظاہری آشکار — کہ ہے اہلِ ظاہر کا جسپر مدار
سُنو اے مُحبّان اہلِ صواب — کہ اُس شُبہہ کا مختصر یہ جواب
کہ ہین بیس[20] فُقہائے روئے زمین — وہ کُنیت مین ہین متّحد بالیقین
ہمہ بو حنیفہ سے مشہور ہین — بسے مردمان اسّے مغرور ہین
بصائر مین ہی یہ بصیرت عیان — یہ قاموس مین مختصر ہی بیان
ازانجملہ ہے وہ بخاری مقر — کہ وہ بو حنیفہ سے بھی مُشتہر
وہ ہی ابنِ یوسف بلا ارتیاب — کیا اُسنے تالیف بھی یک کتاب
عقائد مین بھی فقہِ اکبر بنام — وہ مُوجز باوراق ستّہ تمام
جو ہی فقہِ اکبر کتابِ امام — کیا اُسمین زیر و زبر کچھ کلام
بھی تصریح اوسمین کیا بعض جا — کیا بعض جا ہین بسے افترا
لکھا اوسمین یہ جملہ از بسکہ شین — کہ ماتا علی الکفر وہ والدین
لکھا بعد اُسکے یہ بھی اے فہام — کہ ایمانپہ گذرے شفیعُ الانام
تو روشن ہوا اسّے یہ بالیقین — کہ مُعتزلہ سے ہی وہ بیشک لعین
کہ ممکن یہ نزدیک مُعتزلیان — کہ ہو سلب ایمان ز پیغمبران
وہی اونکا لاریب یہ اعتقاد — کہ ایمانپہ گذرے شفیعُ العباد
چنانچہ یہی افترائے لئیم — ہوا شرح مُلّا علی مین رقیم
یہی لفظ اوس جائے مذکور ہین — بسے اسّے مغبون و مغرور ہین

پشیمان ہوئے قولِ تحقیر سے ۔ نہ مہلت ملی اونکو تقدیر سے
کہ تحریر سے وہ کرین سب عیان ۔ رجوع دلی کو مفصّل بیان
اَجل کے منادی نے کی جب ندا ۔ تو لبّیک بولے وہ مکّی سدا
ہوئی جبکہ تائیدِ پروردگار ۔ تو تحقیق اوسکی ہوئی آشکار
کہ جو فقہِ اکبر کتابِ امام ۔ محرّر قدیمی وہ نزدِ کرام
تو اوسمین نہ کچھہ اسکا ہرگز نشان ۔ کہ مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ وہ والدان
و لے بو حنیفہ بخاری وطن ۔ تو جب اُسکے نسخے ہوئے ممتحن
تو اونمین وہی جملہ مذکور تہا ۔ اوسی مفتری سے وہ پر زور تہا
تو پہر بو حنیفہ جو اعظم امام ۔ امامِ ائمہ جلیل المقام
وہ اِس مسئلے مین ہوئے پاک صاف ۔ نہ باقی رہا اِسمین کچھہ اختلاف
جو علمائے نامی امامانِ دین ۔ تو اونپر کیا افترا مفسدین
لکہا اونکی تصنیف و تالیف مین ۔ بھی تقریظ و تنمیق و توصیف مین
خلافِ عقائد بسے شرّ و زور ۔ فروعات مین بھی کیا ہے فتور
عدیدہ مکائد وہ تھے مفسدان ۔ نہو اسکی تفصیل ممکن یہان
وہ محبوبِ سبحان و غوثُ الاُمم ۔ وہ شعرانیئے سیّدی ذی ہمم
جو ہین ابنِ حنبل وہ عالیمقام ۔ بھی وہ شیخ اکبر جو بَینَ الانام
اِمامِ غزالی بسے نیک نام ۔ جلالِ سیوطی جلیلُ المرام
بھی صاحب ہدایہ وہ برہان تام ۔ سوا ان بزرگونکے دیگر فخام
ہوا اونسے راضی خدائے انام ۔ اونہو نپر ہوئے اِفترائے لئام

یہان تک جو تھی بعض اہل سداد
تو اونکا بھی اوس پر ہوا اعتماد

کہ ہے بوحنیفہ کا یہ قول شین
کہ ماتا علی الکفر والدین

تو وہ بیسار ہا اونکا بھی اعتقاد
مصرین اوسپر ہوئے وہ عباد

ازانجملہ ہے ابن وحیہ شہیر
کہ اس مسئلے مین نہ ہی وہ خبیر

اوسے اسپہ جب ترکیبنی جلیل
ہوا وہ ذلیل خودی سے ذلیل

جو ملا علی ابن سلطان تھے
تو ہمین ندوہ اہل برہان تھے

وہ مسئلے سے خائف ہوئے جاربار
کہ اس بارگہ پہ تھے جان نثار

گران بار تھے اسکے [illegible]
سبکبار کو در پہ ہوئے قرار

[illegible] جب [illegible] نکار بار
تعجب [illegible] سے ملے کٹ بار

ز تقریر عقلی [illegible] سے
وہی [illegible] سے پانہ [illegible] تنجیہ ہے

ز تحبیر نقلی [illegible] سے
وہی [illegible] اشکال کشا [illegible] ہے

یہ [illegible] جو سب نکر [illegible] ہے
یہی تجیہ لاریب [illegible] ہے

اگر [illegible] ولیکن یہ [illegible] ہے
کہ نوری کو ناری سے تحقیر ہے

تو [illegible] جاسے تو اہل [illegible] ہے
تو نہ اہل تصدیق و توقیر ہے

تعجب [illegible] ازل سے [illegible] ہے
کہ [illegible] ہے

سنو ابن سلطان کا باقی بیان
کہ جب اونپہ ربی ہوا مہربان

تو لا بد مشتاق ہونے و لطفیہ (?)
با نوار ذات سراج منیر

لکھا پھر نسب نامہ وستگیر
ہوا دستگیری سے روشن ضمیر

یعلمون منه صحة الاعتقاد لا فتتنوا بما وجدوه تحت وسادته وكذلك دسّوا على صاحب القاموس كتابا في الرّد على الامام الهمام ابى حنيفة وتكفيره ودفعوه الى ابى بكر الخياط اليمني رضي الله عنه فارسل يلوم الشيخ مجد الدين على ذلك فكتب الشيخ مجد الدين رضي الله عنه اليه ان كان بلغك هذا الكتاب فاحرقه فانه افتراء من الاعداء وانا من اعظم المعتقدين فى الامام ابى حنيفة النعمان بلّغه الله اعلى غرف الجنان وذكرت مناقبه فى مجلد وكذلك دسّوا على الامام الغزالى عدة مسائل فى كتاب الاحياء وظفر القاضى عياض رضي الله عنه بنسخة من تلك النسخ فامر باحراقها قال الامام الشعرانى قدس الله سرّه النورانى وكذلك دسّوا علىّ فى كتابى المسمى بالبحر المورود جملة من العقائد الزائغة واشاعوا تلك العقائد فى مصر ومكة المكرمة نحو ثلاث سنين وانا برئ منها واذا علمت ذلك فاعلم ان الحسدة قد دسوا على الشيخ الاكبر قدس الله سره الانور فى كتبه كما دسوا فى كتبى فانه امر قد شاهدته عن اهل عصرى فى حقى فالله يغفر لنا ولهم آمين وقد اخبرنى بذلك الشيخ سيدى ابو الطاهر المغربى نزيل مكة المشرفة ثم اخرج لى نسخة الفتوحات التى قابلها على نسخة الشيخ التى بخطه فى مدينة قونية فلم ار فيها شيئا مما كنت اتوقف فيه وحذفته حين اختصرت الفتوحات فلا ينبغى ان يصدق فينا شئ مما ينسب الينا على لسنة الذين لا يخشون الله تعالى انتهى وقال عقل القرن الحادى عشر سيدى وسندى ابن الحجر فى الخيرات الحسان روح الله روحه فى اعلى غرف الجنان واعلم ان بعض المتعصبين ممن لم يمنح توفيقا جاء لى بكتاب منسوب الى الغزالى قدس الله

اسی طور سے ہے بسے افترا
خیوری پہ از دست اہل طغیٰ

جو اسباب تکفیر ہین بالیقین
وہابیۂ نجدیہ ہین وہ لئام
رسول خدا سے نہ اونکو حیا
تو کیونکر نہ مجھپر کرین افترا
یہ مشتے نمونہ برائے فہام

کرین افترا مجھپہ وہ ملحدین
خوارج عقائد مین ہین لاکلام
خدا پر کرین افترا اشقیا
ازل مین وہ موذی ہوئے پر جفا
مفصل وہ نجم المبین مین تمام

خیوری تو کر ذکر الفاظ چند
کہ اسناد نزد محقق پسند

قال العلامة والحافظ الفہامة ابن حجر المکی قدس اللہ سرہ الزکی فی فتاواہ والموجود فیہا ذلک لابی حنیفة ابن یوسف البخاری لا لابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ وقال الفقیہ النبیہ الطحطاوی قدس اللہ سرہ الارضی والسماوی علی الدر المختار شرح تنویر الابصار وما فی الفقہ الاکبر من ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام الاعظم رحمہ اللہ الاکرم ویدل علیہ ان النسخ المعتمدة منہ لیس فیہا شیء من ذلک قال فی تحفة المرید واما ما نقل عن الامام ابی حنیفة رضی اللہ عنہ فی الفقہ الاکبر من ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علیہ وحاشاہ ان یقول ذلک والقصة مشہورة قال فی الیواقیت والجواہر وقد دس الزنادقة تحت وسادة الامام احمد بن حنبل فی مرض موتہ عقائد زائغة ولولا ان اصحابہ

نہ ہے یہ مقالِ امامِ ہمام — جو نعمانِ ثابت وہ کوفی مقام
جو ہے نصرتِ دین کتابِ متین — تو ہی اسمین تفصیل وسکی مبین
بھی ططاویئے دُرّ مین ہی نگار — کہ در فقہِ اکبر جو ہی آشکار
کہ ماتاتَ علے الکفر وہ والدین — یہ مدسوس نعمان یہ ہی قولِ شین
یہ ہی افترا بر امامِ ہمام — یہ اظہر من الشمس نزدِ فہام
کہ جو معتمد اوسکے نسخے عیان — تو اونمین نہین اسکا ہرگز نشان
یہ در تحفہ ہے تحفہ بہرِ مرید — کہ اسطور سے جو مقالِ عنید
کہ در فقہِ اکبر یہ ہے لا کلام — کہ بر کفر گذرے وہ دونو کرام
تو لاریب یہ افترا بر امام — نہین اونکا زنہار ایسا کلام
کہ وہ پاک اُس قولسے ای ولید — نہو پاک مردونسے قولِ پلید
کہ ہی ذات جیسی تو ویسی صفات — تو ہی طیّبون کے لئے طیّبات
خبیثات لابد برائے خبیث — تو لاریب وہ قول قولِ خبیث
ہوا قصّہ افترا بس شہیر — نہ محتاجِ تفصیل ہی جو بصیر

تو حاصل ہوا جملہ تعبیر سے
خیوری کی فرخندہ تقدیر سے

نہ تقدیر سے یہ نہ تدبیر سے — یہ نورِ محمّد کی تنویر سے
کہ اوس ابن یوسف کا ہی وہ مقال — کہ ہو جتنے مومن کو لابد ملال
وہ لاریب ہی افترا بر امام — کہ ہین پاک آستے وہ نزدِ فہام
جو ہی فقہِ اکبر کتاب امام — تو جو معتمد اُسکے نسخے تمام

سرہ التعالی فیہ من التعصب الضیع والحط التشنیع علی امام المسلمین وحید الائمۃ المجتہدین ابی حنیفۃ الکوفی قدس اللہ سرہ الصوفی ماتضم عنہ الاذان ویقول الموفق عند سماعہ لیت ذلک ما کان ثم ظفرت بانہ لمحمود المعتزلی لا لحجۃ الاسلام محمد الغزالی قال المحقق العلامۃ والمدقق الفہامۃ عبدالحکیم رحمۃ اللہ الکریم فی ترجمۃ غنیۃ الطالبین عند نسبۃ المرجیۃ من الفرق الناریۃ الی امام المسلمین بہذا التحقیق الانیق المبین اعلم ان ذکر الحنفیۃ فی فرق المرجیۃ والقول بان الایمان عندہم المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ خلاف مذہب ہذہ الطائفۃ المقرر فی الکتب فان بعض المبتدعین المبغضین لہذہ الفرقۃ ادخل تلک العبارۃ فی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ہذا ملخص ما فی الجزء السابع المتین من کتابی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین وان الفرقۃ الوہابیۃ ذات الفرقۃ والعقائد الخارجیۃ قد افتروا علی ہذا المولف المسکین صانہ اللہ من شر المفسدین افتراءً وفیما تقریرًا وتحریرًا اللہم اہد المعاندین رشدہا وذکرہم اہوال الموت وما بعدہا لان بالحسد فقدت بصیرتہم وبالحقد خبثت سریرتہم فانہم فی قفار الطغیان یعمہون صمٌّ وبکمٌ عمیٌ فہم لا یرجعون وکیف لا یکون ذلک المجنون شعر

کل العداوۃ قد ترجی زالتہا	الا عداوۃ من عاداک من حسد
یہ فرمانِ ابنِ حجر بےگمان	یہ اونکے فتاویمین روشن بیان
کہ در فقہِ اکبر جو مسطور ہے	کہ ماتا علی الکفر مذکور ہے
یہ اوس بوحنیفہ کا لابد سخن	جو ہے ابنِ یوسف بخاری وطن

تو ملّا نے چاہا یہ اے ذی شعور | کہ اطفائے نورِ خدا ہو ضرور
ولیکن وہ نورِ خدا لا کلام | ہوا دین و دنیا میں لابد تمام
کہ ہیں والدینِ شفیعُ الانام | مُوحّد مُسلمان وہ ناجی مدام
روایت یہ ہے عائشہ سے عیان | ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
کہ داعی ہوئے ربسے خیر الانام | عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا و سلام
کہ ربّی توئی خالقِ بحر و بر | تو کر زندہ اب میرے مادر پدر
تو ایمان وہ لاوین مجھے ہو سرور | سرورِ فوادی سے در چشم نور
تو کر ابرِ چشمونسے باغِ جنان | تر و تازہ خندان چو باغِ جنان
کیا حق نے اونکی دعا مستجاب | تو زندہ ہوئے وہ بلا ارتیاب
فآمَنّا ہر دو سے علے المُصطفا | اگرچہ وہ تھے اہلِ ایمان سدا
ہوئے پھر وہ مشتاقِ ربّ السما | گئے دارِ فانی سے دار البقا
یہ ثابت ہوا نزدِ اہلِ خبر | ہوئے متّفق اسپہ اہلِ بصر
ازانجملہ ہیں بیہقی و خطیب | سُہیلی جلالِ سیوطی لبیب
وہ ابنِ عساکر وہ ابنِ مُنیر | بھی وہ ابنِ شاہین و صفدی خبیر
بھی وہ قسطلانی و ابنِ حجر | بھی وہ قُرطبی ناصرِ دین دگر
ابو القاسم و سُبکئے نامدار | بھی وہ ابنِ سیّد جو ہیں باوقار
سنوسی و زرقانیئے ذی بصر | بھی وہ تلمسانی بسے معتبر
وہ طبری جو ہیں از محبانِ دین | سوا اُنکے دیگر جواز کاملین
کہ احیائے ابوین بہرِ حبیب | کیا حق نے ظاہر نہو تو مریب

تو نہیں نہیں آسکا ہرگز نشان	کہاں یہ نشان و کہاں انکی شان
جو مذکور بالا ہسے پر صواب	وہ منکر کا دندان شکن ہے جواب
نہ ملا کی اسمیں چلے کوئی بات	کہ دن جلد ہو کہٹ ملا کی یہ رات

قال فی تحفۃ المرید و شرح زبدۃ التوحید غلط علی القاری یغفر اللہ لہ فی کلمۃ شنیعۃ قالہا و اراد ان یطفئ نور اللہ بالافواہ والحق الذی نلقی اللہ علیہ ان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم ناجیان محکوم بایمانہما و روی عن عائشۃ رض انہ صلی اللہ علیہ وسلم سال ربہ ان یحیی لہ ابویہ فاحیاہما فآمنا بہ ایضا ثم اماتہما واللہ سبحانہ ان یخص نبیہ بما شاء من فضیلۃ وان ینعم علیہ بما شاء من کرامہ انتہی واتفق علی صحۃ ھذا الحدیث الامام السہیلی فی الروض والعلامۃ القرطبی فی التذکرۃ والقسطلانی فی المواہب والزرقانی فی شرحہ وابن ناصر الدمشقی فی مورد الصادی وتقی الدین فی التعظیم والمنۃ والخطیب فی السابق واللاحق والجلال السیوطی فی الخصائص ولہ منہا السندسیۃ وغیرہم کابن عساکر وابن شاہین ومحب الدین الطبری وابن المنیر والصفدی والسنوسی والتلمسانی وقال ابن سید الناس فی العیون بعد صحۃ اسناد ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل راقیا فی المقامات السنیۃ صاعدا علی الدرجات العلیۃ الی ان قبض اللہ روحہ الطاہرۃ الیہ وازلفہ بما خصہ بہ لدیہ من الکرامات الباہرۃ والمعجزات القاہرۃ فلا تلتفت الی اعتراض المعترضین اللہم ارض عن الائمۃ حفاظ الدین

یہ در زبدہ تحفہ ہوا ہے رقیم	یہ ہی تحفہ از بہر قلب سلیم
کہ ملا علی نام سے تھے جو شہیر	غلط بولے واللہ وہ قول ضریر
وہ کلمۂ شنیعہ بلا ارتیاب	لہ یغفر اللہ قول عذاب

لیلۃ فدعی اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام فاحیاھا فعاشت بعد ذلک و ولدلھا
فقالوا یحیی من کان قریبا لعھدہ من الموت فلعلھم لم یموتوا بل اصابتہم سکتۃ
فاحی لنا سام بن نوح علیہما السلام فقال عیسی علیہ السلام دلونی علی قبرہ فخرج
والقوم معہ حتی انتھی الی قبرہ فدعی اللہ تعالی بالاسم الاعظم فخرج من قبرہ
وقد شاب راسہ فقال سیدنا عیسی علیہ السلام کیف شاب راسک ولم یکن فی
زمانک شیب قال یا روح اللہ لما دعوتنی سمعت صوتا یقول اجب روح اللہ فظننت
ان القیامۃ قد قامت فمن ھول ذلک شاب راسی فسالہ عن النزع فقال یا روح اللہ
ان مرارتہ ما ذھب الی الان من حنجرتی وقد کان من وقت موتہ اکثر من اربعۃ
آلاف سنۃ فقال للقوم صدقوہ فانہ نبی فآمن بہ بعضہم وکذبہ آخرون ثم قال
لہ مت فقال بشرط ان یعیذنی اللہ سکرات الموت فدعی اللہ تعالی فاجابہ انتھی
قال الحافظ جلال الدین روح اللہ روحہ فی العلیین فی الخصائص بھذہ النفائس
انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام جمع لہ کلما اوتیہ الانبیاء علیہم
الصلوۃ والسلام من المعجزات والفضائل ولم تجتمع لغیرہ تلک الشمائل وقال القاضی
عیاض رحمہ اللہ الفیاض فی کتابہ الشفا ومعجزات نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ
اظہر من سائر معجزات الانبیاء علیہم السلام بوجہین کثرتھا وانہ لم یوت نبی
معجزۃ الا وعند نبینا مثلھا اوما ھو ابلغ منھا وقد نبہ القوم علی ذلک ومن ثمہ
قول القائل ذی المجد والفضائل شعر

لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْاَنَامِ فَضِيلَةٌ	وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ

یقول المولف المسکین اناف اللہ رحیق المحبین انہ لا یخفی علی المتمعم البھفوف

نہ کر تو تردد نہیں یہ عجیب | کہ عبدِ محمد کو ہے یہ نصیب
غلامِ محمد جو ہیں چاکراں | وہ اِحیا میں عیسی سے برتر نہاں
کیا زندہ عیسی نے کُل مُردہ چار | کیا زندہ محبوب نے بے شمار
کہاں ہے وہ عیسی کہاں چاکراں | وہ بر آسمان و یہ در لامکان
وہ اِحیائے محبوب ہو گر بیان | تو اِستادہ قبروں سے ہوں شادمان
مکان سے بنے لامکان کا نشان | تو وہ لامکان سے پھریں در مکان

چھوڑی تو کر بند تیرا یہ جوش
تو کر وہ بیان جو سنے اہلِ ہوش

تو پھر بعدِ تذکیر در جملہ گوش | نشین پیشِ احمد چو بردہ خموش

قال فی التفسیر الکبیر والسراج المنیر وغیرهما من نزر التحاریر قال سیدنا عبد الله بن عباس رضی الله عنهما ان سیدنا عیسی علیه السلام قد احیا اربعة انفس عازر وابن العجوز وابنة العاشر وسیدنا سام بن نوح علیهما السلام واما عازر فکان صدیقا له فارسلت اخته الی سیدنا عیسی علیه السلام ان اخی عازر یموت وکانت بینهما مسیرة ثلاثة ایام فاتی هو واصحابه فوجده قد مات منذ ثلاثة ایام فقال لاخته انطلقی بنا الی قبره فانطلقت معهم الیه فدعی الله سبحانه وتعالی فقام وخرج من قبره فعاش وولد له واما ابن العجوز فمر به سیدنا عیسی علیه السلام وهو محمول علی السریر میتا فدعی الله له سیدنا عیسی علیه السلام فجلس علی سریره ونزل عن اعناق الرجال ولبس ثیابه وحمل السریر علی عنقه ورجع الی اهله فبقی وولد له واما ابنة العاشر وکان رجلا یاخذ العشور ماتت له بنت واتت علیها

وذلك ببركة النبي صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ذوي الحكم فكل ذلك من
معجزاته عليه الصلوة والسلام المقبول ثم ذكر اسرارا لا تطيقها العقول وروى ابن
عدي وابن ابي الدنيا والبيهقي وابو نعيم عن انس بن مالك عليهم رضوا الله في جميع
المسالك ان شابا من الانصار توفي وله ام عجوز عمياء فسجيناه وعزيناها فقالت
مات ابني قلنا نعم فقالت اللهم ان كنت تعلم اني هاجرت اليك والى نبيك رجاء
ان تعينني على كل شدة فلا تحملن علي هذه المصيبة فما برحنا ان كشف الثوب
عن وجهه فطعم وطعمنا معه قال العلامة علي القاري رحمه الله الباري في شرح الشفا
مزيل الشفا وفي هذه الخبر عند الثقات بيان على ان الكرامات نوع من المعجزات
بل هي ابلغ منها حيث حصل للتابع ما يحصل للمتبوع من خوارق العادات
انتهى قال العلامة الزرقاني عليه الرضوان الرباني روى انه بقي بعد رحلته
صلى الله عليه وسلم وتوفيت امه في حياته انتهى وظهور احياء الموتى في هذه الامة
الرحيمة من اهل التصريف والمواهب الفخيمة قد بلغ حد التواتر عند ذوي القريحة
السليمة كاحياء الغوث الصمداني والمحبوب السبحاني سيدي وسندي عبد القادر
الجيلاني قدس الله اسراره وافاض علينا انواره واحياء سيدي عبد الله البسري
قدس الله سره السري واحياء سيدي يوسف الدهماني قدس الله سره النوراني
واحياء سيدي الشيخ الاهدل قدس الله سره الاجمل وغير هؤلاء العظام
كما هو مصرح في زبر الفخام كالطبقات لسيدي تاج الدين وبهجة الاسرار
وفتح المبين في انواع كرامات الصالحين وغيرها كما هي مذكورة في نجم المهتدي قال الامام
القرطبي في التذكرة رضي الله عنه ان فضائله صلى الله عليه وسلم وخصائصه

واجتلی عند البلمع العروف ان جميع ما وصل الى سائر الانبياء والرسل العظام على نبينا وعليهم الصلوة والسلام من العلوم الربانية والمعارف الصمدانية والفضائل الجلية والشمائل العلية والآيات الباهرة والمعجزات القاهرة فهو كاخذ العصفور بالمنقار من بحار فيوض نبينا المختار اوكنيل النملة رشفا من الامطار صلى الله وسلم عليه عدد رمل القفار وعلى اله واصحابه الاطهار ما زجل زاجل بحسن التذكار ولله در ما قال قسقاس العاشقين براس الواصلين سيدى محمد البوصيرى قدس الله سره الناصرى شعر

وكل آيٍ اتى الرسل الكرام بها ... فانما اتصلت من نوره بهم

فانه شمس فضلٍ هم كواكبها ... يظهرن انوارها للناس فى الظلم

وكلهم من رسول الله ملتمس ... غرفا من البحر او رشفا من الديم

وواقفون لديه عند حدهم ... من نقطة العلم او من شكلة الحكم

مولاى صل وسلم دائما ابدا ... على حبيبك خير الخلق كلهم

قال الحافظ ابن المبارك فى الابريز معزيا الى سيدى عبد العزيز قدس الله سرهما وافاض علينا برهما ان كل ما اعطى سيدنا سليمان وسيدنا داؤد وسيدنا عيسى وسائر الانبياء الكرام على نبينا وعليهم الصلوة والسلام اعطاه الله تعالى وزيادة لاهل التصريف من امة سيدنا محمد عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه البررة العظام فان الله تعالى سخر لهم الجن والانس والشياطين والريح والملائكة وسائر العوالم باسرها ومكنهم من القدرة على ابراء الاكمه والابرص واحياء الموتى

کہ مضمونِ شبہ جو مذکور ہے — سراسر وہ دیجور بے نور ہے
کہ لازم نہین اُسسے یہ ای پسر — کہ ناجی موحّد نہ وہ پیشتر
نہ ملزوم یہ از دعائے حبیب — کہ ہرگز موحّد نہ تھے وہ لبیب
کہ واللہ بلاریب وہ والدین — موحّد ہمیشہ وہ ہین نورِ عین
ولیکن خدانے ز نورِ قدیم — کیا سرّ پیدا بوصفِ عظیم
وہ ذاتِ محمّد وہ حبِّ قدم — وہ از کنزِ مخفی جلیلُ الہمم
خزائن خدا کے جو مملوِّ جود — تصدّق ہوئے بر حبیبِ ودود
کیا اوسسے پیدا ہمہ انبیا — وہ ہین اصل یہ شاخ بے اِمترا
ہوئے کلمہ گو اُنکے شاہ و گدا — نبیُّ النّبیین ہین مصطفا
خدا بعد ہے جو بزرگی تمام — وہ اونپر ختم ہے نہ اسمین کلام
تو محتاج اُنکے ہمہ مرسلین — مددگار سبکے وہی بالیقین
براہیم گرچہ خلیلِ خدا — ولے اُنکے شافع شفیعُ الورا
وہ ہون منتظر اِنکے روزِ جزا — کہ یہ کب کرین بند قہرِ خدا
کرین بند پھر قہر کو مصطفا — کہ لاریب ہین یہ حبیبِ خدا
یہ کھولین شفاعت کا در ای امین — تو عینُ الیقین ہو جو علمُ الیقین
کرین پھر شفاعت نبی و ولی — علیٰ حسبِ منصب خفی و جلی
تو خوشنود ہون کب حبیبِ خدا — کہ ہون اُنکے مان باپ روزِ جزا
پس پشت ذاتِ خلیلِ خدا — جو لاریب محتاجِ خیرُ الورا
یہ لاریب تحقیرِ شاہِ کبیر — کہ ہون اُسکے والد گدائے مہیر

لم تزل تتوالی وتتابع الی حین رحلتہ من الدنیا فکان احیاؤهما مما فضلہ اللہ بہ واکرمہ
ولیس احیاؤهما وایمانهما بممتنع عقلاً ولا شرعاً فقد ورد فی الکتاب العزیز
احیاء قتیل بنی اسرائیل واخبارہ بقاتلہ وکان سیدنا عیسی علیہ السلام یحیی الموتی
وکذلک احیی اللہ علی ید نبینا صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃً من الموتی واذا ثبت
هذا فما یمتنع ایمانهما بعد احیائهما ویکون ذلک زیادۃ فی کرامتہ وفضیلتہ صلعم
هذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یهدی بہ المتقین

کہ ہی وہ خصوصیتے مصطفا
کیا اونکو مخصوص ربّ العلا

وہ از معجزاتِ شفیعُ الورا
کرامت وہ ہی اولیا کی سدا

وہ درجاتِ علیا پہ راقی مدام
خدانے دیا اونکو عالی مقام

یہ لاریب ہے فضل ربّ الانام
نہین اسکے منکر مگر جو لئام

بگوشِ جنان سُن تو اے ہوشمند
بہوش مہان یہہ تو ہوا رجمند

کہ دو طور ہین معترض منکران
باحیائے ابوینِ شاہِ جہان

تو اون دو سے یہ ایک نزدِ عوام
نہ یہ شبہ نزدِ خواصِ کرام

کہ گر مادر و پدرِ خیرُ الانام
وہ لاریب تھی مومنانِ عظام

تو کیون کی شفیعُ الورا نے دعا
کہ زندہ تو کرا ونکو اب اے خدا

کہ مجبور وہ ایمان لاوین ضرور
تو ہو آپسے دل میرا باصد سرور

اِسی غم مین دائم وہ با دردسوز
کہ تھی چشم گریان زشب تا بروز

جو ہی اسکا لابد مفصّل جواب
وہ نجم المبین مین بلا ارتیاب

ولے مختصر جو یہان آشکار
کہ جائے مُطوّل نہ یہ زینہار

خدایا تو اِس دردکی کر دوا
کہ ہو مجکو حاصل بزودی شفا

تو حق نے کیا اونکی دعوت قبول
کہ مقبول بیشک دعائے رسول

کیا زندہ اونکو جہان آفرین
کہ خوشنود ہون رحمتِ عالمین

وہ ایمانپہ ایمان لائے ضرورہ
وہ نورِ عَلےٰ نور سے پُرصدور

ہوئے نورِ ایمانسے روشن جنان
صحابہ مین داخل ہوئے ہیگمان

کیا کوچ پھر سوئے دارُالبقا
تو راضی ہوئے ربِّ خیرُالوریٰ

بسے حکمتِ خالقِ بحر و بر
باِحیائے ابوینِ خیرُ البشر

ہوئی ایک مذکورِ نسے یہان
و لے رسّتہ نجم المبین مین عیان

درود خدا بر حبیبِ اِلٰہ
بھی آل و صحابہ پہ شام و پگاہ

وہ اَجدادِ اَمجاد پر ہون مدام
بھی بر مادر و پدرِ خیرُ الانام

خیوری بیانِ تو از بس جمیل
ولیکن بیان کر تو روشن دلیل

فالحاصل ان ابویہ صلے اللہ علیہ وسلم مُوَحِّدان من اہل الجنات وبکاؤ نبیّنا
شفیع الامم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما کان لتعذیبہما وتلوّثہما برجس الشرک ودنس
الکفر او بدخولہما فی شیئ مما کان علیہ اہل الجاہلیۃ وانما کان ہو اسفاً علی ما فاتہما
من ادراک ایامہ والایمان بہ صلے اللہ علیہ وسلم وشرف الدخول فی ہذہ الامۃ
کیف لا وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام لم ازل اُنقل من اصلاب الطاہرین الی
ارحام الطاہرات کما رواہ ابو نعیم وقال علیہ الصلوۃ والسلام انا من اصحاب الیمین
وانا خیر اصحاب الیمین وانا من السابقین وانا خیر السابقین وغیر ذلک

یہ ہی خفت شہ بسے پر خطر — کہ غیروں کا محتاج اوسکا پدر
توکیونکر نہ غمناک ہو پادشاہ — کہ غمناک ابوین شام وپگاہ
علاوہ یہ ہی نزد عقل رصین — ہوئے اسّے ماہر جو ہین منصفین
کہ ہے شفقت ابن کا اقتضا — کہ ہون اسکے ابوین باصد علا
کسیطور اونکی نہ تحقیر ہو — نہو انکے منصب مین کچھ گفتگو
مکرّم معظّم رہین وہ مدام — معزّز عزیزو نہین ہون وہ عظام
تولا بد پسر اوسّے مسرور ہو — مراد جنان سے وہ پرنور ہو
خصوصاً دل شافع المذنبین — حبیب خدا رحمت عالمین
کہ موصوف دائم بخلق عظیم — وبالمومنین رؤف ورحیم

خیوری یہ ارحم نہایت شفیق — کہ ہے بحر عصیان مین دائم غریق

لہذا حزین تھے شفیع الوریٰ — اسی غم سے تھی دیدہ گریان سدا
ہمیشہ یہی آپ کی التجا — کہ اے خالق مالک ہر سرا
کیا تونے مجکو بفضل مبین — شہ انبیا رحمت عالمین
ہمہ فرشیات وہمہ عرشیات — وہ محتاج میرے وہ میری صفات
ولے میرے ابوین کو اے جلیل — کیا تونے محتاج ذات خلیل
سے ملے رتبہ اونکو طفیل دگر — نہو خیر امت مین اونکا مقر
پسر اونکا لا بد خدا کا حبیب — نہوا وسکے رتبے سو انکو نصیب
اگر مجسے محروم ہون والدین — توکیونکر ہوا انکا بین نور عین

سوا اِن کتابوں کے دیگر کتاب — ہے معتبر وہ بلا ارتیاب
ولے ہے مرامِ دلی اِختصار — تو خروار سے ہے یہ مشتے نگار
کہ سب متّفق اسپہ ہین لاکلام — کہ وہ والدینِ شفیعُ الانام
علیٰ دینِ توحیدِ پروردگار — وہ ہین اہلِ جنّت نکر اضطرار
ولے تھی تمنّائے خیرُ الورا — جنابِ خدا مین یہ صبح و مسا
کہ ہون میرے ابوین زندہ ضرور — تو ہو مجکو حاصل نہایت سرور
جو یکتا وہ غنچۂ رجائے دلی — گلے روضۂ سرمدی ہو جلی
چلی بعد مدّت کے بادِ عطا — تو غنچے ہوئے گل بفضلِ خدا
جو اِس باب مین ہی بجائے رسول — ہویدا ہوا جو کہ نزدِ فحول
نہ تہا اِسلئے وہ کہ یہ والدین — معاذ اللہ وہ اہلِ تعذیب شین
ویا کفر سے وہ ملوّث جنان — ویا رسمِ کفّار پرستھے روان
خدا پاک ہے اُس سے وہ پاک تھے — وہ لاریب اطہر ز املاک تھے
احادیثِ متواترہ سے عیان — ہوئے متّفق اسپہ اہلِ جنان
کہ ہین سابقین سے شفیعُ الورا — جو اہلِ یمین سے وہ افضل سدا
وہ لاریب از طاہرین کرام — کہ بر دینِ توحید تھے وہ عظام
نصوصِ الٰہی سے یہ مدّعا — بھی اظہر من الشمس بے اِشتبا
ہوا ہفت آیہ سے وہ آشکار — اسی مختصر مین نکر اضطرار
ولے وہ بجائے تأسّف مدام — یقیناً اسیواسطے اے فہام
کہ دونو نے پایا نہ خیرُ الزمان — زمانِ حبیبِ خدائے جہان

من الاحاديث البالغة مبلغ التواتر وقوله تعالىٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قد شمل ما انعم الله عليه باحياء ابويه وايمانهما به صلے الله عليه وسلم بعد انهما كانا على الحنيفية والتوحيد بنور التقى في قلبهما كما هو ثابت بالادلة القاهرة والحجج الساطعة التي تتفق عليها الحفاظ الائمة من هذه الامة ولا يلتفت الى اباطيل ابن دحية وقد تكفل بردها الامام القرطبي رضي الله عنه وسئل القاضي ابوبكر احد الائمة في هذه الامة رضي الله عنهم عن رجل قال ان ابا النبي صلى الله عليه وسلم في النار فاجاب بانه ملعون لقوله تعالى ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا مهينا وليس الاذى اعظم من ان يقال ذلك القول السوء فالحذر الحذر من ذكر والديه صلے الله عليه وسلم بسوء الكلام وذلك الاذى كفر لا ريب فيه فاذا سُئِلتَ عن حكم الابوين الشريفين فقل انهما في الجنة لم يتقدم لهما شرك فقط هذا ملخص ما في الفوائد البارزة والمواهب اللدنية والشرح الزرقاني والروض الانيق وسبل النجاة وتذكرة العلامة القرطبي والعيون والمسترضي وشرح مسلم للحافظ الابي وشرح الشفا للمحقق السنوسي والتلمساني وغيرها رحمهم

سنو اب مُلخّص کلامِ مہان — مفصّل وہ نجم المبین میں عیان
کہ اِکمالِ حافظ اَبّیِ اِمام — بھی وہ تذکرۂ قرطبی لا کلام
بھی وہ تلمسانی جو شرحِ شفا — سنوسی و زرقانیِ پُر صفا
فوائد جو ہیں بارزہ کا منہ — پُر از خاصۂ ظاہرہ باطنہ
بھی تفسیرِ مُسترضی بہرِ رسول — جو ہیں نزدِ عُلما نہایت قبول
وہ روضِ سُہیلی ریاضِ جنان — بھی ازابنِ سیّد عیونِ روان

که فوراً کرے اُسسے ایمان فراق　　بھی زن اُسسے فُرقت کرے بطلاق
وہ ایمان و محبوبۂ نازنین　　ہوئے اُسسے مہجور ایسے دور ہین
اگر حکمِ ابوین خیر الوریٰ　　کوئی تم سے پوچھے کہو برملا
که وہ اہلِ توحید مومن مدام　　وہ ناجی وہ اہلِ جنان لاکلام
جو اُنکے مُحبّان وہ مختار ہین　　وہ مُختارِ دربارِ سرکار ہین

جو مختارِ سرکار و سردار ہین
خیوری کے جملہ وہ دلدار ہین

یہ اعضائے میرے جو سرشار ہین　　اسی وِرد سے حظّ بردار ہین
جو آباؤ اجدادِ مُختار ہین　　وہی عین نسان ہین انوار ہین
وہ انوار از بسکہ اسرار ہین　　وہ اسرارِ غیبی خبردار ہین
مکانسے جو وہ دست بردار ہین　　تو وہ لامکان کے سزاوار ہین
جو دالِ محمدؐ یہ سردار ہین　　وہی تاجِ سیمی سے مُختار ہین

دلیلین خیوری جو شہوار ہین
اوسی دالِ دریا سے دُربار ہین

نہ سودائے دلکے خریدار ہین　　ظواہر ہین جو اہلِ بازار ہین
یہ بازار ہین یا بآزار ہین　　که بازارِ دین سے یہ بآزار ہین
جو دالِ محمدؐ سے دیندار ہین　　وہ سودائے دلکے خریدار ہین
محمدؐ کے جو آلِ اطہار ہین　　وہی میرے دائم مددگار ہین
وہ یارِ محمدؐ کے جو یار ہین　　وہ صدیق میرے دران غار ہین

نہ وہ خیر امّت مین داخل ہوئے | نہ وہ شرف امّت سے واصل ہوئے
جو ولسوف یعطیک عہد خدا | حبیب خدا سے ہوا بر ملا
وہ شامل ہوا اسکو اے نور عین | کہ لاریب ہون زندہ وہ الدین
تو ہون بعد ایمان وہ ایمانسے نیز | مشرّف معزّز نہایت عزیز
نکر ابن دحیہ کا تو کچھہ خیال | سراسر اباطیل وسکی مقال
کلام خدا و کلام رسول | بھی اجماع امّت زاہل قبول
یہ ہین ناطقین اسپہ سب بے امترا | کہ ہے وہ خصوصیت مصطفا
ہوئے اس کرامت سے مخصوص وہ | نکر انکے خاصے مین کچھہ گفتگو
تو ہو قہر قہّار سے پر حذر | نکر تو بیان نقص خیر البشر
جو ہین والدین شفیع الانام | نکر شان انکی مین ایسا کلام
کہ ہو جسسے مفہوم کچھہ نقص و عیب | کہ یہ عیب اونپر جو ہین بل غیب
رسول خدا کی اذیّت وہ عیب | نہوا اونکا موذی تو اے اہل ریب
نہ اسسے اذیّت کوئی ہے عظیم | کہ ناری کہو اونکو اہل جحیم
وہ مردود و ملعون بیشک رجیم | اور اسکے لئے ہے عذاب الیم
کرے اسطرح سے کوئی گر بیان | کہ احیا سے پہلے نہ وہ مومنان
تو اونپر کیا اسنے اثبات عیب | یہ عیب نبی ہے نہین اسمین ریب
نبی کو اذیت یہ اسنے دیا | یہ لاریب انکی حقارت کیا
وہ ملعون مرتد اہل سقر | جہنم مین جاوے فبئس المقر
اوسیوقت ہو اسکا باطل نکاح | کہو کیا ملے اوسکو اسسے فلاح

دلیلِ محمدؐ محمدؐ عیان ہے
کہ ہو لامکان لامکان کا نشان

جو ہے طالبِ لامکان درمکان
تو لا سے ملے اوسکو جملہ نشان

نعم سے نہو کارِ لا سے یہان
کہ الا پہ لا پیش ہے بیگمان

مقامِ دلائل نعم سے ہے ضرور
جو اثباتِ الا سے ہی بیفتور

یہی لا ہے کلمہ سے ہے تاجدار
کہ توحید کا جسپہ جملہ مدار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہوا سرِّ لا جسپہ کچہہ آشکار
تو وہ سرِّ اسرار پہ جان نثار

کرے ترکِ توحید توحید مین
وہی فرد احمد کی تفرید مین

تو حقّ الیقین اوسپہ توحید ہو
کہ توحید احمد سے تجرید ہو

تو وہ قیدِ ظاہر سے آزاد ہو
تو لا قید سے اُسکا دل شاد ہو

وہی ذاتِ ساذج پہ ہو جان نثار
وہ میم مکان سے کرے خود فرار

تو وہ بحثِ احمد مین سرشار ہو
اَحد سے یقیناً خبردار ہو

جبوری وہ ہو ذاتِ مطلق ضرور
نہ کچہہ قیدِ امکان سے ہرگز فتور

قال العارف الصمدانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی فی درر الغواص علی فتاوی سیدی علی الخواص نور المنان مرقدہما وفی اعلی الجنان ارودہما ان عالم البرزخ ہو محل تجلی الصفات الالہیۃ کما ان الدار الاخرۃ محل تجلی الذات الغیبۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام انکم سترون ربکم یوم القیامۃ واما الدار الاولی التی نحن فیہا الان فہی محل تجلی الاسماء الخاصۃ بالربوبیۃ فکل

ہمہ عضو میرے گنہگار ہین | وہ بارِ گنہ سے گران بار ہین
یہ دو چشمِ سر میری خونبار ہین | مرے دل پہ فرقت کے انبار ہین
غمومِ جدائی یہ خونخوار ہین | ہمہ استخوان سوختہ نار ہین

خیوری جو احمد کے انوار ہین
تو اُنسے ہمہ عظم گلزار ہین

دلا یہ جو ہے سودۂ ظاہری | بسے مردمان اسکے ہین مشتری
تو دکھلا اونکو وہی ظاہری | زرِ سیم ظواہر اگر ماہری
ظواہر کا سرمایہ ہے اشتباہ | نہ ہے پایہ اس مایہ کا در پناہ
جو ہین اہلِ ظاہر بسے نامدار | وہ ہین معترض بر کلامِ کبار
یہی فخر اونکا یہی قال وقیل | کہ ہر جائے پر سائلانِ دلیل
نہ تسلیم سے اونکو ہے کچھ نصیب | کہ وہ خویش بینی سے دائم لبیب
جو خود بین خدا بین نہووے کبھی | ہوئے اسپہ قائم خدا بین سبھی

خیوری تو خود بین نہو زینہار
کہ ہے خویش بین اہلِ دارالبوار

وہ ذاتِ محمد نہ جائے دلیل | صفاتِ محمد سے جملہ نبیل
وہ بے مثل ذاتی صفاتی جمیل | وہ مطلق مقید نہو از دلیل
دلیلِ فضائل فضائل دلیل | سوا اسکے جملہ دلائل ذلیل
دلیل مہ و خور مہ و خور عیان | نہ انکے سوا انکا دیگر بیان
[illegible] محمد جو مطلق نشان | تو کیونکر نشان اسکا ہو از بیان

الالهية فلذلك قال تعرج الملائكة والروح اليه فى يوم كان مقداره خمسين الف
سنة فمن امعن النظر علم حقائق الكون و مراتبه علماً يقيناً ولا يمكن تغيره انتهى ملخصاً
وقال العارف الممد وح قدس الله سره الممنوح فى كشف الغمة عن جميع الامة
ان جميع الكرامات والخصائص الواقعة فى هذا العالم منذ خلق الله تعالى الدنيا
لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم بحكم الاصالة وان وقع شيئ منها لخواص الخلق
فذلك بحكم التبعية فى الارث له ثم اعلم ان كلما مال الى تعظيم رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا ينبغى لاحد البحث فيه ولا المطالبة بدليل خاص فيه فان ذلك سوء ادب
فقل ما شئت فى رسول الله صلى الله عليه وسلم على سبيل المدح لا حرج وما ضبط
العلماء رضى الله عنهم الخصائص الا تنبيها على علو مقامه صلى الله عليه وسلم عن التحجير
الواقع على امته ولله در القائل ذى المجد والفضائل شعر

مَا شِئْتَ قُلْ فِيهِ فَاَنْتَ مُصَدَّقٌ		فَالْحُبُّ يَقْضِي وَالْمَحَاسِنُ تَشْهَدُ

يقول المولف المسكين انا له الله رحيق المحبين ان بداية نبينا عليه الصلوة والسلام
وعلى اله واصحابه البررة الكرام مفهومة مرقومة ونهايته غير معلومة وهى
المقدسة المبرورة بخمسين الف سنة المسطورة فالاولى مرتبة التقييد بالوفاق
والثانية مرتبة المقيد والاطلاق والمراد من اليوم بغير المرية هو التجلى من الحضرة
الالهية فكانت الخصائص النبوية بحسب النفائس التجلية خمسين الف بالبداية
المروية واما بحسب النهاية المطلقة الابدية فلا تدركها الاملاك والعقول البشرية
لان سائر الاولين والاخرين كلهم الى يوم الدين قطرة من بحار رحمة للعالمين
او رشفة من امطار خاتم النبيين عليه ازكى الصلوة والسلام المبين وعلى

عالم من هذه العوالم الثلاثة قیوم به مظهر فرد من الافراد الثلاثة الذین هم آدم وعیسےٰ
وسیدنا محمد علیهم الصلوة والسلام فآدم خصیص بالاسماء وعیسےٰ خصیص بالصفات
وسیدنا محمد خصیص بالذات علیهم اطیب الصلوة وازکی التسلیمات واما الخصیص
بالمظهر المحمدی فهو الجمع والوجود والاطلاق عن الصفات والحدود وذلك لعدم
انحصاره بحقیقة وعدم تلبسه بقید بل سره جامع ونظره لامع فهو الاول والاٰخر
والظاهر والباطن وقد ولیٰ کل من هذه الافراد الثلاثة عالمه المختص به فولی
نبینا محمد صلی الله علیه وسلم باستفتاحه عالم العرش الی مالانهایة له ولایمکن التعبیر
عنه الا بالوصول الیه ولاوصول الیه فلا یصح لاحد ان یعبر عنه لحقیقة اطلاقه
ولذلك اٰخر نبینا صلی الله علیه وسلم دعواته ومعجزاته المخصوصة به الی ذلك الیوم
المطلق الذی لا یسعه غیره فانه لو اظهر ذرة من معجزاته التی هی من خصائصه
فی هذه الدنیا لتلاشی العالم باسره لانها کلها تجلیات لیس فیها رائحة من الکون
المقید فهی بریئة عن المثلیة وما ظهر هنا من معجزاته صلی الله علیه وسلم فانما
ظهر لمشارکته خصائص المرسلین له فیها لانها کلها کونیات متحیزات منقطعات
بخلاف ما سیظهر حکمه فی الدار الاٰخرة الخصیصة بما یناسبها من الاطلاق وعدم
الانقطاع فیوم آدم علیه السلام الف سنة ابتداؤه واٰخره کونه شفعا وذلك من
سر ثلثیته واصل نشاء العوالم وظهورها کالواحد مع الاعداد ویوم عیسےٰ علیه السلام
سبعة آلاف سنة ونهایته الی خمسین وذلك لکونه بعث آخر الدنیا واول البرزخ
وذلك سبعة ایام ویوم سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم خمسون الف سنة ابتداؤه
ولا نهایة له لانه حقیقة الروح الکلیة التی نفخت فی برزخیته بصورة العالم

خصائص جو ذاتیئے خیر الانام — نہ ظاہر وہ دنیا مین ہون اے فہام
کہ ابدی وہ ہین مطلقہ بالضرور — تو کب منقطع قید پہ ہو عبور
جو ہے یوم آدم علیہ السلام — وہ یک الف سالہ نہ اسمین کلام
جو ہی یوم عیسےٰ علیہ السلام — وہ ہی سات آلاف سالہ تمام
جو ہے یوم ربیئے خیر البشر — وہ خمسین آلاف سالہ نگر
یہ ہی ابتدا اوسکا بے انتہا — نہ اوسکے نہایت کا ہی انتہا
تو لاریب ہی رونسے یہ مراد — کہ ہی وہ تجلیئے رب العباد
تجلیئے آدم علیہ السلام — وہ یک الف دنیا مین ظاہر تمام
تجلیئے عیسےٰ علیہ السلام — وہ ہی سات آلاف نزد فہام
تو برزخ مین لاریب اسکا ظہور — کہ ہین برزخی وہ نہ اسمین فتور
تجلیئے خیر الورا اے مہان — وہ خمسین آلاف ہے بیگمان
مقید بخمسین در ابتدا — وہ بے قید لاریب در انتہا
کہ جسطور وہ ذات مطلق مدام — اوسیطور اونکی تجلی تمام
وہ لاریب ابدی بلا انتہا — اگرچہ مقید وہ در ابتدا
تو وہ روز با سوز یوم القیام — ہوا اوس تجلی کا مظہر مدام
کہ وہ روح کلیئے رب الانام — دمیدہ بذات علیہ السلام
جو ہی برزخ ذات خیر الانام — تو ہی اسمین وہ روح منفوخ تام
کہ ذوالجہتین حبیب خدا — حدوث و قدم مین وہ برزخ سدا
کہ در احدیت واحدیت مدام — ہوئی وحدت ذات خیر الانام

سائرالانبیاء والمرسلین والقطرۃ کیف تحیط بالبحار والرشفۃ کیف تحاوی علی الامطار قال اللہ فالق الحب والنوی وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا وھذہ النعمۃ العظیمۃ ھی ذات نبینا الفخیمۃ علیہ ابھی الصلوٰۃ القدیمۃ واسنی التسلیمات السلیمۃ شعر

لیس الوجود باسرہ ان حققوا
الا حبابا طفحتہ دنانہ

الکل فیہ ومنہ کان وعندہ
تفنی الدھور ولم تزل ازمانہ

والملک والملکوت فی تیارہ
کالقطر بل من فوق ذاک مکانہ

اللہ ربی ما لاحمد منتھی
وبمدحہ قد جاءنا فرقانہ

صلی علیہ اللہ مھما زمزمت
کلم علی معنی یروج بیانہ

مقام محمد ز عرش علا
وہ ہے فوق تر نزد اہل نہی

نہ اوسکے نہایت کا ہے انتہا
وہ ادراک خلقت سے ہی ماورا

نہ او سکی تعبیر نزد فحول
کہ ہی غیر ممکن وہان تک وصول

کہ تقییداو سکا نہ امکان ہی
کہ بے قید مطلق وہی شان ہی

لہذا جو ہے دعوت مصطفا
بھی انجا نہ مخصوص خیر الورا

وہ روز قیامت مین ہون آشکار
نہ دنیا مین زنہار اسکا مدار

کہ مخصوص وہ معجزات رسول
تو اونکا نہ دنیا مین ہرگز وصول

اگر اونکا چون ذرہ اظہار ہو
تو دنیا یہ ہستی سے بیزار ہو

کہ وہ معجزات شفیع الورا
ہمہ نور ہے قید مطلق سدا

یہ کون ومکان ہی مقید ضرور
تو مطلق کا اوسمین نہ مطلق ظہور

وہ اسمائے ربی کا مظہر مدام
نہو ذات کا اوسمین ہرگز قیام

سوا ایک توحیدِ پروردگار
نعیمِ خدا اونپہ جُملہ نثار

کہ ایسے وہ ہین نعمتِ کردگار
کہ احصائے اوسکا نہو در شمار

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا الآیۃ

تو لازم کہ شکرِ نعیمِ خدا
کرے اُمّتِ خیر دائم ادا

جو تعظیم اونکی وہ شکرِ نعیم
کرے اُسکو دائم جو مردِ فہیم

تو جس فعل یا قول سے ہو ادا
وہ تعظیم و تفخیم خیرُ الورا

تو ہرگز نکر اُسپہ طلبِ دلیل
کہ ہو اُسکا طالب یقیناً ذلیل

کہ وہ بے ادب در جنابِ حبیب
نہ لطفِ خدا سے اُسے ہو نصیب

وہ ہو منکرِ شافعِ المذنبین
وہ لاریب از وارثانِ لعین

بسے اُسّے ماہر و لے منکرین
وہ مثلِ یہودی وہابی لعین

یہ عرفان و انکار کا جو بیان
کتابِ الٰہی مین ہو وہ عیان

یَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا الآیہ

وہ نعمت عظیمہ ز پروردگار
نہو اوسکا منکر جو ایمان شعار

کہ ہو شکر اُسکا سدا فرضِ عین
ہمہ جنّ و انسانیٔ اہلِ زمین

جو تعظیم از شکر ہے بالیقین
تو کب مومنان اُسکی ہون منکرین

تو خیرُ الورا کی یہ تعظیم ہے
حبیبِ خدا کی یہ تفخیم ہے

کہ آباؤ اجدادِ خیرُ الورا
ہمہ اہلِ ایمان بلا امترا

طلب اسپہ ہرگز نکر تو دلیل
کہ ہو اسکا طالب جو مردِ ذلیل

نہ ایمان سے ہرگز اُسے ہو نصیب
نہ ہو اُسکے دل مین ز حبِّ حبیب

وہ ہی مستفیض و مفیض ورا — نہ اوسکے سوا ہو عطائے خدا
وہ اوّل وہ آخر وہ نورِ قدیم — وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
تولا بد فضائل شمائل تمام — بھی جملہ جو ہین معجزاتِ عظام
بحکمِ اصالت وہ مخصوص ہین — برائے حبیبی وہ منصوص ہین
وے انبیا اولیا کو نصیب — سے علیٰ قدرِ منصب بنورِ حبیب
یہ ہین اصل وہ شاخ ای دوربین — شہنشہ محمدؐ وہ ہین نائبین
بطرزِ وراثت خواصِ کرام — ہوئے مصطفا سے وہ فائز مدام
جو مخصوص ہین معجزاتِ رسول — وہ ہین مثل سے پاک نزدِ فحول
جو ظاہر ہوئے معجزاتِ حبیب — اسی دارِ دنیا ہین سن ای لبیب
نہ زنہار ابدی وہ نزدِ کبار — وہ باشرکتِ مرسلین آشکار
وے اُنسے جملہ جو ستین ہزار — وہ باقی رہین تا بروزِ شمار
وہ ہین معجزاتِ کلامِ خدا — وہ از معجزاتِ شفیع الورا
بھی ستہ الف ہین معجزاتِ دگر — جو ظاہر ہوئے وہ زخیر البشر
تو تحجیز و منقطع یہ تمام — نہ ہین مثل انکے جو یوم القیام
کیا ضبط انکو امامانِ دین — کہ تحجیر ہو دور از ماہرین
کہ ہر جو ہر امت بفضلِ مجیب — وہ ہو ماہر از علوِّ حبیب
کہ وقتِ بیانِ مقامِ رسول — نہ افراط و تفریط ہو از عقول
صراطِ سلامت پہ ہوون مستقیم — یقیناً کرین ذکرِ نورِ قدیم
جو ہی لائقِ ذاتِ خلقِ عظیم — تو ہو اُسسے عذب البیان جو فہیم

تو باہر سے آئے وہ شیرِ خدا
وہ کرّار حیدر وہ مشکل کشا

تو پھر اونکے زانو پہ خیرُ الانام
رکھا سر ہوا سرّ عینی تمام

تو سورج نے دیکھا کہ وہ مشتری
خدائی کی ان پاس انگشتری

جبین پر وہ نورِ خدا جلوہ گر
دو رخسار سے نورِ شمس و قمر

وہ بینی خدا بین زبس ہے پُر ضیا
دو چشمو میں لاریب چشمۂ حیا

وہ از کحلِ قدّوس ہین خوش نما
اوسی مردمک مین ادائے خدا

وہ سینہ خزینۂ جود و عطا
وہی کنزِ مخفی بصدق و صفا

قدم باکرم بین قدم کی ادا
تو خاکِ قدم کی قسم بر خدا

نہ کیونکر بخاکِ قدم ہو قسم
کہ ذاتِ محمّد وہ سرّ قدم

دل و جان سے اُس خاک پر ہے فدا
خیوری گدائے درِ مصطفا

خجالت سے بے نور وہ آفتاب
روانہ ہوا سوئے مغرب شتاب

اوٹھایا نہ حضرت کو مشکل کشا
ہوا فوت وقتِ نمازِ خدا

اوٹھے خواب سے جبکہ خیرُ البشر
تو پوچھا ز حیدر ادائے عصر

تو کی عرض اسطور شیرِ خدا
عصر آج مجھسے ہوئی وہ قضا

نہ چاہا کہ بے چین ہون از منام
یہ مولائے من جو شفیعُ الانام

جو ہی خدمت و طاعتِ مصطفا
نمازِ خدا وہ بصدق و صفا

ہوا پھر یہ فرمانِ خیرُ الانام
کہ بہرِ قمر شمس نکلے تمام

توفی الفور ظاہر ہوا آفتاب
وہ مغرب سے نکلا بلا ارتیاب

کہ تعظیم احمد ہیں ہر وہ مریب — تو لابد وہ جاہل اگرچہ لبیب
جو تھا بوالحکم در عرب آشکار — وہ بوجہل آخر ہوا نابکار
ہوا ترکِ تعظیم سے خوار زار — اگرچہ وہ تھا بوالحکم نامدار
تو جو انکی تعظیم کے منکرین — وہ لاریب از بس رجیم و لعین
خدایا طفیلِ شفیعِ الورا — طفیلِ ہمہ آلِ اہلِ عبا
تو رکھ ہمکو دائم صداقت شعار — کہ تعظیمِ احمد پہ ہوں جان نثار

خیوری کالابد یہ ایقان ہے
کہ تعظیم احمد یہ ایمان ہے

دوم شبہ اونکا یہ ہے اے بشر — جو ہیں منکرِ شرفِ خیرُ البشر
کہ ایمان جو ہے غیب پر بالیقین — تو وہ مرگ کے بعد حاصل نہیں
جو برزخ میں ہے وہ ثواب و عذاب — وہ در قبر ظاہر بلا ارتیاب
جو ایمانِ باس و وہ ایمانِ یاس — تو کب ساتھہ کے بعد اوسکی ہے آس
پس مرگ اوسکا نہو اعتبار — نہ کچھ نفع بخشے وہ اے ہوشیار
تو اسطور سے اسکا لابد جواب — جوابِ لبیبان جو لبِّ لباب
کہ ہے یہ خصوصیتِ مصطفا — وہ ہے شرط اس معجزے کے سوا
جو ہے شرط ایمانمیں ایقانِ غیب — کہ بے دید مانے نہو اسمیں ریب
تو یہ شرط اسجا نہیں معتبر — یہ لاریب اظہر جو شمس و قمر
یہی شمس اسکی دلیل عیان — ہوئے فائزین اسسے قمری جنان
کہ صہبائے خیبر میں خیر الورا — کیا جب نمازِ عصر کو ادا

کہ ہین بعدِ احیا مکلّف ضرور
اسی دینِ احمد سے اے ذیشعور

ثوابِ عبادات پروردگار
ہوا اونپہ لاریب سب آشکار

ولے جب یہ منظور پروردگار
کہ ہون خیرِ اُمت سے وہ سب کبار

تو ساقط ہوا وہ شہودِ ثواب
اسی طور سے وہ شہودِ عذاب

کہ ہرگز نہ مشروط دادِ خدا
کہ دادِ خدا شرط در جملہ جا

یہ ہے اسلئے نزدِ جملہ کبار
کہ ہون خیرِ اُمت سے وہ در شمار

یہ ہے نکتہ اسجا پہ نزدِ لبیب
خبوری سے کر حفظ اے بانصیب

کہ جس جا پہ دادِ خدا ہے نثار
شرافت کا منظور ہے اشتہار

ازانجملہ ہین والدینِ رسول
تو منظورِ ایزد یہ نزدِ فحول

کہ اونکو معزز کرین در انام
مشرّف عوالم مین وہ لاکلام

تو دنیا مین جو زندگی کا زمان
ہوا ارتم اونکے لئے بیگمان

کیا قبضِ ارواح پیش از تمام
رہا اُسمین اندک بحسب المرام

کیا زندہ جب اونکو ربّ السما
تو اونکو وہ اندک ہوا پھر عطا

تو لائے وہ ایمان بصد احترام
مکرّم معظّم ہوئے بالتمام

کیا دارِ دنیا سے پھر انتقال
سوئے دارِ برزخ بعزّ و کمال

تو جو کچھ ہوا اونپہ اوّل شہود
وہ لاریب نابود نزدِ ودود

کہ دو بود مین اسکا پیدا وجود
تو وہ حدِّ اوسط نہین اسکو بود

کہ ہے ابتدا انتہا پر مدار
نہ کچھ حدِّ اوسط کا ہو اعتبار

تو از پرتو شمس جملہ جہان — منور رہوا بادل شاد مان
کیا شاہ مردان وضو پھر شتاب — ادائے عصر پھر کیا باصواب
روانہ ہوا پھر وہ خورشید تام — الی غرب از امر خیر الانام
کہو معترض کا یہان کیا جواب — نہو منحرف وہ ز راہ صواب
کہ حقا عصر وہ ز شیر خدا — ادائی ہوئی یا قضائی ادا
اگر وہ ہوئی ہے قضائی ادا — نہ زنہار ہے وہ ادائی ادا
تو پھر عود خور سے نہو فائدہ — اعاد سے ہرگز نہو عائدہ
عصر وقت پر گر ہوئی وہ ادا — تو لاریب اپنا یہی مدعا
کہ ہو وقت کے بعد وقت ادا — کہ ہے یہ خصوصیت مصطفا
یہان معجزے کا ہوا یہ اثر — کہ بے وقت مین وقت آوے نظر
کرامت یہ مولا علی کی عیان — طفیل حبیب خدائے جہان
اسی طور نافع وہ ایمان ضرور — ہوا مرگ کے بعد جسکا ظہور
کہ خوشنود ہون رب سے خیر الورا — کہ ولسوف یعطیک ہے اقتضا
دلیل دگر یہ سبسے پرو ہاج — ولے کور دیکھے نہ روئے سراج
کہ اصحاب سبعہ جو ہین اہل غار — وہ ہین سورہ کہف مین آشکار
احادیث مین اسکا روشن بیان — یہ نجم المبین مین مفصل عیان
کہ زندہ کرے اونکو پروردگار — کہ اعوان مہدی مین ہون آشکار
اسی شرع پر وہ رہین مستقیم — کرین دل سے اعمال دین قویم
سے ملے اس عبادت پہ انکو ثواب — یہ ہوا ونکو نافع بلا ارتیاب

وہ مومن مُوَحّد بلا اِشتباہ — وہ لاریب تھے عاشقانِ اِلٰہ
ہوا رہنما اونکا پروردگار — تو افزون ہدایت سے وہ رازدار
ولیکن وہ کسو قسم میں تھے عیان — وہ کیونکر ہوئے جملہ گرویدگان
بیان اِس بیانکا بسے ہے طویل — وہ نجمُ المبین ہین بروشن دلیل
ہوئے متّفق اسپہ جملہ عظام — کہ لاریب مومن وہ ہین لاکلام
حبیبِ خدا کے تولّد سے پیش — صدی پانچ سی کچھ ہوئے سال بیش
ہوا جبکہ وقتِ شفیعُ الورا — تو جبریل آئے زسوئے خدا
کیا عرض بعد از صلوٰۃ وسلام — کہ بسطور فرمانِ ربُّ الانام
کہ اصحاب در کہف ہین جو رقود — تو کر دین اپنے سے اُنکو سعود
جو اصحاب تیرے نجومُ الہدیٰ — قدم اونکا ہے در نجومُ الثریٰ
کہ نجمُ المبین ہین وہ جملہ کبار — لرجمِ الشیاطین لیل و نہار
تو اونسے جو وہ چار مختار ہین — وہ مختار ازبسکہ اَخیار ہین
درین کار سہ اُنسے درکار ہین — وہ صدّیق جو یار در غار ہین
وہ فاروق و حیدر جو کرّار ہین — وہ ذرّدا کا اب جملہ یہ چار ہین
کساۓ تو پُر نور ازبس محیط — بساطِ سلیمان سے ہے جو بسیط
جو ہے اوّلین آخرین کا جفا — تو ستّار اوسکی وہ ہے پُر وفا
بچھا وہ کساۓ شہِ نامدار — بیٹھا چار گوشے پہ یہ چار یار
وہ تختِ سلیمان جو شام وسحر — روان تھا سریگا وہ جس باد پر
اگرچہ سلیمان وہ شاہِ جہان — ولے وہ گداۓ سلیمانِ جان

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ رواه مسلم وغیرہ

ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر | کہ اِسطور فرمانِ خیر البشر
کہ پیدا جو اطفال ہین در انام | تو جملہ وہ اسلام پر ہے تمام
تو اونسے جو اولادِ کفار ہین | نہ توحید سے حظ بردار ہین
رہے کفر مین وہ جو پدرانِ خویش | اگر اونمین ایمان وہ ازمرگ پیش
تو مومن وہ لاریب نزدِ تمام | ہوئے دور اُنسے ذنوب و آثام
نہ کفرِ میانہ کا ہرگز شمار | کہ اوسط وہ ہی ساقط الاعتبار
ہوا اِسّے حاصل یہ اے نامور | کہ وہ مادر و پدرِ خیر البشر
ہوا اونکا دنیا مین لابد ظہور | بلاریب دو بار اے ذیشعور
ہوئے درمیانمین وہ اہلِ قبور | تو یہ حدِّ اوسط نہ اسمین فتور
وہ دادِ خدا اونپہ جب تھی نثار | تو اوسط ہوا ساقط الاعتبار
تو نافع ہوا اونکو ایمان ضرور | ہوئے خیر اُمت سے وہ بیقصور
دلِ مومنان اِسّے ہین پر سرور | وہ چشمِ حسودی رہے اُنسے دور

خیوری اگرچہ یہ نوری بیان
ولے اِسّے انور تو کر اب عیان

سنو اے محبانِ خیر الورا | ہوا تم سے خوشنود ربّ السما
کہ اصحاب سبعہ جو ہین اہلِ غار | یہ ہے سورۂ کہف مین آشکار

إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى الآية

وہ لاریب اہلِ فتوت جوان | وہ تھے اپنے مولا پہ گرویدگان

تو اصحاب آئے بسے شادمان ۔ بہ پیشِ حبیبی شہِ دوجہان
ہوئے اونسے راضی شفیعُ الوریٰ ۔ جنابِ الٰہی مین کی پھر دُعا
کہ مجھسے نکر اونکو ہرگز جدا ۔ وہ میری مَعیّت مین ہون ابتدا
جو اونکے محبّین اہلِ صفا ۔ تو مغفور کر اونکو با صد عطا
جو اولاد میری پہ ہین جان نثار ۔ وہ لاریب محبوبِ پروردگار
ووادِ ہمہ آلِ خیرُ العباد ۔ وہی نورِ ایمان صراطِ سداد

خدایا طفیلِ شفیعُ العباد
خیوری کا ہو خاتمہ بر وداد

جو اصحاب در غار ہین باقرار ۔ وہ اعوانِ مہدی بعزّ و وقار
کرو دلمین انصاف اید وستان ۔ کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان
کہ علّامہ سُبکی و دیگر عظام ۔ جلالِ سیوطی جلیلُ المقام
بھی زرقانی و قرطبیءِ امام ۔ بھی وہ ثعلبیءِ عزیزُ المرام
جو ہے مَردویّہ کا نیکو پسر ۔ بھی وہ ابنِ عبّاس نورُ البصر
سوا ان بزرگونکے دیگر فخام ۔ ہوئے متّفق اسپہ سب لاکلام
کہ اصحاب در غار جو باوقار ۔ تو زندہ کرے اونکو پروردگار
وہ اعوانِ مہدی بعزِّ وفیر ۔ یہ اظہر من الشّمس نزدِ بصیر

جو شبہِ دُوم کے وہ تینو جواب
خیوری وہ لاریب ہین پرصواب

عبارات اونکی جو مبرور ہے ۔ تو یہ مختصر اسمین مسطور ہے

بفرمائے اوس بادکو اے حبیب   درین وقت وہ بادِ خوش نصیب
کہ تختِ گلیمی کا با اہتمام   درِ کہفِ اصحاب پر ہو قیام
تو اصحاب دا ایسے اصحاب ہین   یہ اونکی ہدایت سے ارباب ہون
یہ جب اونکی صحبت سے اصحاب ہون   تو یہ خیر امت مین ارباب ہون
یہ در کہف لاریب اصحاب ہین   وہ از قاف تا قاف ارباب ہین
تو ویساکیا شافعِ المذنبین   تو پہنچے بران غار اصحاب دین
درِ غار پر تہا جو سنگین سنگ   ہٹاکر اسے پھر چلے بیدرنگ
تو قطمیر بولا باآوازِ خویش   کیا حملہ اونپر کہ آوین نہ پیش
ولے جبکہ دیکہا وہ ہین ذی بصر   تو دم کو ہلا کی اشارت بسر
کہ تشریف لاؤ بعزّ و علا   کہ اہلاً و سہلاً بصد مرحبا
ہوئے داخلین غار مین راشدین   کیا اونپہ تسلیم جو حکمِ دین
اوسی وقت زندہ ہوئے وہ کرام   دیا اونکو جلدی جوابِ سلام
دیا پھر صحابہ نے اونکو پیام   کہ از مصطفیٰ تم پہ لابد سلام
وہ ہین خاتمِ انبیائے عظام   علیہم صلوٰۃِ خدا و سلام
پڑھو کلمہ اونکا بصدقِ جنان   تو ہو اونکی امت سے تم بیگمان
تو ایمان وہ لائے بصد احترام   حبیبِ خدا پر علیہ السلام
دل و جان سے تصدیق لائے بجا   کہ لا بد محمد حبیبِ خدا
دیا پھر صحابہ کو اپنا پیام   کرو عرض پیشِ محمد سلام
ہوئے اپنے مرقد پہ پھر نائمین   گیا روح برزخ کو با صد یقین

اصحاب الکہف اعوان المہدی فقد اعتد بما یفعله اہل الکہف بعد ایمانہم واحیائہم وتاخیر [illegible] اکرموا به لیحوزوا شرف الدخول فی ہذہ الامۃ فکذلک ابواہ صلی اللہ علیه وسلم قال العلامۃ ابن سید الناس فی العیون والمحقق ابو القاسم فی الروض والمدقق السنوسی والتلمسانی فی شرح الشفا والفہامۃ الزرقانی فی شرح المواہب والجلال السیوطی فی سبل النجاۃ والمقامۃ السندیۃ وغیرہم فی غیرہا ان اللہ تعالی احیاہما فآمنا به صلی اللہ علیه وسلم بعد کونہما علی التوحید والملۃ الحنیفیۃ ولم یتقدم لہما شرک قط وعدم نفع الایمان بعد الموت محله فی غیر الخصوصیۃ والکرامۃ کما صح رد الشمس علیه صلی اللہ علیه وسلم بعد مغیبہا فصلی سیدنا علی رضی اللہ عنه العصر اداءً من حیث الخصوصیۃ والکرامۃ فکذلک نفع الایمان لابوی صلی اللہ علیه وسلم بعد الاحیاء وکونہما موحدین لانه من خصائصه صلی اللہ علیه وسلم وکما نفع الایمان لاصحاب الکہف بعد الاحیاء مع انہم کانوا مومنین قال فی العرائس وفتح المبین والمواہب العلیه وکشف الاسرار وروح البیان والتحبیر وغیرہا من زبر التحاریر المشاہیر ان اللہ تعالی امر نبیه صلی اللہ علیه وسلم ان یبعث الی اصحاب الکہف اربعۃ من اصحابه لیبلغوہم دعوۃ الاسلام فقال علیه الصلوۃ والسلام کیف ارسل فجاء جبریل علیه السلام وقال ابسط کسائک واجلس علی الاطراف ابا بکر الصدیق وعمر الفاروق وعلی المرتضی واباذر دراء وادع الریح المسخر لابن داود علیہما السلام ففعل فحملتہم الریح الی الکہف فقلعوا منه الحجر الکبیر فقطمیر صاح وکثر فلما رأتہم حرک ذنبه وبصبص الیہم واومی براسه ان یدخلوا فدخلوا وقالوا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاته فرد اللہ ارواحہم الی اشباحہم فقاموا وردوا علیہم فقالوا ان محمد بن عبد اللہ یسلم علیکم ویدعوکم الی دین الاسلام فآمنوا به وقالوا اقرؤا علیه منا السلام واخذوا مضاجعہم

روى الامام الطحاوى فى الآثار والقاضى عياض فى الشفاء عن اسماء بنت عميس ورواه الطبرانى
فى معجمه الكبير واخرجه ابن مندة وابن شاهين وابن مردويه من حديث ابى هريرة
وشيخ الاسلام ولى الدين فى شرح التقريب والجلال السيوطى فى النكت البديعات والحافظ
العسقلانى فى فتح البارى وغيرهم رضى الله تعالى عنهم باسناد جيد ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلى الظهر فى الصهباء ثم ارسل عليا رضى الله عنه لتقسيم غنائم خيبر فرجع وقد
صلى النبى صلى الله عليه وسلم العصر فوضع صلى الله عليه وسلم راسه فى حجره فنام حتى غابت
الشمس فاستيقظ صلى الله عليه وسلم فقال له اصليت العصر قال لا فقال صلى الله عليه وسلم
اللهم انه كان فى طاعتك وطاعة رسولك فرد عليه الشمس فتكلم بكلمتين او ثلاثة كانها
من كلام الحبشة فارتجعت الشمس كهيئتها فى العصر فقام على رضى الله عنه فتوضأ وصلى
العصر ثم تكلم صلى الله عليه وسلم بمثل ما تكلم به قبل ذلك فرجعت الشمس الى مغربها
قال العلامه والحبر الفهامه سيدى محمد بن احمد القرطبى قدس الله سره البهى فى كتابه
التذكره ان فضائله صلى الله عليه وسلم وخصائصه لم تزل تتوالى وتتابع فيكون
احياؤهما وايمانهما به مما فضله الله به واكرمه وليس ذلك بممتنع عقلا و شرعا
وان الله تعالى رد الشمس على نبينا صلى الله عليه وسلم بعد مغيبها كما هو فى الحديث النفيس
فلو لم يكن رجوع الشمس نافعا لما ردها عليه فكذلك احياء والديه صلى الله عليه وسلم
يكون نافعا لايمانهما به قال الحافظ تقى الدين ابن السبكى نور الله سره الزكى فى التعظيم والمنة
واستدلال الامام القرطبى رضى الله عنه فى غاية الحسن وقد ظفرت باستدلال اوضح
منه وذلك ان اصحاب الكهف يبعثون آخر الزمان ايضا ويحجون ويكونون من هذه الامة
تشريفا لهم بذلك وقد روى ابن مردويه وغيره من الحفاظ عن ابن عباس رضى مرفوعا ان

یہی حسرتِ دل یہی تھی رضا — کہ زندہ کہے اونکو ربّ السّما
تو کیونکر نہ مطلوب اونکی رضا — کہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ عہدِ خدا
تو باقی نہین اوسمین کچھہ اِشتباہ — برائے مُحِبِّ حبیبِ اِلٰہ
کرین دلمین اِنصاف وہ منکرین — جو بحرِ ضلالت مین مُستغرقین
کہ مثلاً کسی شخص کے والدین — جہالت سے دائم کرین کارِ شین
صغائر کبائر مین وہ مُبتلا — علانیہ بدکار بین الوریٰ
مُحَرَّم جو ہی فعل بے قیل و قال — کہین اوسکو لاریب ہے یہ حلال
وہ از خیر از ضیر ماہر مدام — بلا توبہ مُردار ہون وہ لئام
تو پھر اونکے حق مین کوئی نیکنام — بلا اِفترا کچھ کہے وہ کلام
کہ تھے وہ تبہ کار اہلِ ظلام — گرفتار عصیان مین تھے صبح و شام
وہ تھے کفر بکتے شقیُّ المرام — تو شرعاً جہنم مین اونکا مقام
یہ سُنکر پسر اوسکا ہو شادمان — و یا اوسّے ہو آسکو داغ جنان
یہ معذور سمجھے اوسے بیگمان — کہ صادق وہ بیشک تہا انکا زبان
و یا اوسکو مغرور جانے مدام — کہ تحقیرِ شانِ پسر وہ کلام
وہ مردود سمجھے اوسے بالیقین — کرے آسّے نفرت جواز کافرین
کہے وہ یقیناً عدوٌّ مُبین — وہ ہی دشمنِ مَن ذرا شک نہین
وہ میری جو توہین و تحقیر ہے — وہی اوسکا تبیین و تقریر ہی
چہ جائیکہ وہ والدینِ رسول — کہ سب عیب سی پاک اہلِ قبول
نہ کچھہ کفر اونسے ہوا آشکار — نہ زنہار اُنسے ہوا زشت کار

ثم اوصلتهم الريح اليه صلى الله عليه وسلم فقال اللهم لا تفرق بيني وبين اصحابي واغفر لمن احبهم واحب اهل بيتي قال في اليواقيت والجواهر ان الله تعالى احيى ابويه صلى الله عليه وسلم حتى آمنا به وعلى ذلك جماعة من الحفاظ وذلك الاحياء مثل احياء من قال الله لهم موتوا ثم احياهم اي الى تكملة اجالهم فما آمن ابوا النبي صلى الله عليه وسلم الا في زمن تكليفهما فكانهما آمنا به قبل ان يموتا كسجدة اهل الاعراف ليترجح ميزانهم بتلك السجدة يوم القيامة ثم يدخلون بها الجنة فلولا ان هذه السجدة نفعتهم وسعدوا بها لم يدخلوا الجنة مع انها ما وقعت الا بعد الموت فيوم القيامة برزخي له وجه الى الدنيا ووجه الى الآخرة انتهى ملخصا

ہوا جبکہ مردود وہ اشتباہ — تو اب تم سنو یہ بہ فضل الٰہ
کہ ہین متفق جبکہ حفاظ دین — اماماں امت وہ اہل یقین
کہ لاریب وہ والدین رسول — وہ محبوب ایزد وہ اہل وصول
مسلمان ہمیشہ وہ تھے بیگمان — نہ کچھ کفر کا اونمین گاہی نشان
کیا زندہ پھر اونکو رب العلا — کہ ہون خیر امت سے وہ برملا
جو خیر الورا ہین شہ خافقین — تو خیر الامم کیون نہون والدین
یہ ہی وہ شرافت کہ سب انبیا — ہمہ وقت اون کی یہی التجا
کہ ہوتے اگر کاشکے ایک فرد — اسی خیر امت سے باسوز درد
تو کیا خوب ہوتا ہمارا نصیب — زہی خیر امت زہی یہ حبیب
ملا ایک عیسٰے کو یہ افتخار — کہ دربان احمد وہ لیل و نہار
مشرف ہوئے اسسے بھی اہل غار — کہ غار محبت مین تھے باقرار
تو یہ آرزوئے شہ خافقین — کہ ہون اسسے بھی فائزین والدین

خدا منتقم ہے بہر دوسرا

صلوٰۃ الٰہ و سلام خدا	حبیب الٰہ پہ بصبح و مسا
ہمہ آل و اصحاب پر بھی نثار	باعداد اوراق و رمل القفار

وصل ساتواں اون دلائل زاہرہ اور حجج باہرہ مین کہ بول پاک اور خونِ سید لولاک جس شخص کے شکم مین گیا نار جہنم اوسپر حرام ہے ۔ تو خود نور فیضِ قدیم وجودِ پر جودِ صاحبِ خلقِ عظیم جس پشت و رحم مین ہو مقیم تو کیونکر نہ وہ جنتی محبوبِ ایزد ملکِ علام ہے ۔ پس نارِ غضبِ جبار کو اوسسے فرار اوسکے قدم مبارک سے وہ گلزار بلا انکار و لا کلام ہے ۔ اور جبکہ جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم کے بدنِ شریف جائے نظیف پر مکھی کا بیٹھنا حق تعالیٰ کو ناگوار ہے ۔ تو کیونکر آپ کی ذات ستودہ صفات نجاست کفر و شرک کے سزاوار ہے ۔

سنو اے عزیزو یہ اندک مقال	نہ ہرگز رکھو دل پہ مجھسے ملال
کہ شائد کرے تمکو فرخندہ حال	اسی قول سے ایزد ذوالجلال
کہ خیر الورا رحمت عالمین	حبیب خدا سید المرسلین
وہ تھے مومنوں پر رؤف و رحیم	وہ لاریب تھے کانِ خلقِ عظیم
تو سوچا کہ امت میں ہوں جو ضعیف	مریضان و پیران و دیگر نحیف
کسی عذر سے ہو اگر ناتوان	اگرچہ وہ معذور از بس جوان

نہ اول نہ آخر مین کچھہ عیب ہے — یہی حکم اونکا بلاریب ہے
کہ از ہر وہ اطہر ز تطہیر ہین — وہ ابہر وہ انور ز تنویر ہین
مُفَخَّر مُبَشَّر ز تبشیر ہین — مُخَبَّر مُوَقَّر ز توقیر ہین
وہ صادق مُصَدَّق ز تصدیق ہین — وہ حاذق مُوَفَّق ز توفیق ہین
وہ ہین مرجعِ اصفیائے کرام — وہ ہین چشمۂ فیض بحرِ عظام
وہ ہین مظہرِ ذاتِ خیر الوریٰ — وہ ہین منظر و جلوہ گاہِ خدا
یہ وہ پدر و مادر کہ جنکا پسر — صفی اللہ آدم کا بیشک پدر

حیدری وہ از سابقینِ عظام
اسیطور فرمانِ خیر الانام

قال نبینا سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ و سلم علیہ وآلہ الطاہرین انا من السابقین وانا خیر السابقین رواہ الطبرانی وغیرہ من المحدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین

کیا مجکو پیدا جہان آفرین — ز اصلابِ پاکان جو از سابقین
ولے سابقین سے ہین سابق مدام — حبیبِ خدا ہین نہ اسمین کلام
تو اب گر کہے منکرِ اہلِ شین — کہ یک لمحہ مومن نہ تھے والدین
تولا بد وہ مرتد اہلِ جحیم — وہ مغبون و ملعون بیشک جحیم
نہ عزت نبی اوسکو منظور ہے — وہ ذلِ جبلی سے مقہور ہے
وہ حاسد علی فخرِ خیر الانام — وہ نارِ حسد مین جلے صبح و شام
شقی تر وہ بدبخت بیشک مدام — جہنم مین جاوے فبئس المقام

حیدری وہ ہے موذیٔ مصطفا

عدالت جلالت مین اسکے رجال | جو مردانِ شیخین بے قیل و قال
یہی حکمِ حاکم بلا اشتباہ ہو | بھی وہ دار قطنی اوسپر گواہ
کیا ذہب ذہبی نے اوسپر نثار | وہ زرقانی اوسپر جو پروانہ وار
جلالِ سیوطی جو ہین پُر جلال | بھی قائل کہ ہے وہ جلیل الرجال
بھی وہ ابن داؤد اہلِ سُنن | بھی وہ عبدِ رزّاق اہلِ فطن
وہ ابنِ جُریج بن حبّان بھی | ہوئے اوسکی صحت پہ قائل سبھی
شفا مین وہ ہے بھی شفائے شفا | خدا اوسّے دے منکرین کو شفا
اسیطور سے خادمہ ہے دگر | کہ ہس شرف سے وہ ہوئی نامور
وہ ہے امّ یوسف جو برکہ بنام | ہمہ برکہ سلہ خادمہ اے فہام
ہوا اوسکو فرمانِ خیر الورا | کہ محفوظ ہے نار سے تو سدا
بھی اے امّ یوسف تو مامون ہے | ہمہ مرض و درد ونسے مصئون ہے
تو بیمار ہوئی نہ وہ زینہار | یہانتک کہ دنیا مین تھی باقرار
بھی دیگر صحابہ مین تہا ایک مرد | مشرف ہوا اُسّے وہ اہلِ درد
تو اُسکا پسینہ معطّر مدام | اوسی آب طاہر سے اے نیکنام
بھی اولاد اوسکی مین خوشبوئی تام | الیٰ ہفت اصلاب تھی لاکلام
حلاوت مین وہ شہد سے فوقتر | وہ خوشبو مین تہا مشک پر مفتخر
کیا نوش جسنے شرابِ طہور | وہی اوسّے ماہر ہوا باسرور
کہ حق الیقین اوسپہ ہو وہ عیان | تو علم الیقین سے نہووے بیان
کتابِ خصائص جو ہے معتبر | بھی لاریب تدریب اہلِ بصر

کرین ظرف مین بول وہ مردمان — تو ماخوذ لاریب ہون بیگمان
کہ ایسا نہ ہرگز کیا مصطفا — تو وہ فعل سُنّت نہووے فتا
خلافِ پیمبر جو ہو اِقتدا — وہ ہرگز نہ مقبول نزدِ خدا
ہمہ فعل و قولِ شفیعُ الورا — وہ مقبولِ ایزد بلا اِمترا
کہ اونکے جو اَفعال و اَقوال ہین — خدا کے وہ اَقوال و اَفعال ہین
تو کیونکر نہو فعلِ ایزد قبول — اگرچہ وہ ظاہر مین فعلِ رسول
لہذا رسولِ بشیر و نذیر — گہے قَدَح رکھتے وہ زیرِ سریر
کسی شب مین کرتے وہ فعلِ صواب — کہ معذور ہون آپسے لابُد شتاب
تو اوس اُمِّ اَیمن کو جو اہلِ سوز — یہ فرمانِ احمد ہوا ایک روز
کہ جو اِس پیالے مین چیز عیان — کسی جائے کر اُسکو لابد نہان
تو پھر جبکہ دیکھا شہ دو جہان — کہ خالی پیالہ رکھا ہے وہان
تو پھر اُسسے پوچھا شفیعُ الورا — کہ تھا جو پیالے مین وہ کیا ہوا
تو کی عرض ای سیّدِ انس و جان — مین تھی تشنہ واللہ کیا نوش جان
تو خندان ہوئے خازنِ کردگار — نہ کچھ زجر اوسپر کیا آشکار
نہ ایسا ہوا حکم بھی زینہار — وہان شستہ کر پھر نہ کیجو یہ کار
ولے یہ بشارت دیا مصطفا — درودِ خدا اونپہ با صد صفا
کہ نارِ جہنم کو روزِ شمار — نہو شکم تیرے سے زنہار کار
تو محفوظ آتش سے اَبدُ الآباد — کہ تونے پیا آبِ خیرُ العباد
یہ لاریب سالم حدیثِ صحیح — کہا اہلِ تنقید نے یہ ملیح

که عبداللہ جو ہین وہ ابن زبیر / جلیل القدر وہ بیسے اہل خیر
ہوا اونکو فرمانِ خیر الانام / کہ خون حجامت جو یہ لا کلام
کسی جائے تو اوسکو پوشیدہ کر / کہ اسپر نہووے نظر کا گذر
نہ دیکھے کوئی اسکو ہرگز بشر / کہ خونِ نبی ہے وہ خونِ دگر
وہ سرِّ الٰہی سے ہے یک اثر / تو لازم کہ مستور ہو از نظر
لیا اوسکو فی الفور ابنِ زبیر / کہ دارین مین اُسّے لاریب خیر
وہان سے گئے پھر وہ باہر شتاب / کیا نوش جان اُسکو بے ارتیاب
کہ وہ لعل از کنزِ مخفی ضرور / سزاوار اوسکے خزینہ صدور
وہ لعلِ خزینہ شفیعُ الورا / یہی سینہ اُسکے دفینہ کی جا
نہ مسرور اِسّے کوئی اوسکی جا / یہ جا اوسّے مسرور لابد سدا

خیوری نہ یہ لعل تجکو نصیب
تو رکھ سینہ مین نقش نعلِ حبیب

جو ہین اشکِ خونی وہ یاقوت فام / تو اوسنے یہ سینہ خزینہ مدام
سنا جبکہ یہ واقع شرّ و ضیر / کیا نوش جان اُسکو ابنِ زبیر
تو ایسی بشارت ہوئی آشکار / کہ واصل نہو اوسکو زنہار نار
وہ نارِ جہنم سے آزاد ہے / کہ داد خدا سے اُسے داد ہے
تو پھر اُسّے پوچھا بسے مردمان / کہ فرماؤ کیا طعم اُسکا عیان
تو سطور سے پھر دیا یہ جواب / کہ اے سائلِ صادقِ پر صواب
حلاوت مین وہ شہد سے بیش بیش / وہ خوشبو مین تھا مشک سے بیش بیش

بھی وہ شرح جو بہر دین ہی سراج
یہ مذکور اوسسے ہوا یہ زوہاج

وہ طبرانی و بیہقیئے فخام
سوا ان بزرگونکے دیگر عظام

یہ راوی ہوئے جملہ اسطور یہ
باسناد سالم بسے معتبر

کہ مالک جو تھے بن سنان کبیر
یہ لاریب ہین پدر خدری شہیر

وہ تھے احد کے جنگ مین باریاب
شہ دو جہان کے وہ پائے رکاب

تو سنگ جفا سے ہوا جب شہید
وہ دردانہ دندان شاہ وحید

تو اوسنے اوسیوقت باشوق جان
مکیدہ کیا لب سے خون رگان

یہانتک کہ اوسنے ہوا پر دہان
تناول کیا اوسکو پھر بیگمان

اگرچہ کہا اوسکو بعضے کسان
بریز آنچہ داری زخون در دہان

تو اوسنے کہا قسم شاہ جہان
نہ خون نبی خاک پر ہو روان

یہ وہ خون کہ جسپر ہوا خون روا
اسی خونپہ ہین جان و دلسے فدا

یہ خون بیچگون ہمین ہرگز نہ چون
جو از بیچگون اسکو سمجھے نہ خون

یہ ہی آب حیوان و ظاہر مین خون
خضر کو نہ اسکا ملا رہنمون

یہ در چشمہ شمس ہے آشکار
وہ تھے قعر ظلمت مین حیران و زار

ہوا پھر یہ فرمان خیر الوریٰ
شفیع خلائق بروز جزا

کہ وہ نار دوزخ سے محفوظ ہے
وہ عین عنایت سے ملحوظ ہے

جو چاہے کہ دیکھے وہ مرد جنان
تو دیکھے اسے جو یہ ابن سنان

روایت کیا بغوییئے نامور
وہ بزار و طبرانیئے ذی بصر

دگر دارقطنی جو عالی نظر
بھی وہ بیہقی حاکم معتبر

نہ توحیدِ ایزد کا ہے اعتبار
نہ جملہ عبادت کا ہے کچھ وقار

یہاں تک کہ توحیدِ خیر الورا
مُنقّش وہ ہو دل میں سب بے اِمترا

خیوری کا لاریب حرزِ جناں
وہ توحیدِ احمد یہ وردِ زباں

محمد محمّد یہ مقصود ہے
خدا اسکا حامد یہ محمود ہے

یہ شانِ الٰہی نہ محدود ہے
نشانِ خدائی یہ معہود ہے

جناں اور جا انکا یہ مسجود ہے
یہ باطن میں لاریب معبود ہے

بشر نامِ خیر الورا مُستعار
حقیقت میں وہ نورِ پروردگار

تو نورِ خدا سے نہو زینہار
کوئی چیز ناپاک اے ہوشیار

اگر اُنسے ناپاک وہ بول و دم
تو دوزخ میں شارب سر تا قدم

چہ جائیکہ دوزخ سے محفوظ ہو
وہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہو

وہ منکر بھی قائل بلا قیل و قول
کہ ہے منقلب عین وہ خون و بول

ہوئے متفق اسپہ جملہ فہام
کہ وہ منقلب عین ہیں لاکلام

تو اُس سے ہوا انقطاعِ نزاع
نہ منکر کا باقی رہا کچھ خداع

کہ جس عین پہ حکمِ عدمِ طہور
وہی عین ہے منقلب در ظہور

تو کسطور وہ عین اے ذیشعور
نہ معدود و مقصود ہو در طہور

تو منکر کا جملہ جو ہے اِدّعا
ہوا منقلب عین بے اِمترا

ظبی نے جو کھایا وہ برگِ جناں
زدستِ صفی اللہ اے نیکداں

تو اوس سے ہوا مُشکِ نافہ ضرور
وہ خونِ ظبی سے ہوا بے فتور

یہ ہے خاصۂ سید المرسلین | کہ وہ منقلب عین ہے بالیقین
اسیطور سے بولِ خیر الورا | وہ ہے منقلب عین بے امترا
اسیطور سے غائطِ مصطفا | وہ تھا منقلب عین اے باوفا
زمین بلع کرتی وہ بول و براز | نہ ماہر کوئی اوسّے از اہلِ راز
صحابہ سنے اسمین کیا جست جو | تو پائی معطر وہان ایک بو
دم و بولِ خیر الورا اے فہام | ہوا و رصحابہ تبرک مدام ہے
کیا جسنے اسمین کبھی گفتگو ہے | تو وہ گفتگو ہے بلا جستجو
نہ ہے پاک دل وہ نہ ہی پاک جو | نہ ہی او سمین ہرگز محبت کی بو
نہ ہی علمِ زندہ سے اوسکو نصیب | نہ ماہر ہوا وہ زقدرِ حبیب

خیبوری نہو جسکو تعلیم رب
تو کیا اوسکو حاصل زتعلیم اب

وہ تعلیم بے حرف و بے صوت ہی | نہیں سہو اوسمین نہ کچھ فوت ہی
وہ ہر وقت ہر جا بہ ہمراہ ہے | جو ہی اسکا منکر وہ گمراہ ہے
جو مشہور تفسیر اتقان ہے | تو اسطور اسمین یہ تبیان ہے
کہ ہفتاد علمون سے ہووے لبیب | ولے علمِ ربی نہووے نصیب
تو وہ علم از بسکہ مردار ہے | کہ علم خدا سے نہ جاندار ہے
نہو مردہ علمونسے زندہ جنان | تو زندہ جنانسے وہ کب ازوان
تو زندہ ولانسے نہ زندہ جنان | تو کب شانِ احمد سے اسکو نشان
تو وہ شان جس دلپہ ظاہر نہین | تو وہ نورِ ایمان سے ماہر نہین

ہوئے نارِ دوزخ سے آزاد وہ | رضائے الٰہی سے دلشاد وہ
کہ بزّار و بُلقینیؒ نامدار | یہ راوی ز ابنِ عمر آشکار
کہ مسطور فرمانِ خیر الانام | درودِ خدا اونپہ ہر صبح و شام
کہ جس دم سے ہووے دمی کا وصال | تو اوسّے نہو نار کا اتّصال
نہ اوسّے رکھے نار زنہار کار | کہ نارِ جہنّم کو اوسّے فرار
یہ نجم المبین میں مفصّل بیان | ولے مختصر یہ ہوا جو عیان
اگر اصل تعبیہ درکار ہے | یہ مشتے نمونہ زخروار ہے

كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم قدح من عيدان يوضع تحت سريره فيبول فيه من الليل فبال فيه ليلة ثم افتقده فلم يجد فيه شيئاً فسأل بركة عنه فقالت قمت وانا عطشانة فشربته فضحك وقال لن تلج النار بطنك ابدا هذا الحديث صحيح الزم الدارقطني مسلماً والبخاري اخرجه في الصحيح اذ رجاله كرجالهما في الضبط والعدالة وغيرهما ورواه ابن جريج وهو مجمع على كونه ثقة وهو اول من صنف الكتب في الاسلام ورواه الحاكم واقر الذهبي وغيره من اهل النقد بصحته وهذه البركة هي ام ايمن كانت تخدمه صلى الله عليه وسلم ومرضعته ورواه ابوداود وابن حبان وعبد الرزاق عن اميمة عن امها وايضاً روى الحاكم والدارقطني وسندهما بالاسناد الجيد انه صلى الله عليه وسلم قام من الليل الى فخارة في جانب البيت فبال فيها فلما اصبح قال يا بركة هي فاهرقي ما في تلك الفخارة فقالت قد والله شربته فقال لن تصيبك النار وصحة يا ام يوسف فما مرضت قط حتى ماتت قال في خصائص تدريب البلقيني ان بركة ام ايمن وبركة ام يوسف شربتاه وشربه واحد من الاحباب فكان تفوح الروائح منه اطيب من المسك ومن اولاده

بھلا جسسے پیدا ہوئے وہ جہان
ہوئے خاکِ پا اُنکے اہلِ جنان

تو کیونکر نہو مُشک سے فوقتر
دمِ پاک اُس ذات کا اے پسر

وہ آہوئے احدیتِ کردگار
و دادِ خدا نافۂ مُشکبار

ہمہ انبیا بوئے خوش آشکار
ازان نافۂ مُشکِ پروردگار

عقیدِ خیوری مشامِ لبیب
اوسی نافۂ مُشک سے ہر مطیب

روایت کیا بیہقئ شہیر
بھی اُس رافعی نے بشرح کبیر

کہ بوطیبہ نام عالی وقار
وہ حجّامِ دانا بسے دست کار

تو اوسنے نکالا بصد انکسار
ز جسمِ نبی خونِ یاقوت وار

تو باہر وہان سے ہوا اہلِ ریش
کیا پھر نہان اوسکو در شکمِ خویش

تو پھر اُسسے پوچھا شہِ دوجہان
کہ وہ خون کسجا کیا تو نہان

کیا عرض پھر اُسنے اسطور پر
کہ اے میرے محبوب خیرُ البشر

گیا تھا مین اِس عزم سے بالیقین
کہ پنہان کرون اُسکو زیرِ زمین

ولیکن یہ دلمین ہوا ناپسند
کہ بر خاک ہو وہ دمِ ارجمند

تو سینہ یہ بیشک خزینہ ہوا
وہ سینہ مین فورًا دفینہ ہوا

تو اسطور مژدہ ہوا آشکار
نگہدا شتی نفس خود را از نار

تو نارِ جہنم سے آزاد ہے
دل و جسم زندہ تو دل شاد ہے

بلا شرف اوسکو ہوا با کمال
مُعمّر ہوا یکصد و چہل سال

سفینہ دگر از صحابہ کرام
مُشرّف ہوئے اُسسے اے نیکنام

طاهرة على احد الوجهين يقول العبد المسكين محمد خير الدين انه لا يخفى على المعمع الهفوف وجلى عند اللمع العروف ان عدم امر نبينا جد الحسنين صلى الله عليه وآله ملا اخا ففات احدا ممن شرب دمه وبوله الشريفين بغسل فمه وعدم نهي العود الى الفضلات ووجود طعم العسل ورائحة المسك عند الفريقين وكون ذلك من قلب الاعيان باتفاق فان وكونه معدودا من معجزات سيد الثقلين وقطع نزاع الفقهاء بذلك الدليل الزين وتبرك الصحابة بالبول والدم المكرمين برهان اظهر وابهر من النيرين على انهما طاهران بربك المشرقين وتفصيل هذا في كتابي نجم المبين مع رد هو اجس المنكرين والله يهدى به الا الفاسقين وروى البيهقي عن سيدنا علي رضي الله عنه وذكر الرافعي في الشرح الكبير وغيرهما من النحارير وقد شرب دمه صلى الله عليه وسلم ابو طيبة ايضا فعاش مائة واربعين سنة وسفينة مولى النبي صلى الله عليه وسلم

سنو دلسے اے منصفانِ کرام
کہ متعسفین دائماً ہیں لئام

دم و بولِ ذاتِ شفیعُ الانام
ہوا اوسکا جس تن میں کچھ انضمام

تو وہ نارِ دوزخ سے آزاد ہی
نعیمِ جنان سے وہ دل شاد ہی

ہوا جبکہ فضلات کا یہ مقام
کہ ہو اُنسے نارِ جہنم حرام

تو آباؤ اجدادِ خیرُ الورا
ہمہ اُمہات رسولِ خدا

یہ سب حاملِ نورِ خیرُ البشر
یہی نور تھا اونکا نورُ البصر

اِسی نور سے جملہ مسرور تھے
اسی نور سے رب کے منظور تھے

مِلا اونکے خونمیں وہ خونِ نبی
رگ وریشہ مخلوط لابد سبھی

تو کیونکر نہوا اونپہ نزد فہام
وہ نارِ جہنم یقیناً حرام

الی بضع اصلاب وفی روایة الی سبع وروی البیہقی عن عمر بن السائب والطبرانی عن
ابی سعید الخدری عن ابیہ مالک بن سنان انہ شرب دم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم
احد ومصہ اباہ فقیل اھرق قال لا واللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مس دمہ
دمی فلن تصیبہ النار وروی الحاکم والبزار والبیہقی والدارقطنی والبغوی والطبرانی
وغیرھم رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھاجر بہ الدم فحجمہ ابو طیبة فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم استکموہ فاعطوہ دینارا وقال لابن الزبیر واریہ فتواری ابن الزبیر
فشرب الدم فتبعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ فقال ما انہ لا تصیبہ النار وفی روایة
لا تمسہ النار قال الشعبی فقیل لابن الزبیر رضی اللہ عنہ کیف وجدت طعم الدم فقال
اما الطعم فطعم العسل واما الرائحة فرائحة المسک وھذا من باب قلب الاعیان الذی عد من
معجزاتہ وبھذا اندفع نزاع الفقہاء قال العلامة علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح الشفا
وغیرہ من العلماء ان رجلا قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابعد من المذھب فلما خرج
نظرت فلم ار شیئا ورأیت فی ذلک الموضع ثلاثة احجار اللاتی استنجی بھن فاذا بھن یفوح
منھن روائح المسک فکنت اذا جئت یوم الجمعة المسجد اخذتھن فی کمی فتغلب رائحتھن
روائح من تطیب وتعطر وروی الدارقطنی فی الافراد عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت
قلت یا رسول اللہ اراک تدخل الخلاء ثم یجیئ الرجل یدخل بعدک فما یری لما خرج
منک اثرا فقال اما علمت ان اللہ امر الارض ان تبتلع ما خرج من الانبیاء قال ابن دحیة
ھذا اقوی ما فی الباب وسندہ ثابت واقرہ العلی القاری فی شرح الشفاء قال القاضی
عیاض رحمہ اللہ الفیاض فقد قال قوم من اھل العلم بطھارة ھذین الحدثین
قال الامام النووی فی الروضة ان بولہ ودمہ وسائر فضلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو اُسنے بلاریب لے اتقیا — حبیبِ خدا کی حقارت کیا
نہین بلکہ وہ موذیے کردگار — کیا اوسنے رنجیدہ پروردگار
وہ لاریب مُرتد مردود ہے — وہ مردود کیا بلکہ نمرود ہے

خیوری تو کر اُسکے حق مین دُعا
تو ہے داعیئے اُمّتِ مُصطفا

خدایا تو کر اوسکا ایسا نصیب — کہ ہو اہلِ توفیقِ حُبِّ حبیب
کہ ایمانِ اصلی یہی لے جوان — کہ حُبِّ محمدؐ سے ہو پُر جنان
کہ حُبِّ محمدؐ سے حُبِّ خدا — ہو پیدا و پیدا بلا امترا
نہ حُبِّ محمدؐ کا دل مین قرار — تو ہو اسّے حبِّ خدا کا فرار
جو حُبِّ حبیبِ خدا ہو نصیب — تو حُبِّ خدا سے جنان ہو لبیب
یہی حُبِّ ایمان و عرفان ہے — اسی سے وہ رضوانِ جنّان ہے

قال اللہ تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم فمتابعۃ سید الثقلین اوقعت مکتنفۃ بین القطرین والاتباع من لوازم الحب لکامل الزین فمحبۃ النبی مرکز المحبتین و قطب دائرۃ المودتین فمن ادعی حب اللہ رب المشرقین بغیر حب حبیبہ نور الدین صلی اللہ و سلم علیہ ملأ الخافقین فدعواہ صریح البطلان وضیح الخسران لانہ الادعاء بغیر البرھان والاجتراء بما لیس فی الامکان واللہ الموفق والمستعان

تو لازم کہ دل سے یہ تصدیق ہو — زبانسے یہ اظہارِ تحقیق، ہو
کہ بیشک محمدؐ حبیبِ خدا — وہ ہے وَحدَہٗ ذات بے امترا
نہ خلقت مین زنہار اُنکا شریک — وہ نورِ قدیمی وہ یکتا ملیک

وہ کیونکر نہون اہلِ دار السلام ۔۔۔ کہ ہین سابقین سے وہ جملہ عظام
وہ اہلِ یمین سے اَفاضل مدام ۔۔۔ وہ لاریب مقبولِ ربّ الانام
وہ اُس نور کے ہین مظاہر ضرور ۔۔۔ کہ لاریب جنسے خدا کا ظہور
ثناگوئے خود اوسکا پروردگار ۔۔۔ رضا جوئے احمد وہ لیل و نہار
ولیّ و نبی جملہ رسلِ عظام ۔۔۔ عَلَیہم صَلوٰۃِ خدا اُو سلام
ہمیشہ یہ چاہین خدا کی رضا ۔۔۔ رضائے محمدؐ کو چاہے خدا
جو انکی رضا ہے خدا کی رضا ۔۔۔ رضائے محمدؐ رضائے خدا
ہمہ طالبِ دیدِ ربّ السما ۔۔۔ یہ ہے طالب دیدِ خیر الورا
صَلوٰۃِ الٰہی پڑھین وہ کبار ۔۔۔ صلوٰۃ محمدؐ پڑھے کردگار
وہی نورِ ایمانکا لاریب نور ۔۔۔ وہی ذات ایمانکا ایمان ضرور
جہان وہ وہانپر وہ ایمان سدا ۔۔۔ کہ ایمان نہ اوسجا سے ہووے جدا
نہ ایمانپہ جس شخص کا ہو مدار ۔۔۔ تو اوسجا نہ اوس نور کا ہو قرار
کہ ملزوم و لازم وہ بے اشتباہ ۔۔۔ حقیقت مین یک چیز وصفِ الٰہ
تو کیونکر نہ مومن وہ تھے اَتقیا ۔۔۔ کہو واللہ مومن وہ تھے اَصفیا
جو منکر ہوا اِسکا مغبون ہے ۔۔۔ نہ مغبون ہے بلکہ ملعون ہے
کہے وہ کہ معیوب خیر الورا ۔۔۔ اگرچہ وہ محبوبِ ربّ السما
کہ اُنکے نسب مین وہ اہلِ جفا ۔۔۔ کہ تھے کفر بھی شرک مین مبتلا
نہ بدتر کوئی شرک سے ہے جفا ۔۔۔ یہ جملہ جفا سے بسے پُر خطا
یہ سب عیب کا عیب چون ریسمان ۔۔۔ کرے بستہ جاروب کو بیگمان

نہین جسنے دیکھا حبیبِ خدا — وہ قرآن کو دیکھے بچشمِ صفا
کہ ہی عکس اوسکا وہ نزدِ فحول — تو ہی دید اوسکی وہ دیدِ رسول
ولے فرق دونو مین ہی مستنیر — نہ مستور ہرگز وہ نزدِ بصیر
صفائیست در آب و آئینہ نیز — ولیکن صفا را بباید تمیز
مگس او سپہ بیٹھے ولے ایک جا — نہ انہر کہ ہین یہ حبیبِ خدا
کہ یہ اصلِ بس کچھہ نہ انمین ہوس — توکیون ہو مگس کو یہان دست رس
یہ بس اصل بس دو جہانمین یہ بس — یہ ہے بس کے بس حرمت ہر نفس
مگس کی جو ہے آرزو و ہوس — یہ اسّے منزّہ قدیمی نفس
مگس کا جو مسکن نہو وہ بدن — تو زنہار مشرک نہ اوسکا وطن
جو اس جسم پر ظلمت یک مگس — نہ منظورِ حنّان اے خوش نفس
تو کسطور منظورِ پروردگار — کہ ظلماتِ مشرک مین ہو اسکا دار
نہین بلکہ جس تن مین اسکا وطن — وہ ایمان وطن مظہرِ ذو المنن
نہ تونے سنا ہی یہ اے ذی فطن — نہ تا نو کا حرمین مین ہو وطن
سبکے مولد شافع المذنبین — دگر روضۂ سیّد المرسلین
جہان جلوہ گر ہو خدا کا یہ نور — تو ظلمت کا اوسجا نہووے ظہور
کہ روشن ہو مصباح در لیلِ تار — تو لاریب گھر اسّے ہو جون نہار
تو جس تن مین ہووے سراجِ منیر — وہ نورِ قدیمی وہ نورِ قدیر
تو کیونکر وہ بیتِ وجود وجود — منوّر نہ زنہار بہرِ سجود
کہ ہی بدرِ آدم کا اوسجا وجود — ہوا آدم و آدمی اسّے بود

جو آبا و اجدادِ خیر الانام | ہمہ اصفیا اہلِ دار السلام
نہ کچھہ نقص انمین نہ کچھہ عیب ہے | نہ اونکی نظافت مین کچھہ ریب ہے
تو کہہ تیرا اسطور ایمان ہے | دل و جان محمد پہ قربان ہے
ترے دل مین احمد کی یہ شان ہے | کہ وہ نورِ ایمانکا ایمان ہے
اوسی پر تصدق یہ ایمان ہے | یہ ایمانِ برہانِ احسان ہے

خیوری یہی تیرا اتقان ہے
کہ برہانِ ربی خدا شان ہے

نہ مذکور برہان یہ ایمان ہے | تو کچھہ اور اندک یہ تبیان ہے
کہ شاید تجھے فیض بخشے دلیل | دلیلونکا طالب بسے ہے ذلیل
دلائل کو چھوڑے جو مردِ جلیل | کہ ہر جا پہ لازم نہ طلب دلیل
دلائل سے روشن دلیلِ مگس | نہو تو مگس وار اہلِ ہوس
نجاست پہ بیٹھے کبھی وہ مگس | نجاست کا طالب زبونتر زخس
تو رب کو نہ ہرگز یہ منظور ہے | کہ جسمِ حبیبی جو پُر نور ہے
تو اوسپر کسیوقت بیٹھے مگس | کہ وہ مظہرِ حق منزہ نفس
وہ نورِ مجسم ز فیضِ قدم | ہوا حبِ ازلی سے یکتا جسیم
وہی کنزِ مخفی کا فتاح ہے | وہی جسمِ جانانِ ارواح ہے
وہ نبیونکے ارواح سے ہے لطیف | لطافت مین یکتا خدا کا وصیف
یہ وہ جسمِ ارواح جسکا بدن | وہ روحِ الٰہی چو جان بیش تن
اسی جسم کا عکس قرآن ہے | یہی جسم قرآنکا برہان ہے

عند اولی الابصار ÷ اور اِس وصل مین ہے خوشخصال ذکر اہلِ فترت ہے بطریق اجمال ÷ اور یہ بیان کہ والدینِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ اجمعین ناجی و اہلِ جنان ہین بالیقین ÷ کما قال اللہ فی التنزیل اصولا ÷ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ÷ اور بیانِ عمر و ایمانِ قس بن ساعدہ و زید بن عمرو غیرہما نیز ہے آشکار علیہم رضوان اللہ الغفار اور یہ بیان کہ وہ جملہ اہل جنت ہین ایام فترت و جہالت مین ÷ پس اب کیا ریب ہے جنتی ہونے حاملانِ خاتم رسالت مین ÷ اور ناری ہونے منکرانِ اہل ضلالت مین ÷ ÷

سنو اے عزیزو بگوش قبول
کہ ہو تمسے راضی خدا و رسول
کہ جسکو خدا نے بصارت دیا
عنایت سے اہلِ بشارت کیا
اُسے یک اِشارت سزاوار ہے
نہ دفتر نذارت کا درکار ہے
جسے حق نے اہلِ ضلالت کیا
عدالت سے اوسکو جہالت دیا
بنا کمبلِ بخت اوسکا سیاہ
سیہ بخت اپنے سے ہے وہ تباہ
تو پھر زمزم و آب کوثر سے نیز
نہوگا وہ ابیض سمجھ اے عزیز
اگر تمکو حق نے کیا ہے بصیر
تو سورج کو دیکھو نہو تم ضریر
کہ عبد اللہ ہے اسم پدر رسول
دگر آمنہ اُمِّ اہلِ وصول
تو یہ نامِ نامی گرامی مدام
یہی اِسمِ سامی بصد احترام
نہ دنیا مین ہرگز ہوئے بالیقین
کسی کافرون مین مروج کہین
نہو کافرہ آمنہ اے رفیہا م
نہ عبد اللہ کافر کا زنہار نام

وہ مسجودِ آدم کا مسجود ہے — وہ معبودِ آدم کا محمود ہے

یہی بس خیوری کا مقصود ہے
اِسی سے خیوری تو مسعود ہے

قال فی الخصائص الکبری وانموذج اللبیب وکشف الغمہ وغیرھا من زبر ائمۃ الامۃ لم یقرب جسدہ المطیف علیہ اطیب الصلوۃ والسلام اللطیف ولم یقع علی ثیابہ ذباب فط المخالطۃ القاذورات فی بعض الاحیان قال فی شرح الحاوی ونزھۃ النفوس وحدائق الازہار ان الصالح عبداللطیف قدس اللہ سرہ الشریف قال کتبت سنین مصحفاً فکل لفظۃ وقع علیھا الذباب الا قولہ تعالی ولا تقربوا مال الیتیم قال فی الفتوحات والکبریت الاحمر والتحبیر وروح البیان وغیرھا من زبر اھل الاتقان من اراد ان یری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن لم یدرکہ من امتہ فلینظر الی القرآن لا فرق بین النظر فیہ وبین النظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان القرآن انتشاء صورتہ الجسدیۃ یقال لہا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب رضی شعر

ھُوَ الْقُرْاٰنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ — وَرُوْحُ الرُّوْحِ لَا رُوْحُ الْاَوَانِیْ

وتفصیل ھذا بالبراھین فی کتابی نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین ؕ

درودِ الٰہی برِ ملِ الغفار — حبیبِ خدا پر ہمیشہ نثار

بھی آل واصحابہ پہ باصد وقار
خیوری کا لابد یہی افتخار

وصل آٹھواں اس بیان میں آشکار : کہ نام نامی اسم گرامی عبداللہ اور آمنہ زینہار : کسی کافر وکافرہ کا روئے زمین پر نہیں ہوا درمیانِ کفار : کہ یہ مخالف ملتِ شرک ہے

نہ ہرگز کسی جا پہ ہے یہ نگار — نہ ہی قول ضعف سے بھی آشکار
کہ گاہی اونہون نے کیا سر کو خم — بطور عبادات پیش صنم
نہین بلکہ تھے وہ صنم کے صنم — صنم پیش اُنکے بسر ہوئے خم
جو مسجود اَصنام تھے آشکار — تو مسجود اُنکے وہ لیل و نہار
ملائک نے جنکو کیا ہے سجود — وہ مسجود آدم ہوا جنسے بود
وہ عرش برین جنکا ہے خاک پا — یہ فرش زمین جنسے ہے بر سما
وہ تھے اونکے حامل بلا امترا — وہ ہین سر کعبہ وہ سر خدا
ہوئے جبکہ پیدا شہ انبیا — تو فی الفور کعبے نے سجدہ کیا
ز قدر ہین احمد وہ کعبہ مطاف — کرے اُمت مُصطفا کا طواف
تو کیونکر نہون ساجدین وہ صنم — لنور حبیبی جو فیض قدم
قدم سے قدم اونکا ہے باکرم — تو جملہ خلائق پہ ہے وہ قدم
لہذا قسم کھائے خود وہ خدا — بخاک کف پائے خیر الورا

خیوری نہ کیونکر وہ کھائے قسم
کہ سر قدم ہے وہ سر و قدم

جو ہی زمرۂ انبیائے کرام — علیہم صلوٰۃ خدا و سلام
وہ نور محمد پہ دائم نثار — وہ اُس شمع پہ جملہ پروانہ وار
ولے والدین شفیع الورا — نبی کو نہ ان پاس بھیجا خدا
کہ ظاہر ین دعوت کرے وہ بیان — کرے حکم اسلام اونپر عیان
اگرچہ وہ رویا مین آتے مدام — فدا جملہ اُنپر بصد احترام

نہ نسبت کرین عبد کی مُشرکان ۔ سوئے اسمِ ذاتی کبھی اے جہان
کہ ہی یہ منافیئے شرکِ لئام ۔ تو کافر کا ہرگز نہ عبداللہ نام
سوا اہلِ توحید یہ نامِ پاک ۔ کسیکا نہ زنہار بر روئے خاک
اگر ہو یہ مقبول در مشرکین ۔ تو مُشرک نہ زنہار وہ بالیقین
کہ معنائے توحیدِ ربّ العباد ۔ یہی کلمۂ طیّبہ سے مُراد
کہ تصدیقِ یکتا سے روشن جَنان ۔ ادا ہو یہ مضمون اے نیکدان
کہ معبودِ حق سے نہو انحراف ۔ عبودیّتِ عبد کا اعتراف
وہی یکتا معبود معبود ہے ۔ نہ کوئی سوا اوسکے مسجود ہے
پرستش بتونکی جو ہے در اَنام ۔ سراسر وہ باطل نہ اسمین کلام
خدا کے سوا جو کہ معبود ہے ۔ وہ معبودِ باطل نہ مقصود ہے
یہی نام عبداللہ سے آشکار ۔ نہین اسمین کچھہ فرق اے ہوشیار
کہ اَللہ وہ معبود حق بالیقین ۔ سوا اوسکے معبود ہین باطلین
عبادت کے لائق وہ یکتا خدا ۔ وہی خالقِ جملہ ارض و سما
ہوا عبد پھر اوسکی جانب مضاف ۔ تو تخصیص ظاہر ہوئی صاف صاف
کہ یہ عبد اوسکا وہ معبود ہے ۔ یہ ہی اوسکا ساجد وہ مسجود ہے
اوسیکا یہ ہے عبد بے اشتباہ ۔ نہ اوسکے سوا اسکا دیگر الٰہ
تو تخصیص بھی حَصر دونو یہان ۔ ہوئے اوس سے اظہر بروشن بیان
وہ عبداللہ و آمنہ پارسا ۔ رضائے خدا اونپہ صبح و مَسا
نہ کرتے وہ زنہار گاہے سجود ۔ کسی چیز کو جو عدم سے ہی بود

ازانجملہ ہین وہ آبیِ امام | وہ طمطامِ حفاظ عالی ہمام
کہ در شرح اکمال انسے بیان | وہ ہے شرح مسلم نہو بدگمان
جلالِ سیوطی جلیل المقام | ہوئے معترف اسکے اے نیکنام
بسے جائے انسے وہ بالبینات | ازانجملہ ہے وہ بسبل النجات
وہ حرمین کے جو امام ہمام | تو برہان مین انکی برہانِ تام
غزالِ غزالی وہ منخول مین | بھی ہر رازِ رازی وہ محصول مین
کیال الہراسی بسے نامدار | بھی تعلیق اونکی مین ہو آشکار
دگر باقلانی جلیل البیان | بھی تقریب انکی مین ہو وہ عیان
جو ہین ابنِ سمعانِ اہل کمال | قواطع مین قاطع بھی انکا مقال
امام مناوی جو ہین بے نظیر | دگر قرطبی اور ابنِ منیر
سوا ان بزرگون کے دیگر عظام | ہوا انسے راضی خدائے انام
یہ چار و ائمہ سے ہین راویان | کہ سب متفق ایسے ہین بیگمان
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول | وہ ناجی بلا ریب نزدِ فحول
یہ مذکور لا بد ز اہلِ اصول | مفصل بیان ہو بوصلِ وصول
تو وہ والدینِ شفیع الورا | وہ ہین اہلِ جنت بلا امترا
نہ انسے ہوا کچھ کبھی کفر و شین | ہمہ عیب سے پاک وہ نور عین
جو مذکور بالا ہوا اے فہام | ہوئے متفق او سپہ جملہ امام
اگر اسنے سے ہے منکرین کو فرار | تو ہے انکا مسکن وہ دار البوار

خیوری اگرچہ تو ہے رہنما

کہ ہو جائے انکار کچھ آشکار   کہ جسپر مرتب دران دار نار

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا الآية

یہ فرمانِ حنّان ہے کامیاب   کہ ہرگز نہ ایزد کرے کچھہ عذاب
کسی پر مگر جسپہ بھیجے رسول   وہ پھر اُنکی دعوت کرے ناقبول
تو ہو اُسپہ تب حجتِ کردگار   وہ ہو لائقِ نارِ دار البوار
بسے آیتو نمین یہ روشن بیان   مفصل یہ نجم المبین مین عیان
کہو منکرو اسکا ہی کیا جواب   جوابِ مجیبانِ اہلِ صواب
کہ جملہ دلائل جو مذکور ہین   نصوص قویہ سے مسطور ہین
کرین فرض گر اونکو اہلِ خطا   کہ ثابت نہین اُنسے وہ مدعا
تو اُس قول سے جو مذکور ہے   وہ اسرائے سورہ سے مسطور ہے
تو ہی اہلِ فترت کی اُسسے نجات   یہ اظہر من الشمس بالبینات
وہ ہین تیرہ اقسام جملہ ضرور   تو جیسے اُنسے لاریب اہلِ سرور
تو اُنسے نہ بتکو ہوا ہے سجود   نہ کچھہ کفر اُنسے ہوا در وجود
تو لابد یہ ناجی یہ اہلِ صواب   یہ جنت مین جاوین بلا ارتیاب
نہ اِنپر کرے حق تعالیٰ عذاب   یہ مقبولِ ایزد یہ اہلِ ثواب
تو وہ والدینِ شفیعُ الورا   ازین جملہ افضل بلا اِمترا
ہوا جنسے کچھہ کفر و شرکِ جلی   بطوریکہ مذکور ہوئے ولی
تو یہ اہلِ فترت معذّب تمام   نصوصِ صریحہ سے ہین یہ مرام
ہوئے متفق اسپہ اہلِ لباب   جو منکر ہوا اسکا اہلِ عقاب

نفیل وعمرو بن الظرب وقیس بن عاصم وصفوان بن ابی امیة وزهیر بن ابی سلمی وغیرهم
فانهم اصحاب الجنة باتفاق ائمة الامة وان ابویه صلی الله علیه وسلم افضل من هذا
القسم طاهران من دنس الشرک ومما کان علیه اهل الجاهلیة وکذلک سائرا بائه
وامهاته صلی الله علیه وسلم لم یدخلهم کفر کلهم اصحاب الجنة والثانی من اشرک ولم
یوحد وشرع لنفسه فحلل وحرم وهم الاکثر ورئیسهم عمرو بن لحی بن قمعة بن الیاس
وهو اول من سن للعرب عبادة الاصنام وبحر البحیرة وسیب السائبة ووصل الوصیلة
وحمی الحام وغیر ذلک وهذا القسم اهل التعذیب لاجل الشرک والثالث من لم یشرک ولم
یوحد ولا دخل فی شریعة نبی ولا اخترع لنفسه دینا بل بقی مدة عمره علی حالة غفلة
عن هذا کله وانهم اهل الفترة حقیقة وهم غیر معذبین اتفاقا بین الائمة من اهل السنة
هذا ملخص ما فی الاکمال شرح صحیح مسلم وسبل النجاة والمستصفی والمنخول ومرآة الیقظان
والبرهان والتعلیق والقواطع والتمهید والتقریب ومنح العلامة علی القاری والزرقانی
علی المواهب واسرار التنزیل والمحصول وغیرها من زبر الفحول قال فی فتح الباری وقس بن
ساعدة الایادی اول من آمن بالبعثة من اهل الجاهلیة واول من اتکأ علی عصا فی
الخطبة واول من قال اما بعد واول من کتب من فلان الی فلان وعاش ستمائة سنة
وکان خطیبا حکیما حاذقا له نباهة وفضل ذکره المرزبانی رحمه الله واخرج ابو نعیم
فی الدلائل عن ابن عباس رضی الله عنهما ان قس بن ساعدة کان یخطب قومه فی
سوق عکاظة فقال فی خطبته سیعلم حق من هذا الوجه واشار بیده نحو مکة قالوا
له وما هذا الحق قال من ولد لوی بن غالب یدعوکم الی کلمة الاخلاص وعیش الابد
ونعیم لا ینفد فان دعاکم فاجیبوه ولو علمت انی اعیش الی مبعثه لکنت اول من یسعی

ولیکن ہدایت بدست خدا

اعلم ایہا الصفی والمحب لوفی ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کانا علی التوحید والملۃ الحنیفیۃ
وعلی انہما من اہل الفترۃ وزمن الفترۃ التی عم الجہل فیہا طبق الارض وفقد فیہا من یبلغ
الدعوۃ علی وجہہا مع انہما قبضا فی حداثۃ السن من نحو ثمان عشرۃ سنۃ والعشرین
تقریبا ومثل ہذا العمر لا یسع الفحص عن المطلوب فی مثل ذلک الزمان وحکم من لم
تبلغہ الدعوۃ انہ یموت ناجیا ولا یعذب فیدخل الجنۃ وہذا مذہب لا خلاف فیہ
بین ائمۃ الامۃ من اہل الاصول والوصول والفقہاء الفحول واستدلوا علی ذلک بعدۃ
ایات منہا ما جاء فی التنزیل صولا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ومنہا ما قال اللہ
تعالی فی بیان انہ لا یعاقب قبل البعثۃ ولا یجزی ولو انا اہلکناہم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا
لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزی ومنہا ما قال اللہ فی سورۃ
طسم تلک ایات الکتاب المبین ولولا ان تصیبہم مصیبۃ بما قدمت ایدیہم فیقولوا ربنا
لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک ونکون من المومنین ومنہا ما قال اللہ فی ہذہ السورۃ
وبہ استدل العالمون وما کان ربک مہلکی القری الی قولہ الا واہلہا ظالمون ومنہا
ما قال اللہ فی سورۃ الشعراء تنبیہا للعاقلین وما اہلکنا من قریۃ الا لہا منذرون ذکری
وما کنا ظالمین ومنہا ما قال اللہ قطعا لعذر الکفار حیث لا یجدون فی النار من نصیر وہم
یصطرخون فیہا ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل ولم نعمرکم ما یتذکر فیہ
من تذکر وجاءکم النذیر ومنہا ما قال اللہ فی عدم تکلیف الغافل فی کتابہ المصون
ذلک ان لم یکن ربک مہلک القری بظلم واہلہا غافلون واہل الفترۃ فی اول التقسیم
علی ثلاثۃ اقسام اولہا من ادرک التوحید ببصیرتہ کقس بن ساعدۃ وزید بن عمرو بن

جو ہین ابنِ عبّاس روشن ضمیر | وہ راوی یقیناً بطرزِ منیر
کہ سوقِ عکاظہ مین وہ نیکدان | خطیبِ عرب تہا فصیح اللسان
کیا اُسنے خُطبے مین ایسا بیان | کہ حقِ حقیقت یہان سے عیان
اِشارت کیا سوئے مکہ بدست | تو سائل ہوئے اُستے پہر حق پرست
کہ حقّاً یہ حقِ حقیقت بیان | کرو تا بشارت یہ ہو بس عیان
نو اسطور سے پہر کیا آشکار | کہ جلوہ کرے صورتِ کردگار
لُوَیّ بن غالب کی اولاد سے | بلاوے تمہین حُسنِ ارشاد سے
سوئے قولِ اِخلاص و قولِ سداد | وہ ہی موجبِ عیشِ اَبدُالآباد
صراطِ الٰہی یہ ہو مستقیم | ملے جسنے تمکو نعیمِ مقیم
کرے تمکو جب دعوتِ حق نما | تو فی الفور تصدیق لاؤ بجا
مجہے کاشکے گر یہ معلوم ہو | نہ زنہار یہ اَمر مفہوم ہو
کہ ایسی مجہے زندگی ہو نصیب | کہ ہو اُستے حاصل جمالِ حبیب
تو سبقت کرون سب سے پہلے ضرور | دل و دیدہ روشن کرون با سرور

حضوری سے ملے گر وہ قدمِ حبیب
زہے بخت عالی زہے یہ نصیب

تو کوشش کرون دلسے با صدقِ جان | چلون پہر بقدمِ جنان شادمان
گرون پہر قدم پر مین سجدہ کنان | قدم پر جبین ہو جبین پر یہ جان
کرون پہر یہ تسبیح وِردِ زبان | یہ وِردِ زبان ہو بدردِ جنان
کہ سبحان ربّی منزّہ یہ شان | یہ ہی لامکانی مکانین نشان

الیہ وروی الازدی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمہ اللہ قساً کانی انظر الیہ علی جمل ورق تکلم بکلام لا احفظہ فقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ انا احفظہ قال فذکرہ وزید بن عمرو بن نفیل والد سعید بن زید احد العشرۃ وعم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم فانہ کان ممن طلب التوحید وخلع الاوثان وجانب الشرک ومات قبل المبعث وروی بن سعد والفاکھی عن عامر بن ربیعۃ انہ قال قال زید بن عمرو انی خالفت قومی واتبعت ملۃ ابراھیم واسمٰعیل علیہما السلام وکانا یصلیان الی ھذہ القبلۃ وانا انتظر نبیاً من بنی اسماعیل علیہ السلام یبعث ولا اری انی ادرکہ وانا اومن بہ واصدقہ واشھد انہ نبی وان طالت بک حیاۃ فاقرئہ منی السلام فلما اعلمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبرہ رد علیہ السلام وترحم علیہ وقال رایتہ فی الجنۃ یسحب ذیولا ؛

یہ ہے فتح باری مین روشن بیان
کہ جو اہل فترت کے ہین مردمان
مصدق وہ اول ہوا بیگمان
کہ ہے مرزبانی سے ازبس عیان
تو ہے اُنسے بھی قس اہل جنان
کہ بیشک محمد شہ مرسلان
کیا اُسنے خطبے مین اول عصا
وہی اما بعد سے اول کلیم
اوسی قس حاذق نے ای باصفا
اوسی نے یہ اول کیا ہے رقیم
کہ ہوئے فلانسے فلانکو عیان
رہا برس چھ سو بفضل خدا
فلانسے فلان تک یہ واصل بیان
وہ دنیا مین زندہ بصدق وصفا
فصاحت بلاغت مین یکتا لبیب
روایت کیا نیز یدبر نعیم
حکیم وعقیل وادیب وخطیب
دلائل مین ایسا نہین ہے بن غنیم

یہ فرمانِ جاحظ بسے آشکار | کتابُ البیان مین وہ لابد نگار

قال العلامة الجاحظ فی کتاب البیان وغیرہ من اهل الاتقان ان لقسّ وقومه فضیلة لیست لاحد من العرب لان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم روی کلامه وموقفه علی جمله بعکاظة وموعظته وعجب من حسن کلامه واظهر تصویبه وهذا اشرف تعجز عنه الامانی وتنقطع الامال وانما وفقه اللّٰه المتعال ذلك الفضل والکمال لانه کان یحب حبیب اللّٰه العلام علیه اطیب الصلوة والسلام بخلوص الجنان والصدق فی التمام ومن ثم کان خطیب العرب قاطبة فی تلک الایام ؛

کہ قسؔ و قبائل جو اُسکے تمام | فضیلت مین یکتا وہ عالی مقام
کہ راوی ہوئے قسؔ کے مصطفا | بھی صدیقِ اکبر بلا اِمترا
کہ سُوقِ عکاظہ مین وہ نامدار | مَلیحُ البیان شُتر پر ہے سوار
بیان اوسکا لابد کلامِ عجیب | کہ تھا واعظِ حُسنِ حُبِّ حبیب
کلیم کلامے زہے پُر صواب | خلوصِ جنان اوسکا لُبِّ لباب
جو حُبِّ محمدؐ سے اوسکو نصیب | تو یکتا وہ جملہ عرب مین خطیب
وہ توفیقِ ایزد سے تہا سرفراز | کہ حُبِّ حبیبی سے تھا اہلِ راز

خیوری نہ کیونکر وہ اہلِ جنان
جنانِ محبت سے اُسکا جنان

عمر کا پسر تھا جو زید رشید | وہ لاریب مومن وہ زید سعید
یہ عشرہ سے لاریب ہین یگان | ہوئے جو مبشر وہ اہلِ جنان
یہ ہین عمِّ فاروق اے نیکدان | نہ عابد صنم کے کبھی وہ جوان

وہ مطلق مقید مین ہے جلوہ گر
نہ طاقت کہ دیکھے اسے چشم سر

مگر دیدۂ دل سے اب کر نظر
تو شانِ خدا تجپہ ہو جلوہ گر

کرے جب وہ مرآت مین خود نظر
تو خود کو وہ دیکھے ز نور البصر

وہی عینِ انسا مین ہے مستقر
وہ رائی وہ مرئی نہ چیزے دگر

محمد محمد وہی آشکار
سوا اونکے دیگر نہ کوئی نگار

وہی ذات ہر پر تو نور و نار
وہی نار گلزار بے دود و خار

وہی عندلیبِ گلِ احدیت
وہی ہے گلِ خندۂ صمدیت

وہ جانانِ یکتائے جانِ عظام
وہ معشوقِ یکتائے ربّ الانام

وہ محمودِ یکتائے محمود ہے
وہ مسجود آدم کا مسجود ہے

خدائے غیوری وہ مقصود ہر
جنان اور جان کا وہ معبود ہے

وہ علامہ ازدی جو راوی ضرور
سوا اونکے دیگر جو اہلِ شعور

تو یہ بو ہریرہ سے ہین راویان
کہ اسطور فرمانِ شاہِ شہان

کیا قس پہ حق نے رحمت نثار
کہ تھا حبِّ احمد مین وہ اشکبار

مین کیا دیکھتا ہون جو قس لبیب
وہ ہر جبلِ اورق پہ عالی خطیب

کیا اوسنے اسطور سے کچھ بیان
کہ مجکو نہین یاد اوسکا نشان

تو صدیق نے عرض کی با نیاز
کہ اے شاہِ کونین بندہ نواز

مجے یاد ہے اوسکی جملہ کلام
تو ایسا ہوا امرِ خیر الانام

کہ اسکو تو اب کر مفصل عیان
کیا آپنے پھر وہ روشن بیان

کہ ہوا سپہ رحمت خدا کی نثار — سلامت کرامت سے وہ کامگار

کہ دیکھا مین جنت مین وہ نامدار — خرامان خوشی سے بعزّ و وقار

خیوری نہ کیونکر وہ اہلِ جنان
کہ تہا حبِ احمد سے روشن جنان

سنو دل سے اے منصفانِ کرام — کہ ہو تم سے راضی شفیع الانام

کہ وہ ذکرِ بالا جو مذکور ہے — فوائد سے لاریب پُر نور ہے

ازانجملہ یہ امر از بس عیان — کہ تھے اہلِ فترت مین اہلِ جنان

وہ تھے اہلِ توحیدِ پروردگار — مُصدّقِ نبوّت سے لیل و نہار

اگرچہ نہ اسوقت مین تھا نبی — نبی کی وہ امت مین بیشک سبھی

بصیرت دیا اونکو پروردگار — کہ نورِ نبوّت پہ تھے جان نثار

ز نورِ نبی تھے مُصدّق بجان — لہذا ہوئے جملہ اہلِ جنان

نہین دیکھتا یہ تو قرآن مین — کہ قیدِ اولوا العلم اس شان مین

تو اُسکی یہ برہان مین — تو پڑھ قولِ ربی یہ فرقان مین

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اُولُوا العلم فرمانِ پروردگار — کہ وہ اہلِ فترت جو ہین درنگار

تو ہون اہلِ توحید و اہلِ جنان — وہ ناجی بلاریب جملہ جہان

اُولُوا الایمان اسمین نہ مذکور ہے — کہ ایمان مین یہ قید مسطور ہے

کہ اقرارِ توحیدِ ایزد عیان — بقولِ نبی ہو نہ از فکرِ جان

تو منکر ہوا جو کہ اقرار سے — تو لابد مُعذّب وہ ہو نار سے

کہ تھا شرک و مشرک سے انکو فرار | وہ از اہلِ توحیدِ پروردگار
وہ تھے عاشقِ سیدِ انس و جان | فدا جان و دل سے بصد تن جنان
ولے پیشِ بعثت ازین دارِ زور | روانہ ہوئے سوئے دار السرور
روایت کیا فاکہی نے ضرور | دگر سعد کے ابن اے ذی شعور
زعامر جو ابنِ ربیعہ کا نام | کہ مجھسے کیا زید نے یہ کلام
کہ خالفتُ قومی بلا ابتدا | سبب شرک انکے سے نفرت سدا
کہ کافی مجھے ہے یہ دینِ خلیل | کہ دینِ خلیلی وہ دینِ جلیل
یہ دینِ سماعیل دینِ جمیل ہے | یہ ہے نزدِ ایزد منوّر دلیل
بتوں سے وہ بیزار تھے اہلِ راز | یہی قبلہ اونکا براے نماز
مجھے انتظاری یہ لیل و نہار | کہ ہون خاتم الانبیا آشکار
وہ نسلِ سماعیل سے بیگمان | تو انپر تصدق یہ جان و جنان
ولے یہ نہ زنہار میرا نصیب | کہ دیکھوں مین اس چشم سے وہ حبیب
ولے اونپہ ایمان لایا بجان | کہ تصدیق اونکی سے ہون شادمان
مین لاریب اِس امر پر ہون گواہ | کہ حقّاً وہ یکتا حبیبِ الٰہ
اگر زندگی سے تجھے ہو نصیب | کہ ہو تجکو حاصل جمالِ حبیب
تو میری طرف سے تو کیجو سلام | جنابِ مقدس مین با احترام
کہا عامرِ راوئے نیک نام | کہ جب مین کیا پیشِ خیر الانام
بیان زید کا اور اوسکا سلام | بصد انکساری و با عزِّ تام
تو اِس طور فرمانِ شاہِ کبار | ہوا اُسکے حق مین بسے آشکار

نہ ہی کفر اونکے مین کچھہ اشتباہ ہوئے اہلِ دوزخ وہ روئے سیاہ
کرو فکر کچھہ دل مین ای حاسدین رسولِ خدا کے نہو منکرین
کہ فترت مین لابد بسے مرد مان ز توحید و تصدیق اہلِ جنان
ولے والدینِ شفیعُ الانام عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا و سلام
نہون اہلِ توحید و اہلِ جنان مَعَاذَ اللہ جیسا کہین منکران
تو پھر کیا ہوئی وہ دعائے خلیل دعائے سماعیل نزدِ جلیل
کہ ہو اُمّتِ مُسلمہ سے رسول بُنَیَّ سے لابد وہ اصلِ اصول
خلیلِ خدا نے کیا یہ دعا کہ اے خالقِ مالکِ ہر سرا
رہے کلمۂ طیّبہ مُستدام مِری نسل مین تا بیومِ القیام
یکے بعدِ دیگر وہ مؤمن ضرور ہمیشہ الیٰ وقتِ یومِ النّشور
نہو اُنسے خالی کبھی یہ زمین ز وقتِ خلیلی الیٰ یومِ دین
بھی ہین ذُرّیت جو دعائے خلیل بھی دیگر جو ہی ذُرّیت در دلیل
یُقیمُوا الصّلوٰۃَ جو ہے بیفتور مُصَلّین جملہ وہ ہین بالضرور
تقبّل دُعائی کیا التجا تو مقبول حق نے کیا وہ دعا
سماعیل کی نسل مین وہ ضرور ہوئے مُتّفق اسپہ اہلِ شعور
بھی لابد تقلّبک فی السّاجدین کلامِ الٰہی مین اے منکرین
جو یہ آیتین ہفت مذکور ہین اسی مُدّعا پر یہ پُر نور ہین
کہ آباؤ اجدادِ خیرُ الورا ہمہ اہلِ ایمان بلا اشتبا

خیوری یہی جملہ قرآن ہے

نہ اوس پاس آیا کوئی گر نبی
نہ اُسسے ہوا شرک ظاہر کبھی

شرایع سے دائم وہ غافل رہا
نہ کوئی ہلا اوسکو ماہر سدا

تو اوسکو نہ زنہار ہووے عذاب
کہ فرمانِ حنّان یہ در کتاب

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

ازانجملہ یہ فائدہ ہے عیان
کہ قسّ و دگر جو کہ اہلِ جنان

وہ سب اہلِ فترت سے ہین بیگمان
ہوئے متّفق اسپہ جملہ جہان

یہ ہی اُس مُطابق جو مرقوم ہے
اسی باب سے جو کہ معلوم ہے

کہ خالی نہین یہ زمین زینہار
کبھی سات مُسلم سے ای ہوشیار

وہ ہون اسسے زائد نہین کچھ فتور
ولے اِسسے کم کا نہووے ظہور

بھی ثابت ہوا یہ بلا اِستِرا
کہ خیرُ القرونسے وہ خیرُ الورا

بخاری سے جیسا وہ مذکور ہے
بھی دیگر کُتُب سے وہ مسطور ہے

تو اَظہر منَ الشَّمس اِسسے ہوا
کہ بیشک وہ آبائے خیرُ الورا

مُسلمان وہ اہلِ جنان لاکلام
سلامِ خدا اونپہ لا بد مُدام

نہو یہ تو لازم فسادِ کثیر
نہ پوشیدہ ہرگز یہ نزدِ بصیر

کلامِ خدا و کلامِ رسول
کلامِ صحابہ جو اَہلِ قبول

کلامِ اَئمّہ جو ہین وہ فحول
قیاس جلی جسپہ اہلِ وصول

یہ ہین چار اَحکامِ دین کے اصول
ہوئے متّفق اسپہ اہلِ نقول

تو اِنکارِ ایمانِ اصلِ رسول
جو ہین درحقیقت وہ اصلِ اصول

یہ لاریب اِنکارِ اَربعہ اصول
تو مُرتد ہین مُنکرانِ جہول

کہ ہے آمنہ مادرِ مصطفٰے
درودِ خدا اونپہ باصد صفا

جو اِس نامِ نامی مین اسرار ہین
تو اُنسے محبین سرشار ہین

ازانجملہ یہ ہے کہ وہ در امان
ہمہ عیب سے نزدِ اہلِ دلان

دیا اَمن اونکو خدائے جہان
تو اُنسے ہوا اَمنِ اُمت عیان

جو تھا کنزِ مخفی سے اَمن و امان
وہی آمنہ کا ہوا جانِ جان

نہ با اَمن گر آمنہ کا وجود
کہ جسّے ہوئی جملہ خلقت کی جود

تو اجماعِ ضدّین ہوتا ضرور
یہ مخفی نہین نزدِ اہلِ شعور

کہ جس تن مین لابد حبیبِ خدا
جو ہین رحمتِ اہلِ ارض و سما

مَعَاذَ اللہ ہو وہ تنِ اہلِ نار
نہو اُسپہ رحمت خدا کی نثار

تو بے اَمن با اَمن ہو ایک جا
نہ یہ لائقِ شانِ خیرُ الورا

کہ بے اَمن تن مین رہے اَمنِ جان
وہ اَمنِ امان وہ اَمنِ جنان

وہ ایمان بنا اَمن سے بیگمان
یہ ہے اصل وہ شاخ نزدِ مہان

بھی آمن سے مومن نہ ہین فتور
ہوئی مومنہ آمنہ سے ضرور

نہو آمنہ آمنہ از عقاب
تو اُمت نہو مومنہ از عذاب

قال فی بدیع المثال ومنیع المنال ان الایمان افعال من الامن ضد الخوف یتعدّی الی مفعول واحد وبالهمزة الی مفعولین تقول آمنت زیداً عمروًا بمعنی جعلته آمنًا منه ثم یستعمل فی التصدیق مجازًا لغویًا لاستلزامه ما هو معناه فانك اذا صدّقت احدًا آمنته من التکذیب فی ذلك التصدیق انتهی قال فی روح البیان وغیره من زبر اهل الاتقان ان الامن طمانیة النفس وزوال الخوف والایمان هو ضد التخویف کما فی قوله تعالٰی وآمنهم من خوف والتصدیق بالقلب لان المصدّق

کہ تنزیہ ربی یہ ایمان ہے

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی اٰبَآئِہٖ وَاَبْنَآئِہٖ السَّابِقِیْنَ الصَّادِقِیْنَ ؞ ؞

درودِ الٰہ بر حبیبِ خدا ۔۔۔ بھی اونپر جو آبائے خیر الورا
بھی آلِ نبی پر الی یوم دین ۔۔۔ کہ لاریب یہ جملہ ہین سابقین

وصل نہم اس بیان مین اے نیکنام ؛ کہ والدۂ ماجدۂ جنابِ سید الرسلِ العظام ؛ علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی السلام نزدِ ائمۂ اصحابِ سنتہ مومنہ ہین علی الدوام ؛ اور اس بیان مین کہ اونکا وجودِ پرجود نعمتِ عظیمہ رحمتِ فخیمہ ہے لاکلام ؛ اور اس وصل مین وہ بعض اشعار پر اسرار ہین جو آپنے وقت انتقال اونکو انشا فرمایا ؛ اور اونمین بیانِ حقیتِ دین اسلام اور مذمتِ پرستشِ اصنام اور بعثتِ سید الانام اظہار مین آیا ؛ اور ذکر گریۂ جنیان اوس عصمت دثار عفت شعار کے انتقال پر ؛ اور سماعتِ ابیاتِ مرثیات اوس مرحومہ کے انتقالِ پرملال پر رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا ؛

دلا کر بیان کچھہ بمدحِ حبیب ۔۔۔ کہ ہو آپسے شاید ہدایت نصیب
اوسے جو کہ ہے منکرِ مصطفا ۔۔۔ جہالت ضلالت سے وہ پرجفا
حسد کی حرارت سے ہو وہ حریق ۔۔۔ وہ بحرِ غوایت مین ہے ازبس غریق
خدایا اوسے بخش سمعِ قبول ۔۔۔ سنے حق نہ زنہار ہو وہ ملول

کہا اوسکو بیتی خدا ایکبار — کہ ہو پاک بہر طواف کبار
کہا اسکو یا عبدی ہفتاد بار — یہ ہے مسکن ذات پروردگار
وہی خانہ برّ ابرار ہے — یہی خانہ سرّ اسرار ہے
وہی خانہ ہے کعبۂ اتقیا — یہی خانہ ہے کعبۂ کبریا
جہان مصطفا ہو وہانپر خدا — جہانپر خدا ہے وہان مصطفا
خدا مصطفا سے نہووے جدا — جدا مجتبےٰ سے نہووے خدا
توکیونکر نہو مسکن مصطفا — فضیلت مین برتر ز عرش علا
وہ کعبے سے افضل بلا اشتبا — کہ لاریب ہے وہ مطاف خدا
یہان مصطفا اور خود وہ خدا — وہان کعبہ و عرش جو خاک پا
یہی اسکی اظہر دلیل مبین — کہ شرف المکان بشرف المکین
ہوئی شرف کعبہ و عرش برین — زپائے حبیبی شہ مرسلین

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ الآية

قال فی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية قوله تعالى وَاَنْتَ حِلٌّ هو من الحلول ضد الظعن يعنی من الاقامة ضد الارتحال فالله سبحانه قيد الاقسام بحلوله صلى الله عليه وسلم فيه اظهارًا لفضيلته واشعارًا بان شرف المكان باهله قال الشارح الزرقانی عليه الرضوان الربانی اقام البلد الظاهر مقام المضمر فلم يقل وانت حل به استعظامًا لحلوله فيه فالمعنی اقسم بهذا البلد والحال انك مقيم به فالاقسام به لشرفك وعظمتك عندی قال فی المواهب هذا متضمن للقسم ببلده صلى الله عليه وسلم ولا يخفی ما فيه من زيادة التعظيم حيث اقسم بقيد كونه فيه دفعًا للتوهم بان المكان اشرف وان شرفه

یومن المصدق ای یجعله آمنا من التکذیب المومن یومن نفسه من العذاب والله تعالی مومن لانه یومن عباده من عذابه فضلاً انتہی ملخصاً قال فی الصراح امن امانے ہمی یقال امنت فانا آمن ای ایمان بے بیم گردانیدن و گرویدن و مومن یکے از نامہائی خدائے عزوجل آمن کنندہ و گروندہ بخدا تعالے انتہی ولله در العلامه الدمیاطی رحمه الله العلام حیث قال فی ابویه علیه الصلوة والسلام شعر

اَللهُ اَحیَا لِلنَّبِیِّ اَبَاهُ رِلِلْ ؛ اِیْمَانِ وَالْاُمَّ الْاَمِیْنَةَ آمِنَه
فَهُمَا غَدَا اَمِنْ اٰلِهٖ مَعْ صَحْبِهٖ فِیْ فِرْقَةٍ مِّنْ خَوْفِ نَارٍ آمِنَه

کہ جس تن مین نام نبی کا قرار تو ہونا ہے دوزخ کو اُسسے فرار
ہوا اِسم سے نار کو جب فرار تو نزد مسمّٰی اوسے کب قرار
نہین بلکہ یہ اِعتقادِ عظام اسی پر وہ فقہائے اُمت تمام
کہ جس جائے خود رحمتِ عالمین وہ ہی مسکن سید المرسلین
تولا بد وہ افضل ز عرش برین اگرچہ وہ مسکن ز فرش زمین
وہ مسکن جو افضل ز عرشِ عظیم کہ ہین اوسمین ساکن رؤف رحیم
وہ نور خدائی وہ نور قدیم وصیفِ خدا وہ بخلقِ عظیم
تو کیونکر نہ افضل ز عرش عظیم وہ شکمے کہ جسمین رسولِ کریم
یہ شکم برین و وہ فرشِ زمین بسے فرق اِن دو مین ای دوربین
اسی طور سے مسکنِ مصطفا بھی ہے کعبے سے افضل بلا اِمترا
یہ ہے کعبۂ خلیل و وہ ہے کعبۂ جلیل وہ ساجد یہ ہے مسجود ربّ الخلیل
کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل کیا اِسکی تخمیر بیشک جلیل

قال الله تعالیٰ حق آدم اسفنا خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا هکذا فی التحریر والتحبیر

حتی علی العرش والکعبة المنیفة وان الخلاف فیما عداه وقد نقل عن العلامة ابن عقیل رحمه الله الجلیل ایضا ان تلک البقعة افضل من العرش وقد وافقه السادة البکریون علی ذلک وصرح التاج الفاکهی بتفضیل الارض علی السموات لحلوله صلی الله علیه وسلم بها هذا ملخصا فی نجم المبین والله یهدی به المتقین

لہذا یہ فرمانِ پروردگار — کہ اے باعثِ خلقِ ہر نور و نار
جو انکار از منکرِ نابکار — سیہ روئے بدخوئے بے اعتبار
وہ باطل وہ عاطل وہ ہے پر ضلال — تو ہے دیکہ اُسّے جو اسکا خیال
قسم مجکو اس شہر کی ای رسول — کہ جسمین کیا تونے لابد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا بہرا ہیں — یہ ہے آمنا وسّے اے نازنین
جو ہے خاکِ نعلینِ خیر الوریٰ — قسم کہائے اوسکی وہ ربّ السما
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا — کہ دائم قسم کہائے تیری خدا
بعمرِ نبی ہے اس حبیب — نہ ہی ہمین تعظیم ایسی نصیب
کہ جسطرح یا خاکِ نعلین سے — کہ نعلین افضل زکونین ہی
لہذا قسم کہائے ربّ العلا — بخاکِ کفِ پائے خیر الوریٰ
جو ہے خونِ آمنہ پہ آمان — وہ ہی خوشہ چین اُسّے در دو جہان
جو قدمین تیرے ہے حرمین ہین — وہ دونو جہانمین شریفین ہین
ملا تیرے قدمون سے انکو نصیب — ہو الکعب کعبہ زکعبت کعیب
صفا کو دیا تونے صدہا صفا — بہی تیری مروّت سے مروہ ہوا
جو ہی چاہ زمزم ہین تیری وہ چاہ — تو وہ چاہ تیری ہے اہلِ چاہ

صلی اللہ علیہ وسلم مکتسبٌ منہ وقد روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت وامی لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان اقسم بتراب قدمیک
فقال لا اقسم بھذا البلد وھذا القسم ادخل فی تعظیمہ من القسم بذاتہ وبحیاتہ صلی اللہ
علیہ وسلم انتہی قال فی التحبیر وروح البیان وغیرھما من زبر اھل الاتقان لاشک ان
الکعبۃ عند اھل الحقیقۃ اشارۃ الی مرتبہ الذات الاحدیۃ وھی قد تجلت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع اسمائہا وصفاتہا فکانت الکعبۃ صورۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والحجر الاسود صورۃ یدہ الکریمۃ واما حقیقۃ سر الکعبۃ فذاتہ الشریفۃ ویمینہ
المبارکۃ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ھنا نعرف ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ
وکذا یدہ اولی من الحجر الاسود ولما انتقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی دار البقاء خلفہ
ورثتہ بعدہ فہم مظاھر ھذین السرین فلابد من تقبیل الحجر فی الشریعۃ ومن تقبیل
ید الانسان الکامل فانہ المبایعۃ الحقیقیۃ وھی عین المبایعۃ مع اللہ ورسولہ ولہ
قال علیہ الصلوۃ والسلام ان للہ عبادا تطوف بہم الکعبۃ قال فی البحر عن عدۃ الفتاوی
ان الکعبۃ اذا رفعت عن مکانہا لاصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلوۃ الی
ارضہا وھکذا فی التتارخانیۃ والفتاوی العتابیۃ وشرح الوھبانیۃ وغیرھا من الزبر
الدینیۃ وقد قال اللہ تبارک وتعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ
فوق ایدیہم ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
قال فی المنسک المتوسط والمسلک المتقسط والدر المختار وغیرھا من زبر الکبار ما ضم
اعضاءہ الشریفۃ فہو افضل بقاع الارض بالاجماع حتی من الکعبۃ والعرش ایضا
فقد نقل القاضی عیاض رحمہ اللہ وغیرہ الاجماع علی تفضیل ما ضم الاعضاء الشریفۃ

خیوری محمد کی تجکو قسم
زکشفِ حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر ہین اُسسے وہ سرِّ خدا — خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا
محمد حقیقت مین سرِّ قدم — قدم کی قسم ہے یہ سرِّ قسم
جو ہی دستِ محبوبِ خیر الورا — یداللہ وہی ہے بلا اشتبا
جو ہی عکس اونکا وہ یمن الانام — کہین حجرِ اسود اُسے خاص و عام
وہ یاقوت مرجان دُرِ شاہوار — جو از کنزِ احدیّتِ کردگار
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار — یہی انکے لائق یہی افتخار
یہی ایک مقصود از کائنات — یہی ذاتِ یکتا وہ جملہ صفات
گدایانِ احمد جو در کائنات — ملا بعض کو اُنسے کچھہ جواہرات
خزینہ ہوا اونکا سینہ ز نور — لالیئے اسرار سے پُر سرور
گدائی سے اونکو یہ شاہی نصیب — جو شاہِ جہان وہ گدائے حبیب
ہوئے جبکہ وہ اہلِ دُرِّ یتیم — تو رُتبے ہین وہ فوقِ عرشِ عظیم
اگرچہ وہ کعبہ مطافِ کبار — ولے اونکا طائف وہ لیل و نہار
ہمہ حجرِ اسود کو چومین مدام — یہ چومے قدم اونکا با احترام
وہ قبلہ نما بہرِ قبلہ ضرور — مطافِ الٰہی وہ سرِّ سرور
جو ہے دید اونکی وہ دیدِ خدا — خدا دید اونکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہین دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہین وہ دیدۂ خدا

نہوتا وہان آمنہ کا ظہور | نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور
تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل | کہ یہ شہر ہو آمنا اے جلیل
نہ اُسطرف ہوتا وہ شدّ الرحال | نہ جاتے اُسیطرف لاکھون رجال
نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان | چہ جائیکہ ہو شہرِ دارُ الامان
نہوتا مدینہ وہ ہجرت کی جا | نہوتا وہان روضۂ مصطفا
تو ہوتا نہ وہ منظرِ کردگار | نہوتے ملائک وہان جان نثار
جو ہی جائے روضہ ز فرشِ زمین | نہوتی وہ افضل ز عرش برین
جو ہے خاکِ پاکِ مدینہ حبیب | وہ کاملِ شفا ہے اگر ہو نصیب
وہ کُحلُ البصیرت برائے ضریر | وہ کُحلُ الجواہر برائے بصیر
دوائے دلِ دردمندان سدا | وہی جملہ امراض کی ہے شفا
وہ تیرے قدم سے مُشرّف مکان | کہ ہے لامکان مین قدم کا نشان
نہ تجکو کسی چیز سے افتخار | ولے اُسسے جو لامکان مین نگار
وہ فرمائے اِسطور سے دمبدم | کہ با خاکِ پائے تو مارا قسم
یہ حبِّ الٰہی کا ہے اقتضا | کہ ہون قائلین اہلِ ارض و سما
کہ جو خاک پائے حبیبِ خدا | اوسیکی قسم کھائے ربُّ الورا
وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا | یہی سرّ اوسکا یہ سرِّ خدا
اسی سرّ کو ساجدین کا سجود | یہی سرّ مسجودِ جملہ وجود
خدا کو اوسی خاکِ پا کی قسم | حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم
نہ ماہر کوئی اسسے اہلِ حکم | یہ کسکی قسم کیا وہ سرِّ قسم

یہ وہ ابن سردارِ عالی ہمم / کہ جملہ سیادت کا جنبر ختم ہے
توئی سرِّ اسرار نورُ البصر / تو مبعوث ہی سوئے جنّ و بشر
توئی ہے رسولِ خدا لا کلام / تو لاریب یکتا نبیِّ الانام
کہ ہی تیرا مبعث وہ بیتُ الحرام / وہ ہو بعث تیرے سے عالیمقام
جو تحقیقِ اسلام و دینِ خدا / تو زندہ کرے اوسکو بینَ الوریٰ
جو دینِ خلیلِ خدائے انام / وہ ہے خیر دین نزدِ جملہ عظام
تو زندہ کرے اسکو بے اشتباہ / توئی خیر دین کی ہمیشہ پناہ
کیا تجکو یہ حکم پروردگار / کہ ایسا نہ کیجو تو زنہار کار
کہ جسے موالات ہو آشکار / بتون بت پرستونکی اہی نامدار
کیا بت پرستی سے تجکو نہی / کہ یہ دینِ اسلام لابد یہی ہے

ثم قالت کل حیٍّ میت وکل جدید بال وکل کبیر یفنی وانا میت وذکری باقٍ وقد ترکت خیرا وولدت طهرا ثم رحلت من الدنیا رضی الله عنها فکنّا نسمع نوح الجن علیها فحفظنا من ذلک ابیاتا وهی هذه

کیا بعد ابیات ایسا بیان / کہ ہر ایک زندہ پہ مرگ عیان
کلان خورد جو کچھ ہوا ہی پدید / وہ ہر ایک نابود ہو [؟] رشید
تو دنیا سے میرا ابھی ہو انتقال / سوئے دارِ برزخ بلا قیل و قال
ولیکن رہے ہے ذکر میرا مدام / بصد خیر و خوبی بصد احترام
کہ دنیا مین ہی ذاتِ خیر الانام / ہوئے پاک پیدا وہ عالی مقام
یہی ذکر اونکا یہ آخر کلام / کہ ابنی حبیبِ خدائے انام

روی ابو نعیم فی دلائل النبوۃ من طریق محمد الزهری عن اسما بنت رهم یعنی ام سماعة عن امها رضی الله عنهما انها قالت شهدت آمنة رضی الله عنها ام النبی صلی الله علیه وسلم فی علتها التی رحلت بها عن الدنیا رضی الله عنها وسیدنا محمد صلی الله علیه وسلم غلام عند راسها له خمس سنین فنظرت امه الی وجهه ثم قالت ؎

جو حافظ محدث وہ بو نعیم
وہ روشن مناقب نہ کچھ اُن میں غیم

نبوت کے جو ہین دلائل عیان
تو اوسمین وہ راوی ہوئے بیگمان

کہ اسماے بنت رہم ایجوان
وہ از مادر خویش ناقل چنان

کہ وہ آمنہ مادر مصطفا
ہوا اونسے لاریب راضی خدا

ہوئی جبکہ آمادہ وہ خوشخصال
کہ دنیا سے لابد کرے انتقال

تو ہماخر مین اس مرض مین باتب
تو دیکھا ہین سطوہ احوال سب

کہ اوسوقت ہین وہ حبیب احد
کھڑے نزد مادر وہ چون سروقد

تن نازنین انکا چون زر گنج
منور وہ در درج سالانہ پنج

تو مادر نے کی اونکے رخ پر نظر
تو دیکھا وہ استادہ رشک قمر

تو فرماے اوسوقت ابیات چند
ازانجملہ یہ بادل دردمند

بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ مِنْ غُلَامٍ
يَا ابْنَ الَّذِي مِنْ حَوْمَةِ الْحِمَامِ

فَانْتَ مَبْعُوثٌ اِلَى الْاَنَامِ
تُبْعَثُ فِي الْحِلِّ وَفِي الْحَرَامِ

تُبْعَثُ لِلتَّحْقِيقِ وَالْاِسْلَامِ
دِيْنِ اَبِيكَ الْبَرِّ اِبْرَاهَامِ

وَاللّٰهُ يَنْهَاكَ عَنِ الْاَصْنَامِ
اَنْ لَّا تُوَالِيهَا مَعَ الْاَقْوَامِ

کہ کہدیا مجکو رب السما
کہ پیدا ہوا مجھسے خیر الورا

درودِ خدا بر شہ انس و جان | بھی بر مادر و پدر آن نورِ جان
کرو دل مین انصاف ای منکرین | نہو تم جہالت سے مُتعسّفین
کہو کیا وہ توحید پروردگار | کہ ہون بندگان جسّے ایمان شعار
نہ توحید سے گر خبردار ہو | نہ ایمان سے کچھ حظ بردار ہو
تو سن لو بیان اوسکا تم آشکار | اسی پر ہوئے متفق سب کبار
کہ تصدیق دل سے یہ اقرار ہو | نہ اسکے سوا عکس کچھ کار ہو
کہ ہے وحدہٗ خالقِ نور و نار | مُنزّہ وہ شرکت سے پروردگار
عبادت کے لائق وہ معبود ہے | نہ کوئی سوا اوسکے مسجود ہے
صنم اور جو کچھ عدم سے وجود | عبادت کے لائق نہ ہرگز وہ بود
جو سجدہ عبادت وہ مخصوص ہے | خدا کے لیئے ہی وہ منصوص ہے
وہ جملہ شرایع جو دینِ خدا | وہ ہین جملہ برحق بلا اشتبا
نبی جملہ مقبولِ پروردگار | دل و جان سے ہو انپہ اُمت نثار
یہ مضمون جملہ جو توحید ہی | اسیکی حقیقت وہ تجرید ہے
یہی آمنہ ماجدہ کی مقال | اسی پر وہ قائم رہی اُنکا حال
نہ اِسکے سوا اُنسے کچھ آشکار | کہ ہو بت جسے توحید مین اِضطرار
کیا اسمِ ذاتی کا اوّل بیان | کہ معبود برحق وہ ہی بیگمان
کہا بارک اللہ سے فی ضرور | کہ جسسے ہویدا ہوا نورِ نور
یہ برکت دیا مجکو ربُّ الانام | وہی ہی تبارک تعالیٰ مدام
کہا بعد اسکے بصدقِ جنان | جو تھا اونکو معلوم حقُّ العیان

تو پھر طوطیٔ روح باصد خرام | خراماں ہوئی سوئے دار السّلام
تو راضی ہوا اُس سے پروردگار | رضائے خدا اُنپہ دائم نثار
کیا راوی نے دگر یہ بیان | کہ ہمنے سُنا گریۂ جنّیان
وہ پڑھتے یہ ابیات گریہ کنان | وہ بی بی پہ نالان بسوزِ جنان

نَبکی لِفَتَاۃَ البَرّۃَ الاَمِینَہ | ذَاتَ الجَمَالِ لِعِفَّۃِ الرَّزِینَہ
زَوجَۃَ عَبدِ اللّٰہِ وَالقَرِینَہ | اُمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ذِی السَّکِینَہ
وَصَاحِبَ المِنبَرِ بِالمَدِینَہ | صَارَت لَدیٰ حَضرَتِہَا رَہِینَہ
فَکُلُّنَا وَالِہَۃٌ حَزِینَہ | نَبکِیکِ لِلعُقلَۃِ وَالمَسکِینَہ

نہ کیونکر کرین گریہ ہم زار زار | نہ کیونکر یہ سوزِ دلِ پُر فگار
کہ وہ آمنہ جو امانت شعار | ہوئی ناقلہ سوئے دار القرار
تو اوسنے جوانی مین چھوڑا یہ دار | جوان بخت بَرّہ بسے نامدار
وہ بحرِ فتوّت وسے بے کنار | وہ کانِ مروّت ولے بے شمار
وہ شمع جمالِ حقیقت دثار | تو عفّت چو پروانہ اونپر نثار
وہ ہے زوج عبد اللہ باصد وقار | وہ بیشک بسے مونسۂ غمگسار
وہ اُمِّ نبی معدنِ افتخار | وہ بحرِ سکینہ زپروردگار
وہ منبر مدینہ مین جو مشکبار | وہ عرش برین جسپہ دائم نثار
تو وہ مسکنِ خانۂ نور و نار | وہ جائے خطیبِ خدا آشکار
تو ہم جملہ حیران حزینان فگار | نہ کیونکر کرین گریۂ لیل و نہار
پناہِ ضعیفان وہ ابرِ بہار | وہ بحرِ حیا رحمتِ کردگار

نہین واللہ یہ بخت بیدار ہے
تو سرشار ہے یا کہ ہشیار ہے
تو دال محمد پہ سردار ہے
یہی وال دین تاج دیندار ہے
اسی معصیت سے تو سرشار ہے
تو سرکار اپنے پہ سردار ہے
تو کیونکر گنہ کی یہ گفتار ہے
اسی سے ہمہ خیر اخیار ہے

خیوری یہان سر اسرار ہے
تو کہہ جو سزاوار اظہار ہے

جو مذکور ہے آمنہ سے بیان
وہ سب منکشف انپہ تہا بیگمان
کہ در اشتہر حمل خیر البشر
بھی وقت تولد بین از چشم سر
جو دیکھا سنا اوسنے تہا علم تام
کہ لاریب ہین یہ شفیع الانام
کہ حقا یہ ارہاص بے التباس
نبوت کا لاریب ہے یہ اساس
صفی اللہ ادریس و نوح و خلیل
سماعیل و موسی کلیم جلیل
بھی داؤد پسر شہ سلیمان شاہ
بھی عیسی یہ سب آئے تھے مہ بماہ
بشارت دیا سبنے اس طور پر
کہ تو حاملہ ہے بہ خیر البشر
خدا کی امانت سے تو حاملہ
خدا کی دیانت تجھے شاملہ
یہ وہ ذات ہی رحمت عالمین
ملائک نہ اسکے ہوئے حاملین
اوٹھایا ملائک نے عرش عظیم
کہ ہی اعظم خلق وہ بس جسیم
ولے عاجزین ہین ز خلق عظیم
کہ ہی صاحب خلق نور قدیم
توئی مسکن سید المرسلین
شدہ عرش پیش تو فرش زمین
وہ ہو تجھسے پیدا جو نور خدا
خدا جسسے پیدا. بلا امترا

کہ لابد تو مبعوثِ مختار ہے | نہ تیری رسالت مین اِنکار ہے
جو دینِ خلیلی وہ گلزار ہے | تو تُو اوسکا باران مدرار ہے
خدا بُت پرستی سے بیزار ہے | وہ توحیدِ یکتا سے مختار ہے
یہی دین تیرا سزاوار ہے | تو نورِ خدا نورِ انوار ہے
جو ہر زندہ کو موت درکار ہے | تو دنیا سے دل رخت بردار ہے
فنا و محن کا جو یہ دار ہے | تو لاریب دل آہین بردار ہے
وہی دارِ باقی بقا دار ہے | ولے بارِ فرقت گران بار ہے
کہ تیری جدائی جو خونخوار ہے | تو دیدہ ازان خونِ دل بار ہے
ولے فرحتِ دل یہ صد بار ہے | کہ دنیا مین تو خیرِ اخیار ہے
تو دنیا مین جب کا ین اظہار ہے | تو میرا یہان ذکر و اذکار ہے
جو دلبند فرزند مختار ہے | تو مان باپ کا نورِ ابصار ہے
جو یہ نورِ انوارِ ابصار ہے | تو کب ظلمتِ غم سے ابتار ہے

خیوری یہ ربی جو غمخوار ہے
تو کیونکر نہ غمخوار و پُر زار ہے

وہ میرا جو دنیا مین دلدار ہے | تو عقبےٰ مین وہ نار گلزار ہے
جو دل دیدِ ربی مین سرشار ہے | تو کیا دیدِ رب اوسکو درکار ہے
کہ دیدہ خدا کا وہ دیدار ہے | خدا اوسکے دیدہ کا نظار ہے
جو دیدارِ محبوب دلدار ہے | تو دیدِ محب اوسکا دیدار ہے
دلا اِسلئے کیا تو گنہگار ہے | گنہ کی یہ تیری جو گفتار ہے

بتون کی پرستش سے بیزار تھے | وہ توحیدِ ایزد مین سرشار تھے
تو کس طور ماہر نہون والدین | حبیبِ خدا جنکے ہین نورِ عین
جو اِس شمع پر انبیائے کبار | ہمیشہ فدا تھے وہ پروانہ وار
تو دائم مُبَشّر وہ لیل و نہار | کہ ہون اُنسے محبوبِ حق آشکار
سوا اِسکے دیگر بسے بیّنات | وہ لاریب اِرہاص از معجزات
ازانجملہ ظاہر ہوا اُنسے نور | ہوئے جبکہ پیدا وہ سرِّ ظہور
تو ظاہر ہوئے شام کے سب قصور | اوسی نور سے آئینہ ازذی شعور
ہمہ انبیا کی جو تھین اُمّہات | تو اونپر بھی ہوتے عیان بیّنات
ولے وہ طفیلی یہ ہین بس اصیل | کہان یہ حبیب و کہان وہ خلیل
نہ کفار ہین مظہرِ معجزات | نہ ہین مشرکان مظہرِ بیّنات
جو ہین معجزاتِ ہمہ انبیا | جو ہین وہ کراماتِ سب اولیا
وہ ہین اصل یہ شاخ بے اِمترا | وہ آیات ہین بیّناتِ خدا
تو مشروط اونکے مظاہر مدام | کہ ہون اہلِ توحیدِ ربّ الانام
وہ نورِ نبوّت پہ ہون جان نثار | نبی پر فدا ہون وہ پروانہ وار
نہ قائل اگر اسکے ہون منکرین | تو وہ عبدِ فرعون ہین بالیقین
وہ فرعون کی آل ہین بیگمان | وہ دعوائے فرعون پہ ہر زمان
خوارق جو فرعون کے درجہان | وہ اَظہر مِنَ الشّمس نزدِ مہان
ازانجملہ اِجرائے دریائے نیل | ہوا اوسکا محکوم وہ سے نیل
وہ فرعون جب اُسکا طالب ہوا | تو حسبُ الطّلب اوسپہ غالب ہوا

تو رکھ نام اوسکا جو نامِ خدا
خدائی کا ہے نام اُس سے سدا

وہ نامِ خدا ہے وہ کامِ خدا
مرامِ خدا اوسپہ تھا نہا فدا

محمد جو محمودِ پروردگار
خدا اونکا حامد وہ محمود کار

فدا اونکے قدمونپہ جبریل ہی
ثنائے خدا اونکی تبجیل ہے

مُنزّہ بھی ادراک سے اُنکی شان
وہ شانِ خدا اونکا ہی یہ نشان

خُبُوری جو مطلق نشان ہی وہ شان
تو کب درک ہو لامکان در مکان

جو اوسوقت مین جملہ اہلِ کتاب
بیان اونکا سطور بے ارتیاب

کہ ہون خاتم الانبیا عنقریب
جو لاریب ہین وہ خدا کے حبیب

نسب بھی حسب سے وہ ماہر تمام
بھی اَخلاق و اَشفاق سی لاکلام

کہ ہون ابنِ عبداللہ خیر الانام
پسر آمنہ کے وہ عالی مقام

زمان و مکان اُنکا مشہور تہا
سماوی کتابون سے مذکور تھا

جو شقّ و سطیحا بڑے کاہنان
بلاغت مین یکتا فصیح اللسان

وہ تھی مخبرِ حالِ خیر الورا
یہی ذکر تھا اونکا صبح و مسا

بھی اظہر من الشمس تھا یہ بیان
ز اَخبارِ متواترہ جنّیان

جو اہلِ سیر اہلِ تفسیر ہین
محدّث جو اَز بس بخاریہ ہین

یہ سب متفق اسپہ ہین یکسان
کہ مذکور وہ ذکر تھا سب عیان

عرب اوس سے ماہر بصد اہتمام
شب و روز ہر جا پہ تہا وہ کلام

لہذا عرب مین بسے خاص و عام
ہمیشہ موحّد وہ تھے نیک نام

نہ شیطان کا ہی دخل بر مصطفا ۔ وہ معصوم واللہ بصدق وصفا

کہ اونکی بلاریب شانِ عظیم ۔ وہ شانِ خدا ہے وہ شانِ قدیم

اسیطور دیگر بیانِ فخیم ۔ بشانِ حبیبِ خدائے کریم

کیا والدہ ماجدہ سنے عیان ۔ کہ ممکن نہ تفصیل اوسکی یہان

کہ تھین معتقد دلسے بے اِمترا ۔ کہ لابد محمد حبیب خدا

ہوا درد زِہ اونپہ جب آشکار ۔ تو کی اِلتجا سوئے پروردگار

توفی الفور بھیجا خدائے جہان ۔ کثیرہ جماعت ز حورِ حسان

دگر مریم و آسیہ بیگمان ۔ ہوا حسن اونکے سے روشن مکان

وہ سب خدمتِ آمنہ سے ضرور ۔ مشرّف ہوئین بادلِ پر سرور

وہ اس شرف سے در زمین آسمان ۔ ذوات المفاخر ہیں شادمان

وہ دونو ز ازواجِ خیر الورا ۔ بروزِ قیامت بلا اِمترا

کرین اُنکی خدمت وہ حورِ حسان ۔ بھی مریم دگر آسیہ بیگمان

تو کسطور اُمّ حبیبِ خدا ۔ نہو مومنہ آمنہ از خطا

یہ اونکی کرامت بصد بیّنات ۔ یہ لاریب ارہاص از معجزات

جو منکر ہوا اونکے ایمان کا ۔ وہ منکر اَحادیث و قرآن کا

خبوری حقیقت مین حق رہنما
رسولونپہ ابلاغ امرِ خدا

اگر اوسکی تفصیل منظور ہے ۔ تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے

ولے مختصر اوسکا ہی یہ بیان ۔ کرین غور اسمین جو ہین منصفان

وہ جسطور کہتا کہ جریان ہو ۔ اُسیطور کرتا بھی سریان و
خوارق جو دجالسے ہون عیان ۔ خدائی کا دعوی اگر ہے وہ بیان
تو وہ مکر و کیدِ خدائے عظیم ۔ اسی سے معذّب وہ اہلِ جحیم
نہ ہو وہ کرامت نہ از معجزات ۔ یہ اَظہر مِنَ الشّمس بِالبیّنات
کہ مشروط اِندو مین ایمان ہے ۔ اسی شرطِ ایمان سے فُرقان ہے
نہ اِن دو مین گر شرطِ ایمان ہو ۔ تو کب فرق در حقّ و بطلان ہو
تو بیکار لاریب ہون معجزات ۔ نہ کچھ فائدہ انسے در کائنات
نہ اس شرط کا ہو اگر اعتقاد ۔ تو مومن نہ دنیا مین بین العباد
تو اظہر ہوا اُسّے نزدِ فہام ۔ کہ تھین آمنہ مومنہ لا کلام
کرامات و ارہاص از معجزات ۔ ہوئے اونسے ظاہر وہ بالبینات
اسیطور دیگر جو ہین اُمّہات ۔ ہمہ انبیا کی وہ سب طاہرات
ہمہ شرک سے پاک وہ مومنات ۔ ہوئے متفق اسپہ جملہ ثقات
جو ہے مُرضعہ شافع المذنبین ۔ حلیمہ وہ ہین مومنہ بالیقین
وہ نزدیک اُمِّ شفیع الانام ۔ حبیبی کو لائی بصد احترام
تو ظاہر کیا آپ کا جملہ حال ۔ بہ پیشِ ہمان آمنہ خوشخصال
کہ صدرِ جنابِ شفیع الورا ۔ ہوا شق اسطور بے امترا
عجیبہ غریبہ جو دیکھا عیان ۔ ز حالاتِ آن سیدالنس و جان
کیا جملہ ظاہر بطرزِ عجیب ۔ ہوا پھر یہ فرمانِ اُمّ حبیب
کہ ہرگز نہو اُسّے تم خائفین ۔ کہ اونپر نہ دخلِ رجیمِ لعین

غیرھا من ذلک الشان معروبہ خوارق العادات والارھاص من المعجزات فکانت مصدقۃ بانہ رسول الی جمیع الکائنات صاحب الشان العظیم حبیب ربّ البریات علیہ وعلیہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات فلھذا قالت لحلیمۃ السعدیۃ رضی اللہ عنہا بالالطاف الخفیّہ حین جاءت بسیّد المرسلین العظام وذکرت حقیقۃ شق صدرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخشیتما علیہ الشیطان کلا واللہ ماللشیطان علیہ سبیل وانہ لکائن لابنی ھذا شان عظیم وکلمات اخر من ھذا النمط وقد تحقق بروایۃ الثقات عند ارباب الدرایات ان فی الشھر الاول من حمل تلک الطاھرۃ امّ ذی المعجزات القاھرۃ اتاھا فی المنام سیدنا آدم واعلمھا انھا حملت باجل العالم :: وفی الشھر الثانی اتاھا فی المنام سیدنا ادریس واخبرھا بفخر حبیب اللہ وقدرہ النفیس وفی الشھر الثالث اتاھا فی المنام سیدنا نوح :: وقال لھا انک قد حملت بصاحب النصر والفتوح وفی الشھر الرابع اتاھا فی المنام سیّدنا ابراھیم الخلیل :: وذکر لھا فضل سیّدنا محمد الملک الجلیل وفی الشھر الخامس اتاھا فی المنام سیّدنا اسماعیل :: وبشرھا بان ابنھا محمد وحی اللہ بغایۃ التبجیل وفی الشھر السادس اتاھا فی المنام سیّدنا موسیٰ الکلیم :: واعلمھا برفعۃ الحبیب وخُلقہ العظیم وفی الشھر السابع اتاھا فی المنام سیّدنا داؤد واعلمھا بانھا حملت بصاحب المقام المحمود :: والحوض المورود واللواء المعقود :: وغایۃ السماحۃ والجود وفی الشھر الثامن اتاھا فی المنام سیّدنا سلیمان :: واخبرھا بانھا حملت بسیّد الانس والجان وفی الشھر التاسع اتاھا فی المنام سیدنا عیسیٰ المسیح وقال لھا انک خصصت بمظھر الدین الملیح واللسان الفصیح وکل واحد من تلک الانبیاء الکرام

قال فی الفوائد البارزة والکامنة فی النعم الظاهرة والباطنة وشرح المواهب
للعلامة الزرقانی وشرح الفهامة ابن محمود الزیدانی ومنهل الصفا فی
خصائص المصطفی علیه الصلوة والثناء ان مقال سیدتنا آمنة رضی الله عنها
صریح فی انها موحدة اذ ذکرت بعث ابنها بالاسلام من عند الله الملک العلام
ونهیه عن عبادة الاصنام والموالاة مع المشرکین اللئام وان دین ابیه
الخلیل علیه السلام بر من الله سبحانه للانام وهل التوحید شیئ غیر هذا
التوحید والاعتراف بالوهیة الله الوحید وانه لا شریک له فی ذاته
وتوحید صفاته والبراءة من عبادة الاصنام ونحوها ما مر فی ذلک الکلام
وهذا القدر کاف فی التبری من الکفر والکفار وثبوت صفة التوحید
عند اولی الابصار ولا یظن بکل من کان فی الجاهلیة انه کان کافرا بالملة
الاسلامیة فقد تحنف فیها جماعة کثیرة عند الاعلام هی الشهیرة فلا بد
ان ام نبینا الکریم علیه اطیب الصلوة والتسلیم کانت من تلک الجماعة
المغفورة اصحاب التوحید والملة المبرورة کیف لا وقد شاهدت فی حمله
وولادته من آیاته الباهرة مما لا تلیق الا لاهل التحنف والملة الطاهرة
ورأت النور الذی خرج منها اضاء لها قصور الشام حتی رأتها کما تراه
امهات الانبیاء الکرام علی نبینا وعلیهم اطیب الصلوة والسلام واکثر من
تحنف تلک الازمان انما کان سببه ما سمعه من اهل الکتاب والکهان
بان یبعث نبی من الحرم هکذا صفته والبرهان وکذا نسبه وحسبه بتخصیص
الزمن والمکان وام نبینا وشفیعنا سید الانس والجان سمعت اکثر مما سمعه

مَاذَا اَقُوْلُ بِوَصْفِیْ فِی الرَّسُوْلِ وَقَدْ	اَثْنٰی عَلَیْہِ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ حَکَمُ
صَلّٰی عَلَیْہِ اِلٰہُ الْعَرْشِ مَا طَلَعَتْ	شَمْسٌ وَّمَا لَاحَ ثَغْرُ الْبَرْقِ بِبَتْسِمِ

قال فی التفسیر الکبیر وغیرہ من زبر النحاریر فی تفسیر ما قال اللہ فی سورۃ الجن لدفع جان لجھول عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اعلم انہ لابد من القطع بانہ لیس مراد اللہ من ھذہ الایۃ انہ لا یطلع احدا علی شیء من المغیبات الا الرسل والذی یدل علیہ وجوہ احدھا انہ ثبت بالاخبار العربیۃ من التواتر ان شقا وسطیحا کانا کاھنین یخبران بظھور نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبل زمان ظھورہ وکانا فی العرب مشھورین بھذا النوع من العلم حتی رجع الیھما کسری فی تعرف اخبار سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فثبت ان اللہ تعالی قد یطلع غیر الرسل علی شیء من الغیب انتہی مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ در تفسیر سورۂ جن فرمودہ کہ اطلاع بر اخبارِ عالم غیب از لوازمِ نشاۃ جنیہ است وہمچنین قدرت بر اعمالِ شاقہ وتاثیرات خارجہ از مقدور بشر و برہم کردن بدن و روح انسانی بضررہا والقای وساوس نیز از لوازم خلقت جنیانست انتہی واخبار جنیان بہ بعثتِ پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام نیز از قبیل متواترات مشہور و در کتبِ مہرۂ محققین مسطور اللّٰھم ثبتنا علی صراط الانبیاء والصدیقین بحق حبیبک نبی الانبیاء والمرسلین وبحرمۃ آلہ النجباء المنتجبین وصحابۃ الکملاء المنتجبین

مُحَمَّدُنِ الْمُجْتَبٰی الْھَادِی الشَّفِیْعُ اِلٰی	رَبِّ الْعِبَادِ اَمِیْنُ الْوَحْیِ عَاقِبُہٗ
اَوْفَی الْوَرٰی ذِمَمًا اَسْمَاھُمُوْ ھِمَمًا	اَعْلَاھُمُوْ کَرَمًا جَلَّتْ مَنَاقِبُہٗ

علیٰ نبینا وعلیہم اطیب الصلوۃ والسلام ؛ قال لسیدتنا آمنۃ رضی اللہ عنہا فی المنام اذا وضعت شمس الفلاح والهدی فسمیہ محمدا فلما اشتد بها طلق النفاس ؛ ولم یعلم بها احد من الناس ؛ بسطت اکف شکواها ؛ الی من یعلم سرها ونجواها فاذا هی بآسیۃ امراۃ فرعون ومریم بنت عمران ؛ ومعهما جماعۃ من الحور الحسان ؛ وقد اضاء جمالهن ذلک المکان . فذهب عنها ما وجدت من الآلام والاحزان ؛ شعر .

هٰذا ربیعٌ اتی بالبشر مبتسمٌ — لاجل طٰه الذی بالله یعتصمُ

خیرُ الانام حبیبُ الله شافعنا — غیثٌ وعونٌ له الاحسانُ والکرمُ

واصبحَ الکونُ مسرورًا ومبتهجًا — والارضُ تزهو به والبیتُ والحرمُ

تقولُ آمنۃٌ فی یوم مولدہٖ — جاءَ السرورُ لنا والفضلُ والنعمُ

سمیتُ احمدَ والباری الکریمُ کذا — سماہُ من قبلِ ما یجری به القلمُ

فی لوحِ قدرتہٖ باسمِ الحبیبِ جری — محمدٌ صفوۃُ الباری له الذممُ

وعند وضعی رأتُ الطیرَ عاکفۃً — حولی وقد اقبلت للبیتِ تلتثمُ

وجاءنی طائرٌ ارخی باجنحۃٍ — علی فؤادی فزالَ السقمُ والالمُ

وما لقیتُ بحملی غیرَ من المٍ — مثلَ النساءِ الذی اودی بها السقمُ

وخرَّ فوقَ الثری لله خالقہٖ — مثلَ اللبیبِ الذی للاجرِ یغتنمُ

اصنامُ مکۃَ خرّت عند مولدہٖ — والنارُ خامدۃٌ صارت وتضطرمُ

وقد غدا هاربًا ابلیسُ منذعرًا — وجندُہٗ بسهامِ الله تنهزمُ

ما نالَ فخرَ النبیِّ المصطفیٰ احدٌ — من الانامِ له البرهانُ والحکمُ

کہ اُسوقت مین تھا جہالت کا زور / شب و روز تھا کفر کا زور شور

کہ لاریب وہ بیت پروردگار / صنم اوسمین تھے از سنہ یکہزار

لحی کا جو ابن تھا عمر نام / سنہ صد سال اوسکا زمان للکلام

بھی اولاد اوسکی دو صد سال تام / وہ حکام در شہر بیت الحرام

حکومت نے پھر اُنسے ای خوشخصال / قریشون کی جانب کیا انتقال

تو پھر پنج صد سال دیگر شمار / وہان بت پرستی کا تھا کاربار

ہوا جملہ یہ سب سنہ یکہزار / عرب مین رہا شرک لیل و نہار

وہ بطناً الی بطن تھے مشرکین / وہ نسلاً الی نسل تھے جاہلین

نہ اون پاس آیا رسولِ خدا / کہ توحیدِ ایزد سے ہون باصفا

نہ اُسوقت اسطور علمائے دین / کہ دینِ خلیلی سے ہون کاملین

یہ ہے خاصۂ سید المرسلین / کہ ہین اُنکی اُمت مین کملائے دین

وہ ہین وُرَثُ الانبیا بالیقین / وہ نوابِ دیان چون مرسلین

کہ تیرہ صدی سے یہ دینِ غفور / برابر نہ زنہار اسمین فتور

جو دینی کتب ہین وہ ہین بیشمار / وہ موجود لاریب نزدِ کبار

عرب مین عجم مین وہ موجود ہین / ضروری نہ ہر جائے مفقود ہین

جو ہی مومنون کی بہر جا زبان / تو دینی کتب اُسمین لابد عیان

جہان اہلِ ایمان کا شہر و دیار / وہان ایک عالم کا لابد قرار

تو اظہر من الشمس دینِ رسول / ہمہ وقت ہر جا پہ اسکے حمول

تو با این ہمہ فیضِ پروردگار / کہ موجود ہے وہ باکثر دیار

هو المكمل في خلق وفي خلق | زكت حلاه كما طابت مناسبه
عناية قبل بدء الخلق سابقة | من اجلها كان آدم وذاهبه
جاءت تبشرنا الرسل الكرام به | كالصبح تبدو تباشيرا كواكبه
اخباره سر علم الاولين وسل | بدير تيماء ما ابداه راهبه
تطابق الكون في البشرى بمولده | وطبق الارض اعلاما تجاوبه
فالجن تهتف اعلانا هواتفه | والجن تقذف احراقا ثواقبه
ولم تزل عصمة التاييد تكنفه | حتى انجلى الحق وانزاحت شوائبه
فاشرقت بسناه الارض وانبعثت | سبل النجاة بما ابدت مذاهبه
واقبل الرشد والتاحت زواهره | وادبر الغي فانجابت غياهبه
وجاء بالذكر آيات مفصلة | يهدي بها من صراط الله لاحبه
نور من الحكم لا تخبو سواطعه | بحر من العلم لا تفنى عجائبه
محامد المصطفى لا ينتهي ابدا | تعدادها هل تبث القطر حاسبه
فضل تكفل بالدارين بوسعها | نعمى ورحمى فلا فضل يناسبه
حسبي التوسل منها بالذي سمحت | به القوافي وجلتها غرائبه
حياه من صلوات الله صوب حيا | تحدى الى قبره الزاكي نجائبه
ثم الصلاة على خير البرية ما | سارت اليه بمشتاق ركائبه

جو ہین اہل انصاف و اہل صفا | یہ ہے او نپہ اظہر بلا امترا
کہ جو ذکر توحید مسطور ہے | وہ اوس والدہ سے جو مذکور ہے
کرامت وہ اونکی بلاشک عیان | وہ فیض نبوت سی ہے بیگمان

ولے جنکو حق نے کیا تھا پسند | وہی دینِ حق سے ہوئے ارجمند
ہوئے نورِ احمد ﷺ پہ وہ جان نثار | فدا اوسپہ وہ جملہ پروانہ وار
ہوئی اونپہ توحیدِ حق آشکار | کہ تھی دلمین توحیدِ احمد ﷺ نگار
کہ عبد اللہ سے تا نضر تیرہ پشت | یہ سب پاک مومن یہ نیکو سرشت
وہ عمرِ لحی سے اِن کا زمان | ہوئے دہ صدی مین یہ جملہ مہان
وہ ہین مالک و فہر غالب سوم | لوی وگر کعب مرہ ششم
کلاب و قصی بھی عبدِ مناف | الی عبد جو مطلب کا مضاف
سوا انکے دیگر بھی اہلِ جنان | جو ہین اہلِ توحید بیشک مہان
جو اوسوقت مین امہاتِ نبی | بھی آبا و اجداد اونکے سبھی
دگر قس بھی زید عمرو ظرب | بھی دیگر ہوئے اہلِ توحیدِ رب
بصارت سے تھے یہ موحد تمام | اولوا العلم سے یہ ہوئی لا کلام
چنانچہ یہ فرمانِ پروردگار | کتابِ الٰہی مین ہے یہ نگار

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

خلیلِ خدا کی جو تھی وہ دعا | سماعیل کی نسل ہین اے خدا
تو رکھ اہلِ توحید بے اِسترا | اوسیوقت سے تا بروزِ جزا
وہ نسلاً الی نسل مومن ضرور | یہی سلسلہ تا بیوم النشور
رہے امتِ مسلمہ یہ سدا | کہ ہون اونسے پیدا وہ خیر الورا
تو اس شرک مین بھی موحد ضرور | یکے بعد دیگر رہے بے فتور
تو اونسے وہ ہے آمنہ بگیان | وہ ہو مومنہ با خدائے جہان

کریں فکر و انصاف جو منصفین ۔ نہوں امر دین میں وہ متعسفین
کہ ہیں کسقدر جاہلہ یہ زنان ۔ نہ اونکی جہالت کا ممکن بیان
برہنہ ضروری عقیدے سے وو ۔ نہ کچھ لبس تقوی سے وہ نیکخو
کہ وہ صحبت علم سے بے نصیب ۔ نہ وہ کاملہ ہیں ز حب حبیب
نہیں بلکہ اسطور سے ہیں جہال ۔ کہ غافل وہ از علم در جملہ حال
نہ علم ضروری سے وہ ماہرین ۔ نہ تحقیق تصدیق سے واقفین
سنا کلمہ دادی سے جسطور پہ ۔ پڑہیں وہ اوسیطور سے بیخبر
سبھی اہل دنیا وہ عالی مقام ۔ وہ مشہور حاجی بڑے نیکنام
وے لفظ ایمان سے ماہر نہیں ۔ کہ کیا چیز ایمان وہ کیا چیز دین
رسومات دنیا کے وہ پائے بند ۔ نہ علما کی صحبت سے وہ ارجمند
کہ دنیا میں دائم وہ مستغرقین ۔ وہ حرص و ہوا میں ز مستہلکین
نہ شان شریعت سے انکو نصیب ۔ نہ حب محمد ﷺ سے ہیں وہ لبیب
وے آپکو ہی وہ سمجھیں اریب ۔ کہ ہیچون منم دیگرے کو لبیب
یہ ہی اہل ایمانکا اسوقت حال ۔ کہ موجود علمائے اہل کمال
چہ جائیکہ علما نہ موجود تھے ۔ بھی ابواب دین جملہ مسدود تھے
زمانہ زیادہ ز دو الف عام ۔ خلیل خدا عمر ہیں لا کلام
شفیع الوراسے خلیل خدا ۔ سنہ صد الف سے کچھ زیادہ ہوا
عرب معتقد تھے بدین خلیل ؑ ۔ یہی اونکے دلمین ہمیشہ دلیل
کہ جسطور پہ یہ ہمارا طریق ۔ یہی دین حق انکا نعم الرفیق

کہ ہے دست اوسکا زدستِ قدیر وہ ہر شئے پہ قادر بلطفِ خبیر

کہوں کیا وہ ربّی سمیع و بصیر
وہ ہر جا پہ لا بد سراجِ منیر

درودِ خدا اُنپہ ہر صبح و شام باعدادِ انفاسِ جملہ انام
بھی آل و صحابہ پہ باحترام بھی بر والدینِ شفیعُ الانام

وصل دسواں بیچ ردِّ شبہاتِ بقیۂ منکرین کے ؛ ساتھ اَدلّۂ نقلیۂ باہرہ اور حجِ عقلیۂ قاہرۂ محققینِ دینِ متین کے ؛

پہلا شبہہ یہ کہ ایک روز باصدق وسوز جناب شفیع المذنبین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین نے قبر شریفِ والدۂ ماجدہ حضرتِ آمنہ پر اسقدر گریہ وزاری کیا ؛ کہ حضراتِ صحابۂ کرام اور سائر جنابِ فخام نے اوس حالت کو دیکھکر نہایت بکاؤ بیقراری کیا ؛ پس اگر وہ ماجدہ مومنہ تھی تو کیوں اسقدر اضطراری کیا ؛ دوسرا شبہہ یہ کہ جناب رسول کریم علیہ الصّلوۃ والتسلیم نے اپنی والدہ ماجدہ کے لیئے استغفار کا سوال کیا ؛ اور حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے آپکو اونکے لیئے استغفار کا حکم نہ دیا پس اگر وہ ماجدہ ساجدہ مومنہ تھی تو کیوں استغفار سے منع فرمایا ؛ اگر سببِ منع کفر نہیں تو کیا علت مقرر ٹھہرایا ؛ تیسرا شبہہ یہ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے ایک اعرابی کو فرمایا کہ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّار ؛ اور ایک

دعائے خلیلی کا ہے یہ ظہور | کہ توحید اونکی کرامت ضرور

ہوئے جبکہ پیدا شہ دوجہان | تو وہ پندرہ سال کی بیگمان

ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال | تو تھین بست سالہ بلا قیل و قال

پدر وہب اونکا موحد مدام | وہ ہی ابن ہاشم نہ اسمین کلام

کریمہ وہ تھی ذات قلب سلیم | وہ بنت الکریم وہ ابن الکریم

کرون گر مین اوس ماجدہ کا بیان | تو ہو ایک دفتر مین وہ سب عیان

ہوئی حمل انکے سے جو واردات | وہ جملہ کرامات بالبینات

جو حالات انکے وہ سب طاہرات | وہ لاریب ارہاص از معجزات

اگر مجکو توفیق ہووے عطا | طفیل حبیبی علیہ الثنا

تو اونکو لکھون مین بخون جگر | کہ ہون اوستے ماہر جو اہل بصر

یہی حسرت دل یہ دلمین نہان
کہان یہ خیوری کہان وہ بیان

غموم تعلق سے تو پائے بند | ہموم جدائی سے تو دردمند

ہوا او ہوس دلمین دائم پسند | تو کب تابع نفس ہوا ارجمند

ولیکن جو شبہات نزد فہام | تو کر اونکو مردود بااہتمام

کہ ہو اعتقاد خواص و عوام | مصفا بشان شفیع الانام

نہ آوے کبھی انکے دل مین خیال | کہ ہے بعض جا مین چنین قیل و قال

خدایا مدد کر بدین بینوا | کہ ہے غرق در بحر حرص و ہوا

تو کر دستگیری توئی دستگیر | کہ دستم بگیرد شہے بے نظیر

فلم یاذن لی واستاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر الآخرة وفی روایة ابن ماجه فانها تذکر الموت وایضا روی مسلم من طریق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالک رضی الله عنهم ان رجلا قال یا رسول الله این ابی قال فی النار فلما قفا دعاه فقال ان ابی واباک فی النار وفی الحدیث الآخر ان امی مع امکما وتشبث بعض المنکرین بایة ولا تسئل عن اصحاب الجحیم بانها نزلت فی ابویه صلی الله علیه وسلم

کہ یک روز باسوز خیر الورا — علیہ صلوٰۃ و سلام خدا
مقابر کے جانب بصدق و صفا — گئے تا کریں انکے حق مین دعا
تو پھر قبر مادر کے نزدیک جا — بسے دیر بیٹھے شفیع الورا
مناجات کی آپ نے پھر دراز — کیا گریہ در حضرت بے نیاز
صحابہ جو ہمراہ تھے اس زمان — ہوئے جملہ گریان بسوز جنان
اٹھے پھر وہان سے شہ دو جہان — کہا پھر صحابہ سے اے دوستان
ہوئے کس لئے تم بسے اشکبار — کرو باعث گریہ اب آشکار
کیا عرض سب نے بصد انکسار — کہ اے شاہ محمود روز شمار
ہوئے آپ کے گریہ پر ہم نثار — بسے چشم گریان بسے دل فگار
ہوا پھر یہ فرمان خیر الانام — کیا جلسہ جس جائے تمین ای فہام
تو ہی قبر امی وہان بالضرور — وہ ہے آمنہ آمنہ از شرور
دیا اذن مجکو خدائے جہان — کہ انکی زیارت کرون ہر زمان
ولے مجکو ہرگز نہ اذن دعا — ملا حق تعالی سے اے باصفا

حدیث مین اُمّی مَعَ اُمِّکُمَا ہی آشکار ؛ اور چوتھا شبہ یہ ہی
نزد ارباب قلبِ سقیم ؛ کہ در شانِ والدینِ جنابِ رسولِ کریم ؛
نازل ہوا کتاب اللہ مین یہ قولِ قدیم ؛ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ
اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ ؛ اور پانچوان شبہ یہ ہی نزدِ منکرانِ صاحب
خُلقِ عظیم ؛ کہ حضرتِ امام اعظم نے فرمایا ہی رحمۃ اللہ الکریم ؛
کہ اگر نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے بندونکی طرف کوئی رسول ؛
تو واجب ہی بندونپر معرفت حق تعالیٰ کی بِالعقول ؛ اور اس
شبہے کا جواب باصواب اے دور بین ؛ وصلِ آئندہ مین
مرقوم ہی بِالبراہین ؛ چار شبہے اِسمین اوّل ہین مذکور ؛ اور
ایک شبہ اسکے بعد ہی مسطور ؛ پس جملہ دس شبہاتِ منکرانِ اہلِ زور

سُنو اے عزیزو یہ اندک مقال | کہ ابنِ ابی حاتمِ نامدار | یہ تفسیر اونکی مین ہی بیگمان
کرین شبہ اسطور اہلِ ضلال | وہ راوی ہوئے اسطرح آشکار | کرین غور اسمین جو اہلِ جنان

روی ابن ابی حاتم فی تفسیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُومالی المقابر
فاتبعناہ فجاء حتی جلس عند قبر منہا فناجی طویلاً ثم بکی فبکینا لبکائہ ثم قام فدعانا
فقال ما ابکاکم قالوا ابکینا لبکائک فقال ان القبر الذی جلست عندہ قبر امی وانی
استاذنت ربی فی زیارتہا فاذن لی واستاذنتہ فی الدعاء فلم یاذن لی فاخذنی
ما یاخذ الولد للوالدۃ من الرقۃ والشفقۃ وروی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت ربی ان استغفر لامی

کہ فرمان مذکور کا ہے نزول — بدین طور در والدینِ رسول
کہ لَا تُسئَل سے رسولِ کریم — ازان قوم جو ہین وہ اہلِ جحیم
نہ تجھسے کیا جائے ہرگز سوال — چرا دوزخی وہ ہوئے بدمآل
تو منکر کا اِسسے یہی اِدّعا — کہ وہ والدینِ شفیع الورا
کہ ہے بعض جا مین یہ شانِ نزول — کہ نازل یہ در والدینِ رسول

جیوری نہ اسناد اوسکی صحیح
وہ لاریب ہے زور ازبس قبیح

سُنو اے مُحبّانِ اہلِ صفا — ہوا تم سے راضی حبیبِ خدا
کہ ابنِ ابی حاتم نامدار — جو تفسیر اونکی ہین ہے آشکار
بھی مُسلم مین ہی جو بلا اشترا — طلب مغفرت کی نکر تو دعا
تو ہرگز نہ اوسسے یہ مقصود ہے — نہ زنہار اوسسے یہ معہود ہے
کہ تھی مادرِ شافعُ المذنبین — معاذ اللہ وہ کافرہ ای امین
خدا پاک ہے پاک اوسکا حبیب — تو وہ پاک لاریب نزدِ لبیب
کہان کفر ہے وہ کہان پاکذات — وہ طیب بلاریب از طیبات
کہ جملہ جو ہین انبیائے کرام — عَلَیہِم صلوٰۃِ خدا و سلام
تو مادر کسی کی نہین کافرہ — وہ سب مادران طاہرہ فاخرہ
اسیطور آبائے پیغمبران — عَلَیہِم صلوٰۃِ خدا ہر زمان
وہ لابد موحّد ہمہ مُسلمین — نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
بَراہین اسکے جو پُر نور ہین — ازین پیش وہ جملہ مذکور ہین

پسر مین جو حق نے یہ پیدا کیا   کرے مادرِ خود یہ شفقت سدا
کرے رقت و رحم او سپر مدام   کرے خیر خواہی بصد اہتمام
تو اس خیر خواہی کا یہ اقتضا   کہ شفقت سے ظاہر ہوا وہ بجا
یہ ہی مسلم و ابن ماجہ مین نیز   ضعیفہ روایت یہ ہی اے عزیز
کہ مروی یہ از شافع المذنبین   حبیب خدا رحمت عالمین
کہ مینے کیا رب سے یہ التجا   کرون مین طلب مغفرت کی دعا
مری والدہ کے لئے آشکا   تو اوسکی نہ رخصت ملی زینہار
ولیکن ہوا اذن پروردگار   کہ انکی زیارت کرون باربار
تو تم بھی زیارت کرو لاکلام   قبور زن و مرد کی اے کرام
کہ یہ تذکرہ آخرت کا مرام   کہ ہو یاد اسسے جو مرگ انام
بھی مسلم مین ہی یہ حدیث رسول   ولے زور آخر مین نزد فحول
کہ حماد و ثابت یہ ہی اسناد   خلاف معمر یہ سے اعتماد
کہ یک شخص آیا بہ پیش رسول   وہ اسطور سائل بقلب ملول
کہ فرماؤ کس جا یہ میرا پدر   ہوا حکم وہ نار مین مستقر
یہ سنکر وہ غمگین ہوا جب روان   تو اسکو بلایا شہ دوجہان
کیا اوسسے اسطور پھر آشکار   ابی ہم ابوک وہ در جائے نار
حدیث دگر بین ہوا یہ بیان   کہ امی یا تک یہ ور یک جہان
ہوا بعض منکر بسے پر غرور   اسی قول ایزد سے ای ذیشعور

ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

معاذ اللہ نہوتی اگر کافرہ	وہ ماں آپ کی ستیدہ فاخرہ
تو ہوتا نہ فرمانِ ربُّ الورا	کہ اونکی زیارت کیا کرسدا
نہ گا ہے کرے امر پروردگار	زیاراتِ کفار کا زینہار

قال اللہ تعالیٰ اسماؤہ وتوالت آلاؤہ فی کتابہ المصؤن ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون قال فی التحبیر وغیرہ من التفاسیر ای لا تقف عند قبر الکافر للدفن والزیارۃ والدعاء واصلاح مہماتہ لانہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا علی الکفر فلا یجوز زیارۃ قبور الکفار ودعاء المغفرۃ لتلک الاشرار لان الزیارۃ تجری مجری التعظیم والاجلال ؛ وہم المستحقون بالتخذیل والاذلال ؛ ولان من کان قربہ فی الدنیا موجب للمہالک والاخطار ؛ وہم زمرۃ المشرکین وسائر الکفار ؛ کما قال اللہ سبحانہ فی کتابہ المبین یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین وایضا قال اللہ فاطر السماء لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء وایضا قال اللہ اعلاما بعلو محبۃ المحبین اذا طہرت سریرتہم لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءہم او اخوانہم او عشیرتہم وایضا فی الکتاب المستطاب لسلیوا انما المشرکون نجس قول اللہ الکریم لہ فزیارتہم موجبۃ السخط والعذاب ومورثۃ الوزر والعتاب ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان وجوب اظہار البراءۃ عن الکفار والمنافقین لازم علی قاطبۃ المومنین فی الحیاۃ وبعد الممات فی کل حین وان کانوا فی غایۃ القرب من الانسان کالاب والام والابن والاخوان کما نطق بمقاطعتہم کتاب العزیز المنان واللہ الہادی وعلیہ التکلان

تو کیونکر نہو آمنہ پاک ذات
جو ہی مادرِ سیّد الکائنات

عفیفہ وہ بس مومنہ خوش صفات
کہ وہ سیّدہ ہی دران امّہات

و لیکن جو ہی منعِ ربّ السما
کہ مادر کے حق مین نکر تو دعا

تو اسرار و انوار اسمین کثیر
نہ زنہار مخفی وہ نزدِ بصیر

ازانجملہ یہ سرّ ہے بیگمان
ہوئے معترف اسکے اہلِ جنان

کہ احیائے ابوینِ خیر الورا
وہ لابد معیّن بعلمِ خدا

تو کچھہ عمرِ ابوینِ شاہِ غفور
وہ تھی دارِ دنیا مین باقی ضرور

تو تہا اہلِ دنیا مین انکا شمار
اگرچہ وہ برزخ مین تھی نامدار

تو جس شخص کا اس جہان مین شمار
نہو جائے جنّت مین وہ باقرار

اگرچہ وہ راحت سے خرّم جنان
ولے اوسکا مسکن نہو از جنان

دعائے حبیبی کا ہوتا ظہور
برائے پدر مادرِ اہلِ نور

تو فی الفور لابد وہ ہوتی قبول
تو لازم کہ بعد از دعائے رسول

وہ ہون اپنی ماوی مین داخل ضرور
جو ہی جائے جنّت سے وہ بیفتور

تو ہرگز نہ یہ سنّتِ کردگار
نہ منظورِ غفّار گا ہے یہ کار

کہ جو شخص ہو اس جہانسے شمار
وہ ہو داخلِ جائے دار القرار

لہذا کیا منع ربّ السما
طلبِ مغفرت کی نکر تو دعا

وہ اس دارِ دنیا سے معدود ہین
وہ تیرے خصیصہ سے مسعود ہین

تو کچھہ صبر کر اے شفیع الورا
ازین بعد پھر مجھسے کیجو دعا

و لیکن زیاراتِ مادر پدر
ہمیشہ کیا کر نہ اسمین خطر

کہ لابد معیّن یہ در جملہ کار	کہ ہوں انکے اوقات پر آشکار
طلب مغفرت کی نکر التجا	ابھی صبر کر پھر تو کیجو دعا
یہی حکمتِ رب کا ہے اقتضاء	اسی اقتضا پر تو کر اقتدا
تا اونکی زیارت کیا کر ضرور	کہ ہوں قرۃ العین سے با سرور
ہمیشہ زیارت سے وہ بامرام	وہ تیری زیارت سے عالیمقام
اگر اصل اسناد منظور ہے	تو لابد ملخص یہ مسطور ہے

قال فی الفوائد البارزہ وشرح المواهب والحاوی والتحبیر وغیرها من زبر النحاریر المشاهیر ومن حدیث عدم الاذن فی الاستغفار لا یلزم الکفر بدلیل نه صلی الله علیه وسلم کان ممنوعا فی اول الاسلام من الصلوة علی من علیه الدین ولم یترک له وفاء ومن الاستغفار له ایضا وهو من المسلمین وسبب ذلك ان استغفاره صلی الله علیه وسلم مجاب علی الفور فمن استغفر له وصل عقب دعائه صلی الله علیه وسلم الی منزلته من الجنة والمدیون محبوس عن مقامه فی البرزخ حتی یقضی دینه کما هو مصرح فی الاحادیث قال علیه الصلوة والسلام نفس المؤمن معلقة بدینه حتی یقضی فامه صلی الله علیه وسلم کانت ممنوعة عن الدخول فی منزلتها من الجنة لامور اخری غیر الکفر اقتضت ان لا یوذن له فی الاستغفار لها حتی ان یاذن الله له فیه بعد ذلك فمنها ان حیاتها الذی هی کانت باقیة فی ذلك الوقت لان حدیث مسلم مع ضعف اسناده متقدم فی التاریخ علی حدیث الاحیاء ومع هذا هو منسوخ بالآیات والحدیث المتاخر وهی مانعة عن الدخول فی منزلتها من الجنة وانها کانت رضی الله عنها فی العیش الهنی الا تری کیف اذن له صلی الله علیه وسلم فی الزیارة لتقر بها عینها ویقر بها زینها رضی الله عنها

دعا سے کیا منع ربُّ الورا — حبیبِ خدا کو علیہِ الثنا
تو اِس سے نہو کفر کا کچھ لزوم — یہ شمس الضحےٰ نزدِ اہلِ علوم
نہ اَیسا سُنا تُنے اے نیک نام — نہین تمنے ایسا پڑھا اے فہام
کہ ظاہر ہوا جب یہ دینِ خدا — تو لاریب تھا حکمِ ربُّ السما
کہ دنیا سے جب سوئے دارُ القرار — کرے نقل مومن بعزّ و وقار
نہ چھوڑے وہ اسقدر مال و منال — کہ جسّے وفا دَین ہو لامحال
تو اوسپر نہ ہرگز پڑہو تم نماز — نمازِ جنازہ سے ہو بے نیاز
نہ ہرگز کرین اوسکے حق مین دعا — حبیب الٰہی شفیعُ الورا
کہ محبوس بر زمین ہے وہ مدام — الیٰ وقتِ ایفائے دَینُ الانام
طلب مغفرت کی اگر مصطفا — جنابِ الٰہی مین کرتے دُعا
تو فی الفور وہ شخص بعد از دعا — جو مدیونِ محبوس بے اِمترا
مکانِ جنان سے جو اوسکا مقام — وہ ہوا اوسمین داخل بصد احترام
اگرچہ نہو دَین اوسکا ادا — کہ مقبول بیشک نبی کی دعا
تو رب کو نہ ہرگز وہ منظور تھا — کہ از روئے حکمت یہ دستور تھا
کہ مدیون محبوب بے اِمترا — الیٰ وقتِ ایفائے دَینُ الورا
تو کیونکر کرین اُسکے حق مین دعا — بغیر ادا شافع دوسرا
تو ظاہر ہوا اِسسے اے منصفین — کہ اس منع مین کفر علت نہین
کہ اسباب منع دعا ہین کثیر — نہ وہ حصر ہے کفر پر اے بصیر
تو مسطور فرمانِ پروردگار — بفرقِ حبیبی ہوا وہ نثار

وہ دینِ خلیلی سے تھے خوشخصال ؎ اسی دین پر اُنکا ہے انتقال
تو پھر مصطفا نے کیا التجا خدا سے کہ اب مین کرون کچھ دعا
تو بسطور فرمانِ ربُّ الانام حبیبِ خدا کو ہوا لا کلام
کہ لابد صبوری سے حاصل مراد صبوری سے غمناک لاریب شاد
صبوری کلیدِ درِ آرزوست کشائندۂ کشورِ آرزوست
طلب مغفرت کی نکر التجا ابھی صبر کر پھر تو کیجو دعا
وہ در عیش و آرام ہین باسرور تو اسوقت اِس منع پر ہو صبور
تو اونکی زیارت کیا کر مدام نکر گریہ ہرگز بہر صبح و شام
اگر اونکے حق مین کرے تو دعا تو فورًا دعا سے وہ بے امترا
جو ہی اونکا دارِ جنان سے مقام وہ ہون اُسمین داخل بصد احترام
تو جس شخص کا اوس مکانمین قرار وہ دنیا مین آوے نہ پھر زینہار
اوسی جائے مین اُسکا ہووے مقام وہی اُسکا ماوائے دار المرام
تو یہ درجہ اونکا نہ تیری مراد نہو اُسسے زنہار گاہی تو شاد
ذرا صبر کر اے شفیعِ جہان کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ ہووے عیان
کہ یہ دینِ گلزار پاوے کمال تو زندہ کرون اُنکو بے قیل و قال
تو وہ تجپہ ایمان لاوین ضرور تو ہو اُسسے لاریب تجکو سرور
وہ نورٌ علےٰ نور سے پُر صدور صحابہ مین داخل وہ لابد ضرور
تمنا کا لبریز ہو اُسسے جام نہ باقی رہے دل مین حسرت مدام
تو ہو غنچۂ اُمید کا جو نہان ؛ شگفتہ گلے روضۂ جاودان

دوم سرّ یہ ہے بلا امترا
کہ تھی یہ تمنائے خیر الورا
کہ ہون والدین شفیع الانام
وہ ایسے معزز بدار الجنان
نہایت معظم وہ سب سے عزیز
نہال تمنا یہ تھے اشکبار
دل بریان ہم چشم گریان مدام
وہ تھا رقت ابن کا اقتضا
نہ ہو پست رتبے مین اسکا مقام
کیا مجکو جسطور حق نے عزیز
وہ دنیا مین اسوقت ہوتے اگر
نہ اس خیر امت سے انکو نصیب
تو کیونکر نہ ہو چشم گریان جنان
یہ گریہ مؤثر ہوا بے شمار
ملائک مؤثر بسے دل فگار
مقرب ملائک وہ تھی اشکبار
نہ تھا اس لیئے گریۂ مصطفا
معاذ اللہ ہرگز نہ انپر عتاب
کہ وہ دین توحید پر تھے مدام

ہوئے متفق اسپہ اہل نُہے
درود خدا اونپہ صبح و مسا
عظیمہ مراتب یہ وہ مستدام
کہ چون در دلم آرزوئے نہان
عزیزون مین یکتا معزز وہ نیز
کہ ہو خندہ باغ مراد از بہار
کہ شفقت سے نالان شفیع الانام
کہ ہو رتبۂ والدہ بر علا
وہ اعلیٰ مراتب پہ ہووے مدام
تو ہوا ونکا رتبہ اوسیطور نیز
تو ہوتے صحابہ مین وہ نامور
نہ داخل وہ اصحاب مین ای لبیب
کہ ہر دو نے پایا نہ خیر الزمان
کہ اصحاب روتے بسے زار زار
ہوا فرش و عرش برین بیقرار
بھی حوران و غلمان پہ تھا اضطرا
کہ تہا اونپہ کچھ بھی عتاب خدا
چہ جائیکہ اونپر ز نوع عذاب
نہ کچھ انکے اسلام پر ہے کلام

فی الاستغفار لها بقاء تلك اللحظة الباقية من العمر الدنيوی لاستدراك الايمان به صلی الله عليه وسلم فيها ليحوز اشرف الدخول فی هذه الامة فمن جهة بقاء تلك اللحظة انهما كانا من اهل الدنيا فان استغفر لهما النبی صلی الله عليه وسلم دخلت عقب دعائه فی منزلتهما من الجنة كرامة له صلی الله عليه وسلم ولما دخلت لا تخرج منها الی الدنيا لانها صارت من اهل الآخرة وكان اقتضاء حكم الله سبحانه وتعالی اخراجها الی الدنيا لاسترضاء حبيبه صلی الله عليه وسلم وكان دخولها فی تلك المنزلة والخروج منها الی الدنيا كرامة له صلی الله عليه وسلم فی حيز الامكان ولكن لا يليق للمقربين ان يريدوا تبديل سنة الله واقتضاء حكمته لانه مناقض الادب فی حضرة الحكم فلم يؤذن له صلی الله عليه وسلم فيه

سُوم سرّ یہ ہے بمنع دعا	حبیبِ خدا کو علیہ الثنا
کہ ہین مُتّفق سب جملہ کرام	کہ اسوقت مین آمنہ لاکلام
اگرچہ وہ تھین مومنہ آشکار	ولے اُمّتِ سابقہ مین شمار
کہ دینِ خلیلی پہ وہ مُستقیم	نہین ہمین کچھ ریب نزدِ فہیم
تو اوسوقت کرتے شفیعُ الورا	اگر والدہ کے لیئے کچھ دعا
تو ہوتی نہ کامل دعا آشکار	کہ اسکے نہ لائق وہ تھین زینہار
کہ کامل دعا کے نہ لائق اُمم	سوا خیر اُمّت کے اے ذی ہِمم
تو کامل دعا سے یہ لابد مُراد	کہ عالی مراتب سے ہو قلب شاد
نہ زنہار ناقص دعائے رسول	وہ کامل یقیناً وہ فوراً قبول
ولے جسکے حق مین کرین وہ دعا	تو لائق وہ جس منزلت کے تھا
تو ویسا ملے اوسکو منصب ضرور	نہ ہرگز کم و بیش سے کچھ فتور

دماغ تمنا حصولِ مرام | رہی وہ معطر ز بوئے مدام

ہوا اِسّے اظہر چو شمس و قمر | بلا ریب نزدیکِ اہلِ بصر

کہ ہوتا نہ گر حق سے منع دعا | حبیبِ خدا کو علیہِ الثنا

تو خوشنود ہوتے نہ خیر الوریٰ | تو یہ ہے خلافِ کلامِ خدا

کہ وَلَسَوفَ یُعطِیکَ اے مصطفا | یہ ہر طور لا ریب عہدِ رضا

نہو وعدہ رب کا ہرگز خلاف | ہوئے متفق اسپہ اہلِ حصاف ۱۵

تو لازم کہ خوشنودیٔ مصطفا | حبیبِ الٰہی شہِ دوسرا

بہر طور منظور ہو آشکار | رَضِیتُ عَنِ الرَّبِّ در جملہ کار

تو ہو از رضا رتبۂ والدین | کہ مسرور ہوں جسّے وہ نورِ عین

لہٰذا کیا محکم ربُّ الوریٰ | کہ اسوقت کے بعد کیجو دعا

کہ ہرگز نہو عہد میرا خلاف | تو خوشنود ہو نیز با قلبِ صاف

۷ إِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

یہی اس بیان سے ہویدا ہوا
خیوری کا دل اسپہ شیدا ہوا

کہ ہے علتِ منع نزدِ فہام | وہ از رضاءِ رَبّی بصد احترام

نہ ہو کفر علت یہاں اے عزیز | ہوئے متفق اسپہ اہلِ تمیز

اگر تجکو اسناد مطلوب ہے | تو پڑھ مختصر یہ جو مکتوب ہے

قال في التعظيم والمنة وغيره من زبر اهل الجنة ان الله تعالى كتب لابوى النبي صلى الله عليه وسلم عمراً ثم قبضهما قبل الاستيفاء ثم اعادهما لاستيفاء تلك اللحظة الباقية وآمنا فيها فيعتد به

قال في شرح منهل الصفا من الامور التي اقتضت ان لا يؤذن له صلى الله عليه وسلم

تو ہو خیر اُمت یہ اسّی صفوف
خدا جانے کتنے صفوفِ الوف
چہل صف جو باقی وہ جملہ اُمم
مراتب مین بھی ثُلث حسب الہم
وہ ناقص یہ کامل ہوا بیگمان
مؤنّث مذکّر سے ہے یہ عیان
مفصّل یہ نجم المبین مین نگار
احادیث و تفسیر سے آشکار
لہذا کیا منع ربُّ الورا
نکر والدہ کے لئے کچھ دعا
ذرا صبر کر اسے شفیعُ الانام
کرون زندہ ہر دو کو مین لاکلام
تو اِتمام نعمت کا ہووے ظہور
زاحیائے ابوین ای میرے نور
وہ ایمان یہ ایمان لاوین ضرور
صحابہ مین داخل وہ ہون باسرور
تو اِسوقت کے بعد کیجو دعا
کہ پاوین مراتب وہ باحمد عُلا
وہ کامل دعا کے سزاوار ہون
تو جملہ اُمم مین وہ مشہور ہون
وہ سردار جنّت مین مختار ہون
وہ مختار مختار سرشار ہون

حبیبِ خدا کے جو مختار ہون
وہ جملہ خیوری کے دلدار ہون

یہ شرح مصابیح مین ہے نگار
یہ دیگر کتب مین بھی ہے آشکار
یہ نجم المبین مین مفصّل بیان
وَلے مختصر ہے یہان پر عیان

قال حافظ العصر عقل الحادی عشر ابو الفضل ابن حجر علیہ رضوان اللہ الاکبر
کما ھو مصرّح فی المفاتیح شرح المصابیح وحدیث احیاء ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حتی امنا بہ ثم توفیا صحیح وممن صححہ الامام القرطبی والحافظ البیھقی وابن ناصر الدین
وغیرھم رضی اللہ عنہم ومن حکم عدم الاذن فی الاستغفار لہما اتمام النعمۃ علی نبینا

تو نقص و کمال دعا سے مدام — وہ مدعو موصوف ہے لاکلام

یہ اُمت جو خیر الامم اے فہام — کہ ہین پیشوا اُسکے خیر الانام

یہ نبیون کے لاریب سردار ہین — وہ خدّام اُنکے یہ سرکار ہین

شہنشہ محمد وہ ہین انبیاء — یہ ہین اصل وہ شاخ ای دور بین

اسی طور سے ہے اُمت مُصطفا — ہمہ اُمتون مین بلاچون چرا

کہ فضل یہ اونسے بلا اشتباہ — کہ متبوع اُنکے حبیب الٰہ

... اُمتین مثل اُنثیٰ مدام — مُذکر کے رُتبے مین اِسکا مقام

... جو ہے ورثۂ مومنان — وہ ہے ترکۂ والدِ مہربان

... خیر اُمت کو دو حصہ وو — کہ جملہ اُمت کو اے نیک خو

... خدا مین یہ اے نور عین — کہ حظِ مُذکر جو دو اُنثیین

قَالَ اللہُ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ

لہذا بروزِ قیامت صفوف — جو ہین اہلِ جنت وہ جملہ صنوف

... نزدیک اہلِ حصاف — وہ لے طول ہم عرض مین اختلاف

... سے جو اقل القلیل — یقینا وہ ہے معتبر اے خلیل

کہ اسطور پر ایک صف کا شمار — حدیثون مین جیسا ہوا آشکار

... چلے کوئی گر سال چودہ ہزار — تو وہ طول مین اُسکا دیکھے کنار

... چلے کوئی گر سال ستہ ہزار — تو وہ عرض دیکھے بصد اضطرار

... دگر مین یہ صف کا شمار — چہل الف سالہ وہ طولِ کنار

وہ در عرض عشرین آلاف سال — یہ تفسیر تحبیر سے ہے مقال

بسے کرتے اِسطور سے التجا — کہ یا سیّدی یا شفیع الورا
طَلَب مغفرت کی کرو از خدا — برائے پدر مادرِ این گدا
کہ فترت مین اونکا ہوا انتقال — کرو کچھ دعا ای ستودہ خصال
تو ہرگز نہ کرسکتے شفیع الورا — کبھی مشرکونکے لئے کچھ دعا
تو اونکے دلونمین یہ آتا خیال — کہ تھی والدہ آپکی لامحال
وہ از اہلِ فترت توکیونکی دعا — ہمارے لئے ہے دعا ناروا
نہ غیرونپہ دل اونکا ہرگز رحیم — نہ ہی قلب اونکا شفیق وسلیم
تو مُرتدّ ہوتے وہ بے قیل وقال — اگرچہ وہ تحصیرادنیٰ خیال
عَرَب کی جِبِلّت وہ جسطور ہے — تو کُتبِ سِیَر مین وہ ہی مُشتہر

اَدَب کرخیوری نکر یہ بیان
کہ ربّی اوسی قوم سے ہیگمان

واما من الحکم فی عدم اذن اللہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستغفار لامہ مع ان ابویہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانا من اہل الفترۃ غیر مُعَذَّبَین فلانّ من اہل الفترۃ مَن ہو مُعَذَّبٌ لتلبّسہ بما یقتضی الکفر فیکون المنع حینئذ لئلا یتوہم الامۃ جواز الاستغفار لاہل الفترۃ مطلقاً ہذا اما فی نجم المبین من زبر المہرۃ المحققین کسبل النجاۃ والاکمال والتحریر لاقوال ائمۃ التفسیر وغیرہا من کتب النحاریر
علیہم رضوان اللہ القدیر

لہٰذا کیا شافع دوسرا — خدا سے طَلَب اِذن بہرِ دعا
کہ جب منع فرماتے پروردگار — تو خاصون عوامونپہ ہو آشکار

صلی اللہ علیہ وسلم باحیا ئہا بعد ذلک حتی یصیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم منہ
الی احیا ئہا لتومن بہ فتستحق الاستغفار الکامل حینئذ وقال فی الفوائد البارزۃ والکا
ولذا اتاخر احیاء وہا الی حجۃ الوداع حتی تمت الشریعۃ ونزل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
فاُحییت وآمنت بجمیع ما انزل لتنال بالمراتب العلیۃ والمآرب السنیۃ وھکذا فی التجبیں
وغیرہ من بعض النحاریر علیہم رضوان اللہ القدیر

یہ سرّ چہارم بلا امترا
کہ تھی اہلِ فترت کو مرد و زنان
جہالت ضلالت کا تھا شور زور
نہ کچھ کار تھا اونکو تحقیق سے
بسے اونسے توحید پر مُستقیم
بسے دونو جانب یہ تھی راغبین
ہوا جبکہ ظاہر وہ دینِ رسول
قوی بخت غالب جو تھی اُس زمان
ولے مادر و پدرِ بعضے کسان
تو ہوتا نہ فرمانِ منع دعا
تو کرتے اگر سیّد المرسلین
تو بیشک یہ ہوتا خیالِ جنان
کہ ہے اہلِ فترت کی حق مین روا
سمجھتے وہ یہ اپنے دل مین ضرور

بمنع الٰہی ز طلب دعا
بسے قسم اوسوقت نزد جہان
خود بین وہ مستغرقین کل و کور
نہ کچھ غرض رکھتے وہ تفریق سے
بسے اُنسے بر شرکِ ظلمِ عظیم
بسے بیخبر اُنسے تھے غافلین
تولا بد ہوا قلبِ مشرک ملول
وہ انوارِ ایمانسے روشن جنان
وہ فترت مین مُردہ ہوئی بیگمان
شفیع الورا کو علیہ الثنا
دعا بہر مادر بقلبِ حزین
اُنہو نکو جو اُسوقت نو مُسلمان
عموماً طلبِ مغفرت کی دعا
کہ جائز وہ ہے مطلقاً بے فتور

کیا ایک سائل نے ایسا سوال — کہ یا سیدی دافع ہر وبال
کہان باپ میرا کرو کچھ بیان — تو فرمایا وہ نار مین بیگمان
یہ سنکر وہ سائل ہوا جب روان — تو اوسکو بلایا شہ دوجہان
کہا آپ نے اُسسے پھر آشکار — ابی ہم اَباکَ یہ در جائی نار
حدیثِ دگر مین ہوا یہ بیان — کہ اُمّی مَعَ اُمِّکَ بیگمان
یہ دونو حدیثین ہین بیشِ ضعیف — صحیح و بلاریب از بس ضعیف
یہ منسوخ دونو بلا قال و قیل — بیان اِسکا ہوگا بفضلِ جلیل
وے لفظ اِنَّ اَبِی در حدیث — وہ لاریب از بس مقالِ خبیث
کہ وہ لفظ اوّل تو ثابت نہین — غَلَطْ اور مدسوس ہی بالیقین
روایت کیا بیہقی نے ضرور — وہ طبرانی بزّار سے بے فتور
وہ ازراویانِ رجالِ صحیح — باسنادِ جیّد وہ لابد ملیح
وہ بھی ابنِ ماجہ مین ہی معتبر — روایت کیا اوسکو ابنِ عُمر

روی البیهقی والبزار وابن ماجه من حدیث سعد بن مالك ومن حدیث ابن عمر والطبرانی فی الكبیر بسند جید رجاله رجال الصحیح عن سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنهم ان اعرابیا قال یا رسول الله این ابی قال فی النار فقال این ابوك قال حیثما مررت بقبر كافر فبشره بالنار فقال لقد كلفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار وزاد ابن ماجه رضی الله تعالی عنه ان ابی كان یصل الرحم وكان كذا وكذا ای فی فعال البر

کہ آیا یکے مرد پیشِ رسول — وہ تہا اہلِ وہ قلب اُسکا ملول

که اوس والده کے لئے بیگمان — کیا منع جب خالق دوجہان نے
تو کیونکر کرین التجائے دعا — دگر کے سلئے از شفیع الورا
اسیواسطے شافع دوجہان — صحابہ سے ظاہر کیا یہ بیان
که حق سے کیا مینے یہ التجا — کرون والدہ کے لئے مین دعا
تو مجکو کیا منع ربّ السما — که ہرگز نہ اونکے لئے کر دعا
وگرنہ تو ماہر شفیع الورا — که ہرگز نہ یہ وقت وقت دعا
اونہین زندہ فرمائے پروردگار — جو ہی اوسکا وعدہ کرے آشکار
تو ہو مجپہ اتمام نعمت عیان — وہ میرے خصائص سے ہی بیگمان
فلان وقت اسطور سے بیفتور — وہ ایمان پہ ایمان لاوین ضرور
وہ نور علیٰ نور سے پرصدور — تو دل میرا ہوا اسسے باصد سرور
تو ظاہر ہوا اسسے ای منصفین — سبب اوسکا ہی فتنۂ مومنین
نہ ہے کفر مانع برائے دعا — ہوئے متفق اسپہ اہل نہی

خیوری تو کر مختصر یہ جواب
محبو نکو بس ایک رمز صواب

نہ مبغض کو ہرگز ہدایت نصیب — اگرچہ مبین خدا کا حبیب
دگر اسطرح معترض منکرین — که مسلم مین ایسا یہ ہی بالیقین

روى مسلم من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك رضي الله عنهم ان رجلا قال يا رسول الله ابن ابى قال فى النار فلما قفا دعاه فقال ان ابى وأباك فى النار وفى الحديث الآخر امى مع امكما

دیا اسطرح سے جواب سوال — کہ ہرگز نہو اوسکے دلمین ملال
کہ جب قبر کافر پہ ہووے گذر — فَبَشِّرۡہُ بِالنَّار ای ذی ہنر
سُنا مژدۂ نار اوسکو ضرور — وہ لائق اسی کے نہ اسمین فتور
تو ہرگز مطابق نہ ہے یہ جواب — سوالِ گذشتہ کے ای کامیاب
کہ بہتر نہ سمجھا جنابِ رسول — جوابِ مُصَرَّح کو بہرِ جہول
نہ ہرگز کیا آپ نے کشف حال — مناسب نہ سمجھا جوابِ سوال
کرین ذکرِ والد اگر کچھ بیان — کہ لاریب ہی اُنکا جنت مکان
پدر تیرا ہے نار مین بیگمان — تو دونوں مین ہو اختلافِ مکان
تو اِس مختلف جائی کا ہو ظہور — مناسب نہ سمجھا کہ اسمین فتور
کہ سائل جو ہے اہلِ وہ تُند خو — مبادا وہ ایمان سے بیزار ہو
جبلّت جو اَعراب کی ہے درشت — تو ماہر تھے اُسسے وہ نیکو سرشت
وہ اِسلامِ نو بھی خفائی اُمُور — وہ غلظِ قلوب اور ضیقِ صدور
تو اِن سب سے ماہر وہ خیر الانام — تو کسطور فرمائین ایسا کلام
کہ ہون مومنان جس سے نفرت گزین — تو لائق نہ یہ رحمتِ عالمین
نہین بلکہ ہی نفس کی یہ سرشت — کہ تقدیمِ دیگر وہ ہو دلمین زشت
وہ فخرِ دگر جسمین ہووے عیان — کرین اُسسے نفرت نفوسِ کسان
یہ اکثر سرشتِ نفوسِ انام — رکھین اسکو ملحوظ دائم عظام

تَشَبُّث بآیاتِ قرآن ؛ در پندِ حضرت لقمان

تو اُسنے کیا آپ سے یہ سوال | که تها باپ میرا حمیده خصال
کہان اوسکا مسکن کہان اُسکا دار | تو فرمایا بیشک وه در دارِ نار
تو پھر اوسنے پوچھا که ای نامدار | کہان آپکے باپ کا ہے قرار
تو فرمایا پھر آپ نے یہ جواب | جوابِ لبیبانه از بس صواب
که جس جائی پر تیرا ہووے گذر | پڑے قبرِ کافر پہ تیری نظر
تو خوش خبرِ دیئے نار اُسکو مدام | سُنا تو بحکمِ خدائے انام
لہذا کہا اوسنے ای ذی ہنر | که تکلیف دی مجکو خیرُ البشر
که لاریب یه تعب مجپر مدام | که ہر قبرِ کافر پہ میری کلام
تجھے مژدۂ نار بےچون چرا | یہی امر فرمانِ خیرُ الورا
سنو مُنصفو یه بگوشِ جنان | ہوا اُسسے راضی خدائے جہان
که اِسطور تھی عادتِ مصطفےٰ | علیه صلوة وسلام خدا
که جب اہلِ دِه اونسے کرتا سوال | مخوّف اُمورونسے ایکو شخصال
اگر موجبِ فتنه ہوتا جواب | دیا اُسسے کچھ اوسکو ہو اضطرار
تو اسطور اوسوقت ہوتا جواب | که فتنے کا اوسمین نہووے مآب
تو لاریب اِیہام سے تب کلام | که توریه ہو اوسمین نزدِ فہام
وه ظاہر مین ہو حیثیت کے طور پہ | سوالِ دگر ہو جوابِ دگر
اسیطور سے یہ سوال و جواب | جو مذکور بالا بلا ارتیاب
که یا سیدی یا شفیعُ الانام | کہان آپکے باپ کا ہی مقام
تو اوسکا نه ہرگز دیا کچھ جواب | نه پدرِ مکرّم کا ذکرِ مآب

نمازِ خدا کر تو دائم ادا — تو کر امرِ معروف و منعِ خطا
ہمیشہ تو کر صبر تقدیر پر — نہ دل بستہ ہوگا ہے تدبیر پر
کہ ہی صبر لابد زعزمِ الاُمُور — تو ہو اس سے حاصل وہ شرحِ صدور
نہ کر خدّ اپنے کو ہرگز صَعیر — نہو پیشِ مردم ذلیل وحقیر
نہ بے التفاتی سے ہو تو ذلیل — کہ تَصعیر معیوب نزدِ نبیل
نہ چل تو زمین پر تکبّر کُنان — نہ اِترا کے چل تو کبھی ای میان
نہ دنیا پہ ہو شیفتۂ فخور — نہ کر خود نمائی نہ کر تو غرور
نہین دوست رکھتا اُسے کردگار — کرے خود نمائی سے جو اِفتخار
میانہ چلن چل تو ہو با وقار — کہ خَیرُ الامورِ میانہ جو کار
کہ اِفراط و تفریط از بس ذمیم — وہی راہ بہتر جو ہے مستقیم
تو آوازِ خود نرم کر ای میان — بلندی و پستی مین ہو درمیان
کہ مکروہِ اَصوات صوتِ حمیر — نکر مثلِ خر صوت ہو دلپذیر
کیا وعظ لقمان اِسطور پر — کہ مقبول دارین مین ہو بسر
ولیکن نہ ہرگز کیا یہ بیان — کہ ای میرے فرزند پیوند جان
حقوقِ پدر بھی تو کیجو ادا — کہ ہی اِس ادا مین رضائی خدا
وہ خدماتِ مادر بصد شوقِ جان — ادا کر برائے حصولِ جِنان
کہ آوی نہ یہ اُسکے دلمین خیال — سرشتے نفوسی سی ای خوشخصال
کہ اِس پند سے اونکا ہی یہ مرام — کہ خدمت بجالاؤن اُنکی مدام
نصیحت سے منظور ہی اِفتخار — طلب منفعت کا یہ سب ہے اِشتہار

کیا پسر کو جب نصیحت پدر نے		اُمورِ ضروری سے ای نامور

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ
اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ
ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝
يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ
اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ
اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

کہ یکتا خدا ہے بلا امترا — نہ ہے علم اُسکے مین ہرگز خفا
نہ ایزد کا ہرگز کوئی ہے شریک — وہی وحدہٗ سب سے برتر ملیک
یہی شرک لاریب ظلمِ عظیم — کرے اُسسے پرہیز دائم فہیم
جو ہے تحت ارضین جائی ثری — وہ صخرہ وہ ثور و سنگ اور ما
جو ہے آب لاریب وہ فوقِ باد — تو برباد عالم کو بولین عباد
وہ کرسی و لوح و قلم سب جنان — وہ عرش عظیم اور جو لامکان
تو علمِ خدا اونپہ بیشک محیط — نہ کچھ اوسپہ مخفی یہ جملہ بسیط
اگر صخرہ پر مورچہ ہو روان — تو علمِ خدا سے نہووے نہان

کہ اِنکی جو بیعت کرین مردمان — وہ ہی بیعتِ خالقِ دو جہان
جو اِنکی اطاعت بشوقِ جنان — وہ ہے طاعتِ خالقِ جانِ جان
جو اِنکا ادب ہے خدا کا ادب — اسیطور لاریب تعلیمِ رب

ضروری نہ کیونکر کرے وہ ادب
کہ ظاہر ہوا اُنسے لاریب رب

پدر مادرِ جسم سے نورِ عین — یہ لاریب طینی ہوئے والدین
جو باقی وہ آبائے دینِ متین — تو اونمین مقدم جو ہین مرشدین
او تھا یا تجھے مادرِ مہربان — بشکمِ خود خوش با دلِ شادمان
اگرچہ بسے رنج پرا وسکو رنج — ولے رنج یہ اُسکے نزدیک گنج
او تھا یا تجھے اُمّ جملہ جہان — یہ طینی جبلت سے تا لامکان
بٹھایا جنان مین تجھے با سرور — نہ زنہار تجھسے کیا کچھ نفور
وہ تیرے گنہ سے ہمیشہ برنج — تو پھر بھی بنایا تجھے اپنا گنج
کیا عرض پھر پیش پروردگار — در آن لامکان با دلِ زار زار
کہ اس حمل سے مین گرانبار ہون — اسی بار سے اشک خون بار ہون
ہوا پھر یہ فرمانِ پروردگار — کہ اے باعثِ خلقِ ہر نور و نار

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

یہ شربت گلابی تو کر نوش جان — سلامت کا شربت یہ ہے بیگمان
زشیرینئ رحمت کردگار — زما ورد برکات مطفئ نار
تو کی عرض پھر شافع المذنبین — حبیبِ خدا سید المرسلین ص

نہ یہ پند ہے خالصًا زینہار ‏— کہ ہے جلبِ نفع پہ اِسکا مدار
تو یہ وعظ ہوتا نہ کچھ دل پسند ‏— نہوتا پسر اِسّے کچھ ارجمند
بیانِ حقوقِ پدر مین ضرور ‏— مَظنّہ مضرّت کا تھا پر فتور
تو اوسکو کیا ترک پدرِ حکیم ‏— کہ حکمت سے روشن وہ قلبِ سلیم
تو حق نے کیا اوسکا ظہرِ بیان ‏— بیانِ مُصفّٰی ز روح و روان

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ

کہ ہے بعدِ توحیدِ پروردگار ‏— حقوقِ ہمہ والدان آشکار
خدا بعد ہے رتبۂ والدین ‏— وہ دینی وہ طینی ہمہ نورِ عین
وہ علماؤ صلحائے جملہ کرام ‏— یہ ہین پدر دینی علیہم سلام

قال فی المنن الکبری وغیرہ من اکابر الکملا لیس بعد حق اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم من حق الوالدین سواء کانوا آباء الجسم او آباء الروح کالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدہ الدعاۃ الی اللہ تعالی ولا یخفی ان اجل آباء الدین حبیب اللہ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد اعلمک اللہ بجلالتہ حیث قال اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہ وقال مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ فعلمک اللہ الادب معہ مثل ادبک معہ ھذا ملخص ما فی رجم المبین لرجم الشیاطین واللہ الھادی وعلیہ اعتمادیے

جو آبائے دین جملہ اہلِ یقین ‏— اَجلِّ ہمہ شافعُ المذنبین
وہ ہین پدرِ ارواح جملہ عظام ‏— وہ ہین پدرِ آبائی دین لاکلام
کیا انکی رتبے سے ایزد بیان ‏— کہ اسطور انکی تو عظمت بدان

کہ ربّی کا رب سے یہ اظہار ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰالِحِیْن

ہوا پھر یہ فرمانِ ربّ الانام
جبیبِ خدا کو علیہ السلام

کہ امشب جو لایا تو اونکو یہان
وہ ہمراہ تیرے درین لامکان

تو لاریب حامل وہ محمولِ جان
جنان اور جانین وہی ساکنان

سلامت کا شربت نہ تجکو گوار
بلا اُمّتِ خویش ای نامدار

یہ شربت ہوا اُنکو امشب نصیب
جو برکات و رحمت سے ہی وہ مُطیب

وہ تیرے تصدّق ہوئی فیضیاب
سلامت کرامت سے بے ارتیاب

کہ جامِ کریمون سے نزدِ لبیب
زمین را بود چند قطرہ نصیب

تو اونکو مین ہر سال با احترام
سلامت کا شربت پلاؤن مدام

کہ جو ایک شب لیلۃ القدر نام
وہ مخصوص اُنکے لئے با مرام

تو اوسمین کرون مین اُنو پر سلام
الیٰ صبح صادق ز آغازِ شام

سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

کہ جو تیرے نزدیک منظور ہے
وہی میرا منظور پُر نور ہے

تو جو فیض تیرے سے مسرور ہے
وہی قُرب میرے سے مسرور ہے

تری پیروی مین جو مغمور ہے
وہ محبوب میرا یہ دستور ہے

نہ وہ قُرب میرے سے کچھ دور ہے
نہ وہ وصل میرے سے مہجور ہے

نہ زنہار گا ہے وہ رنجور ہے
جو ہی اوسکا دشمن وہ مقہور ہے

وہ غُفران میرے سے مغفور ہے
وہ نعمائی میرے سے مشکور ہے

کہ شربت گلابی جو ہے از سلام — عنایت کیا مجکو ربُّ الاَنام
تو کیونکر مین تنہا کرون نوش جان — جگر گوشہ سب توشہ جملہ یہان
اگر شربتِ وصل با صد سلام — ملے اونکے ہَمرَہ مجھے ایک جام
تو لا بد کرون نوش مین شادمان — سوا اسکے ہووے نہ سیراب جان
ہوا پھر یہ فرمانِ پروردگار — تجھے اسمین ہر طور ہے اِختیار
تو کر نوش جان اسکو ای جانِ جان — بہمراہِ اُمّت مَسَرّت کنان
نکر دل مین زنہار کچھ اضطرار — گران تجپہ مجپر سبک ہے وہ بار
نہین بار سے تو گران بار ہو — سبکسار سے حفظ بردار ہو

وَرَفَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ الآیه

یہ بار اُٹھے پر نہ تو زار ہو — تو دیدار میرے سے دیدار ہو
تو دربار میرے مین دربار ہو — تو دربار میرا نہ دربار ہو

خیوریؔ وہ ربّ جو غم خوار ہو
تو کیونکر نہ تیرا یہ غم خوار ہو

وہ غمخوار ہے تو نہ غمخوار ہو — وہ ہے یار تیرا نہ تو زار ہو
وہ غمخوار تیرا جو غمخوار ہو — تو ہر دو جہان مین تو کب خوار ہو
وہ دلدار تیرا جو دلدار ہو — تو کیونکر نہ دلدار انوار ہو
ز حُبِّ محمد جو سرشار ہو — تو دارین مین کیون نہ ہُشیار ہو
جو قدرِ محمد [illegible] سردار ہو — وہ کیونکر نہ جنّت مین سردار ہو

خیوریؔ نہ کیون رب کا دیدار ہو

یہ ہے السلام علینا ضرور — یہ ہے شفقتِ مصطفائے غفور
گنہگار امت تبہ کار جو — وہ اہلِ کبائر بلا گفت گو
رکھا اپنے سینے سے اونکو لگا — کہ رنجور مہجور ہین وہ سدا
وہ لاریب عصیانسے رنجور ہین — وہ دربارِ مولا سے مہجور ہین
بغیرِ شفاعت نہ اونکی پناہ — بغیرِ عنایت نہ کچھہ دستگاہ
وہ میری شفاعت کے محتاج ہین — گناہونکے لشکر سے تاراج ہین
وہ میری وجاہت سے امیدوار — نہ طاعاتِ رب سے وہ سرمایہ دار
نہون اونکا امشب اگر دستگیر — تو اغلال وزنجیر سے ہون اسیر
نہو جسمِ مجروح پر مہربان — اگر جانِ مشفق وہ جانِ جہان
تو کیونکر نہو جسم خوار و تباہ — کہ اوسکی نہ جز جانِ جانان پناہ
لہذا کیا جمع در یک ضمیر — کہ ہے اوسکا مسکن ضمیرِ منیر
کیا وصل با عاصیان ہمچنان — کہ از وصلِ جان جسم ہی یکان
کیا عرض پھر پیشِ رب الانام — کہ گرچہ نہ جبریل کا یہ مقام
ولے وہ جو تیرے گنہگار ہین — گناہونسے دائم وہ سرشار ہین
وہ میری جو امت مین بدکار ہین — وہ رنجور مہجور بس خوار ہین
وہ مطلوب میرے گران بار ہین — وہ مرغوب میرے جو بیمار ہین
وہ لاریب حاضر درین لامکان — کہ ہو جسم سے کب گریزان یہ جان
وہ نیکون سے بیشک مقدم مدام — کہ ہے اونکو جان سے بسی انضمام
یہ شربت معطر جو ہے از سلام — پلا اونکو اول بصد احترام

خیوری تو عصیان سے رنجور ہے
ولے دیدِ ربّی سے مسرور ہے

وہ جانِ جنان مین جو مذکور ہے
سویدائے دلمین وہ مسطور ہے
جنان سے وہ جانسے نہ جب دور ہے
وہ فیضِ حبیبی جو موفور ہے

تو جانسے نہ جانان کبھی دور ہے
توکب اہلِ سودا سے مستور ہے
تو چون قربِ ایمان نہ مہجور ہے
توکب خشک لب آسکا رنجور ہے

خیوری جو در چشم وہ نور ہے
تو حاضر وہ ناظر وہ منظور ہے

بیانِ وفورِ شفقت جنابِ شفیع الانام ؐ برگنہگارانِ امّت علیہ الصلوٰۃ والسّلام

سنو اے محبّان خیر انورا
کہ ربّی جو محمودِ ربّ السما
ہمارا جفا ہے بلا انتہا
تو اسپر بھی اونکی عطا پر عطا
وہ حلمِ حبیبی وہ خُلقِ عظیم
تو کر غور اسکو بفکرِ جنان
بمیزانِ عقلِ ہمہ انبیا
نہ سنجیدہ ہو شفقتِ مصطفےٰ

بگوشِ محبت بعقلِ صفا
تو ہی بے وفائی مین انکا وفا
خطا مین گرفتار صبح و مسا
نہ دیکھین وہ ہرگز ہماری خطا
یہ جہلِ اُمم یہ گناہ جسیم
مکان لامکان بُعد مین ہی عیان
بمیزانِ اِدراکِ اہلِ سما
کہ عقلِ ورا سے وہ ہی ماورا

ربوبیتِ رب کے مظہر مدام — پدر ہائے طینی و دینی تمام
وہ ہین اصل تو شاخ اُنسے ضرور — وجودِ پدر سے ہوا یہ ظہور
مُخالف نہو اصل کا زینہار — کہ شاخ مخالف سزاوارِ نار
وہ تیرے مُربّی وہ تجپر نثار — تو مربوب اونکا بصد اختیار
تو اونکی رضا ہی رضائے خدا — خدا کی رضا ہے جو اُنکی رضا
کرین امر تجکو اگر وہ کرام — معاذ اللہ کر معصیت کا تو کام
تو اسمین نہ طاعت تو کر زینہار — اسیطور فرمانِ پروردگار

وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا الآية

کرین جہد اسطور گر وہ کرام — لکن شرک با ذاتِ ربّ الانام
تو ہرگز نکر شرک اے نیکدان — بذاتِ مقدّس خدائے جہان
الوہیتِ ذاتِ پروردگار — مُنزّہ وہ شرکت سے اے ہوشیار
نکر طاعتِ خلق تو در اثام — کہ بیشک یہ عصیانِ ربّ الانام
اسیطور فرمانِ خیر الوریٰ — عَلَیہِ صلوٰۃ و سلامِ خدا

قال علیہ الصّلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف رواہ الشیخان وروی الامام احمد والحاکم عن عمران لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق علیہم الرّضوان من اللہ الرحمٰن

ولے خدمتِ والدینِ کرام — دل و جان سے کر تو بصد احترام
تصدّق تو کر اُنپہ مال و منال — درشتی نکر اُنسے در جملہ حال

ز رحمت سلامت وہ سیراب ہون — وہ بیمار میرے شفایاب ہون
تو پھر تیرے بندونکو جو صالحین — بقیہؔ کے مالک جو ہین بالیقین
سلامت کا شربت عطا کر ضرور — تو سیراب ہون اُسّے وہ باسرور
یہ ہین تندرست اور بیمار دو — مُقدّم دوا مین جو بیمار ہو
ہوا پھر یہ فرمانِ ربُّ الانام — مقدّم کیا جنکو تو در سلام
تو اونکو مقدّم کرو نمین ضرور — جو منظور تیرے وہ ہین چشم نور

کما قال اللّٰہ فی کلامہ المیمون: اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ

تو ہی مالکِ مُلکِ تقدیم ہے — تو لاریب سردارِ تحکیم ہے
کرے جسکو تو پیش وہ پیش ہے — کرے جسکو تو خویش وہ خویش ہے
جو بیمار تیرا وہ دلریش ہے — وہی خویش میرا وہی پیش ہے
تجھے جسطرح سے جو منظور ہے — وہی مجکو منظورِ پُرنور ہے
کہ تیری رضا مجکو منظور ہے — کہ نورِ قدیمی سے تو نور ہے
تو میرا ہمیشہ یہ دستور ہے — کہ منظور تیرا وہ منظور ہے

خیوری گناہونسے رنجور ہے
ولے اس تقدّم سے مسرور ہے

جو رنجور مولا کا مغفور ہے — تو پھر کسلیئے اب تو رنجور ہے

قال اللّٰہ تعالیٰ فی کلامہ المبین: اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْر

تو کر شکرِ نعمائے پروردگار — اگرچہ نہووے یکے از ہزار
تو کر شکرِ مادر پدر ہر زمان — کہ یہ فرض تجہیر ہوا بیگمان

تو اسرار اوسکا سزاوار ہے کہ ملزوم اخفائے اسرار ہے
لہذا نہ ظاہر کیا مصطفا مقام پدر آستے اے باصفا
دیا اوسکو ایسا جواب صواب کہ ہو مطمئن قلب جستے شتاب
کہ جس قبر کافر پہ ہووے گذر اُسے دے بشارت تو اے نامور
کہ لاریب ہے نار تیرا مقام یہی مژدہ فرمان خیر الانام
تو ملزوم ہمسر ہوا اعتماد اسی لفظ پہ نزد اہل سداد
یہ بیشک مقدم ہوا اے فہام اوسی لفظ مذکور پر لا کلام
کہ مسلم مین انّ ابی جو نگار تو مدسوس تخصیص وہ آشکار
کہ وہ قول اسطور گر از رسول تو سائل نہ زنہار ہوتا ملول
وہ زنہار کہتا نہ اسطور پر کہ تکلیف دی مجکو خیر البشر
کہ لاریب یہ تعب مجبر مدام کہ ہر قبر کافر پہ میری کلام
تجھے مژدۂ نار بے امترا یہی امر فرمان خیر الورا
اگر لفظ اوّل سے ہوتا جواب کہ انّ ابی کا فلان ہی مآب
تو اسمین نہین امر کچھ آشکار نہ کچھ تعب سائل پہ ہے زینہار
نہ کچھ قبر کافر کا اسمین بیان نہ ہے مژدۂ نار اسمین عیان
تو راوی کا ہے یہ تصرّف ضرور یہ مدسوس ہے نزد اہل شعور
اسیواسطے ہے یہ قول کرام جو حفاظ نقّاد عالی مقام
کہ جبتک حدیث رسول کریم نہ ستین اطوار سے ہو رقیم
تو اوسکی حقیقت نہو آشکار نہ ہم اسکو سمجھین کبھی زینہار

اگرچہ وہ لاریب از مشرکین
بہر طور بر ملتِ کافرین

کہ معروف دنیا مین باوالدین
یہ فرمانِ خلّاق سے نورعین

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ الآیۃ

ہمیشہ توکر پیروی کرام
جو ہین برصراطِ خدائے انام

وہ صلحائے اُمت وہ کملائے دین
وہ اہلِ طریقت جو ہین مُرشدین

تو بنشین ہمیشہ باہلِ صفا
کہ شد قُربِ شان قُربِ ربّ السّما

بجسے صحبتِ رب کا شوقِ جنان
حضورِ ولی مین وہ ہو شادمان

ولی سے ملا جو خدا سے ملا
ولی سے جدا جو خدا سے جدا

ولی سے ملے جو بصدقِ جنان
تو ہرگز نہووے شقی وہ جوان

هُمْ جُلَسَاءُ اللهِ لَا يَشْقَىٰ جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الطِّبْرَانِيْ كَمَا فِي التَّحْبِيْرِ عَلَيْهِ رِضْوَانُ اللهِ الْقَدِيْر

خدایا طفیلِ شہِ انبیا
نہ کیجو خیوری کو از اشقیا

وہ لاریب سے ہے خادمِ اولیا
فدا جان و دل سے وہ بر اصفیا

لہذا جو حسّاد و اہلِ عناد
خیوری سے دائم کرین وہ فساد

جو حسنین کی اُسکے دلین وداد
وداد علی سے وہ اہلِ سداد

تو کیا غم اُسے ہے ز اہلِ فساد
مددگار اوسکے شفیع العباد

سنو اے مُحبّانِ خیر الانام
علیہ صلوۃ خدا و سلام

کہ روشن ہوا ذکرِ مذکور سے
ہویدا ہوا فکرِ مسطور سے

کہ جب امر سے فتنہ ہو آشکار
و یا اُسسے ہو بدگمان برکبار

بخاری سے اسکا ہوا انفراد تو اوسپر نہ ہرگز کرو اعتماد
حدیث اَبی جو کہ مذکور ہے تو افراد اُسکے سے مسطور ہے
تو اِسّے ہوا احتجاج نبیل تمسک کی لائق نہین یہ دلیل
جو ہی ابن عدی سہیلی دگر جلال سیوطی سبھی معتبر
وہ زرقانی بھی تلمسانی فہام دگر قرطبی و سنوسی عظام
سوا اِنکے دیگر سبھی از کرام ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام
کہ لاریب اُس سپہر کی یہ خطا نہ سمجھا وہ کچھ لفظ کا اقتضا
جو مذکور تھا جملہ از طرق عام کیا اُسنے تخصیص اُسنے کلام
نہ سمجھا وہ مضمون قول رسول کہ ہرگز نہ تھا وہ زاہل وصول
کیا خاص یک لفظ از قول عام وہ عامی نہ تھا از خواص کرام
کہ لاریب ہی یہ جواب سوال کہ ہر قبر کافر پہ کہہ یہ مقال
کہ ہے مژدۂ نار تجکو مدام اسیطور فرمان خیر الانام
تو سمجھا وہ بے فہم یہ اضطرار کہ ہی باپ بھی آپ کا اہل نار
کیا عام سے خاص کا اختصار اَبی لفظ اُسنے کیا آشکار
ہوا اُسپہ حماد کا اعتماد وہ مروی ہوا اُنکے حسب المراد
تو راوی ہوئے بعض اُس لفظ پر کہ تحریف اوسکی سی تھی بے خبر
تو اسپر بھی ہی وہ حدیث آحاد تو کیونکر کرین اُسپہ ہم اعتماد
لہٰذا سہیلی سبھی ذی کمال یہ ہی روض مین اُنسے روشن مقال
کہ معلول ہی وہ نہ اسمین کلام ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام

روایت جو مسلم سے منقول ہے | تو وہ لفظ آخر سے معلول ہے
وہ لاریب مدسوس و معزول ہے | نہ نزدیک حفاظ مقبول ہے

ضروری بیان کر بفضل قدیر
کہ مدسوس کسطور لفظ اخیر

کہ راوی جو اسکا وہ حماد ہے | وہ از اہل تقویٰ ز عباد ہے
ولیکن جو تھا ایک اسکا ربیب | نہ لب لبیبون سے اسکو نصیب
وہ ہی پدر عوجا کا بیشک پسر | وہ تحریر و تقریر سے ذی ہنر
تو حماد کا اوسپہ تھا اعتماد | اوسی سے ہمیشہ وہ حماد شاد
کہ حماد حافظ نہ تھا زینہار | نہ تحریر سے تھا وہ کچھ حفظ دار
اوسی ابن پر تھا ہمہ کاربار | اوسی کی روایت پہ دل باقرار
لہذا بخاری نے اے ہوشیار | نہ اس سے کیا نقل کچھ زینہار
نہ مسلم نے بھی در صول کتاب | کیا نقل کچھ اس سے اے کامیاب
ولے جو کہ ثابت سے اسناد ہے | تو مسلم کا دل اس سے کچھ شاد ہے
تو جسکے شواہد ہوئے از ثقات | تو اسناد مسلم وہی بینات
مصرح یہ مدخل مین جملہ بیان | اسیطور سے حکم حاکم عیان
یہ ذہبی کا ہی مذہب خالص بیان | کہ حماد فی نفسہ از مہان
ولے ہین مناکیر اسکے وفیر | وہ ہی اہل اوہام سے بس شہیر
جو حفاظ ہین اہل تنقید تمام | ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام
کہ جملہ احادیث حماد جو | ہوا منفرد ان مین وہ نیک خو

کہ جس جائی پر تیرا ہووی گذر
فَبَشِّرْہُ بِالنَّار ای ذی شعور
تو جس جائی پر اوسکا ہوتا گذر
تو خوشخبری دیئے نار اُسکو ضرور
لہذا کہا اوسنے ای ذی ہُنر
تو پھر یہ حدیثِ مُعَمَّر شریف
رجالِ صحیحین اوسکے تمام
روایت کیا بیہقی نے ضرور
بھی ہی ابنِ ماجہ مین وہ مُعتبر
مطابق حدیثونکے وہ بالیقین
صحابہ کا بھی ہی یہی اِعتقاد
ہوئی متّفق اُسپہ جملہ فحول
تو کیونکر وہ متروک ہوئے امین
ہو دین مین زنہار مُتعسّفین
کہ جس اَمر مین ازدِرائی رسول
ہو موذیئے شافع المذنبین
خدا کا غضب اُسپہ لیل و نہار

پڑے قبرِ کافر پہ تیری نظر
سُنا مُژدۂ نار اوسکو ضرور
تو گر قبرِ کافر پہ کرتا نظر
سُناتا بلا ریب وہ ذی شعور
کہ تکلیف دی مجکو خیرُ البشر
جو اِسناد و مضمون مین ہی لطیف
وہ زُبرِ صحیحہ مین ہی لا کلام
وہ طبرانی بزّار نے بے فتور
روایت کیا اوسکو ابنِ عُمَر
وہ مضمونِ حق درکتابِ مُبین
حدیثِ مُعَمَّر سے ہی جو مُراد
زحُفّاظ و نُقّاد اہلِ وصول
کرو غور کچھ دلمین ای مُنصفین
حسد سے رہو دور ای حاسدین
کرین اُسّے پرہیز اہلِ وصول
کہ ہی موذیئے مصطفٰے بس لعین
وہ ملعون و مرجوم پروردگار

خیوری تو کر صبر تا کردگار
کرے اُسکو داخل بدارُالبوار

معمّر جو ہے ابنِ راشد ضرور — وہ راوی ز ثابت بفکر و شعور
وہ ثابت روایت کند بیگمان — ز انسِ بنِ مالک جو ہین نیکدان
وہ حمّاد ثابت سے راوی ضرور — تو ہر دو ز ثابت وہ ہین بفتور
حدیثِ معمّر ز ثابت عیان — سراسر وہ جیّد نہ اُسمین گمان
تو اوسمین نہ ہرگز یہ مذکور ہے — ابی ہم اباک جو مسطور ہے
معمّر وہ حمّاد ہر دو جہان — اوسی انسِ مالک سے ہین راویان
حدیثِ شفیع الورا مین اگر — وہی لفظ ہوتا ز خیر البشر
تو اوسکو معمّر بھی کرتا بیان — کہ حمّاد سے اوسکا اثبت مکان
روایت مین حمّاد سے بیگمان — معمّر قوی تر بہ پیشِ جہان
کہ ہین متفق اُسکی تخریج پر — بخاری و مُسلم بسے نامور
کسی نے نہ ہرگز کیا کچھہ کلام — کہ ہی سند اوسکی مین کچھ اتّہام
نہ انکار اوسپر کیا آشکار — کسی نے کسیطور ای ہوشیار
وہ مقبول ہے نزدِ جملہ کبار — وہ حفظِ احادیث مین نامدار
روایت کیا اُسنے یہ ای عزیز — اوسی ثابت و انسِ مالک سے نیز

فقال اين ابوك قال حيثما مررت بقبر كافر فبشره بالنار ولم يذكر ان ابي واباك في النار بل قال لقد كلفني رسول الله صلى الله عليه وسلم تعبًا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار

کہ اوس اہل دہ نے کیا پھر سوال — کہ ای دافعِ ہر دو بال و نکال
کہان آپکے باپکا ہے مقام — تو فرمایا اسطور خیر الانام

قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابی کان یصل الرحم وکان کذا وکذا فاین
ھو قال فی النار فحزن من ذلک حزنا فقال این ابوک فقال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار
فقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار فظہر
ان السائل اعرابی وھو مظنۃ الفتنۃ وخشیۃ التبری عن الاسلام والمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا سألہ اعرابی وخاف من افصاح الجواب لہ فتنۃ واضطراب قلبہ اجاب بجواب
فیہ توریۃ وایہام وھذا کذلک اذ لم یصرح فیہ بحال الاب الکریم انما قال حیثما مررت بقبر کافر
فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل بالمطابقۃ علی ذلک فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ
الحال ومخالفۃ ابیہ لابیہ فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ التبری عن الایمان لما جبلت علیہ
النفوس من کراھۃ الاستئثار علیہا ولما کان علی العرب من الجفاء وغلظ القلوب فاورد لہ جوابا
موہما لطمأنینۃ القلب فتعین الاعتماد علی ھذا اللفظ وتقدیمہ علی غیرہ ولا شک ان ھذا اللفظ
العام ھو الصادر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورآہ الاعرابی امرا مقتضیا للامتثال فلم یسعہ
الا امتثالہ ولو کان الجواب باللفظ الاول لم یکن فیہ امر بشیء البتۃ فعلم انہ من تصرف الرواۃ
وان ھذا الطریق فی غایۃ الاتقان عند اہل الایمان والعرفان ولذا قال الحفاظ لو لم نکتب
الحدیث من ستین وجہا ما عقلناہ ای لاختلاف الرواۃ فی اسنادہ والفاظہ فحدیث مسلم
ومن رواہ بنحوہ معلل من ھذہ الحیثیۃ ولیس فی اصلہ قدح البتۃ بل من ذلک اللفظ فقط

کرین فرض گر اتفاق رواۃ — علی لفظ مسلم کہ ہون سب ثقات
تو پھر بھی معارض وسے بالضرور — دلائل جو قرآن سے ہین بیفتور
ازانجملہ یہ قول پروردگار — یہ امری مین لاریب ہے آشکار

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

جو مذکور بالا ہوا ای پسر		تو اوسکی یہ اسناد ہے مختصر

قال الحافظ جلال الدين عبد الرحمن روّح الله روحه فى اعلى الجنان فى الفوائد البارزة والكامنه وغيره من المحققين كالعلامة الزرقانى والتلمسانى وابى الفضل ابن حجر قدس الله سرهم الانور واما رواية حماد ان ابى واباك فى النار فهذا الاصل للاحتجاج به فانه انفرد به عن الامام البخارى رحمه الله البارى وفى افراده احاديث تكلم فيها الحفاظ ولا شك ان هذا منها وان ثابتا وان كان اماما ثقة ولكن قد ذكره ابن عدى رحمه الله تعالى فى الضعفاء وقال وقع فى احاديثه نكرة من الرواة عنه لان روى عنه ضعفاء وقد اعلّ السهيلى هذا الحديث بان معمر بن راشد فى روايته عن ثابت عن انس بن مالك رضى الله عنهم خالف حمادا فلم يذكر انّ ابى واباك فى النار بل قال حيثما مررت بقبر كافر فبشره بالنار وهو كما قال فمعمر اثبت فى الرواية من حماد لاتفاق الشيخين على تخريج حديثه ولم يتكلم احد فى حفظه ولم ينكر عليه فى شئ من حديثه وحماد وان كان اماما عابدا فقد تكلم جماعة فى روايته ولم يخرج له الامام البخارى شيأ فى صحيحه وما خرج له مسلم فى الاصول الا من حديثه عن ثابت واخرج له فى الشواهد عن طائفة صرح به الحاكم فى المدخل وقال الذهبى حماد ثقة ولكن له اوهام ومناكير كثيرة وانها دست فى كتبه من ربيبه ابن ابى عوجاء وهذه منها وكان حماد لا يحفظ فحدث بها فوهم ومن ثم لم يخرج له البخارى رحمه الله البارى فحديث معمر اثبت وقد وجدنا بمثل رواية معمر عن ثابت عن انس حديث سعد بن مالك وحديث ابن عمر اخرج البيهقى والبزار والطبرانى فى الكبير بسند رجاله رجال الصحيح عن سعد بن ابى وقاص وروى ابن ماجه عن ابن عمر رضى الله عنهم

والا نہ ایمان سے پاوے مراد	تو ہو اوسکو حاصل بزودی سداد
کہ پدر حقیقی نہ سہے وہ ابی	ہوئے متفق اسپہ علما سبھی
یہ ثابت بہر طور بے گفت گو	وہ تعلیل ہو یا کہ تاویل ہو
وہ اہل جنان اہل ایمان مدام	کہ پدر حبیب خیر الانام

خیوری طفیل اب المصطفا
کرے تجکو اہل جنان سے خدا

لقائے جنان پر تو دائم خدا	جنان حقیقی جنان لقائے
نہ ہے جنت ظاہری کچھ مراد	جنان تو بس دید خیر العباد
تو وہ نار گلزار دار القرار	اگر تجکو ہو نار مین دید یار
تو گلزار ہو نار دار البوار	نہ گلزار مین تجکو ہو دید یار
وہی جائے جنت وہ دار حبیب	جہان دید اوسکی تجھے ہو نصیب
یہی دلمین توثیق و تفرید ہے	یہی دلمین تصدیق و توحید ہے
یہ مربوب تیرا تو جان جنان	کہ ربی توئی اور مسجود جان
کہین مجکو عبد محمد ﷺ مہان	یہی شرف میرا بہر دو جہان
کہ عبد النبی نام نزد کرام	نہ ہو اس سے عزت کا برتر مقام
تو اوسوقت ربی امام الامام	پکارینگے جب نام یوم القیام

یوم ندعوا کل اناس بامامهم الآیۃ

کہ حسرت کرین اسپہ وہ اہل نار	تو اس نام کا حظ ہو آشکار
کہین کاش دنیا مین تھے ہم جہول	جو ہین منکر نام عبد الرسول

نہ ہرگز کرین ہم کسی پر عذاب
مگر جبکہ بھیجین رسالت مآب

نہ مانے اوسے گر شقی وُ لئیم
تو اُسپہ کرین ہم عذابِ الیم

جو ہین اہلِ فترت کے حق مین عیان
احادیث لاریب نزدِ مہان

وہ جملہ مُعارِض اوسے بیگمان
نہو عمل زنہار اوسکا عیان

کہ لابد مقرّر رہے یہ درِ صول
تعارض مین تاویل نزدِ فحول

یہ تاویل اس جا یہ ہے بالیقین
ہوئے متفق اسپہ کبرائے دین

کہ لفظِ ابی جو کہ مسطور ہے
وہ حمّاد و مسلم سے مذکور ہے

کرین اوسکو اثبات گر منکرین
تو یہ اوسکا لابد جوابِ مُبین

کہ بیشک ابی سے چچا ہے مُراد
پچا ہے پدر نزدِ اہلِ سداد

عرب کی یہی عُرف ہے لاکلام
چچا کو کہین اب ہمہ خاص و عام

لہذا یہ فرمان خیر الانام
کہ ردّوا علیّ ابی اے فہام

جو عبّاس ہے میرا چچا نامور
وہ شفقت مین لاریب مثلِ پدر

بُلاؤ اوسے پاس میرے ضرور
کہ ہو دید اوکی سے مجکو سرور

اسیطور ہو اُس ابی سے مُراد
ابوطالبِ عمّ اے خوش نُہاد

مُربّی کو لابد کہین وہ ابی
کہ اعراب اس عُرف پر ہین سبھی

کیا پرورش آپ کو بیگمان
ابوطالبِ عمّ باشوقِ جان

ابی لفظ بر جائے عمّی عیان
کہ ہو اُسسے مغموم از صابران

کہ لاریب سائل پریشان جنان
زحالِ پدر رہے وہ مغموم جان

سُنے جب ابی ہم اباک جواب
تو ہو مُطمئن قلب اُسکا شتاب

والحدیث الصحیح اذا عارضته ادلة اخری وجب تاویله وتقدیم تلك الادلة علیه کما ھو مقرر فی الاصول وتاویل ذلك اللفظ الوارد عن حماد ان ابی واباك فی النار انه اراد بابیه عمه ابا طالب لان العرب تسمی العم ابا ولانه رباه صلی الله علیه وسلم والعرب تسمی المربی ابا ایضا ومعھذا ان ذلك الخبر من الاحاد فلا یعارض القاطع وھو نص وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وقال فی اسرار التنزیل قال علیه علیه الصلوٰة والسلام راد واعلیّ ابی واراد به عمّه سیدنا عباس رضی الله عنه فکذلك المراد بابیه المذکور فی حدیث حماد وغیره علی فرض التسلیم

حدیثِ سوم کا سنو اب جواب — کہ ہو دفع جسّے سبھی ارتیاب
کہ دو شخص آئے تھے پیشِ رسول — نہ تھی اہلِ الباب واہلِ عقول
کیا اِسطرح سے اُنہون نے سوال — کہان مان ہماری کہو اُسکا حال
وہ مہمان پرور بصد اہتمام — وہ احسان وشفقت سے تھین نیکنام
ہوا تب یہ فرمانِ خیر الانام — کہ ہے نار مین اونکا لابد مقام
سُنا جب اُنہون نے جوابِ رسول — تو محزون ومغموم باصد ملول
اُٹھے وہ روانہ ہوئے مضطرب — تو اونکو کیا آپنے پھر طلب
ہوا تب یہ فرمانِ خیر الورا — کہ اُمّی وہ ہے مع اُمّکما
رزینِ عقیلی سے مروی ہے جو — تو بھی لفظِ مع اُسمین امی نیک خو
سنو ای عزیزو بگوشِ قبول — کہ ہو تمسے راضی خدا کا رسول
کہ دونو حدیثین وہ ازبس نحیف — کہ اِسناد اونکی نہایت ضعیف
نہ مقصود اُسسے یہ ہے زینہار — کہ لاریب اُمّی ز اصحابِ نار

و الّا نہوتے ازان منکرین — تو امروز ہوتے بسے فائزین

خیوری کو اوسوقت ہو یہ ندا
کہ اے خیر دین بندۂ مصطفا

بیا پیش مولا بصد شوق جان — قدم پر جبین رکھ جبین پر جنان
تو پر عیب لاریب مغفور ہے — کہ عبد حبیبی تو مشہور ہے
جو رنجور اونکا وہ مسرور ہے — نہ تو دید اونکی سے مہجور ہے
یہی تیرے مولا کا دستور ہے — کہ عاصی پہ ارحم وہ موفور ہے
اگرچہ تو دنیا مین آبق مدام — ولے بندہ ذات خیر الانام
ربوبیت رب سے مغرور تھا — تو در بحر امید مغمور تھا
غضب پر جو رحمت ہوئی پیش دست — تو اسنے ہوا تھا جنان تو مست
جو ہے تیرا لا تقنطوا اعتقاد — تو ہو شادمان از حصول مراد
مئے دید سے دل کا لبریز جام — تو بر خدمت خویش قائم مدام
رضائے محمد جو موصول ہو — تو یہ عبد اونکا نہ معزول ہے
کریمون کا لابد یہ معمول ہے — کہ منسوب مقبول مقبول ہے

خیوری تو منسوب مقبول ہے
کہ با ذکر احمد تو مشغول ہے

ہوا ہے جو مذکور بالا نگار — یہ اسناد اوسکی علی الاختصار

قال فی الفوائد البارزة والتحبیر وشرح المواهب اللدنیة بهذا التسطیر لو فرض اتفاق الروا
علی لفظ مسلم کان معارضا بالادلة القرآنیة والادلة الواردة فی اهل الفترة

توحاصل ہوا اسّے یہ ای فتا
کہ ناری نہین مادرِ مصطفیٰ

وہ تھین آمنہ مومنہ بیگمان
وہ بردینِ توحید اہلِ جنان

ولے جملہ تفصیلِ بعث ونشور
شریعت کی سائر جو ہین وہ اُمور

نہ اونپر وہ ظاہر مین تھے آشکار
کہ بعثِ نبی پر اُنون کا مدار

لہذا وہ اُمّ شفیع الورا
نہ زندہ کیا اونکو جلدی خدا

کہ ہو جب مکمّل وہ دینِ رسول
مکمّل وہ ہو بافروع اصول

تواُسوقت زندہ وہ ہون لاکلام
توپھر لاوین ایمان بصد احترام

یہانتک کہ زندہ ہوئے بالیقین
باآوانِ تکمیلِ دینِ متین

یہ برجائے خود ہی مفصّل بیان
ولے مختصر ہے یہانپر عیان

قال فی التحبیر والفوائد البارزۃ وغیرہما کشرح المواھب والشفا واما حدیث امّی مع امکما علی ضعف اسنادہ فلا یلزم منه کونھا فی النار لانه صلی الله علیه وسلم اراد بالمعیّة کونھا معھما فی دار البرزخ وعبر به تودیّة وایھاما تطییبا القلوبھما وایضا اراد صلی الله علیه وسلم بتلك المعیة من الاسرار التی لا یمکن الا دراك الا لاھلھا فالحاصل انھا رضی الله عنھا کانت موحدۃ ولکن لم تبلغھا تفصیل شان البعث والنشور فی ھذہ الدار فاحیاھا الله کرامة له صلی الله علیه وسلم فآمنت به وبجمیع ما فی ھذہ الشریعة ولذا تاخر احیاؤھما الی حجة الوداع حتی تمت الشریعة ونزل الیوم اکملت لکم دینکم فاحییت وآمنت بجمیع ما انزل علیه صلی الله علیه وسلم

سنو شُبہِ چارم کا اب تم جواب
جوابِ چُھوری جو ہی پُرصواب

معاذ اللہ ہرگز نہ ہے یہ مراد — نہ معنی یہ ہے نزد اہل سداد
کہ مقصود اوسّے یہی آشکار — ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار
کہ ہی برزخی یہ معیت ضرور — نہ ناری معیت یہ ای ذیشعور
کہ مشہور جسطور بین الانام — کسی سے کرے پسر حاکم کلام
ابی مع ابنک وہ ہمرہ مدام — فلان شہر مین ہین وہ دونو کرام
تو اسکا نہ معنی یہ ای ذیشعور — کہ رتبے مین ہر دو مساوی ضرور
نہین بلکہ اسّے یہ لابد مراد — کہ یک شہر مین ہین وہ بالاعتماد
وہ پدر رعیت بہ پیش فہام — اوسی جائی مین اسکا جو ہی مقام
وہ حاکم کا والد جو ہے نامدار — وہ ہی اپنے رتبے پہ باصد وقار
ولے ہر دو یک شہر مین ہیگیان — معیت یہ شہریّہ نزد جہان
اسیطور فرمان خیر الورا — کہ امی مع امک اے فتا
وہ ہین دونو برزخ مین بے امترا — یہ توریّہ ہے نزد اہل صفا
کہ ہون مطمئن قلب وہ سائلان — کہ توریّہ سمجھین نہ اعرابیان
رزین عقیلی سے خیر الانام — کیا بہر تسکین ایسا کلام

اما ترضی ان تکون امک مع امی

نہین اسپہ راضی تو ای نیکدان — کہ امک مع امی وریک جہان
تو ہو اوسپہ صابر نکر اضطرا — قضائے الہی یہ ہو باقرار
وہ توریّہ ایہام ہے لاکلام — تو مقصود اسّے یہ نزد فہام
کہ محزون خاطر نہو بے قرار — وہ کچھ بھی صبوری کرے اختیار

بنی اسرائیل ثم فی شرح قبائحہم فی ادیانہم واعمالہم وختم ہذا الفصل بما بدأ بہ وھو قولہ یا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ الی قولہ ولاھم ینصرون شرع ھھنا فی بیان قصۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام فقال وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ انتہی قال فی الفوائد البارزۃ والتحبیر وشرح المواھب الدنیۃ بھذا التسطیر ان الایات من قبل الایۃ المذکورۃ ومابعدھا کلھا فی اھل الکتاب من قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم المتلوۃ بقولہ واذ ابتلی ابراھیم ولھذا اختتمت القصۃ بمثل ما صدرت وکرر نداء یا بنی اسرائیل ایذانا بالختم لطولھا حین تقررت فدل ان المراد باصحاب الجحیم کفار اھل الکتاب الجاحدون عن الانابۃ والمتاب ویوکد ذلک ان السورۃ مدنیۃ خوطب فیھا من بنی اسرائیل الذریۃ واکثر ما خوطب فیھا الیھود الناقصون ما فی التوراۃ من العھود انتہی ھذا ملخصا ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

دوم یہ کہ صیغہ نہی زینہار
نہ مقبول ہے نزدِ جملہ کبار
کہ یہ قراءتِ شاذ متروک ہی
نہ کملا کا ہرگز یہ مسلوک ہے
نہ جمہور کا اسپہ ہے اتفاق
نہ ہرگز پڑہین اسکو اہلِ مذاق
عرب مین عجم مین نہ مشہور ہے
نہ قرآن مین ہرگز وہ مسطور ہے
وہ ہی امرِ فرضی بحسب عقول
اگرچہ وہ مردود نزدِ فحول
نہ اسکے مددگار ہین ماہرین
کسی کے مطابق نہ وہ ای امین
جو وہ ابنِ عبّاس ہین پیشوا
وہ سلطانِ تفسیر بیچون چرا
کہ وہ حبرِ اُمّت نہ اسمین خطا
جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ جفا

کہ ہی بعض منکر کا ایسا غرور — کہ اوسکا تمسّک یہ آیت ضرور

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ ۵

کہ مذکورہ آیت کالابد نزول — بشانِ ہمانِ والدانِ رسول
تولاریب یہ افترا ہے ضرور — سراسر یہ بطلان و بہتان و زور
سیکے طور بُطلان یہ آشکار — یہ اَظْہَرُ مِنَ الشَّمس نزدِ کبار
کہ ماقبل و مابعد اوسکا تمام — بشانِ یہودان وہی لاکلام
لہذا وہ سب حالِ اہلِ کتاب — ہوا ابتدا انتہا یک مآب
مکرّر ہوئی اوسمین لابد ندا — مُنادی وہی ایک بے امترا
وہ قِصّۂ یہودان طویلُ البیان — ندا ہے خَتْم کا عَلَم بیگمان
شفیع الورا پر جو تھے حاسدین — مَعاجیز و آیات کے منکرین
وہ سب اوسمین داخل ہوئے فہیم — کہ تھے وہ سزاوارِ نارِ جحیم
یہ مَدَنِیَّہ سورت نہ اِسمین کلام — کہ اِسّے مخاطب یہودی مدام
وہ منکر انابت کے تھے آشکار — وہی ناقصِ عہد لیل و نہار
تو ثابت ہوا نزدِ اہلِ سداد — کہ اُسّے نہ وہ والدان ہی مُراد
جلالِ سیوطی وہ ابنِ نقیب — مُحَدِّث مُفَسِّر مُحَقِّق لبیب
وہ رازی جو لاریب ہین ازدان — وہ زرقانی و تلمسانی مہان
وہ پدرِ مسعود وہ دیگر عظام — اِسی پر ہوئے مُتَّفِق لاکلام
کہ ہی وہ یہودونکی حق مین ضرور — جو منکر کہے وہ بلا ریب زور

قال فی مفاتیح الغیب اعلم انہ سبحانہ و تعالی لمّا استقصی فی شرح وجوہ نعمہ علی

مفصّل سُنے گر کوئی وہ عذاب | تو ہو مُردہ سامع نہ مانگے وہ آب
کہ ہی لفظِ اَیْنَ اَبِیْ سے سوال | سوالِ مکان اُسسے بی قیل و قال
نہ پوچھو کبھی کچھ ازین جائے شَیْن | کہ کس جائے ہر میری ہین والدین
کہ اُسجائی کا ہی جو اصلی بیان | وہ دنیا مین ہرگز نہووی عیان
یہ لاریب مشہور بے ارتیاب | عذابِ خدا کا بیان ہی عذاب
خصوصاً جو ہین بندگانِ عظام | وہ لرزان ہمیشہ ز رَبّ الاَنام
وہ قربِ الٰہی مین سرشار ہین | نہ اِس یاد کے وہ سزاوار ہین
کہ ہی وصل مین ذکرِ ہجران جفا | جفا و اصلون پر نہ ہرگز روا
مُنغّص نہوا اونکا عیش و صال | نہ اُس عیش مین طَیْش کا ہو خیال
چہ جائیکہ وہ رحمتِ عالمین | وہ ہین لِی مَعَ اللّٰہ سی دائم قرین
کہ اونکی طبیعت نہایت لطیف | نہ ہرگز کوئی چیز اُنمین کثیف
وہ نورِ مُجسَّم وہ حُبِّ قدیم | ز سَر تا بپائے وہ خُلقِ عظیم
تو ہرگز نہ اُنسے کرو یہ سوال | کہ ہو اِس بیانسے اُنہین بس ملال
یہ مضمون تحبیر مین آشکار | بھی دیگر تفاسیر مین ہی نگار
مفاتیح مین بھی یہ مذکور ہے | ولے مختصر اُسسے مسطور ہے

قال فی التحبیر و مضمونه فی التفسیر الکبیر و غیرهما من زبر النحاریر. واما قوله تعالیٰ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ فالجمهور علی المضارع المنفی و علیه قرأة جماهیر الصحابة رضی الله عنهم و یوئید ذلك قرأة أبی رضی الله عنه وَمَا تُسْئَلُ و قرأة سیدنا عبدالله بن عباس رضی الله عنهما وَلَنْ تُسْئَلَ والقرأة علی صیغة النهی متروکة العمل

کہ ہی اُنکے حق مین دعائے رسول ہوئی وہ جنابِ الہ مین قبول
کہ عَلِّمہُ تاویل اسے کردگار وَ فَقِّھہُ فِی الدِّین لیل و نہار
وہ لَن تُسئَلُ پڑہتے ای مومنین نہی کے مخالف یہ ہی بالیقین
وَ مَا تُسئَلُ پڑہتے ہین بیگمان اُبَیِّ شہِ قاریانِ جہان
نہی کے مخالف یہ ہی بالضرور مخالف ہوئے اسکے اہلِ شعور
لہذا نہ قرآن مین اسکا نشان وہ منفی مضارع پڑہین سب جہان
مطابق اِسی کے تفاسیر مین وہ معنے ہوا ہی جو تحریر مین

اِسیطور دیکھا خیوری بیان
بہ پنجاہ تفسیر باچشم جان

کیا ہمنے تسلیم اسے منکرین نہی کا وہ صیغہ یہان بالیقین
تو اسپر یہ فرمانِ جملہ مہان محقق مدقق جو ہین نیکدان
کہ ہی اس نہی سے یہ غرضِ سلیم کہ عظمت مین از بس عذابِ جحیم
وہ شدت حرارت مین از بس فخیم وہ حدت شرارت مین از بس عظیم
کہ سائل کو طاقت نہین زینہار سُنے کسطرح شور از غیظِ نار
نہ سامع کو زنہار جائے قرار نہو اوسکو زنہار پائے فرار
وہ اضجار سے ہووے پر اضطرار وہان قہرِ قہار کا جملہ کار
وہان وصفِ جبار کا آشکار تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ نار
نہ ہی وصفِ غفار اسجا عیان نہ ہی وصفِ ستار کا وہ مکان
بھلا کسکو طاقت کہ اُسکا بیان سُنے یا کرے بندہ از بندگان

جو ہی کفر بھی شرک مین بس شدید — وہ علماً یقیناً ہوا ہے عنید
کیا اوسنے انکار آیات سے — وہ عمداً کتاب سماوات سے
ویا اوسنے تحریف کی در کتاب — کیا اوسنے تکذیب یوم الحساب
ویا ہو کوئی منکر مصطفا — کرے نعت اونکی مین چون وچرا
وہ تعظیم اونکی سے ہو پر ملال — وہ تفخیم اونکی مین ہو بد مقال
جہان اُنکے اوصاف کا ہو بیان — کرین اونکا اعزاز خورد و کلان
تو وہ اُسنے ہو سوختہ چون کباب — وہ نار حسد مین جلے بیحساب
وہابی یہودی کے مانند جو — جلے نعت احمد سے وہ زشت خو
جو ہی فعل تعظیم خیر الانام — کہے شرک و بدعت اوسے وہ مدام
وہ اوصاف حسنین سی ہو ملول — وہ ہی منکر درد لخت بتول
جو ذکر شہادت سُنے وہ لئیم — تو ہو گرم اوسنے چو نار جحیم
تکاد تمیز من الغیظ ہو — کہ نار حسد مین جلے زشت خو
تو اُن سبکا ماوائے نار جحیم — ششم طبقہ ہے وہ عذاب الیم
تو اس قول ایزد سے لابد مراد — وہابی یہودی بصد اعتماد

ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

نہ ہی اہل فترت کے لائق جحیم — کہ — نہ اُن پاس آیا رسول کریم
نہ زنہار اونین کتاب خدا — خطاب خدا سے نہ اونکو عطا
نہ اونسے مُحرّف خطاب خدا — نہ وصف نبی مین کیا افترا
نہ انکار تعظیم خیر الانام — ہوا اونسے زنہار نزد فہام

لا یساعدہا نظم القرآن المجید وعلی طبق التسلیم یکون معنی ھذا النہی فخامۃ العذاب الالیم للکفار فی طبقۃ الجحیم کما اذا سألت عن انسان واقع فی بلیۃ عظیمۃ فیقال لک لا تسئل عنہ ووجہ الفخامۃ ان السائل لا یقدر علی استماع خبرہ لایحاشہ السامع واضجارہ من سماعۃ قہر القہار وغضب الجبار والمسؤل عنہ عن ان یجری علی لسانہ مالیس فیہ من اثار الرحمۃ القدیمۃ خصوصا اذا کان المسؤل من المقربین فی حضرۃ ارحم الراحمین فکیف من ھو رحمۃ للعالمین فلا تسئلہ ولا تکلفہ وحمل النہی علی السوال عن حال ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم موجب اللعن والسلیعاء اللہم احفظنا من ذلک الابتلاء وزوال الایمان بقلۃ الحیاء انتہی قال فی الارشاد وحملہ علی نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن السوال عن حال ابویہ مما لا یساعدہ النظم الکریم ھذا ملخص ما فی نجم المہتدین لرجم الشیاطین

سنو منصفی سے ہو منکرین
کہ مثل یہودی ہو جاحدین

دلیل سوم یہ بلا امترا
ہوئے متفق اسپہ اہل نہے

کہ مبنا و معنائے لفظ جحیم
ہویدا یہ ہے اوستے نزد فہیم

کہا ہے اوستے نار عظیمہ مراد
الیمہ شدیدہ وہ بئس المہاد

یہ آثار مرویہ سے ہے عیان
کیا ابن ابی حاتے یہ بیان

کیا ابن منذر بیان منیر
روایت کیا اوسکو ابن جریر

کہ اطباق سبعہ ز نار عذاب
جہنم دوم لظی بے ارتیاب

وہ حطمہ سعیر و وہ پنجم سقر
جحیم و دگر ہاویہ پر شرر

جو ہین دوزخی اہل نار جحیم
ابوجہل بھی مثل اوسکے رجیم

کہ ہے اونکے اقرار مین قیل وقال	اگرچہ وہ تصدیق مین باکمال

شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت وفات حضرت ابوطالب بر سروی رفتہ دعوت کردند واقع نشد ازوی اجابت ونیز علمائی احادیث می آرند کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سر خود را نزد او بردند وشنیدند ازوی کلمۂ شہادت وبحضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم چنین رسانیدند کہ اَسلَمَ عَمُّکَ یا رسول اللہ پس خوشحال شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ؎

تو ہیمن جو ہی سرّ پروردگار	وہ نجم المبین یمن ہوا آشکار
وہ خویشی و شفقت جو عمّین مین	تو ضائع نہ ہرگز وہ دارین مین
تو جو شفقت و قربت والدین	وہ اظہر من الشمس ای نور عین
پسر اونکے نزدیک ای باتمیز	ز مال و منال و ز جان ہی عزیز
کہ اولاد اکبار ہین بالیقین	یہی قول ہے سید المرسلین
وہ بزّار و بیہقی ذی شعور	ز ابن عمر ہین وہ راوی ضرور
کہ مسطور فرمان خیر الوریٰ	درود خدا اونپہ صبح و مسا
کہ جس دم سے ہووے دمی کا وصال	تو اوسسے نہو نار کا اتصال
نہ اوسسے رکھے تار زنہار کار	کہ نار جہنم کو اوسسے فرار
کرو غور کچھ دل مین لے منصفین	نہو منکر ان شہ مرسلین
کہ شفقت قرابت سے جب اہل نار	ہوا اہل تخفیف نزد کبار
توکب والدین رسول کریم	ششم طبقہ مین اہل نار جحیم
ملا اونکے خون مین وہ خون نبی	رگ و ریشہ مخلوط لا بد سبھی

ہوئے اہلِ فترت سے جو مشرکین
وہ اوسجا مین ہرگز نہون داخلین

کہ وہ شدتِ نار غایت الیم
سزاوار اوسکے جو غایت رجیم

چہ جائیکہ وہ والدینِ رسول
مُوحِّد جو لاریب نزدِ فحول

نہ زنہار کرتے کبھی سر کو خم
بطورِ عباداتِ پیشِ صنم

معاذ اللہ کیونکر وہ اہلِ جحیم
کہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ نعیم

تولّد ہوئے جب شہِ مُرسلان
تو اوسنے ہوا بولہب شادمان

کنیزک ثُوَیبَیہ نے اے فہام
سُنایا اوسے مُژدہ با احترام

کہ پیدا ہوئے شافعُ المذنبین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

تو آزاد اوسکو کیا با رضا
اشارت سبابہ سے با صدادا

اگرچہ وہ مذموم اس شامین
کہ تبت یدا ذمّ قرآن مین

تو اِسپر وہ لیلِ دوشنبہ مدام
ہمیشہ مسرّت مین ہے لاکلام

سبابہ سے لابد وہ ہے بہرہ ور
بہ جو پستانِ مادر برائے پسر

عذابِ خدا اوسے لاریب دور
اوسی شب مین بیشک وہ ہی با سرور

کہ اوس شب مین اُسکو ہوا تھا سرور
ز پیدائشِ مُصطفا بالضرور

تو بِمقدار اوسکی خوشی پر خدا
مُرتّب کیا خوب خیرُ الجزا

نہ ضایع کیا اوسکو پروردگار
اگرچہ وہ مذموم ہے آشکار

ابو طالبِ عمّ خیرُ الورا
حبیبی یہ تھے جان ودل سے فدا

جو ہی قرب اونکا بشاہِ شہان
وہ احسان وشفقت بشوقِ جنان

تو اوسکو نہ ضایع کیا کردگار
کیا لفظِ اہون کو اُون پر نثار

رہا ایک باقی یہ قولِ نکیر | کرین شبہ اِسطور جو ہین ضریر
کہ در بعضِ تفسیر مذکور ہے | وہ شانِ نزولی جو مسطور ہے
تو کیونکر نہ اوسکو کرین ہم قبول | کہو کیا وہ ہی زور شانِ نزول
سنو ای عزیزو کہ اہلِ اصول | ہوئے مُتّفق اور اہلِ وصول
کہ علمِ احادیث مین یہ رقیم | کہ شانِ نزولِ کلامِ قدیم
ہوا حکم اوسکا بہ پیشِ فحول | جو لاریب حکمِ حدیثِ رسول
جو مرفوع ہی مُتّصل در نقول | تو نزدیکِ علما وہ لابد قبول
جو مقطوع و معلول ہی وہ ضعیف | تو لاریب مردود نزدِ حصیف
جو مذکور در شبہ شانِ نزول | تمسّک جو ہی منکرانِ جہول
تو اسناد اوسکی نہین مُتّصِل | وہ ہی زور پیشِ ہمہ اہلِ دل
خلافِ احادیث و قرآن سے | وہ بیہودہ از بسکہ بُہتان ہے
نہ ہین مُعترف اِسکی ہرگز لبیب | مُحدِّث مُفسِّر محقّق اریب
یہ نجم المبین مین مفصّل نگار | وسے اُستے مجمل یہان آشکار

قال الحافظ جلال الدین قدس الله سره المبین فی الفوائد البارزة والکامنة
ودُرة التنزیل والتحبیر وغیرها من زبر النحاریر واما احتجاج المنکر فی هذا المقام
الفخیم بانه نزل فیها ولا تسئل عن اصحاب الجحیم فنقول قد تقرر فی علوم الحدیث
ان سبب النزول حکمه حکم الحدیث المرفوع المتصل اسناده لا ضعیف ولا مقطوع
وهذا السبب لا یعرف له فی الدنیا اسناد صحیح متصل بذکره والمنکر یعرف
ذلك ویعترف به اذا عرض علیه ولا ینکره هذا ملخص ما فی نجم المبین

توکیونکر نہ اونپر کرے وہ قدیم		محرّم اوسے جو وہ نار جحیم

قال فی الفوائد البازرۃ وشرح المواهب والتحبیر وغیرها من زبر النحار اخرج ابن
ابی حاتم عن ابی مالک رض فی قوله تعالی اصحاب الجحیم ای اصحاب ما اعظم من النار
والعذاب الالیم قال فی الصراح جحم وجحیم ہر آتش بزرگ کہ در مغاکی فروختہ باشد
من قوله تعالی وَابْنُوا لَهٗ بُنْیَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ویکے ازنامہائے دوزخ انتہی واخرج
ابن جریر وابن المنذر عن ابن جریج رض فی قوله تعالی وَلَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ قال اوّلها
جهنم ثم لظی ثم الحطمة ثم السعیر ثم السقر ثم الجحیم ثم الهاویة قال والجحیم فیها ابو جهل والذی
بهذه المنزلة من عظم کفره واشدّ وزره وعاند عن علمٍ ویقینٍ وبدّل ما عنده من آیات
الکتاب وجحد ما یعلمه من ربّ الارباب وحرّف ما فی التوریة من حسن الصفات لسیّد
الکائنات وکذّب رسول الله فی الرسالة باستیلاء الضلالة وهو مامور فی کتابه باتباعه
وتصدیقه وطاعته بتوثیقه وهذا عند اولی الخبرة لا یلیق باهل الفترة اذ لا علم
عندهم ولا کتاب ولا تبدیل شیئ من الخطاب ولا حسد ولا عناد فی حق شفیع العباد
صلی الله علیه وسلم وعلی اله واصحابه ذوی الحکم فکیف یکون عند الفهم اهل الفترة
اصحاب الجحیم خصوصًا مَنْ هو له من حبیب الله الجلیل سبیل جمیل وقرب اصیل
بوثوق الدلیل وقد ثبت من التخفیف فی حق ابی لهب وابی طالب لما حاز به من البر
والقرابة فما ظنک بوالدیه الذین هما اشد قربًا واکد حبًّا واقصر عمرًا وابسط عذرًا
فمعاذ الله ان یکونا فی طبقة الجحیم وان یشتد علیهما العذاب العظیم هذا هو الذی
یفهمه اهل الذوق السلیم لا مَنْ هو مِنْ اصحاب الرجیم وقد مرّ حدیث نبیّنا
وشفیعنا المختار مَنْ مَسَّ دَمَهٗ دَمِیْ فَلَنْ تُصِیْبَهُ النَّارُ ۵

وانذار الکافرین کان یذکر عقوبات الکفار فقام رجل فقال یا رسول اللہ این والدی
فقال فی النار فحزن الرجل فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان والدیک ووالدی ووالدی
ابراہیم علیہ السلام فی النار فنزل قولہ تعالیٰ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم فلم یسألوہ بعد ذلک انتہی

کہ ہے بعض قرأت مین اسطور پر — جو ہے شاذ و متروک اے ذی ہنر
کہ ہے یہ نہی بہرِ خیر الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام
کہ حق سے نہ کر تو کبھی یہ سوال — کہ مان باپ میرے علیٰ ایِّ حال
کہ اسطور فرمانِ شاہِ شہان — کہ یا لیتَ شعری نہ مجپر عیان
کہ مان باپ میرے جو تھے نامدار — تو کیا حال اُنکا نہین آشکار
تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم — نکر تو سوالے ز اہلِ جحیم
جو تیسیر مین اسکا شانِ نزول — وہ اسطور مذکور اے ذی عقول
کہ مامور حق سے ہوئے جب رسول — بہ تبشیر و انذارِ جملہ جہول
تو یکروز مشغول تھے اے فہام — بذکرِ عقوباتِ اہلِ اثام
تو اک شخص نے تب کیا یہ سوال — کہان میرے مان باپ کیا اُنکا حال
تو اُسکو دیا آپنے یہ جواب — کہ وہ نار مین ہین بلا ارتیاب
تو غمگین ہوا وہ بصد اضطرار — تو پھر آپ نے یہ کیا آشکار
کہ تیرے و میرے جو ہین والدان — خلیلِ خدا کے جو ہین باپ و مان
یہ سب نار مین ہین نکر اضطرار — نہو اُسسے غمگین تو کر اصطبار
تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم — کہ پوچھین نہ تجسے ز اہلِ جحیم
تو معلوم اسسے ہوا اے فہیم — معاذ اللہ وہ والدان از جحیم

	لرجم الشیاطین واللہ یہدی بہ المتقین	٥

سنو ای عزیزو وہ شانِ نزول — جو ہی منکرین کا وہ اصلِ اصول
وہ منصف کی نزدیک مجہول ہی — نہ ہرگز وہ مقبول و معمول ہی
سراسر وہ معزول و مقطوع ہی — نہ زنہار موصول و مرفوع ہی
ہنو اُسسے اِثبات یہ اے فہیم — معاذ اللہ وہ والدان از جحیم
جو ہو اُسسے ممکن یہ اِثباتِ نار — تو کیونکر نہ ثابت یہ نزدِ کبار
احادیث مرفوعہ سے بیگمان — ہوئے متفق جنپہ جملہ مہان
مددگار اونکا وہ قرآن ہے — صریحًا یہی اوسمین تبیان ہی
کہ وہ والدینِ شفیعُ الوریٰ — ہمیشہ مُسلمان بلاچون چرا
نہ تھے کفر بھی شرک پر زینہار — وہ بردینِ توحیدِ پروردگار
وہ اہلِ جنان اور اہلِ جنان — جنانچہ وہ سردارِ اہلِ جنان
مطابق عقائد کے یہ لا کلام — یہی لائقِ شانِ خیرُ الانام
جو ہی اِسکا منکر وہ اہلِ جحیم — وہ مغبون ملعون بیشک رجیم
جو تیسیر مین ہی وہ شانِ نزول — جو انوارِ تنزیل مین ای فحول
تو ہی منکرین کی وہ لا بد دلیل — اوسی سی وہ منکر ہوئے ہین ذلیل

قال المنکر وَلَا تَسْأَلْ بفتح التاء وجزم اللام علی انہ نہی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السوال عن حال ابویہ علی ما روی انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال لیت شعری ما فعل ابوای ای ما فعل بہما والی ایّ حال انتہی امرہما فنزلت وقال صاحب التیسیر لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبشیر المؤمنین

بحیث لا یشارکہ فیہ غیرہ ولہذا قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام علمت ما کان وما سیکون لانہ شاھد الکل وما غاب لحظۃ وشاھد خلق ادم علیہ السلام ولاجلہ قال سید الانام کنت نبیا وآدم بین الماء والطین ای کنت مخلوقا وعالما بانی نبی وادم علیہ السلام بین ان یخلق لہ جسد وروح ولم یخلق بعد واحد منہما فشاھد خلقہ وما جری علیہ من الاکرام والاخراج من الجنۃ وما تاب اللہ علیہ الی اخر ما جری علیہ وشاھد خلق ابلیس وما جری علیہ من امتناع السجود لآدم علیہ السلام والطرد واللعن بعد طول عبادتہ ووفور علمہ بمخالفۃ امر واحد فحصل لہ علیہ الصلوۃ والسلام بکل حادث جری علی الانبیاء والرسل علیہم السلام والامم علوم وفہوم ثم انزل روحہ فی قالبہ لیزاد لہ نور علی نور فوجود کل موجود من وجودہ وعلوم کل نبی وولی من علومہ حتی صحف سیدنا آدم وابراھیم وتورٰۃ سیدنا موسی وغیرہم علیہم الصلوۃ والسلام من اھل الکتب الالھیۃ وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین واللہ یھدیہ بہ المتقین

کہ اِسطور فرمانِ ربُّ السّما
کہ تحقیق ہیں یہ بعزّ و قبول
تو قُربِ الٰہی سے مرسول ہے
سوئے خلق ہے تو نعیم مقیم
تو ہے شاہدِ خلق سب بے امترا

حبیبِ خدا کو عَلَیہِ الثّنا
کیا تجکو لاریب یکتا رسول
ہمیشہ خدا سے تو موصول ہے
تو مُہداۃ رحمت بخُلقِ عظیم
تو مشہود و محمودِ ربُّ الورا

سنو اب خُبُوری سے اسکا جواب
جو دندان شکن ہے بلا ارتیاب

ولیکن سُنو تم بگوشِ جنانِ — کہ سُنتا نہین یہ جو گوشِ خران
جو قبرِ وجودی مین دل مُردہ وار — وہ لَا یَسْمَعُ قولِ پروردگار
کہ وہ شُبہہ بالا جو ہی در نگار — خُرافات اوسمین ہیں سے آشکار
کہ اوّل تو ہی اوسمین یہ اِدّعا — کہ بے علم تھے وہ حبیبِ خدا
نہ تہا حالِ اَبَوَیْن اُنپر عیان — کہ یَالَیْتَ شِعْرِی کیا ہی بیان
تو لاریب یہ اعتقادِ جہول — کہ ماہر نہ تھے اُپنے پدرِ بتول
یہی اعتقادِ وہابی مدام — اسی سے وہ ناری ہوا ای فہام

قَالَ اللہُ تَعَالٰی فِی کَلَامِہٖ تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ تَبْجِیْلًا وَّتَوْقِیْرًا ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا

قال الغنت المطبر ابن النقیب النحریر فی تفسیرہ التحبیر علیہ رضوان اللہ الوفیر وغیرہ فی غیرہ من التفاسیر کروح البیان وتفسیر العلامۃ السیمان وتفسیر السبع المثانی وبحر الحقائق والمعانی معناہ ان نعلم ونعتقد بانہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام زبدۃ الموجودات وخلاصتہا وہو المحبوب الازلی وما سواہ تبع لہ ونذا ارسلہ اللہ تعالی شاہدًا فانہ لما کان اول مخلوق خلقہ اللہ تعالی کان شاہدًا بوحدانیۃ الحق وربوبیتہ وشاہدًا بما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والمعادن والنباتات والحیوانات والاملاک والجان والشیطان وغیر ذلک سائر الخلائق لیشہد لئلا یخفی عنہ ما یمکن للحبیب درکہ من اسرار افعالہ تعالی وعجائب صنعہ وغرائب قدرتہ

ملک جن و شیطان و سائر انام ‌ ‌ معادن نباتات جو ہین تمام
کیا انکو جب خلق ربّ العلا ‌ ‌ تو اوسوقت حاضر شفیعُ الورا
یہ تھے اسلئے ناظرِ کائنات ‌ ‌ یہ تھے حاضرِ وقتِ خلقِ ذوات
کہ باہر نہوا ونکے ادراک سے ‌ ‌ ہمہ خلقِ ارضی و افلاک سے
جو پیدا کیا حق نے اونکے سوا ‌ ‌ وہ سب اُنکے ادراک مین ہو سدا
جو افعالِ ایزد مین اسرار ہین ‌ ‌ جو خلقِ خدا مین وہ انوار ہین
عجائب جو در قدرتِ کردگار ‌ ‌ غرائب جو ہین اُسکے در نور و نار
تو ہون اُنسے ماہر وہ بے اشتباہ ‌ ‌ رہے اِنپہ لاریب اونکی نگاہ
نہووے کوئی اونکا اسمین شریک ‌ ‌ وہ ہون اسمین لاریب یکتا ملیک
زشرکت منزّہ درین امرِ تام ‌ ‌ خدا بعد اونکا یہ عالی مقام
لہذا یہ فرمانِ خیر الانام ‌ ‌ کہ ہون اُستے ماہر ہمہ فنا [illegible]

علمت ما کان وما سیکون

کہ جو کچھ ہوا ہے نہان آشکار ‌ ‌ عدم سے بہ ہستی ہمہ نور و نار
دگر جو کہ ہوگا عدم سے ظہور ‌ ‌ ازین بعد تا وقتِ روزِ نشور
تو ماہر ہین اُستے نہ کچھ ہے نہان ‌ ‌ وہ مثلِ کفِ دست کچھ ہے عیان
کہ تھے ناظرِ جملہ خیر الورا ‌ ‌ وہ تھے حاضرِ وقتِ خلقِ خدا
نہ یک لحظہ غائب وہ تھے زینہار ‌ ‌ وہ حاضر وہ ناظر بصد اختیار
کیا حق نے پیدا جو آدم صفی ‌ ‌ کیا اونسے حوا بلطفِ وفی
تو حاضر درانوقت خیر البشر ‌ ‌ کہ یہ پدرِ آدم نہ اسمین خطر

تو لاریب یکتا بشیر و نذیر
تو ہو داعی الی اللہ سراج منیر

تو لازم یہ بر بندگانِ خدا
کہ ہوں معتقد اسپہ بے چون چرا

کہ ہیں زبدۃ الخلق خیر الورا
وہ مقصود لابد زخلقِ خدا

سلالہ زخلقت شفیعُ الاُمم
اِصالہ وہ خلقت مین عالی ہمم

وہ اصلِ خلائق یہ جملہ فروع
وہ فرعِ اصیلان یہ ہین باخشوع

وہ متبوع لاریب یہ تابعین
وہ مسموعِ گفتار یہ سامعین

وہ محبوبِ ازلی و ابدی مدام
وہ مطلوبِ حق سرمدی لاکلام

جو پیدا کیا حق نے اُنکے سوا
وہ سب تابعین جملہ شاہ و گدا

اِسیواسطے اونکو حق نے کیا
رسولِ رُسل شاہدِ ہر سرا

کہ ہین اوّلِ خلق وہ بالیقین
وہ نورِ خدا رحمتِ عالمین

جو ہی وحدتِ خالقِ کردگار
رَبُوبیّتِ ذاتِ پروردگار

تو ہین اِسکے شاہد وہ اوّل ضرور
خدا بعد لاریب اُنکا ظہور

وہی شاہدِ خلقِ ربُّ الورا
وہی حاضرِ خلقِ رَبّ السما

وہ حاضر وہ ناظر نہ اسمین کلام
کلامِ الٰہی سے ہی یہ مرام

کہ ہین خلقِ اوّل وہ بے امترا
تو کیونکر نہ حاضر وہ ناظر سدا

کہ جو کچھ عدم سے ہوا در وجود
وہ ہین اُسکے ناظر بصد فضل و جود

یہ تھے دیکھتے خلقِ اَرواح کو
یہ تھے دیکھتے خلقِ اَشباح کو

یہ تھے دیکھتے خلقِ اَجرام کو
یہ تھے دیکھتے خلقِ اَجسام کو

یہ تھے دیکھتے خلقِ عرشِ عظیم
یہ تھے دیکھتے خلقِ فرشِ سلیم

ہوا جبکہ وہ شمس مسند نشین ۔۔۔ تو دیجور شب تب ہوئی شرمگین
بھی انوارِ جملہ کواکب نہان ۔۔۔ ہوئے اُس سے یکتا وہی بس عیان
وجودِ حبیبی سے جملہ وجود ۔۔۔ بھی جودِ حبیبی سے ہی جملہ جود
علومِ ہمہ انبیائے کرام ۔۔۔ ز فیضِ علومِ حبیبی مدام
بھی تورات و انجیل و صحفہ زبور ۔۔۔ ہوا علمِ احمد سے انکا ظہور

خیوری جو ہی قلبِ خیرُ الورا
وہ ہے کنزِ مخفی علومِ خدا

وہ ہے بحرِ زخار بے انتہا ۔۔۔ ازان قطرہ جملہ علومِ ورا
یہ مذکور معنے تفاسیر مین ۔۔۔ یہ روحُ البیان اور تحبیر مین
یہ مضمون بحرُ الحقائق مین نیز ۔۔۔ بھی تفسیرِ نعمان مین اے عزیز
تو کیونکر نہ ماہر شفیعُ الانام ۔۔۔ ز احوالِ مادر پدر اے فہام
ہاں ازا یہ فرمانِ رازی عیان ۔۔۔ مفاتیح تفسیر مین بیگمان
کہ یا لیتَ شعری بعید از عقول ۔۔۔ نہ اسطور زنہار قولِ رسول
کہ ماہر نہ گر شافعُ المذنبین ۔۔۔ ز احوالِ مادر پدر اے امین
تو کیونکر یہ قولِ نبی آشکار ۔۔۔ کہ تیرے و میرے پدر اہلِ نار
اوسی ایک آیت کا شانِ نزول ۔۔۔ ہوئی اوسمین دو شان ای ذیعقول
سیکھے یہ کہ ماہر نہ خیرُ الورا ۔۔۔ دگر یہ کہ ماہر وہ بے ابترا
نہ قاضی کا اس باب مین اعتبار ۔۔۔ نہ اس راز سے ہے وہ کچھ رازدار
اگرچہ وہ بیضائے عالی مقام ۔۔۔ فنونِ لطیفہ سے ہے با مرام

لہذا یہ فرمانِ خیرُ الورا | درودِ خدا اونپہ صبح و مسا

کنتُ خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته رواه الامام احمد والبیهقی والحاکم وقال صحیح الاسناد ورواه ابن حبان فی صحیحه ایضاً رضی الله عنهم

کہ جسوقت مَین خاتم الانبیا | تو آدم ہمانوقت در طین و ما
نہ تہا روح و تن اونکا پیدا ہوا | تو اوسوقت مَین خاتمُ الانبیا
وہ تھے آبِ علمِ الٰہی مین جب | وہ در طینِ معلوم اہلِ اَدب
تو اوسوقت حاضر مَین ناظر ضرور | کہ تہا مَین رسولِ رُسل بے فتور
جو آدم پہ گذرا ہمہ عزّ و ناز | بھی اِخراج و توبہ وہ گریہ نیاز
عَدَم سے جو شیطان ہوا در وجود | جو اِنکار اوستے ہوا از سجود
جو خلقِ رسولان بھی خلقِ اُمَم | بھی اونپر جو گذرا ہمہ رنج و غم
وہ اِنعام و اِکرامِ رُسلِ کرام | جو حق نے کیا اونپہ بافضلِ تام
تو وہ دیکھتے جملہ بے اشترا | وہ حاضر وہ ناظر بنورِ خدا
تو جملہ عوالم سے ماہر ہوئے | وہ اَسرارِ حق اونپہ ظاہر ہوئے
جو اَسرارِ تخلیقِ ربُّ السّما | تو ماہر ہوئے اوستے خیرُ الورا
نہ کیون سرِّ ایزد سے وہ سرّ دان | کہ ہین سرِّ اسرار کنزِ نہان
وہ ہین جبکہ سرِّ خدائے جہان | تو کب سرِّ خلقت نہ اونپر عیان
کیا سرِّ احمد نے پھر جب نزول | بسرِّ محمّد جو اصلِ اصول
تو نورٌ علےٰ نور کا تب ظہور | ہوا اِس جہان مین بصد ہا سرور
کہ احمد محمّد کے اسرار سب | ہوئے قلب و قالب مین وہ جمع سب

ہمہ جسم و جان اونکا معمور تھا ودادِ محمد سے پُر نور تھا

سزاوارِ گلزار ودارِ نعیم کہ گلزار ہو اُنسے نارِ جحیم

کوئی گر کہے اونکو اہلِ جحیم تو لا بد وہ نمرود ابنِ رجیم

تو دو قرأتین جو کہ مذکور ہین بأکثر تفاسیر مسطور ہین

یکے اوسنے مقبول و معمول ہے دگر اوسنے متروک و معزول ہے

سُوم قسمِ ایجادِ تیسیر ہے تو یہ قسمِ تیسیر تغییر ہے

نہی جو کہ مجہول اوسکی مُراد وہ مجہول ہے نزدِ اہلِ سداد

کہ باضمِّ تا اور باجزمِ لام یہ معدوم قرأت نہ ہین کلام

سُوم یہ کہ اُمِّ خلیلِ جلیل وہ لاریب ہے مومنہ اے خلیل

جلالِ سیوطی وہ ابنِ نقیب وہ اہلِ کواشی جوازبس لبیب

وہ زرقانی و تلمسانی عظام وہ بلقینی و قرطبیئ فخام

دمشقی جو ناصر وہ از کاملان ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

ہوئے متفق اسپہ جملہ ثقات کہ اُمِّ براہیم از مومنات

نہ ہے اسمین کچہہ اختلافِ کرام تو کیونکر نہووے خطا یہ کلام

کہ فی النار ہین والدین خلیل جو تیسیر کی نزدِ منکر دلیل

یہ فرمانِ اعلام بالبینات کہ اُمِّ براہیم از مومنات

تو یہ علم مسطور اونکو نصیب کہ ماہر نہ اُستے خدا کے حبیب

کہین مومنہ اونکو جملہ کبار کہین مصطفا اونکو از اہلِ نار

خدا کا غضب ملحدون پہ مدام کہ یہ مفتری بر شفیع الانام

ولے اوسپہ یہ باب مسدود ہے　　نہ از فیضِ این در وہ محمود ہے

نہ اس در کا ہرگز ہوا وہ گدا　　نہ کی اُسنے اِس در پہ گاہی صدا

تو یہ در نہ اوسپر کھلا زینہار　　تو کیونکر کرین اوسپہ ہم اعتبار

جو تفسیر مین اہلِ تیسیر ہے　　تو اس باب مین اہلِ تعسیر ہے

مُحدِّث نہ وہ گرچہ از ماہران　　وہ تفسیر مین از یکے ناقلان

کہ لَاتُسْئَلُ نزدِ جُملہ مہان　　وہ مُنفی مضارع نہ اسمین گمان

عَرَب مین عَجَم مین یہ مشہور ہے　　یہ قُرآن مین لاریب مسطور ہے

ہوئے متّفق اسپہ جملہ عظام　　صحابہ سے تا این زمان ای فہام

مُحقّق مُحدّث اسی پر مدام　　مُدقّق مُفسّر کا ہے یہ مرام

یہی سبکے نزدیک مقبول ہے　　جو منکر ہوا اِسکا مجہول ہے

دگر فتحِ تا اور ہے جزمِ لام　　یہ ہے شاذ و متروک نزدِ فہام

یہ معروف صیغہ نہی سا اے فہیم　　نہو اسکا معنے یہان مُستقیم

کہ ماہر نہ تھے رحمتِ عالمین　　ز احوالِ مادر پدر اے امین

تو یا لیتَ شعری یہ آنکا مقال　　کیا اونکے احوال سے جب سوال

تو فرمانِ ایزد یہ نزدِ لئیم　　کہ مت پوچھ اُنسے وہ اہلِ جحیم

معاذ اللہ ہرگز نہ وہ از جحیم　　وہ لاریب جنّت مین اہلِ نعیم

اگر ذرّۂ حُبِّ خیر الانام　　کسی کے جنا مین کرے وہ قیام

تو وہ نار اُسسے کرے خود فرار　　کہ اوسکو نہ پیشِ محبان قرار

تو کیونکر نہون والدینِ حبیب　　کہ حُبِّ محمدؐ سے اوفر نصیب

جو ہیں فروشانِ حطّابِ نیل
گئیہ رائیہ ندہ جو از بہرِ خیل

وہ شبنہ فروشان جو بازی گران
جو ہیں شعبدہ باز بازی کنان

تو ماہر نہیں وہ زرِ دُرِّ یتیم
کہ حظّے نہ اونکو ز عقلِ سلیم

بصارت سے اُنکو نہیں کچھ نصیب
جہالت سے خود کو وہ سمجھیں لبیب

کریں فخرِ تن پروری وہ جسیم
تو کیونکر وہ ماہر زرِ دُرِّ یتیم

نیوری محبتِ رسول کریم
وہ ہے ماہرِ قدرِ دُرِّ یتیم

کہ توفیقِ ایزد سے وہ فیضیاب
بھی منہجِ حبیبی سے بے ارتیاب

تو کیونکر وہ اس بحر میں ہو غریق
حبیبِ خدا اوسکا نعم الرفیق

سنو اب ذرا اوسکا شانِ نزول
جو مقبول معمول نزدِ فحول

یہود ان و دیگر جو تھے منکرین
عباداتِ ایزد میں تھے مشرکین

تو دائم خصومت حسد بھی عناد
بھی تکذیبِ مولائے ربّ العباد

بھی انکارِ بسیار از معجزات
ہمیشہ تعنّت سے علی البیّنات

یہ تھا اونکا پیشہ بہر صبح و شام
وہ اصرار کرتے اوسی پر مدام

تو نازل کیا تب یہ ربّ السما
کہ غمگیں نہو قلبِ خیر الورا

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ الآیۃ

کیا اسطرح سے خدا نے بیان
کہ مغموم ہووے نہ جانِ جہان

کہ اے میرے یکتا بشیر و نذیر
ازل سے ابد تو سراجِ منیر

تو میرا ہمیشہ رسولِ کریم
تو ہے مومنوں پر رؤف و رحیم

قال فی التحبیر والکواشی والخصائص الکبری وغیرها من زبر الاخیار الاجلاء وقد صرحوا بان ام سیدنا ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوۃ والتسلیم کانت مومنة رضی الله عنها قال فی لمعة البارزة واسرار التنزیل وکذا امهات سائر الستة کن مومنات صالحات تشریفا لمقام النبوة هذا ملخص ما فی بحر المبین والله یهدی به المتقین ۞

کرو فکر کچھہ دل مین اے منصفین | کہ ہو جسمتے راضی جہان آفرین
کہ علمائے امت وہ بیشک امین | ولیکن نہ عصمت سے وہ فائضین
ملا جسکو جو کچھہ بحسب الہم | کیا بہر خلقت اوسے درقسم
جو قانع ہوئے ماحضر پر کرام | تو غث و ثمین اونکالا بد کلام
جو کچھہ پختہ و خام اونکو ملا | کیا اوسے کچکول کو امتلا
نہ مرفوع و مقطوع مین کی تمیز | نہ کی جستجو اوسمین کچھہ اے عزیز
کہ توفیق اونکی نہ اسمین رفیق | تو وہ بحر لغزش مین لابد غریق
کیا ایک نے ایک پر اقتدا | تو خالی ہوئے نزد اہل صفا
شناور جو ہے بحر تحقیق مین | بھی تطبیق مین اور تدقیق مین
ہوئی اوسکی توفیق ایزد رفیق | تو اوس بحر مین وہ نہ ہرگز غریق
جو گفتار اوسکی بقلب سلیم | تو لابد وہ قیمت مین در یتیم
وہ صراف بازار تنقید ہی | نہ کچھہ نقص کی اوسکو تقلید ہے
وہ ہی جوہری اور جوہر شناس | بصارت سے اوسکی ہمیشہ اساس
تو در یتیمی کا وہ قدر دان | شناسائے قیمت سلیم الجنان

جو تھا لائقِ شانِ ربُّ الوریٰ / ز اظہارِ اصلاحِ دینِ خدا
تو اوسنے کیا اوسکو از بس عیان / نہ ممکن کہ ہو اُسسے زائد بیان
اُسی طور سے اے شفیعُ الانام / کیا جہد تو نے بصد اہتمام
کیا جہد ایسا بابلاغ دین / کہ زائد کبھی اُسسے ممکن نہین
کہ اونکو سُنایا تو وعظِ سلیم / جو تھا لائقِ شانِ خُلقِ عظیم
تو لاریب ہادیئے خلقِ خدا / نہین مثلِ تیرے کوئی دوسرا
توئی پیشوائے صراطِ قویم / وجودِ تو قرآن ز نورِ قدیم
جو قرآن وہ صامت کتابِ کریم / جو ناطق وہ قرآن ز خُلقِ عظیم
وہ قرآنِ صامت یہ ناطق ضرور / یہ ہر دو صفت بہرِ ذاتِ غفور
کہ یہ ہفت دریا ز علمِ قدیم / وہ قطرہ ازان ہفت نزدِ فہیم
مفصّل یہ نجم المبین مین عیان / ولے مختصر اُسسے ہے یہ بیان

قال الله فی کلامه القدیم وانك لتهدی الی صراط مستقیم وایضاً قال قد جاءکم من الله نور وکتاب مبین قال العلامة علی القاری رحمه الله الباری وای مانع من ان یجعل النعتان للرسول فانه نور عظیم لکمال ظهوره بین الانوار وکتاب مبین من حیث انه جامع لجمیع الاسرار ومظهر للاحوال والاخبار قال فی الفتوحات المکیة ولما سئلت الصدیقة رض عن خُلق رسول الله قالت کان خلقه القران وانما قالت ذلك لانه فرد فی الخلق ولا بد ان یکون ذلك الخلق جامعاً لجمیع مکارم الاخلاق کلها ووصف الله ذلك الخلق بالعظمة کما وصف القرآن فی قوله والقرآن العظیم فکان القرآن خلقه فمن اراد ممن لم یدرکه من امته ان یری رسول الله فلینظر

تو مرسول ہے سوئے خلقِ تمام
برائے بشارت نذارت مدام

تو باحق لاریب یکتا حقیق
تو باخُلقِ اعظم تو نعم الرفیق

کرے تو بشارت اُسے آشکار
جو ہو تجپہ اَموال وجاںسے نثار

جو تصدیق تیری پہ ہو مُستقیم
وہ لاریب ہے بر صراطِ قویم

کہ جان وجنان سے وہ تجپر فدا
یہی اوسکا ایمان تو ربّی سدا

توئی اوسکا مطلوب مرغوب ہی
وہ مرغوب تیرا تو محبوب ہے

غیُوری وہ ربّی جو مقصود ہے
تو جان وجنان کا وہ مسجود ہے

نذارت تو کر اُسکو اے مُصطفا
جو ہی شرک یا کفر مین مُبتلا

تو لاریب دائم نعیمِ مُقیم
تو ہے کنزِ مخفی سے فیضِ قدیم

تو انکار تیرا کرے جو لئیم
وہ کافر وہ اہلِ عذابِ الیم

کہ وہ منکرِ نعمتِ کردگار
وہ مَغضوب ملعون لیل ونہار

جو تعظیم تیری سے ہی مُنحرف
نہ تیری بزرگی کا وہ مُعترف

وہ مثلِ وہابی یہودی ذمیم
تو بیشک وہ ہی اہلِ نارِ جحیم

نہ مسئول ہرگز تو پیشِ خدا
نہ پوچھیگا تجکو وہ روزِ جزا

کہ منکر ہوئے کس لئے وہ لئام
وہابی یہودی ہوئے کیون مدام

جو اُنسے ہوا کفر اے جانِ جان
نہ زنہار تجکو کرے وہ زیان

کہ لَا تَزِرُ وَازِرٌ مقالِ قدیم
جو فاعل وہ مسئول نزدِ کریم

تو سائل نہو تجسے پروردگار
کہ وہ کفر سے کیون ہوئے اہلِ نار

على الكفر وافترهم الا باطيل فقال انا ارسلناك يا محمد بالحق بشيرا ونذيرا لتكون
مبشرا لمن اتبعك واهتدى بدينك ومنذرا لمن كفر بك وجحد نعمة الله بعد معرفتها و
انك هاد الى الصراط المستقيم ومصيرهم الى الجحيم والعذاب الاليم فلا تضرك
معصيتهم ولست بمسئول عن ذلك ونظير الاية كقوله تعالى فانما عليك البلاغ و
علينا الحساب وكقوله عليه ما حمل وعليكم ما حملتم فلا اسائل عن ولا تغتم لكفرهم
ومصيرهم الى الجحيم ونظيره فلا تذهب نفسك عليهم حسرات وفي الاية دلالة
على ان احدا لا يسأل عن ذنب غيره ولا يواخذ بما اجترمه سواه كقوله تعالى ولا تزر
وازرة وزر اخرى ولا تسأل برفع التاء واللام على الخبر وعليه الجمهور كما مر واما
بفتح التاء وجزم اللام على النهي على ما روي انه عليه الصلوة والسلام قال ليت
شعري ما فعل ابواي فنهى الله عن السوال حبيبه صلى الله عليه وسلم عن احوالهم
فهذه الرواية بعيدة عن العقول طريدة عند الفحول مخالفة للنقول لا تثبت
بها اصحاب الوصول ولا ارباب الفصول لانه عليه الصلوة والسلام [illegible]
بان الكافر يعاقب والمومن يثاب وكان عالما بكفر الجاحد [illegible] من اب المكذبين
ثم هذا العلم كيف يمكن ان يقول ليت شعري ما فعل ابواي

هوا اب هويدا به نزد نبيل	چو اظهر من الشمس با صد دليل
كه وه والدين شفيع العباد	نه اوس قول سے ايذا ہين وه مراد
نه ہے ذکر انکا وہان آشکار	نه ہی شان اونکی وه نزد کبار
تو کیونکر کہین منکران جہول	کہ در حق ابوین اوسکا نزول
وہ لے ہو بیان اعتراض دگر	کہ فرمان خلاق یہ ہے پسر

الی القرآن فلا فرق بین النظر الیه وبین النظر الی رسول الله فان القرآن انتشاء صورته
الجسدیة یقال لها محمد بن عبد الله بن عبد المطلب والقرآن کلام الله وهو صفته وسیدنا
محمد صفة الحق تعالی بجملته فمن یطع الرسول فقد اطاع الله لانه لا ینطق عن الهوی فهو لسان
الحق تعالی وفی القرآن ما فی سائر الکتب وما لیس فیها کما کان فی نبینا ما کان فی کل شیئ وکان فیه
ما لم یکن فی شیئ لان القرآن کان خلقه فاعطی هو وامته ما لم یعط نبی قبله صلی الله علیه وسلم [2]

اسی طور جو وارثانِ حبیب ۔۔۔ وہ ہیں اس وراثت سے اوفر نصیب
وہ ہادی ہے خلقت بصدق و صفا ۔۔۔ وہ قرآنِ ناطق بلا امترا
تو مضمون آیت بہ بے ارتیاب ۔۔۔ علیک البلاغ علینا الحساب
نہ مسئول تو کفرِ کفار پر ۔۔۔ تو غمگین نہ ہو انکے اصرار پر
گناہِ دگر سے نہ اخذِ خدا ۔۔۔ کسیکو کبھی اے شفیع الوریٰ
وداد تو دائم رہے مستقیم ۔۔۔ جو ہی منحرف آپسے اہلِ جحیم
تو مسرور بنشین بقلبِ سلیم ۔۔۔ جو مغرور منکر وہ اہلِ جحیم

خیوری جو نسبِ رسولِ کریم
وہ طاہر جو منکر وہ اہلِ جحیم

یہ معنی مفاتیح وتحبیر مین ۔۔۔ بھی لاریب دیگر تفاسیر مین

قال فی التحبیر والتفسیر الکبیر وغیرهما ان اهل الکتب لما اصروا علی العناد واللجاج
الباطل وان القوم اقترحوا المعجزات والآیات علی سبیل التعنت واستمروا علی
التکذیب بین الله لرسوله انه لا مزید علی ما فعله الله فی مصالح دینهم من اظهار
الادلة ولا مزید علی ما فعل الرسول فی باب الابلاغ بالموعظة الحسنة لکیلا یکثر غمه بسبب اصرارهم

[2] قال فی التحبیب وروح البیان وخزینة الاسرار وغیرهما ان القرآن مظهر الاسم الهادی وهو کتاب الله الصامت وسیدنا کتاب الله الناطق وکذا ورثته الکمل صلی الله علیه وآله وسلم

وہ شرح سنوسی جو ہے پُر صفا
بھی وہ تلمسانی جو شرح شفا

وہ شرح مواہب جو از بس شہیر
بھی تحفہ جو لاریب شرحِ منیر

بھی روض سہیلی عیونِ گہر
بھی تفسیر تحبیرِ اہلِ بَصَر

وغیرہ کُتب سے جو مذکور ہے
کہ اُمّ نبی شرک سے دور ہے

وہ تھین شرک بھی کفر سے پاک صاف
وہ سب عیب سے پاک بے اختلاف

تو زنہار صادق نہوے فہیم
کہ ہین وہ معاذ اللہ اہلِ جحیم

جو فترت مین لاریب تھے مُشرکین
وہ مُردہ ہوئے شرک مین بالیقین

تو ہرگز نہین وہ ز اہلِ جحیم
اگرچہ وہ ماخوذ نزدِ فہیم

نہ جن پاس آیا رسولِ خدا
اگرچہ وہ تھے شرک مین مُبتلا

تو ہرگز نہین وہ ز اہلِ جحیم
چہ جائیکہ اُمّ رسولِ کریم

خدا کا غضب تمپہ اے مُنکرین
ز انکارِ بسیار ہو تم لعین

نہین شرم سے تمکو ہرگز نصیب
کہ ہو مُنکرِ ذاتِ یکتا حبیب

نہ ابلیس ویسا کہے زینہار
تمارا جو ہے وِردِ لیل و نہار

کہو مشرکہ اُمّ خیر الورا
تو مُرتد ہو تم بلا امترا

وہابی یہودی کا ہے جو مقام
ابو جہل کا ہے جو دارُ المرام

وہ ابنِ مُغیرہ کا مسکن مدام
بھی اولاد اوسکی وہان لاکلام

کہو اُمّ خیر الورا کی وہ جا
تو ہے تمپہ لعنت خدا کی سدا

کیا جسنے انکارِ خیر الانام
ویا اونکی تحقیر کی از کلام

ویا کچھ کیا از کتابِ خدا
تغیر تبدل بحرص و ہوا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ
مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

نہ ہرگز نبی کو سزاوار ہے — نہ بھی اہلِ ایمان کا یہ کار ہے
کہ حق سے کریں مغفرت کی دعا — کبھی بہرِ مشرک بصد التجا
اگرچہ قرابت سے ہوں مشرکین — تو انکے لیئے بھی نہوں سائلین
ہوا جبکہ اون سب پہ یہ آشکار — کہ تحقیق ہیں وہ ز اصحابِ نار
تو اونکے لیئے مغفرت کی دعا — نہ ہرگز کریں پھر ز ربّ السما
جو لاریب ہیں منکرانِ رسول — کہیں اوسکا اسطور شانِ نزول
کہ جب مصطفا نے کیا التجا — جنابِ خدا سے علیہ الثنا
کہ از بہرِ امّی کروں میں دعا — تو نازل ہوا پھر یہ قولِ خدا
کہ لائق نہیں تجکو اے مصطفا — کریں بہرِ مشرک خدا سے دعا
ہوا جبکہ ظاہر وہ ہیں مشرکین — تو پھر مغفرت کے وہ لائق نہیں
تو لاریب اسکا جوابِ صواب — بطرزِ ملخص جو لبِّ لباب
سنو گوشِ دلسے نہو منکرین — کہ منکر پہ دائم عذابِ مہین
کہ اوّل تو امّ شفیع الورا — وہ ہیں شرک سے پاک بے امترا
نہ زنہار گاہے کیا سر کو خم — بطرزِ عبادات پیشِ صنم
نہ قائل کوئی اسکا ہے زینہار — ز علمائے خاصانِ پروردگار
کہ ہیں وہ معاذ اللہ از مشرکات — نہیں بل وہ باللہ از مومنات
فوائد جو ہے بارزہ سے امین — وہ اسرارِ تنزیل از فخرِ دین

چہارم روایت مین یہ بے فتور — کہ در شانِ دیگر وہ ہے بالضرور
بھی ہے قولِ دیگر مین یہ باسداد — کہ اوس سے صلوٰۃِ جنازہ مُراد
جو یہ جملہ سے ہے اختلافِ مہان — مفصّل یہ آئندہ ہے دربیان
وسلے سے ہے بُخاری مین یہ آشکار — مدارک وغیرہ مین ہے یہ نگار
مفاتیح وروحُ البیان مین عیان — کہ در عمِّ خیرُ الورا وہ بیان
یہ تعبیر لاریب تحبیر مین — مطابق یہ ہے جملہ تحریر مین

اعلم واللہ اعلم انہا نزلت في حق ابي طالب عم نبینا الکریم لا فی شان اُمّہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کما روی عن سعد بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب لوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی لقلتہا فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام لاستغفرنّ لک مالم اُنہ عنہ فمن ذلک الوقت لا یزال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ہذہ الایۃ الکریمۃ ہذا ملخص ما فی التحبیر والتفسیر الکبیر ومدارک التنزیل ودرۃ التاویل صحیح البخاری والارشاد الساری وروح البیان وغیرہا من زبر اہل الایقان وقول لقائل بانور العین لعل نزولہ مرتین مردود فی روح البیان والتحبیر وغیرہما من زبر النحاریر واللہ یہدی بہ المنصف المصیر وماوی منکرہ نار السعیر

کہ جب وقتِ عمِّ شہِ مُرسلان — ابوطالبِ مُشفقِ بیکران
ہوا بسکہ نزدیکِ مرگے چشی — ہوئی دل سے تب دور جملہ خوشی
تو اسطور اونسے شفیعُ الانام — کہا بہرِ اظہارِ اسلام تام

و یا جسکو معلوم ہووے فہیم	کہ ہے پاک نسبِ رسولِ کریم
تو پھر بھی کرے اُسمین چون وچرا	کہ ہو جسسے تحقیرِ خیر الوریٰ
تو لاریب ہے وہ ز اہلِ جحیم	کہ ہے کفر اوسکا نہایت فخیم

خیوری بیان کر تو شانِ نزول
کہ مردود ہو اسسے شبہ جہول

سنو اے عزیزو بگوشِ جنان	کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان
کہ در شانِ انزالِ قولِ کریم	تشبث کیا جسسے اہلِ جحیم
بسے اختلافِ ائمۂ کرام	نہ وہ متفق نزدِ جملہ عظام
کسی نے کہا وہ بعمِ رسول	دگر نے کہا وہ بجدۂ بتول
علیِ ولی سے یہ بیشک عیان	جو علمِ لدنی سے وہ نیک دان

اخرج ابن سعد فی طبقاته عن سیدنا علی کرم الله وجهه انه قال والله ما نزلت آیة الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وهب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا وکفاه شرفا

یہ فرمانِ مولا علی آشکار	مؤکد وہ باقسمِ پروردگار
کہ نازل نہ آیات قرآن مین	مگر اونسے ماہر مین ہر آن مین
وہ جسطور جس جائے جس شان مین	وہ ہین نازلہ جملہ فرقان مین
تو ماہر مین ہر ایک سے بالیقین	بفضلِ خدائے جہان آفرین
کہ بخشا ہے مجھے خالقِ دو جہان	دلِ صاف و روشن بسے نیک دان
زبان مجکو ایسی دیا کردگار	کہ ہے ناطقِ الحق وہ لیل و نہار
تو اونسے روایت یہ ہے بیگمان	کہ نازل وہ ماکان در یک جوان

کہ اسطور اہلِ احادیث نیز | وہ لاریب راوی بفکر و تمیز
کہ عباس عمّ شفیعُ الانام | عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و سلام
وہ نزدیکِ بوطالبِ مہربان | بھی اُسوقت حاضر بسوزِ جنان
کیا سرکو نزدیک اونکے ضرور | تو اونسے سُنا کلمہ باصد سرور
وہ کلمۂ شہادت پہ جاری زبان | زبان پر وہ کلمۂ شہادت عیان
تو اس امر سے وہ ہوے شادمان | گئے پیشِ حضرت وہ شادی کُنان
سُنایا یہ مژدہ بخیرُ الورا | کہ اے شافعِ خلق روزِ جزا
وہ عمّک ابو طالبِ نامدار | کیا اوسنے اسلام اب آشکار
ہوئے اِسسے شادان شہِ دوجہان | تو شادی ہوئی در زمین آسمان

خُبوری مُسلمان وہ ہین بالیقین
بہ پیشِ خدائے جہان آفرین

کہ ہے اونکے اِقرار مین اِختلاف | ولے اونکی تصدیق ہے صاف صاف
مُصدّق جو دلسے وہ مومن ضرور | یہ نزدِ خدائے جہان بے فتور
شریعت مین اقرار پہ ہے مدار | کہ اِجرائے اَحکام ہو آشکار
تو اِقرار مین اختلافِ کبار | کہ ہے اسمین بس حکمتِ کردگار
ولے اونکا دائم یہی اِعتقاد | کہ اے میرے محبوبِ خیرُ العباد
جَنان اور جان مین تو مسطور ہے | بیان مین لسانپر تو مذکور ہے
مری مَردمک مین توئی نور ہے | ترے نور سے خلق مسرور ہے
تری یاد سے قلب معمور ہے | نہ جان سے تو زنہار مہجور ہے

کہ اے عم پڑھ کلمہ تو از لسان
کہ ہو تیرا اسلام از بس عیاں

تو ہو تجکو حجت بہ پیشِ خدا
کروں تیرے حق میں شہادت ادا

کیا مجکو شاہد خدا لا کلام
ہمہ اوّلین آخرین کا مدام

میں شاہد تو مشہود اے باصفا
تو اہلِ محبت تو اہلِ وفا

یہ تیری محبت کا ہے اقتضا
کہ شاہد میں تیرا بہر دوسرا

تو کی عرض اسطور عم کریم
کہ اے صاحبِ جاہ و خُلقِ عظیم

تو ابنِ اخی ہیں تو ابنی ضرور
تو نورِ فوادی تو سرِّ سرور

کروں تجکو خوشنود اے جانِ جان
تو جانِ جنان ہے تو جانِ جہان

نہ مجپر اگر خوف یہ آشکار
کہ دشمن کریں تجپہ اظہار عار

تو فرزند میرا تو نورُ البصر
تو دلبند میرا تو لختِ جگر

کریں تیرے اخوان پر سبّ و عار
بہر مجلسے دشمنانِ شرار

جو ہیں شاخ تیرے وہ عالی تبار
وہ لاریب خاصانِ پروردگار

تو دشنام دیں اونکو وہ کلّ و کور
مذمت کریں وہ بصد شور و زور

نہ ہوتا اگر خوف یہ از کہاں
تو کرتا میں جاری اُسے بر لسان

شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتِ وفاتِ حضرتِ ابوطالب سروی رفتہ دعوت کردند واقع نشد ازوی اجابت و نیز علمائے احادیث آوردند کہ حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ سرِ خود را نزدِ او بردند و شنیدند ازوی کلمۂ شہادت و بحضرت رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم چنین رسانیدند کہ اسلم عمک یا رسول اللہ پس خوشحال شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مدارج میں اسطور ہے آشکار
بھی دیگر کتب میں وہ لابد نگار

یہ شرحِ تعرّف مین ہے آشکار	یہ بحرِ دُرر مین ہوا ہی نگار
ریاضِ مُذکّر جو مشہور ہے	تو اوسمین یہ لاریب مذکور ہے
وہ نجم المبین مین جو مسطور ہے	تو یہ مختصر اُسّے پُر نور ہے

نار الدنیا ابرد من نار جهنم سبعون جزءً وهي ابرد من نار قلوب المحبين سبعمائة جزء فلهذا جاء في الحديث تقول النار في حضرة الجبار ان تعذّبني بنار قلوب المحبين فاني لا اطيقها وايضا جاء في الحديث ان الله تعالى يقول للنّار استقصي على اعدائي والا فبعزتي وجلالي لاعذّبنّك غدا بالا اعذّبه احداً من خلقي وذلك بان يرسل فيها ثلاثة انفار من المحبين فتغور النار في فورها وتنقطع السلاسل من بينها وتذوب الاغلال فالنار تبكي معتذرةً في حضرة الجبار فيامر الله باخراج المحبين فتصير النار على حالها ولكن لا تقف دموعها مدة الاف من السنين من ذلك العذاب الشديد المتين ولله درّ القائل ذي المجد والفضائل

اَستَغفِرُ اللهَ اِنَّ اللهَ غَفَّارُ	وَلِلعَاشِقِ المِسکِینِ مَا اِثمٌ وَلا عَارُ
بِالنَّارِ خَوَّفَنِي قَومِي فَقُلتُ لَهُم	اَلنَّارُ تَرحَمُ مَن فِي قَلبِهٖ نَارُ

هذا ملخص ما في رياض المذكرين وشرح التعرف وبحر الدرر وكنز الغرر

کہ دنیا مین جو نار ہے آشکار	حرارت شرارت مین وہ بیشمار
تو نارِ جہنم ازان بیش حار	حرارت مین زائد بہ ہفتاد بار
ولے در حرارت جو نارِ جنان	یہ ہی سات سو بار زائد ازان
کہ اَلعِشقُ نارٌ وہ ہی شعلہ زن	وہ قلبِ محبین جسکا وَطن

حبیبِ خدا تو رسولِ اَنام — تو مشغول یادِ خدا مین مدام
نہ ہے اُسّے غافل تو لیل و نہار — ہمہ وقت اوسپر کرین جان نثار
مَدد گار تیرا خدائے جہان — وہ ناصر تو منصور در ہر زمان
کیا دینِ حق تو نے لا بد عیان — یہ دینِ خدا ہے نہ اِسمین گمان
یہ ہی اوس قصیدے مین ای ارجمند — جو ہین اوسکے اشعار ہشتاد و چند
وہ در مدح خیر الورٰی لا کلام — ز بو طالبِ عمِ خیر الانام
بھی یہ شعر در مدح خیر الورا — ازان عم ثابت بلا امترا

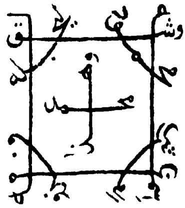
وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ — فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

اخرجه البخاری فی تاریخه الصغیر وضمنه حسان علیهما الرضوان کما جزم به فی الخمیس قال المحقق الزرقانی فی شرح المواهب من کتبه بالمکسر وعلقه علی من تعسرت ولادتها وضعت فی الحال وقد جربه اهل الکمال

کیا ہمنے تسلیم قولِ کرام — کہ اقرار ثابت نہین اے فہام
ولے اونکی تصدیق پر ہین عظام — تو ضایع نہ وہ نزد ربُّ الانام
تو در مذہبِ عشق نزدِ فحول — کیا عرض اسطور عمّ رسول
کہ ہرگز نہ غم مجکو اے نور عین — کہ تیرا مجھے غم نہو تجبہ شین
تو اوس عار تیرے پہ ہی جان نثار — نہو تجبہ وہ گرچہ مجبہ پہ عار
یہ ایمان و جان جملہ تجبہ پر نثار — کہ اوس عار تیرے لیے گرچہ یہ نار
گوارا نہین مجکو ہو تجبہ عار — کہ یہ عار مجبپر ز بو نستر ز نار

غیوری جو ہے عشقِ خیرُ البشر
وہ ہے جملۂ نار سے پُر شرر

اے عزیزو فرزندو یہ شعر حضرتِ ابوطالب وشق لہ جو متن مین مسطور ہے :: تاریخِ صغیر حافظ محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ الباری مین مذکور ہے :: اور زرقانی شرحِ مواہب لدنیہ مین مسطور مرقوم ہے :: اور حضرت عارفِ باللہ شمس تتائی اور علامہ بونی اور شیخ احمد دیربی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہ امر مجرب و معلوم ہے :: کہ جس عورت پر زائیدن فرزند دشوار ہو :: تو اوسپر اگر تعلیق شعرِ مذکور جو اسطور سے نگارہو



تو اوس عورت پر حق سبحانہ تعالیٰ شانہٗ عنایت بے غایت مبذول فرماوے :: کہ تولدِ فرزندِ دلبند بصد سہولت ظہور مین آوے :: اور معنی اوس شعر کا یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے نام جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مشتق کیا ہی اپنے نام نامی سے :: تا کہ تابان و درخشان کرے اونکو خلائق مین نام رفیع و سامی سے . پس رب العرش العظیم ذات محمود ہے .. اور صاحبِ خلقِ عظیم حضرت محمد ہین :: انپر دائم صلوۃ و سلام نامحدود ہے :: اور انکی آلِ اطہار پر نامعدود ہے ::

تو پھر نار افروختہ ہو ضرور — وہ ہو مثلِ اوّل بسوز و حرور
ولے گریہ اوسکا رہی برقرار — زخونِ جگر وہ رہی اشکبار
کرے نالہ وٗ آہ چندین ہزار — ز تعذیبِ نارِ دلِ اہلِ نار
تو حاصل ہوا اُسّے اید وستان — کہ اوس نار سے فوق نارِ جنان
تو جب عمِّ خیر الورا بیگمان — وہ عشقِ محمد سے تھی پُر جنان
تو العشقُ نارٌ سے تھی دلمین نار — تو وہ نار اِس نار سے خاکسار
کہ جب دلمین ہی عشقِ احمد سے نار — تو ہی اُسپہ وہ نار گلزار وار
نہ وہ نارِ دوزخسے ہو بیقرار — کہ اُسّے کرے نارِ دوزخ فرار

خیوری جو ہی عشق مین باقرار
کرے کفر و ایمان وہ ہر دو نثار

اوسے ذرّہ عشق درکار ہی — کہ درکارِ این کار آن کار ہی
نہ جب جان و ایمانسے تجرید ہو — تو کب جانِ جاناں کی توحید ہو
نہ جب تجکو تحصیلِ تفرید ہو — تو کب شرکِ مشرک سے تبعید ہو
لہذا یہ فرمانِ خیر الانام — عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا وٗ سلام

لَاَستَغفِرَنَّ لکَ حتّٰی اُنہَ عنہ

تو جب عشق میرمین سرشار ہی — تو مجکو یہ بیشک سزاوار ہی
کہ دائم کرون نزدِ پروردگار — طلب اِسطرح سے بلیل و نہار
کہ ایسی کرے تجکو غفران عطا — کہ جسّے تو مغفور در ہر سرا
یہان تک کہ مجکو یہ فرمان ہو — کہ جسّے مجے دلمین اِتقان ہو
کہ بس اب نہ کہہ تو کہ غفران ہو — اُسکے لئے جو وہ قربان ہو

جلے اوس سے جملہ جو ہے در وجود — مگر ایک دل جسمین ہے اوسکی بود
جلے اوس سے جو بوستانِ سرور — مگر شاخِ دل جسمین ہے اُسکا نور
ز تابش وزد چونکہ بادِ سموم — بسوزد ہمہ جز شخِ غموم
یہ وہ نار گلزار ہے در شغاف — کہ ہے جسکا نارِ جہنّم غلاف
کرے سوئے دوزخ اگر یہ گذر — تو نارِ جہنّم نپاوے مفر
جلے اِس سے لاریب مثلِ رماد — وہ ہو محو از نامِ بئس المہاد
لہذا حدیثون مین ہے یہ بیان — کہ نارِ جہنّم کہے بیگمان
کہ یارب نہ کیجو تو مجکو عذاب — بنارِ جنانِ محبت مآب
محبّون کے دلمین جو ہے سوزِ نار — تو اوسکی نہ طاقت مجے زینہار
جہنم پہ ایزد کرے جب عتاب — کہ ایسا کرونگا مین تجکو عذاب
کسی پر نہ دیسا کیا زینہار — کہ تیرے لئے ہے وہ مخصوص نار
وہ نارِ دلِ عاشقانِ کرام — کہ ہو نار گلزار جسّے مدام

خیوری نعم جسکے دلمین وہ نار
تو نارِ جہنّم کو اُسّے فرار

محبّانِ سے تن کو پروردگار — کرے جبکہ مرسول در دارِ نار
تو نارِ جہنّم کرے خود فرار — وہ در قعرِ دوزخ رہی بیقرار
سلاسل گسستہ وہ ذوبانِ غل — باطباقِ دوزخ بسے شورِ غل
کرے نار گریہ بسے آشکار — وہ خونِ جگر سے بسے اشکبار
تو ہو تب یہ فرمانِ پروردگار — کہ احباب نکلین ازان دارِ نار

اگر تجکو تفصیل منظور ہے
وسلے مختصر جو ہوا ہے بیان
احادیث و قرآن سے ہی آشکار
ز روح البیان و سراج منیر
ز شرح مقاصد بسے معتبر
ز بحر العلوم بھی دیگر زبر
ہوئے متفق اسپہ جملہ امام
تو نجم المبین مین وہ مسطور ہی
تو اوسکی یہ اسناد ہے بیگمان
مفاتیح و تحبیر مین ہے نگار
عرائس وہ تمہید از بس شہیر
ز احیائے علامۂ نامور
یہ لب لباب ہمہ رانگر
ہوا اوسسے راضی خدائے انام

قال في شرح المقاصد ذهب جمهور المحققين الى ان الايمان هو التصديق بالقلب وانما الاقرار شرط لاجراء الاحكام في الدنيا لان تصديق القلب امر باطن لابد له من علامة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه فهو مومن عند الله تعالى وان لم يكن مومنا في احكام الدنيا ومن اقر بلسانه ولم يصدق بقلبه كالمنافق فبالعكس والنصوص معاضدة لذلك انتهى وقال في الاحياء ومفاتيح الغيب والشيخ عز الدين بن عبد السلام رحمهما الله العلام ان النطق بكلمتي الشهادة واجب فمن تمكن من النطق بهما ولم ينطق فيجعل امتناعه من النطق بهما كامتناعه من الصلوة فيكون مومنا غير مخلد في النار لان الايمان هو التصديق المحض بالقلب واللسان ترجمانه فلابد ان يكون الايمان موجودا بتمامه قبل نطق اللسان حتى يترجمه اللسان وهذا هو الاظهر اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان فلا ينعدم الايمان من القلب بالسكوت

تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم
کہ ای صاحبِ خُلقِ و خُلقِ عظیم

نہ کر تو ازین بعد ہرگز دُعا
اوسیکے لئے جو وہ دلسے فدا

کہ ہی مجکو معلوم ای جانِ جان
جو ہی تیرے دلمین وہ سرِ نہان

اوسیطور ہے وہ بعلمِ خدا
کہ تیری رضا جو وہ میری رضا

ولیکن جو ہی اَمرِ شرعِ مُبین
تو اوسکا یہی حکم ہے بالیقین

کہ جو تیرے نزدیک ہین مشرکین
اگرچہ قرابت مین ہون اقربین

تو اونکے لئے تو نکر آشکار
طلَبِ مغفرت کی نہ پروردگار

جنان سے مُصدِّق وہ نزدِ خدا
بلا ریب مومن مُوحِّد سدا

ولے حکمِ شرعی نہ اوسپر روان
کہ حکمِ شریعت کا مظہر لسان

زبان سے جو اقرار مشہود ہو
جنانسے نہ تصدیق موجود ہو

تو مومن وہ ظاہر مین بے اعترا
ولے ہے زکفّار نزدِ خدا

مُنافق شریعت مین وہ لاکلام
جہنم مین جاوے فبئسَ المقام

ولے جو مُصدِّق جنانسے ضرور
اگرچہ نہ اِقرار کا ہو ظہور

تو ہی اوسکا مسکن وہ دارِ جنان
کہ مومن وہ تصدیق سے بیگمان

کہ اِقرار مسقوط ہے چند جا
نہ وہ رکنِ ایمان بہ بیشِ نُہٰے

وہ ہی ترجمانِ جنان بالیقین
ہوئے مُتفق اسپہ علمائے دین

وہ لاریب مثلِ صلوٰۃ و صیام
نہ ایمان کا ز نہار اوسپر قیام

کرے ترک اوسکو بقدرت اگر
تو عاصی وہ لاریب ای ذی ہُنر

کہین اوسکو مومن ہمہ مومنان
ولے نزدِ ایزد نہ در این جہان

نگہبان انکا خدائے قدیم	وہ حامد یہ محمود خلقِ عظیم

قال فی الہدی النبوی والامتاع ومنهل الصفا ونسیم الریاض و التحاریر لاقوال ائمة التفاسیر وغیرها من نبر النحاریر واعلم ان ابا طالب کانت محبته لرسول الله صلی الله علیه وسلم ومعرفته بانه رسول الله وتصدیقه فی قلبه محققة ولکن الله تعالی لم یظهر اسلامه وفی ذلک حکمة عظیمة وعبرة فخیمة منها انه صلی الله علیه وسلم کان فی جواره وحمایته ظاهرا حتی ما کان احد یجتری علیه فلو اظهر الاسلام لم یقبلوا اجواره اذ لا جوار للمسلمین عندهم فلهذا احبس الله لسانه عن الاقرار فینبغی لکل مومن ان یتادب فی هذا المرام ولا یوذی حبیب الله الملک العلام علیه اطیب الصلوة وازکی السلام ومما قاله ابو طالب فی القصیدة الطویله فی نصرته علیه الصلوة والتحیات الجمیله هذه الابیات المعوذات الجلیلة فتفکر فیها من عقیدته الاصیله

وَلَمَّا رَاَیْتُ الْقَوْمَ لَا وُدَّ فِیْهِمُوْ	وَقَدْ قَطَعُوْا کُلَّ الْعُرٰی وَالْوَسَائِلِ
فَاَحْضَرْتُ عِنْدَ الْبَیْتِ رَهْطِیْ وَاِخْوَتِیْ	وَاَمْسَکْتُ مِنْ اَثْوَابِهٖ بِالْوَصَائِلِ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مِنْ کُلِّ طَاعِنٍ	عَلَیْنَا بِسُوْءٍ اَوْ مُلِحٍّ بِبَاطِلِ
وَبِالْبَیْتِ حَقِّ الْبَیْتِ مِنْ بَطْنِ مَکَّةَ	وَبِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِغَافِلِ
وَمَنْ حَجَّ بَیْتَ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ رَاکِبٍ	وَمِنْ کُلِّ ذِیْ نَذْرٍ وَّمِنْ کُلِّ رَاجِلِ
وَتَوْقَافِهِمْ فَوْقَ الْجِبَالِ عَشِیَّةً	یُقِیْمُوْنَ بِالْاَیْدِیْ صُدُوْرَ الرَّوَاحِلِ
وَلَیْلَةِ جَمْعٍ وَالْمَنَازِلِ مِنْ مِنًی	وَهَلْ فَوْقَهَا مِنْ حُرْمَةٍ وَّمَنَازِلِ

عن النطق الواجب کما لا ینعدم بترك الفعل الواجب انتہی وفی التمہید
عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان بلّغہ اللہ اعلیٰ
غرف الجنان والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدہم مومن عند اللہ
تعالیٰ وکافر عند الناس وہو من یعرف اللہ تعالیٰ ویعتقد التوحید ولکن
لم یظہر الاقرار ویظہر الکفر تقیۃً والثانی کافر عند اللہ تعالیٰ ومومن عند الناس
وہو من اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ
والناس اجمعین وہو من اقر بلسانہ وصدّق بجنانہ انتہی قال اللہ الملک
المنان اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانُ وقال اللہ عظیم الشان اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ
وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وقال اللہ الغافر لذنوبکم وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ
فِیْ قُلُوْبِكُمْ قال فی السراج المنیر وغیرہ من التفاسیر کروح البیان
والتحبیر واسرار التنزیل ودرۃ التاویل وبحر العلوم وعرائس البیان
وغیرہا من زبر اہل العرفان وانّ تلك الآیات الساطعۃ من الحجج القاطعۃ
علی انّ الایمان ہو التصدیق بالجنان واما اقرار للسان فلیس بداخل
الایمان ہذہ اللمعۃ من نجم المبین واللہ یہدی بہا المتقین ۵

ابوطالبِ عمّ خیرُ العباد	یہی اونکا لاریب ہے اعتقاد
جو ہے در قصیدہ تعوّذ عیاں	معوّذ ہوئے جسمین وہ جانِ جان
وہ تعویذ ہے بہر خیر الورا	زخلّاقِ ارضین ورب السما
کیا اوسکو انشائے عمّ رسول	برائے حبیبے پدر بتول
کہ یہ چشم اعدا سے محفوظ ہون	یہ عینِ عنایت سی ملحوظ ہون

کہ ہی کفر اِفشائے سرِّ نہان | کہ لائق نہ اُسکے مگر سرِّ دان
نہوتا اگر کفر اِفشائے آن | کَشَفْتُ لَہٗ عِنْدَکُمْ بِالْبَیَان

اِفْشَاءُ سِرِّ الربوبیۃ کفرٌ اَوردہ العلامۃ الخادمی فی البریقۃ المحمودیۃ والعلامۃ البونی فی شمس المعارف الالھیۃ وغیرھما فی الزبر الدینیۃ قدس اللہ اسرارھم السنیۃ

تو اب تم سنو یہ بگوشِ جنان | کہ اہلِ ظواہر یہ ہی جو عیان
کہ لاریب جو اہلِ تصدیق ہی | نہ اِقرار سے اُسکو توفیق ہے
تو دائم نہ دوزخ مین اوسکا مقام | کہ ہی دار اوسکا وہ دار السلام
کہ مومن وہ لاریب نزدِ خدا | یہی امرِ شرعی نہ اسمین خطا
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام | یہ مذکور بالا ز کُتْبِ فخام
تو وہ عمِّ خیر الورا انکا نام | ابو طالبِ ذی محبت مدام
جنان سے مُصدِّق بلا امترا | بلاریب مومن وہ نزدِ خدا
تو اِسّے نہ منکر کو جائے فرار | و اِلَّا اُسے نارمین ہو قرار
ولے عدمِ اِقرار مین ہی کلام | کلامِ مصفّٰی جو نزدِ فہام
تو اِس عدمِ اِقرار مین آشکار | سببسے سِرِّ لاریب نزدِ کبار
سبب اُنسے یہ ہی بصدق و یقین | یہ مذکور بالا ز علمائے دین
کہ ظاہر مین تھی وہ شفیع الانام | عَلَیْہِ صَلٰوۃُ خدا و سلام
اُنوکی حمایت مین لیل و نہار | جوارِ نبی پر وہ تھے جان نثار
تو سب دشمنانِ شفیع الورا | وہ مقہور تھے اُسسے بے امترا
نہ کرتا کوئی اومین چون و چرا | کہ عہدِ حمایت پہ تھے وہ سدا

فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا مِنْ مَّعَاذٍ لِعَائِذٍ — وَهَلْ مِنْ مُّعِيْذٍ يَتَّقِي اللّٰهَ عَاذِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نَتْرُكُ مَكَّةَ — وَنَظْعَنُ إِلَّا أَمْرُكُمْ فِيْ بَلَابِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ تُبْزِيْ مُحَمَّدًا — وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهٗ وَنُنَاضِلِ

بِكَفِّيْ فَتًى مِثْلَ الشِّهَابِ سَمَيْدَعٍ — أَخِيْ ثِقَةٍ حَامِي الْحَقِيْقَةِ بَاسِلِ

شُهُوْرًا وَّأَيَّامًا وَّحَوْلًا مُحَرَّمًا — عَلَيْنَا وَتَأْتِيْ حِجَّةٌ بَعْدَ قَابِلِ

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ — ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ — فَهُمْ عِنْدَهٗ فِيْ رَحْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

فَلَا زَالَ فِي الدُّنْيَا جَمَالًا لِأَهْلِهَا — وَزَيْنًا لِمَنْ وَالَاهُ رَبُّ الْمَشَاكِلِ

فَمَنْ مِثْلُهٗ فِي النَّاسِ أَيُّ مُؤَمَّلٍ — إِذَا قَاسَهُ الْحُكَّامُ عِنْدَ التَّفَاضُلِ

حَلِيْمٌ رَّشِيْدٌ عَاقِلٌ غَيْرُ طَائِشٍ — يُوَالِيْ إِلٰهًا لَيْسَ عَنْهُ بِغَافِلِ

فَأَصْبَحَ فِيْنَا أَحْمَدُ فِيْ أَرُوْمَةٍ — تُقَصِّرُ عَنْهُ سَوْرَةُ الْمُتَطَاوِلِ

فَأَيَّدَهٗ رَبُّ الْعِبَادِ بِنَصْرَةٍ
وَأَظْهَرَ دِيْنًا حَقُّهٗ غَيْرُ بَاطِلِ

سنو اے محبو بحبّ حبیب — کہ ہو اسّے ایمانکوا وفر نصیب

کہ تصدیق عمّ نبی لا کلام — بلا ریب ثابت وہ نزد عظام

ولے اوسکا اقرار معدوم ہی — کہ یہ سرّ اسرار مکتوم ہے

جو ہی سرّ وان اسکو معلوم ہی — کہ وہ سرّ سرّی سے مفہوم ہی

ولے امر شرعی جو ملزوم ہے — اوسیکا بیان ہمیہ محتوم ہے

کہ سرّ حقیقت جو مختوم ہے — تو اظہار آن بسکہ مذموم ہی

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ لا دلالة في هذه الاية على كفر ابي طالب ذلك لانه قال عند موته يا معشر بني عبد مناف اطيعوا احمد او صدقوه تفلحوا وترشدوا فقال عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام يا عمی تامرهم بالنصح لانفسهم ولا تقول لا اله الا الله اشهد لك بها عند الله تعالى قال يا ابن اخي قد علمت انك صادق ولولا ان يكون عليك وعلى بني ابيك مسبة بعدي لقلتها ولاقررت بها عينك هذا ملخص ما في نجم المبين

والله يهدي به المؤمنين

سنو ای عزیز و عزیز الکلام	کہ جسّے عزیز و نکا ہوا حترام
کہ یہ قولِ ایزد جو مذکور ہے	کلامِ خدا مین جو مسطور ہے

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ

تو کفرِ ابی طالب مہربان	نہ ہی اُسّے زنہار ہرگز عیان
کنایت اِشارت سے معدوم ہی	تو کب وہ صراحت سی مفہوم ہی
ولے منکرون کا یہان اِتّہام	کہ ہادی نہ زنہار خیرُ الانام
کہ اِسطور فرمانِ پروردگار	کہ جو تیرا محبوب لیل و نہار
تو اوسکا تو ہادی نہین نہار	ابو طالبِ عمّ وہ آشکار
ولے جسکو چاہی خدائے کریم	تو وہ مہتدی بر رہِ مُستقیم
تو ہادی نہین جبکہ خیرُ الوریٰ	تو کیونکر وہ شافع بروزِ جزا
کہ لابد ہدایت وہ اصلِ اصیل	شفاعت ہوئی اُسّے فرعِ ظلیل

خیوری سے اِسکا سُنو اَب جواب

تو اقرار ہوتا اگر آشکار
زعمِ نبی مشفقِ جان نثار

بدینِ محمد علیہ السلام
تو ہوتا وہ باطل جو عہدِ لئام

جوار و حمایت نہوتے مدام
نہ ظاہر مین حامی کا زنہار نام

کہ نزدیکِ آن جملہ مشرکین
جوارے نہ معہودِ للمسلمین

حمایت نہ زنہار تھی معتبر
برائے مسلمان اگرچہ پیمبر

تو اِس واسطے خالقِ دوجہان
کہ غالب نہ زنہار ہون مشرکان

زبان کو کیا منع اقرار سے
اگرچہ زیادہ وہ صد بار سے

کرے دل کی تصدیق ظاہر مدام
کہ لاریب ہی تو رسولِ انام

تو بیشک نبی سیدالمرسلین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

جو ہے دین تیرا وہ دینِ خدا
وہ حق الیقین ہے بلا اہترا

نہ بطلان کا اوسمین ہرگز گذر
وہ حقِ حقیقت بسے معتبر

جو اِس دین پر ہے وہ از مفلحین
بلا ریب دائم وہ از راشدین

کہ یا ای اولادِ عبدِ مناف
اطیعوا محمد بلا اختلاف

بجالاؤ تصدیق اُسکی بجان
وہ صادق وہ مصدوق ہی بےگمان

تو لاریب ہو تم زاہلِ فلاح
یہی امرِ معروف امرِ صلاح

یہی نزدِ مرگِ جشتی تھا بیان
اِسی پر وہ دنیا سی لابد روان

یہ اقرار با عدمِ اقرار تھا
یقین اِسمین بھی سرِّ اسرار تھا

کہ ہون اُنپہ دو حکم لابد روان
کہ ہین وہ فدا برشہِ دوجہان

قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من نہ بر المشاہیر ان قولہ تعالے

رضائے تو ہر طور منظور ہے — نہ اسمین کسیطور محظور ہے
ولے وہ جو اقرارِ عمّ فہیم — بوقتِ سوالِ رسولِ کریم
تو روزِ ازل مین وہ لابد عدیم — کہ یہ حکمتِ رب یہ سرّ عظیم
نہ تیرا ارادہ بھی مقرون ہے — ارادے ازل سے جو مکنون ہے
قرابت کے رو سے یہ تیری نوال — کہ اقرار ہو اُنسے وقتِ سوال
تو اجرائے احکامِ ایمان تمام — ابو طالب عمّ پر ہون مدام
تو یہ اُنکے حق مین نہ مکتوب ہے — ہنو اُسسے غمگین تو محبوب ہے
جو مقرون ہوتا ارادہ رسول — ارادے ازل سی جو اصلِ اصول
تو لاریب اقرار پاتا ظہور — ابو طالب عمّ سے بالضرور
نہ خواہش ہوئی یہ ز نورِ حبیب — کہ لاریب ہے اسمین سرِّ عجیب
تو کیونکر وہ اظہارِ اقرار ہو — اگرچہ وہ اقرار صد بار ہو
تامّل ذرا کر بفکرِ جنان — تو انصاف سے ہو ز اہلِ دلان
کہ جسوقت جاری کیا بر زبان — حبیب خدا شافع دو جہان

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الاِسلام بعمر کیف اجابہ

کہ اَی میرے معبود پروردگار — تو مقصود و مطلوب در جملہ کار
تو کر دینِ اسلام کو اب عزیز — عمر سے جو فاروق اہلِ تمیز
تو کسطور فی الفور یہ مستجاب — ہوا بارِ ایزد مین بے ارتیاب
کہ نورِ نبی جب ہوا در وجود — وہ کنزِ خفی سے ہوا در شہود
تو اُسوقت جسطور اونکی رضا — کہ در اصل ہے وہ رضائے خدا

بجلے جسّے منکر کا دل چون کباب

رسولِ خدا کے جو ہین منکرین	سزاوارِ لعنت وہ ہین بالیقین
کہ تحریفِ معنی کرین وہ لئیم	وہ مثلِ یہودی زاہلِ جحیم
وہ اولادِ ابنِ مُغیرہ ولید	پلیدی مین اُسسے زیادہ پلید
کہ فرمانِ رَبّ در کتابِ قدیم	جو احمد کا موذی وہ لابد زنیم
کہ معنی ہدایت کا اِسجا ضرور	وہ اِعطائے توفیق ہی بے فتور
کہ پیدا کرے ہے خدا اِہتدا	کہ ہو بجسّے تصدیقِ ایمان ادا
جو اِعطائے توفیق ہو درجنان	تو اقرار اُسّے کرے یہ لِسان
نہ یہ خلق و توفیق ہو گر عطا	تو دل بھی زبانسے وہ ہو کب ادا
یہ اِعطائے توفیق فعلِ خدا	کرے خلق وہ درجنان اِہتدا
وہ خالق وہ خلّاق بے ہترا	اُسی رب کے مخلوق ارض وسما
نہوگر یہ معنی یہان پر مُراد	تو قولین ایزد مین ہووے تضاد
کہ ہادی نہین تو یہ قولِ قدیم	ہوا جیسا آیت مین بالا رقیم
تو ہادی بلاریب اُمّی مصطفٰے	نہ تیری ہدایت مین کچھ اِمترا
اِسیطور فرمانِ پروردگار	کلامِ خدا مین یہ ہی آشکار

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

تو ہی عدمِ ہادی سے لابد مراد	کہ خالق نہین تو براسئے عباد
نہ میرا تو زنہار کا ہے شریک	تو فیضِ قدیمی حبیبِ ملیک
تو ہی ہادیئے خلق لیل و نہار	شفیعِ خلائق تو ہے آشکار

و بالجملة يفهم من له الدراية بان هذه الاية قد دلت على ان ذا الجلال والاكرام يرضى حبيبه عليه الصلوة والسلام وارضاه فيما مضى في جميع المرام فسبحان من اعزه بهذه الفضيلة العظيمة وشرفه بتلك الخصيصة الفخيمة

مواہب مین ایسا جو مسطور ہے ۔ وہابی کا دل جس سے مغرور ہے
کہ ہی بعض جاہل کا ایسا مرام ۔ کہ راضی نہون رب سے خیر الانام
اگرچہ رہے ایک در دارِ نار ۔ زمرحومہ اُمّت بروزِ شمار
تو لابد یہ ہے از غرورِ رحیم ۔ نہ کیون رب سے راضی رسول کریم
حقوقِ خدا سے وہ اعرف مدام ۔ تو لا ارضی کیونکر کرین وہ کلام

خیوری سے اِسکا سنو اب جواب
نہ زنہار ہی اوسمین کچھ ارتیاب

کہ وہ شبہۂ بالا جو مذکور ہے ۔ وہ سہو و خطا اور پُر زور ہے
گیا اوسکو مردود حفاظِ دین ۔ کہ ہی وہ خلافِ حدیثِ مُبین

قال فى انوار الحقائق وعن على رضى الله عنه لما نزلت هذه الاية وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قال عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه الكرام اِذاً لا ارضى وواحدٌ من امتى فى النار وكذا رواه البزار والطبرانى وابو نعيم والزرقانى فى شرح المواهب للقسطلانى شاه عبد العزيز قدس الله سرّه العزيز در تفسير فتح العزيز فرموده كه در حديث شريف ست كه چون آيت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى نازل شد آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم باران خود فرمودند كه من هرگز راضى نشوم تا آنكه يك كس از امت خود بهشت داخل

تو اوسطور سب کار کا ہو ظہور
کہ منظور ایجاد سے یہ ضرور

کہ اونکی رضا کے نہو کچھ خلاف
یہی عہد و پیمان ہوا صاف صاف

جو مذکور بالا ہوا ہے بیان
وہ نجم المبین ہیں مفصل عیان

دلے ہیں یہ قطرہ ز بحر عمیق
نہ قطرے سے زنہار ہو تو غریق

قال فی روح البیان و تفسیر العلامة السمان و غیرھما من تفاسیر ارباب الاتقان تحت قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ کانہ قال انت شفیع فی الجنایات لا شریکی فی الھدایات ای فی خلق الاھتداء واعطاء التوفیق لمن یشاء کما ھو مصرح فی الشیخزادہ والسراج المنیر ومدارک التنزیل ومفاتیح الغیب والتحبیر وشرح الشفا لعلی القاری رحمہ اللہ الباری وغیرھا من زبر الکملا قال فی عرائس البیان ان الھدایة مقرونة بارادة الازل فلو کانت ارادة نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم فی حق ابی طالب مقرونة بارادة الازل لکان مھتدیا ولکن کان محبتہ وارادتہ فی حقہ من جھة القرابة الاتری انہ علیہ الصلوة والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام اذا قال اللّٰھم اعز الاسلام بعمر کیف اجابہ انتھی وقد قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قال فی مفاتیح الغیب وکشف القناع من الریب دلت ھذہ الایة علی انہ تعالیٰ یفعل کل ما یرضاہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وبعد متہ ھذہ الایة مناسبة لذلک کانہ تعالیٰ یقول لا اودعک ولا ابغضک علی احد من اصحابک واتباعک واشیاعک طلبا لمرضاتک وتطییبا لقلبک انتھی

یحب الله والحبیب یحبه الله والکلیم یاتی الی طور سینا کالسائلین والحبیب ینام علی فراشه فیاتی الیه جبرئیل فاسراه الله الی مکان فی طرفة عین لم یبلغه احد من المخلوقین وقال ابن الجوزي رحمه الله الولی ان الله تعالی اوحی الی سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم یاحبیبی کل احد یطلب رضائي وانا اطلب رضاك انتهی وروي مسلم عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالی قال لجبرئیل اذهب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسوك قال الامام النووی رحمه الله القوي هذا الحدیث موافق لقوله عز وجل وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی واما قوله ولا نسوك فقال صاحب التحریر هو تاکید للمعنی ای لا نحزنك لان الارضاء قد یحصل فی حق البعض بالعفو عنهم ویدخل الباقی فی النار فقال تعالی نرضیك ولا ندخل علیك حزنا بل ننجی الجمیع تم کلامه قدس مقامه

شعر

اَلَمْ یُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِی سُوْرَةِ الضُّحٰی	وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ

جو ولسوف یعطیک نازل ہوا
تو اسطور فرمانِ شاہِ شہان
ہوا پیش یاران بسے آشکار
اگر میری اُمّت سے در دارِ نار
نہ زنہار رہی یہ رضائے جنان
جو مرحومہ اُمّت یہ ہی بیگمان

جو عہدِ رضا ہے بخیرُ الوریٰ
حبیبِ خدا سیّدِ انس و جان
کہ رب سے نہ راضی ہین ہون تنہا
رہی ایک عاصی بروزِ شمار
کہ دوزخ مین از اُمّتی عاصیان
تو کیونکر نہ جنّت انونکا مکان

نکنم انتہی و عارف باللہ یعقوب بن عثمان قدس اللہ سرہٗ باللطف
والاحسان در تفسیر خویش تحت آیتِ مسطورہ فرمودہ کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمود تا یکے از امتِ من بدوزخ باشد
من راضی نشوم انتہی واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن سیدنا علی رضی اللہ
عنہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام لا یرضی ان یدخل
احد من امتہ النار فقولہ لا یرضی موقوف لفظًا ومرفوع حکمًا اذ لا
مدخل للرای فیہ قال القاضی عیاض قدس اللہ سرہ الفیاض فی کتاب الشفاء
روی عن بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو سیدنا علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ علی ما ذکرہ الثعلبی فی تفسیرہ انہ قال لیس اٰیۃ فی القراٰن
ارجی منھا ای من اٰیۃ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ثم بیّن وجہہ ولا یرضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل احد من امتہ النار ورواہ
ایضا ابونعیم فی الحلیۃ موقوفا والدیلمی فی الفردوس مرفوعا وروی
انہ لما نزلت قال اذن لا ارضی وان یکون واحد من امتی فی النار
ھکذا فی شرح الشفا لعلی القاری رحمہ اللہ الباری وروی البیھقی
عن ابن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس فی تفسیر وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
ربک فترضی قال رضاہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل امتہ کلہم الجنۃ
قال فی تفسیر بحر الدرر والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر قال موسیٰ
علیہ السلام یا رب انا کلیمک ومحمد حبیبک فما الفرق بین الکلیم والحبیب
فقال ان الکلیم یعمل برضاء مولاہ والحبیب یعمل مولاہ برضائہ والکلیم

نہ ہے اونکو دوزخ کا غم زینہار
کہ دوزخ کرے اُسسے لابد فرار

یہی شرطِ اُمّت یہ لابد ضرور
کہ ہو دلمین حُبِّ حبیبی سے نور

خدا بعد اونکا تو سبسے مقام
سمجھے دل سے یکتا وہ خیرُ الانام

مُنزّہ وہ شرکت سے بین الورا
تو ادراکِ خلقت سے وہ ماورا

نہین اونکا واللہ ممکن نظیر
کہ ہے وہ علیٰ کُلِّ شیئٍ قدیر

کہ چاہا نہ ایزد نے اونکا نظیر
تو کسطور ممکن نظیرِ بشیر

جمالِ خدا وہ خدائے جمال
وہ نورِ خدا ہی نہ ہے ذوالجلال

وہ نورِ بقا ہے نہ اونکو زوال
سرورِ لقا وہ نہ ہے بے مثال

وہ مشکاتِ ازلی وہ ابدالآباد
وہ مصباحِ قدّوس، ربّ العباد

وہ قندیلِ سُبحان سُبحان ہے
کہ جسکی صفائی وہ قرآن ہی

چو کوکب وہ ہی بر سمائے قدم
وہ دُرّی سرمد بافقِ ہمم

منوّر وہ از زیت شجرِ عظیم
نہ شرقی نہ غربی ز کنزِ قدیم

وہ نورٌ علیٰ نور بے مثل نور
وہ ظاہر وہ باطن وہ یکتا غفور

نہ اُن دو مین حائل مگر یک زجاج
اسی پردہ دوئی کا ہوا ہے نجاج

صفت ذات مین ہی زجاج لطیف
بچشم لطافت نگر اے کثیف

نہ وہ عین ہی بھی نہ وہ غین ہے
بغیرِ زجاجہ وہی عین ہے

خیوری ز نورِ سراجِ منیر
منوّر ہوا جو وہ بیشک بصیر

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ

جو میری رضا اُسکو منظور ہے
کہ جسطور وہ عہدِ مسطور ہے

تو راضی نہونگا مین رب سے کبھی
مگر جاوے جنت مین اُمت سبھی

نہ زنہار عہدِ خدا کا خلاف
کہ یہ از محالات ہی صاف صاف

تو کیونکر نہ غنچۂ مرامِ جنان
شگفتہ گلے ہوز بادِ جنان

نہ غمناک ہون اب دلِ خستگان
وہ جنت مین جاوین سبھی شادمان

کلیمِ خدا نے کیا یہ سوال
بوقتِ مناجات باذوالجلال

کہ یارب تو فرما بلطفِ عمیم
کہ کیا فرق ہی در حبیب و کلیم

دیا مجکو تو نے خطابِ کلیم
حبیبِ خدا وہ رسولِ کریم

ہوا تب یہ فرمانِ پروردگار
کہ دونوین یہ فرق ہی آشکار

کہ ہر کار مین تجکو میری رضا
مُقدم شب و روز بے انتہا

یہی ہے کلیمِ خدا کا مقام
رضائے خدا کا وہ طالب ام [2]

کرے کار جو کچھ خدائے مُجیب
تو منظور اوسمین رضائے حبیب

خلافِ رضائے حبیبِ خدا
نہ ہرگز کرے کچھ خدائے سما

مقامِ حبیبی یہ پُرنور ہے
کہ اونکی رضا رب کو منظور ہے

کلیمِ خدا و خدا کا خلیل
یہ ہین طالبانِ رضائے جلیل

خدا کی طلب ہی رضائے حبیب
حبیبِ خیوری زہے یہ نصیب

رضائے حبیبی کا طالب خدا
خدا کی قسم اب نہین غم سدا

جو تیری رضا اُسکو منظور ہے
تو اُمت یہ جنت مین مسرور ہے

٢
ہوا تجکو معراج بر کوہِ طور
ہوا اونکو معراج بر عرشِ نور
قدم تیرا ہی طور پر بیگمان
قدم آنجنابِ لاریب در لامکان
کہ تھا اک کفِ پائے خیر الورا
وہ عظمت مین برتر ز عرشِ علا

لَمَّا جَاءَ مُوسٰی لِمِیْقَاتِنَا الآیہ

کہ اوس طور پر جبکہ آئے کلیم — یہ آنے سے موصوف نزدِ فہیم
کیا فعل منسوب سوئے کلیم — کہ ہستی ہین تھے وہ بوصفِ سلیم
جو آوے وہ ہستی سی ہشیار ہے — لجاوین اسے جو وہ سرشار ہی
جو آنا صفت ہی برائے عوام — لجانا زنعتِ خواصِ کرام
جو آوے نہ فانی ز وصفِ وجود — جو فانی لجاوین تسے باسعود
جو آوے تو شاید نہ پاوے وہ بار — بلاوین جسے اوسپہ جانہا نثار
کرین یاد اوسکو ہمہ بار بار — کہین کب مشرف کرے وہ نگار
وہ لاریب مطلوب ومذکور ہے — وہ محبوب درعین چون نور ہی
وہ مخصوص بیشک مرادِ مرید — وہ منصوص باصد ودادِ وحید
لہذا ہوئی لن ترانی ندا — کلیمِ خدا کو جو موصوفِ جا
نظر کر بسوئے جبل آئے کلیم — کہ ہرگز نہ دیکھے تو ذاتِ قدیم
صفاتی تجلّی سے توبے قرار — کہ خفیہ حقیقا ہوا آشکار
یہانتک تو بیتاب ہی بیگمان — کہ طوطیٔ جان ہو جہانسے روان
تو دیکھے نہ زنہار ذاتِ قدیم — یہ دیکھے جو ہے اہلِ خُلقِ عظیم
نہ مازاغ ہرگز نہووے طغی — وہ چشمِ حبیبی بوقتِ لقا
کہ سبوح قدوس کحل البصر — قدم کی ادا اوسمین ہی سربسر
حیائے ازل سے وہ سرشار ہی — ابد جسکے مژگانپہ جان بار ہی
وہ ہی شرمگین کنزِ مخفی سدا — نگاہِ خدا جسسے ہووے ادا

فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا
شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي
اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ الآية

دُوم فرق یہ ہے بقولِ خدا ‏ ‏ کلیم و حبیبی مین سارے باصفا
کہ لابد مُحبِّ خدا ہے کلیم ‏ ‏ خدا ہے مُحبِّ حبیبِ قدیم
خدا سبکا مقصود و محبوب ہی ‏ ‏ ہمہ اوسکے طالب وہ مطلوب ہے
خدا کا جو مطلوب و مقصود ہے ‏ ‏ وہ محبوبِ محمود محمود ہے
خدا اوسکا حامد مُحبِّ قدیم ‏ ‏ کہاں یہ حبیبی کہاں وہ کلیم

جو محبوبِ محبوب محبوب ہے
غیوری کا بیشک وہ مطلوب ہے

سوم یہ کہ لابد کلیمِ مبین ‏ ‏ گئے طورِ سینان پہ چون سائلین
وہ درروز آئے برائے سوال ‏ ‏ گدائی کیا از خدائے نوال
کہ درروز دربارِ شاہِ انام ‏ ‏ وہ مفتوح لابد برائے عوام
تو لاریب معراجِ موسئے کلیم ‏ ‏ وہ درروزِ روشن ہوا اے فہیم
کہ مقصود و معہود اوسکے سوال ‏ ‏ ولے اُسکے فائز نہ وہ ذی کمال
وہ معراجِ خیرالوریٰ ئے حبیب ‏ ‏ ہوا اونکو لاریب در شب نصیب
کہ آئے نہ خود یہ برائے سوال ‏ ‏ کہ اِنکو بُلایا برائے وصال
کہ وقتِ وصالِ ہمہ دوستان ‏ ‏ بلاریب در نیم شب بیگمان
خدا نیم شب پر یہ ہی جسم و جان ‏ ‏ کہ جسمین ہوا وصلِ جانِ جنان

یہانتک ہوا قاب قوسین مین
کہ باقی نہ تھی قید اثنین مین
نہ مین اور تو کا وہان کچھ نشان
وہی وصل اَو اَدنٰی بیشک عیان
نہ تعبیر مین ہو یہ وصفِ نہان
کہ یہ سرِّ جانان عیان پیشِ جان
وہ میمِ مکان پر ہوا جبکہ لَا
تو کَانَ اللہ باقی نہ تھا دوسرا

کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ ثَانٍ

یہ لَام و اَلِفْ میم سے ہے متّصل
وہی ایک ہی لام بے منفصل
وہی لَام کَانَ وہی لامکان
مکان مین نہو لام کَانَ عیان
اَلِفْ لام ہی میم تاجِ کتاب
اوسی تاج سے ہیں یہ جملہ نتاج
پہ ترتیب لازم برائے مکان
کہ بیشک رہی کچھ دوئی کا نشان
یہ دارِ اَلَم ہے یہ دارِ فراق
کہ ہجرانسے دل پر رہی احتراق
ولے لامکان ہی مکانِ وصال
تو لابد ہوا لام کا اتّصال
بلاریب لام و اَلَمْ دو نگار
ولے در حقیقت ہیکے آشکار

خیوری زبان بند دیگر مگو
وہی ایک ربّی وہی ایک ہو

ہوا اوس بیانسے یہ بیشک نصیب
کہ منظور ایزد رضائے حبیب
تو از عدم اقرارِ عمّ رسول
نہ زنہار لازم یہ نزدِ فحول
کہ ایزد کو ارضائے خیرالورا
نہ منظور و مطلوب در ہر سرا
نہین بلکہ مقصودِ ربّ الانام
رضائے حبیبی علیہ السّلام
لہذا کیا ردّ علمائے دین
محدّث مفسّر جو ہین بالیقین

لہذا یہ فرقان مین فرمان ہی — کہ لاریب تیری یہی شان ہی

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا الآیۃ

کہ اسرائے تیرے یہ سبحان ہی — کہ سبحانَ ربی یہ کیا شان ہی
یہ وہ شانِ غفرانِ عصیان ہی — کہ شانِ خدا کی وہ برہان ہی
یہ وہ شان ہے نورِ ایمان ہی — کہ شانِ خدا جسسے با شان ہی
یہ وہ شان ہی رب کا تبیان ہی — کہ شانِ الٰہی وہی شان ہی

خیوری یہی شانِ سبحان ہی
کہ سبحانَ ربی خدا شان ہے

تو ہی اونکا اسرائے تالامکان — مکان اور مکان جہان بے نشان
تو اسرئی حقیقت ہی خدا کی ضرور — ہوا جسکا بہر حبیبی ظہور
کہ رب نے بلایا اوسے جو حبیب — وہان جو نہ ہرگز کسیکو نصیب
کہ ثانی یہ از جملہ ذات وصفات — نہ ہی دو دِ نفسی درین نورِ ذات
من اللہ یہ فی اللہ مع اللہ مدام — یہ باللہ باقی نہ اسمین کلام
تو حق نے کیا وصف اپنا بیان — کہ مجین وہ فانی دوئی بی نشان
کرون وصف اوسکا مین کیونکر بیان — وجودِ بیانین نہو وہ عیان
کہ وہ سیر جبروت ولاہوت مین — نہ در ملکِ ناسوت وملکوت مین
گئے طرفۃ العین مین با سرور — کہ عینک سے چون دید کا ہو عبور
حبیبِ خدا کو ہوئی یہ ندا — کہ نزدیک آجلد اے مصطفا
کہ تجکو بلایا برائے وصال — نہو وصل ہرگز بجز اتصال

مراد اللہ فلا اشکال وکم طلب صلی اللہ علیہ والہ وسلم لامتہ امورا وھو فی
مقام الرضاء دائما واذا وعد بالارضاء فلا بد من ادخالہم الجنۃ فلا ینبغی
ان یجترأ احد علیٰ ابطال الروایات باوھام الشبہات وظاھر ان لکفر نسبۃ
الی اللہ باعتبار فاعلیّتہ لہ وایجادہ ونسبتہ الی العبد باعتبار محلّیّتہ
واتّصافہ بہ وانکارہ باعتبار النسبۃ الثانیۃ والرضاء باعتبار النسبۃ الاولی
وقال فی شامل امام الحرمین علیہ الرضوان فی الکونین لم یثبت عندنا
وجوب الرضاء بالقضاء فان الانسان اذا اعترتہ الآلام واکتنفتہ الاسقام
لایجب علیہ فی الدّین ان یطمئن الیھا ویرضی بھا ولا علیہ ان یکرھھا ویسعی
فی قلقامنھا وما ورد من الخبر ان اللہ تعالی یقول من لم یرض بقضائی فلیطلب
ربا سوائی فھو من الاحاد لا تقوم بہ الحجۃ فی القطعیات ثم یعارضہ استعاذۃ
النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قضاء السوء

سنو اوسکا اب تم ملخّص بیان ۔ کہ دو نسبتِ فعل ہین بیگمان
یکے نسبتِ فعل سوئے خدا ۔ کہ پیدا کیا اوسکو ربُّ السّما
دگر نسبتِ فعل سوئے عِباد ۔ کہ ہو انسے ظاہر فساد وسداد
یہ موصوفِ افعال ہین لاکلام ۔ کہ ظاہر ہین فاعل یہ نزدِ عوام
تو عدمِ رضائے رسول وخدا ۔ بعصیان ونسیانِ جملہ وَرا
وہ عدمِ رضائے شفیع الانام ۔ کہ آتشکا دوزخ نہووے مقام
تو یہ نسبتِ بندگان سے ضرور ۔ کہ ظاہر ہوئے اِنسے جملہ شرور
تو ہرگز نہین اِسمین چون وچرا ۔ کہ لاارض فرماوین خیرالوریٰ

تمسّک وہابی کا پُرزور سے		اوس سے جو مواہب سے مذکور ہے

قال فی نجم المبین لرجم الشیاطین واما تمسک الفرقة النجدیّة هی المعروفة فی الهند بالوهابیّة وفی الحقیقة هی اللهابیّة فی نفی الشفاعة المحمدیّة ❖ وفی ان الحضرة الالهیة لا تطلب المرضات الاحمدیّه علی اهلها الصلوة والتحیّة ❖ بهذه عبارة المواهب اللدنیّه ❖ وما یغتر بعض الجهال من انه صلی الله علیه واله وسلم لا یرضی وواحد من امته فی النار او ان یدخلها احد من امته من غرور الشیطان فانه صلی الله علیه واله وسلم یرضی بما یرضی به ربه وهو اعرف بحقه من ان یقول لا ارضی فقد رده الجهابذة المحققون الکملاء والاساتذة المدققون النبلاء جزاهم الله فی الدارین خیر الجزاء کالعلامة الشریف الصفوی فی شرح الشفاء والفهامة شهاب الدین الخفاجی فی نسیم الریاض قدس الله تعالی سرهما الفیاض والامام الهمام الزرقانی فی شرح المواهب المذکور للقسطلانی علیهما الرضوان الصمدانی حیث قال بانه جرءة وسوء ادب ولا یبعد ان یکون عذاب العصاة بغیر مرضی لله تعالی فلا یرضی به رسوله صلی الله علیه واله وسلم ایضا لان رضاءه علی وفق رضاء ربه والرضاء بالمقضی قد یکون مذموما فاذا لم یرض بعصیانهم ودخولهم النار لعدم رضاء ربه فیدخلهم الله الجنة ولو بالاخرة للوعد به والرّضاء بفعل الله انّما یجب من حیث انه فعل المولی الحکیم لا من حیث هو فی ذاته والمنفی فی الحدیث الثانی وهو لا یرضی بدخول احد من امته النار من حیث هو فی ذاته لا من حیث انه

اُولِی قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ

کہ لائق نہ یہ بہرِ خیرُ الوریٰ — نہ بہرِ ہمہ مومنان اے فتا
کہ غفران مانگین زِ پروردگار — طلب مغفرت کی کرین آشکار
برائے ہمہ کافران ای فہیم — ہوا جبکہ ظاہر وہ اہلِ جحیم
اگرچہ اقارب وہ ہون کافران — چو پدر و پسر جو کہ لختِ جنان
سنو اے عزیز و بفکرِ سلیم — کہ دائم رہو بر رہِ مستقیم
کہ اس قول مین نزدِ علمائے دین — بدو امر ہے اختلافِ مبین
یکے امرِ لاریب شانِ نزول — تو اطوارِ اربعہ یہ وہ ای فحول
کسینے کہا وہ بامّ حبیب — تو لابد یہ مردود نزدِ لبیب
علیِّ ولی سے جو اصلِ اصول — ہوا شخصِ داعی کے حقمین نزول
کہ مومن وہ لاریب تہا بیگمان — ولے مانگتا از خدائے جہان
برائے پدر مادرِ مشرکان — کہ مغفور کرا ونکوا ای مہربان
تو اوسکو کیا منع شیرِ خدا — کہ اونکے لئے تو نکر یہ دعا
کہ بیشک وہ تھے از ہمہ مشرکین — تو مشرک نہ مغفور ہو بالیقین
تو اوسنے کیا اسطرح التجا — خلیلِ خدا نے کیا کیون دعا
کہ آزر بلاریب از مشرکین — تو کیونکر وہ مغفور ہوی امین
تو پھر آپنے پیشِ خیرُ الانام — کیا عرض داعی کا جملہ کلام
تو نازل ہوا تب یہ قولِ قدیم — کہ داعی نہو بہرِ اہلِ جحیم
کہ مشرک جو ابدی ہوا آشکار — تو مغفور ہووے نہ وہ زینہار

خدا نے کیا جبکہ عہدِ رضا — تو کیونکر نہ اُمت کو بخشے خدا
جو مانگا خدا سے شفیعُ الورا — تو لابد خدا نے کیا وہ عطا
بہر طور چاہے وہ انکی رضا — رضائے محمدؐ رضائے خدا
تو زنہار لائق نہ یہ اے امین — کہ جرأت کرین بے ادب منکرین
باوہامِ شبہات اِبطال پر — کہ باطل کہین قولِ خیر البشر
نہ ہر جا رضا با قضا ہی ضرور — بسے جائے پر یہ رضا پر فتور
رضا با قضا جو کہ مذکور ہے — حدیثِ خدا مین جو مشہور ہے

مَن لم یرض بقضائی فلیطلب ربًا سوائی

تو حجت کا اُسسے نہووے قیام — امورِ یقین مین کبھی اے فہام
کہ لابد یہ ہے از حدیثِ احاد — تو حاصل نہو اُسسے قطعی مراد
نہین دیکھتے منکرانِ لئام — پناہ مانگتے رب سے خیر الانام
ہمیشہ یقیناً ز سوء القضا — تو ہر جا قضا پر نہ لازم رضا
یہ مضمونِ بالا جو مذکور ہی — یہ شرح مواہب مین پُر نور ہے
بھی شامل وہ صفوی جو شرحِ شفا — بھی ہے در نسیم ریاضِ صفا
مفصل یہ نجم المبین مین نگار — یہان مختصر وہ ہوا آشکار
نہ منکر کا باقی یہان قیل وقال — مگر ایک اِسطور جائے سوال
کہ تصدیق سے عمِ شاہِ شہان — ابو طالبِ مشفق و مہربان
ہوئے جبکہ مومن وہ نزدِ خدا — تو کیونکر یہ فرمانِ ربُّ الورا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا

قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب والتحبیر والتحریر لاقوال ائمۃ التفاسیر وغیرہا من زبر المہرۃ النحاریر ان فی سبب نزول قولہ تعالیٰ ما کان للنبی والذین امنوا الی ان ابراھیم لاواہ حلیم وجوہ اولہا ما روی عن سعید بن المسیب عن ابیہ ان ھذہ الایۃ نزلت فی حق ابی طالب عمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثانی ما روی عن سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ سمع رجلا یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ اتستغفر لابویک وھما مشرکان فقال الیس قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لابیہ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت ھذہ الایۃ اخرج ابن سعد عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہ قال واللہ ما نزلت ایۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا وکفاہ شرفا والثالث ما روی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہا نزلت فی اُمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفوائد البارزۃ وسبل النجاۃ والاکمال والعیون والتحریر ان ھذا الحدیث والحدیث الاخر امی مع امکما مع ضعف الاسناد من الاحاد لا تقوم بہا حجۃ فی معارضۃ النصوص القاطعۃ والاخبار الصحیحۃ الساطعۃ وھی التی بلغت مبلغ التواتر وقد تقرر فی علوم الحدیث ان سبب النزول حکمہ حکم الحدیث المرفوع لا یقبل منہ الا الصحیح المتصل الاسناد لا ضعیف ولا مقطوع فاین ذلک فان احتج المنکر فی التعذیب والنیران بالضعیف والمقطوع فہلا نتشبث بالنجاۃ والجنان بالموصول المرفوع وعلی المنکر

ولو فرض اُسکے لئے ہو دعا
شفیعِ الورا سے بصد التجا

لہٰذا یہ فرمانِ پروردگار
پس قولِ مذکور ہے آشکار

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

اِسیطور بھی قصۂ یک جوان
وہ مذکور و مسطور ہے ہرمکان

یہ قولِ چہارم بشانِ نزول
کہ نازل یہ آیت بعمِّ رسول

دگر ام حسبمین ہوا اختلاف
طلب مغفرت کی وہ ای فہم صاف

کہا بعض نے جو ہوا وہ فہیم
کہا بعضنے اسطرح اے فہیم

کہ اُسے صلوٰۃِ جنازہ مراد
برائے منافق جو اہلِ عناد

منافق جو ظاہر مین ہین مومنین
حقیقت مین بیشک وہ ہین کافرین

تو جب ہووے ظاہر کہ وہ کافرین
اگرچہ وہ ظاہر مین تھے مومنین

تو اونپر صلوٰۃِ جنازہ ادا
نہ ہرگز کرو تم یہ امرِ خدا

کہ مغفور اسّے نہ وہ زینہار
کہ لاریب وہ اہلِ دار البوار

جو ہے منعِ اوّل برائے لئام
صلوٰۃِ جنازہ سے ای نیکنام

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا

تو لاریب وہ امرِ مخصوص ہی
عموماً یہان امرِ منصوص ہی

کہا جسنے ہر دو برابر درین
منافق وہ مُظہرِ جوازِ مشرکین

تو یہ قول اوسکا بسے ہی غریب
مخالف یہ آیت کے نزدِ لبیب

مفصّل یہ نجم المبین مین بیان
وسلے مختصر ہی وہانسے یہان

کہ قطعی نہ وہ قول پروردگار ۔ یکے چار و دو امر پر آشکار
و لے تین و دو پر ہوا احتمال ۔ نہ امّ نبی کا کرو تم خیال
تو برطبق تسلیم نزد فحول ۔ اگر او سکا عمّ نبی پہ نزول
کہ جبسطور بالا ہوا ہے رقیم ۔ کہ ہوا ستے قطع نزاع رحیم
تو اسطور سے اسکا ہی یہ جواب ۔ لبیبونکے نزدیک بے ارتیاب
کہ ہر جائے کا حکم لازم ضرور ۔ کرین ضبط اسکو جو اہل شعور
کہ در لیل معراج خیر الورا ۔ درود خدا اونپہ صبح و مسا
براق جنان پر ہوئے وہ سوار ۔ جو تھا بغل سے دون فوق حمار
زمکہ باقصیٰ کیا جب نزول ۔ کہ ہون وہ امام رسل ای فحول
تو فی الفور باندھا براق جنان ۔ بحلقہ کہ مخصوص ہی بہر آن

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتيت بالبراق وهو دابة ابيض طويل فوق الحمار ودون البغل فركبته حتى اتيت بيت المقدس فربطته بالحلقة رواه مسلم عن انس بن مالك رضى الله عنه

یہ لاریب ظاہر کہ ای ہوشیار ۔ براق جنان سے نہو زینہار
کہ مامور جاسے کرے وہ فرار ۔ کہ طاعت یہ اہل جنان جان نثار
مطیع خدا و مطیع رسول ۔ ہمہ جنتی اسپہ جملہ فحول
و لے اس لئے ربط خیر الانام ۔ کہ ہر جائے کا حکم لازم مدام
کہ اس دار دنیا مین جو ہین دواب ۔ تو یہ داب انکی بلا ارتیاب
کہ مربوط انکو کرین خاص و عام ۔ کہ ہی لفظ دابہ پہ حکم انام

الخاسر اللئیم ان ینظر الی ما قال اللہ القدیم من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم والحال انہا رضی اللہ عنہا کانت من اہل الفترۃ منقہ ومعہذا احیاہا اللہ فآمنت ایضا کما فی الزبر المتأنقہ فکیف تبین لذلک المنکر الموذی الرجیم معاذ اللہ انہا من اصحاب الجحیم فہو من الذین یوذون اللہ ورسولہ فعلیہ لعنۃ اللہ والعذاب الالیم انتہی ملخصاً والرابع ما روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال مات مشرکا قال نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوما اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقا للرسول ما کان للنبی والذین آمنوا الی اخر الآیۃ وقد حملوا قولہ تعالی ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوۃ الجنازۃ والدلیل علیہ انہ تعالی منع من الصلوۃ علی المنافقین وہو قولہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا وفی ہذہ الآیۃ عم ذلک الحکم ومنع من صلوۃ الجنازۃ علی المنافق الذی تبین انہ من المشرکین وان کان فی الظاہر مومنا ومن قال سواء کان منافقا او کان مظہرا لذلک الشرک فہذا قول غریب مخالف للآیۃ الکریمۃ

سنو ای عزیز و بسمع قبول	کہ ہو تم سے راضی خدا و رسول
کہ لابد ہوا جبکہ یہ اختلاف	تو ظاہر ہوا اس سے یہ صاف صاف

سزاوار ہے وہ بحکم جنان | وہ ستّر نہان وہ نہ امرِ عیان
وہ غفرانِ تصدیق ہی بیگمان | وہ مطلوب محبوبِ جانِ جنان
کہ جسمین رضائے شہِ لامکان | کیا عہد اوسکا خدائے جہان
تو اوسکو نہ زنہار کر تو عیان | وہ حظِّ جنان ہو جنانسے بیان
شریعت طریقت حقیقت ہو گر | چہارم جو ہی معرفت اے پسر
یہ دودہ و دہی مسکہ گھی کے مثال | یہی امرِ قرآن بلا قیل و قال
ہوا حکم ان چار کا آشکار | شریعت پہ ہر شے کا لابد مدار
خلافِ شریعت جو دنیا مین کا | نہ زنہار منظورِ پروردگار
خصوصًا جو اہلِ شریعت مدام | تو اونکا شریعت پہ جملہ کلام
طریقت حقیقت نہ اونپہ عیان | ظواہر پہ لاریب اونکا بیان
نہ دیکھین وہ مسکہ جو در شیر ہے | نہ اس دید سے اونکو تبصیر ہے
نہ بیندہ کی اونکو توقیر ہے | کہ ظاہر مین بی مسکہ وہ شیر ہے
نہ ظاہر مین ہی اوسپہ مسکہ روان | جو بیندہ بولے وہ امرِ نہان
نہان سکے نہ قائل وہ اہلِ عیان | جو اوسپر عیان انپہ لابد نہان
کہ ہی علمِ اونکا نہایت قصیر | نہ اوس علمِ زخار سے یہ بصیر
کہ ہی علم انکا ز تعلیم اب | نہ ہے علم انکا ز تعلیم رب
یہ ترکیب حرفی اسی مین وہ صوت | اسیکے لئے سہو ہی اور فوت
بلا حرف وہ علم بے صوت ہے | نہ کچھ سہو اوسمین نہ کچھ فوت ہے
وہ علمِ لدنّی نہ اوسکو زوال | جو ہی علم امّی ابی قیل و قال

اگرچہ وہ از حکمِ پروردگار
نہ ماموٗر جاسے کرے کچھ فرار
اِسیطور حکمِ جَنان و لسان
وہ جاری بہر دو نہ اسمین گمان
جو تصدیقِ دل ہی براقِ جنان
مطیعِ خدا و شہِ مُرسلان
تو ماموٗر جاسے نہ اُسکو فرار
وہ اَقصٰے سُویدائی دل نامدار
ولے جو زبان شلِ حَلقہ ضرور
تو مربوط اُسسے کرین ذیشعور
بحیلے جو اقرار ہی اے فہیم
بہ بیتِ مقدّس جو صدرِ سلیم
کہ حکمِ لسان اُسپہ ہو آشکار
کہ ہی اَمرِ شرعی کا اوسپہ مدار
اِسیطور غفرانِ تصدیق جو
نہ زنہار محتاجِ اِقرار وو
ولے اوسپہ جاری نہ حکمِ زبان
کہ ظاہر کرین اُسکو در مردمان
نہ تصدیق پر گر وہ حکمِ لسان
تو غفرانیہ جاری نہ حکمِ زبان
وہ تصدیق جسطور ہے در جنان
اوسیطور غُفران زبانسے نہان
نہانکو نہان بھی عیانکو عیان
یہ حکمِ عدالت نہ اِسمین گمان
منافق جو منکر ہوا در نہان
تو ہی دَرکِ اَسفل اُسیکا مکان
جو اِنکار اوسکا نہان در جنان
تو وہ دَرکِ اَسفل مین ہووے نہان

اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ الآیۃ

وہ تصدیق ہی جسکے دلمین نہان
چنانمین وہ لابد نہان از نہان
مُصَدِّق جو بے یارِ اقرار ہی
خلافِ مُنافق وہ دلدار ہی
تو حاصل ہوا اِسسے نزدِ لبیب
کہ فرمانِ ایزد بسوئے حبیب
کہ اُمّت کو ہو پند اُسسے نصیب
نہ وہ امرِ شرعی مین ہووے مریب
کہ جسمین نہ زنہار حظِّ لسان
نہو جسپہ جاری وہ حکمِ زبان

تو جسطور بالا ہوا ہے رقیم | کہ العشق نار سے نار جحیم
جلے وہ کرے اُسّے لابد فرار | نہ پیش محبان اُسے ہو قرار
تو ممکن کہ با فضل پروردگار | محبونپہ لاریب گلزار [illegible]
سمندر رہے نار مین باقرار | نہ گا ہے اُسے نار [illegible]
نہو نار سے اوسپہ زنہار عار | کہ دراصل گلزار ہی اسپہ نار
بحکم شریعت کہین لفظ نار | بحکم حقیقت وہ نورِ کبار
نہ ہے فرق زنہار در نور و نار | مگر وہ کثافت وجودی شمار
جو العشق نار سے ہی قلب حار | تو بے نار کب اُسکو ہووے قرار
جو ہی مثلِ مینڈک بچاہِ وجود | جلے نار [illegible]
تو کب تاب اُسکو ز نارِ جحیم | کہ وہ نارِ دنیا سے [illegible]
جو مثلِ سمندر ز نارِ سلیم | وہ ہی نارِ عشقی مین [illegible] مقیم
تو کیا خوف اوسکو ز نارِ جحیم | کہ العشق نار [illegible]
محبون کے نزدیک نارِ جحیم | وہ ہی خس از کوے حبِ صمیم
جو ہی مثلِ مینڈک بچاہِ غرور | وہ مینہین کرے اُسکو سنکر ضرور
کہ ادراک اُسکے سے لابد وہ دور | نہ باور کرے اُسکو وہ بے شعور
کہ در آب آتش بسے اختلاف | یہ ضدّین لاریب ہین صاف صاف
وہ ماہر بلاریب از آبِ چہ | تو کب نارِ چہ سے نہو اشتبہ

جیوری کا واللہ ہی بس جواب
محبِّ نبی کو نہووے عذاب

تو اہلِ ظواہر نہوں صابرین ۔ خلافِ ظواہر جو دیکھین کہین
وہ گرچہ حقیقت مین حق الیقین ۔ ولے اہلِ ظاہر نہوں مومنین
یہ کیونکر کرین صبر اُسے نیک نام ۔ کہ مالم تحط انکا لابد مقام

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا الآیہ

یہ فرمان خضری بقلبِ سلیم ۔ کہے ابنِ عمران یعنا کلیم
یہ میری جو رفتار و گفتار ہے ۔ تو لاریب وہ سرِ اسرار ہے
نہین علم تیرا اُسے جب محیط ۔ تو کیونکر کرین صبر تو اے وسیط
نہ جب فعلِ خضری پہ موسیٰ صبور ۔ تو کیونکر کرین صبر اہلِ ظہور
لہذا ہوا امرِ پروردگار ۔ کہ جنکا ظواہر پہ دائم مدار
نہوں ماہرِ سرّ وہ زینہار ۔ تو ہو فتنہ اونمین بسے آشکار
خصوصاً جو ہین مومنانِ عوام ۔ کہ ہرگز نہ وہ اہلِ تفریق تام
تو وہ گر تصدیق سے بے خبر ۔ نہین امرِ باطن پہ اونکی نظر
کرین مغفرت کی طلب بالیقین ۔ بھی اُنکے لئے جو وہ ہین مشرکین
کہ اُس مغفرت پر کرین وہ قیاس ۔ کہ تصدیق پر جسکا لابد اساس
تو ہو امرِ شرعی مین لابد فساد ۔ کہ اس جا نہ تصدیق بالاعتماد
زبانیر ظواہر کا بیشک مدار ۔ تو اقرار مین اختلافِ کبار
تو جسطور تصدیق ہے در جنان ۔ او سیطور غفران ہو در نہان
یہی حکم ہر شے کا ہے اقتضا ۔ کہ ہو اُسکا ملزوم دائم ادا
عیانکو عیان ہو نہان کو نہان ۔ یہی حکمتِ خالقِ دو جہان

حضرت ابوطالب میں اختلاف ہے

جو ہین جملہ خویشانِ خیر البشر
اگرچہ وہ دائم کسی کفو پر

تو اونکا ادب ہمیہ لازم مدام
یہی مذہبِ عشق ہے لاکلام

سگِ کوئے دلدار کا احترام
محبون پہ لازم بحبِّ تمام

چہ جائیکہ بوطالبِ پُر وفا
حبیبِ خدا پہ وہ دائم فدا

مُصدّق وہ دل سے کہ یہ مُصطفیٰ
رسولِ خدا ہین شفیعُ الورا

یہ خیر الورا سید المرسلین صلعم
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

جو ہے دین انکا وہ دینِ خدا
یہ خلقِ خدا ہین خدائے ورا

ہمہ ننگ و ناموس انپر نثار
نہو عار انپر ولو مجبہ نار

تو اونکا ادب ہمیہ لازم مدام
نبی کا ادب یہ نہ اسمین کلام

رسولِ خدا کا نہ جنکو ادب
وہ ہین غرق تحقیر مین روز و شب

شرابِ انا سے وہ مخمور ہین
ہوائے خودی سے وہ مغرور ہین

وہ توحیدِ ابلیس پر جان نثار
ولی عہد اُسکے وہ ور جملہ کار

وہ فرطوت یہ اُسکے خدمتگزار
ہوا اوسکے پیشے کا انپر مدار

یہی اصلِ توحیدِ شیطان مدام
نبی کا ادب اُمتی پر حرام

تو خویشانِ خیر الورا کا ادب
کرین کسطرح سے حرامی نسب

قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فهو لاحدی ثلاث اما منافق واما ولد زانیة واما امرء حملت به أمه فی غیر طهر رواه ابو الشیخ والدیلمی هکذا فی الصواعق المحرقة ✤ ✤

یہ لاریب فرمانِ خیر البشر
درودِ خدا اُنپہ شام و سحر

یہی دلمین تصدیق و اِقرار ہے — نہ کچھ کار با نار و گلزار ہے
جہان دید مجکو ز دلدار ہے — وہی میرا گلشن وہ گلزار ہے
جَنان و زبانسے یہ اقرار ہی — یہی دلمین تصدیق صد بار ہی
محمدؐ کا جس جائے دیدار ہے — وہی جائے گلزار گر نار ہے
مجھے ذرّۂ نار درکار ہے — اوسی ذرّہ سے جملہ وہ نار ہی
جو در دست یہ اصلِ اَنوار ہی — تو شاخونسے کیا خوفِ اِضرار ہی
نہ مجپر کرو طعن اے دوستان — کہ سودائے قلبی نہووے نہان
دلِ سوختہ ہے نہ مثلِ کباب — کہ سَیلاب ہے اوسپہ دہ نیزہ آب
جلے نار سے پھر وہ جملہ شتاب — دلِ سوختہ پھر رہی در سراب
گیے دل حریق و گیے وہ غریق — نہ اِس غم کا ہرگز کوئی ہی رفیق
کہ اُس حرق اِس غرقمین ہوانیس — نہین بل ملامت کرین سب جلیس
نہ اِس آہ و زاری مین ہی دستگیر — سوائے محمدؐ شہ بے نظیر
حبیبی طبیبِ حریق و غریق — طبیبی حبیبِ شفیق و رفیق
توئی سوختہ دل پہ ہی اشکبار — دلِ غرقِ طوفان رسان بر کنار
یہ اَضداد اَنداد سے دے نجات — تو ربّی مجھے بس توئی پاکذات
نہ مشرک موحّد سے ہے میرا کار — مجھے بس توئی نزدِ پروردگار

خیُوری نہ کھا غم وہ غمخوار ہے
جو غمخوار ایسا تو غمخوار ہے

سُنو ای عزیز و بگوشِ اَدَب — کہ لُطفِ الٰہی کا ہے وہ سبب

کہ اوّل مین تحقیر خیر الانام	جو وردِ وہابی بہر صبح و شام
دگر مین حقارت بسے بیگمان	برائے صفیّ اللہ آدم عیان
ولے کبر مین ہین یہ دونو لعین	برابر برادر ذرا شک نہین
وہ ابلیس خورد و وہابی کلان	ولے ایک مادر سے ہین بیگمان
کہ بوجہل فرعون سے ہے اشر	کہ بیشک وہ موذیئے خیر البشر
ابوجہل سے ہی وہابی اشر	تو ہی درکِ اسفل مین اسکا مقر

اعلم ایہا الصفی والمحب الوفی ان فرعون عدوٌ من اعداء الکلیم وابا جہل عدوّ حبیب اللہ الکریم وباللہ العظیم وبعلمہ القدیم ان سیدنا موسٰی الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بنسبۃ الحبیب فی الدارین کید الانسان فی مقابلۃ العین وھذہ مخدومۃ الیدین وجلی ان موذی العین اخبث من موذیّ الیدین فلھذا اکّد الطغیان بلام التاکید فی حق ابی جہل الطرید بخلاف عدیاہ فرعون العنید حیث قال اللہ الحمید فی کتابہ المجید اذھب الی فرعون انہ طغی کلا ان الانسان لیطغیٰ بل ذلک الطاغی الباغی المرید اشد عداوۃ من ابی جہل والولید لانہما ما قراقط بالقول السدید فاظہرا العداوۃ والعناد الشدید وذلک الشقی مع دعوی الایمان وادّعائہ انہ الموحد بالجنان ارتکب الاستخفاف والاستہزاء فی شان نبینا خاتم الانبیاء علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی الثناء ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

جوابِ ہمہ شبہات وخرافاتِ منکرین ؛ در طہارتِ

کہ جو خویش میرے و دیگر عرب | مہاجر وہ انصار اہلِ ادب
نہ جانے کوئی ولسے اُنکے حقوق | تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق
مُنافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام | زنا سے وہ پیدا ہوا لاکلام
و یا حمل اوسکا ہوا باقرار | بلا طُہر در حالتِ خُبث دار
کہ در حالتِ حیض حملِ پسر | پلیدی میں لابد ہوا مُستقر
تو جب خُبثِ باطن سے اُسکی سرشت | وہ ہے لتۂ حیض با خوئے زشت
تو منکر ز خویشانِ خیرُ العباد | کہ ہر طور ہے اُسمیں خُبثِ نہاد
جو مذکور بالا یہ خرصِ لئام | کہ رسولِ خدا نے علیہ السلام
چچا کو ہدایت نہ کی زینہار | تو کیونکر وہ شافع بروزِ شمار
تو علّامہ راغب سے اسکا جواب | سفینہ میں اسطور ہے ارتیاب
بھی علمائے دیگر سے ہے وہ عیان | وہ نجم المبین میں مُفصّل بیان

قال العلامة الراغب في السفينة والحافظ بن النقيب في التحرير عليهما رضوان الله القدير لا فرق بين خرص المنكرين اعبد اهدى عمه اباطالب وبين قول ابليس أأسجد لمن خلقته من طين ہ

کہ اسطور ہے کتے جو ہیں منکرین | کہ اُس ایک بندے نے ای دور بین
ہدایت نہ کی عم کو با وقار | کہ اجرائے اقرار ہو آشکار
تو یہ خرص اُنکا وہ خرصِ لعین | کہ سجدہ کروں کیا میں از بہرِ طین
تو اُن دو مقالو میں ای نیکنام | نہیں فرق زنہار نزدِ فہام
وہ قولِ وہابی یہ قولِ رجیم | یہ دو نو بلا ریب اہلِ جحیم

سنو اب خیوری سے ای منصفان
کہ ہو رد شبہات جسے عیان

کہ جملہ جو شبہات اہل شقا — تو ہر ایک وہ نزد اہل شفا
بایزد کہ مجروح و مردود ہے — وہ پر عیب مقبوح و مطرود ہے
کہ یا ہی وہ مقطوع اسناد مین — و یا ہے وہ معلول بنیاد مین
و یا ہے وہ اسناد مین پر ضعیف — نہ زنہار او سپر اساس حصیف
و یا مفتری کا وہ موضوع ہے — وہ قصاص واضع سے مسموع ہے
نہ اوسکو کیا اخذ اہل بصر — کہ مردود وہ نزد اہل خبر
و یا ہے وہ لابد حدیث احاد — معارض وہ ہی نزد اہل سداد
بہ نص جلی و دلیل وفی — و یا ہے وہ منسوخ نزد صفی
نہ ایسا کوئی اوسنے ہرگز صحیح — کہ ہو نزد ماہر وہ لابد ملیح
نہ منسوخ ہو وہ نہ معلول ہو — وہ نزدیک مقبول مقبول ہو

خیوری کیا صرف عمر طویل
نہ اونکی ملی اوسکو سالم دلیل

حجاز و عراق و دگر شام و روم — گدائی کیا پیش اہل علوم
کیا جمع زین باب جملہ مقال — کتب خانہا سے جو موجود حال
تو دیکھا کہ وہ جملہ مقطوع ہین — وہ مجروح لابد نہ مسموع ہین
نہ یہ مسئلہ از صلوۃ و صیام — کہ ہو کتب فقہا سے حل المرام
یہ وہ بحر زخار ہے بے کنار — کہ گرداب اسمین بسے آشکار

نسبِ جنابِ شفیع المذنبین و ایمان ہمہ آبا وُ امہات
حبیبِ ربّ العالمین خاتم الانبیاء والمرسلین
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین وعلیٰ آلہ
واصحابہ الطیّبین الطّاہرین +

شیخ عبد الحق دہلوی قدّس اللہ سرّہ الخفی والجلی در شرح مشکوٰۃ فرمودہ اند
کہ علمِ اسلام والدین شریفین وتمامۂ آبا وُ اُمّہاتِ جناب رسولِ کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم گویا مستور بود از متقدمین پس کشف کرد آن را
حق تعالیٰ بر متاخّرین وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَبِمَا یَشَاءُ مِنْ فَضْلِہٖ وشیخ
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ درین باب رسائل تصنیف کردہ وآن
را بدلائل اثبات نمودہ واز شبہ مخالفان جواب دادہ اند واللہ اعلم وعلمہ احکم

یہ در شرح مشکات مذکور ہے
جو بنام لمعات مشہور ہے
کہ آبا وُ اجداد خیر الانام
ہمہ اُمّہاتِ عَلَیْہِ السَّلام
وہ مومن مُسلمان ہمہ پاکذات
بلا ریب ثابت یہ بِالْبیّنات
تو یہ علم علمائے پیشین پر
رکھا حق نے مستور ای ذی بصر
کیا کشف اونپر جو مُتاخّرین
تو لا ریب اِسمین وہ مُتقدّمین
کرے فضل ورحمت سے ربُّ الانام
جسے چاہے مخصوص باِحترام
جلالِ سیوطی نے اید وستان
ہوا اونسے راضی خدائے جہان
رسائل کیئے اسمین تصنیف نیز
مُدلّل باثبات ہر یک عزیز
دیا شُبہِ منکر کا اونمین جواب
کسیطور باقی نہین اِرتیاب

سوا اسکے جسنے لکھا جو کلام
وہ ہی مبلغ علم اوسکا تمام

ولے حصر اوسپر نکر سا ے فہیم
کہ ہر فوق ذی علم کے یک علیم

کہا جسنے وہ ذات بے عیب ہے
تو یہ قول بے عیب لاریب ہے

کہ بسیار اوسنے کیا جست جو
کیا جمع اس باب کی گفتگو

کیا اوسنے اِمعان سے پھر نظر
بتوفیق و تطبیقِ اہلِ بصر

کہ توفیق اوسکی ہوئی بس رفیق
مددگار اوسکا خدائے حقیق

تامل کیا در ہمہ گفت گو
کیا اوسنے تفریق با جست جو

کہ طیب خبیثات میں اِمتیاز
کیا مثلِ مردانِ اصحابِ راز

تو پھر وہ ہوا مُثبتِ مدّعا
بایُقان و اتقان بے مترا

کہ وہ ذات ہر طور بے عیب ہے
نسب پاک اونکا نہ کچھ ریب ہے

نہ تحقیق جسکو ہوئی کچھ نصیب
وہ قائل کہ ناپاک نسبِ حبیب

کہ ہرگز نہ وہ اہلِ توفیق ہے
نہ توفیق سے اُسکو تحقیق ہے

نہیں علم اوسکو تو منفی ضرور
وہ جہلِ مرکب سے ہی پُر غرور

نہ جانے وہ جانے کہ میں جانتا
وہ جاہل مرکب نہیں مانتا

یہ ہے قاعدہ نزدِ اہلِ اصول
ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول

کہ جو قولِ مُثبت وہ مقبول ہے
دگر قولِ منفی رہ معزول ہے

کہ مُثبت کو ہی علم اُسکا تمام
تو مُثبت ہوا علم سے لاکلام

نہ مُنفی کو وہ علم حاصل ہوا
وہ اوس سے نہ زنہار واصل ہوا

تو اِنکار اُسنے کیا اِختیار
کیا جہل اپنا ابسے آشکار

جو اہلِ طواہر کی فُلکِ عقول ہوئی غرق اوسمین بقلبِ ملول
مگر جسکا مولا ہوا دستگیر تو ہی باسلامت وہ روشن ضمیر

خیوری جو ربّی مددگار ہے
تو کیا غم کہ یہ بحرِ زخّار ہے

جو وہ نوح تیرا خدائے جہاز تو جودی کنارے سے تو سرفراز
گنا ہو نمین ہی تو ز سر تا قدم ولے کھا نہ طوفانِ دوزخ کا غم
جو فُلکِ محبّت پہ ہے تو سوار تو دیکھے وہ دیدارِ جودی کنار
سُنو اے محبّو بقلبِ صفا نہ زنہار ہو تم ز اہلِ جفا
کہ مضمونِ بالا جو مسطور ہے تو یہ اسّے مقصود و منظور ہے
کہ دیکھے سُنے تو اگر یہ مقال معاذ اللہ مضمون یہ پُر ملال
کہ ہی نقص در نسبِ خیرُ البشر اگرچہ وہ اندک کہ مسطور ہے
تو اوسپہ نہ کیجو کبھی اِعتماد اگرچہ مصنّف ز اہلِ سداد
کہ زنہار اُسنے نہ کی جست جو ہوا مُعتمد غیر پر نیک خو
وہ عصمت جو ہے خاصۂ انبیا ملائک نے بھی حظّ اوسسے لیا
تو اوسمین نہ ہے اُمّتی کا مقام اگرچہ وہ لاریب یکتا امام
ولے ہی یہ عصمت سے لابد کلام کہ سب عیب سے پاک خیرُ الانام
نہ اِنکے نسب مین کبھی عیب ہی ہمہ عیب سے پاک لاریب ہے

مُنزّہ وہ شرکت سے بالاِعتماد
خیوری کا لابد یہی اعتقاد

که جمله تمسک جو اونکا عیان — سخیفه خسیسه وه ہے بیگمان
نه ایسا کوئی اونمین اتقان ہے — نه ایسا کوئی اونمین برہان ہے
که ہو اُس سے اثبات دعوی عیان — وُلے اُنمین ہی ایک چیز نہان
که جس مدعی کی وہی ہون دلیل — تو لاریب کافر وه بیقال و قیل
که لابد وه موذیئے رب الورا — نہین بل وه موذیئے رب السما
تو اوسپر خدا کا عذاب الیم — کتاب خدا مین یه بیشک رقیم

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا الآیه

وه گرچه ضعیفه دلائل ضرور — خسیسه تمسک ہے پُر فتور
وُلے مدعی پر وه لابد قوی — کرین کفر اوسکا وه فوراً جلی
اگرچه بیان ہین وه متشابہات — وُلے کفر منکر پہ وه بیّنات
جو قائل که ناپاک نسب و حسیب — وه ناپاک طینت وه ابن لبید
جو قائل که ہی پاک نسب حبیب — وہی پاک طینت نہ ہے پُر لبیب
اسیطور آیات متشابہات — وه ہین کفر ملحد پہ بھی بیّنات
کیا ظاہری لفظ سے افترا — ید و وجه دیگر جو ہے اقوی
کہین اسطرح سے کوئی منکرین — که وه لن تنالوا جو قول مبین

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

وه ہے دال اسپر بلا امترا — که دین عورتو نکو براه حسنه
بلا دین وه علماؤ سادات کو — وه دین فی سبیل الله عورات کو

یہ ہی کشفِ اسرار و تحبیر مین	تو پڑھ مختصر یہ جو تسطیر مین

قال فی کشف الاسرار والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر ان قول منکر نفی وقول المقر بطھارۃ نسبہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام اثبات والحکم للمثبت لا للمنفی لانہ سمعہ وعلمہ وحققہ بغایۃ التحقیق ووفق بین الاقوال بنھایۃ التوفیق وبذل جھدہ بالنظر الدقیق وسعی فیہ بالفکر الانیق فوجب العمل بقولہ الرشیق وعلیہ الاعتماد وبہ التوفیق

کرو غور و انصاف ای منصفین	سنو صاف دل سے نہو منکرین
کہ ہے اہلِ انکار کی جو دلیل	وہ مقطوع و معلول نزدِ نبیل
ویا ہے وہ موضوع یا از احاد	ویا ہے وہ منسوخ بالاعتماد
ویا ہی وہ مجروح از بس ضعیف	نہ مقبول زنہار نزدِ حصیف
ہوا جب رد اُنسے نزدِ لئیم	تمسک باثباتِ نارِ جحیم
تو کیونکر نہ جائز وہ نزدِ فہام	باثباتِ ایمان برائے کرام
براہین اسکے بسے قاطعہ	نصوصِ صریحہ سے وہ ساطعہ
جو مرفوع ہین وہ حدیثین تمام	کہ وارد جو ہین باب مین ای فہام
تواونکا تواتر یہ واصل مقام	یہ اظہر من الشمس نزدِ عظام
نہ معلول اونمین نہ مقطوع ہی	نہ منسوخ اونمین نہ موضوع ہی
وہ ہر ایک از نوع مرفوع ہی	وہ ہر ایک مقبول و مسموع ہی
مطابق وہ قرآن کی ہین بالیقین	ائمہ ہمہ اسپہ ہین مطبقین
اگر منصفین ہون جو ہین منکرین	تو لاریب دل سے وہ ہون قائلین

اوسیوقت آسنے کیا پھر قرار — نہو دیو بیشِ مَلَک با قرار
اِسیطور سائر جو اہلِ طغےٰ — کرین حقیت کا وہ سب اِدّعا
کلامِ خدا اوٗ کلامِ رسول — تَشَبّث کرین اُسّے وہ پرجھول
یُضِلّ بہٖ اور یہدی بہٖ — یہ ہی شانِ قرآن لابد یہی
کہو منکرو کیا وہ ہین صادقین — جو ہند کورد و فرقے از ملحدین
نہ معلول مقطوع اونکی دلیل — نہ معزول موضوع قولِ جلیل
کلامِ خدا پر وہ عامل مدام — اگرچہ جہنّم مین اُنکا مقام
اگر عمل قرآن پر ہے روا — اَحادیث پر نیز حسبُ الہوےٰ
تولابد ضیافت کرو چند روز — اُسیطور فرحت سے باصدق وسوز
کرو فی سبیل اللہ عورات کو — نہ چھوڑو کبھی عملِ آیات کو
تمارے دلائل نہ ویسے قوی — کہ جسطور اون اشقیا کے جلی
خدا یا تو منکر کو توفیق دے — اُسے حق وباطل مین تفریق دے
وہ حُبِّ محمدؐ سے مسرور ہو — وہ غُفرانِ ایزد سے مغفور ہو
عجب یہ کہ وہ منکرِ پُر لئیم — شقاوت سے لاریب اہلِ جحیم
ہمیشہ فدا بر یزیدِ پلید — عَدُوِّ نبی ہے وہ نُطفۂ ولید
کہے وہ اُولُو الاَمر سے تہا یزید — وہ خُلفائے دین سے وہ لابد رشید
وہ اِبنُ الاَمیر وہ تہا خود امیر — صحابی کا فرزند وہ بے نظیر
وہ ہی کاتبُ الوَحی کا نورِ عین — وہ اِبنِ معاویہ ہی اہلِ زین
وہ مومن کا ہی پسر مومن ضرور — وہ لاریب مسلم نہ اِسمین فتور

ضیافت کرین وہ بصد اہتمام — زن و مال سے با مکلّف طعام
کہ مِمّا تُحِبُّونَ پر اعتماد — کرین اہلِ الحاد با صد وِداد
کہ مِمّا تُحِبُّونَ مطلق عیان — نہ کچھ قید حق نے کیا ہی بیان
گئے ظاہری لفظ پر وہ لئام — نہ وہ اصل معنیٰ سے ہرگز فہام
وہ ہیں لفظ مطلق سے بیقید ہین — ولے قیدِ ابلیس کے صید ہین
مَعَاذَ اللہ بعضے جو ہین مُلحدین — کرین لعن آدم پہ وہ مفسدین
کہ ظالم پہ لعنت کلامِ خدا — کیا ظلم آدم نے بے اِمترا

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ الآیۃ

وہ ہی لعنتی فرقہ اہلِ جحیم — وہ لاریب جملہ ز ولدِ رجیم
اگرچہ وہ صورتمین انسان ہین — ولے جملہ وہ نسلِ شیطان ہین
کہین رَحِمَہُ اللہ وہ بہرِ لعین — کہ ہی وہ مُوحد بصدق و یقین
سُنو اے مُحبّانِ اہلِ صفا — کہ ہمسے ہین ایکروز وقتِ ضُحیٰ
قضارا ازین فرقہ یک پیشوا — بیامد او نزدیکِ این بینوا
بشکلِ مشائخ بریشِ دراز — با خضرِ عمامہ بقبۂ فراز
تو ذکرِ خدا اوسکا وردِ زبان — ولے خبثِ ابلیس تھا در نہان
ہدایہ کا تب درس و تدریس تھا — تو ضمنِ بیان ذکرِ ابلیس تھا
ہوئی اوسپہ جب لعن در گفتگو — تو اُسّے وہ فورًا ہوا تند خو
تو پھر بحثِ ابلیس و آدم عیان — کیا اپنے مذہب پہ اُسنے رواں
خیوری ذکی اوسنے جب خوشمقال — تو اُسّے ہوا اوسکو فورًا زوال

وہی شان برہانِ ایمان ہے   وہ ایمان برہانِ غفران ہے
وہ غفران برہانِ رضوان ہی   یہ رضوان احمد کا دربان ہی

خیوری وہ ربّی زہے شان ہی
وہی شان بس جانِ ایمان ہے

حدیثون سے لاریب ہی آشکار   کہ اطفالِ کفار از اہلِ نار
ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار   کہ ہرگز نہ وہ جملہ از اہلِ نار
فیا لیت شعری کہین کیا جواب   جو ہین منکرانِ رسالت مآب
کہین گروہ اطفال از اہلِ نار   تو یہ قول پرہول ہے نابکار
کہ اجماعِ امّت کے ہی یہ خلاف   خلافِ کلامِ خدا صاف صاف
کہین گر نہ زنہار وہ اہلِ نار   تو عکسِ احادیث یہ آشکار
ولیکن حقیقت مین ہی یہ صحیح   یہی قول مقبول از بس ملیح
اسی پر ہوئے متفق سب کرام   جو ہین اہلِ سنّت جلیل المقام
کہ منسوخ ہین وہ حدیثین ضرور   کلام اللہ ناسخ ہوا بے فتور
نہ واصل ہوا جسکو حکمِ رسول   وہ ناجی یہ لاریب اصلِ اصول
جو ہی اسمین وارد حدیثِ عذاب   وہ منسوخ لاریب ہے از کتاب
ہوا ہر دو ناسخ کا یکجا نزول   یہ اسرارِ قرآن سے نزدِ فحول
وہ یہ قول ابنِ وہب سے پرصواب   تو پڑھ اسکو باشوق بے ارتیاب

وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا

جو تعذیبِ اطفالِ کفار ہے   تو لا تزر سے نسخ بردار ہے

نہ وہ لائقِ لعن ہے زینہار — نہ کچھ کارِ لعن اُسنے ہی آشکار
تو لازم یہ حسنین پر اسے فحول — کہ بیعت یزیدی کریں وہ قبول
اُولُوالامر حُکّام سے تھا یزید — جو منکر ہوا اوسکا ہی وہ عنید
کہے والدینِ شفیعُ الوریٰ — علیہ صلوٰۃِ خدا و ثنا
نہ وہ اہلِ توحید نزدِ فہام — چہ جائیکہ جنت مین اُنکا مقام
کرے اِس عقیدے پہ پھر ادّعا — کہ ہین اہلِ سنت بلا امترا
خدا کو مین یکتا کہون بیگمان — بلاریب حنفی ہین نزدِ مہان
مُوَحّد پہ ہے نارِ دوزخ حرام — جو مشرک جلے نار مین وہ مدام
ز علمائے کملائین ہون نیکنام — تلامیذِ فضلا سے ہون لاکلام

خیوری وہ منکر ز اہلِ جحیم
موحّد وہ یکتا بسے از رجیم

وہ ملعون لابد مُریدِ یزید — وہ ہی شیخِ شیطان وہ ابنِ ولید
رضائے یزید مین سرشار ہے — رضائے محمدؐ سے بیزار ہے
نہ ایمان سے وہ حظ بردار ہی — وہ نارِ جہنم مین بردار ہے
اگر اوسپہ ہو نارِ دوزخ حرام — تو ابلیس کا اوسنے برتر مقام
اوسکی جو توحید ایمان ہے — تو ابلیس کیون اہلِ خسران ہی
وہ گر علم اوسکے سے مسعود ہے — تو ابلیس عالم نہ مردود ہے
جو عرفان و توحیدِ مقبول ہی — دلِ منکرین اُسنے معزول ہی
جو توحیدِ ایزد کی بُرہان ہے — وہ توحیدِ احمد کی بس شان ہے

لا یکون عدلا منه وهذا لا یمکن اصلاً فلا یحکم بالکفر علیهم فی احکام الاخرة
لان الصبی لیس بمخاطب ولا بمعاتب وقد وقع الناسخ لتعذیب الاطفال
ومن لم تبلغهم الدعوة مقترنا بین نزولا فی قوله تعالی ولا تزر وازرة
وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا فالجملة الاولی نسخت تعذیب
الاطفال والثانیة نسخت اخبار التعذیب قبل الارسال فانظر الی هذه الاسرار
المودعة فی نظم القران والمناسبات البدیعة فی ترتیب الفرقان هذا

ملخص ما فی نجم المبین والله یهدی به المنصفین

وہ تعبیر بالا جو مذکور ہے ۔ تو اوسکا مُلخّص یہ پُرنور ہے
خوارج وہ معتزلہ کا اختلاف ۔ بھی اَطفالِ کفّار مین صاف صاف
کہین وہ کہ اطفال از مشرکان ۔ یہ ہین اہلِ دوزخ نہ اِسمین گمان
ولے اہلِ سنّت کا یہ اِعتقاد ۔ اِسی پر وہ ہین متّفق باسداد
کہ اَطفالِ کفّار بے ارتیاب ۔ نہ اِنپر کرے حقتعالیٰ عذاب
لہذا یہ فرمانِ ابنِ حَسَن ۔ مُعذَّب نہووے کوئی ذی فِطَن
بلاذَنب نزدِ خدائے جہان ۔ یہی عدل و اِنصاف ہی بیگمان
بلاذَنب تعذیب ظلمِ جلی ۔ خدا ظلم سے پاک ہی ای ولی
رسولِ خدا نے کیا یہ سوال ۔ خدا سے کہ ای خالقِ ذوالجلال
جو اَطفالِ کُفّار بھی مشرکین ۔ نہو اُنپہ تعذیب روزِ پسین
شفاعت کیا اونکے حق مین رسول ۔ تو حق نے کیا اوسکو لابد قبول
جو مانگا خدا نے کیا وہ عطا ۔ کیا جنّتی اونکو ربّ السما

جو اس سال کے پیش وارد عذاب | تو ماکنا ہے اوسکا ناسخ کتاب
کہ فرمانِ ایزد یہ بے ارتیاب | نہ ہرگز کرین ہم کسیکو عذاب
یہانتک کہ اوس پاس آوے رسول | کرے پھر وہ از حکم مرسل عدول
تو ہوا وسپہ تب حجتِ کردگار | کہ وہ لائقِ نارِ دار البوار
نہ کچھ کفر جن سے ہوا در وجود | نہ بت کو ہوا اونسے گاہے سجود
نہ کچھ کفر و توحید سے ماہرین | ہمہ عمر غفلت مین وہ غافلین
نہ اون پاس آیا رسولِ خدا | تو یہ اہلِ فترت سے بے امترا
تو لابد یہ ناجی نہ انپر عذاب | یہ جنت مین جاوین بلا ارتیاب
یہ ہین مثلِ اطفال بے اشتباہ | وہ مذکورہ آیت اسی پر گواہ
یہ ہی سرِّ اسرار نزدِ مہان | کہ دونو کا یکجا ہوا ہے بیان
یہ احکام و توحید مین بالسوا | یہ جنت مین جاوین بلا امترا

قال فی التمهید والمقامات السندسیة وسبل النجاة والفوائد البارزیة وغیرها من الزبر الدینیة واما حکم اطفال المشرکین فی الآخرة فقالت المعتزلة والخوارج انهم من اهل النار وقال اهل السنة والجماعة انهم لا یعذبون سئل الامام محمد بن الحسن رضی الله عنهما عن اطفال المشرکین فقال انا نعلم بان الله تعالی لا یعذب احدا بغیر ذنب وقد قال نبینا شفیع الانام علیه اطیب الصلوة والسلام سالت ربی عن اللاهین من ذریة البشر وشفعت فیهم فاعطانیهم فقیل ما اللاهین قال اطفال المشرکین فجعلهم خداما لاهل الجنة وان الله سبحانه لو کان یعذب نفسا بغیر ذنب فانه

خیوری نہ زنہار ہے یہ عجیب ۲

معطر مشام شفیع الانام | زعرف شذیئے صلوۃ و سلام
لائے لیئے صلوات رب السما | تصدق وہ بر فرق خیر الورا
ہو) آل و صحابہ پہ با صد صفا | باعداد امراض و عدد شفا

وصل گیارہوان اس بیان مین کہ اگر نہ بھیجے حق تعالی اپنے بندون کی طرف کوئی رسول ؛ اور نہ معتقد ہون وہ کسی دین پر دائم رہین جہول ؛ اور نہ پہچانے وہ اپنا خالق مالک پروردگار ؛ یا پیدا ہوا کوئی شخص ایسے جزیرے مین یا بلند پہاڑ پر کہ نہ پایا اسنے ہادیئے نیکوکار ؛ اسی غفلت مین وہ بڑا ہوا پھر روانہ ہوا سوئے دار القرار ؛ تو شرعاً یہ سب نہ معذب ہون بہ سبب ترک ایمان و شرائع کردگار ؛ کہ استدلال عقلی موجب ایمان و احکام نہین ہی نزد ائمہ اخیار ؛ اور ایسا ہی نصوص آیات الہیہ اور احادیث نبویہ سے ہی آشکار ؛ اور جو شخص فترتین خدا کو ایک جانے اور زبان سے نہ کرے اقرار ؛ تو وہ بھی قطعاً مومن ہی باتفاق ائمہ کبار ؛ اور اوسپر نماز و روزہ وغیرہا احکام لازم نہین ہین شرعاً عند اولی الابصار ؛ پس ابوین والدین سید الثقلین کے ایمان مین شک نہین ہی جائے انکار ؛ اللہم صل وسلم علی نبینا المختار و علی آلہ و آبائہ الاطہار

۲

لہذا یہ فرمان خیر الورا
علیہ صلوۃ خدا و ثنا
اذا احب اللہ عبدًا
لا یضرہ ذنب و اذا
ابغضہ لا تنفعہ طاعۃ
وللہ در القائل فی المجلہ
والفضائل شعر من لم
یکن للوصال اہلا
فکل طاعاتہ ذنوب
وللہ ما افاد فی الفارسی
و اجاد شعر
ہرکہ در سایۂ عنایت اوست
گنہش طاعت است دشمن دوست

وہ اطفال خدام اہل جنان
جنانین وہ دائم رہین بیگمان

ہنو کفر کا حکم اون پر عیان
زبیش بلوغت گہی ای مہان

مخاطب نہ دنیا مین وہ زینہار
توکیونکر معاتب وہ روز شمار

اگرچہ وہ اولاد از مشرکین
ولے وزر مان باپ اسپر نہین

ہنو شرک انکے سے انپر عذاب
یہ لاتزر آیہ کا لب لباب

کیا کفر جسنے وہی اہل نار
ہنو وزر اوسکا کسی پہ سوا

ہوا کفر جسنے اوسی پر عذاب
جو بوئے سو کاٹے بلا ارتیاب

نیوری تو عملونسے غافل مشو
کہ گندم سے گندم ز جو نیز جو

ولے فضل ایزد یہ ہو مستقیم
نہ مایوس ہو از رسول کریم

شراب کبائر سے گر وہ حکیم
کرے سرکہ ظاہر تو ہو ہے سلیم

نہ یہ امر قدرت سے ہرگز عجیب
کہ ہو ذنب نیکی طفیل حبیب

شراب کبائر سے پر شیشہ وار
دل عاصیان ہو بلبل و زار

وہ ملح محبت ز حب حبیب
اگر شیشہ دل کو ہووے نصیب

تو لاریب ہو سرکہ جملہ شراب
شراب محبت سے عصیان سراب

جو ہی عین عصیان وہ ہو انقلاب
تو نیکی بنے وہ بدی بے حساب

جو ہی قلب اعیان از معجزات
ہوا جیسا مذکور بالبینات

دم و بول خیر الوریٰ میں ضرور
ہوئے متفق اوسپہ اہل شعور

تو ہو قلب عصیان طفیل حبیب

قضاء بما فات عنه من الاحكام اذ هي لا تجب عليه الا بالاعلام وهذا لم يوجد في حقه والعقل لم يكن دليلا لايجاب الشرايع والاحكام لعدم اهتدائه في ذلك باستدلاله واما معرفة الصانع ووحدانيته فيحصل باستدلال العقل ولكن لا يجب الايمان بمجرد العقل لان الموجب هو الله سبحانه وتعالى ولم يوجد منه دليل الايجاب وهو الارسال ولو اعتقد دينا واخطأ لم يكن معذورا فانهم ان لم يومنوا فلا يحكم بكفرهم لتركهم الايمان لانه ما كان واجبا عليهم بدليل قوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ثم لو تفكر وعلم ان له صانعا واعتقد به الا انه لم يقر بلسانه فانه يكون مومنا لان الاقرار من الاحكام فوجوبها يتعلق بالسماع ولم يوجد وهو لا يدري كيف الاقرار فلا شك في ايمانه بحكم الاعتقاد واما قول الامام الاعظم والهمام الافخم رحمه الله الاكرم لا عذر لاحد في الجهل بخالقه لما يرى من خلق السموات والارض فلم يرد به ايجاب الايمان بالعقل وانما اراد به التامل والاستدلال لانه لو تامل واستدل بالعقل لعرف الله تعالى فقد قصر في معرفته فلا يحكم بكفره ايضا اذا لم يعتقد غير دين الله تعالى ولا يكون معذورا بترك التامل لان التقصير منه فيكون مسؤلا والدليل على ان العقل لا يوجب الايمان والاحكام بدون السماع جلي لا خفاء فيه لان للايمان اركانا وشرائط والعقل عاجز عن درك هذه المعاني بل هو عاجز عن ادراك نفسه فكيف يدرك صورة الايمان وصفته واذا لم يدرك ركن الايمان فلم يكن دليلا على وجوبه ولان حد الدليل ان يدل على شيئ باوصافه والعقل عاجز

بعد و بفاس الخلائق و الاشعار ٭ ما دام دوام اہل دار القرار ٭
اور آٹھوین شبہہ کا جواب اِسی وصل مین ہی نگار ٭

قال فی التمهید فی اصول التوحید و ملخصه فی منح الروض الازهر و الفوائد البارزة و سبل النجاة و مسلم الثبوت و غیرها ان الله تعالیٰ لو لم یبعث رسولًا والناس لم یعتقد وادینًا ولم یتمکّنوا تاملًا و استدلالًا فلم یعرفوا صانعًا وکذلک من ولد فی شاهق الجبل و فی جزیرة من الجزائر و لم یجد احدًا من الکملاء وبلغ مبلغ الرجال و لم یعرف شیئًا من الادیان فما ذا حکمهم قالت المعتزلة انهم کفار لان بالعقل یجب علیهم الایمان و الاحکام و قد ترکوا فیحکم بکفرهم وان لم یعتقدوا شیئًا من الکفر لان دلیل الوجوب عندهم العقل فی الایمان والاحکام واما اهل السنة والجماعة فقال الامام ابو الحسن الاشعري رضی الله عنه انهم معذورون لیسوا بکافرین لا یجب علیهم الایمان لان الخطاب لم یوجد ولا یعذبون لان النهی عن الکفر لم یوجد ایضا لان دلیل الوجوب هو السماع بالامر فی الایمان و الاحکام کلها والنهی عن الکفر والمعاصی کلها فمن لم یبلغه السماع فعلي ايّ دین مات لا یکون کافرا و یکون معذورا وان عبد الصنم وقال الامام ابو منصور الماتریدی رضی الله عنه و سائر الحنفیة کالامام الطحاوی و ابو الحسن الکرخی و ابو اللیث السمرقندی و کمال الدین ابن الهمام و ائمتنا من بخارا و غیرهم رضی الله عنهم ان دلیل الوجوب فی الاحکام والشرایع هو السماع و ما یقوم مقامه کالکتابة و الاشارة و کل ما یوجب العلم بالموجب فمن آمن من اهل الفترة و لم یعمل بالشرائع و الاحکام لم یجب علیه

فی النار عند المعتزلة دون عند اهل السنة واذا لم یکن مخاطبا بالاسلام
عند هولاء فاسلم ای وحد هل یصح اسلامه بمعنی انه یثاب فی الاخرة
نعم کاسلام الصبی الذی یعقل معنی الاسلام والتکلیف لان النبی صلی الله
علیه وسلم دعی علیا الی الاسلام فاجابه مع الاجماع علی ان عباداته
من الصلوة والصوم ونحوهما صحیحة والله الهادی و علیه اعتمادی

وہ تعبیر بالا جو مسطور ہے
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول
نہ حاصل ہوا انکو از قیت دار
کہ عرفان صانع سے ہون ماہران
اسیطور پیدا ہوا جو ولید
نہ صحبت سے کامل کے وہ فیضیاب
تو کیا حکم ہے انکا از روئے دین
تو نزدیک معتزلہ کفار ہین
اگرچہ نہ کچھ کفر اونسے عیان
کہ تھا فرض اونپر بعقل وہ نہے
کہ ہے انکے نزدیک موجب عقول
ولے اہل سنت کا یہ اعتقاد
کہ ہے بوالحسن کا یہ فرمان تام
کہ لاریب اونکو نہو کچھ عذاب

تو اوسکا ملخص یہ مذکور ہے
رہی جملہ اونیا نسے وہ جہول
تامل دلائل مین ای ہوشیار
کہ لاریب وہ خالق دوجہان
جبال وجزائر مین سن ای رشید
ہمہ عمر مشغول در اکل وخواب
وہ کفار ہین یا کہ ہین مومنین
کہ ایمانکے تارک وہ اشرار ہین
تو اسپر بھی دوزخمین انکا مکان
وہ ایمان واحکام دین خدا
کہ ہو آستے ایمانکا لا بد وصول
اسی پر وہ دائم یہی پر سداد
جو ہین اشعری وہ امام ہمام
وہ معذور ہین نزد اہل صواب

عن بیان اوصاف الایمان بدون السماع فصح ما قلنا بانہ لایوجب الایمان ومدۃ التامل مختلفۃ لان العقول متفاوتۃ والجمہور علی انہا اربعون سنۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام قد تمت حجۃ اللہ علی ابن اربعین وقال بعضہم انہا خمس وعشرون سنۃ قیاسا علی تفویض المال للمعتوہ والاول صحیح موافق للاصول عند ارباب الوصول قال فی منح الروض الازہر والعقل عندنا آلۃ یعرف بہا الحکم بواسطۃ اطلاع اللہ العقل علی الحسن والقبح الکائنین فی الفعل قال ثم ئمۃ بخارا منا لایجب الایمان ولا یحرم کفر قبل البعثۃ واما ما روی عن الامام الاعظم رضی اللہ عنہ بانہ قال لاعذر لاحد فی الجہل بخالقہ وایضا انہ قال لو لم یبعث اللہ رسولا لوجب علی الخلق معرفتہ بعقولہم فحملوا الاول علی ما بعد البعثۃ قال ابن الہمام رحمہ اللہ العلام ہذا الحمل ممکن فی العبارۃ الاولی ویجب فی الثانیۃ حمل الوجوب علی معنی ینبغی وہذا المعنی العرفی ہو الالیق ولان تسمیۃ الافعال طاعۃ ومعصیۃ قبل البعثۃ تجوز اذ ہما فرع الامر والنہی فاطلاق الطاعۃ والمعصیۃ قبل ورود امر ونہی مجاز من قبیل اطلاق الشیئ علی ما یؤل الیہ فکیف یتحقق طاعۃ او معصیۃ قبل ورود امر ونہی وقد جمع بین القولین بانہ لایلزم من الوجوب ما یترتب علی ترکہ العقاب فلا ینافی قولہ تعالی فی الکتاب وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا فلا یحتاج حینئذ الی تقیید العذاب بالدنیا ولا الی تعمیم الرسل من العقل ونقل ومن لم تبلغہ الدعوۃ من الرسول فلم یؤمن حتی مات فہو مخلد فی النار

نہ ہی عقل کو نقل میں اہتدا
تو کیونکر وہ احکام لاوے بجا

دلیل وجوبی نہ عقلِ رصین
تو اُس سے نہ حکم خدا ہو یقین

ولے ہی جو عرفانِ ربّ الورا
وہ توحیدِ خلّاقِ ارض و سما

تو لاریب حاصل یہ ہو بالعقول
کہ ہی عقل کو اِین قدر سے وصول

ولے اُس سے ایمان نہ واجب کبھی
ہوئے متفق اسپہ کملا سبھی

کہ ایمان کا موجب وہ پروردگار
نہ ہی عقل موجب کبھی زینہار

کہ ماہر کرے عقل کو گر خدا
تو ہوا وسکو ایمان سے تب اہتدا

کہ وہ حُسنِ ایمان سے ماہر نہیں
تو کیا قدر رجانے جو از جاہلین

کرے زِشتیئے کفر سے وہ فرار
اگر اوسکو ماہر کرے کردگار

وہ ہی ایک آلاتِ عرفان ضرور
کہ ہو اُس سے حکم خدا کا ظہور

نہ بالذّات موجب یہ عقل و شعور
کہ صنعت کا مظہر یہ ہی بیقصور

اگر عقل ہوتی بعقلِ تمام
کہ بالذّات ہو اُس سے ادراکِ تام

تو ہوتا نہ ارسالِ رُسلِ کرام
نہوتے ولی وارثانِ عظام

نہ کُتبِ سماوی کا ہوتا نزول
نہوتے وسیلہ کبھی وہ فحول

سبھی عقل اپنی پہ چلتے مدام
وہ طُرقِ وہابی پہ ہوتے تمام

کسی سے نہ سُنتا کوئی وعظ و پند
نہوتا کلامِ خیوری پسند

نہیں عقل پر نقل کا جب مدار
نہیں نقل میں دخلِ عقلِ کبار

تو گر عقل سے ہو کوئی معتقد
کسی دِین پر دل سے ہو معتمد

تو زنہار کافر نہیں وہ رجول | کہ اُن پاس آیا نہ کوئی رسول
نہ ایمان کا اُنکو ہوا کچھ خطاب | تو ہو عدمِ ایمانسے کیونکر عذاب
نہ ممنوع وہ کفر سے زینہار | تو کب کفر سے اُنکا ہو دارِ نار
اگرچہ کریں بت پرستی مدام | تو کافر نہ اُسسے وہ ہوں اے فہام
کہ بیشک دلیلِ وجوبی ضرور | شنیدن ز امر و نہی بے فتور
کہ ایمان و احکام اُسسے تمام | ہوئے جملہ بندونپہ ملزوم تام
تو جنکو نہ پہنچے ز امر و نہی | تو لازم نہوا اُسپہ ایمان کبھی
کسی دین پہ گذرے وہ معذور ہے | نہ وہ نامِ کافر سے مذکور ہے
یہی اشعریہ کا ہے اعتقاد | اسی پر امامانِ دین باسداد
ولے ماتریدیہ کا یہ بیان | بیانِ محقق نہ اسمیں گمان
اسیطور احناف کا اعتقاد | یہی اونکا فرمان بین العباد
امامِ طحاوی و ابنِ ہمام | ابو اللیث و کرخی جو ہین نیکنام [2]
کہ جملہ شرایع صلوۃ و صیام | شنیدن پہ احکام کا التزام
رسول و کتاب یقین المرام | دگر امر اسکے جو قائم مقام
دلیلِ وجوبی یہ بے امترا | نہ واجب سوا انکے دینِ خدا
لہذا جو فترت مین تھے مومنین | تو واجب نہ اُنپر ز احکامِ دین
صلوۃ و زکوۃ و زجر و صیام | نہ اونپر اداؤ قضاے فہام
کہ آیا نہ اُن پاس کوئی رسول | نہ اعلام اونکو ہوا از فحول
بامرِ رسولِ خداے انام | تو احکام لازم نہ اُنپر مدام

[2] ائمۂ بخارا و دیگر عظام
ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام

تو لاریب مومن وہ ہی باصفا | نہین اُسکے ایمانمین ہرگز خطا
کہ اقرار اَحکام سے لاکلام | تو اَحکام او سیر نہ لازم مدام
سماعت پہ اَحکام کا ہی مدار | نہ اُسنے سُنا حکمِ پروردگار
تو کیونکر کرے وہ ادا از لسان | کہ ماہر نہ اقرار سے وہ جوان
تو بیشک وہ مومن بصدقِ جَنان | اگرچہ نہ اِقرار اُسسے عیان
اگر ہو یہ تیری جَنان مین خیال | کہ ہی بو حنیفہ کا ایسا مقال

لا عذر لاحدٍ فی الجہل بخالقه لما یرىٰ من خلق السموات والارض

کہ ہرگز نہ مقبول ہے اعتذار | کسیکا یہ نزدیکِ پروردگار
کہ جاہل رہا مین نہ از عارفین | نہ ماہر ہوا از جہان آفرین
تو عُذرِ جہالت نہووے پذیر | بعرفانِ ذاتِ خدائے قدیر
کہ آیاتِ خلاق ہین آشکار | زمین آسمان نیز لیل و نہار
تو اوس قول سے یہ نہ ہرگز مراد | کہ ایجابِ ایمان بعقلِ سداد
تو دو طور پر اوسکا لابد جواب | ہوئے مُتّفق اسپہ اہلِ صواب
سکے یہ کہ اُسسے یہ بیشک مراد | کہ لازم تأمّل برائے عِباد
کہ آیاتِ ایزد مین کوئی جوان | تأمّل کرے گر بفکرِ جنان
تو شاید کہ عارف وہ ہو بالیقین | کہ خلاق ہیسرا جہان آفرین
تو ہو مومنِ پاک بے اِمترا | کہ ماہر ہوا از خدائے وَرا
ولے کفر اوسے نہو آشکار | تو عرفانِ خالق سے مومن شمار
کیا ترک اوسنے تأمّل اگر | نہ کی اُسنے آیات مین کچھ نظر

تو وہ دین در اصل گر ناصواب	تو اوس معتقد پر خدا کا عذاب
نہ معذور وہ نزد پروردگار	کہ اوسکو کیا عقل سے اختیار
تو جن پاس آیا نہ ہرگز رسول	وہ کافر نہ زنہار نزد فحول
نہ زنہار اونپر عذاب خدا	وہ ناجی بلا ریب در دوسرا
کہ ایمان اونپر نہ لازم ہوا	یہ فرمان قرآن سے بے امترا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

کسی پر ہوا فکر سے آشکار	کہ اسطور سمجھا بلا اضطرار
کہ میرا وہ صانع بلا شک ضرور	کہ جسکے ارادے سے میرا ظہور
یہ جملہ زمین اور یہ آسمان	یہ دریائے زخار و موج کلان
نجوم فلک اور شمس و قمر	طلوع و ہوی بشام و سحر
کوئی سوئے مشرق سے مغرب روان	کوئی سوئے مغرب سے مشرق دوان
تو یہ جملہ صنعت کا لا بد ظہور	نہ صانع سوا ہو وہ ای ذی شعور
کہ صنعت کو صانع کا لازم وجود	بلا صانع صنع کیونکر یہ بود
کہ بعرہ کو لازم وجود بعیر	وہ نقش قدم ہے دلیل مسیر
یہ مصنوع موجود ہی جب مدام	تو صانع وہ قیوم ہی لا کلام
وہی میرا صانع بلا ریب ہی	کہ جسکی یہ صنعت وہ بے عیب ہے
تو صانع کا دل سے ہوا معتقد	اوسی پر ہوا دل سے وہ معتمد
ولیکن زبان سے نہ اقرار کو	کیا اُسنے ظاہر بطرز نکو
کہ میرا جو صانع وہ خلاق ہی	وہی میرا معبود و رزاق ہی

وہی معنے صادق بلا اشتبا	کہ بطور فرمانِ ربِّ السما

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝

نہ کچھ حاجتِ قید اب اے فہام	کلام الٰہی میں نزد کرام
کہ ہو اوسّے تعذیبِ دنیا مراد	و یا اوسّے تعمیمِ رسل سداد
کہ مرسل سے ہووے مرادِ عقول	کہ جسطور مرسل برائے نقول
کہ افعالِ طاعت معاصی تمام	بلا نقل دونوں مجازی مدام
کہ جب تک نہ آوے رسولِ نقول	تو ہرگز نہ تفریق ہو از عقول
کہ امر و نواہی سے دو شاخ دو	تو اونکی بلا بعث کب جست جو
کہ افعالِ بندہ مساوی تمام	کہیں نیک ہے یہ وہ بد ہے مدام
نہ امر و نواہی اگر آشکار	تو کیونکر حقیقے وہ ہو اشتہار
بغیرِ رسول و کتابِ خدا	نہ ہو طیبہ از خبیثہ جدا
رضائے زن و مرد تعیینِ مال	یہ ہیں دونوں موجود بقیل و قال
نکاح و زنا ہیں بصد اہتمام	وہ بیشک حلال و یہ بیشک حرام
نہ ہو امر و منع خدائے انام	تو دونوں وہ بیشک مساوی مدام
تو جس پاس آیا نہ ہرگز رسول	نہ ایمان لایا رہا وہ جہول
تو بیشک وہ ناجی نہ اسمیں فتور	اگر کفر سے وہ رہا دور دور
تا اتّل جو مسئول نزدِ خدا	چہل سال کی عمر میں ہو ادا
کہ ہے پیش اسّے فتورِ عقول	ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول
لہذا یہ فرمانِ خیر الانام	علیہ صلوٰۃ حمد و سلام

تو پوچھیگا اُسے خداے جہان زترکِ تأمل بفکرِ جنان

ولیکن وہ کافر نہین زینہار زترکِ تأمل بلیل و نہار

کہ ترکِ تأمل سے ای دوربین وہ مسئول نزدِ جہان آفرین

نعم اوستے گر کفر ہو آشکار تو لاریب کافر وہ نزدِ کبار

دگر یہ کہ لا بد مُرادِ امام یہی اُستے لاریب نزدِ فہام

کہ معذور ہرگز نہون عاقلان جہالت سے نزدِ خداے جہان

پس بعثتِ حضرتِ مُرسلان کہ ہو اُستے تکمیلِ فکرِ جنان

نہ ہادی وہ ہون فکرِ آیات مین زمین مین دگر ہو سماوات مین

تو وہ فکر ناقص بلا اشتباہ نہو اُستے آیات ایزد گواہ

اسیطور دیگر یہ قولِ امام وہ نعمانِ ثابت امام عظام

کہ ارسال کرتا نہ پروردگار رسولونکو دُنیا مین ای ہوشیار

تو واجب یہ تھا نیز بر عاقلان کہ ہون ذاتِ ایزد سے وہ عارفان

تو واجب کا معنی یہان ای میہان سزاوار عرفی نہ ہین گمان

کہ ہون عقل سے عارفانِ خدا تو ہی یہ سزاوار بے انتہا

کہ ہی عقل کی شان یہ بے فتور کہ طلب لا اُل کرے وہ ضرور

ولے گر کرے ترکِ عرفان وو تو اُسکا نہ ماواے نیران ہو

نجا اسے ہین جو امامانِ دین بھی دیگر ہوئے اسپہ وہ مطبقین

کہ واجب سے اسجا نہین یہ مراد کہ ہو ترک اُسکی سے بئس المہاد

اگر ترک پر ہو عذابِ جحیم تو اسکے منافی کلامِ قدیم

کہ بوجہل ہین دین مین عاقلین

براہین اسکی سنو اسے فہام — کہ موجب نہ ایمان کو عقلِ انام
نہ ہون اُسسے احکام واجب کبھی — مگر ہون سماعت سے واجب سبھی
کہ ہین رکن ایمانکے نزدِ فہام — شرائط جو ہین اُسکے لابد مدام
تو ہی اونکے اِدراک سے ناتوان — بلاریب عقلِ ہمہ مردمان
نہین بلکہ ہی عقل عاجز مدام — ز ادراکِ خود پیش جملہ فہام
وہ بِالذات عاجز وہ ہے مُفتقر — نہ ہی اپنے اِدراک پر مُقتدر
تو اِدراکِ ایمان وہ کسطور پر — کرے باہمہ رکن اے ذی بصر
دلیلِ وجوبی نہ وہ زینہار — اُسے وصفِ ایمانسے بس انحصار
کرے جملہ اوصافِ ایمان بیان — تو ہو تب دلیلِ وجوبی عیان
وہ ہی ذات اپنی سے عاجز مدام — بغیرِ سماعت نہوا وسسے کام
وہ آلاتِ صنعت سے ہی بیگمان — تو آلات صانع نہوا ای جہان
سُنے جب وہ اَمر و نہی از رسول — تو حکمِ خدا تب کرے بر قبول
بغیرِ سماعت وہ ہے ناتوان — اِسی پر ہوئے متّفق سب جہان
اگر عقل پر شرع کا ہو مدار — تو دو حصّے لڑکی پہ ہووین نثار
یکے حصّہ لڑکے کو از مالِ اب — اِسیطور پر حکمِ عورات سب
کہ عورت ضعیفہ بلا چون چرا — نہ ہی کسب کا اوسمین بھی اِہتدا
وہ ہی ساکنِ خانہ پردہ نشین — تجارت کے فن سے وہ ماہر نہین
قوی مرد عورت سے ہے لاکلام — فنونِ مکاسب سے ماہر مدام

کہ چالیس کے بعد حجت تمام
یہی امر ثابت صحیح المرام
کیا برس پچیس جسنے بیان
تو یہ قول ہی اوسکا لابد قیاس
تو یہ قول اسکا جو ہی از قیاس
کہ ہر مال کی حب کا یہ زمان
شباب رجل ہی جو شعب جنون
تو اسمین تأمل نہو اے فہیم
تو مفتی بہ ہی وہی چہل سال
تو جن پاس آیا نہ کوئی رسول
نہ اسلام کا او نکو حکم خدا
تو کوئی اگر لاوے ایمان بجا
تو لاریب دارین مین ہو مثاب
کہ ماہر وہ اسلام و تکلیف سے
دلیل جلی اسپہ یہ اے ولی
کہ طفلی مین اسلام شیر خدا
ہوا اسپہ اجماع امت مدام
صحیح صبی کی بلا قیل و قال

کہ اسوقت کامل جو عقل فہام
یہ محدود تکمیل نزد فہام
برائے تأمل ز عمر جوان
کہ تفویض سوال پر ہی اساس
تو اسکی نہ تفویض پر ہو اساس
نہو اسمین عرفان ایمان عیان
تو لابد وہ اسوقتمین رہنمون
کہ حاصل نہین اسمین عقل سلیم
کہ جسمین مکمل عقول رجال
مخاطب نہ زنہار ہین وہ رجو
نہ احکام اسلام اونپر سدا
کہے بیجا ہے وہ خدائے سما
وہ مثل صبی ہے بلا ارتیاب
کہ حاصل اسے عقل توصیف سے
کہ مقبول ایمان مولا علی
بلاریب مقبول خیر الوریٰ
کہ جملہ عبادت صلوٰۃ و صیام
اسیطور جو اہل فترت رجال

مجبوری نہو عقل سے کار دین

کہ ترکِ دلیلی دلیلِ کمال
یہ ہو کار بس عشق کی نار سے
تو اِس نار سے سوختہ ہو مدام
تو ہو مردہ تا زندہ دل شاد ہو
تو ہو پست پھر دیکھ عالی مقام
شرابِ محبت سے مخمور ہو
کہ مخمور ہشیار معمور ہے

دلیلوں سے ہرگز نہ حاصل وصال
نہو پنبہ عقل کی تار سے
تو کر ہستیٔ عقل پر سو سلام
تو ہو ویران تا بستی آباد ہو
بلندی سے پستی تو دیکھے مدام
تو آبادیٔ عقل سے دور ہو
کہ لاریب ظلمات سے نور ہے

نہ اوس نار سے سوختہ ہو جنان
تو کیونکر خیوری ملے جانِ جان

نہو سودہ شانہ صفت گر یہ بود
تو کب زلفِ محبوب سے ہو وصال
نہو سودہ مثلِ حنا یہ ہوس
تو کب دستِ محبوب سے ہو وصال

زآرۂ حقیقت بصنعِ ودود
کہ پابستہ ہی جسے جملہ جمال
زسنگِ ملامت جو خونی نفس
کہ خونِ جنان جسے ہو پائے مال

خیوری شرابِ محبت کا جام
چشیدہ وہ خونِ جگر سے مدام

قال فی ابکار الافکار والفوائد البارزیۃ والاکمال والسیرۃ الحلبیۃ والفتوحات الغیبیۃ وغیرہا من الزبر الدینیۃ ولا یقطع بکفر من مات فی زمن الفترۃ فلم یکن حکمہ حکم الکفار المشرکین الذین شہد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی علیہ اہل السنۃ والجماعۃ انہ لا یجب الایمان والتوحید الا بارسال

تو کیونکر وہ لے مثل دو دختران — نہ ہی عقل کا حکم - اے مہان
اسیطور حکم منی اور بول — تو ہی عقل کا او نہین اسطور قول
کہ ہو بول سے غسل واجب مدام — وضو ہو منی سے یہی التزام
کہ وہ اپنے لاریب زائد پلید — وہ قدر منی سے ہمیشہ مزید
نہین بلکہ دونو خلاف عقول — وہی جائے مخصوص دہو وین نخول
کہ اعضائے اربعہ وہ سائر بدن — یہ ہین پاک جملہ بحکم فطن
خروج نجاست کا ہی جو بدن — وہی شستہ ہو عقل کا یہ سخن
نہ منھ پر پلیدی کا ہے کچھ اثر — نہ سائر بدن پر منی کا مقر
وہلے حکم شرع خدا ؤ رسول — خلاف عقول و باصل نقول
نظائر جو اسکے ہیں بے شمار — وہ اظہر من الشمس نزد کبار
تو ظاہر ہوا اسنے ای ذی عقول — کہ نصب شریعت نہو بے رسول
کرے نقل وہ حکم پروردگار — تو ہو عقل ماہر بصد اعتبار
کہ ہی عقل اوزار صنع خدا — کرے حکم ایزد کو لابد ادا
نہ ہی موجد شرع وہ زینہار — سماعت پہ ہی اوسکا دائم مدار
نہین موجد شرع جب یہ عقول — تو جانا نکا ہوا انسے کیونکر حصول
عرب مین ابو الحکم تھا نامدار — وہ بوجہل ہے دین مین آشکار
اگر ہو وصال خدا از عقول — تو ہوتا فلاطون زاہل وصول
کہ ہی کار عقلا ہمہ قال و قیل — وہ اپنے دلائل سے ہر دم ذلیل
قدم کو عقولونسے حاصل عقال — وہ اپنی ہدایت سے پاوین ضلال

نہ زنہار بھیجا خدا نے رسول
بسوئے عرب نزدِ جملہ فحول

مگر ایک جو سیّد المرسلین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

سماعیل کا جب ہوا انتقال
زدارِ محن سوئے دار الجلال

تو اونکی رسالت ہوئی پھر تمام
نہ حکمِ رسالت رہا در انام

اسیطور حکمِ رسالت مدام
نہ زنہار تھا بعدِ رسلِ عظام

یہ ہی خاصۂ سیّد المرسلین
کہ حکمِ رسالت الیٰ یومِ دین

زبدّ بشر تا بروزِ پسین
وہی ایک یکتا رسولِ امین

ہمہ انبیا و ہمہ مرسلین
حبیبِ خدا کے یہ ہین نائبین

شہنشہ محمّد یہ نائب تمام
امیر عساکر نہ اسمین کلام

تو اونکی رسالت نہ کیونکر قدیم
وہ اوّل وہ آخر وہ ربّی علیم

خیوری یہی ذکرِ وِردِ جنان
وہ رُوح خدا ہی وہ رَوح جنان

جو از اہلِ فترت بسے مردمان
نہ اُنسے ہوا شرک ہرگز عیان

نہ توحید سے وہ ہوئے ماہرین
کسی دینِ حق مین نہ وہ داخلین

نہ از خود ہوئے مُوحدِ بہرِ دین
ہمہ عمر غفلت مین وہ غافلین

تو زنہار اونپر نہووے عذاب
ہوئے متفق اسپہ اہلِ صواب

کیا بعض علما نے ایسا بیان
جو ہین اہلِ سنت سے وہ بیگمان

کہ اونپر نہ تعذیبِ ربّ الانام
اگرچہ کیا بُت پرستی مدام

کہ ممنوع ہرگز نہ وہ مردمان
بمنعِ رسولِ خدائے جہان

الرسل ومن المقرر المعلوم ان العرب لم یرسل الیهم رسول بعد سیدنا اسمٰعیل علیه الصلوٰة والسلام وانتهت رسالته بانتقاله من الدنیا کبقیة الرسل علیهم الصلوٰة والسلام لان ثبوتها فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ومن اهل الفترة من لم یشرک ولم یوحد ولا دخل فی شریعة ولا اخترع لنفسه دینا بل بقی مدة عمره علی حال غفلة عن هذا کله فلا تعذیب علیه بالاتفاق وقال بعض اهل السنة من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اهل الفترة من العرب وان عبدوا الاصنام وقد تحنف جماعة من اهل الفترة وکان والداه صلی الله علیه وسلم منهم رضی الله عنهما وعنا بحرمتهما هذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

یہ ابکار افکار ہیں سب نگار — یہ اکمال اکمال ہیں آشکار
فوائد جو ہیں بارزہ اے امین — وہ سیرت جو حلبیّہ ہے بالیقین
فتوحاتِ غیبیّہ دیگر زبر — یہ لاریب سب کا ملخّص ثمر
کہ ہرگز نہ قطعًا وہ از کافران — جو فترت میں گذرے بسے مردمان
جو کفّار تھے درزمانِ نبی — تو انکا نہیں حکم اونپر کبھی
جو ہیں اہلِ سنّت جماعت تمام — ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام
کہ جب تک نہ ارسالِ رسلِ کرام — خدائے سما سے بسوئے انام
تو واجب نہ توحید وایمان ہو — کسی پر یہی قولِ اتقان ہی
معتبر یہ معلوم نزدِ نبیل — کہ بعد از سماعیلِ پیرِ خلیل

لصفاء سرّہ علی منزلۃ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ وبحکم
وسیادتہ وعموم رسالتہ باطناً من زمن سیدنا ادم علیہ السلام الی زمن
ھذا المکاشف فآمن بہ فی عالم الغیب علی شہادۃ منہ وبیّنۃ من ربہ کما قال
اللّٰہ تعالٰی افمن کان علی بیّنۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ای یشھد لہ فی
قلبہ بصدق ما کوشف لہ فھذا یحشر یوم القیامۃ فی ضیاء باطنیّۃ سیدنا محمّد
صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم والثانی من الستۃ مَن وحّد اللّٰہ تعالٰی بما تجلی لقلبہ
من النور الذی لایقدر علی دفعہ وحصولہ لیس بفکر ولا بنظر ولا برویۃ ولا
باستدلال فی کون من الاکوان وھذا یحشر یوم القیامۃ مع الاصفیاء والثالث
من الستۃ مَن وحّد اللہ تعالٰی بنور وجدہ فی قلبہ استدلالاً بالاکوان
کقسّ بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ فانہ اذا سُئل ھل لھذا العالم الہ فکان یقول
ان البعرۃ تدل علی البعیر واثار الاقدام علی المسیر فھذا صاحب دلیل ممتزج
بفکر لانہ اعتبر فی الصنعۃ فلھذا یبعث اُمّۃً واحدۃً کما ورد والرابع من الستۃ
مَن اتّبع ملّۃ حق ممن تقدّمہ وعرف شرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وثواب مَن اتبعہ فآمن بہ وصدّقہ علی علم منہ کزید بن عمرو بن نفیل
فکان یسجد ویقول الھی الہ ابراھیم ودینی دین ابراھیم کما فی صحیح البخاری
وایضا کان یقول انی لانتظر نبیاً من ولد اسماعیل علیہ السلام من بنی عبد المطلب
ولا ارانی ادرکہ وانا اومن بہ واصدّقہ واشھد انہ نبی ومَن طالت بہ
مدۃ ورآہ مرۃ فلیقرأہ منّی السلام کما ذکر ابن سید الناس فی سیرتہ رضی اللہ
عنہم فھذا یحشر یوم القیامۃ فی اُمۃ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم والخامس

زشرک وضلالت جو ہی در وجود | تو کب اونپہ تعذیب ہووے نمود
جو تھے اہل فترت سے توحید پر | عقیدہ تحنف پہ وہ نامور
کہ کہتے وہ یکتا خدائے وَرَا | کیا جسنے پیدا یہ ارض وسما
وہ در جستجوئے رسول امین | چہ جائے رسالت کی ہون منکرین
وہ نام شفیع الورا پر فدا | یہی وِرد تھا اونکا صبح ومسا
کہ ای کاش گر دیکھتے مصطفا | تو قدمونپہ یہ جان کرتے فدا
زہی بخت اونکا کہ جنکو نصیب | بمنح الہی لقائے حبیب
تو اون اہل توحید سے والدین | کہ جنکے حبیب خدا نور عین
یہ ہین اُنسے افضل بلا امترا | یہ ہین مقتدائے ہمہ اولیا
یہ لاریب افضل ز اہل یمین | یہ لاریب اُنسے جو ہین سابقین
اسیطور ہی در حدیث شریف | جو مذکور ہ بالا بسند حصیف

قال نبینا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ اجمعین فانا من السابقین وانا خیر السابقین رواہ البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض علیہم رضوان اللہ الفیاض

تولا بدوہ اَبوین از سابقین | ہوا اُنسے راضی جہان آفرین
رضائے خدا سے وہ مسرور ہین | جو اُنکے محبان وہ مبرور ہین

اعلم ایہا المحب الصادق واللبیب لاریب الحاذق ان اہل الفترات ثلاثة عشر قسما ستة منہم اہل السعادة واربعة منہم اہل الشقاوة وثلاثة تحت المشیئة الالہیة فالاول من الستة من اُلقی فی قلبہ نور فاطلع

وہ ہین تیرہ اقسام اے دوربین — تو کر ضبط انکو بصدق و یقین
نہ تحقیق ہو اسّے زائد عیان — غنیمت یہ تحقیق اے منصفان
تو چھے قسم انسے جو اہل جنان — جنان مین وہ جاوین نہ ہمین گمان
وہ اہل سعادت بلا اضطرار — وہ لاریب محبوب پروردگار
یکے انسے وہ جسکو نور خدا — ہوا دل مین حاصل بلا امترا
ہوا جبکہ اسّے منوّر جنان — تو ماہر ہوا وہ زسرّ نہان
ہوا کشف اوسپر ز نور خدا — مقام محمد شفیع الورا
سیادت جو انکی علی الکائنات — عموم رسالت جو بالبیّنات
زپیش صفی اللہ در ہر زمان — الی الابد آباد اے نیک دان
وہ سب جبکہ اوسپر ہویدا ہوا — تو وہ ذات احمد پہ شیدا ہوا
تو ایمان وہ لایا بخیر الورا — کہ لابد ورا سے وہ ہین ماورا
تو شاہد ہوا وہ بصدق جنان — بتصدیق مکشوف سرّ نہان
کہ نور خدا اسکا از بیّنات — تو شاہد یہ بر سیّد الکائنات
تو روز قیامت یہ محشور ہو — ضیائے محمد مین بے گفتگو
ولے باطن مصطفا سے ضرور — وہ فائز بانوار اہل حضور
دوم قسم انسے جو اہل جنان — وہ ایسی تجلّی سے روشن جنان
کہ وہ نور جو اسکے دلمین نہان — نہین اوسکے دفع پہ اوسکو توان
وہ توحید پر اوسکو لاوے کشان — کہ لاریب یکتا خدائے جہان
کہ یہ نور اسکو جو حاصل ہوا — تو بے فکر دل اوسکو واصل ہوا

من السنة مَن طالع فی کتب الانبیاء علیہم السلام او سمع ممن طالع فیہا فعرف
شرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وشرف دینہ وثواب من اتبعہ
فآمن بہ وصدقہ علی علم منہ وان لم یکن دخل فی شرع نبی قط من تقدم
لحکیم بن حزام واضرابہ فہذا یحشر یوم القیامة مع المومنین بسیدنا محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا مع العاملین بشریعتہ ولکن فی ظاہریتہ والسادس
الموفی مَن آمن بنبی من تقدم وادرک رسالة سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وآمن بہ فلہ اجران فہذا یحشر یوم القیامة فی ہذہ الامة المرحومة فہؤلاء کلہم من السعداء
واما الاربعة من الاشقیاء فالاول منہا مَن عطّل لا عن نظر بل عن تقلید والثانی
منہا من اشرک لا عن استقصاء نظر والثالث منہا من عطّل بعد ما ثبت لا عن
استقصاء نظر والرابع مَن اشرک عن تقلید محض فہؤلاء کلہم من الاشقیاء
واما الثلاثة تحت مشیئة اللہ تعالی فالاول مَن عطّل فلم یقر بوجود عن نظر
قاصر وذلک القصور بالنظر الیہ لضعف مزاجہ وقوة غیرہ والثانی من اشرک
عن نظر اخطاء فیہ طریق الحق مع بذل المجہود الذی تعطیہ قوتہ والثالث
مَن عطّل بعد ما اثبت عن نظر بلغ فیہ اقصی القوة التی ہو علیہا مع ضعفہا
بالنسبة الی مَن فوقہ فایاک ثم ایاک ان تحکم علی اہل الفترات کلہم بحکم
واحد من غیر ہذا التفصیل فتخطئ طریق الصواب والتبجیل ہذا ملخص
ما فی الفتوحات المکیة والیواقیت الشعرانیة وغیرہما من الزبر الدینیة
کما ہو مذکور فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

مفصّل زراول یہ ہیں بیگمان	سُنو اہلِ فترات کا یہ بیان

براہیم گرچہ خدا کے خلیل ۔ وہ موسیٰ کلیم خدائے جلیل
ولیکن طفیلئے خیر الورا ۔ عقولِ ورا سے وہ ہے ماورا
کہ خلت محبت مین فرقِ عیان ۔ مکان سے بلاریب تا لامکان
کہان وہ کلیم و کہان چاکران ۔ مُحِب اور محبوب فرقِ عیان
تو ایمان وہ لایا بخیر الورا ۔ دل و جان سے اُنپر ہوا وہ فدا
وہ ہے مثلِ زید بن عمر ای امین ۔ اِسی حال پر تھا بصدق و یقین
کہ سجدہ وہ کرتا برائے خدا ۔ مُناجات اِسطور کرتا سدا
اِلٰہی اِلٰہِ براہیم ہے ۔ یہی دل مین ہر طور تسلیم ہے
یہ دینی وہ دینِ براہیم ہے ۔ بخاری مین بیشک یہ ترقیم ہے
بھی اِسطور کہتا وہ لیل و نہار ۔ لِسان و جنان سے یہی آشکار
کہ دل میرا لاریب در انتظار ۔ وہ ہے انتظاری مین ہی بیقرار
کہ پیدا وہ کب ہوے نبیئے جلیل ۔ ز ولدِ سماعیل پسرِ خلیل
جو ہے شیبۃ الحمد کا خاندان ۔ وہ سِرِ نہان اُسسے ہووے عیان
ولیکن نہ ہرگز یہ میرا نصیب ۔ کہ ہو مجکو حاصل جمالِ حبیب
تو لایا مین ایمان بقلب سلیم ۔ اوسی ذات پر جو وہ نورِ قدیم
بہ تصدیق و توثیق شاہد جنان ۔ کہ لاریب وہ سیدِ انس و جان
نبی ہین وہ نبیونکے بے اِمترا ۔ وہ نورِ خدا ہین خدائے ورا
تو ہو جسکو حاصل ز عمرِ طویل ۔ تو دیکھے وہ روئے حبیبِ جلیل
تو لازم کرے عرض میرا سلام ۔ جنابِ حبیبی مین با احترام

نہ آیاتِ عالم سے اوسکا حصول — دلائل سے ہرگز نہ اُسکا وصول
وہ بے کسب لابد عطائے خدا — وہ منہج محمدؐ سے بیشک عطا
وہ ہے جذبۂ خالقِ دوجہان — وہ توحید وتصدیق پر ہے کشان
تو بے اُسکے دلکو نہوے قرار — قرارِ جنان کا اوسی پر مدار
یہ محشور ہو در صفِ اَصفیا — کہ ہے منظرِ سیّد الانبیا
سُوم قسم اُنسے جو ہستہ عیان — وہ ہی نور فکری سے روشن جنان
وہ توحیدِ ایزد پہ تھا مُستقیم — کہ نور الٰہی سے قلبِ سلیم
وہ تصدیقِ خیر الورا سے مدام — مُنوّر جنان تھا وہ مدّاحِ تام
وہ چون قسم مذکور سابق ضرور — کہ تھا اوسکو حاصل ز آیاتِ نور
کوئی اوس سے کرتا اگر قال وقیل — کہ خلّاقِ عالم مین کیا ہی دلیل
تو اسطور دیتا وہ اوسکو جواب — جوابِ لبیبان بسے پُرصواب
کہ بعرہ یقیناً دلیلِ بعیر — قدم کا اثر ہے دلیلِ مسیر
تو محشور تنہا وہ ہو بیگمان — نہ متبوع و تابع مین اُسکا مکان
جو ہی قسم رابع ازان شش نگار — تو وہ تابعِ دینِ پروردگار
جو تھی پیش اُسکی شریعت عیان — تو وہ اُسکا تابع بصدقِ جنان
ولے اوسکو حاصل ہوا کچھ نصیب — ز عرفانِ شرفِ رسولِ حبیب
تو وہ عزِّ احمدؐ سے ماہر ہوا — تو ہر سِرّ نہان اُسپہ ظاہر ہوا
کہ محبوبِ ایزد و محبِّ حبیب — یہ ہی اُنکے چاکر کا لابد نصیب
طفیلی کو اِس جا ملے وہ مقام — کہ اوس سے اصیلی کو رشکے مدام

وہ محشور لاریب روزِ جزا
اسی خیرِ اُمّت میں بے اِمترا
اسی قسم سے والدینِ رسول
ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ فحول
کہ دینِ خلیلی پہ وہ مستقیم
بلا اونکو پھر ایک نورِ قدیم
کہ وہ کنزِ مخفی سے دُرِّ یتیم
وہ رُوحِ خدا ہے وہ رَوحِ عمیم
کہ مدّاح جسکا خدائے قدیم
کہ ہے وَصف تیرا وہ خُلقِ عظیم
قدیمی خزائن کا ہے تو قَسیم
تو مجھسے مَیں تجھسے یہ سِرِّ فخیم
نہوتا قِدَم سے اگر تیرا نور
تو ہرگز نہوتا خدا کا ظہور

تو نورِ خدا تو ظہورِ خدا
خدائے خُیُوری وُجملہ وَرا

روی العلامة ابن النقیب فی التحریر وغیرہ من النحاریر عن عبد الله بن المبارك فی لکلمات القدسیة قال الله لحبیبه انت مِنّی وانا منك یا سر لاحدیة وهذا من قبیل ما رواہ الحاکم وصححه عن یعلی لعامری قال علیه الصلوة والسلام وعلی آله واصحابه الکرام الحسین منّی وانا من الحسین وهذا ید ل علی کمال لاتحاد ورسوخیة الوداد وقال اصحاب لبشارة هکذا تقدیر العبارة ظهور الحبیب من نور الله وظهور الله من نور الحبیب وهذا هو المشهور بحذف لفظ الظهور ان الحبیب من نور الله والله من نور الحبیب وذلك عین ما قال الله الملك المجیب لولاك لما ظهرت الربوبیّة وقال ما خلقت خلقا اکرم علیّ منك ولقد خلقت الدنیا واهلها لاعرّفهم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك لما خلقت الدنیا کما رواہ ابن عساکر عن سلمان وفی روایة البیهقی وغیرہ عن ابن عباس فلولاك

جو ہی سیرتِ ابنِ سیدِ شہیر — تو اوسمین یہ مذکور ہے مستنیر
تو محشور ہو وہ بروزِ جزا — بلاریب در اُمّتِ مُصطفا
جو ہی قسمِ خامس زِ ستّہ ضرور — تو لاریب وہ شخص ہی بے فتور
کہ کُتبِ سماوی سے ماہر ہوا — تلاوت سماعت سے ظاہر ہوا
کہ ہین مُصطفا اشرفُ الاَنبیا — جو ہین اُنکے تابع وہ ہین اَصفیا
تو اِیمان وہ لایا بصدق و یقین — اونونپر جو ہین سیّدُ المُرسلین
کسی شرع مین گرچہ داخل نہ وہ — نہ تابع نبی کا وہ رہا نہ ہو
وہ ہی جیسا لاریب ابنِ حرام — حکیمِ معتبر زِ بخلقِ عظام
بھی مانند اسکے جو دیگر کرام — مُصدّق ہوئے وہ بخیرُ الانام
تو محشور ہون یہ بروزِ جزا — مَعَ المُؤمنین بخیرُ الورا
و ملے ظاہری نور انکا مقام — تجلیئے خیرُ الورا سے مدام
جو عامل بشرعِ شفیعُ الانام — تو ہی اسکا برتر اُنہونسے مقام
نہ محشور ہرگز وہ در عاملین — کہ دونو تجلّی سے یہ فائزین
جو ہی قسم سادس وہ مردِ سعید — وہ ہی دو نبوّت سے لابد رشید
کہ فترت مین وہ اہلِ دینِ خدا — رسالت کا تابع وہ بے اِمترا
چو عیسیٰ خلیل و دگر چون کلیم — اِنہون کا وہ تابع بقلبِ سلیم
مِلا اوسکو پھر وقتِ خیرُ البشر — کہ شانِ رسالت دران مُشتہر
مُشرّف ہوا پھر وہ بارِ دگر — کہ ایمان وہ لایا بخیرُ البشر ہے
تو دو اَجر اوسکو مِلین بالضّرور — کہ دو نورِ ایمان سے ہی اُسکو نور

دوم جو کہ مشرک ہوا با نظر ولیکن نظر مین ہوا یہ خطر
کہ اوسنے نہ کی صرف اقصے نظر جو موجود او سمین بسے مستقر
یہ چار و شقی ہین بلا گفت گو کہ خاطی یہ لاریب ور خبث جو
جو ہین تین باقی تو انکا بیان وہ اسطور لاریب نزد مہان
کہ در خواہش ایزدی وہ نہان نہ ہی کفر و ایمان سے اونکا بیان
مفوض وہ ہین سوئے پروردگار جو چاہے کرے حکم اونپر نثار
تو دو ہین معطل انہونسے ضرور یکے اصل فطرت مین اہل فتور
کہ اسنے کیا صرف اقصے نظر کیا جہد اسنے بسے خوبتر
ولے اصل مین ضعف تہا در نظر تو کب اسّے ہو جہد کچھ کارگر
لہذا معطل ہوا از وجود نہ عارف ہوا از خدائے ودود
معطل دگر بعد اثبات نیز نظر مین قوی تہا وہ اہل تمیز
کیا اوسنے جب غور سے کچھ نظر تو ماہر ہوا وہ ز رب البشر
ولے فوق اسکے جو اہل نظر تو اسّے وہ اقوی بسے خوبتر
تو عاجز ہوا یہ ز فکر و نظر معطل ہوا پھر یہ بار دگر
سوم اسنے مشرک بلا امترا خطائے نظر سے ہوا مبتلا
کہ اسنے کیا بذل اقصے نظر نہ قاصر ہوا اسمین وہ نامور
جبلت مین اوسکو ہوئی جو عطا کیا صرف اوسکو نہ اسمین خطا
ولیکن نہ پایا طریق صواب وہی بت پرستی ہوئی خوشآب
تو یہ تین اقسام نزد مہان نہ کچھ حکم انکے سے خط لسان

ماخلقت آدم ولا الجنّة ولا النار علیہم رضوان الله الغفار انتہی هذا ملخّص
مافی الجزء الثالث المتین من الکتاب المسمی بنجمِ المُبین ۵ ؎

تو ہین اہلِ اَجرین وہ والدین ۔ کہ دو نورِ ایمانسے وہ نورِ عین
جو ہی اِسکا منکر وہ ہی اہلِ شَین ۔ کہ ہی اُسکے دلپر شقاوتکا غین
وہ موذیئے خیر اُلورا ہی رجیم ۔ وہ لاریب ابنِ مُغیرہ زَنیم
وہ ہے فیل خو کی بشکلِ بَشر ۔ تو داغِ خدا اوسکے خرطوم پر

خیوری نکر تو بیانِ حزین
کہ خاسر دو عالم مین ہی وہ لعین

جو اَقسام ہین چار اَہلِ شقا ۔ بیان اونکا اِسطور اے باصفا
کہ ہین دو مُعطّل بسے منکرین ۔ وجودِ خدا کے نہ وہ قائلین
یکے ہے مُعطّل بقولِ دگر ۔ نہ ہرگز کیا صَرف اُسنے نظر
تعطّل کیا اوسنے تقلید سے ۔ وجودِ خدا اور توحید سے
مُعطّل دوم بعد اِثبات ہے ۔ تو اِثبات مین ایک یہ بات ہی
کہ اَقصٰے نظر سے نہ اِثبات ہی ۔ تو قاصر نظر اہلِ شُبہات ہی
جو اَقصٰے نظر سے وہ اِثبات ہی ۔ تو ہرگز نہ وہ جائے شُبہات ہی
تو قصرِ نظر سے وہ خاطی عیان ۔ لہذا وہ کافر ہوا بیگمان
وہ باقی جو دو اُنسے اہلِ شقا ۔ ہوا شرک اُنسے بذاتِ خدا
یکے اُنسے مُشرک بقولِ کسان ۔ کرے شرک جیسا کہین مُشرکان
نہ اوسنے کیا صرف اَقصٰے نظر ۔ کہ وہ فعلِ مذموم یا خو بتر

تمارے جو اطوار ہین سب عیان ‏ ‏ زعلم و عمل اعتقاد نہان
تو در جملہ زائد وہ در ہر زمان ‏ ‏ وہ ہین تمسے فائق نہ اسمین گمان
تو گر وہ نہین اہلِ ایمان ازان ‏ ‏ تو از اہلِ ایمان نہ تم سے کہان
نعم وہ موحد ز پیشینیان ‏ ‏ ہوئے تم موحد بآخر زمان
برادر برابر زیک باپ و مان ‏ ‏ اگرچہ نہ ایمان کا تم مین نشان
یہی اوسمین تم مین خطائے عیان ‏ ‏ کہ ہو منکرِ سیدِ انس و جان
جہان انکی تعظیم کا ہو بیان ‏ ‏ تو ہی وہ تمارے لئے مرگِ جان

جو دو نو مین تہا اتحادِ جنان
غیوری کیا عدل سے وہ بیان

کہین گر وہابی وہ لاریب زور ‏ ‏ تو لازم یہ ہے آنپہ اے ذی شعور
کرین فرق ابلیس و انمین بیان ‏ ‏ تو کچھہ فائقی مین نہووے گمان
اگر انسے یہ فوق ہین در امور ‏ ‏ تو ہرگز نہ تسلیم سے ہے یہ دور
کہ وہ فائقی چونکہ حق الیقین ‏ ‏ ہوئی اونپہ ظاہر نہ ہم ماہرین
ولے منصفون سے یہ ہے التجا ‏ ‏ کرین کچھہ وہ انصاف بہر خدا
کہ ہین متفق اسپہ جملہ مہان ‏ ‏ کہ فترت مین لاریب اہلِ جنان
تو وہ خیر لاریب از مشرکین ‏ ‏ کہ عین النجاست یہ ہین بالیقین
ز اخبار یہ امر از بس مبین ‏ ‏ کہ پیدا ہوا ؟ن ز اہلِ یمین
افاضل جو انسے ہوئے سابقین ‏ ‏ تو یہ ہین انسے پیدا ہوا بالیقین
ز آدم صفی اللہ تا این ظہور ‏ ‏ شدہ مسکنِ من ز اہلِ غیور

یہ تفصیل بالا جو مسطور ہے — بستہ حکم لاریب مذکور ہے
سعید و شقی و ذوی الانتظار — کہ حکمِ الٰہی پہ جنکا مدار
تو سب اہلِ فترات پر زینہار — نکر حکم اِک طور پر آشکار
و الّا تو خاطی بلا اشترا — تو ماخوذ لاریب نزدِ خدا

خیوری تو کر بند اسّے زبان
تو کر وہ بیان جو کہ اصلی بیان

زمین سے الیٰ عرش تا لامکان — یہی خوش ترنّم بگوشِ جنان
سماعت کرین اسکو اہلِ دلان — ازل سے ہمیشہ الیٰ این زمان
کہ آباؤ اجدادِ شاہِ شہان — ہمہ اُمّہاتِ شہِ مُرسلان
جو ہین مَظہرِ سیّدِ انس و جان — وہ ہین مَظہرِ خالقِ جانِ جان
وہ ہین عینِ اَعیانِ جملہ جہان — کہ انسانِ ایمان کا ہی وہ مکان
وہ جانِ عوالم وہ جانِ اَمان — اَمان اور ایمان اُنہونسے عیان
نہو عَین و انسان و جانِ اَمان — تو لاشہ صفت ہون یہ جملہ جہان
خدا کا غضب تمپہ اے منکران — تمے در دو عالم نہ ہرگز امان
تمارے مین ایمانسے کیا ہی نشان — کہو صدق دلسے نہ خرص بان
کہ توحید شیطانین لابد عیان — عبادتمین وہ تمسے ہی بیکران
وہ اَعلم ز علمِ ہمہ مُلحدان — وہ بیزار لاریب از مشرکان
مُحبِّ مُوَحِّد وہ در ہر زمان — نہ ہی مُعتقد خوبیئے عاصیان
تو اِسطور سے کیا وہ از مومنان — ویا ہی وہ ملعون از کافران

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ
الْعَدَّ دَتُدُوْمُ بِدَوَامِ الصَّمَدِ وَسَلَامًا بَاقِیًا اِلَی الْاَبَدِ لَا غَایَۃَ لَہٗ وَلَا اَمَدَ

وصل بارہوان اِس بیان مین کہ اہلِ فترت کے

مشرکین ٭ اِس اعتقادِ پُر سداد پر تھے بالیقین ٭ کہ ہم سب مخلوقاتِ خدا ہین اور یہ آسمان وزمین ٭ خدا کی خالقیّت کے نہ تھے وہ منکرین ٭ بُت پرستی و شرک مین تھے مستغرقین اِسی شرک سے اِجتناب اُنکا ایمان تہا ٭ نہ لازم اونپر اقرارِ لسان تہا ٭ نہ اِمتثالِ احکام اونپر حکمِ ایزدِ منّان تھا ٭ اور وقتِ استدلالِ عقلی عند الاعلام بعدِ چہل سالۂ عمر ہے صحیح المرام ٭ اگرچہ موجب کفر نہین عدمِ استدلال ٭ امّا موجب پُرسش ہے نزدِ ایزدِ متعال ٭ اور حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ کا اٹّھاران برس کی عمر مین ہوا انتقال ٭ اور عمرِ حضرتِ آمنہ مغفورۂ مبرورہ جملہ بست سال ٭ اور کسی روایت ضعیفہ سے بھی کفر و شرک اونکا ثابت نہین زینہار ٭ توکیونکر وہ اہلِ جنان نہون عند اُولی الابصار ٭ اَللّٰھُمَّ اَبِدِ الْمُنْکِرِیْنَ لِاَثَرَۃٍ فَاِنَّھُمْ جَاھِلُوْنَ مِنْ سِرِّ الْاَسْرَارِ ٭

قَدْ اَخْبَرَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ عَنِ اعْتِقَادِ مَنْ یَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَئِنْ
سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ وَاَیْضًا نَطَقَ بِھٰذَا مُعْتَقَدُھُمْ

جو ہین طاہرین و ہمہ طاہرات
تو پیدا ہین انسے بصد بینات

ز اخبارِ متواترہ ساے ہمام
یہ لاریب ثابت نہ اسمین کلام

نصوصِ الٰہی سے بیشک عیان
کہ جسطور مذکور بالا بیان

کہ جملہ پدر مادرِ مصطفا
وہ ہین اہلِ اسلام سب بے امترا

وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان
نہ ہرگز کوئی انمین از مشرکان

تو کب والدینِ شفیع الانام
نہون اہل اسلام نزد فہام

نہ اسکو کرے عقلِ عاقل قبول
کہ ہو مشرکو نمین وہ نورِ رسول

تو کب اوسکو باور کرین مومنان
مگر منکرِ سیدِ انس و جان

کتابِ خدا و کتابِ رسول
بھی کتبِ امامانِ اہلِ نقول

ز اہلِ صفا و اہلِ وصول
یہ سب متفق [illegible] نزد فحول

کہ وہ اہلِ ایمان بقلب سلیم
جو ہی اسکا منکر تو وہ اہلِ جحیم

خدایا طفیل رسولِ کریم
عقیدہ خیوری پہ رکھ مستقیم

کہ ہی یہ صراطِ خدائے قدیم
صراط الذین جو اہل نعیم

کہ سب انبیا اولیائے کرام
اسی پر ہوئے متفق لا کلام

کہ آبا و اجدادِ خیر الانام
سوا اونکے جو انبیائے کرام

وہ ہین زبدہ اولیائے عظام
علیہم رضائے خدا و سلام

خیوری یہ لا بد صراطِ وصال
جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ ضلال

نہو جام صانع سے کیونکر بھیر … کہ ہی دست صانع سے اُسکا خمیر

خیوری اگرچہ تو نزدیک دیر
ولے دلکا ہی سوئے خلاق سیر

ہوا اُستے ظاہر جو مسطور ہے … کہ جو اہلِ فترت سے مشہور ہے

نہ اُستے ہوا کفر گر آشکار … تو لابد وہ ناجی بصد اعتبار

نہ صانع سے ماہر ہوا گر جوان … تأمّل کا پایا نہ اونسے زمان

تو لاریب ناجی وہ ہے بیگمان … نہ مسئول زنہار وہ لے مہان

کرو دلمین کچھ غور اے منکرین … ہوائے خودی سے نہو مفسدین

کہ ماہر بذاتِ خدا مشرکین … نہ تخلیقِ ایزد کے وہ منکرین

فقط بُت پرستی مین تھے مُبتلا … یہی شرک اونکا بلا امترا

نہ واجب ز اقرارِ توحیدِ رب … بھی اونپر جو فترت مین دُ اُمم عرب

نہ تھے اونپہ اَحکام واجب مدام … صلوٰۃ و زکوٰۃ و نہ حجّ و صیام

فقط دل سے توحیدِ پروردگار … یہی اونکا ایمان بصد اعتبار

نہیں بلکہ ناجی یسے مردمان … جو فترت مین لاریب ز مشرکان

یہ ثابت ازان امتحانِ خدا … جو ہو آشکارا بروز جزا

تو پھر والدین شفیع الورا … نہ کیونکر مسلمان بہر دوسرا

کہ بُت کو نہ ہرگز وہ کرتے سجود … تو لابد موحّد وہ با صد شہود

کیا والدِ مصطفا انتقال … تو وہ ہژدہ[۱۸] سالہ بلا قیل و قال

کیا حضرتِ آمنہ انتقال … تو وہ بست[۲۰] سالہ نہ اسمین مقال

کتابُ اللہ لَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَنْ خَلَقَہُمْ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہ وایضاً اشارہ مصرّح
فِیْہِ بِقَوْلِ اللّٰہِ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہُمْ وَلَا یَنْفَعُہُمْ
وَیَقُوْلُوْنَ ہٰؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰہ

سنو اے عزیزو بگوشِ جنان — یہ فرمانِ خلّاقِ جملہ جہان
کہ ای سیدِ محبوبِ خیرُ الورا — شفیعِ خلائق بروزِ جزا
تو پوچھین اگر اُنسے جو مشرکین — کیا کسنے پیدا سما و زمین
تمارا کہو کون ہے آفرین — کیا پیدا کسنے تمین برزمین
تو لابد تجھے دینگے ایسا جواب — جوابِ لبیبان بلا ارتیاب
کہ اللہ نے پیدا کیا بیگمان — ہمین اور جو یہ زمین آسمان
وہی خالقِ یکتا ہے بالیقین — سوا اُسکے خلقت کے لائق نہین
ولے تھے عبادت مین وہ مشرکین — نہ رب کی خدائی کے وہ منکرین
خدا کی خدائی کے وہ معتقد — ولیکن بتون پر وہ تھے معتمد
کہ لاریب اصنام بے امترا — یہ شُفعائے عباد نزدِ خدا
جو انکی عبادت کرین بندگان — یہ اونکی شفاعت کرین بیگمان
یہ خاصانِ درگاہِ پروردگار — یہ مقبولِ ایزد بصد اعتبار
عبادت کے خلعت سے یہ مُفتخر — نہ اذنِ شفاعت کے یہ مُفتقر
یہی شرک تہا اُنکا ای باادب — جو او سوقت مین مشرکانِ عرب
کہ توحیدِ معبود کے منکرین — وہ لاریب تھی نزدِ اہلِ یقین
ولے اپنے صانع سے تھے واقفین — نہ تخلیقِ ایزد کے تھے منکرین

وہ اہلِ کرامت سے اشرف مدام | کہ ہین مظہرِ ذاتِ خیر الانام
وہ ہین مظہرِ معجزاتِ رسول | ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول
یہ مذکور بالا تو مسطور ہے | دلائل سے جملہ وہ پُر نور ہے
تو کیونکر نہ مومن وہ نزدِ جہان | وہ اہلِ جنان اور اہلِ جنان
جو ہے اِسکا منکر وہ ہے اہلِ نار | جہنم مین جاوے بصد اضطرار
کتابِ خدا و کتابِ رسول | وہ دونو سے منکر بسے پُر جہول

ہوائے خودی سے وہ ہے پائے بند
کلامِ خُوری کرے کب پسند

ردِ اعتراضِ منکرانِ لئام * کہ درمیان حضرتِ عیسے و سید الانام * دینِ خلیل و اسماعیل و عیسے علیہم السلام ہر سہ اوسوقت موجود تھے لا کلام * پس کیونکر وہ زمان فترت ہو عند الفہام *

یہ آوے اگر تیرے دل مین خیال | خیالِ جہالت یہ بے قیل و قال
کہ تھا دینِ اُسوقت مین بگمان | خلیل و سماعیل کا اے میان
بھی تھے دینِ عیسے پہ اہلِ کتاب | تو وہ وقت فترت سے کب درحساب
اگر دینِ عیسیٰ وہ کرتے قبول | تو تھی اُس زمانکے وہ لا بد رسول
کہ از بعدِ عیسے نہ آیا رسول | مگر ایک خاتم جو پدرِ بتول
تو لاریب اسطور اوسکا جواب | جوابِ مصفا بسے پُر صواب
کہ معنائے فترت یہ ہے بالضرور | کہ ہو بین شرعین حاصل فتور

قال فی مسالک الحنفاء والیواقیت والجواھر وغیرھا من زبر المواھر وفی العلامۃ العلائی وغیرہ رضی اللہ عنہ ان والد سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ عاش من العمر ثمان عشرۃ سنۃ وام النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدتنا آمنۃ رضی اللہ عنہا انتقلت من الدنیا وھی بنت عشرین سنۃ ولا ریب فی انھما من اشرف اقسام الموحدین فی زمان الفترۃ التی قد عمّ فیہ الجھل وان الموحّد سعید بای وجہ کان توحیدہ وان لم یکن مومنًا بکتاب ولا برسول فیدخل الجنۃ لان متعلق الایمان انما الخبر الذی یاتی بہ الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عن ربھم عزّ وجل ولیس بین ظھری اھل الفترات کتاب ولا رسول حتی یومنوا بھما وحینئذ یصحّ ان یلغز بذلک فیقال شخص مات علی غیر الایمان ویدخل الجنۃ فمن ھو وجوابہ مَن وحّد اللہ بنور وجدہ فی قلبہ وانتقل من الدنیا علی ذلک انتہی وقد مرّ تفصیل الموحّدین واللہ یھدی المتقین

سنو اے مُحبّانِ خیرُ الورا
کہ عبد اللہ و آمنہ باصفا

وہ از اہلِ توحیدِ اشرف مدام
وہ ہر دو موحّد بتوحیدِ تام

وہ اقسامِ ستّہ جو مذکور ہین
تو اُن سب مین اشرف وہ پُرنور ہین

اُولُوا العلم سے ہین وہ لابد کرام
ہوئے پھر مشرف بخیرُ الانام

وہ دینِ خلیلی پہ سچے مُستقیم
جو ہی اسکا منکر وہ اہلِ جحیم

نہ کچھہ کفر سے اُنمین ہرگز نشان
ز توحیدِ ایزد منوّر جنان

ولایت کے رُتبے پہ وہ قائمین
کرامات اونکی بسے بالیقین

تو ہی اونکی عامہ شریعت مدام	وہ جاری رہے تا بیوم القیام
کہ دعوت شفیع الورا کی عیان	ہمیشہ سوئے کافران زمان
تو روشن ہوا اُسسے ای خیر کیش	کہ فترت کو مانع نہین شرع پیش
کہ فترت فتور شریعت کا نام	نہ دعوت کا حاکم ہے درانام
تو لابد فتور شریعت مدام	ہوا بعد عیسےٰ علیہ السلام
کہ جو بعد عیسےٰ ز اصحاب دین	نہ از دعوت شرع وہ حاملین
لہذا یہ فرمان پروردگار	ہوا در کتاب مُبین آشکار

قال اللہ جلّ جلالہ وعلی لعالمین عمّ نوالہ فی کتابہ المستطاب لمنیر یا اھل لکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترة من الرّسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر ونذیر واللہ علی کل شیئ قدیر قال فی الارشاد وروح البیان والتحبیر وغیرھا من زبر اھل لتبیان ای قد جاءکم رسولنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی حین فتور من الارسال وانقطاع من الوحی ومزید احتیاج الی بیان الشرایع والاحکام الدینیة یقال فتر الشیئ فتورًا اذا سکنت حرکتہ وصارت اقل مما کانت علیہ وسمّیت المدة بین الرّسولین فترةً لفتور الداعی فی العمل بتلک الشرایع ونبیّنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُعث بعد انقطاع الانبیاء علیہم الصلوة والسلام لانہم کانت متواترة بعضہم علی اثر بعض الی وقت رفع سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فاللہ تعالی قادر علی الارسال بالتواتر وعلی الارسال بعد لفترة ولم یکن بعد سیدنا عیسےٰ علیہ السلام الا نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھذا ھو

کہ بَینَ الرَّسُولَین ہو آشکار — فتورِ شریعت بصد اضطرار
نہ داعی کوئی بہرِ اسلام ہو — نہ ساعی کوئی بہرِ احکام ہو
چلین خواہشِ خویش پر وہ مدام — ہوائے خودی سے کرین جملہ کام
چلین مثلِ شُتران بغیر زمام — نہون اونپہ اُحکامِ شرعی کرام
جو ہی شرعِ مُرسَل بلا گفت گو — وہ ہو جملہ درہم رہی ایک بو
زمانہ دیجُور ہو جبکہ طول — تو مبعوث لاریب تب ہو رسول
تو فترت کا ہرگز نہ ممکن زمان — بغیر رسولَین سے نیکدان
یکے پیشِ فترت دگر بعدِ آن — سوا اسکے فترت نہووے عیان
جو فترت کو ہو مانعِ شرع پیش — تو معدوم فترت کا ہو نام و کیش
نہ دنیا مین ہون اہلِ فترت کبھی — ہمیشہ وہ اہلِ شریعت سبھی
کہ تا نوحِ پیغمبرِ نامدار — ہوا شرعِ آدم پہ جملہ مدار
ز نوحِ نجی تا زمانِ خلیل — ہوا نوحِ مُرسَل کا دینِ جلیل
ہوا پھر وہ دینِ خلیلی عیان — ہوئی جسسے گلزار نارِ جہان
ہوا پھر ہویدا وہ دینِ کلیم — تو پھر جملہ تورات پر تھے مقیم
ہوئے پھر وہ داؤدِ اہلِ زبور — کہ الحان جنکے پہ عاشق طیور
ہوئے پھر وہ رُوحِ خدا نامدار — وہ تھے اہلِ انجیلِ پروردگار
بھی یعقوب کی جملہ اولاد مین — ز ابنائے اصلاب و احفاد مین
ہوئے جملہ پنجاہ صد انبیا — سبکے بعدِ دیگر ہوا رہنما
ہوئے پھر شہنشاہِ خیر الانام — حبیبِ الٰہی عَلَیہِ السَّلام

تو روزِ قیامت نہووے دلیل — نہ اِسطور کوئی کرے قال و قیل
کہ آیا نہ ہم پاس کوئی بشیر — نہ زنہار ہم پاس آیا نذیر
کہ اوسکی بشارت سے لاتے بجا — امورِ اطاعت برائے خدا
بھی اوسکی نذارت سے ہم زینہار — نکرتے کبھی کفر لیل و نہار
تو آیا یہ تم پاس ایسا بشیر — بشیروں کا سردار ہے بے نظیر
نذیروں کا لاریب ہے دستگیر — خدا بعد یکتا وہ نورِ قدیر

غیوری وہ ربی یقیناً مجیر
وہی میرا مشکل کشا دستگیر

خدا کو یہ قدرت بلا چون چرا — کہ فترت نہوتی کبھی رو نما
کہ جسطور عیسیٰ و موسیٰ کلیم — رہا درمیان انکے دینِ قویم
کہ ہفدہ صدی آمین لابد زمان — ہزارون نبی اُسمین لابد عیان
اسیطور قادر وہ پروردگار — کرے بعد عیسیٰ نبی آشکار
زمانِ شفیعُ الوریٰ تک ضرور — ولے اُسنے ایسا نہ چاہا ظہور
یہان انمین بیشک زمانِ قصیر — تو کیا وہ نہ اِنبا یہ اسمین قدیر
کہ ہے بعدِ عیسیٰ الیٰ مصطفےٰ — صدی چھے رہی جسمین فترت سدا
ولے حکمتِ رب کا یہ اقتضا — کہ ہون بعدِ عیسیٰ شفیعُ الوریٰ
صفیّ اللہ آدم جو پدرِ بشر — بلا پدر اوّل وہ پدرِ پسر
ہوئی حضرتِ حوا اُنسے عیان — یہ ہے اصلِ ثانی نہ اِسمین گمان
اِسیطور عیسیٰ علیہ السلام — ہوئے بے پدر پسر نزدِ فہام

الانسب بما فی تنوین فترة من التفخیم اللائق بمقام الامتنان علیھم بان الرسول قد بعث الیھم عند کمال حاجتھم الیہ بسبب انقضاء الدھر الطویل بعد انقطاع الوحی لیعدّوہ اعظم نعمۃٍ من اللہ وفتح باب الرحمۃ وتلزمھم الحجۃ فلا یتعللوا غدًا بانہ لم یرسل الیھم من ینبّھھم عن غفلتھم وفی الحدیث انا اولی الناس بعیسی بن مریم فانہ لیس بینی و بینہ نبیّ قال فی مبارق الازھار شرح مشارق الانوار بطل بھذا قول من قال ان الانبیاء کانوا بعد عیسی علیہ السلام انتھی وایضًا قال اللہ سبحانہ وتعالی شانہ لتنذر قومًا ما اتٰھم من نذیر من قبلک قال فی انوار التنزیل اذ کانوا اھل الفترة ھذا ملخص ما فی نجم المبین

یہ فرمانِ ایزد بلا ارتیاب
ہوا اسطرح بہر اہلِ کتاب

کہ تم پاس آیا شفیعُ الوریٰ
حبیبی محمدؐ رسولِ خدا

کہ تا وہ کرے جو بیانِ وصال
تو ہون عالمین اُس سے اہلِ کمال

وہ اسرارِ ایزد کرے آشکار
تو ہون اُس سے انوار دلپر نثار

ہوا انقطاعِ رُسُل بیگمان
نہ باقی شریعت کا ہرگز نشان

ہوئے خواہشِ خویش پر تم رواں
نہو دینِ مولا سے تم ماہران

کرو اس عنایت پہ شکرِ خدا
کہ اِسوقت ایسا ملا رہنما

ملے وقتِ مشکل پہ جب دستگیر
تو لازم ادا ہو نہ شکرِ کثیر

یہ ہے نعمت و رحمتِ کردگار
تو اِسکا کرو شکر تم بے شمار

کہ ہادی ملا یہ حبیبِ خدا
کہ جسپر خدا کی خدائی فدا

ملا جبکہ تمکو رسولِ حبیب
جو اُنکے محبان وہ اہلِ نصیب

جو اسرار اُنسکے نہ ممکن بیان — یہ ہے بحرِ زخّار بس بیکران
دلا کر بیان اب تو بہرِ لبیب — کہ ہو اہلِ ظاہر کو اُسنے نصیب
کہ علمُ الیقین اور حقُّ الیقین — بسے فرق اندو مین ای دور بین
یہ جملہ سفیدی ہوئی جو سیاہ — یہ اُنکے لئے جنکو ہے اشتباہ
وہ اہلِ ظواہر جو در قیل و قال — وہ ہر جا کرین ایک شُبہ و سوال
کہ سرمایہ اونکی یہی قیل و قال — نہ تسلیم اونکو زحالِ وصال
وہ زنجیرِ عقلی سے ہین پائے بند — نہ تنویرِ ازلی سے وہ ارجمند
نہ وہ نورِ عرفان سے ہرگز بصیر — وہ ظلماتِ ہستی سے دائم ضریر
اگرچہ وہ ظاہر مین ہین عالمان — ولے حُبِّ احمد سے وہ جاہلان
جسے حُبِّ احمد سے ہی کچھ نصیب — تو ہرگز نہ اسمین وہ گاہی مُریب
کہ اَبَوَینِ خیرُ الوریٰ بے گمان — وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان
وہ ہین اہلِ فترت بلا امترا — وہ ہین اہلِ توحید وَاللہ سدا
وہ لاریب ہین زُبدۂ اَصفیا — زیارت گہے جملۂ اَنبیا

خُیُوری کا لابدیہی اعتقاد
کہ وہ انبیا بعد خیرُ العباد

سنو گوش دل سے یہ دیگر دلیل — ضلالت کو چھوڑو نہو تم ذلیل
کہ ابنِ حجر ہیتمی جو شہاب — وہ ماوَردی لاریب اہلِ صواب
جلالِ سیوطی مناوی دگر — اُبّی و غزالی جو ہین مُعتبر
بھی وہ ابنِ جوزی کا سبطِ شہیر — سماعیل حقی آفندِم بصیر

ولے ہو وہ مریم چو آدم پدر وہ عیسیٰ چو حوّا نہ اِسمین خطر
تو ہر طور سے قدرتِ کردگار ہوئی نزدِ خلقت بسے آشکار
کہ بے پدر و مادر وہ اوّل پدر پدر اور مادر سے پیدا پسر
پدر سے بلا اُمّ حوّا عیان ز مادر وہ عیسیٰ بلا پدر دان
تو عیسیٰ ؤ مریم یہ دورہ تمام چو حوّا ؤ آدم سے تہا دُرا نام
تو اِن چار قدرت کے مظہر وہ چار وہ خلقت مین ارکانِ کعبہ شمار
تو وہ سرِّ کعبہ جو مسجود ہے وہ نورِ حبیبی جو محمود ہے
ز دورۂ تولدشۂ مرسلان ہوئے نورِ ایزد سے پہلے عیان
تو پھر بعد اظہارِ دورۂ تمام ہوئے آشکارا شفیعُ الانام
کہ اوّل جو تھا تخمِ دورۂ بشر وہی تاج آخر مین ہو جون ثمر
جو باطن مین تہا تخمِ شجر بشر وہی تخم ظاہر ہوا بر شجر
جو اوّل وہ آخر بجملہ صفات جو باطن وہ ظاہر وہی ایک ذات
بذر مین بلاریب جملہ شجر وہ ظاہر شجر اور باطن بذر
شجر کی حقیقت یقیناً بذر شجر سے نہ مقصود اِلّا ثمر
تو ظاہر ثمر ہے وہ اصلی بذر کہ پیدا ہوا جسّے جملہ شجر
یہ ہی سبقتِ رحمتِ کردگار کہ آخر مین اوّل ہوا آشکار
کہ رحمت سے دوریکا ہی اِبتدا تو رحمت سے اُسکا ہوا اِنتہا

وہی ایک رحمت جو محمود ہے
وہ جانِ خیوری جو مسجود ہے

یہ اِنّا فتحنا سے ہین کامیاب ۔ یہ ہی خاصہ انکا بلاارتیاب
تو حق نے کیا حکم ای ذویعقول ۔ کہ وہ جملہ خلقت کے بیشک رسول
زبیشِ صفیّ اللہ تا یومِ دین ۔ رسولِ رُسل وہ بشرعِ مبین
جو باقی رُسل اِنکے ہین نائبین ۔ شرایع کے مالک یہی بالیقین
دلائل جو اِسکے ہیں بسے آشکار ۔ وہ ہین جلدِ ثانی مین بیشک نگار
سوا اُنکے جتنے ہوئے مرسلین ۔ تو بعد اُنکے اونکی شریعت نہین
ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال ۔ تو حکم شریعت کیا ارتحال
تو جو وقتِ فترت مین شرع مبین ۔ عرب اُسکے ہرگز مخاطب نہین
وہ از دینِ عیسیٰ جو تھے تارکین ۔ تو از ترک وہ سب معاتب نہین
کہ اُسکے نہ ہرگز وہ مامور تھے ۔ وہ دینِ خلیلی سے مسرور تھے
وہ جسطور پر چلتے صغار و کبار ۔ اوسے جانتے دینِ پروردگار
یہی زعم رکھتے وہ بے قال و قیل ۔ کہ لابد یہی ہے وہ دینِ خلیل
جہالت سے اُنمین نہ تفریق تھی ۔ نہ حق اور باطل مین تحقیق تھی
ہوا نورِ احمد کا جن پر ظہور ۔ تو وہ نورِ توحید سے باسرور

قال الامام والحبر الطمطام فی التفسیر الکبیر رحمہ اللہ القدیر و کان قصی جد نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ینہاہم عن عبادۃ الاصنام ویدعوہم الی عبادۃ اللہ الملک العلام وکذلک زید بن عمر بن نفیل ویقول شعر

أَرَبًّا وَاحِدًا أَمْ أَلْفَ رَبٍّ ۔ أَدِينُ إِذَا تُقُسِّمَتِ الْأُمُورُ
تَرَكْتُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى جَمِيعًا ۔ كَذَلِكَ يَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِيرُ

سوا ان بزرگون کے دیگر عظام — ہمہ متفق اسپہ ہین لا کلام
مسالک فوائد مین ہے یہ عیان — بھی روح البیان مین جو روح البیان
وہ سیرت جو حلبیہ ہے بالیقین — فتوحات غیبیہ مین ہے مبین
یہ ہی شرح اکمال مین آشکار — بھی مذکور بالا یہ شمّہ نگار
کہ ہین متفق اسپہ جملہ نبیل — کہ بعد از سماعیل ابن خلیل
نہ مرسول سوئے عرب ہی رسول — مگر ایک یکتا جو پدر بتول
وہی جان جان انسے موصول ہے — دعائے خلیلی وہ مقبول ہے
نہ تھا لائق شہر بیت الحرام — سوا ذات ربی جو خیر الانام
کہ لاریب وہ اہل بلد امین — جلالت مین یکتا وہی بالیقین
نہ ہی اونکے ثانی کوئی از بلاد — کہ وہ اہل بیت خدائے عباد
نہ تھا ایسا زنہار از مرسلین — کہ اونپر تسلّط کرے وہ امین
تحمّل کرے اونکا جور و جفا — بسختی درشتی جو بے انتہا
تو پھر بھی نہو آسنے بیزار وو — کرے حلم سے قتل بے گفتگو
وہ از حلم اسطور ہو دل ربا — کرے سنگ کو موم در زیر پا
جو سختی مین ہو سنگدل بیکران — تو اوسمین منقّش وہ چون جان جان
تو لاریب یہ شان خلق عظیم — کہ وہ کنز مخفی سے نور قدیم
حبیب خدا وہ شہ مرسلین — محمدؐ شہنشہ وہ ہین نائبین
وہی اونکے لائق نہ دیگر رسول — دل و جانسے آنکو کرین وہ قبول
کہ جسطور سختی مین وہ بینظیر — تو اونسے یہ زائد بحلم وفیر

یہ وِردِ جنان میرا دن رات ہے — کہ مسجودِ جان وحدہٗ ذات ہے
اسی ذات پر وہ ہوئے والہین — بُتِ لات و عُزّیٰ کے جو عابدین
وہ پروانہ انکے یہ شمعِ قدیم — فدا تھے وہ بر وصفِ خُلقِ عظیم

خُبُوری اسی شمع پہ جان نثار
چو پروانہ در سوز پروانہ دار

خلیلِ خدا و شفیعُ الانام — تو ان دو مین سہ الف سے بیش عام
تو اسمین نہ آیا کوئی زینہار — سوئے اہلِ مکّہ زِ رُسلِ کبار
خلیلِ الٰہ و ذبیحِ خدا — یہی اہلِ مکّہ کے تھے رہنما
جو اولاد انکی وہ جملہ عرب — وہ طینی و دینی ہمہ با ادب
نسب اونکا تھا چونکہ سوئے خلیل — تو سب دین انکے پہ تھے وہ اصیل
رسالت براہیم کی سے امین — اگرچہ نہ عامہ وہ تھی بالیقین
ولیکن وہ چلتے اوسی پر مدام — کہ مشہور تھا اونکا عالی مقام
وہ موسیٰ و عیسیٰ جو تھے از کبار — نہ مرسول سوئے عرب زینہار
تو یہ اونکے ہرگز نہ محکوم تھے — نہ اونکی شریعت پہ ملزوم تھے
وہ دینِ خلیلی پہ دو الف سال — دل و جان سے قائم رہے باکمال
ہوا شرک پھر اونمین لیل و نہار — زعمر لحیّ سبب سے آشکار
رہے وہ صدی شرک پر وہ مقیم — تو پیدا ہوئے پھر رسولِ عظیم
وہ تھے جہل سے شرک مین مبتلا — نبوّت کے منکر نہ تھے وہ سدا
وہ سُنتے جہان ذکرِ خیر الوریٰ — چو پروانہ بر شمع ہوتے فدا

چنانچہ قُصیؑ وہ جدِّ رسول | مُوحّد بسے پارسا ذی عقول
بتونکی عبادت سے بیزار تھے | کہ وہ مظہرِ نورِ انوار تھے
وہ تھے مانعِ سبکو لیل و نہار | بتونکی عبادت سے ای ہوشیار
وہ داعیِ توحید بالا ہتمام | خدا کی عبادت کے ساعی مدام
اِسیطور تھے زیدِ ابنِ عمر | مُوحّد زعشاقِ خیر البشر
بلاریب یہ اونکا فرمانِ پند | بطرزِ لبیبانہ اے ہوشمند
کہ تقسیم ہون جبکہ روزِ شمار | امورِ خلائق نہان آشکار
زطیب جدا ہو خبیث و کثیف | پلیدی سے ہو دور جملہ لطیف
کرے جبکہ تفریق وہ بے نیاز | تو ہر شئے مین لاریب ہو امتیاز
تو او سوقت کیا مین کرون اختیار | وہی ایک ربّی و یا صد ہزار
وہی ایک ربّی نہ ہو الف رب | یہین ہون دینِ توحید پر باادب
جو ہین لات و عزّیٰ و سائر صنم | نہ پیش اونکے عاقل کری سر کو خم
کیا ترک مین سبکو اے مستنیر | کہ ایسا کرے جو کہ مردِ بصیر

جو روحِ خیوری کا یکتا صنم
نہ پیش اونکے دائم کرے سر کو خم

وہی اسکا ربّ ایک مسجود ہے | وہ مسجود ایزد کا محمود ہے
وہی یکتا عابد وہ معبود ہے | وہ معبود باطن مین مسجود ہے
دِیا لات عزّیٰ یہ ہین دلسے لات | نہ میرا عوالم مین کوئی منات
ہوئی ذلّتِ عزّیٰ جنسے عیان | وہی عز میری کے ہین پاسبان

کہ ماہر نہ وہ از کتاب و رسول
وہابی ہوئے در زمانِ رسول
کتابِ خدا و کتابِ رسول
وہ اہلِ نقول و وہ اہلِ وصول
تو اس پر نہ مانیں وہابی جہول
تو کیونکر نہ اَخبث وہ اے منصفین

تو کیونکر کرے عقل درکِ نقول
کہ تحصیلِ دین حسین ہے بے ملول
باجماعِ اُمّت قیاسِ اصول
یہ ہیں جملہ موجود اے ذوی عقول
نہ حکمِ رسالت کریں وہ قبول
ازان اہلِ فترت جو تھے مشرکین

خیوری جو منظورِ خیر الورا
ازل ہیں تولا بد وہ اہلِ ہدیٰ

قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ خلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فحملوا الالفاظ المستعملۃ المشتبھۃ علی غیر محلھا کما حملوا المحبوبیّۃ والشفاعۃ التی اثبتھما اللہ تعالیٰ فی قاطبۃ الشرائع لخواص البشر علی غیر محلھما کما حملوا صدور خرق العوائد والاشراقات علی انتقال لعلم والتسخیر الاقصیان الی ھذا الذی یرغبہ والحق ان ذلک کلہ یرجع الی قوی ناسوتیّۃ اوروحانیّۃ تُعِدُّ لنزول التدبیر الالٰھی علی وجہ ولیس من الایجاد والامور المختصۃ بالواجب فی شیئ وایضا قال فیہ لکن کان من زندقتھم قولھم ان ھنالک اشخاص من الملائکۃ والارواح تدبر اھل الارض فیما دون الامور العظام من اصلاح حال العابد فیما یرجع الی خویصۃ نفسہ واولادہ واموالہ وشبّھوھم بحال الملوک الی ملک الملوک وبحال الشفعاء والندماء بالنسبۃ

چہ جائیکہ اونمین عنادِ رسول ۔ وسلے شرک مین مبتلا از جہول
نہ ہرگز وسیلے کے وہ منکرین ۔ وہ قائل وسائط کے تھے ای امین
توجو اہلِ فترت ہوئے مشرکین ۔ وہابی سے بہتر وہ ہین بالیقین
جوتھا اونکا اسطور پر اعتقاد ۔ کہ شافع صنم نزدِ ربُّ العباد
تو مقصود اُسّے یہ ہے بالضرور ۔ کہ جنکی یہ تصویر کا ہی ظہور
وہی بندگانِ خدائے جہان ۔ وہ نزدِ خدا شافعِ عابدان
تواز قبحِ عقلی نہ وہ اعتقاد ۔ ولیکن وہ ہی نقل سے ناسداد
کرے نقل وسکی جو زشتی بیان ۔ تو لاریب ہو عقل پر وہ عیان
یہ موقوف ہے بر بیانِ رسول ۔ نہ ادراک اسکو کرین ذیعقول
جو مخصوص بہر خدائے جہان ۔ جہالت سے اوسکو ہمہ مشرکان
کیا عام بیشک برائے بتان ۔ الوہیّتِ ذات وہ بیگمان
غلط فہم سے زمرۂ نجدیان ۔ کیا عکس رائے ہمہ مشرکان
کہ جو عام تھا اوسکو سمجھے وہ خاص ۔ کیا جہل سے اوسکو پر اختصاص
تصرّف وہ ہی عام لے نیکدان ۔ بھی محبوبیت جوکہ وصفِ نہان
نہ مخصوص یہ بہرِ پروردگار ۔ کہ مقبول بندونپہ سب ہے یہ نثار
جو تاثیرِ قدسی و خلقی دگر ۔ نہ تفریق اوسمین کرین بیخبر
کہ باطل یہ لاریب اُنکی اَساس ۔ کہ غائب کو شاہد پہ اُنکا قیاس
تصرّف جو ہی اَولیا کا عیان ۔ کہین شرک اُسکو جو ہین ملحدان
جو فترت مین آیا نہ از مرسلان ۔ تو از اہلِ فترت ہوئے مشرکان

عبادة الاصنام فی العرب وعاش عمرو بن لحی ثلاثمائة واربعین سنة
ورای من ولده وولد ولده الف مقاتل ومکث هو وولده فی ولایة
البیت خمسمائة سنة ثم انتقلت الولایة الی قریش فمکثوا فیها خمسمائة سنة
اُخری فکان البیت بیت الاصنام الف سنة قال العلامة السهیلی فی الروض
وکان عمرو بن لحی حین غلب علی البیت یطعم الناس ویکسو فکان ینحر فی الموسم
عشرة الاف بدنة ویکسو عشرة الاف حلة قال فی مسالك الحنفاء ان
اهل الفترة کانوا یظنون ان ابراهیم علیه السلام بعث بما هم علیه فانهم
لم یجدوا من یبلغهم شریعته علی وجهها لدثورها وفقد من یعرفها اذ کان
بینهم وبینه ازید من ثلاثة الاف سنة هذا ملخصا فی رجم المبین لرجم الشیاطین

سنو ای عزیز وبصدق ویقین	صحیحہ احادیث ہین جو مُبین
کہ جو اہلِ فترت نہ از مومنین	تو ہو امتحان اونکا روزِ پسین
تو روزِ ازل ہین جو اہلِ جنان	اگرچہ وہ دنیا ہین از مشرکان
تو لابد وہ جنّت مین جاوین ضرور	رضائے خدا سے وہ با صد سرور
جو علمِ الٰہی مین از کافران	وہ دوزخ مین جاوین نہ اسمین گمان

اخرج البزار والحاکم فی المستدرك عن ثوبان مرفوعا وقال صحیح الاسناد علی
شرط الشیخین واقره العلامة الذهبی وایضا رواه الطبرانی وابو نعیم
عن معاذ ورفعاه رضی الله عنهم اذا کان یوم القیامة جاء اهل الجاهلیة
یحملون اوثانهم علی ظهورهم فیسألهم ربهم فیقولون ربنا لم ترسل لنا رسولا
ولم یاتنا منك امر ولو ارسلت الینا رسولا لکنا اطوع عبادك فیقول لهم ربهم

الی السلطان المتصرّف بالجبروت ومنشاء ذلك ما نطقت به الشرایع
من تفویض الامور الی الملائكة واستجابة دعاء المقربین من الناس فظنوا
ذلك كتصرف الملوك قیاساً للغائب علی الشاهد وقال فی روح البیان وغیرہ
من زبر اهل الاتقان ان فی هذه الامة فرقة تبغض العلماء وتعادی الفقهاء
ولم یكن ذلك فیمن تقدم قبلنا من الامم بل كانوا منقادین لهم محبین
والفقیه اذا كان مبغوضاً عندهم فما ظنك بالعالم بالله تعالی الا تراهم
اذا وجدوا الرجل كاملاً فی العلوم الظاهرة والباطنة متفرداً فی فنه
مُتمیّزاً من جنسه مُتفوّقاً علی اقرانه فمن قائل یقول انه زندیق ومن
قائل یقول انه مبتدع وقلما نسمع من یقول انه صدیق فانظر الی غیرة
الله تعالی كیف ستره عن الاغیار واخفی سره عن الاشرار۔ شعر

معشوق عیان میگذرد بر تو ولیکن
اغیار همی بیند ازان بسته نقابست

روی الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهم مرفوعاً اول من غیّر دین
ابراهیم علیه السلام عمرو بن لحیّ بن قمعة ابن خِندف زوج الیاس وذكر
محمد بن حبیب عن بن الكلبی رضی الله عنهم سبب ذلك انه كان له تابع من
الجن یقال له ابو ثمامة فاتاه لیلة وقال اجب ابا ثمامه فقال لبیك من تهامه
ادخل بلا ملامة فقال ائت سِیف جدّة تجد آلهةً معدّة فخذها ولا تهب
وادع الی عبادتها تجب قال فتوجه الی جدة فوجد الاصنام التی كانت تعبد زمن
نوح علیه السلام فاتی بها الی مكة المكرمة ودعا الی عبادتها فانتشرت

اگر ہمپہ فرسول ہوتا رسول | تو غایت اطاعت سے ہوتے قبول
وہ دیوانہ بولے کہ اے کردگار | نہ مجکو دیا تونے عقلِ کبار
کہ ہو جسسے نیکی بدی مین تمیز | یہ دیوانہ تیرا تو ربی عزیز
جو گونگا وہ بہرا کہین سے وحید | کہ قادر نہ تھے ہم بگفت وشنید
اِسیطور بوڑھے کرین اِعتذار | کہ کچھ ہمنے پایا نہین وقتِ کار
تو فرماوے اِسطور پروردگار | کرون حکم اِمروز گر آشکار
تو اوسکو بجالاؤ گے تم یہان | کہین گے نعم اے خدائے جہان
تو فرمائیگا اونکو پروردگار | کہ جلدی سے ہو داخلِ دارِ نار
جو علمِ الٰہی مین ہوگا سعید | وہ لابد بجالاوے اَمرِ وحید
تو جو اونسے ہون داخلِ دارِ نار | تو ہو نار اونپر سلامت نثار
کہ ہو سرد اونپر بصد اِحترام | وہ لاریب گلزار مین ہون تمام
جو داخل نہونگے وہ در دارِ نار | تو اونکو وہ کھینچے بصد اِضطرار
تو فرمائے گا اونکو ربّ السما | کہ تم اَمر میرا نہ لائے بجا
تو کب تم بجالاؤ اَمرِ رسول | کیا روبرو میرے تمنے عدول
یہ فرمانِ خیر الورا ہے عیان | خدا کی قسم گر وہ جملہ کسان
اگر داخلِ نار ہوتے شتاب | تو ہوتی وہ سرد اونپہ بے ارتیاب
سلامت وہ رہتے ہمہ نار مین | کہ گو یا وہ مسرور گلزار مین
کہا بو ہریرہ نے پھر آشکار | اگر خواہشِ قولِ پروردگار
تو پڑھ لو یہ قرآن مین بے اِرتیاب | کہ بے بعثِ مرسل نہوشے عذاب

ارأیتم ان امرتکم بامر اتطیعونی فیقولون نعم فیرسل الیھم ان ادخلوا النار فمن دخلھا کانت علیہ بردًا و سلامًا و من لم یدخلھا یسحب الیھا واخرج عبد الرزاق و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن المنذر فی تفاسیرھم و اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ اھل الفترۃ و المعتوہ والاصم والابکم والشیوخ الذین لم یدرکوا الاسلام ثم ارسل الیھم رسولا ان ادخلوا النار فیقولون کیف ندخلھا ولم یاتنا رسول قال وایم اللہ ولو دخلوھا لکانت علیھم بردًا و سلامًا ثم یرسل الیھم ان اطیعوا فیطیعہ من کان یرید ان یطیعہ قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فاقرؤا ان شئتم وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا و فی اھل الفترۃ ھکذا روی الامام احمد و ابن راھویہ والبیھقی عن ابی ھریرۃ وایضا اخرج البزار و ابو یعلی عن انس بن مالک وغیرھم رضی اللہ عنہم کما ھو مصرح فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵

کرے جمع لاریب پروردگار
ازان اہلِ فترت بروزِ شمار

تو اوسوقت حاضر وہ بادردِ بیش
اوٹھائے بتونکو وہ بر پشتِ خویش

جو دیوانہ ہے اور دیگر اَصَم
بھی غایت جو بوڑھا دگر جو بُکم

یہ محروم تھے درکِ اسلام سے
بھی محروم طاعت کے سب کام سے

تو پھر اونکو پوچھیگا پروردگار
تو اوسوقت حجّت کرین آشکار

کہین اہلِ فترت کے جملہ جہول
کہ ہم پاس آیا نہ کوئی رسول

نہ امر و نواہی سے ہم ماہرین
جہالت مین دائم تھے مُستغرقین

قال العلامۃ الفقیہ والفہامۃ النبیہ محمد المرعشی قدس اللہ سرہ الصفی العجب من علی بن سلطان القاری انہ صنع فی ھذا الباب رسالۃ وتکلف فیھا واتی باسجاع مملۃ فلعل البرودۃ اثرت فی راسہ فاختل عقلہ الی آخر ما قال

کہ ملا علی سے یہ ہے بس عجیب
عجب اوسکی دانش سے وائے نصیب
بناوٹ کیا اُسنے اِس باب مین
وہ نازان ہوا اپنے اَلباب مین
رسالہ لکھا اوسنے در رو الدین
تکلف سے اوسمین ہوا اہلِ شین مُد
لکھا قافیہ دار اوسمین مقال
ولے جملہ کلمات ہین پر ملال
تو شائد برودت سے اوسکا دماغ
ہوا سرد باد رد از بہرِ زاغ
تو پیدا ہوا عقل مین اختلال
ہوا عقل کو اُسسے لابد زوال
تو اوس وقت مین اُسنے کی وہ مقال
و اِلّا نہ کرتا وہ ایسا خیال
وہ ہرگز نہ کہتا یہ قولِ شدید
کہ یہ اُسکے منصب سے از بس بعید

خیوری یہ مسطور بالا بیان
کہ تائب ہوئے اُسسے وہ بیگمان

وہ مکے سے خارج ہوئے چار بار
تو اونپر ہوا راز تب آشکار
لکھا پھر نسب نامۂ دستگیر
تو ہادی ہوا تب سراجِ منیر
تو نادم ہوئے پھر وہ از قولِ شین
ندامت سے حاصل ہوا اونکو زین
جواز ابن دحیہ و ملا علی
وہ مردود لابد خفی و جلی
نہ کچھ اوسپہ ہے اعتمادِ کبار
وہ لاریب ہے ساقط الاعتبار
جو ہے منح ملا و شرحِ شفا
تو ہے اِنسے مردودِ قولِ شفا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۵۷

خیوری کی اُمید ہے باصواب
کہ بھی بعدِ مُرسل پاوے عذاب

سنو اے محبو بقلبِ سلیم
کہ ہو تم سے راضی رسولِ کریم

کہ جو اہلِ فترت کے ہین مشرکین
رہے بُت پرستی ہین مُستغرقین

تو ناجی ہوئے اُنسے با[illegible]ند نقول
کہ آیا نہ اون پاس کوئی رسول

تو کیونکر نہ ابوینِ خیر الورا
وہ ناجی نہوون نزدِ اہلِ سہا

اونہون نے نہ بت کو کیا ہی سجود
نہ کچھ کفر اونسے ہوا در وجود

وہ تھے پاک بس دینِ توحید پر
ہمیشہ وہ تحمید و تفرید پر

وہ دینِ خلیلی پہ تھے لا کلام
وہ تھے پارسائی ہین بس نیکنام

وہ لاریب ہین پاک ہر عیب سے
کہ امداد اونکی ہوئی غیب سے

اگر عیب اونین کہین منکرین
تو لابد وہ مُرتد ہین کافرین

خدایا تو کچھ اونکو توفیق دے
بھی توفیق تیری سے تحقیق دے

کرین حق و باطل مین وہ امتیاز
تو ہون لستے لاریب وہ سرفراز

نہ صُمّ و نہ وہ بُکم ہون زینہار
نہ اعمی صفت ہون بلیل و نہار

نہ وہ ابنِ دِحیہ کے ہون معتقد
نہ مُلّا علی پر وہ ہون مُعتمد

محمد جو ہین مرعشیئے فقیہ
وہ لاریب کُملا مین از بس نبیہ

یہ ہے اونکا فرمانِ عالی مقام
یہ حقِ حقیقت نہ اسمین کلام

یہ سے طعن ظاہر ہین نزدِ عوام
ولے طعن ہی سوئے دار السلام

علیہ وسلم دعیٰ علیاً الی الاسلام فاجابہ مع الاجماع علی ان عبادتہ من صلوٰۃ وصوم ونحوہما صحیحۃ انتہی کلامہ قدس سرہ مقامہ

سنو اے عزیزو ملخص کلام
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول
نہ زنہار اونپر عذابِ خدا
جو ایمان کا اونکو نہ ہرگز خطاب
نہ جب کفر سے منع ربُّ الانام
تو روشن ہوا اسّے یہ بیگمان
یہی اہلِ سُنّت کا ہے اعتقاد
تو مردود اسّے ہوا قولِ شَین
تو باطل ہوا قولِ مُلّا علی
جو اونکا تمسک بفقہِ امام
کہ دو جملہ در فقہِ اکبر ضرور
جو ہین فقہِ اکبر کے نسخے قدیم
کہ ہے ابنِ یوسف کا وہ فترا
تو یکجا یہ مُلّا کیا شور زور
وہ قائل ہوا اسطرح اے فہام
تو ہیں اوسکے الحاق پر معترف
وہ ہین دونو جملے وہان متصل

کہ ہان یہ مذکور ہے بالتمام
بلا ریب ناجی وہ نزدِ فحول
وہ ہین مثلِ اطفال بے اِمترا
تو کب عدمِ ایمان سے اُنپر عذاب
تو ہرگز نہو کفر اونپر حرام
کہ ناجی وہ لاریب در دو جہان
ہوئے متفق اسپہ اہلِ سداد
کہ ماتا علی الکفر وہ والدین
ازین قولِ منّج جو ہے یہ جلی
تو بطلان اسکا یہ ہے لاکلام
سراسر وہ ہین افترا شر و زور
تو لاریب اُنمین وہ ہر دو عدیم
ہوا جملہ مذکور یہ ماجرا
دگر جا وہ عاجز ہوا مثلِ مور
کہ ہرگز نہین وہ کلامِ امام
کہ ہے زورِ سینہ وہان منحرف
اگرچہ وہ ہین اصل سے منفصل

یہ ہے منح مُلّا سے بس قول زین		تو ہے اُسّے مردود وہ قولِ شین

قال العلامة علی القاری رحمه الله الباری فی منح الروض الازهر والعقل
عندنا آلة یعرف بها الحکم بواسطة اطلاع الله العقل علی الحسن و القبح الکائنین
فی الفعل فقال ثمة نحار امینا لایجب الایمان ولایحرم کفر قبل البعثة کقول
الاشاعرة وحملوا ما روی الحاکم الشهید فی المنتقی عن الامام ابی حنیفة رضی الله
عنه انه قال لاعذر لاحد فی الجهل بخالقه لما یری من خلق السموات والارض
وخلق نفسه علی ما بعد البعثة وقال المحقق ابن الهمام رحمه الله العلام انه
یجب حمل الوجوب من قول الامام ابی حنیفة النعمان بلّغه الله اعلی غرف
الجنان حیث قال لولم یبعث الله رسولا لوجب علی الخلق معرفته بعقولهم علی
ینبغی فحمل الوجوب علی المعنی العرفی وهو الالیق واولی ولان تسمیة الفعل طاعة
ومعصیة قبل البعثة تجوز اذهما فرع الامر والنواهی فاطلاق الطاعة
والمعصیة قبل ورود امر ونهی مجاز من قبیل اطلاق الشیٔ علی مایؤل الیه
ویجمع بین القولین من الامام الاعظم رحمه الله الاکرم بانه لایلزم من الوجوب
ما یترتب علی ترکه العقاب فلا ینافی قوله تعالی فی الکتاب وما کنا معذبین حتی
نبعث رسولا فلایحتاج حینئذ الی تقیید العذاب بالدنیا ولا الی تعمیم الرسول
للعقل والنقل فمن لم تبلغه دعوة الرسول فلم یومن حتی مات فهو مخلد
فی النار عند المعتزلة دون عند الحنفیة والاشاعرة واذا لم یکن مخاطبا
عند هولاء فاسلم ای وحّد هل یصح اسلامه بمعنی انه یثاب فی الاخرة
نعم کاسلام الصبی الذی یعقل معنی الاسلام والتکلیف لان النبی صلی الله

بهذا الخبر ان حيث يخصصون باستيلاء وساوس الشيطان كان محمد رسول الله في ذلك الزمان اخذهم الله فانّى يؤفكون كبكبوا في جهنم فانهم جنود ابليس اجمعون وابو حنيفة البخاري ابن يوسف ذلك الكلام الملام دسّ في لفقه الاكبر كما مرّ في الارقام فزعم على القاري ان الجملة الاولى من الامام الاعظم الهمام وعجز عن جواب الثانية فاقرّ بالحاق لعدوّ الطغام ثم اوّلها على تقدير صحة وردها عن الامام وذلك التاويل من الاباطيل عند المنصفين الكرام اللّهم ثبتنا على الصراط المستقيم بوجاهة حبيبك صاحب الخلق العظيم وبحرمة آله الغرّ ذوي القلب السليم عليه وعليهم اطيب الصلوة وازكى التسليم

ز شرحِ شفا ہے یہ لابد شفا — کہ ہو اُسسے حاصل زوالِ شقا
کہ مُلّا علی کی جو ہر یک دلیل — وہ فوراً بلاریب اُسسے ذلیل
جو اُس ابنِ دحیہ کا ہے وقان — وہ ہو پا بریدہ بسیفِ بیان
وہابی کا جو وسوسہ ہی یہان — وہ باللہ اِس حول سی ہو نہان
جو وہ ابنِ یوسف بخاریِ تن — بخاری وہ اُسسے بخواری وطن
کہ بیشک یہ فرمانِ خیر الورا — درود خدا اونپہ صبح و مسا
کہ تقسیم حق نے کیا لاکلام — بشر جن دونو کو دو قسم تام
یکے ہے شقی و دگر ہے سعید — وہ گمراہ بیشک یہ لابد رشید
تو پیدا کیا مجکو پروردگار — اوسی قسم سے جو سعادت شعار
جو ان دو مین لاریب ہے قسمِ خیر — وہی میرا مظہر نہ وہ قسمِ غیر
جو اہلِ سعادت بلا امترا — تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا

نہ ہی اصل نسخو نہیں اونکا نشان	تو در حکم ہر دو برابر بدان
تو ملا پہ لازم ہوا اعتراف	کہ ہر دو وہ باطل نہ ایمین خلاف
تو باطل ہوا اونکا لابد کلام	کہ ماتا علی الکفر قول امام
پڑھو اب عبارت زمنح علی	کہ منح علی سے وہ منح جلی

العبارۃ المدسوسۃ فی لفقہ الاکبر ھکذا ووالدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مات علی الایمان قال العلامۃ علی لقاری رحمہ اللہ الباری تحت قول ورسول اللہ مات علی الایمان ولیس ھذہ النسخہ فی اصل شارح تصدر لھذا المبدان لکونہ صلے اللہ علیہ وسلم ظاھرا فی معرض لبیان ولا یحتاج ذکرہ لعلوہ فی ھذا الشان ولعل مرام الامام علی صحہ ورود ھذا الکلام انہ صلے اللہ علیہ وسلم من حث کونہ نبیا من الانبیاء وھم کلھم معصومون عن الکفر فی الابتداء ولا نتھاء نعتقد انہ مات علی الایمان واما غیرہ من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان فلا نجزم بموتھم علی الایمان وان ظھر منھم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فان مبنی امرہ علی العیان وھو مستور عن افراد الانسان ولھذا ان العشرۃ المبشرۃ وامثالھم کانوا خائفین من انقلاب احوالھم وسوء مآلھم یقول المولف المسکین اناف اللہ رحیق المحبین ان النبوۃ والایمان بعد الموت والعصیان عند المتعشقۃ الکذابیۃ یزولان الاما زال ایمان سید الانس والجان فانتقالہ من الدنیا الی اللہ بسلامۃ الایمان کما ھو مصرح فی نجم المبین من زبر اھل الاتقان واعتقاد الخارجیۃ الھندیۃ

وذلك قوله تعالى فاصحاب الميمنة اى المنزلة السعيدة واصحاب المشأمة اى المنزلة الشقية والسابقون السابقون اى فى مرتبة القربة العلية فانا من السابقين وانا خير السابقين الى اخر الحديث كما مرّ رواه الطبرانى والبيهقى ونقله الدلجى والقاضى عياض وغيرهم فلا يضر قول الحلبى هذا الحديث ليس فى الكتب الستة هذا شرح العلامة على القارى رحمه الله البارى على حديث

الشفاء والله يهدى به من يشاء

یہ شرحِ شفا میں ز ملّا علی ۔ علیؒ ولی سے یہ از بس جلی
یہ مدرک میں لابد حدیث شریف ۔ بھی از ابنِ عبّاس ہے یہ نظیف
کہ سطور سے سیّدُ المرسلین ۔ حبیبِ خدا شافعُ المذنبین
تلاوت کیا یہ کلامِ مبین ۔ لقد جاءکم وہ رسولِ امین
تو مِن اَنفسکُم پڑھا بر ملا ۔ یہ با فتحِ فا ہے بلا امترا
ہوا پھر یہ فرمانِ خیر الورا ۔ کہ معنے یہی اسکا بیچون چرا
نسب میرا انفس میں سب سے شریف ۔ حسب میرا انفس میں سب سے لطیف
جو ہے صہر میرا وہ سب سے نظیف ۔ نظیفوں لطیفوں سے ہوں میں شریف
تو وہ ذات جس سے خدا کا ظہور ۔ نسب میں حسب میں وہ انفس ضرور
کہ اشرف وہ از روئے مادر پدر ۔ وہ ہیں دونو جانب سے عالی گہر
شرافت نظافت میں پہلے نسب ۔ مصفّا و پاکیزہ ہو پھر حسب
شرافت نجابت میں ہے یہ ضرور ۔ کہ ماں باپ کی ذات ہو بےفتور
بہر طور وہ عیب سے پاک ہوں ۔ خدا کی عبادت میں چالاک ہوں

تو دو قسم بالا جو مسطور ہین | کلام الٰہ مین وہ مذکور ہین

وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ

وہ اصحاب ہین جو یمین و شمال | وہ ہین اہلِ نعمت یہ اہلِ وبال
تو اہلِ یمین سے ہین پیدا ہوا | ولے اُنسے برتر ہین بے انتہا
وہ اہلِ سعادت کو پروردگار | کیا جبکہ دو قسم پر آشکار
تو اون دو مین فضل اہل جو ہی برملا | تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا
وہ ہین سابقین در کلامِ خدا | وہ مجھسے ہین اُنسے ہویدا ہوا

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ

ولے اونسے برتر یہ ہین امام | کہ ہین اُنسے افضل نہ آمین کلام
جو ہین بیہقی اور ابن جریر | وہ ہین اِسکے راوی بسندِ منیر
شفا اور شرحِ شفا مین عیان | پڑھو اُسکو اب تم بصدقِ جنان

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله قسم الخلق ای من الثقلین قسمین ای شقیا و سعیدا فجعلنی من خیرهم قسما ای من قسم السعادة التی هم ارباب السعادة کما قال فذلک قوله تعالیٰ واصحاب الیمین ای السعادة فی انواع من النعیم المقیم واصحاب الشمال ای الشقاوة فی اصناف من عذاب الجحیم فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل الله القسمین اثلاثا ای ثلاثة اصناف فجعل القسم الاول الذین هم ارباب السعادة صنفین فجعلنی من خیرها ثلثا وهم المقربون

وہ سب اہلِ اسلام ہین لا کلام — وہ خاصانِ درگاہِ ربّ الانام
تو مُلّا علی نے جو کی گفت گو — تو اونسے ہوئی وہ بلا جست جو
وہ کرتے اگر پہلے کچھ جست جو — تو ہرگز نہ کرتے وہ کچھ گفت گو
جو ہی ابنِ یوسف کا وہ افترا — تو ہوتے نہ اوس مین کبھی مُبتلا
نہ وہ ابنِ دِحیہ کا سُنتے کلام — کہ ہی وہ سماعت شناعت مدام
کہ اوس ابن دِحیہ کا جو قال و قیل — اوٹھے اوسپہ جب قرطبیِ جلیل
تو اوسکی جو اس باب مین ہی دلیل — ہوئی اُنسے ہر ایک فوراً ذلیل
ہوئے جبکہ ماہر وہ مُلّا علی — تو نادم ہوئے وہ خفی و جلی
نہ مُہلت ملی اونکو تقدیر سے — کہ تطہیر کرتے وہ تحبیر سے
تو جب ابنِ دِحیہ و مُلّا علی — ہوئے اسمین نادم خفی و جلی
تو کب حاطبِ لیل کا اعتبار — کہ ہی خوشہ چینی پہ وہ جان نثار
نہ جب قولِ قاضی کا ہی اعتبار — تو کب قول مُفتی کا ہو باوقار
جو مُسلم سے ہی وہ خبر آشکار — تو اسمین نہ کچھ اوسکا ہی اعتبار
تو کب مُعتبر جو کہ موضوع ہے — قِصص مین بسے جائے مصنوع ہے
نہ اس باب مین مُعتبر زینہار — مقالِ صغار و مقالِ کبار
مگر جو کہ اس بحر سے ماہرین — شناور وہ اسمین بصدق و یقین
تو ہی قول اونکا جو دُرِّ عدن — وہ دُرِّ یتیمی نہ اسمین سخن
ہوئے متفق اسپہ فقہائے دین — جو قولِ مُجرَّب وہ قولِ یقین
لہذا جو قولِ امام ہمام — جو نعمانِ ثابت بسے نیک نام

تو عقلا کہیں اوسکو لابد شریف	شریف و نہیں لاریب ہو وہ مشف
نہ بدتر کوئی شرک سے عیب ہے	یہی ظلم اعظم بلاریب ہے
تو ہوں جسکے ماں باپ از مشرکین	تو کسطور اشرف وہ ہوا ای امین
سنو اب عبارت ز ملا علی	جو شرح شفا میں شفائے جلی

وروی عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کما رواہ ابن ابی عمر العدنی رضی اللہ عنہ فی مسندہ فی قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء قال نسبًا وصھرًا ای قرابۃ مختصۃ بالآباء والامہات والشرف والحجۃ لا یکونان الا بھم فانہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف الجانبین وکریم الطرفین وقراءۃ الفتح مرویۃ عن عائشۃ الصدیقۃ وفاطمۃ الزھراء وقرأ بہ عکرمۃ وابن محیص وغیرھا رضی اللہ عنہم وفی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأھا کذلک وکونہ من شرفھم ای نسبًا وارفعھم ای حسبًا وافضلھم ای سخاوۃ ومجادۃ نھایۃ المدح والاصطفاء علیہ الصلوٰۃ والثناء ھذا من شرح الشفاء للعلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الملک الباری

حدیثِ شفا جو کہ مسطور ہے	بشرح علی جو کہ مذکور ہے
کہ ہیں سابقین سے شفیعُ الورا	جو اہلِ یمین سے وہ افضل سدا
تو وہ ہیں جملہ اہل نعیم مقیم	صراطِ خدا پر وہ تھے مستقیم
تو زنہار از مومنانِ عظام	تو کب او نہیں از مشرکانِ لئام
تو اظہر من الشمس ہے یہ مدام	کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام

تولا بد فضائل مین سب خاص و عام — بحسب المظاہر وہ عالی مقام
نہ توصیف یک وصف سی عیب ہے — یہی وصف تحقیق بے ریب ہے
جو علم طبابت مین ہین ماہرین — وہ تدریس طلبا مین بس حاذقین
ولیکن نہ کچھہ دید بیمار ہے — نہ تشخیص امراض سے کار ہے
تجربہ نہ اونپر ہوا آشکار — بہ تشریب داروئے لیل و نہار
نہ نسخہ نویسی کیا کار بار — نہ تبدیل دار و ہوا ست کار
تو جسکو تجربہ ہوا بالیقین — ازان کار مذکور لے دور بین
تو ہے معتبر قول اسکا ضرور — اگرچہ یہ تلمیذ اہل شعور
نہ ہو اونکے اقوال کا اعتبار — اگرچہ وہ از عالمان کبار
تو حاصل ہوا اسسے ای ذیشعور — کہ یہ قول ہی معتبر بے فتور
کہ آباؤ اجداد خیر الورا — ہمہ اہل ایمان بلا امترا
وہ تھی مظہر معجزات رسول — وہ تھی زبدۂ اولیائے فحول
زیارت گہہ انبیائے عظام — نضارت دہ اصفیائے فخام
وہ شمع شبستان ملک وجود — وہ ہین منظر شمس ذات ودود
وہ ہین مسکن رحمت عالمین — تو عرش برین پیش انکے زمین
وہ افضل زکعبہ و عرش برین — مطاف ہمہ اولین آخرین
وہ املاک سے طاہرین لاکلام — تو جبریل پابوس اونکا مدام
ملائک ہمہ اونکے ہین خادمان — وہ مخدوم املاک ہین بیگمان

وہ لاریب ہین کنز اسرار غیب

وہ بابِ قضا مین ہوا آشکار
خلافِ ابی یوسف نا مدار

تو فتویٰ نہین اوسپہ نزد فہام
کہ گاہے نہ قاضی ہوئے وہ امام

اگرچہ وہ اعظم ز صاحب مدام
و لیکن قضا مین نہ اونکا مقام

شنا ور نہ اس بحر مین وہ امام
تو ہرگز نہ مفتی بہ وہ کلام

قال فی ردّ المحتار وغیرہ من زبر الکبار وقد صرحوا بان الفتوی علی قول محمد رحمہ اللہ فی جمیع مسائل ذوی الارحام وفی قضاء الاشباہ والنظائر ان الفتوی علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ فیما یتعلق بالقضاء کما فی البزازیۃ وغیرہ لحصول زیادۃ العلم بالتجربۃ ولذا رجع الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ عن القول بان الصدقۃ افضل من حج التطوع لما حج وعرف مشقتہ والفتوی علی قول الامام رحمہ اللہ العلام فی العبادات مطلقا الخ

نہ زنہار کچھ اسمین تحقیر ہے
سراسر یہ توقیر و تبشیر ہے

نہ یہ جائے برہان و تحبیر ہے
کہ ماہر جو از اہلِ تنویر ہے

کہ ہر اسم ایزد کا مظہر ضرور
جو مظہر وہ مظہر نہ اسمین فتور

تو مظہر کا ہی قول حق الیقین
جو مظہر وہ لاریب از کاملین

جو مظہر نہین اوسکو علم الیقین
تو زنہا حق الیقین یہ نہین

ہمہ انبیا اور سب اولیا
دگر اہلِ ایمان جو از اتقیا

فضائل شمائل مین اے نیکنام
یہ اسمائے ایزد کے مظہر مدام

کوئی جملہ اسما کا مظہر نہین
سوا حضرتِ سید المرسلین

کہ وہ مظہر ذاتِ اللہ مدام
تو جملہ صفت کے وہ حاویئے تام

حقیقی وہی ایک عبد اللہ نام
مجازی دگر انبیائے کرام

عالم غیب و مشاہدہ اسرار لاریب چنان می بود کہ حضرت عبداللہ پیش والد
ماجد خویش اظہار نمود کہ چون بہ بطحائے مکہ مکرمہ وکوہ یثرب میروم از پشت من
نوری ساطع میشود و آن منقسم بدو قسم میگردد نیمہ بمشرق و نیمہ بمغرب میرود و
بعد ازان چون ماہ مدور میشود و مثل پارۂ ابر بر سر من سایہ می اندازد و می بینم کہ درہائے
آسمان کشادہ میشود و این نور مدور بشکل سحاب بآسمان در میرود و فی الحال
مراجعت می نماید و باز بہ پشت من ملحق و ملصق میگردد و چون بر زمین می نشینم
آوازی ازان می شنوم کہ میگوید ای آنکہ در ظہر تو نور خیر العباد سلام بصد احترام
بر تو باد و چون زیر درخت خشک نشینم سبز میشود و فی الفور سایہ بر من می اندازد
و چون ازانجا میگذرم باز خشک میشود پس مرا خبر بدہ ای پدر نیکو کار کہ این چہ
سر بیست از اسرار پس حضرت عبد المطلب فرمود کہ ای پسرم بشارت باد مرا کہ
امید واثق دارم کہ سلالۂ اولاد آدم خلاصۂ ہژدہ ہزار عالم خاتم الانبیاء والمرسلین
حبیب رب العالمین از صلب تو ظہور کند و چندین خوابیکہ دیدہ ام بران دلالت
دارد و آثار عجیبہ و اطوار غریبہ بمشاہدہ روی می نماید کہ آن جان جانان ہوش
جان می رباید و چون حضرت عبداللہ رحمہ اللہ بحد بلوغ رسید و حسن صورت
وصفائے سیرت از میان قریش شہرۂ آفاق گردید از اطراف و جوانب و از اقارب
واجانب بدامادی آن ذات قدسی صفات برغبت جنان وخواہش جان میل می نمودند
ومحتشمان روزگار و پادشاہان کامگار از حضرت عبد المطلب باستدعائے این
امر بکرات ومرات ممنون و مرہون می بودند و آن رضی اللہ عنہ استدعائے مرقوم را
در تسویق میداشت و تا آن نور دیدہ فرزند برگزیدہ را در تعویق میگذاشت

کلامِ خیوری بلاریب وعیب

خاتمۂ جزوِ اوّلِ عقائدِ خیوریّہ در بعض احوالِ والدِ خیر البریّہ علیہ اطیبُ الصّلوۃ والتّحیّہ وعلیٰ اصولہ وفروعہِ السّنیّہ

چون نور مائہ سرورِ جناب سیّد المرسلین رحمۃٌ للعالمین شفیع المذنبین علیہ الصلوۃ والسلام المبین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین از صُلبِ حضرتِ عبد المطلب برحم فاطمہ بنت عمرو بن عاید المخزومی انتقال ورزید وبحضرتِ عبداللہ والد رسول اللہ حاملہ گردید اہلِ کتاب کہ ہموارہ مترصدِ ظہورِ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ می بودند واستفسارِ ظہورِ نورِ کاملُ السّرور را می نمودند تا آن شب کہ از تولّدِ حضرتِ عبداللہ دیدۂ خلق اللہ منوّر گردید ودل عرشیات وفرشیات بہجت وسرورِ موفور ورزید اہلِ کتاب یکدگر را خبر کردند وحکایت این امر بحدود شام بردند ونزد ایشان جبّۂ صوفِ سفید بود بخونِ حضرتِ یحییٰ علیہ السلام متلطّخ گشتہ کہ دران جامہ جُرعۂ شہادت نوشیدہ وحُلّۂ سعادت پوشیدہ بودند واہلِ کتاب در کتب سماوی چنان مطالعہ نمودند کہ چون قطراتِ خون ازان جُبّہ متقاطر شود دران قُرب تولّدِ خاتم الانبیا قریب گردد چون این علامت مشاہدہ کردند بولادت حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ متیقّن گشتند ودر صددِ قتلِ آن ذات ستودہ صفات درآمدند ومیانِ جان بعداوتِ ایشان بربستند وچندین بار بقصدِ قتل وآزار از اطراف واکناف بامّ القریٰ می آمدند وحق سُبحانہ وتعالیٰ شانہ شرِّ ایشان از حضرتِ عبداللہ رحمۃ اللہ دفع می نمود وبعینِ عنایتِ خویش محفوظ می فرمود وتربیتِ

مکہ معظمہ رسیدند و انتظار فرصت برائے حصول فرقت می کشیدند تا روزی
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ را تنہا در صیدگاہ یافتند و فرصت غنیمت شمردہ
بقصد قتل ذات ممدوح بشتافتند و ہمان روز صداقت اندوز حضرت وہب
بن عبد مناف دران صحرا برائے شکار نیز آمدہ بودند و از دور دران قوم پر لوم
بسے مقہور نظارہ برکنارہ می نمودند پس دیدکہ بیکبار حملہ شمشیرہائے زہر آلود بکشیدند
و متوجہ بجانب حضرت عبداللہ گشتند و بقصد قتل آن ذات نیکو صفات کوشش
بلیغ نمودند پس حضرت وہب بحمیت عرب خواست کہ بدافعۂ ان گروہ خذلان
پژوہ قیام نماید باز بکثرت آن جماعت خواست کہ زبان بشفاعت بکشاید درین تردد
بود کہ ناگاہ جماعتہائے سپاہ از عالم غیب ظاہر شدند کہ با ابنائی روزگار ہیچ
وجہ مشابہت نداشتند بر اسپان ابلق سوار از اوج سما متوجہ بسیط غبرا گشتند
و برین یہود مردود بیکبار حملہ حملہ آوردند و ہمہ را از ہم جدا ساختہ ہر کدام را بگوشہ
انداختند۔ **شعر**

پشہ کہ خون میکشد از مغز پوست	آن نہ غذا بلکہ حمائتش در وست
خار کہ دارد بزبان نیشتر	ہم بخلیدن شکند نیشتر

حضرت وہب بن عبد مناف چون آن مصاف مشاہدہ فرمود داعیۂ آن در
خاطر خطیر و ضمیر منیر روئی نمود کہ دختر خویش سعادت کیش آمنہ آمینہ را بحضرت
عبداللہ بدہد تا افتخار کونین بعد درب المشرقین بجنگ حصول و وصول آن دچون
بخانہ باز آمد منکوحۂ خود را از مشاہدۂ آن حال و عزم تزویج دختر خویش آگاہ گردانید
و این معنی را بوسیلۂ بعضے احباب اولی الالباب بعرض حضرت عبدالمطلب رسانید

ونورِ کوکبِ محمدی وشعاعِ آفتابِ احمدی علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ
واصحابہ البررۃ الکرام از طلعتِ زیبائی حضرتِ عبداللہ درخشان بود واز چہرۂ
دلربائے رحمہ اللہ جلوہ تابان می نمود وزنانِ ذواتِ حسن وجمال وصواحبِ
عشق ومحبت واموال بر سرِ راہِ آن ذات حمیدہ صفات می نشستند ودعوت
ببذلِ نفوسِ خویش بران سعادت اندیش میکردند وملائکہ باطوارِ غریبہ دران
حین بصورِ مہیبہ بران جماعتِ زنان ظاہر میشدند وباستیلائے ہیبت وخشیت
مایوس شدہ باز میگشتند وبسیاری از قومِ جنیان بآن مقبولِ یزدان قرب جستند
و سرِ طریق بصد تعویق بر آن حضرت میگرفتند ولیکن بحفظِ الٰہی محفوظ وبعین عنایات
نامتناہی ملحوظ می بودند وہرگز ہرگز نزدیک بتخانہ نمی رفتند کہ بتانِ فریاد وزاری بصد
بیقراری می نمودند کہ یا عبداللہ گردِ ما خود را نیاری وگردِ ہلاکت از وجودِ ما نہ برآری
کہ انوارِ سلطانِ عظیم الشان یعنی آثار لمعاتِ نبی آخر الزمان فنائی ما می خواہد وآخر
از دستِ حبیب الرحمان ہلاکتِ بتان وبت پرستان بشود وچون مطلعِ کوکبِ
سعادت از فلکِ ظہور سیادت نزدیک رسید ونور محمدی وظہور احمدی از عالمِ
غیب بمنصۂ شہود بلا ریب جلوہ بہ پسندید ہفتاد نفر از یہودِ شام از جملۂ دلاورانِ
خون آشام دستِ بیعت بیکدگر دادند ورو بجانب مکہ بدین عہد نہادند کہ
تا بتیغِ کلید مرغ روح ذاتِ حضرت عبداللہ را صید نکنند وروز حیاتش را بشامِ
ممات مبدل نگردانند زنہار زنہار بوطنِ خویش مراجعت نہ نمائند وبجہت
این نیتِ شوم برمثالِ بوم از خوفِ اشتہار شبا شب مراحل ومنازل می پیمودند
ودر روز بزوایِ صحرائے دہشت پیمائی می غنودند تا باین طریق در حوالیٔ

کہ جب نورِ شاہِ شفیعُ الوریٰ | علیہ صلوٰۃِ خدا و ثنا
ہوا شیبۃُ الحمد سے منتقل | جو ہین مومنِ پاک وہ اہلِ دل
سوئے فاطمہ بنتِ عمرِ شہیر | وہ مخزومیہ تھین رئیسِ کبیر
تو عبداللہ پدرِ شفیعُ الانام | ہوئے بطنِ مادر مین با جسمِ تام
جو عبداللہ سے وہ ہوئین حاملہ | کہ توفیقِ ایزد سے تھین کاملہ
تو انوارِ حق اونپہ دائم نثار | بھی املاک خدّامِ لیل و نہار
پس و پیش اونکے وہ خدمتگذار | فدا شمعِ دین پر وہ پروانہ وار
تو اوس وقت مین جو کہ اہلِ کتاب | یہودانِ شامی وہ شومی مآب
سوا اونکے حبرین مین جو لئیم | بھی اطراف و اکناف مین جو مقیم
وہ سب منتظر تھے بصد اہتمام | کہ ہو کب ظہورِ شفیعُ الانام
وہ تھے ذاتِ عبداللہ کے منتظر | کہ ہون بطنِ مادر مین کب مستقر
وہ کتبِ سماوی سے تھے ماہرین | کہ عبداللہ پدرِ شہِ مرسلین
سکے جبّۂ صوفِ ابیض تمام | وہ موجود نزدِ یہودانِ شام
وہ آلودہ از خون تہا بیگمان | زخونِ شہادت وہ تھا خون فشان
کہ یحییٰ نے جسمین علیہ السلام | یقیناً پیا تھا شہادت کا جام
کتابِ سماوی مین تہا یہ بیان | کہ جسوقت وہ جبّہ ہو خون فشان
گرین اُسّے قطراتِ خونِ شہید | تو اُس قرب مین ہو ظہورِ وحید
شفیعُ الوریٰ کے پدر کا ظہور | درآن وقت لاریب ہوا مشہور
ہوئے اُسّے قطراتِ خون جب روان | تو نزدِ یہودان ہوا یہ عیان

وچونکہ دران زمان عقل وطیب زنان از حضرت آمنہ کسے نبود وبزیور عفت وعصمت حق تعالیٰ آن امینہ را در ازل لازال مزین فرمود حضرت عبدالمطلب باآن مواصلت رضی شدند وازین امر پیشتر از استدعاے حضرت وہب نیز ماہر بودند پس حضرت عبداللہ را بحضرت آمنہ عقد نکاح استوار کردند ودر منزل نکاح ہمان شب از روز منا اتفاق زفاف روئ نمود ودر مجلس اول نور سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بحضرت آمنہ انتقال فرمود وآن شب شب جمعہ بود دران قریب بدویست زن از رشک طرف عالم برزخ رحلت نمود ودر صباح آن شب مجموع بتان عرصۂ ربع مسکون سرنگون گشتند وزبانہائے ملوک واہل فرمان از تکلم وجریان بازہستادند این نموذجیست از خرمن ارہاص معجزات وخوارق عادات وکرامات ومشاہدۂ منامات ومبشرات حضرت عبداللہ والد سید الکائنات علیہ وعلی آبائہ والامہات افضل الصلوات واکمل التحیات کہ در زبر جہرۂ محققین از حضرات محدثین ومفسرین وکتب سیر از ائمہ معتبرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کمبارق الازہار وصواب الافکار والخصائص الکبری واشرف الوسائل الی الظمی وشرح المواہب للعلامۃ الزرقانی وشرح الشفا للمحقق التلمسانی والسیرۃ الشامیہ ودرج الدر السنیہ وشمائل الفتوہ ومدارج النبوہ والجامع الکبیر والتفسیر التحریر ونہایۃ البیان وجواہر الحسان وغیر اینہا از کتب اہل اتقان چنانکہ مذکور ند بہ نجم المبین واین ترجمہ ایست برای تسہیل مومنین واللہ یہدی بہ المتقین

ومایکنرونہ الا الفاسقین ؐ

بشنو اے عزیز وبسمع یقین	ہو وا تمسے راضی جہان آفرین

وہ ہوتا ہی دو قسم پر پھر عیان — دو نیمہ دو جانب وہ نور روان
یکے سوئے مشرق بمغرب دگر — مدوّر وہ پھر مثل قرص قمر
وہ چون ابر بر من بسے سایہ دار — وہ سایہ گرانمایہ ابر بہار
تو پھر دیکھتا ہون بچشم عیان — کشادہ ہوئے مجپہ از آسمان
جو درہائے املاک ہین ہمگیان — تو یہ نور سوئے سما ہی روان
تو فی الفور لوٹے یہ از آسمان — یہ ہو ملصق پشت من در زمان
سماعت مین کرتا ہون یہ بالیقین — بوقت نشستن ز روئے زمین
کہ در ظہر تو نور خیر العباد — سلام خدائے جہان بر تو باد
مین جب خشک اشجار کے تحت تیز — کرون گا ہے جلسہ باہل میز
تو فی الفور ہون سبز وہ ہمگیان — وہ بر من باغصان سایہ کنان
تو جسوقت ہوا اُنسے میرا گذر — تو پھر خشک ہون جملہ وہ سر بسر
مجے اسنے آگاہ کرائے پدر — یہ کیا سر کیا ہے وہ نور البصر
تو اِسطور فرمان ہوا آشکار — ازان شیبۃ الحمد عالی وقار
کہ اے میرے فرزند نیکو لقا — بشارت تجھے ہو ز رب السما
کہ امید واثق مجے ہے مدام — یہی دلمین القائے رب الانام
کہ ہو تجسے پیدا حبیب خدا — خدا کی خدائی اوسی پر فدا
وہی یکتا خلقت سے مقصود ہے — وہی فاتح باب مسدود ہے
وہ مسجود آدم کا مسجود ہے — وہ معبود آدم کا محمود ہے
وہی خاتم و سید المرسلین — وہی ذات ہی رحمت عالمین

کہ لاریب پدرِ شفیعُ الانام — ہوئے حملِ مادر مین باجسمِ تام
علامت سے اونکو ہوا تب یقین — کہ ہے اب ظہورِ شہِ مرسلین
تولد ہوئے والدِ مصطفا — سلامِ خدا اونپہ صبح و مسا
ہوا اِسکا شہرہ زفرشِ زمین — الیٰ فوقِ کرسی و عرشِ برین
جنان مین یہی تھا بیان ہر زمان — ہوئے مظہرِ سیدِ مرسلان
نوا ملاک و غلمان و حورِ جنان — یہی وِرد سبکا بصد شوقِ جان
کہ پیدا ہوئے والدِ مصطفا — فیا مرحبا مرحبا مرحبا
عرب مین عجم مین بھی در روم و شام — بیانِ تولد بہر صبح و شام
یہودون نے آپس مین دی یہ خبر — ہوئے مظہرِ ذاتِ خیرُ البشر
رہو مستعد تاکہ مامول ہو — معاذ اللہ عبد اللہ مقتول ہو
اسی قصدِ آزار پر وہ لئام — رہے چند مدت بصد اہتمام
کئی بار بیرونِ اُم القریٰ — زاطراف آئے بعزمِ جفا
ولے ذاتِ عبد اللہ محفوظِ تام — بفضلِ الٰہی ز شرِّ لئام
کہ تربیتِ ذاتِ یکتا خدا — وہ مبذول بر پدرِ خیر الوریٰ
وہ انوار و اسرارِ پروردگار — ہمیشہ بسے اونپہ تھے آشکار
تو یکروز پدرِ شہِ مرسلان — کیا پیش والد پہ روشن بیان
کہ جب سوئے بطحائے اُم القریٰ — ویا کوہِ یثرب پہ سے با صفا
کرون مین گذر با دلِ شادمان — تو یہ بہر ہوتا ہے مجھپر عیان
کہ از پشتِ من نور ظاہر شود — بآسرارِ خلاق باہر شود

تو پھر شیبۃ الحمد عالی وقار — وہ تعویق رکھتے بہ تزویج کار
کہ منظور حضرت نہ وہ التجا — کہ تسویق و تاخیر تھا مدعا
ولے نور ذات خدائے جہان — وہ طٰہٰ و والنجم از لامکان
وہ شمس الضحیٰ اور بدر الدجیٰ — وہ فیض قدیمی وہ نور ہدیٰ
ہمیشہ وہ از طلعت دلربا — رخ ذات عبد اللہ سے رونما
مہ و مہر سے وہ منور مدام — وہ تابان درخشان بصد نور تام
زنان ذوات جمال منیر — ذوات ثروت بمال کثیر
چو پروانہ اوس شمع پر تھے فدا — کہ از عشق تھین سوختہ برملا
تو ہر راہ آن ذات قدسی صفات — نشستہ وہ ہوتین فدا از ذوات
اسیطور تھین جنیان بے شمار — فدائے جمال شہے نامدار
ولیکن ملائک بطور عجیب — بطرز غریب و بشکل مہیب
در آن وقت ہوتے بسے آشکار — تو کرتی زنان اسنے فوراً فرار
وہ حفظ الٰہی سے محفوظ تھے — وہ عین عنایت سے ملحوظ تھے
تو وہ ذات عبد اللہ نیکو سیر — نہ نزدیک بتخانہ کرتے گذر
کہ اصنام فریاد و زاری تمام — بصد بے قراری وہ کرتے مدام
کہ ای ذات عبد اللہ بہر خدا — نہ خود را تو آری بہ نزدیک ما
کہ ہے آپ کے نور سے آشکار — ہلاکت ہوتی بصد اضطرار
وہ انوار سلطان خیر الوریٰ — وہ لمعات ذات حبیب خدا
فنائے بتان بت پرستان مدام — بلاریب خواہد بصد اہتمام

مُبشّر ہوا مین ز پروردگار / بہ بیداری و خواب مین باربار
کہ وہ ذاتِ جملہ صفاتِ جہان / توئی اوسکا مظہر نہ اسمین گمان
عجیبہ غریبہ جو آثار ہین / وہ اطوارِ غیبی جو اسرار ہین
تو اُن سب سے لابد ہویدا ہوا / یہ دل اوسپہ لاریب شیدا ہوا
کہ جانِ جہان شافعُ المذنبین / توئی اوسکا مظہر بہ حقُّ الیقین

طفیلِ ہمین مظہرِ پُر صفا / حضوری سے راضی رہین مصطفا

ہوئے جبکہ بالغ وہ پدرِ حبیب / بحسن و ملاحت زہے پُر لبیب
ملاحت مین یوسف سے ازبس ملیح / صباحت مین اُنسے بسے پُر صبیح
وہ صورت مین سیرت مین تھے بےنظیر / کہ تھے مظہرِ نورِ ذاتِ قدیر
وہ بس تھے منظرِ خالقِ دوجہان / جمالِ الٰہی کے تھے آشیان
وہ تھے شمعِ انوارِ خیرُ الوریٰ / وہ خوبی مین اِدراک سے ماورا
جو تھا حسنِ یوسف بسے آشکار / ہوا مثل پروانہ اونپہ نثار
تو اوسوقت دنیا مین جو کامگار / ثروّت مین یکتائے عالی وقار
رئیسان و شاہان و سائر کبار / مکرّم معظّم بسے نامدار
تو ہر ایک نے کی یہی التجا / کہ اے شیبۃُ الحمد نیکولقا
کرو ہمکو ممنون در دوجہان / نہو اِسکا شکرانہ ہمسے بیان
کہ داماد یئے ذاتِ عالی گہر / جو ہین ذاتِ عبداللہ نیکوسیر
مشرّف کرو اُسسے ہمکو ضرور / تو ہو اوسسے مشکور دل با سرور

سوئے ذاتِ عبداللہ ہین وہ روان　　وہ بر قصدِ کشتن ہوئے بس دَوان
ہوا حضرتِ وہب کاتب خیال　　کرون دفع اونکو زاہلِ کمال
عَرَب کی حمیت کا یہ اِقتضا　　کرون کچھ مَدَد اونکی بادست وپا
ولیکن وہ لاریب جمِّ غفیر　　وہ اَنفار بسیار از بس کثیر
تو چاہا شفاعت کرونمین عیان　　زبانِ سفارش سے ہو کچھ بیان
اِسی کشمکش مین وہ یکتا لبیب　　تو ظاہر ہوا اوسپہ امرِ عجیب
کہ اَفواجِ بسیار از آسمان　　وہ بر اسپِ اَبلق بسے خوش روان
ہوئے عالمِ غیب سے آشکار　　تو میدان ہوا پُر زفوجِ سوار
وہ اسپانِ غیبی سوارانِ غیب　　وہ از عالمِ غیب اِسمین نہ ریب
نہ وہ مثلِ اَبنائے دنیا سوار　　نہ ہرگز مُشابہ وہ باروزگار
تو سب نے یہودونپہ باجہدِ تام　　کیا حملہ بافضلِ ربّ الانام
تو فی الفور وہ جملہ قومِ لعین　　ہوئے پھر پریشان و مُتفرّقین
بہر گوشہ ہر ایک مجروح و خوار　　وہ مُردار از اہلِ دارُالبوار
وہ پشہ کہ از پوست خونخوار ہے　　تو ظاہر مین وہ خون غذا وار ہے
ولے اصل مین نزدِ اہلِ سُہٰے　　وہی مرگ اوسکی نہ ہو وہ غذا
جو ہے خار کی وہ زبان نیشتر　　شکستہ خلیدن سے وہ بیشتر
اسیطور سے وہ یہودانِ شام　　وہ تھے سب لاور بسے خون آشام
جو تھا اونکے نزدیک اَمرِ حیات　　ہوا اُنکے حق مین وہ اَمرِ ممات
کہ در قتلِ عبداللہ تھے راغبین　　ہوئے اوسے مقتول وہ سب لعین

تو قربِ ظہورِ حبیبِ خدا
ہوا جب بامرِ خدائے سما

وہ نجمِ سیادت ز فلکِ سعود
ہوا جبکہ طالع برائے نمود

تو ہفتاد کس از یہودانِ شام
وہ جملہ دلاور بسے خون آشام

ہوئے متفق اسپہ باہم لئام
بعہدِ قوی و بتوثیقِ تام

کہ روزِ حیاتیئے پدرِ حبیب
کرین بدل با شام مرگِ غریب

نہ قفسِ بدن سے ہو جبتک روان
وہ طوطیئے روح وہ مرغِ روان

تو ہرگز نہ لوٹین سوئے ملکِ خویش
اگرچہ جنان جسم ہو ریش ریش

اسی عزم و نیت سے وہ قوم شوم
شبا شب روانہ ہوئے مثلِ بوم

کہ یہ عزم ہرگز نہو آشکار
کسی پر کہ دشوار لا بد یہ کار

تو در روز صحرا مین وہ خفتگان
وہ در شب بقطعِ منازل دوان

اسیطور وہ حاسدانِ لعین
باطرافِ مکہ ہوئے داخلین

وہ تھے منتظر بہرِ فرقت مدام
ولے آنکو فرصت نہ حسب المرام

تو یکروز پدرِ شہے نامدار
گئے صیدگہ مین برائے شکار

تو فرصت ملی اونکو در صیدگاہ
کہ تنہا وہ صحرا مین بے دستگاہ

تو بر قصدِ کشتن ہوئے وہ روان
حقیقت مین بر قتلِ خود وہ دوان

اوسی روز صحرا مین اہلِ مصاف
گئے وہ جو ہین وہبِ عبدِ مناف

بعزمِ تفرج بقصدِ شکار
تو حق نے کیا اونپہ یہ آشکار

کہ از دور ناظر وہ اہلِ صفا
کہ بیشک یہودانِ اہلِ جفا

بیکبار جملہ وہ حملہ کنان
بشمشیرِ بُرّان چو برقِ جہان

أفانٍ بباقٍ تشتريه سفاهةً ... وسخطٌ برضوانٍ ونارٌ بجنّةٍ
أأنت عدوٌّ أم صديقٌ لنفسه ... فإنّك ترميها بكلّ مصيبةٍ
ولو نلت منه ما نال قارون لم تنل ... سوى لقمةٍ في فيك منها وخرقةٍ

والمراد من النعلين هو النفس والمرأة مع التابعين وكذلك التخلى عن حب الدارين والتخلى بترك الحالين وعدم الاعتماد على الوصفين كالوصل والفصل والفناء والبقاء والصحو والمحو والتجلى والاستتار ونحوها من الاطوار للتخلق باخلاق الله الودود واضمحلال الوجود المجازى فى بحر الشهود واستهلاك ظلمة البشرية فى نور الحقيق المقصود ولله در القائل ذى المجد والفضائل **شعر**

هواي له فرضٌ تعطّف أم جفا ... ومشربه عذبٌ تكدّر أم صفا
وكلت إلى المحبوب أمري كلّه ... فإن شاء أحياني وإن شاء أتلفا

فامر الله موسى بحنان ان يكون فارغا عن الاكوان مستغرقا فى مشاهدة الذات لا فى معرفة الذات بالصفات فيقول عرفت ربى بربى ولو لا ربى لما عرفت ربى **شعر**

عرفتُ الربَّ بالربِّ ... بلا شكٍّ ولا ريبِ
فذاتي ذاته حقًّا ... بلا نقصٍ ولا عيبِ

قال الله فى كتابه المصون وفى انفسكم افلا تبصرون

از مطلع دل زد علم یک لمعه از رخسار او ... شد ذره ذره هستیم در پرتو انوار او
باآنکه ذرات تنم هر یک هزاران دیده شد ... یکذره هم دیده نشد از پرتو رخسار او
بگذر ز وکر آب و گل هم رو بقصر جان و دل ... با سر خود بین متصل سر همه اسرار او
حسنش چو آمد جلوه گر طاقت ندارد چشم سر ... از دیدهٔ دل کن نظر تا بنگری دیدار او

جو تھا باعثِ نفع نزدِ کہان — اوسی سے مضرت ہوئی بیگمان

جو دفع مضرت ہوا ور خیال — ہوا وہ مضرت بلا قیل وقال

اسیطور سے نفع دنیا تمام — کہ دراصل ہے وہ مضرت مدام

جو دنیا مین ہے باعثِ عز وجاہ — وہی باعثِ ذِل بے اشتباہ

لہذا یہ فرمانِ پرورد کار — کلامِ الٰہی مین ہے آشکار

فَلَمَّآ اَتٰاھَا نُوْدِیَ یٰامُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

تو کر خلعِ نعلین اے دور بین — کہ در پاک وادی تو ہی بالیقین

جو دفعِ مضرت وہ نعلین ہے — وہی موجبِ تعب وپُرشَین ہے

ہوا حضرتِ موسوی کو عتاب — کہ بانعل داخل نہو در جناب

قال العلامة الفارانی قدس الله سره النورانی ان سیدنا موسی الکلیم علیه الصلوة والتسلیم لبس النعلین لصون الرجلین عن مضرة الموذیات والشوك والحصیات فصار ذلك النعل موجب العتاب وترك الادب فی حضرة رب الارباب فلهذا اسیدنا موسی بن عمران القاهما وراء الوادی فی ذلك الآن وکذلك جمع المنال والمال للاحتیاج به فی بعض الاحوال فانه عین المضرة مانع الوصال فی حضرة شهود الجلال والجمال فاستیقظوا رحمکم الله العلام عن مراقد الغفلة قبل شدائد الحمام ولله در ما فی هذا الکلام

شعر

اِلٰی کَمْ تَمَادٍ فِیْ غُرُوْرٍ وَّغَفْلَةٍ — وَکَمْ ھٰکَذَا نَوْمٌ اِلٰی غَیْرِ یَقْظَةٍ

لَقَدْ ضَاعَ عُمْرٌ سَاعَةٌ مِّنْهُ تُشْتَرٰی — بِمِلْأِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَیَّةَ ضَیْعَةٍ

اَتُنْفِقُ ھٰذَا فِیْ ھَوٰی ھٰذِهٖ الَّتِیْ — اَبَی اللّٰهُ اَنْ تُسْوٰی جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ

فَیَا دُرَّةً بَیْنَ الْمَزَابِلِ اُلْقِیَتْ — وَجَوْهَرَةً بِیْعَتْ بِاَبْخَسِ قِیْمَةٍ

بحقك يا رسول الله بشّر | فقل لي بالعناية والعطاء
جعلتك في الحماية يا حبيبي | فلا تحزن وحظّك باللقاء
ولا اعلى ولا احلى مداوٍ | بدا وبنا سواك فيا دوائي
بباب علاك مقتبس الحبيب | طريح في الصباح وفي المساء
له حق السؤال بكل سؤل | تقبّل انت يا مأوى النداء
فحاشى ثم حاشى ثم حاشى | يقوم بغير نيل لاقتضاء
وايم الله انت بحار جود | ومخصوص بها في الابتداء
وباء انت سين ثم قاف | وعين العين يا كهف الوراء
فطهّرنا من العصيان طرًّا | وبحرك لا تكدّر بالدلاء
ومن يرجو اعزّ برا نال خيرا | فكيف رجاء من بحر السخاء
عليك من الصلوة بكل حين | الوف والسلام بلا انتهاء
بكل الآل والاصحاب جمعا | مع الاقطاب ارباب الولاء

الفائدة الجليلة والعائدة الجميلة

اعلم ايها اللبيب والمحب الاريب انه قال في مفاتيح الغيب وغيره لكشف القناع من الريب والصحيح ان سيدنا موسى الكليم عليه الصلوة والتسليم رای نار ليكون صادقا في خبره اذ الكذب لا يجوز على الانبياء عليهم الصلوة والثناء ولما كانت النار بغية موسى عليه السلام تجلى الله له في صورة مطلوبه المجازي ليقبل عليه ولا يعرض عنه فانه لو تجلى له في غير صورة مطلوبه لاعرض عنه **شعر**

كنار موسى يراها عين حاجته | وهو الاله ولكن ليس يدريه

اظهار حسن دلبری می‌بین ز هر حیله‌گری — پیداست در هر مظهری آن حسن آن اظهار را
خواهد کند در خود نظر آئینه سازد از بشر — بارش کند زیر و زبر حیرانم اندر کار او
پر شد جهان یکسر از او شد نیک و بد مضطر از او — مومن از او کافر از او در قید نور و نار او
در پرتو آتش نگر حسن وی آمد جلوه‌گر — پیر مغان کرد آن نظر کس چون کند انکار او
ترسا سویت بشتافته بو از چلیپا یافته — زلف تو بر هم تافته آن حلقه زنار او

اعلم ایها الصفی والمحب الصادق الوفی قیل لسیدنا موسی الکلیم علیه الصلوة والسلام فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی وقیل لنبینا علیه اطیب الصلوة والثنا تقدم علی بساط العرش بنعلیک لیتشرف العرش بغبار نعال قدمیک فذلک بالنسبة الی المرتبة الموسویة وهذا بالنسبة الی الوجاهة الاحمدیة والفرق بینهما عند ذوی القریحة الذکیة اظهر من الشمس وابین من الامس بغیر المریة

شعر

اذا بلغ العلی فوق السماء — فهم بنزع نعل بالوفاء
فنادی یا حبیبی سر سری — وذخر الکل ختم الانبیاء
خلقت العرش والارضین طرا — لاجلک منک یا رب اللواء
فطأ عرشا ولا تخلع نعالا — وشرفه ینال به الرجاء
فدا نعلیه بصری ثم قلبی — وروحی ثم روحی بالفداء
وعز المصطفی عز جلیل — به بدر الفضائل بالبهاء
تحاشی کیف یشنی شرطه — وکل الکتب فیه من الثناء
الا یا غوث غوث الرسل غوثی — مرضت من الذنوب بشر داء
فیا مددی ویا قصدی وسندی — فهل لی یا طبیبی من شفاء

بنده با او نزدیکتر گردد دورتر شود و هرچند آشنائی پیش پیش گیرد حرمان بیش بیش بیند و گُلِ ریش ریش از حدیقهٔ وجودِ خویش می چیند و بلسانِ حال و قال بدین مقالِ حال ترنّم گزیند

شعر

جنابِ قُدسِ عزّت بس بلندست | نه آنرا نردبان و نی کمندست
سخن از جست جوئش چند گوئی | بدین پائی شکسته چند پوئی
چو غایت نیست راهِ رهروان را | نه تن را ره دهند آنجا نه جان را
به پنداری فتاده در غروری | تو پنداری که نزدیکی تو دوری

ای طالبِ حاذق وی محبِّ صادق چون موسی علیه السلام نزدیکِ آتش میرفت آن آتش در درخت پنهان میگشت و چون مراجعت می نمود آن آتش در ظهور می افروخت همچنین عاشقِ واثق را بر شجرهٔ دل آتشی می نماید فروخته اغصانِ حدثان و فروعِ امکان از سطوتِ آن آتش سوخته چون بمقتضائی اِنّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ در مقامِ توجّه روی بوی کند تا در تحتِ تصرفش در آرد بحجبِ کبریا محتجب میگردد که مالِلتُّرَابِ وَلِرَبِّ الْاَرْبَابِ و چون بجهت عدمِ استحقاق پائی ذهول در دامنِ خمول در میکشد باز بساط تقاضائیش برانگیخته بحضرتِ خویش میدواند که

شعر

اَنَا الْمَطْلُوْبُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ | وَاِنْ تَطْلُبْ سِوَائِیْ لَمْ تَجِدْنِیْ

درخت و آتشی دیدم ندا آمد که جانانم | مرا میخواند آن آتش مگر موسای عمرانم
دَخَلْتُ التِّیْهَ بِالْبَلْوٰی وَذُقْتُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی | چهل سالست چون موسی بگرد این بیابانم
بیا ای جان توئی موسی و این قالب عصای تو | چو برگیری عصا گردم چو اندازیم ثعبانم
توئی عیسی و من مرغت که مرغی ساختی از گل | چنانکه در دمی در من من اندر اوج پرّانم

قال سیدنا ابن عباس رضی الله عنهما ان موسی علیه السلام رای شجرة خضراء احاطت بها من اسفلها الی اعلاها نارًا بیضاء تتقد کاضوء ما یکون ولم یرهناك احد افوقف متعجبا من شدة ضوء تلك النار و شدة خضرة تلك الشجرة فلا النار تغیر خضرتها ولا کثرة ماء الشجرة تغیر ضوء النار فنودی من شجرة الذات بصوت الصفات فسمع تسبیح الملائکة ورای نورا عظیما تکل الابصار عنه فوضع یدیه علیٰ عینیه وخاف وبهت فالقیت علیه السکینة والطمانینة وکانت الشجرة سمرة خضراء او شجرة العناب وهی شجرة لا نار فیها بخلاف غیرها قالوا ان النار اربعة اصناف صنف تاکل ولا یشرب وهی نار الدنیا وصنف یشرب ولا یاکل وهی نار الشجر الاخضر وصنف یاکل ویشرب وهی نار جهنم وصنف لا یاکل ولا یشرب

وهی نار موسی علیه السلام

ای عزیز وافر تمیز موسیٰ علیه السّلام تجلیٔ آتش را از مسافتِ دوازده فرسنگ دید وبواسطۀ کمال استعدادِ روحانی وبمجردِ قصد وعزمِ جنانی در طرفة العین خود را نزدِ آن رسانید پس آتشے عظیمه و نارے فخیمه باشعة اللمعات دیده که بے کدورت ودخان سر بآسمان کشیده واغصان وفروعِ آن درخت که مقرِ آن آتش بود در نهایتِ خضرت وغایتِ نضرت آثارِ انوار می نمود که نه رطوبتِ آن درخت آتش را انطفائے کند ونه سطوتِ آتش رطوبتِ آن درخت را بسوزاند بلکه هر لحظه وهر آن سطوتِ آتش بیشتر میگردد وخضرت ونضرتِ آن درخت زیادت می ورزد پس موسیٰ علیه السلام ازان حال تعجب مآل بسے حیران و پریشان گردید وچون نزدیک آن درخت میشد آتش از وی فرار واختفا می ورزید وچون ازان باز پس میرفت آتش بوی قرب می پسندید ایدرویش بادل ریش سنّت الٰهی چنین ست که چون

ظاهر و باطن از احساس معزول گشت پس قریب بود که پیک روح عزیمت سفر پیش گیرد و بازارگان عمر قصد بار بستن به پذیرد پس حق جل جلاله و علی العالمین عم نواله فرشته بفرستاد تا دست تسلی بر سینه موسیٰ علیه السلام با سکینۂ تام به نهاد تا بواسطۂ آن فی الحال قوت دست داد و پس عصا بید گرفته نزدیک آن درخت رفته ایستاد و از حضرت ملک مجید چنین خطاب مستطاب بسمعش رسید که اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

شعر

موسیٰ ز بهر فرا رسیدن خود بر بساط قدس	خود را در او فکند در آن وادی طوی
حالی ندای حضرت عزت بدو رسید	کاندر فضای قدس ز نعلین شو جدا
چل شب در آن حریم بخلوت چله نشین	تا محرم حریم شوی با دل صفا
موسیٰ بلن ترانی جانسوز ضربه خورد	احمد بیافت مَا کَذَبَ الْقَلْبُ مَا رَاٰی
او را خدای گفت ز نعلین دور شو	وین را ز خلع منع نموده در آن لقا
موسیٰ پیاده رفت بر آن کوه طور نیز	وین را براق بین که فرستاد از کجا
او راز بعد چل شب پیوسته بار داد	وین را شبی ببرد بخلوت گهی دنیٰ
آنرا ز طور کرد سرای حرم پدید	وین را ز عرش ساخته ایوان کبریا

اعلم و الله اعلم ان الله سبحانه و تعالیٰ شانه خلق لموسیٰ علیه السلام علما ضروریا علم به ان الذی سمعه هو کلام الله القدیم الازلی من غیر حرف و لا صوت و لا جهة و قد سمعه من الجوانب الستة فصار الوجود کله سمعا کما یصیر فی الآخرة سمعا و الواصل الی الله له حکم الآخرة فی الدنیا. ای درویش دور اندیش موسیٰ علیه السلام وقت سماع کلام همه تن گوش گردید و بهر تار موی آنرا شنید و چون در استماع کلام دوست همه تن گوش شد

منم استونِ آن مسجد که مسند ساخت پیغمبر ‌ ‌ ‌ ‌ چو او مسند دگر سازد ز دردِ هجر نالانم

پس درین اثنا آوازے شنید که گاہے مثلِ آن بسمع سمیعش نرسید که یا موسیٰ ابن عمران فاجاب لبیک لبیک بالجنان هر چند بجانب راست و چپ نظر کرد هیچکس را ندید پس باز ندائے همچنین بسمع شریفش برسید هر بار جواب میداد و منادی را نمیدید آخر الامر از منادی پرسید که تو کیستی ندائے در رسید که اِنّی اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْن پس حضرت موسیٰ علیه السلام ازین ندائے ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام متلاشیِ صفات و فانیِ ذات گردیده و شمعِ وجودش بتمام سوخته و شعلهٔ شوقِ لقائے ربّ الانام افروخته برائے مشاهدهٔ ذات فزودن ورزید

شعر

آتشے افروخت عشق و جسم و جانِ من بسوخت ‌ ‌ ‌ ‌ گفتم آهی بر کشم کام و زبانِ من بسوخت

نعمتِ هر دو جهان با عافیت میخواست دل ‌ ‌ ‌ ‌ آتشِ عشق آمد و هر دو جهانِ من بسوخت

دین و دنیا رفت و عشقِ ذاتِ ایزد ماند و بس ‌ ‌ ‌ ‌ نورِ حق گردهٔ تجلّی این و آنِ من بسوخت

اهلِ عقبیٰ سود برد و طالبِ دنیا زیان ‌ ‌ ‌ ‌ گرمیِ بازار او سود و زیانِ من بسوخت

تشنهٔ دیدارِ یارم در بیابانِ طلب ‌ ‌ ‌ ‌ کآتشِ این تشنگی روح و روانِ من بسوخت

چونکه در مرآتِ جان دیدارِ جانان شد عیان ‌ ‌ ‌ ‌ ظلمتِ تن در ظهورِ نورِ جانانِ من بسوخت

صد هزاران پرده بود اندر میانِ ما و دوست ‌ ‌ ‌ ‌ جمله از یک شعلهٔ آه و فغانِ من بسوخت

گر بگفتی پیش ازین از حسنِ او یک شمّهٔ ‌ ‌ ‌ ‌ این زمان نورِ رخش شرح و بیانِ من بسوخت

پس ازان کلام بر موسیٰ علیه السلام سطوت سلطنت کردگار حکم راندن آغاز نموده و تجلیاتِ عظمتِ پروردگار از پردهٔ غیب ظهور فرموده پس از هیبتِ جلال عقلِ موسیٰ مدهوش و قوتِ فهم و ادراک فراموش و ل از جائے اطمینان و قرارِ معمول برفت و حواس

وَلَا النَّهَارَ وَلَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا اِيَّاكَ اگر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبودی
نہ بہشت و دوزخ آفریدمی و نہ آفتاب و مہتاب پدید آوردمی و نہ روز و شب ایجاد
کردمی و نہ ملکِ مقرب اظہار ساختمی و نہ نبیٔ مرسل را بدعوت گذاشتمی و اگر محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ظہور نہ فرمودی تو نیز یا موسٰی بوجود موجود نبودی ای موسٰی اگر قرار
بہ نبوتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکردی و درود محمود بروی نفرستادی ترا با آتش
اندختمی و بداغ ہجران مبتلا ساختمے یَا مُوسٰی مَنْ لَقِيَنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَبْتُهُ فِي النَّارِ وَلَوْ كَانَ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ پس حضرت موسٰی الکلیم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عرض نمود کہ یا رب وودود قرار کنم و ادائے شہادت نمایم با فضلیت
سید الانام خاتم الانبیاء الکرام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام و بہ تصدیقِ جنان قرار
لسان می نمائم کہ درودِ بسیار نثارِ فرقِ سیدِ مختار و روزگارِ فرخندہ آثارِ آن
حبیبِ پروردگار دائم در لیل و نہار سازم الٰہی بنی اسرائیل نزدِ تو دوستر ندیا امت
محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس فرمود ایزد ذوالجلال والاکرام کہ امتِ محمد سید
انس و جان نزدِ من دوستر ند از ہمہ امتان چون از ان امت کسے توبہ کند از
معاصی و حرام پس او را ثواب ہفتاد پیغمبر عطا کنم بفضل [illegible]
بر ہزار قسم تقسیم کردم یکے از ان ہمہ امتان را و باقی [illegible] وَلَا اُخْرِجُ اُمَّةَ
مُحَمَّدٍ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اُعْطِيَهُمْ دَرَجَاتِ الْاَنْبِيَاءِ فِيْهَا وَهِيَ نُزُوْلُ الْمَلٰئِكَةِ عَلَيْهِمْ بِالْوَحْيِ وَالسَّلَامِ
مِنِّيْ فَكَذٰلِكَ اُمَّةُ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ مِنِّيْ عَلَيْهِمْ

شعر

فَيَا مَوْلَى الرُّحْمٰى وَيَا مُذْهِبَ الْعَمٰى	وَيَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى وَيَا مُنْقِذَ الْعَانِيْ
وَسِيْلَتِيَ الْعُظْمٰى شَفَاعَتُكَ الَّتِيْ	يَلُوْذُ بِهَا عِيْسٰى وَمُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ

وبمقام استغراق مدهوش شد جان از غایت شوق با جانان هم آغوش شد وموسیٰ علیه السلام را دنیا وعقبیٰ فراموش شد پنداشت که این دار السّلام ست وو عدهٔ دیدار ملکِ علّام ست پس فریاد از نهاد برآورد که ربِّ اَرِنی اَنظُر اِلَیک **شعر**

بیا ساقی و مستان را بمیخانه صلا در ده	مَن دردکش وبے سینه را جام صفا در ده
دلم در دردِ مشتاقی ندارد صبر اے ساقی	کرم فرمائے باقی درین دارِ فنا در ده
وران وادی که در وادی ندا اِنّی انا اللّٰه	بکوه وکوهسارِ من صدائے آن ندا در ده

از کعب الاحبار علیه رضوان الله الغفار مرویست که حق جلّ جلاله وعلی العالمین عمّ نواله بموسی الکلیم علیه الصلوٰة والتسلیم خطاب فرمود که اے موسیٰ میخواهی که بسعادت رضائے من و بدولتِ قرب ولقائے من فائز آئی حضرتِ موسیٰ علیه السلام بصد عجز ونیازِ تمام عرض نمود که خداوندا مقصودِ جانی ومطلوبِ جنانی همینست که بآن دولتِ ابدی وسعادتِ سرمدی سرفراز شوم و در زمرهٔ مقربان وطائفهٔ خاصان ممتاز گردم فقال اَکثِرِ الصَّلوٰةَ علیٰ حبیبی محمّد صلّی الله علیه وسلّم وعلیٰ آله واصحابه ذوی الحِکَم چون حضرت موسی الکلیم علیه الصلوٰة والتسلیم ذکرِ جنابِ رسولِ کریم بدان عنوانِ فخیم استماع فرمود غیرتِ محبت بر آنحضرت استیلائے نمود پس الواحِ توراة از دست کلیم افتاد تا از جمله نه لوح سه لوح روی طیران بجانب آسمان به نهاد پس خطاب ربّ الارباب آمد که یا موسیٰ خُذ مَا اٰتَیتُکَ وکُن مِّنَ الشّاکرین آنگاه حضرت موسی الکلیم علیه الصلوٰة والتسلیم عرض کرد یا ربِّ مَن محمّد حتّیٰ لا اتقرّب الیک الّا بالصلوٰة علیه خداوندا محمّد کیست که من بتو نزدیکی نیابم مگر بوسیلهٔ جمیلهٔ صلوٰة بروی حق تعالیٰ فرمود یا موسیٰ لولا محمّد واُمّته لما خلقتُ الجنّة ولا النّار ولا الشمس ولا القمر ولا اللیل

ہوا اوسکے اظہر یہ نزدِ فہام — کہ عبداللہ محفوظِ ربُّ الانام
خدا اونکا حامی بلا ریب ہے — کہ وہ مَظہرِ ذاتِ بے عیب ہے
وہی مُظہرِ نورِ پروردگار — فدا او نپہ عرشی جو پروانہ وار
تو یہ عزم اونکا ہوا مُستقیم — بطرزِ مُصمّم بقلبِ سلیم
کہ اوس نور پر مَین کروں اب فدا — اَ ہینہ جو ہے آمنہ با صفا
کروں دخترِ خویش اُنپر نثار — کہ وہ مَنظرِ ذاتِ پروردگار
تو ہو اُسکے دارین مین اِفتخار — ہے اور یہ فخر بس بے شمار
تو پھر سوئے خانہ ہوئے وہ رواں — ہوئے داخلِ بَیت با صد اَمان
جو دیکھا کیا پیش زوجہ بیان — بھی تزویجِ دختر جو عزم جَنان
کیا پھر یہ اَحباب سے آشکار — کہ اوس نور پہ آمنہ ہو نثار
کروں اُنسے تزویج اسکی ضرور — کہ یہ موجبِ فخر با صد سرور
تو پھر بعض اَحباب نے باوفا — جو تھے اہلِ اَلباب و اہلِ صفا
کیا شَیبۃُ الحمد سے اِلتجا — کہ اے صاحبِ جود و نیکو لقا
مُشرّف کرو وَہب کو بالضرور — بدامادیئے مَظہرِ ذاتِ نور
نہ چوں آمنہ تھی کوئی در زنان — عفیفہ شریفہ نہ در دختران
یہی فوق سب سے بروئے زمین — کہ یہ مَظہرِ سیّدالمرسلین
تو راضی ہوئے شَیبۃُ الحمد نیز — کہ لائق عزیزوں کے لابد عزیز
زنِ پاک طیّب کو درکار ہے — کہ طیّب کو طیّب سزاوار ہے

قَالَ اللہُ فِی کِتَابِہِ المُبِین اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِین

فَاَنْتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ خَاتَمُ رُسْلِہٖ ۔ وَاَکْرَمُ مَخْصُوْصٍ بِزُلْفٰی وَرِضْوَانٖ

وَحَسْبُکَ اَنْ سَمَّاکَ اَسْمَاءَہُ الْعُلٰی ۔ وَذَالِکَ کَمَالٌ لَا یُشَابُ بِنُقْصَانٖ

وَاَنْتَ لِھٰذَا الْکَوْنِ عِلَّۃُ کَوْنِہٖ ۔ وَلَوْلَاکَ مَا امْتَازَ الْوُجُوْدُ بِاَکْوَانٖ

خُلَاصَۃُ صَفْوِ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ ہَاشِمٍ ۔ وَنُکْتَۃُ سِرِّ الْفَخْرِ مِنْ اٰلِ عَدْنَانٖ

وَسَیِّدُ ھٰذَا الْخَلْقِ مِنْ نَسْلِ اٰدَمَ ۔ وَاَکْرَمُ مَبْعُوْثٍ اِلَی الْاِنْسِ وَالْجَانٖ

وَکَمْ اٰیَۃٍ اَطْلَعْتَ فِیْ اُفُقِ الْھُدٰی ۔ یُبَیِّنُ صَبَاحَ الرُّشْدِ مِنْھَا لِیَقْظَانٖ

وَمَا الشَّمْسُ یَجْلُوْھَا النَّہَارُ لِمُبْصِرٍ ۔ بِاَجْلٰی ظُھُوْرًا اَوْ بِاَوْضَحَ بُرْھَانٖ

وَمَاذَا عَسٰی یُثْنِی الْبَلِیْغُ وَقَدْ اَتٰی ۔ ثَنَاؤُکَ فِیْ وَحْیِ الْکَرِیْمِ وَقُرْاٰنٖ

فَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ مَا انْسَکَبَ الْحَیَا ۔ وَمَا سَجَعَتْ وَرْقَاءُ فِیْ غُصْنِ اَلْبَانٖ

ھٰذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المھرۃ المدققین کالزرقانی علی المواھب للقسطلانی وبحرالدرر وکشف الاسرار وروح البیان وحقائق الاخبار والخصائص الکبریٰ والوسیلۃ العظمیٰ والقصص الموسویہ وغیرھا من الصحف الدینیہ واللّٰہ الھادی وعلیہ اعتمادی

بیانِ تزویج حضرتِ عبداللہ والدِ سیّد الانام علیہ وعلیٰ آبائہ واولادہ اطیب الصلوٰۃ والسلام

سنو حالِ تزویج پدرِ رسول ۔ کرامات سے ہے وہ نزدِ فحول

کہ جب حضرتِ وہب اہلِ جنان ۔ جو ہین والدِ آمنہ بیگمان

ہویدا ہوا اون پہ یہ بالیقین ۔ کہ املاک نازل ہوئے بر زمین

ہوئی غیب سے وہ مدد آشکارہ ۔ کہ جسّے ہوئے جملہ حسّاد خوار

شیخ عبدالحق قدس الله سره الاسبق در مدارج النبوه فرموده بدانکه استقرار نطفهٔ زکیهٔ
مصطفویه وابداع درهٔ محمدیه در صدف رحم آمنه رضی الله عنها در ایام حج بر قول
اصح در اوسط ایام تشریق شب جمعه بود ازین جهت امام احمد بن حنبل رضی الله
عنه لیلة الجمعه را افضل تر از لیلة القدر داشته که خیرات و برکات و کرامات و سعادات
که در جنس این شب بر عالمیان و مومنان مفاض و منزل شده در هیچ شبی نشده
و تا روز قیامت بلکه تا ابد نشود بهمین جهت اگر شب میلاد را افضل از شب قدر
دانند می سزد و قد صرح به العلماء رحمهم الله فاطر السماء و جمهور اهل سیر و تواریخ برآنند
که تولد آنحضرت صلی الله علیه وسلم در عام الفیل بود بعد از چهل روز تا پنجاه و پنج روز
آن واقعه و این قول صحیح اقوال است و بعضی علماء دعوای اتفاق برین قول نموده که
در دوازدهم ربیع الاول بوده و بعضی در سوم ربیع الاول و بعضی در نهم و بعضی
در یازدهم وی اختیار نموده و قول اول اشهر و اکثر و عمل اهل مکه معظمه برین است
در زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف را در شب دوازدهم و خواندن
مولود و آنچه از اداب و اوضاع آنست انتهی بقول العبد المسکین مؤلف الکتاب نجم المبین
انا فقه الله بحق المحبين ان التحقيق الانيق في هذا الامر العتيق ما هو مصرح في الابريز عن
سيدي عبد العزيز قدس الله سره وافاض علينا بره حيث قال العلامة والحبر الفهامة سيدي
ابن المبارك السبل قدس الله سره الجميل سئلته رضي الله عنه عن شهر ولادته صلى الله
عليه وسلم فان العلماء قد اختلفوا فيه اختلافا كثيرا فقال بعضهم انه صفر وقال بعضهم
انه ربيع الاخر وقال بعضهم انه رجب وقال بعضهم انه رمضان وقال بعضهم انه يوم
عاشوراء وقال بعضهم غير ذلك فقال رضي الله عنه انه ربيع الاول وسألته رضي الله عنه

تو اس وصل سے وہ ہوئے شادمان — کہ تھے لیتے ماہر بنورِ جنان
ہوا خواہش وہب کا جب ظہور — تو تھے پیش اوسکے وہ ماہر ضرور
تو پھر عقد اونین ہوا استوار — نکاح شریعت ہوا آشکار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ الہ واصحابہ البررۃ الکرام ماولدنی من سفاح الجاھلیۃ وما ولدنی الا نکاح الاسلام رواہ البیہقی فی السنن وغیرہ من الحفاظ الفخام علیھم رضوان اللہ العلام

جو ایامِ تشریق با احترام — وہ روز رمے منا تھے نہ اسمین کلام
تو در لیلِ اوسط ہوا پھر زفاف — در آن جائے تزویج بے اختلاف
اصح روایت مین ہے یہ عیان — ہوئے متفق اسپہ اہلِ جنان
کہ اوس شب مین لا بد وہ نورِ حبیب — ہوا حضرتِ آمنہ کو نصیب
بھی دیگر روایت مین ہے یہ ضرور — کہ در ماہِ رجب وہ نورِ غفور
ہوا حضرتِ آمنہ کو وصول — یہی امر مشہور نزدِ فحول
تو وہ شب شبِ جمعہ تھی بالیقین — وہ ہے لیلۃ القدر سے برترین
اسیطور لیلِ تولد ضرور — شبِ قدر سے فوق ہے در سرور
نہوتی شبِ مولدِ مصطفا — تو کچھ قدر اوسکا نہ بین الورا
شبِ قدر با قدر ہے بالیقین — ز قدرِ شبِ سید المرسلین
ز فرش زمین تا بعرشِ برین — ز قدرِ محمد ہمہ خوشہ چین
ازل سے ابد تک جو ہین قدردان — وہ ذرہ ز قدرِ شہِ مرسلان

خیوری شبِ قدر وہ با مرام
کہ ہو جسمین دیدارِ خیر الانام

وفیهم الغوث والاقطاب السبعة واهل الدائرة ويكون اجتماعهم بغار حراء قريب مكة المعظمة وهم الحاملون لعمود نور الاسلام ومنهم يستمد جميع الامة فمن وافق دعاؤه دعاءهم ووقوفه وقوفهم فى تلك الساعة اجاب الله دعوته وقضى حاجته وكان رضى الله عنه يدلنا على قيام هذه الساعة كثيرا ويوكدنا بالدعاء الجامع لعافية الدارين والحيط بالخيرين بنحو اللهم باسمك الاعلى الاجل الاكبر نسألك عافية الدارين والدهر الاطهر وبنحوه من الادعية المروية عن مشائخ الطرق السنية قال رضى الله عنه وقد يتشرف هذا الديوان بقدوم سيد الانس والجان عند غيبة الغوث فيكون معه سيدنا ابوبكرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ والحسنؓ والحسینؓ وامهما سيدة النساء فاطمة الزهراء عليه اطيب الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام تارة كلهم وتارة بعضهم رضى الله عنهم وتجلس سيدتنا فاطمة الزهرا رضى الله عنها مع جماعة النسوة اللاتى يحضرن الديوان فى جهة الاقطاب الثلاثة التى على اليسار وتكون سيدتنا فاطمة الزهرا امامهن رضى الله عنها وعنهن

سنو اے عزیز و بصد اعتبار ❊ کہ اسطور ابریز مین آشکار

کہ ابن مبارک جو فاسی مآب ❊ وہ یکتا محقق بلا ارتیاب

شریعت حقیقت مین از کاملین ❊ وہ از واصلانِ خدا بالیقین

وہ از مرشدِ خویش عبد العزیز ❊ ہوئے جبکہ سائل بفکر و تمیز

تو اسطور صادر ہوا پھر جواب ❊ جوابِ حقیقی بسے پر صواب

کہ در ماہِ اوّل ربیعِ بہار ❊ بھی در لیلِ ہفتم ز پیشِ نہار

تولد ہوئے شافع المذنبین ❊ حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

عن یوم الولادۃ منہ فان العلماء قد اختلفوا فیہ ایضا فقیل فی ثانیہ وقیل فی سابعہ
واختارہ الاکثرون وقیل فی ثامنہ وقیل فی تاسعہ وقیل فی الثانی عشر منہ فقال رضی اللہ
عنہ انہ ولد علیہ الصلوٰۃ والسلام فی سابع ربیع الاول ای اللیل لسابع منہ وسألتہ
رضی اللہ عنہ عن عام الولادۃ فان العلماء قد اختلفوا فیہ ایضاً فقیل عام الفیل بعدہ
بخمسین یوماً وقیل بعدہ بخمسۃ وخمسین لیلاً وقیل بعدہ بخمسۃ وخمسین شہراً
وقیل بعدہ باربعین یوماً وقیل بعدہ باربعین شہراً وقیل بعدہ بعشر سنین وقیل
بعدہ بخمسۃ عشر عاماً فقال رضی اللہ عنہ وُلِدَ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ الہ واصحابہ
ذوی الحِکَم عام الفیل قبل مجیٔ اصحاب الفیل و ببرکۃ وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم
طرد اللہ تعالیٰ اصحاب الفیل عن اہل مکۃ المکرمہ ولم اسألہ عن قدر سبقت ولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجیٔ الفیل ولو سألتہ رضی اللہ عنہ لعیّنہ فانک لوسمعتہ حین
یاخذ فی الاجوبۃ لسمعت آیات اللہ الکبریٰ مع انہ اُمّی بین الوریٰ وذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء وسألتہ رضی اللہ عنہ ہل ولد علیہ الصلوٰۃ والسلام لیلاً کما ذہب
الیہ طائفۃ من العلماء الکرام واستدلوا بحدیث رواہ البیہقی وغیرہ من الفخام او ولد
علیہ الصلوٰۃ والسّلام نہاراً کما تشبثوا لہ بحدیث مسلم وغیرہ من الحفاظ العظام
فقال رضی اللہ عنہ ان نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ولد فی اٰخر اللیل قبل الفجر بمدۃ
وتاخر خلاص اُمّہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی طلوع الفجر والمدۃ التی بین انفصالہ
صلی اللہ علیہ وسلم من بطن اُمّہ وانفصال الخلاص منہا ہی ساعۃ الاستجابۃ فی اللیل
التی وردت بہا الاحادیث وفخمت امرہا واشعرت بتعظیمہا وامتداد حکمہا الی یوم القیامۃ
وفی تلک السّاعۃ یجتمع اہل الدیوان من اولیاء اللہ تعالیٰ من سائر اقطار الارض

خوارق سوا اسکے ہین بے شمار — وہ کتب سیر مین مفصّل نگار
تو روشن ہوا ذکر مسطور سے — مضامین تحبیر مذکور سے
کہ عبد اللہ پدر شفیع الانام — علیہ صلوٰۃ خدا و سلام
وہ امداد ایزد سے محفوظ تھے — وہ ارشاد غیبی سے محظوظ تھے
وہ لاریب از اولیائے عظام — یقیناً وہ از اصفیائے فخام
سپاہ ملائک پہ سردار تھے — کہ اونکے قدم پہ یہ سردار تھے
کرامات اونکی بسے آشکار — وہ لاریب کتب سیر مین نگار
اسیطور اُمّ شہ مرسلان — کرامات اونکی بسے در جہان
کرامات اونکی اگر ہو شمار — تو جلد مضخّم مین ہو آشکار
اسیطور اجداد خیر الانام — سوا انبیائے ذوی الاحترام
ہمہ اولیائے خدائے جہان — کرامات اونکی بسے از بیان
جو اہل بصارت وہ اُسکے خبیر — جو اہل ضلالت وہ بیشک ضریر

خبوری وہ از مہر و مہ آشکار
نہ خفّاش بینائے شمس النہار

اللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ ؛ زِدْنَا مَوَدَّةَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ ؛ وَمَوَدَّةَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ؛ وَاَسْعِدْنَا بِالثَّبَاتِ عَلَيْهَا غَايَةَ السُّعُوْدِ ؛ وَاَصْعِدْنَا بِهَا عَلٰى مَدَارِجِ الشَّرَفِ نِهَايَةَ الصُّعُوْدِ وَارْحَمْنَا بِهٖ اِذَا سُئِلْنَا تَحْتَ اَطْبَاقِ اللُّحُوْدِ ؛ وَظَلِّلْ عَلَيْنَا بِظِلِّ لِوَائِهِ الْمَعْقُوْدِ ؛ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ فِى الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ ؛ وَاسْقِنَا يَا ذَا الْفَضْلِ مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ وَقَدْ جَعَلْتَهٗ شَفِيْعَ الْكُلِّ فِى الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ؛ فَارْحَمِ الْخَبُوْرِيَّ

ظہورِ تولد ہوا بیگمان — دران لیلِ ہفتم بآخر زمان
خلاصی ہوئی تا طلوعِ صباح — یہی قول حقّا بسے پُر فلاح
شروع و خلاصی مین ہی جو زمان — تو مقبول اوسمین دعا بیگمان
وہی وقت دیوانِ اہلِ صفا — کہ غارِ حرا مین وہ غوث الورا
بھی اقطابِ سبعہ و دیگر عظام — ز اہلِ دوائر جو عالی مقام
سنو تہا نے نوریئے اسلام دین — وہ ہین اِنکے حامل بصدق و یقین
یہ اوسوقت اُس جائے مین سب کرام — ہمیشہ کرین جلسہ با اہتمام
تو جو دین و دنیا کا ہی انتظام — وہ سب اونسے وابستہ ہی لاکلام
جو ہے اُمّتِ ذاتِ خیرُ الانام — تو ہے اِنکو اِمداد اُنسے مدام
تو لازم یہ ہے بر ہمہ صالحین — کہ اُسوقت سے وہ نہون غافلین
کرین اوسکی تحقیق از ماہرین — تو فوزاً عظیماً سے ہون فائزین
وہ عُظمیٰ عطیّہ بلا ارتیاب — جو ہوا اُسے واصل وہی کامیاب
ہوئے جبکہ پیدا وہ اصلِ اصیل — تو لاریب وہ سال تہا عامِ فیل
ز برکاتِ پیدائشِ مصطفا — ہوا اہلِ مکہ سے دفعِ بلا
ہوا دور اُنسے جو تہا قحط سال — ہوئے جملہ بار انسے فرخندہ حال
کیا دفع اونسے خدائے جلیل — بر آمدئے ابابیل اصحابِ فیل
شبِ حمل و اِس شب مین ای نیکدان — غرائب خوارق ہوئے بس عیان
تو در صبح آن شب بتانِ زمین — ہوئے سرنگون جملہ اے دور بین
زبانِ امیران و جملہ شہان — وہ بستہ ہوئی از کلام و بیان

فَإِنْ أَكْرَمْتَنَا دُنْيَا وَأُخْرَى — فَلَيْسَ الْبَحْرُ تَنْقُصُهُ الدِّلَاءُ
عَلَيْكَ صَلٰوةُ رَبِّكَ مَا تَبَارَتْ — نُجُومُ الْجَوِّ وَعَصَفَتْ رُخَاءُ
صَلَاةٌ تَبْلُغُ الْمَأْمُولَ فِيهَا — صَحَابَتُكَ الْكِرَامُ الْأَتْقِيَاءُ

خدایا طفیلِ شفیعُ الورا — جو نورِ قدیمی ظہورِ خدا
طفیلِ ہمہ اہلِ بیتِ کرام — طفیلِ صحابہ نجومُ الانام
طفیلِ شہ اہلِ صدق و صفا — وہ عبد اللہ جو مظہرِ مصطفا
طفیلِ ہمان آمنہ پارسا — تصدق ہوئے جن پہ دونو سرا
طفیلِ جدودِ حبیبِ خدا — طفیلِ ہمہ جدۂ مصطفا
صراطِ محبت پہ رکھہ مستقیم — بحبِّ حبیبی بقلبِ سلیم
مجھے اور میری بھی اولاد کو — مرید و تلامیذِ دلِ شاد کو
بھی آباؤ استاذہم مرشدین — ہوا جنسے حاصل مجھے فیضِ دین
بھی جو مجلسِ وعظ مین سامعین — بھی سائر جو ہین مومنانِ بالیقین
کہ اون جملہ حضرات پر ہون نثار — دل و جانسے لاریب پروانہ وار
رکھین اونسے دائم یہی اعتقاد — کہ وہ اصفیائے خدائے عباد
وہ ہین طیبات وہمہ طیبین — چہ جائیکہ ہو اون مین از شرکین
ہوئی جنپہ تیری عنایت مدام — کہ انعمت اونپر وہ عالی مقام
نبی ہین وہ صدیق ہین وہ شہید — بھی صلحائے چارم بقولِ وحید

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا الآية

يا حبيب الملك الودود ؛ ويا بحار الرحمة والفضل والجود ؛ في كل موطن الدنيا ودار الخلود فلا يكدر بحرك بذنوبنا أيها المقصود ؛ ولا بنيل رضائك مطلوبنا المعهود ؛ ولله در ما في هذا النظم المنضود ؛

نبي هاشمي أبطحي	شمائله السماحة والوفاء
طويل الباع ذو كرم وصدق	نمته الأكرمون الأصدقاء
بنفسي من سرى وسما إلى أن	رأى حجب الجلال لها انطواء
وناداه المهيمن يا حبيبي	هلم لوصلنا ولك الهناء
فقل واشفع ترى كرما ومجدا	وسل تعط فشيمتنا العطاء
خزائن رحمتي ونعيم ملكي	بحكمك فاقض فيها ما تشاء
لك الحوض المعين كرامة يا	محمد والشفاعة واللواء
مقامك تقصر الأملاك عنه	وفضلك لم تنله الأنبياء
وكم لك في العلا من معجزات	وآيات بها سبق القضاء
إذا نسبوا المكارم والمعالي	فأنت لها تمام وابتداء
وتغمس في السنين الغبر سوحا	وتصفو كلما كدر الصفاء
إذا الفخر انتهى شرفا فحاشا	وكلا ما لفخرك انتهاء
ومن يحصي مكارمك اللواتي	لها في كل مرتبة سناء
أجب مولاي واقبل صوت عبد	أسير الذنب فيه لك الولاء
تداركني بجاهك من ذنوب	وأوزار يضيق لها الفضاء
وكن لي ملجأ في كل حال	فليس إلى سواك لي التجاء

قصیدۂ رشیدہ عقیدۂ سدیدہ

فیض و لیپر نقشِ اسمِ ذاتِ نور و نار ہے
جسکے نامی نام سے وہ نار بھی گلزار ہے

از سراپا حبّ او ایزد دیائے خاتم سے حبیب
کنت کنزاً مخفیاً کا سرّ پر انوار ہے

جلوۂ نورِ قدیمی سے ہوا جب وہ نگار
تب تو ایزد لامکانمین عاشقِ دیدار ہے

قاب قوسین ہوا جب ابروئے خیر الورا
تب تو او ادنیٰ سے طٰہٰ چہرۂ غفار ہے

من رآنی قد رای الحقّ مقامِ مصطفا
دید اونکی دیدِ ایزد واہ کیا دیدار ہے

ما رمیت اذ رمیت نفی و اثباتِ عیان
خود خدا رامی بجائے سیدِ مختار ہے

سرمۂ سبحو جسے وہ چشمِ مازاغ البصر
دید ذاتِ احدیت سے دائما سرشار ہے

اوس رخِ طٰہٰ و زلفِ لی مع اللہ پر مدام
نور افشان والضحےٰ واللیل عنبر بار ہے

نور اونکا جب ہوا مسجودِ جملہ کائنات
تب تو صلبِ ساجدین مین وہ تقلب دار ہے

جس زبانکی شان ہے ما ینطق فرقانین
قولہ قرآنِ ناطق معجزِ کفار ہے

لا یحیطون بشیٍٔ وصفِ علمِ مصطفا
اونکا علمِ ایزدی کیا بحر پر زخار ہے

اونکے دریا علم سے قرآن قطرہ ہے مدام
قطرۂ قرآن مین فلکِ نُہی بیکار ہے

اونکی طاعت طاعتِ ربّ الوریٰ ہے لاکلام
کیونکہ سرِّ احدیت کا خود وہی ستار ہے

ہے قدم حادث مین لا بد برزخِ کبریٰ وہی
روح ذاتِ کبریا برتر وہ از افکار ہے

ہے تعالیٰ شانہٗ قرآن از برہانہٗ
پاک از امکانہٗ وہ باعثِ اطوار ہے

عبدہٗ وہ ذاتِ یکتا در تعا سن وہ عبدہٗ
از شراکت وہ منزہ ناظرِ اسرار ہے

درحقیقت ہے وہ مطلق سرِّ ذاتِ احدیت
ہے وہی محیی ممیت و فاعلِ کردار ہے

اوّل و آخر وہی ظاہر وہی باطن علیم
وہ غفورِ عاصیان وہ رافعِ اوزار ہے

اس مکانسے لامکانمین کیون نہو اونکا گذر
عینِ عالم مین وہی انسانِ پر انوار ہے

وہ ہین جملہ اِنسے یہی بالیقین — کہ وہ حامِلِ سیّدُ المرسلین
اِسی پر ہمیشہ رہین مُستقیم — کہ لاریب ہے یہ صراطِ سلیم
دَمِ مرگ ہو دلمین یہ اِعتقاد — بھی جاری زبانپر یہ قولِ سداد
کہ آباؤ اَجدادِ شاہِ شہان — ہمہ اہلِ اِسلام واہلِ جِنان
جو ہے اِسکا منکر وہ روئے سیاہ — وہ ملعون مردود بے اِشتباہ
وہ موذیئے ذاتِ رسولِ کریم — وہ موذیئے ایزد وہ اہلِ جحیم
پناہِ خدا اوسّے ہر صبح وشام — برائے مُحِبّانِ خیرُ الانام

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا

خدایا جو مذکور اَہلِ وفا — تو کر خاتمہ سبکا با صدرضا
رضائے الٰہی سے مسرور ہون — لقائے الٰہی سے پُرنور ہون

خیُوری بھی اوسوقت دل شاد ہو
لقائے حبیبی سے آباد ہو

دُرَرہائے صلوات وغُرَرِ سلام — بَاعدادِ اَنفاسِ جملہ انام
تصدّق وہ برفرقِ خیرُ البشر — بھی آل وصحابہ پہ شام وسحر
بھی عبداللہؑ وآمنہ پر ضرور — ہوا جنسے نورِ خدا کا ظہور
بھی اَجدادِ خیرُ الورا پر مدام — بھی بر اُمّہاتِ رسولِ کرام
بھی اونپر کہ ہے جنکا یہ اِعتقاد — کہ آباؤ اجدادِ خیرُ العباد
ہمہ اَصفیائے خدائے جہان — وہ اہلِ جِنان ہین وہ اہلِ جُنان
یہی ہے خیُوری کا خوش اِعتقاد — یہی ہے رضائے خدائے عباد

صحت نامۂ بصائر عشرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۱۹	السحر	آسرار	۱۱۹	۱۴	امرا	امرِ
۴۶	۲	تذکرہ	نذکرہ	۱۱۷	۱۸	نعس	نفس
۱۱۵	۱	ممل دین	مُمِدّ ین	۱۳۰	۱۹	انعباد	العباد

صحت نامۂ درج الدرر البہیہ؛ اوّل جلد عقائد خیوریّہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۵	التغما	التنعیما	۳۲۵	۱	اکب	ایک
۸۶	۱۳	اصحاب	اَصلاب	۳۴۷	۹	قعرما	قعرھا
۹۱	۵	الااله	الاله	۳۷۱	۳	لکفر	لِلکفر
۶۶	۳	افضلُ	افضلَ	۴۴۰	۸	ست	بیت
۷۰	۳		ئ	۴۴۳	۴	سار	نثار
				ایضاً	۱۹	نیر	خیر
۱۵۲	۱۵	م	نام	۴۶۵	۶	بجاتب	بجانب
۱۵۵	۱	مِن ھومَن	مَن ھومِن	۴۸۰	۱۱	گروہ	کروہ
۱۶۲	۱۵	الام	الانام	۴۸۱	۷	بیفراری	بیقراری
۲۰۴	۱۵	العوله	العوالم	ایضاً	۱۷	سمّا	سمعًا
۲۴۷	۱۵	الوالعلم	اولواالعلم	۴۸۲	۱۹	الا	لا
۳۱۷	۵	الدینه	اللدنیّه	۴۸۳	۱۲	ھی	منھا

حامداً و مُصلّیاً

ای عزیزوا فر تمیز بعد طبعِ تمام کتابِ ہذا وقتِ تصحیح نمودار ہوا کہ تصحیح سنگ مین صحت پروپے تحریر

عرش و فرش و جن و انسان جملۂ املاکِ جہان
خاکِ نعلِ مصطفیٰ ہر ایک خدمتگار ہے

کیون نہون وہ شافعِ روزِ جزا ایدوستو
مثلِ خاکِ پا طلب یہ پیشِ ربّی کار ہے

گردِ پائے مصطفیٰ ور سفرِ اسریٰ کائنات
بہرِ پاکِ پا شفاعت خواہشِ غفار ہے

ہے قدمگاہِ شفیعِ مذنبان وہ لامکان
اونکا سایہ لامکان وہ از مکان ابراز ہے

کُنتُ کنزاً مخفیاً کا جب ہوا وہ سرِّ غیب
تب تو سایہ مختفی در کنز گوہروار ہے

آیتِ وَلَسَوفَ یُعطِی اونکا منشورِ رضا
مُرضِی و مَرضِی وہی ارضائے وصفِ یار ہے

رائی و مَرئی وہی ہے آئنہ مین ای فہیم
عاشق و معشوقِ یکتا ایک ہی دلدار ہے

مُظہِر و مُظہَر وہی مَظہَر یہ بین از چشمِ دل
ن وَالقَلَم وہی اِک مَصدرِ اظہار ہے

جب قسم کھائے خدا با خاکِ پائے مصطفیٰ
تب تو سرِّ احدیت وہ ذات بے انکار ہے

آشکارا جب ہوا وہ سرِّ لولاک از ازل
تا ابد وصفِ ربوبیت سے حق مختار ہے

در ازل نامِ محمدؐ سے مسمّٰیؐ ہے خدا
تا ابد تشبیہ سے احمد یہ وہ ایثار ہے

شاہدِ خلقِ خلائق واقفِ اسرارِ ہو
عالمِ احوالِ جملہ خود وہی جبار ہے

مُنجی و ماحی وہی موصوف با وصفِ خدا
قاسمِ جملہ نعم وہ رحمتِ مدرار ہے

نعتِ آلِ مصطفیٰ قرآنِ ذاتِ کبریا
جزو و کل در حکم یکسان مذہبِ اخیار ہے

جب ہوا قطبِ رحائی فاطمہ قطبِ زمان
تب تو اُسپر چون رحی جبریل بھی دوار ہے

کیون نہو حسنین کا وہ مہد جنبان جبرئیل
اونکی صدقے مہد سدرہ جسکا مسکن دار ہے

یا مُجیری یا ضمیری یا خبیری ہر زمان
ناظری و حاضری چون نور در ابصار ہے

یہ حضوری با حضوری در دو دوری سے حزین
اَنتَ رَبِّی در دو عالم از جنان اقرار ہے

گوہرِ صلوات بر فرقِ ہمہ دائم نثار
چون شمارِ قطرہا در بحر و در امطار ہے

بیانِ قطعۂ تاریخ بحروفِ شماریخ

حمدے برون ز حصر سپاسی برون ز حد
حق را سزد کز و ہمہ را میرسد مدد

الحمد للّٰہ والمنّہ ومنہ النعم والجنّہ کہ چون از نسائم الطافِ الٰہی ؛ وشمائم اعطاف نامتناہی یعنی ازین صحیفۂ منیفہ ونسخۂ شریفہ کہ اَطیبُ مِن زمان الصّبا واَعطرِ مِن فوحانِ الصّباست بساتینِ قلوبِ مخلصان قدیمی ؛ وریاضِ صدورِ متخصّصانِ صمیمی ؛ رشک افزائے خلدِ برین ونشو ونما فرمائے حق الیقین گردید ؛ وسینۂ پُر سکینۂ محبّان صادقین ؛ وصدورِ اَنوَرِ منصفانِ حاذقین ؛ بفتوحاتِ فائحات عرصۂ مقدس ؛ وفیوضاتِ لائحاتِ عالمِ اَقدس ؛ فیضی از پرتوئے اَلَم نشرح لَکَ صَدرَکَ بور زید ؛ وعنادلِ اَرواح بر اَفنانِ اَشباح در صباح ورواح از رفیع شانش ووسیع بیانش بدین مقولہ صدق منقولہ تغرّد بہ پسندید

شعر

بیانِ آن چہ توان گفت آبحیوانست
کہ زندگیٔ دل وجان از وہمی بینم

اَعنی بہ چون این کتاب از اُفقِ غیب وُثقِ لاریب لطفِ وجود از مطبعِ معہود ارزانی فرمود ؛ واَساسِ ودادِ خیر الانام ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ؛ وبنیۂ اتّحادِ احکامِ سلام را مشیّد ومؤیّد نمود ؛ فوراً قطعۂ تاریخ ؛ مَرحلۂ این حروفِ شماریخ بہ پیمود

از برائی دوستانِ مجتبا خیرُ البَشَر
گفت ہاتِف ای خُیُوری مرحبا بر دینِ تو
چونکہ شد مطبوع ہذا نسخۂ دُرج الدُّرَر
کز بحارِ مصطفا آوردہ دُرج الدُّرَر

۱۳۱۲

الفاظِ فصیحہ بجائی غیر فصیحہ مین سہو نظر آشکار ہوا ۔ لہذا اُن الفاظ سے حضراتِ ناظرین

مُصنفین کو آگاہ کرنا سزاوار ہوا ۔ اور اون الفاظ مذکورہ کا اِن چند صفحات مین سطور شمار ہو

صفحہ	فصیح	غیر فصیح	سطر
۸۹	بھی اُن مادرون سے جو ہین طاہرات	اونھین مادرون سے جو تھین طاہرات	۵
۹۱	تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا	اونون سے کیا مجکو پیدا خدا	۶
۹۱	بھی اونسے مین برتر بلا اِمترا	اونھون سے مین برتر بلا چون چرا	۱۱
۹۲	تو ہون اُنسے اکرم مین نزدِ خدا	تو اکرم اُنھونسے مین نزدِ خدا	۶
۹۲	تو اُنسے کیا مجکو بے کَیت و ذَیت	اُونسے کیا مجکو بے کَیت و ذَیت	۸
۱۰۴	بھی اونکی وجاہت سے رنج و بلا	اونھونکی وجاہت سے رنج و بلا	۱۶
۱۰۴	بھی اونسے جو خیر القبائل سدا	اونھون سے جو خیر القبائل سدا	۵
۱۰۵	بھی اُن سات مردون سے جو مُسلمین	اُنھین سات مردون سے جو مُسلمین	۷
۲۰۶	تو اُنپر ہوئے اِفترائے لئام	اونھونپر ہوئے اِفترائے لئام	۱۹
۲۵۵	بھی اونکی حمایت مین لیل و نہار	اونو کی حمایت مین لیل و نہار	۱۷
۴۲۲	حبیبی یہ جو سیّد المرسلین	اونونپر جو ہین سیّد المرسلین	۶
۴۲۲	تو اونکا وہ تابع بقلبِ سلیم	اِنھونکا وہ تابع بقلبِ سلیم	۱۶
۴۲۵	تو دو ہین مُعطّل بھی اُنسے ضرور	تو دو ہین مُعطّل اُنھون سے ضرور	۷
۴۲۶	آمان اور ایمان بھی اُنسی عیان	امان اور ایمان اُنھونسے عیان	۱۲
۴۵۰	نہ اُن دو سے بُت کو ہوا ہے سجود	اونھون نے نہ بُت کو کیا ہی سجود	۸
۴۵۶	کہ ہے کافرونکی بتوسے رجا	کہ ہی کافرونکی اونھوسے رجا	۱۳

اعلانِ خوش بُرہان

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

کہ یہ نسخہ درج الدرر البہیہ فی ایمان الاباء والامہات
المصطفویہ مع بصائر عشرہ جلیہ بمطبع توفیقی واقع شہر کلکتہ بتوفیقِ
حقیقی نور بخش دیدہ اولی الابصار ہوا حسبِ قانونِ سرکار نامدار دفتر رجسٹری
گورمنٹ مین نگار ہوا پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے کتاب مسطور کا نہ فرماوے
والا بجائے حصولِ نفع بار نقصان و مضرت اُٹھاوے اور جس صاحب کو خرید کتاب مرقوم الصدر منظور ہو
تو شہر کلکتہ امر تلہ گلی مین حافظ ولی اللہ صاحب سے دستیاب بالضرور ہو نمبر مکانِ حافظ صاحب
موصوف ۹ بلا انکار ہے قیمتِ پختہ ششش روپیہ فی جلد کتابِ ملنے کو آشکار ہے اس قیمت سے
یہ درج الدرر از بسکہ نہایت ارزان ہے اس ارزانی نفع رسانی سے اہلِ حیرانی
دائم لرزان ہے آری شعر۔ قدرِ گوہر چو گوہری داند چہ نہی در دکان
خردہ فروش وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع
والمسیر المشتہر
مولف مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ
من شر الحاسدین
آمین